6

باب ۸۳ کَلَامِ الْمَیِّتِ عَلَی الْجَنَازَةِ

۱۲۹۰ - حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا سَعِیْدِ الْخُدْرِیَّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ فَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلٰی اَعْنَاقِهِمْ فَاِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ قَدِّمُوْنِیْ قَدِّمُوْنِیْ وَاِنْ كَانَتْ غَیْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ یَا وَیْلَهَا اَیْنَ تَذْهَبُوْنَ بِهَا یَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَیْءٍ اِلَّا الْاِنْسَانَ وَلَوْ سَمِعَهَا الْاِنْسَانُ لَصَعِقَ ۔

باب ۸۴ مَا قِیْلَ فِیْ اَوْلَادِ الْمُسْلِمِیْنَ

وَقَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ لَهٗ ثَلَاثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ لَمْ یَبْلُغُوا الْحِنْثَ كَانَ لَهٗ حِجَابًا مِّنَ النَّارِ اَوْ دَخَلَ الْجَنَّةَ

۱۲۹۱ - حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَیَّةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ صُهَیْبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنَ النَّاسِ مُسْلِمٌ یَمُوْتُ لَهٗ ثَلَاثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ لَمْ یَبْلُغُوا الْحِنْثَ اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهٖ اِیَّاهُمْ ۔

۱۲۹۲ - حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِیِّ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّهٗ سَمِعَ الْبَرَاءَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا تُوُفِّیَ اِبْرَاهِیْمُ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لَهٗ مُرْضِعًا فِی الْجَنَّةِ ۔

جنازہ پر میت کے کلام کرنے کا بیان

قتیبہ، لیث، سعید بن ابی سعید، ابوسعید، ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب جنازہ تیار ہو جاتا ہے۔ تو اس کو کاندھوں پر اٹھا لیتے ہیں اگر وہ نیک کار ہوتا ہے تو کہتا ہے مجھے جلدی لے چلو جلدی لے چلو اور اگر نیکوکار نہیں ہوتا ہے تو کہتا ہے افسوس تم مجھے کہاں لے جا رہے ہو، انسان کے سوا تمام چیزیں اس کی آواز کو سنتی ہیں اگر اسکو آدمی سن لے تو بے ہوش ہو جائے۔

مسلمانوں کی اولاد کے متعلق جو روایتیں منقول ہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ جس کے تین نابالغ بچے مر جائیں تو وہ اس کے لئے دوزخ کی آگ سے حجاب ہو جاتے ہیں یا یہ فرمایا کہ وہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے

یعقوب بن ابراہیم، ابن علیہ، عبد العزیز بن صہیب انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس مسلمان کے تین نابالغ بچے مر جائیں گے تو اسے اللہ تعالیٰ اپنے بچوں پر بہت زیادہ مہربانی کے سبب سے اور اپنی رحمت کے باعث جنت میں داخل کرے گا۔

ابوالولید، شعبہ، عدی بن ثابت، حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم علیہ السلام وفات پا گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں ان کے لئے ایک دودھ پلانے والی ہے۔

پانچواں پارہ ختم ہوا

أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَوْنٌ سَمِعْتُ أَبِي سَمِعْتُ الْبَرَاءَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

انہوں نے براءؓ سے اور براء نے ابوایوبؓ سے اور انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

۱۲۸۶ - حَدَّثَنَا مُعَلًّى حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَتْنِي ابْنَةُ خَالِدِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

معلی، وہیب، موسیٰ بن عقبہ، بنت خالد بن سعید بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، بنت خالد نے بیان کیا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو قبر کے عذاب سے پناہ مانگتے ہوئے سنا۔

۱۲۸۷ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ۔

مسلم بن ابراہیم، ہشام، یحییٰ، ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے کہ اے اللہ میں تجھ سے عذاب قبر، آگ کے عذاب، زندگی اور موت کے فتنے اور مسیح دجال کے فتنے سے پناہ مانگتا ہوں۔

بَابُ ٨٧ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنَ الْغِيبَةِ وَالْبَوْلِ

غیبت اور پیشاب سے قبر کے عذاب ہونے کا بیان

۱۲۸۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرَيْنِ فَقَالَ إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ مِنْ كَبِيرٍ ثُمَّ قَالَ بَلَى أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ يَسْعَى بِالنَّمِيمَةِ وَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ قَالَ ثُمَّ أَخَذَ عُودًا رَطْبًا فَكَسَرَهُ بِاثْنَتَيْنِ ثُمَّ غَرَزَ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى قَبْرٍ ثُمَّ قَالَ لَعَلَّهُ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا۔

قتیبہ، جریر، اعمش، مجاہد، طاؤس، ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گذرے اور فرمایا کہ ان دونوں قبر والوں پر عذاب ہو رہا ہے اور کسی بڑے گناہ کی وجہ سے ان پر عذاب نہیں ہو رہا ہے پھر فرمایا کہ ان میں سے ایک تو چغلی کھاتا پھرتا تھا اور دوسرا پیشاب سے نہیں بچتا تھا پھر آپ نے تر لکڑی لی اس کے دو ٹکڑے کئے اور ایک ایک ٹکڑا ہر ایک قبر پر گاڑ دیا پھر فرمایا کہ شاید ان دونوں کے عذاب میں تخفیف ہو جائے جب تک یہ دونوں لکڑیاں خشک نہ ہو جائیں۔

بَابُ ٨٨ الْمَيِّتُ يُعْرَضُ عَلَيْهِ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ

میت پر صبح و شام کے وقت پیش کئے جانے کا بیان

۱۲۸۹ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا مَاتَ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ إِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَيُقَالُ هَذَا مَقْعَدُكَ حَتَّى يَبْعَثَكَ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

اسمٰعیل، مالک، نافع، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص مر جاتا ہے تو صبح و شام اس کے سامنے اس کا ٹھکانا پیش کیا جاتا ہے اگر وہ اہل جنت میں سے ہے تو جنت والوں میں شامل ہوگا اور اگر وہ اہل دوزخ میں سے ہے تو کہا جاتا ہے یہ تمہارا ٹھکانا ہے یہاں تک کہ اللہ تمہیں قیامت کے دن اٹھائے گا۔

الْقَبْرِ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ صَلَّى صَلَاةً إِلَّا تَعَوَّذَ مِنْ
عَذَابِ الْقَبْرِ۔

١٢٨٣۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ
أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ
سَمِعَ أَسْمَاءَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا تَقُولُ قَامَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا فَذَكَرَ فِتْنَةَ الْقَبْرِ الَّتِي
يَفْتَتِنُ فِيهَا الْمَرْءُ فَلَمَّا ذَكَرَ ذَلِكَ ضَجَّ الْمُسْلِمُونَ
ضَجَّةً زَادَ غُنْدَرٌ عَذَابَ الْقَبْرِ۔

١٢٨٤۔ حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى
حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَتَوَلَّى عَنْهُ أَصْحَابُهُ وَإِنَّهُ
لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ أَتَاهُ مَلَكَانِ فَيُقْعِدَانِهِ فَيَقُولَانِ مَا
كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّا
الْمُؤْمِنُ فَيَقُولُ أَشْهَدُ أَنَّهُ عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ فَيُقَالُ لَهُ
انْظُرْ إِلَى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ قَدْ أَبْدَلَكَ اللَّهُ بِهِ مَقْعَدًا
مِنَ الْجَنَّةِ فَيَرَاهُمَا جَمِيعًا قَالَ قَتَادَةُ وَذُكِرَ لَنَا أَنَّهُ
يُفْسَحُ فِي قَبْرِهِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى حَدِيثِ أَنَسٍ قَالَ وَأَمَّا الْمُنَافِقُ
وَالْكَافِرُ فَيُقَالُ لَهُ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ فَيَقُولُ
لَا أَدْرِي كُنْتُ أَقُولُ مَا يَقُولُ النَّاسُ فَيُقَالُ لَا دَرَيْتَ
وَلَا تَلَيْتَ وَيُضْرَبُ بِمَطَارِقَ مِنْ حَدِيدٍ ضَرْبَةً فَيَصِيحُ
صَيْحَةً يَسْمَعُهَا مَنْ يَلِيهِ غَيْرَ الثَّقَلَيْنِ۔

باب ٨٧ التَّعَوُّذِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

١٢٨٥۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي عَوْنُ بْنُ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ
الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ خَرَجَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ وَجَبَتِ الشَّمْسُ فَسَمِعَ
صَوْتًا فَقَالَ يَهُودُ تُعَذَّبُ فِي قُبُورِهَا وَقَالَ النَّضْرُ

فرمایا ہاں قبر میں عذاب ہوتا ہے، حضرت عائشہ رضی نے کہا کہ اس کے بعد ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی نماز پڑھتے نہیں دیکھا مگر یہ کہ اس میں عذاب قبر سے پناہ مانگتے تھے۔

یحییٰ بن سلیمان، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عروہ بن زبیر اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ کہتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے تو فتنہ قبر کا ذکر کیا جس میں آدمی (مرنے کے بعد) مبتلا کیا جاتا ہے، تو جب آپ نے اس کا ذکر کیا مسلمان چیخنے لگے، غندر نے عذاب قبر کی زیادتی کے الفاظ بیان کئے۔

عیاش بن ولید، عبدالاعلیٰ، سعید، قتادہ، انس بن مالک رضی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بندہ قبر میں رکھا جاتا ہے اور اس کے ساتھی اس سے رخصت ہوتے ہیں اور وہ انکے جوتوں کی آواز سنتا ہے تو اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اسے بٹھلاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تو اس شخص (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کے متعلق کیا کہتا تھا، مومن تو یہ جواب دیتا ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں تو اس سے کہا جاتا ہے کہ اپنا ٹھکانا جہنم کی طرف دیکھو، اللہ نے اس کے بدلے تمہیں جنت عطا کی وہ شخص یہ دونوں چیزیں دیکھتا ہے، قتادہ نے کہا کہ ہم سے ذکر کیا کہ اس کی قبر میں کشادگی پیدا کر دی جاتی ہے، پھر انس کی حدیث کی طرف رجوع کیا، اور منافق یا کافر سے کہا جاتا ہے تو اس شخص کے متعلق کیا کہتا تھا تو وہ کہتا ہے میں نہیں جانتا میں وہی کہتا تھا جو لوگ کہتے تھے تو اس سے کہا جاتا ہے تو نے نہ تو عقل سے سمجھا اور نہ نقل سے سمجھنے کی کوشش کی اور لوہے کے ہتھوڑوں سے اسے مارا جاتا ہے پس وہ اس طرح چیختا ہے کہ سوائے انس و جن کے تمام چیزیں جو اس کے قریب ہوتی ہیں سنتی ہیں۔

عذاب قبر سے پناہ مانگنے کا بیان

محمد بن مثنیٰ، یحییٰ، شعبہ، عون بن ابی جحیفہ، ابو جحیفہ، براء بن عازب، ابو ایوب رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے، درآنحالیکہ آفتاب غروب ہو چکا تھا، آپ نے ایک آواز سنی اور فرمایا کہ یہود اپنی قبروں میں عذاب دیئے جا رہے ہیں اور نضر نے کہا کہ ہم سے شعبہ نے، انہوں نے عون سے روایت کیا، عون نے اپنے والد سے

إذ الظالمون في غمرات الموت والملائكة باسطوا أيديهم أخرجوا أنفسكم اليوم تجزون عذاب الهون، الهون هو الهوان والهون الرفق وقوله جل ذكره سنعذبهم مرتين ثم يردون إلى عذاب عظيم وقوله تعالى وحاق بآل فرعون سوء العذاب النار يعرضون عليها غدوا وعشيا ويوم تقوم الساعة أدخلوا آل فرعون أشد العذاب.

ظالم موت کی سختیوں میں ہوں گے اور فرشتے اپنا ہاتھ پھیلائے ہوں گے ان سے کہا جائیگا کہ اپنی جانوں کو نکالو آج تمہیں ذلت کا عذاب دیا جائیگا، ہوان وہون رفق کے معنی میں ہیں اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ ہم انہیں دو بار عذاب دینگے پھر عذاب کی طرف پھیر دینگے اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ آل فرعون پر سخت مار پڑیگی صبح وشام آگ کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں اور جس دن قیامت قائم ہوگی کہا جائیگا کہ آل فرعون کو سخت ترین عذاب میں داخل کرو۔

۱۲۷۸ - حدثنا حفص بن عمر حدثنا شعبة عن علقمة بن مرثد عن سعد بن عبيدة عن البراء بن عازب رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا أقعد المؤمن في قبره أتي ثم شهد أن لا إله إلا الله وأن محمدا رسول الله فذلك قوله يثبت الله الذين آمنوا بالقول الثابت.

حفص بن عمر، شعبہ، علقمہ بن مرثد، سعد بن عبادہ، براء بن عازب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا کہ جب مومن اپنی قبر میں بٹھلایا جاتا ہے تو اس کے پاس فرشتہ بھیجا جاتا ہے پھر وہ گواہی دیتا ہے کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ، پس یہی ہے اللہ تعالیٰ کا کہنا یثبت اللہ الذین آمنوا بالقول الثابت۔

۱۲۷۹ - حدثنا محمد بن بشار حدثنا غندر حدثنا شعبة بهذا وزاد يثبت الله الذين آمنوا نزلت في عذاب القبر.

محمد بن بشار، غندر، شعبہ نے اس حدیث کو روایت کیا اور اس زیادتی کے ساتھ کہ یثبت اللہ الذین آمنوا عذاب قبر کے متعلق نازل ہوئی ہے۔

۱۲۸۰ - حدثنا علي بن عبد الله حدثنا يعقوب بن إبراهيم حدثني أبي عن صالح حدثني نافع أن ابن عمر رضي الله عنهما أخبره قال اطلع النبي صلى الله عليه وسلم على أهل القليب فقال وجدتم ما وعد ربكم حقا فقيل له تدعو أمواتا فقال ما أنتم بأسمع منهم ولكن لا يجيبون.

علی بن عبداللہ، یعقوب بن ابراہیم، ابراہیم، صالح، نافع، ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کنوئیں میں جھانکا (جہاں بدر کے مقتول مشرکین) پڑے تھے آپ نے فرمایا کیا تم نے ٹھیک ٹھیک اس چیز کو پالیا جو تمہارے رب نے تم سے وعدہ کیا تھا، آپ سے کہا گیا کیا آپ مردوں کو پکارتے ہیں، آپ نے فرمایا تم ان سے زیادہ سننے والے نہیں ہو لیکن وہ جواب نہیں دیتے ہیں

۱۲۸۱ - حدثنا عبد الله بن محمد حدثنا سفيان عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة رضي الله عنها قالت إنما قال النبي صلى الله عليه وسلم إنهم ليعلمون الآن أن ما كنت أقول حق وقد قال الله تعالى إنك لا تسمع الموتى.

عبداللہ بن محمد، سفیان، ہشام بن عروہ، عروہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ وہ اب جان لیں گے کہ جو میں کہتا تھا وہ حق ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم مردوں کو نہیں سناؤ گے۔

۱۲۸۲ - حدثنا عبدان أخبرني أبي عن شعبة سمعت الأشعث عن أبيه عن مسروق عن عائشة رضي الله عنها أن يهودية دخلت عليها فذكرت عذاب القبر فقالت لها أعاذك الله من عذاب القبر فسألت عائشة رسول الله صلى الله عليه وسلم عن عذاب القبر فقال نعم عذاب

عبدان، ابو عبدان، شعبہ، اشعث اپنے والد سے وہ مسروق سے اور مسروق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ایک یہودی عورت میرے پاس آئی اور عذاب قبر کا تذکرہ کیا اور ان سے کہا کہ اللہ تمہیں عذاب قبر سے بچائے تو حضرت عائشہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قبر کے عذاب کے متعلق پوچھا، آپ نے

إليه فقلت يا رسول الله أتصلي على ابن أبي وقد قال يوم
كذا وكذا كذا وكذا أعدد عليه قوله فتبسم رسول الله
صلى الله عليه وسلم وقال أخر عني يا عمر فلما أكثرت عليه
قال إني خيرت فاخترت لو أعلم أني إن زدت على
السبعين يغفر له لزدت عليها قال فصلى عليه رسول الله
صلى الله عليه وسلم ثم انصرف فلم يمكث إلا يسيرا حتى
نزلت الآيتان من براءة ولا تصل على أحد منهم مات
أبدا إلى وهم فاسقون قال فعجبت بعد من جرأتي على
رسول الله صلى الله عليه وسلم يومئذ والله ورسوله أعلم

باب ۸۶۸ ثناء الناس على الميت ؞

۱۲۷۶ - حدثنا آدم حدثنا شعبة حدثنا عبد العزيز
ابن صهيب قال سمعت أنس بن مالك رضي الله عنه يقول
مروا بجنازة فأثنوا عليها خيرا فقال النبي صلى الله عليه
وسلم وجبت ثم مروا بأخرى فأثنوا عليها شرا فقال
وجبت فقال عمر ابن الخطاب رضي الله عنه ما وجبت قال هذا
أثنيتم عليه خيرا فوجبت له الجنة وهذا أثنيتم عليه
شرا فوجبت له النار أنتم شهداء الله في الأرض

۱۲۷۷ - حدثنا عفان بن مسلم حدثنا داود بن أبي
الفرات عن عبد الله بن بريدة عن أبي الأسود قال
قدمت المدينة وقد وقع بها مرض فجلست إلى عمر بن
الخطاب رضي الله عنه فمرت بهم جنازة فأثني على صاحبها
خيرا فقال عمر رضي الله عنه وجبت ثم مر بأخرى فأثني على
صاحبها خيرا فقال عمر رضي الله عنه وجبت ثم مر بالثالثة
فأثني على صاحبها شرا فقال وجبت فقال أبو الأسود
فقلت وما وجبت يا أمير المؤمنين قال قلت كما قال
النبي صلى الله عليه وسلم أيما مسلم شهد له أربعة
بخير أدخله الله الجنة فقلنا وثلاثة قال وثلاثة
فقلنا واثنان قال واثنان ثم لم نسأله عن الواحد

باب ۸۶۹ ما جاء في عذاب القبر وقوله تعالى

اس نے فلاں فلاں دن اس طرح اور فلاں فلاں بات کہی تھی اور میں انکی باتوں کو شمار
کرنے لگا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور فرمایا کہ مجھ سے پیچھے ہٹو جب
میں نے زیادہ سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ مجھے اختیار دیا گیا تو میں نے اختیار کر لیا
اگر میں جانتا کہ اگر میں اس کیلئے ستر بار سے زیادہ دعاء مغفرت کروں تو وہ
بخش دیا جائیگا تو میں یقیناً اس سے زیادہ کرتا چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
اس پر نماز پڑھی پھر واپس ہوئے اور تھوڑی دیر بھی نہ ٹھہرے تھے کہ سورۂ
براءۃ کی دو آیتیں اتریں وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓی اَحَدٍ سے وَھُمْ فَاسِقُوْنَ تک عمرؓ نے
بیان کیا کہ اس دن جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جرأت کی اس
پر مجھے تعجب ہوا، اللہ اور اس کے رسول زیادہ جاننے والے ہیں۔

میت پر لوگوں کی تعریف کرنے کا بیان ؞

آدم، شعبہ، عبدالعزیز بن صہیب، انس بن مالکؓ سے روایت کرتے
ہیں، ان کو کہتے ہوئے سنا کہ لوگ ایک جنازے کے پاس سے گذرے تو اس کا ذکر
خیر کیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ واجب ہوگئی، پھر ایک دوسرے جنازے
کے پاس سے گذرے تو اس کا برے طور پر ذکر کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ واجب
ہوگئی، عمر بن خطابؓ نے عرض کیا کہ کیا چیز واجب ہوگئی؟ آپؐ نے فرمایا جس شخص
کی تم لوگوں نے تعریف کی اس کے لئے جنت واجب ہوگئی اور جس کا برے طور
پر نام لیا اس کے لئے جہنم واجب ہوگئی، تم لوگ زمین پر اللہ کے گواہ ہو۔

عفان بن مسلم، داؤد بن ابی الفرات، عبداللہ بن بریدہ، ابوالاسود
سے روایت کرتے ہیں کہ میں مدینہ آیا اور وہاں ایک بیماری پیدا ہوگئی تھی
میں عمر بن خطابؓ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، ان کے پاس سے ایک جنازہ گذرا تو اس
جنازہ والے کی تعریف بیان کی گئی، عمرؓ نے فرمایا کہ واجب ہوگئی پھر ایک
دوسرا جنازہ گذرا تو اس کی بھی تعریف کی گئی، عمرؓ نے فرمایا کہ واجب
ہوگئی، پھر ایک تیسرا جنازہ گذرا تو اس کی برائی بیان کی گئی، عمرؓ نے فرمایا
واجب ہوگئی، ابوالاسود نے فرمایا، میں نے پوچھا یا امیرالمومنین کیا چیز
واجب ہوگئی، کہا میں نے وہی کہا ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس مسلمان
کیلئے چار مسلمان، اچھی شہادت دیں اللہ اس کو جنت میں داخل کر دیگا
ہم نے کہا اور تین تو آپ نے فرمایا تین بھی، ہم نے کہا، اور دو تو آپ نے فرمایا
دو بھی، پھر ہم نے ایک کے متعلق نہ پوچھا۔

عذاب قبر کے متعلق جو حدیثیں منقول ہیں اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ جب

وَالنَّارِ وَاِلَّا قَدْ كُتِبَتْ شَقِيَّةً اَوْ سَعِيْدَةً فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا نَتَّكِلُ عَلٰى كِتَابِنَا وَنَدَعُ الْعَمَلَ فَمَنْ كَانَ مِنَّا مِنْ اَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَيَصِيْرُ اِلٰى عَمَلِ اَهْلِ السَّعَادَةِ وَاَمَّا مَنْ كَانَ مِنَّا مِنْ اَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَسَيَصِيْرُ اِلٰى عَمَلِ اَهْلِ الشَّقَاوَةِ قَالَ اَمَّا اَهْلُ السَّعَادَةِ فَيُيَسَّرُوْنَ لِعَمَلِ السَّعَادَةِ وَاَمَّا اَهْلُ الشَّقَاوَةِ فَيُيَسَّرُوْنَ لِعَمَلِ الشَّقَاوَةِ ثُمَّ قَرَاَ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى اَلْاٰيَةَ ۔

باب ۸۶۶ مَا جَاءَ فِيْ قَاتِلِ النَّفْسِ ۔

۱۲۷۳ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ غَيْرِ الْاِسْلَامِ كَاذِبًا مُتَعَمِّدًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيْدَةٍ عُذِّبَ بِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ وَقَالَ الْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا جُنْدُبٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ هٰذَا الْمَسْجِدِ فَمَا نَسِيْنَا وَمَا نَخَافُ اَنْ يَكْذِبَ جُنْدُبٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ بِرَجُلٍ جِرَاحٌ قَتَلَ نَفْسَهُ فَقَالَ اللّٰهُ بَدَرَنِيْ عَبْدِيْ بِنَفْسِهٖ حَرَّمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ ۔

۱۲۷۴ - حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ يَخْنُقُ نَفْسَهُ يَخْنُقُهَا فِي النَّارِ وَالَّذِيْ يَطْعُنُهَا يَطْعُنُهَا فِي النَّارِ ۔

باب ۸۶۷ مَا يُكْرَهُ مِنَ الصَّلٰوةِ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ وَالْاِسْتِغْفَارِ لِلْمُشْرِكِيْنَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

۱۲۷۵ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّهُ قَالَ لَمَّا مَاتَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيِّ بْنُ سَلُوْلَ دُعِيَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَلَمَّا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَبْتُ

لکھا جا چکا ہے تو ایک شخص نے کہا کہ یا رسول اللہ پھر ہم اپنے لکھے پر بھروسہ نہ کریں اور عمل چھوڑ دیں، ہم سے جو شخص اہل سعادت میں سے ہوگا وہ اہل سعادت کے کام کریگا اور جو شخص بدبختوں میں سے ہوگا وہ بدبختوں کے عمل کی طرف جائے گا، آپ نے فرمایا کہ نیک بخت لوگ نیک بختی کے عمل کیلئے آسان کیے جائیں گے اور بدبخت لوگ بدبختی کے عمل کے لیے آسان کیے جائیں گے، پھر آپ نے آیت فاما من اعطی و اتقی آخر تک پڑھی۔

خودکشی کرنے والے کا بیان ۔

مسدد، یزید بن زریع، خالد، ابوقلابہ، ثابت بن ضحاک نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ جس نے اسلام کے علاوہ کسی اور ملت کی قسم جھوٹ اور جان بوجھ کر کھائی تو وہ ایسا ہی ہے جیسا اس نے کہا اور جس نے اپنی جان کو کسی لوہے سے قتل کیا تو جہنم کی آگ میں اسی لوہے سے عذاب کیا جائیگا، حجاج بن منہال نے بواسطہ جریر بن حازم، حسن، جندبؓ سے اس مسجد میں بیان کیا کہ نہ تو ہم بھولے اور نہ ہمیں خوف ہے کہ جندبؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جھوٹ روایت کریں گے، ایک شخص جو زخمی تھا اس نے اپنی جان کو قتل کر ڈالا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے بندے نے اپنی جان خود ہی دے دی اس لیے میں نے جنت کو اس پر حرام کر دیا ہے۔

ابوالیمان، شعیب، ابوالزناد، اعرج، ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اپنے کو گلا گھونٹ کر مارتا ہے وہ جہنم میں اپنے آپ کو گلا گھونٹ کر مارتا رہے گا اور جو شخص نیزہ چبھو کر اپنی جان دیتا ہے وہ جہنم میں اپنے کو نیزہ مارتا رہے گا۔

منافقین پر نماز پڑھنے اور مشرکین کے لئے دعاء مغفرت کرنے کی کراہت کا بیان، ابن عمرؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کو روایت کیا ہے ۔

یحیی بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، عبیداللہ بن عبداللہ ابن عباسؓ عمر بن خطابؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جب عبداللہ بن ابی بن سلول مرا تو اس کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلایا گیا تاکہ اس پر نماز پڑھیں، جب رسول اللہ صلعم کھڑے ہوئے تو میں آپ کی طرف چلا اور میں نے کہا کہ یا رسول اللہ کیا آپ عبداللہ بن ابی پر نماز پڑھیں گے حالانکہ

فَقَالَ انْزِعْهُ يَا غُلَامُ فَإِنَّمَا يُظِلُّهُ عَمَلُهُ وَقَالَ خَارِجَةُ بْنُ زَيْدٍ رَأَيْتُنِي وَنَحْنُ شُبَّانٌ فِي زَمَنِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَإِنَّ أَشَدَّنَا وَثْبَةً الَّذِي يَثِبُ قَبْرَ عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ حَتَّى يُجَاوِزَهُ وَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ أَخَذَ بِيَدِي خَارِجَةُ فَأَجْلَسَنِي عَلَى قَبْرٍ وَأَخْبَرَنِي عَنْ عَمِّهِ يَزِيدَ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ إِنَّمَا كُرِهَ ذَلِكَ لِمَنْ أَحْدَثَ عَلَيْهِ وَقَالَ نَافِعٌ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَجْلِسُ عَلَى الْقُبُورِ ۔

اس کا عمل سایہ کریگا اور خارجہ بن زید نے کہا کہ میں نے اپنے آپکو اس حال میں دیکھا کہ جوان تھا، حضرت عثمانؓ کے عہد میں اور ہم میں زیادہ چھلانگ لگانے والا وہ سمجھا جاتا تھا جو عثمان بن مظعون کی قبر کو چھلانگ لگائے یہانتک کہ اس سے آگے بڑھ جائے، عثمان بن حکیم نے کہا کہ خارجہ بن زید نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے قبر پر بٹھایا اور مجھ سے اپنے چچا زید بن ثابت کے واسطے سے بیان کیا کہ انہوں نے اس کو اس کے لئے مکروہ سمجھا جو حدث کرے اور نافع نے کہا کہ ابن عمرؓ قبروں پر بیٹھتے تھے۔

۱۲۷۱ - حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مَرَّ بِقَبْرَيْنِ يُعَذَّبَانِ فَقَالَ إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ وَأَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ ثُمَّ أَخَذَ جَرِيدَةً رَطْبَةً فَشَقَّهَا بِنِصْفَيْنِ ثُمَّ غَرَزَ فِي كُلِّ قَبْرٍ وَاحِدَةً فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ صَنَعْتَ هَذَا فَقَالَ لَعَلَّهُ أَنْ يُخَفَّفَ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا

یحییٰ، ابو معاویہ، اعمش، مجاہد، طاؤس، ابن عباسؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ دو قبروں کے پاس سے گذرے ان دونوں پر عذاب ہو رہا تھا، آپؐ نے فرمایا ان دونوں پر عذاب ہو رہا ہے اور کسی بڑے امر میں ان پر عذاب نہیں ہو رہا، ایک تو پیشاب سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغلی کھاتا پھرتا تھا، پھر ایک تر شاخ لی اور اسکے دو ٹکڑے کئے پھر ہر قبر پر ایک ایک ٹکڑا گاڑ دیا لوگوں نے کہا یا رسول اللہ آپ نے یہ کس مصلحت کی بنا پر کیا، آپؐ نے فرمایا شاید ان کے عذاب میں تخفیف ہو جائے، جب تک کہ یہ خشک نہ ہوں۔

باب ۸۶۵ مَوْعِظَةِ الْمُحَدِّثِ عِنْدَ الْقَبْرِ وَقُعُودِ أَصْحَابِهِ حَوْلَهُ

يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ الْأَجْدَاثُ الْقُبُورُ بُعْثِرَتْ أُثِيرَتْ بَعْثَرْتُ حَوْضِي أَيْ جَعَلْتُ أَسْفَلَهُ أَعْلَاهُ الْإِيفَاضُ الْإِسْرَاعُ وَقَرَأَ الْأَعْمَشُ إِلَى نَصْبٍ إِلَى شَيْءٍ مَنْصُوبٍ يَسْتَبِقُونَ إِلَيْهِ وَالنُّصْبُ وَاحِدٌ وَالنَّصْبُ مَصْدَرٌ يَوْمَ الْخُرُوجِ مِنَ الْقُبُورِ يَنْسِلُونَ يَخْرُجُونَ ۔

قبر کے پاس محدث کا نصیحت کرنا اور ساتھیوں کا اس کے چاروں طرف بیٹھنا، یَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ کے معنی ہیں وہ اپنی قبروں سے نکلیں گے، بُعْثِرَتْ کے معنی ہیں ابھاری جائیں گی اور بَعْثَرْتُ حَوْضِیْ کے معنی ہیں میں نے اس کے نچلے حصہ کو اوپر کر دیا، اَلْاِیْفَاضُ تیز دوڑنا اور اعمش نے اِلٰی نَصْبٍ پڑھا ہے یعنی کسی بلند چیز کی طرف پہنچنے میں سبقت کریں گے، نُصُب واحد ہے اور نَصْب مصدر ہے اور یَنْسِلُوْنَ کے معنی نکلیں گے۔

۱۲۷۲ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِي جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا فِي جَنَازَةٍ فِي بَقِيعِ الْغَرْقَدِ فَأَتَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَعَدَ وَقَعَدْنَا حَوْلَهُ وَمَعَهُ مِخْصَرَةٌ فَنَكَّسَ فَجَعَلَ يَنْكُتُ بِمِخْصَرَتِهِ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ مَا مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوسَةٍ إِلَّا كُتِبَ مَكَانُهَا مِنَ الْجَنَّةِ

عثمان بن جریر، منصور، سعد بن عبیدہ، ابو عبدالرحمٰن حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا ہم بقیع غرقد میں ایک جنازہ میں شریک تھے، ہمارے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور بیٹھ گئے تو ہم بھی آپؐ کے ارد گرد بیٹھ گئے اور آپؐ کے پاس ایک چھڑی تھی آپؐ اسے زمین پر مارنے لگے اور فرمانے لگے کہ تم میں سے ہر جاندار کیلئے اسکی جگہ جنت یا جہنم لکھدی ہے اور نیک بخت یا بد بخت ہونا

فِيهَا مِنْ جَدْعَاءَ ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِطْرَةَ اللّٰهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا الْآيَةَ۔

پھر ابوہریرہؓ یہ آیت آخر تک تلاوت کرتے، اللہ تعالیٰ کی فطرت وہ ہے جس پر لوگوں کو پیدا کیا۔

۱۲۶۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ أَوْ يُنَصِّرَانِهِ أَوْ يُمَجِّسَانِهِ كَمَا تُنْتَجُ الْبَهِيمَةُ بَهِيمَةً هَلْ تُحِسُّونَ فِيهَا مِنْ جَدْعَاءَ، ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: فِطْرَةَ اللّٰهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ذٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ ؞

عبدان، عبداللہ، یونس، زہری، ابوسلمہ بن عبدالرحمن حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر بچہ فطرت ہی پر پیدا ہوتا ہے پھر اس کے ماں باپ اسکو یہودی، نصرانی یا مجوسی بنا لیتے ہیں جس طرح جانور بچے دیتا ہے کیا تم دیکھتے ہو کہ کوئی عضو اسکا کٹا ہوا، پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اس آیت کی تلاوت کرتے، اللہ کی فطرت وہ ہے جس پر کہ اس نے لوگوں کو پیدا کیا، اللہ کی پیدائش میں تبدیلی نہیں ہے، یہ ہی سیدھا دین ہے۔

بَاب ۸۶۳ إِذَا قَالَ الْمُشْرِكُ عِنْدَ الْمَوْتِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ؞

جب مشرک موت کے وقت لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کہے ؞

۱۲۷۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا طَالِبٍ الْوَفَاةُ جَاءَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ عِنْدَهُ أَبَا جَهْلِ بْنَ هِشَامٍ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي أُمَيَّةَ ابْنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي طَالِبٍ يَا عَمِّ قُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ كَلِمَةً أَشْهَدُ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللّٰهِ فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ أَبِي أُمَيَّةَ يَا أَبَا طَالِبٍ أَتَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْرِضُهَا عَلَيْهِ وَيَعُودَانِ بِتِلْكَ الْمَقَالَةِ حَتّٰى قَالَ أَبُو طَالِبٍ آخِرَ مَا كَلَّمَهُمْ هُوَ عَلٰى مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَأَبٰى أَنْ يَقُولَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا وَاللّٰهِ لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ مَا لَمْ أُنْهَ عَنْكَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيهِ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ الْآيَةَ ؞

اسحٰق، یعقوب بن ابراہیم، ابراہیم، صالح، ابن شہاب سعید بن مسیب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب ابوطالب کی وفات کا وقت قریب آیا تو ان کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، تو انکے پاس ابوجہل بن ہشام، عبداللہ بن ابی امیہ ابن مغیرہ کو دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوطالب سے کہا اے میرے چچا آپ لا الٰہ الا اللہ کہہ دیجئے، میں اللہ کے نزدیک اس کلمہ کی شہادت دوں گا، ابوجہل اور عبداللہ بن ابی امیہ نے کہا اے ابوطالب کیا تم عبدالمطلب کے دین سے پھر جاؤ گے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوطالب کے سامنے اس کلمہ کو پیش کرتے رہے اور یہ دونوں وہی بات پھر کہتے یہاں تک کہ ابوطالب نے اپنی آخری گفتگو میں جو کہا وہ یہ کہ میں عبدالمطلب کے دین پر ہوں اور لا الٰہ الا اللہ کہنے سے انکار کر دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخدا میں تمہارے لئے دعا مغفرت کرتا رہونگا جب تک میں اس سے روکا نہ جاؤں تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ماکان للنبی آخر تک نازل فرمائی۔

بَاب ۸۶۴ الْجَرِيدِ عَلَى الْقَبْرِ وَأَوْصٰى

بُرَيْدَةُ الْأَسْلَمِيُّ أَنْ يُجْعَلَ فِي قَبْرِهِ جَرِيدَانِ وَرَأَى ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فُسْطَاطًا عَلٰى قَبْرِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

قبر پر شاخ لگانے کا بیان، بریدہ اسلمی نے وصیت کی کہ ان کی قبر پر دو شاخیں گاڑ دی جائیں اور ابن عمرؓ نے عبدالرحمن کی قبر پر خیمہ دیکھا تو کہا اے لڑکے اس کو الگ کر دے اس لئے کہ

قَبْلَ اَنْ يَرَاهُ ابْنُ صَيَّادٍ فَرَاٰهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ فِيْ قَطِيْفَةٍ لَهُ فِيْهَا رَمْزَةٌ اَوْ زَمْرَةٌ فَرَاَتْ اُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَّقِيْ بِجُذُوْعِ النَّخْلِ فَقَالَتْ لِابْنِ صَيَّادٍ يَا صَافِ وَهُوَ اسْمُ ابْنِ صَيَّادٍ هٰذَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَثَارَ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ. وَقَالَ شُعَيْبٌ فِيْ حَدِيْثِهٖ فَرَفَصَهٗ رَمْرَمَةٌ اَوْ زَمْزَمَةٌ وَقَالَ عُقَيْلٌ رَمْرَمَةٌ وَ قَالَ مَعْمَرٌ رَمْزَةٌ۔

میں لیٹا ہوا تھا اور اس سے کچھ آواز آرہی تھی، ابن صیاد کی ماں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لیا، حالانکہ آپ درختوں کی آڑ سے ہو کر آرہے تھے، اس نے ابن صیاد سے کہا، اے صاف (جو ابن صیاد کا نام تھا) یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم آرہے ہیں، ابن صیاد اٹھ بیٹھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ اسے چھوڑ دیتی تو معاملہ کھل جاتا اور شعیب نے اپنی حدیث میں فرفصہ رمرمۃ یا زمزمۃ کے الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے اور عقیل نے رمرمۃ اور معمر نے رمزۃ روایت کیا ہے۔

۱۲۶۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَّهُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ غُلَامٌ يَهُوْدِيٌّ يَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرِضَ فَاَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهٗ فَقَعَدَ عِنْدَ رَاْسِهٖ فَقَالَ لَهٗ اَسْلِمْ فَنَظَرَ اِلٰى اَبِيْهِ وَهُوَ عِنْدَهٗ فَقَالَ لَهٗ اَطِعْ اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْلَمَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُوْلُ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَنْقَذَهٗ مِنَ النَّارِ۔

سلیمان بن حرب، حماد بن زید، ثابت، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک یہودی لڑکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا، وہ بیمار پڑا تو اس کے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم عیادت کے لئے تشریف لے گئے، آپ اس کے سر کے پاس بیٹھے اور فرمایا کہ اسلام لے آ، اس نے اپنے باپ کی طرف دیکھا جو اس کے پاس کھڑا تھا، اس نے اپنے بیٹے سے کہا، ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کا کہا مان اور اسلام لے آ، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ کہتے ہوئے باہر نکل آئے، اللہ کا شکر ہے جس نے اس کو آگ سے نجات دی۔

۱۲۶۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ كُنْتُ اَنَا وَاُمِّيْ مِنَ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ اَنَا مِنَ الْوِلْدَانِ وَ اُمِّيْ مِنَ النِّسَاءِ۔

علی بن عبداللہ، سفیان، عبیداللہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ان کو کہتے ہوئے سنا کہ میں اور میری ماں کمزوروں میں سے تھیں میں بچوں میں سے اور میری ماں عورتوں میں سے کمزور تھیں۔

۱۲۶۸۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ يُصَلّٰى عَلٰى كُلِّ مَوْلُوْدٍ مُتَوَفًّى وَاِنْ كَانَ لِغَيَّةٍ مِنْ اَجْلِ اَنَّهٗ وُلِدَ عَلٰى فِطْرَةِ الْاِسْلَامِ يَدَّعِيْ اَبَوَاهُ الْاِسْلَامَ اَوْ اَبُوْهُ خَاصَّةً وَاِنْ كَانَتْ اُمُّهٗ عَلٰى غَيْرِ الْاِسْلَامِ اِذَا اسْتَهَلَّ صَارِخًا صُلِّيَ عَلَيْهِ وَلَا يُصَلّٰى عَلٰى مَنْ لَا يَسْتَهِلُّ مِنْ اَجْلِ اَنَّهٗ سِقْطٌ فَاِنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يُحَدِّثُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَوْلُوْدٍ اِلَّا يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهٖ اَوْ يُنَصِّرَانِهٖ اَوْ يُمَجِّسَانِهٖ كَمَا تُنْتَجُ الْبَهِيْمَةُ بَهِيْمَةً جَمْعَاءَ هَلْ تُحِسُّوْنَ

ابوالیمان، شعیب، ابن شہاب کہتے ہیں کہ ہر وفات پانے والے بچے پر نماز پڑھی جائے اگرچہ وہ زانیہ کا ہی ہو اس لئے کہ بچہ فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے سکے والدین یا صرف اس کا باپ مسلمان ہونے کا دعویٰ کرے اور اگر اس کی ماں اسلام پر نہ ہو اور وہ چلا کر روئے تو اس پر نماز پڑھی جائیگی اور جو چلا کر نہ روئے تو اس پر نماز نہ پڑھی جائے گی اس لئے کہ وہ ساقط ہو گیا، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر بچہ اسلامی فطرت پر پیدا ہوتا ہے پھر اس کے والدین اسے یہودی، نصرانی یا مجوسی بنا لیتے ہیں جس طرح کہ جانور صحیح و سالم عضو والا بچہ جنتا ہے کیا تم اسمیں کوئی عضو کٹا ہوا دیکھتے ہو

قتلى احد ثم يقول ايهم اكثر اخذا للقرآن فاذا اشير له الى احدهما قدمه في اللحد فقال انا شهيد على هؤلاء يوم القيمة فامر بدفنهم بدمائهم ولم يغسلهم۔

باب ٨٦٢ اذا اسلم الصبي فمات هل يصلى عليه وهل يعرض على الصبي الاسلام وقال الحسن وشريح وابراهيم وقتادة اذا اسلم احدهما فالولد مع المسلم وكان ابن عباس رضي الله عنهما مع امه من المستضعفين ولم يكن مع ابيه على دين قومه وقال الاسلام يعلو ولا يعلى۔

١٢٦٥۔ حدثنا عبدان اخبرنا عبد الله عن يونس عن الزهري قال اخبرني سالم بن عبد الله ان ابن عمر رضي الله عنهما اخبره ان عمر انطلق مع النبي صلى الله عليه وسلم في رهط قبل ابن صياد حتى وجدوه يلعب مع الصبيان عند اطم بني مغالة وقد قارب ابن صياد الحلم فلم يشعر حتى ضرب النبي صلى الله عليه وسلم بيده ثم قال لابن صياد تشهد اني رسول الله فنظر اليه ابن صياد فقال اشهد انك رسول الاميين فقال ابن صياد للنبي صلى الله عليه وسلم اتشهد اني رسول الله فرفضه وقال امنت بالله وبرسله فقال له ماذا ترى قال ابن صياد ياتيني صادق وكاذب فقال النبي صلى الله عليه وسلم خلط عليك الامر ثم قال له النبي صلى الله عليه وسلم اني قد خبات لك خبيئا فقال ابن صياد هو الدخ فقال اخسأ فلن تعدو قدرك فقال عمر رضي الله عنه دعني يا رسول الله اضرب عنقه فقال النبي صلى الله عليه وسلم ان يكنه فلن تسلط عليه وان لم يكنه فلا خير لك في قتله۔ وقال سالم سمعت ابن عمر رضي الله عنهما يقول انطلق بعد ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم وابي بن كعب الى النخل التي فيها ابن صياد وهو يختل ان يسمع من ابن صياد شيئا

جاتا تو اسے پہلے لحد میں رکھتے اور فرمایا کہ میں قیامت کے دن ان پر گواہ ہوں گا اور ان کو ان کے خون کے ساتھ دفن کرنے کا حکم دیا اور انہیں غسل نہیں دیا۔

جب بچہ اسلام لے آئے اور مر جائے تو کیا اس پر نماز پڑھی جائے گی اور کیا بچہ پر اسلام پیش کیا جا سکتا ہے اور حسن، شریح، ابراہیم اور قتادہ نے فرمایا کہ دونوں میں سے ایک (ماں باپ میں سے) مسلمان ہوں تو لڑکا مسلمان کے ساتھ ہوگا اور ابن عباس کمزوری میں اپنی ماں کے ساتھ تھے اور اپنے والد کے ساتھ اپنے قوم کے دین پر نہ تھے اور فرمایا کہ اسلام غالب رہتا ہے مغلوب نہیں ہوتا ہے۔

عبدان، عبداللہ، یونس، زہری، سالم بن عبداللہ، عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ عمرؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ابن صیاد کی طرف چلے، کچھ اور لوگ بھی ساتھ تھے ان لوگوں نے ابن صیاد کو بنی مغالہ کے ٹیلوں کے پاس بچوں کے ساتھ کھیلتا ہوا پایا، ابن صیاد جوانی کے قریب تھا، ابن صیاد کو حضورؐ کے آنے کی خبر نہ ہوئی یہاں تک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ اس پر مارا پھر ابن صیاد سے فرمایا کہ کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں، آپؐ کی طرف ابن صیاد نے دیکھا اور کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ امیوں کے رسول ہیں تو آپؐ نے اس کو چھوڑ دیا اور فرمایا میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لایا، پھر آپؐ نے اس سے فرمایا تو کیا دیکھتا ہے ابن صیاد نے کہا میرے پاس سچا اور جھوٹا آتا ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھ پر امر مشتبہ کر دیا گیا پھر اس سے آپؐ نے فرمایا کہ میں نے ایک بات اپنے دل میں چھپائی ہے (تو بتا کہ کیا ہے؟) ابن صیاد نے کہا وہ دخ ہے، آپؐ نے فرمایا تو ذلیل و خوار ہو تو اپنی حد سے آگے نہیں بڑھ سکتا، عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس کی گردن اڑا دوں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ وہی (دجال ہے) تو تجھے اس پر قدرت نہ ہوگی اور اگر وہ نہیں ہے تو اس کے قتل کرنے میں کوئی بھلائی نہیں ہے، سالم نے بیان کیا کہ میں نے ابن عمرؓ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابی بن کعب اس درخت کے پاس گئے جہاں ابن صیاد تھا، آپ یہ خیال کر رہے تھے ابن صیاد سے قبل اس کے کہ وہ آپ کو دیکھے کچھ سنیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو دیکھا اس حال میں کہ وہ لیٹا ہوا تھا یعنی چادر میں

١٢٦٢ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَتَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللهِ بْنَ أُبَيٍّ بَعْدَ مَا أُدْخِلَ حُفْرَتَهُ فَأَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ فَوَضَعَهُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَنَفَثَ عَلَيْهِ مِنْ رِيقِهِ وَأَلْبَسَهُ قَمِيصَهُ فَاللهُ أَعْلَمُ وَكَانَ كَسَا عَبَّاسًا قَمِيصًا وَقَالَ سُفْيَانُ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَكَانَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَمِيصَانِ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبْدِ اللهِ يَا رَسُولَ اللهِ أَلْبِسْ أَبِي قَمِيصَكَ الَّذِي يَلِي جِلْدَكَ قَالَ سُفْيَانُ فَيُرَوْنَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْبَسَ عَبْدَ اللهِ قَمِيصَهُ مُكَافَأَةً لِمَا صَنَعَ۔

علی بن عبداللہ، سفیان، عمرو، جابر بن عبداللہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ بن ابی کی قبر کے پاس پہنچے وہ قبر میں دفن کیا جا چکا تھا آپؐ نے اس کے نکالنے کا حکم دیا چنانچہ وہ نکالا گیا آپؐ نے اس کو اپنے دونوں گھٹنوں پر رکھا اور اپنا لعاب دہن ڈالا اور اپنی قمیص اس کو پہنا دی، اللہ زیادہ جانتا ہے اور اس نے حضرت عباسؓ کو قمیص پہنا دی تھی، سفیان کا بیان ہے ابوہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو قمیص تھیں تو آپؐ سے عبداللہ کے بیٹے نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے باپ کو اپنی قمیص عنایت کر دیجئے جو آپؐ کے جسم کے ساتھ متصل ہے، سفیان نے کہا لوگوں کا خیال ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ کو اپنی قمیص اس صلہ میں پہنائی جو اس نے (حضرت عباسؓ) کے ساتھ کیا تھا۔

١٢٦٣ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا حَضَرَ أُحُدٌ دَعَانِي أَبِي مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ مَا أُرَانِي إِلَّا مَقْتُولًا فِي أَوَّلِ مَنْ يُقْتَلُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنِّي لَا أَتْرُكُ بَعْدِي أَعَزَّ عَلَيَّ مِنْكَ غَيْرَ نَفْسِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ عَلَيَّ دَيْنًا فَاقْضِ وَاسْتَوْصِ بِأَخَوَاتِكَ خَيْرًا فَأَصْبَحْنَا فَكَانَ أَوَّلَ قَتِيلٍ وَدُفِنَ مَعَهُ آخَرُ فِي قَبْرٍ ثُمَّ لَمْ تَطِبْ نَفْسِي أَنْ أَتْرُكَهُ مَعَ الْآخَرِ فَاسْتَخْرَجْتُهُ بَعْدَ سِتَّةِ أَشْهُرٍ فَإِذَا هُوَ كَيَوْمِ وَضَعْتُهُ هُنَيَّةً غَيْرَ أُذُنِهِ۔

مسدد، بشر بن مفضل، حسین معلم، عطاء، جابرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جب احد کا زمانہ قریب آیا تو مجھے میرے والد نے رات کو بلایا اور کہا کہ میں اپنے آپ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سب سے پہلے مقتول ہونے والا خیال کرتا ہوں اور میں اپنے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے سوا کوئی چیز ایسی نہیں چھوڑے جا رہا ہوں جو تم سے مجھ کو عزیز ہو مجھ پر دین ہے اس کو ادا کر دینا اور اپنی بہنوں سے اچھا سلوک کرنا صبح کے وقت ہم نے دیکھا کہ سب سے پہلے مقتول وہی تھے اور ان کے ساتھ قبر میں ایک دوسرا شخص دفن کیا گیا اور میری طبیعت نے گوارا نہیں کیا کہ میں انکو دوسرے کے ساتھ چھوڑوں چھ مہینے کے بعد میں نے انکو نکالا تو اس وقت وہ اسی طرح تھے جس طرح میں نے دفن کیا تھا سوائے کان کے (کہ کچھ متاثر ہوا تھا)

١٢٦٤ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: دُفِنَ مَعَ أَبِي رَجُلٌ فَلَمْ تَطِبْ نَفْسِي حَتَّى أَخْرَجْتُهُ فَجَعَلْتُهُ فِي قَبْرٍ عَلَى حِدَةٍ۔

علی بن عبداللہ، سعید بن عامر، شعبہ، ابن نجیح، عطاء، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میرے والد ایک دوسرے آدمی کے ساتھ دفن کئے گئے تو میری طبیعت کو برا اچھا نہ لگا تو میں نے انہیں وہاں سے نکال کر ایک دوسری قبر میں دفن کر دیا۔

بَابُ (٨٦) اللَّحْدِ وَالشَّقِّ فِي الْقَبْرِ :.

قبر میں لحد اور شق کا بیان :.

١٢٦٥ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ رَجُلَيْنِ مِنْ

عبدان، عبداللہ، لیث بن سعد، ابن شہاب، عبدالرحمن بن کعب بن مالک، جابر بن عبداللہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم احد کے شہداء میں سے دو دو کو ایک ساتھ رکھتے پھر پوچھتے کہ ان میں سے کون قرآن کا زیادہ عالم ہے، جب کسی ایک کی طرف اشارہ کیا

وَلَوْ كَانَ مُسْتَقِيمًا كَانَ ضَرِيحًا ::

١٢٦٠ - حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أُحُدٍ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ يَقُولُ أَيُّهُمْ أَكْثَرُ أَخْذًا لِلْقُرْآنِ فَإِذَا أُشِيرَ لَهُ إِلَى أَحَدِهِمَا قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ وَقَالَ أَنَا شَهِيدٌ عَلَى هَؤُلَاءِ وَأَمَرَ بِدَفْنِهِمْ بِدِمَائِهِمْ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُغَسِّلْهُمْ وَأَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِقَتْلَى أُحُدٍ أَيُّ هَؤُلَاءِ أَكْثَرُ أَخْذًا لِلْقُرْآنِ فَإِذَا أُشِيرَ لَهُ إِلَى رَجُلٍ قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ قَبْلَ صَاحِبِهِ وَقَالَ جَابِرٌ فَكُفِّنَ أَبِي وَعَمِّي فِي نَمِرَةٍ وَاحِدَةٍ وَقَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ۔

کی جگہ، اور اگر قبر سیدھی ہو تو اسے ضریح کہتے ہیں ::

ابن مقاتل، عبداللہ، لیث بن سعد، ابن شہاب، عبدالرحمن بن کعب بن مالک، جابر بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شہدائے احد میں سے دو آدمیوں کو ایک کپڑے میں رکھتے تھے پھر کہتے تھے کہ ان میں سے کس کو قرآن کا علم زیادہ ہے، جب کسی ایک کی طرف اشارہ کیا جاتا تو اسکو لحد میں پہلے رکھتے اور آپ نے فرمایا میں ان پر گواہ ہوں انکو انکے خون کے ساتھ دفن کرنے کا حکم دیا اور نہ ان پر نماز پڑھی اور نہ ہی انہیں غسل دلوایا اور اوزاعی نے زہری سے، انہوں نے جابر بن عبداللہؓ سے روایت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم احد کے شہدا کے متعلق فرماتے تھے کہ ان میں سے کس کو قرآن کا علم زیادہ ہے، جب کسی ایک کی طرف اشارہ کیا جاتا تو اسکو لحد میں اس کے ساتھی سے پہلے رکھتے، حضرت جابرؓ کا بیان ہے کہ میرے باپ اور میرے چچا کو آپؐ نے ایک کمبل میں رکھا اور سلیمان بن کثیر نے کہا کہ ہم سے زہری نے بیان کیا اور زہری نے کہا کہ مجھ سے اس شخص نے بیان کیا جس نے حضرت جابرؓ سے سنا ہے۔

باب ٨٥٩ الْإِذْخِرِ وَالْحَشِيشِ فِي الْقَبْرِ ::

١٢٦١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَوْشَبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَرَّمَ اللَّهُ مَكَّةَ فَلَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَا لِأَحَدٍ بَعْدِي أُحِلَّتْ لِي سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ لَا يُخْتَلَى خَلَاهَا وَلَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَلَا تُلْتَقَطُ لُقَطَتُهَا إِلَّا لِمُعَرِّفٍ فَقَالَ الْعَبَّاسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَّا الْإِذْخِرَ لِصَاغَتِنَا وَقُبُورِنَا فَقَالَ إِلَّا الْإِذْخِرَ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقُبُورِنَا وَبُيُوتِنَا وَقَالَ أَبَانُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا لِقَيْنِهِمْ وَبُيُوتِهِمْ ۔

قبر میں اذخر یا گھاس ڈالنے کا بیان ::

محمد بن عبداللہ بن حوشب، عبدالوہاب، خالد، عکرمہ، ابن عباسؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مکہ کو حرام قرار دیا ہے میرے پہلے کسی کیلئے حلال نہ تھا اور نہ میرے بعد کسی کیلئے حلال ہوگا میرے لئے دن کے ایک تھوڑے حصہ میں حلال کیا گیا تھا اس کی نہ گھاس اکھاڑی جائیگی اور نہ اس کا درخت کاٹا جائیگا اور نہ اس کا شکار بھگایا جائیگا اور نہ یہاں کی گری پڑی چیز اٹھائی جائے گی مگر اعلان کرنے والے کے لئے (جائز ہے) عباسؓ نے کہا مگر اذخر کہ ہمارے سناروں کیلئے اور ہماری قبروں کیلئے (حلال کر دیجئے) آپؐ نے فرمایا سوا اذخر کے اور ابو ہریرہؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا، ہماری قبروں اور ہمارے گھروں کیلئے اور ابان بن صالح نے بہ سند حسن بن مسلم صفیہ بنت شیبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے مثل روایت کیا اور مجاہد نے طاؤس سے انہوں نے ابن عباسؓ سے روایت کیا کہ انکے لوہاروں کیلئے اور انکے گھروں کیلئے (حلال کرنے کو کہا)

باب ٨٦٠ هَلْ يُخْرَجُ الْمَيِّتُ مِنَ الْقَبْرِ وَاللَّحْدِ لِعِلَّةٍ ::

کیا میت کو کسی عذر کی بنا پر قبر یا لحد سے نکالا جا سکتا ہے ::

قبرها فنزل في قبرها فقبرها. قال ابن مبارك: قال فليح أراه يعني الذنب. قال أبو عبد الله ليقترفوا أي ليكتسبوا.

کا بیان ہے کہ فلیح نے کہا کہ (لم یقارف) کا مطلب میرے خیال میں یہ ہے کہ گناہ نہ کیا ہو اور ابو عبداللہ کہتے ہیں کہ قرآن میں لیقترفوا کے معنی لیکتسبوا ہیں یعنی تاکہ کسب کریں

باب ٨٥٥ الصلاة على الشهيد

١٢٥٦ - حدثنا عبد الله بن يوسف حدثنا الليث قال حدثني ابن شهاب عن عبد الرحمن بن كعب بن مالك عن جابر بن عبد الله رضي الله عنهما قال: كان النبي صلى الله عليه وسلم يجمع بين الرجلين من قتلى أحد في ثوب واحد ثم يقول أيهم أكثر أخذا للقرآن فإذا أشير له إلى أحدهما قدمه في اللحد وقال أنا شهيد على هؤلاء يوم القيامة وأمر بدفنهم في دمائهم ولم يغسلوا ولم يصل عليهم.

شہید پر نماز پڑھنے کا بیان

عبداللہ بن یوسف، لیث، ابن شہاب، عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک جابر بن عبداللہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم احد کے شہدار میں سے دو شخصوں کو ایک کپڑے میں جمع کرتے تھے پھر کہتے تھے کہ ان میں سے کون زیادہ قرآن کا یاد کرنے والا ہے، جب ان میں سے کسی ایک کی طرف اشارہ کیا جاتا تو قبر میں پہلے اس کو رکھا جاتا اور فرماتے کہ میں ان پر قیامت کے دن گواہ ہوں گا اور ان کے خون سمیت دفن کرنے کا حکم دیا اور نہ غسل دیا اور نہ نماز پڑھی۔

١٢٥٧ - حدثنا عبد الله بن يوسف حدثنا الليث حدثني يزيد بن أبي حبيب عن أبي الخير عن عقبة بن عامر أن النبي صلى الله عليه وسلم خرج يوما فصلى على أهل أحد صلاته على الميت ثم انصرف إلى المنبر فقال إني فرط لكم وأنا شهيد عليكم وإني والله لأنظر إلى حوضي الآن وإني أعطيت مفاتيح خزائن الأرض أو مفاتيح الأرض وإني والله ما أخاف عليكم أن تشركوا بعدي ولكن أخاف عليكم أن تنافسوا فيها.

عبداللہ بن یوسف، لیث، یزید بن ابی حبیب، ابوالخیر، عقبہ بن عامر سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن نکلے تو احد والوں پر نماز پڑھی جس طرح مردوں پر پڑھی جاتی ہے پھر منبر کی طرف لوٹے اور فرمایا کہ میں تمہارا آگے جانے والا ہوں اور میں تم پر گواہ ہوں بخدا میں اپنے حوض کی طرف ابھی دیکھ رہا ہوں اور زمین کے خزانے کی کنجیاں دیا گیا ہوں یا یہ فرمایا کہ زمین کی کنجیاں مجھے دی گئیں ہیں اور بخدا مجھے اس کا خوف نہیں کہ تم میرے بعد شرک کرنے لگو گے لیکن مجھے ڈر ہے کہ تم حصول دنیا میں ایک دوسرے سے مقابلہ کرنے لگو گے۔

باب ٨٥٦ دفن الرجلين أو الثلاثة في قبر

١٢٥٨ - حدثنا سعيد بن سليمان حدثنا الليث حدثنا ابن شهاب عن عبد الرحمن بن كعب أن جابر بن عبد الله رضي الله عنهما أخبره أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يجمع بين الرجلين من قتلى أحد.

ایک قبر میں دو یا تین آدمیوں کے دفن کرنے کا بیان

سعید بن سلیمان، لیث، ابن شہاب، عبدالرحمٰن بن کعب جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم احد کے شہدار میں سے دو آدمیوں کو ایک قبر میں جمع کرتے تھے۔

باب ٨٥٧ من لم ير غسل الشهداء

١٢٥٩ - حدثنا أبو الوليد حدثنا ليث عن ابن شهاب عن عبد الرحمن بن كعب عن جابر قال قال النبي صلى الله عليه وسلم ادفنوهم في دمائهم يعني يوم أحد ولم يغسلهم.

اس شخص کا بیان جس کے نزدیک شہدار کا غسل جائز نہیں

ابوالولید، لیث، ابن شہاب، عبدالرحمٰن بن کعب، جابر سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کو ان کے خون کے ساتھ دفن کرو (آپؐ نے احد کے دن فرمایا تھا) اور ان کو غسل نہ دیا۔

باب ٨٥٨ من يقدم في اللحد وسمي اللحد

لأنه في ناحية وكل جائر ملحد، ملتحدا معدلا

لحد میں پہلے کون رکھا جائے

اور لحد اسلئے کہا جاتا ہے کہ ایک کنارے سے ہٹی ہوئی ہوتی ہے اور ہر ظالم کو ملحد کہتے ہیں ملتحداً سے مراد ہے ہٹنے

عَبْدٍ لَا يُرِيدُ الْمَوْتَ فَرَدَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ عَيْنَهُ وَقَالَ ارْجِعْ فَقُلْ لَهُ يَضَعُ يَدَهُ عَلَى مَتْنِ ثَوْرٍ فَلَهُ بِكُلِّ مَا غَطَّتْ بِهِ يَدُهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ سَنَةٌ قَالَ أَيْ رَبِّ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ الْمَوْتُ قَالَ فَالْآنَ فَسَأَلَ اللّٰهَ أَنْ يُدْنِيَهُ مِنَ الْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْيَةً بِحَجَرٍ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَوْ كُنْتُ ثَمَّ لَأَرَيْتُكُمْ قَبْرَهُ إِلَى جَانِبِ الطَّرِيقِ عِنْدَ الْكَثِيبِ الْأَحْمَرِ

بَابُ ۸۵۲ الدَّفْنِ بِاللَّيْلِ وَدُفِنَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَيْلًا

۱۲۵۳۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَجُلٍ بَعْدَ مَا دُفِنَ بِلَيْلَةٍ قَامَ هُوَ وَأَصْحَابُهُ وَكَانَ سَأَلَ عَنْهُ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقَالُوا فُلَانٌ دُفِنَ الْبَارِحَةَ فَصَلَّوْا عَلَيْهِ۔

بَابُ ۸۵۳ بِنَاءِ الْمَسْجِدِ عَلَى الْقَبْرِ

۱۲۵۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا اشْتَكَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَتْ بَعْضُ نِسَائِهِ كَنِيسَةً رَأَيْنَهَا بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ يُقَالُ لَهَا مَارِيَةُ وَكَانَتْ أُمُّ سَلَمَةَ وَأُمُّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَتَتَا أَرْضَ الْحَبَشَةِ فَذَكَرَتَا مِنْ حُسْنِهَا وَتَصَاوِيرَ فِيهَا فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ أُولٰئِكَ إِذَا مَاتَ مِنْهُمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ بَنَوْا عَلَى قَبْرِهِ مَسْجِدًا ثُمَّ صَوَّرُوا فِيهِ تِلْكَ الصُّورَةَ أُولٰئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللّٰهِ۔

بَابُ ۸۵۴ مَنْ يَدْخُلُ قَبْرَ الْمَرْأَةِ

۱۲۵۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ شَهِدْنَا بِنْتَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ عَلَى الْقَبْرِ فَرَأَيْتُ عَيْنَيْهِ تَدْمَعَانِ فَقَالَ هَلْ فِيكُمْ مِنْ أَحَدٍ لَمْ يُقَارِفِ اللَّيْلَةَ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ أَنَا قَالَ فَانْزِلْ فِي

اللہ نے اس فرشتہ کو بینائی عطا کی اور فرمایا کہ جاؤ اور ان سے کہو کہ اپنا ہاتھ بیل کی پیٹھ پر رکھیں ان کے ہاتھ کے نیچے جتنے بال آجائیں گے ہر بال کے عوض میں ایک برس عمر ملے گی حضرت موسیٰ نے عرض کیا اے پروردگار! اس کے بعد کیا ہوگا، اللہ نے فرمایا پھر موت آئیگی حضرت موسیٰ نے عرض کی تو پھر ابھی آجائے اور اللہ سے درخواست کی کہ انکو ایک پتھر پھینکنے کے فاصلہ تک ارض مقدسہ سے قریب کردے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں وہاں ہوتا تو میں لوگوں کو انکی قبر راستے کی طرف سرخ ٹیلے کے نزدیک دکھاتا۔

رات کو دفن کرنے کا بیان اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رات کو دفن کئے گئے

عثمان بن ابی شیبہ، جریر، شیبانی، شعبی، ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص پر رات کو دفن کئے جانے کے بعد نماز پڑھی، آپ اور آپ کے صحابہؓ اٹھے اور اس کے متعلق پوچھتے تھے کہ یہ کون ہے، لوگوں نے کہا کہ یہ فلاں شخص کی قبر ہے جو گزشتہ رات دفن کیا گیا، تو لوگوں نے اس پر نماز پڑھی۔

قبر پر مسجد بنانے کا بیان

اسمٰعیل، مالک، ہشام اپنے والد سے اور وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیمار پڑے تو آپ کی بعض بیویوں نے ملک حبشہ کے ایک گرجا کا تذکرہ کیا جسے ماریہ کہا جاتا تھا، ام سلمہ اور ام حبیبہ رضی اللہ عنہما ملک حبشہ گئی تھیں تو ان دونوں نے اس گرجا کی خوبصورتی اور ان تصویروں کا حال بیان کیا جو اس گرجا میں تھیں۔ آپ نے اپنا سر اٹھایا اور فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہیں کہ جب ان میں کوئی مرد صالح مرجاتا تھا تو یہ اس کی قبر پر مسجد بنالیتے تھے پھر اس صورت کی تصویریں بنالیتے تھے۔ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین مخلوق ہیں۔

عورت کی قبر میں کون اترے؟

محمد بن سنان، فلیح بن سلیمان، ہلال بن علی، انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلعم کی صاحبزادی کے جنازہ میں حاضر تھے اور رسول اللہ صلعم قبر پر بیٹھے ہوئے تھے، میں نے دیکھا کہ آپ کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے تو آپ نے فرمایا تم میں کوئی ایسا شخص ہے جس نے آج رات اپنی بیوی سے صحبت نہ کی ہو؟ ابوطلحہ نے عرض کیا میں ہوں، آپ نے فرمایا کہ اس کی قبر میں تم اترو، چنانچہ ابوطلحہ قبر میں اترے اور انکو قبر میں لٹایا، ابن مبارک

مَنْبُوْذٍ فَاَمَّهُمْ وَصَفُّوْا خَلْفَهٗ. قُلْتُ مَنْ حَدَّثَكَ هٰذَا يَا
اَبَا عَمْرٍو قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا -

۱۲۵۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ
عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
اَنَّ اَسْوَدَ رَجُلًا اَوِ امْرَاَةً كَانَ يَقُمُّ الْمَسْجِدَ فَمَاتَ وَلَمْ
يَعْلَمِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَوْتِهٖ. فَذَكَرَهٗ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ
مَا فَعَلَ ذٰلِكَ الْاِنْسَانُ قَالُوْا مَاتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَفَلَا
اٰذَنْتُمُوْنِيْ فَقَالُوْا اِنَّهٗ كَانَ كَذَا وَكَذَا قِصَّتَهٗ قَالَ فَحَقَرُوْا
شَاْنَهٗ قَالَ فَدُلُّوْنِيْ عَلٰى قَبْرِهٖ فَاَتٰى قَبْرَهٗ فَصَلّٰى عَلَيْهِ

بَاب ۸۵ اَلْمَيِّتُ يَسْمَعُ خَفْقَ النِّعَالِ ؕ

۱۲۵۱ - حَدَّثَنَا عَيَّاشٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا
سَعِيْدٌ قَالَ وَقَالَ لِيْ خَلِيْفَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا
سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَبْدُ اِذَا وُضِعَ فِيْ قَبْرِهٖ وَتُوُلِّيَ
وَذَهَبَ اَصْحَابُهٗ حَتّٰى اِنَّهٗ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ اَتَاهُ
مَلَكَانِ فَاَقْعَدَاهُ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا
الرَّجُلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنَّهٗ
عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ فَيُقَالُ انْظُرْ اِلٰى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ
اَبْدَلَكَ اللّٰهُ بِهٖ مَقْعَدًا مِنَ الْجَنَّةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَرَاهُمَا جَمِيْعًا وَاَمَّا الْكَافِرُ اَوِ الْمُنَافِقُ
فَيَقُوْلُ لَا اَدْرِيْ كُنْتُ اَقُوْلُ مَا يَقُوْلُ النَّاسُ فَيُقَالُ لَا دَرَيْتَ
وَلَا تَلَيْتَ ثُمَّ يُضْرَبُ بِمِطْرَقَةٍ مِنْ حَدِيْدٍ ضَرْبَةً بَيْنَ
اُذُنَيْهِ فَيَصِيْحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهَا مَنْ يَلِيْهِ اِلَّا الثَّقَلَيْنِ

بَاب ۸۶ مَنْ اَحَبَّ الدَّفْنَ فِي الْاَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ اَوْ نَحْوِهَا ؕ

۱۲۵۲ - حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا
مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوٗسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اُرْسِلَ مَلَكُ الْمَوْتِ اِلٰى مُوْسٰى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ
فَلَمَّا جَاءَهٗ صَكَّهٗ فَرَجَعَ اِلٰى رَبِّهٖ فَقَالَ اَرْسَلْتَنِيْ اِلٰى

آپ کے پیچھے نماز پڑھی، میں نے پوچھا کہ اے ابو عمرو تم سے یہ کس شخص نے
بیان کیا، انہوں نے جواب دیا کہ ابن عباسؓ نے بیان کیا۔

محمد بن فضل، حماد بن زید، ثابت، ابو رافع، ابو ہریرہؓ سے روایت
کرتے ہیں کہ ایک سوڈانی مرد یا عورت مسجد میں جھاڑو دیتی تھی، وہ مر گئی
تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی موت کی خبر نہ ہوئی، اس کا ایک دن آپ
نے ذکر کیا اور فرمایا کہ وہ آدمی کہاں گیا، لوگوں نے کہا کہ یا رسول اللہ وہ
مر گیا، آپؐ نے فرمایا کہ مجھے کیوں اطلاع نہ دی، لوگوں نے کہا اس کا فلاں فلاں
واقعہ ہے گویا اس کے مرتبہ کو لوگوں نے حقیر سمجھا، آپؐ نے فرمایا اس کی قبر
مجھے بتلاؤ، چنانچہ آپ اس کی قبر پر آئے اور اس پر نماز پڑھی۔

مُردہ جوتوں کی آواز سنتا ہے

عیاش، عبدالاعلیٰ، سعید، خلیفہ، ابن زریع، سعید، قتادہ، انسؓ
سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ جب اپنی قبر
میں رکھا جاتا ہے اور (اس کو دفن کر کے) پیٹھ پھیر لی جاتی ہے اور اس کے
ساتھی رخصت ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ جوتوں کی آواز کو سنتا ہے تو اس کے
پاس دو فرشتے آتے ہیں اور اس کو بٹھا کر اس سے کہتے ہیں کہ اس شخص یعنی محمد صلی
اللہ علیہ وسلم کے متعلق تو کیا کہتا ہے، تو وہ کہتا ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں
کہ یہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں تو اس سے کہا جاتا ہے کہ اپنے جہنم
کے ٹھکانے کی طرف دیکھ کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے بدلہ میں تجھے جنت کا ٹھکانا
عطا کیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ ان دونوں چیزوں (جنت و جہنم)
کو دیکھے گا اور کافر یا منافق کہے گا کہ میں نہیں جانتا، میں تو وہی کہتا تھا جو
لوگ کہتے تھے، تو کہا جائے گا کہ تو نے نہ جانا اور نہ سمجھا، پھر لوہے کے ہتھوڑے
سے اس کے دونوں کانوں کے درمیان مارا جائے گا تو وہ چیخ مارے گا اور اس
چیخ کو انس و جن کے سوا اس کے آس پاس کی چیزیں سنتی ہیں۔

اس شخص کا بیان جو ارض مقدسہ یا اس کے علاوہ جگہوں میں دفن ہونا پسند کرے

محمود، عبدالرزاق، معمر، ابن طاؤس اپنے والد سے وہ ابو ہریرہؓ سے
روایت کرتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس فرشتہ موت بھیجا گیا، جب
ان کے پاس فرشتہ پہنچا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اسے طمانچہ مارا وہ اپنے پروردگار
کے پاس گیا اور عرض کیا کہ تو نے مجھے ایسے بندے کے پاس بھیجا جو مرنا نہیں چاہتا

حدثنا حسين عن ابن بريدة حدثنا سمرة بن جندب رضي الله عنه قال: صليت وراء النبي صلى الله عليه وسلم على امرأة ماتت في نفاسها فقام عليها وسطها۔

رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ایک عورت کے جنازہ کی نماز پڑھی جو حالت نفاس میں مری تھی تو آپ اس کے وسط میں کھڑے ہوئے۔

باب ۸۴۷ التكبير على الجنازة اربعا

وقال حميد صلى بنا انس رضي الله عنه فكبر ثلاثا ثم سلم فقيل له فاستقبل القبلة ثم كبر الرابعة ثم سلم۔

جنازہ کی چار تکبیروں کا بیان اور حمید نے کہا کہ ہم کو انس رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی تو تین تکبیریں کہیں پھر سلام پھیرا ان سے کہا گیا تو قبلہ کی طرف منہ پھیرا پھر چوتھی تکبیر کہی اور سلام پھیرا۔

۱۲۴۶۔ حدثنا عبد الله بن يوسف اخبرنا مالك عن ابن شهاب عن سعيد بن المسيب عن ابي هريرة رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نعى النجاشي في اليوم الذي مات فيه وخرج بهم الى المصلى فصف بهم وكبر عليه اربع تكبيرات۔

عبد اللہ بن یوسف، مالک، ابن شہاب، سعید بن مسیب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کی موت کی خبر سنائی جس دن نجاشی کا انتقال ہوا اور ان لوگوں کو مصلے کی طرف لے گئے، ان لوگوں کی صفیں قائم کیں اور اس پر چار تکبیریں کہیں۔

۱۲۴۷۔ حدثنا محمد بن سنان حدثنا سليم بن حيان حدثنا سعيد بن ميناء عن جابر رضي الله عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم صلى على اصحمة النجاشي فكبر اربعا. وقال يزيد بن هارون وعبد الصمد عن سليم اصحمة وتابعه عبد الصمد۔

محمد بن سنان، سلیم بن حیان، سعید بن میناء، جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحمہ نجاشی پر نماز پڑھی تو چار تکبیریں کہیں اور یزید بن ہارون نے اور عبد الصمد نے سلیم سے صرف اصحمہ کا لفظ روایت کیا ہے اور عبد الصمد نے اس کے متابع حدیث روایت کی ہے۔

باب ۸۴۸ قراءة فاتحة الكتاب على الجنازة

وقال الحسن يقرأ على الطفل بفاتحة الكتاب ويقول اللهم اجعله لنا فرطا وسلفا واجرا۔

جنازہ پر سورۂ فاتحہ پڑھنے کا بیان اور حسن نے کہا کہ بچہ پر سورہ فاتحہ پڑھے اور کہے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّسَلَفًا وَّاَجْرًا۔

۱۲۴۸۔ حدثنا محمد بن بشار حدثنا غندر حدثنا شعبة عن سعد عن طلحة قال صليت خلف ابن عباس رضي الله عنهما ح حدثنا محمد بن كثير اخبرنا سفيان عن سعد بن ابراهيم عن طلحة بن عبد الله بن عوف قال صليت خلف ابن عباس رضي الله عنهما على جنازة فقرأ بفاتحة الكتاب قال ليعلموا انها سنة۔

محمد بن بشار، غندر، شعبہ، سعد، طلحہ سے روایت کرتے ہیں، طلحہ نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی (دوسری سند) محمد بن کثیر، سفیان، سعد بن ابراہیم، طلحہ بن عبد اللہ بن عوف سے روایت کرتے ہیں، طلحہ نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پیچھے ایک جنازہ پر نماز پڑھی اور انہوں نے سورہ فاتحہ پڑھی اور کہا کہ لوگ جان لیں کہ یہ سنت ہے۔

باب ۸۴۹ الصلاة على القبر بعد ما يدفن

۱۲۴۹۔ حدثنا حجاج بن منهال حدثنا شعبة قال حدثني سليمان الشيباني قال سمعت الشعبي قال اخبرني من مر مع النبي صلى الله عليه وسلم على قبر

دفن کئے جانے کے بعد قبر پر نماز پڑھنے کا بیان۔

حجاج بن منہال، شعبہ، سلیمان شیبانی، شعبی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ مجھ سے اس شخص نے بیان کیا جو نبی صلعم کے ساتھ ایک منبوذ (گرا پڑا) بچہ کی قبر کے پاس سے گذرا تھا آپ نے لوگوں کی امامت کی اور لوگوں نے

عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: نَعَى لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّجَاشِيَّ صَاحِبَ الْحَبَشَةِ يَوْمَ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَقَالَ اسْتَغْفِرُوا لِأَخِيكُمْ: وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفَّ بِهِمْ بِالْمُصَلَّى فَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا.

۱۲۴۲ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ الْيَهُودَ جَاءُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ مِنْهُمْ وَامْرَأَةٍ زَنَيَا فَأَمَرَ بِهِمَا فَرُجِمَا قَرِيبًا مِنْ مَوْضِعِ الْجَنَائِزِ عِنْدَ الْمَسْجِدِ.

باب ۸۴۴ مَا يُكْرَهُ مِنِ اتِّخَاذِ الْمَسَاجِدِ عَلَى الْقُبُورِ

وَلَمَّا مَاتَ الْحَسَنُ ابْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ ضَرَبَتِ امْرَأَتُهُ الْقُبَّةَ عَلَى قَبْرِهِ سَنَةً ثُمَّ رُفِعَتْ فَسَمِعُوا صَائِحًا يَقُولُ: أَلَا هَلْ وَجَدُوا مَا فَقَدُوا فَأَجَابَهُ آخَرُ بَلْ يَئِسُوا فَانْقَلَبُوا.

۱۲۴۳ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ عَنْ هِلَالٍ هُوَ الْوَزَّانُ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسْجِدًا قَالَتْ وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَأَبْرَزُوا قَبْرَهُ غَيْرَ أَنِّي أَخْشَى أَنْ يُتَّخَذَ مَسْجِدًا.

باب ۸۴۵ الصَّلٰوةُ عَلَى النُّفَسَاءِ إِذَا مَاتَتْ فِي نِفَاسِهَا

۱۲۴۴ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى امْرَأَةٍ مَاتَتْ فِي نِفَاسِهَا فَقَامَ عَلَيْهَا وَسَطَهَا.

باب ۸۴۶ أَيْنَ يَقُومُ مِنَ الْمَرْأَةِ وَالرَّجُلِ

۱۲۴۵ - حَدَّثَنَا عِمْرَانُ ابْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ

دونوں حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم لوگوں کو شاہ حبش نجاشی کی موت کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنائی جس دن نجاشی کا انتقال ہوا، آپ نے فرمایا کہ تم اپنے بھائی کیلئے دعاء مغفرت کرو اور ابن شہاب سے روایت ہے کہ مجھ سے سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہؓ کا یہ قول بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مصلی میں ان کی صفیں قائم کیں اور چار تکبیریں کہیں۔

ابراہیم بن منذر، ابوضمرہ، موسیٰ بن عقبہ، نافع، عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ یہود نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک یہودی مرد اور عورت کو لیکر آئے جنہوں نے زنا کیا تھا، آپ نے ان دونوں کے رجم کرنے کا حکم دیا تو مسجد کے پاس نماز جنازہ پڑھنے کی جگہ کے قریب ان دونوں کو سنگسار کیا گیا۔

قبروں پر مسجدیں بنانے کی کراہت کا بیان اور جب حسن بن حسن بن علی نے انتقال کیا تو انکی بیوی انکی قبر پر ایک سال تک ایک خیمہ نصب کئے رہیں پھر خیمہ اٹھا کر چلی گئیں تو لوگوں نے ایک آواز دینے والے کو کہتے ہوئے سنا کہ کیا ان لوگوں نے جو چیز گم کی تھی اسے پا لیا تو دوسرے نے جواب دیا بلکہ مایوس ہو کر واپس لوٹے۔

عبیداللہ بن موسیٰ، شیبان، ہلال یعنی وزان، عروہ، عائشہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپ نے جس مرض میں وفات پائی اس میں فرمایا کہ اللہ یہود و نصاریٰ پر لعنت کرے کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجد بنا لیا، حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ اگر ایسا نہ ہوتا تو آپ کی قبر ظاہر کر دی جاتی، مگر مجھے ڈر ہے کہ کہیں مسجد نہ بنا لی جائے۔

نفاس والی عورت پر نماز پڑھنے کا بیان جبکہ وہ حالت نفاس میں مر جائے۔

مسدد، یزید بن زریع، حسین، عبداللہ بن بریدہ، سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، سمرہؓ نے بیان کیا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے اس عورت پر نماز پڑھی جو نفاس کی حالت میں مری تھی، آپ اس کے وسط میں کھڑے ہوئے۔

عورت اور مرد کے جنازے میں کہاں کھڑا ہو۔

عمران بن میسرہ، عبدالوارث، حسین، ابن بریدہ، سمرہ بن جندب

يا أبا عمرو من حدثك قال ابن عباس رضي الله عنهما.

کہ اے ابوعمرو تم سے کس نے بیان کیا، جواب دیا کہ ابن عباسؓ نے۔

باب ٨٤٠ فضل اتباع الجنائز وقال زيد بن ثابت رضي الله عنه إذا صليت فقد قضيت الذي عليك وقال حميد بن هلال ما علمنا على الجنازة إذنا ولكن من صلى ثم رجع فله قيراط.

جنازے کے پیچھے چلنے کی فضیلت کا بیان اور زید بن ثابتؓ نے کہا کہ جب تو نے نماز پڑھ لی تو تو نے پوری کر لی وہ چیز جو تجھ پر واجب ہے اور حمید بن ہلال نے کہا کہ ہم جنازہ سے واپسی کیلئے اجازت کی ضرورت نہیں سمجھتے تھے لیکن جس نے نماز پڑھی پھر واپس ہو تو اس کیلئے ایک قیراط ہے

١٢٣٨ حدثنا أبو النعمان حدثنا جرير بن حازم قال سمعت نافعا يقول حدث ابن عمر أن أبا هريرة رضي الله عنهم يقول من تبع جنازة فله قيراط فقال أكثر أبو هريرة علينا فصدقت يعني عائشة أبا هريرة وقالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقوله فقال ابن عمر رضي الله عنهما لقد فرطنا في قراريط كثيرة. فرطت ضيعت من أمر الله.

ابوالنعمان، جریر بن حازم، نافع، ابن عمرؓ، ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ جو شخص جنازے کے ساتھ جائے تو اس کے لئے ایک قیراط ہے، ابن عمرؓ نے کہا کہ ابوہریرہؓ بہت زیادہ روایتیں بیان کرتے ہیں، حضرت عائشہؓ نے ابوہریرہؓ کی تصدیق کی اور کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے، ابن عمرؓ نے کہا کہ ہم نے بہت سے قیراطوں میں کوتاہی کی یعنی اللہ کے حکم کو ضائع کیا۔

باب ٨٤١ من انتظر حتى يدفن.

دفن کئے جانے تک انتظار کرنے کا بیان:۔

١٢٣٩ حدثنا عبد الله بن مسلمة قال قرأت على ابن أبي ذئب عن سعيد بن أبي سعيد المقبري عن أبيه أنه سأل أبا هريرة رضي الله عنه فقال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم ح حدثنا أحمد بن شبيب بن سعيد قال حدثني أبي حدثنا يونس قال ابن شهاب وحدثني عبد الرحمن الأعرج أن أبا هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من شهد الجنازة حتى يصلي فله قيراط ومن شهد حتى يدفن كان له قيراطان قيل وما القيراطان قال مثل الجبلين العظيمين.

عبداللہ بن مسلمہ، ابن ابی ذئب، سعید بن ابوسعید مقبری اپنے والد ابوسعید مقبری سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ابوہریرہؓ سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، دوسری سند احمد بن شبیب بن سعید، شبیب بن سعید، یونس، ابن شہاب عبدالرحمن، اعرج، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جنازے میں شریک ہو یہاں تک کہ نماز پڑھ لے تو اس کے لئے ایک قیراط ہے اور دفن کئے جانے تک حاضر رہے تو اس کے لئے دو قیراط ہیں، پوچھا گیا کہ دو قیراط کیا ہیں، کہا دو بڑے پہاڑوں کی طرح ہیں۔

باب ٨٤٢ صلاة الصبيان مع الناس على الجنائز

جنازے پر لوگوں کے ساتھ بچوں کے نماز پڑھنے کا بیان:۔

١٢٤٠ حدثنا يعقوب بن إبراهيم حدثنا يحيى بن أبي بكير حدثنا زائدة حدثنا أبو إسحاق الشيباني عن عامر عن ابن عباس رضي الله عنهما قال أتى رسول الله صلى الله عليه وسلم قبرا فقالوا هذا دفن أو دفنت البارحة قال ابن عباس رضي الله عنهما فصففنا خلفه ثم صلى عليها.

یعقوب بن ابراہیم، یحیی بن ابی بکیر، زائدہ، ابواسحاق شیبانی، عامر ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک قبر کے پاس آئے تو لوگوں نے کہا کہ یہ گذشتہ رات میں دفن کیا گیا ہے یا دفن کی گئی ہے ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ ہم نے آپ کے پیچھے صفیں قائم کیں پھر آپ نے اس پر نماز پڑھی۔

باب ٨٤٣ الصلاة على الجنائز بالمصلى والمسجد

مصلی اور مسجد میں جنازے پر نماز پڑھنے کا بیان:۔

١٢٤١ حدثنا يحيى بن بكير حدثنا الليث عن

یحیی بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، سعید بن مسیب و ابوسلمہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ تُوُفِّيَ الْيَوْمَ رَجُلٌ صَالِحٌ مِّنَ الْحَبَشِ فَهَلُمَّ فَصَلُّوْا عَلَيْهِ قَالَ فَصَفَفْنَا فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ صُفُوْفٌ قَالَ اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ كُنْتُ فِي الصَّفِّ الثَّانِي۔

صالح فوت ہو گیا ہے، اس لئے آؤ اور اس پر نماز پڑھو، ہم لوگوں نے صفیں قائم کیں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر نماز پڑھی اور ہم لوگ صف بستہ تھے ابو الزبیر نے جابرؓ سے روایت کیا کہ میں دوسری صف میں تھا۔

باب ۸۳۸ صُفُوْفِ الصِّبْيَانِ مَعَ الرِّجَالِ عَلَى الْجَنَائِزِ

جنازہ میں مردوں کے ساتھ بچوں کے صف قائم کرنے کا بیان

١٢٣٦ - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَامِرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِقَبْرٍ قَدْ دُفِنَ لَيْلًا فَقَالَ مَتٰى دُفِنَ هٰذَا قَالُوا الْبَارِحَةَ قَالَ اَفَلَا اٰذَنْتُمُوْنِيْ قَالُوْا دَفَنَّاهُ فِيْ ظُلْمَةِ اللَّيْلِ فَكَرِهْنَا اَنْ نُّوْقِظَكَ فَقَامَ فَصَفَفْنَا خَلْفَهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَّاَنَا فِيْهِمْ فَصَلّٰى عَلَيْهِ۔

موسیٰ بن اسمٰعیل، عبدالواحد، شیبانی، عامر، ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک قبر کے پاس سے گذرے جو رات کو دفن کیا گیا تھا آپؐ نے فرمایا یہ کب دفن کیا گیا، لوگوں نے کہا کل کی رات، آپؐ نے فرمایا پھر مجھے اطلاع کیوں نہ دی، لوگوں نے کہا ہم نے اسے رات کی تاریکی میں دفن کیا اس لئے ہم نے آپ کو جگانا ناپسند کیا، آپؐ کھڑے ہوئے تو ہم نے آپؐ کے پیچھے صفیں قائم کیں، ابن عباسؓ نے بیان کیا میں بھی انہی میں تھا، چنانچہ آپؐ نے اس پر نماز پڑھی۔

باب ۸۳۹ سُنَّةِ الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَائِزِ

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى عَلَى الْجَنَازَةِ وَقَالَ صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ۔ وَقَالَ صَلُّوْا عَلَى النَّجَاشِيِّ سَمَّاهَا صَلٰوةً لَيْسَ فِيْهَا رُكُوْعٌ وَّلَا سُجُوْدٌ وَّلَا يُتَكَلَّمُ فِيْهَا وَفِيْهَا تَكْبِيْرٌ وَّتَسْلِيْمٌ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يُصَلِّيْ اِلَّا طَاهِرًا وَّلَا يُصَلِّيْ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوْبِهَا وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ وَقَالَ الْحَسَنُ اَدْرَكْتُ النَّاسَ وَاَحَقُّهُمْ عَلٰى جَنَائِزِهِمْ مَنْ رَضُوْهُمْ لِفَرَائِضِهِمْ وَاِذَا اَحْدَثَ يَوْمَ الْعِيْدِ اَوْ عِنْدَ الْجَنَازَةِ يَطْلُبُ الْمَاءَ وَلَا يَتَيَمَّمُ وَاِذَا انْتَهٰى اِلَى الْجَنَازَةِ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ يَدْخُلُ مَعَهُمْ بِتَكْبِيْرَةٍ وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ يُكَبِّرُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالسَّفَرِ وَالْحَضَرِ اَرْبَعًا۔ وَقَالَ اَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ تَكْبِيْرَةُ الْوَاحِدَةِ اسْتِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تُصَلِّ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَفِيْهِ صُفُوْفٌ وَّاِمَامٌ۔

جنازہ پر نماز کے طریقہ کا بیان اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جنازہ پر نماز پڑھی اور فرمایا کہ اپنے ساتھی پر نماز پڑھو اور فرمایا نجاشی پر نماز پڑھو اور اسے صلوٰۃ کہا حالانکہ نہ اس میں رکوع ہے اور نہ سجدہ اور نہ اس میں گفتگو کی جاتی ہے اور اس میں تکبیر اور سلام ہے اور ابن عمر طہارت ہی کی حالت میں نماز پڑھتے تھے، آفتاب کے طلوع اور غروب کے وقت نماز نہ پڑھتے تھے اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے تھے حسن بصری نے کہا میں نے لوگوں کو (دیکھتے ہوئے) پایا کہ جنازہ پڑھانے کا مستحق وہ شخص ہے جس کو لوگ فرض نماز میں امام بنانا پسند کریں اور جب عید کے دن یا جنازہ کے وقت بے وضو ہو جائے تو پانی مانگے تیمم نہ کرے اور جب جنازہ کے پاس اس حال میں پہنچے کہ لوگ نماز پڑھ رہے ہوں تو نماز میں انکے ساتھ تکبیر کہہ کر شریک ہو جائے اور ابن مسیب نے کہا کہ رات، دن، اور سفر حضر میں چار تکبیریں کہے اور انسؓ نے کہا کہ پہلی تکبیر نماز کے شروع کرنے کیلئے ہے اور اللہ تعالیٰ کا قول ہے، کہ ان (منافقوں) میں سے کوئی مرجائے تو اس پر کبھی نماز نہ پڑھو اور اس میں صفیں ہوتی ہیں اور امام ہوتا ہے۔

١٢٣٧ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَنْ مَّرَّ مَعَ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَبْرٍ مَّنْبُوْذٍ فَاَمَّنَا فَصَفَفْنَا خَلْفَهُ فَصَلَّيْنَا فَقُلْنَا

سلیمان بن حرب، شعبہ، شیبانی، شعبی سے روایت کرتے ہیں، شعبی نے بیان کیا کہ مجھے اس شخص نے بتایا جو تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک منبوذ کی قبر کے پاس سے گذرا تھا کہ آپؐ نے ہماری امامت کی اور ہم نے آپؐ کے پیچھے صفیں قائم کیں، ہم نے کہا

وَاِنْ تَكُ سِوٰى ذٰلِكَ فَشَرٌّ تَضَعُوْنَهٗ عَنْ رِقَابِكُمْ۔

باب ۸۳۵ قَوْلِ الْمَيِّتِ وَهُوَ عَلَى الْجَنَازَةِ قَدِّمُوْنِيْ ؎

۱۲۳۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ فَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلٰى اَعْنَاقِهِمْ فَاِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ قَدِّمُوْنِيْ وَاِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ لِاَهْلِهَا يَا وَيْلَهَا اَيْنَ تَذْهَبُوْنَ بِهَا يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَيْءٍ اِلَّا الْاِنْسَانَ وَلَوْ سَمِعَ الْاِنْسَانُ لَصَعِقَ۔

باب ۸۳۶ مَنْ صَفَّ صَفَّيْنِ اَوْ ثَلَاثَةً عَلَى الْجَنَازَةِ خَلْفَ الْاِمَامِ ؎

۱۲۳۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ اَبِيْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى عَلَى النَّجَاشِيِّ فَكُنْتُ فِي الصَّفِّ الثَّانِيْ اَوِ الثَّالِثِ۔

باب ۸۳۷ الصُّفُوْفِ عَلَى الْجَنَازَةِ ؎

۱۲۳۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اَصْحَابِهِ النَّجَاشِيَّ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَصَفُّوْا خَلْفَهٗ فَكَبَّرَ اَرْبَعًا۔

۱۲۳۴۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَنْ شَهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتٰى عَلٰى قَبْرٍ مَنْبُوْذٍ فَصَفَّهُمْ وَكَبَّرَ اَرْبَعًا قُلْتُ مَنْ حَدَّثَكَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا۔

۱۲۳۵۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ اَخْبَرَهُمْ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ

گردنوں سے اتار دیتے ہو۔

میت کا جب وہ جنازے پر ہو یہ کہنے کا بیان کہ مجھے جلد لے چلو ؎

عبداللہ بن یوسف، لیث، سعید اپنے والد سے وہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جب جنازہ رکھ دیا جاتا ہے اور لوگ اس کو اپنی گردنوں پر اٹھاتے ہیں، اگر وہ نیکوکار ہوتا ہے تو کہتا ہے مجھے جلد لے چلو اور اگر نیک کار نہیں ہوتا ہے تو اپنے گھر والوں سے کہتا ہے کہ افسوس! تم مجھے کہاں لے جا رہے ہو، اس کی آواز کو انسان کے سوا تمام چیزیں سنتی ہیں، اگر آدمی اس کو سن لے تو بے ہوش ہو جائے۔

امام کے پیچھے جنازہ پر دو یا تین صفیں بنانے کا بیان ؎

مسدد، ابوعوانہ، قتادہ، عطاء، جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی پر نماز (غائبانہ) پڑھی تو میں دوسری یا تیسری صف میں تھا۔

جنازہ کے لیے صفوں کا بیان ؎

مسدد، یزید بن زریع، معمر، زہری، سعید، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھیوں کو نجاشی کی موت کی خبر سنائی، پھر آگے بڑھے تو لوگوں نے آپ کے پیچھے صف بنائی، آپ نے چار تکبیریں کہیں۔

مسلم، شعبہ، شیبانی، شعبی سے روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے ایک شخص نے بیان کیا جس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا کہ آپ نے ایک منبوذ (گرا پڑا بچہ) کی قبر کے پاس صفیں قائم کیں اور چار تکبیریں کہیں، میں نے کہا تم سے کس نے بیان کیا، انہوں نے جواب دیا ابن عباسؓ نے۔

ابراہیم بن موسیٰ، ہشام بن یوسف، ابن جریج، عطاء، جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، آج حبش کا ایک مرد

صلى الله عليه وسلم وقمنا به فقلنا يا رسول الله إنها جنازة يهودي قال إذا رأيتم الجنازة فقوموا.

ہوئے ہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ تو ایک یہودی کا جنازہ ہے آپ نے فرمایا جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ۔

۱۲۲۸۔ حدثنا آدم حدثنا شعبة حدثنا عمرو بن مرة قال سمعت عبد الرحمن بن أبي ليلى قال كان سهل بن حنيف وقيس بن سعد قاعدين بالقادسية فمروا عليهما بجنازة فقاما فقيل لهما إنها من أهل الأرض أي من أهل الذمة فقالا إن النبي صلى الله عليه وسلم مرت به جنازة فقام فقيل له إنها جنازة يهودي فقال أليست نفسا. وقال أبو حمزة عن الأعمش عن عمرو عن ابن أبي ليلى قال كنت مع قيس وسهل رضي الله عنهما فقالا كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم وقال زكريا عن الشعبي عن ابن أبي ليلى كان أبو مسعود وقيس يقومان للجنازة.

آدم، شعبہ، عمرو بن مرہ، عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ سہل بن حنیف اور قیس بن سعد قادسیہ میں بیٹھے ہوئے تھے تو ان دونوں کے پاس سے ایک جنازہ گذرا تو دونوں کھڑے ہو گئے، ان سے کہا گیا کہ یہ زمین والوں یعنی ذمیوں میں سے ہے تو ان دونوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گذرا آپ کھڑے ہو گئے تو آپ سے کہا گیا کہ یہ یہودی کا جنازہ ہے آپ نے فرمایا کہ کیا اس کی جان نہیں تھی، ابوحمزہ نے اعمش، ابوعمرو ابن ابی لیلیٰ سے روایت کیا کہ میں قیس اور سہیل کے ساتھ تھا، ان دونوں نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور زکریا نے شعبی سے انہوں نے ابن ابی لیلیٰ سے روایت کیا کہ ابو مسعود اور قیس جنازہ کے لئے کھڑے ہو جاتے تھے۔

باب ۸۳۳ حمل الرجال الجنازة دون النساء.

جنازہ عورتوں کو نہیں بلکہ مردوں کو اٹھانا چاہیے۔

۱۲۲۹۔ حدثنا عبد العزيز بن عبد الله حدثنا الليث عن سعيد المقبري عن أبيه أنه سمع أبا سعيد الخدري رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إذا وضعت الجنازة واحتملها الرجال على أعناقهم فإن كانت صالحة قالت قدموني وإن كانت غير صالحة قالت يا ويلها أين تذهبون بها يسمع صوتها كل شيء إلا الإنسان ولو سمعه صعق.

عبدالعزیز بن عبداللہ، لیث، سعید مقبری اپنے والد سے وہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب جنازہ رکھا جاتا ہے اور مرد اسے اپنے کندھوں پر اٹھاتے ہیں اگر وہ صالح ہوتا ہے تو کہتا ہے مجھے جلد لے چلو اور اگر غیر صالح (برا) ہوتا ہے تو کہتا ہے کہ افسوس تم مجھے کہاں لے جا رہے ہو، اس کی آواز آدمیوں کے سوا تمام چیزیں سنتی ہیں اگر آدمی اس کو سن لے تو بے ہوش ہو جائے۔

باب ۸۳۴ السرعة بالجنازة وقال أنس رضي الله عنه أنتم مشيعون وامش بين يديها وخلفها وعن يمينها وعن شمالها وقال غيره قريبا منها.

جنازہ میں جلدی کرنے کا بیان، انس نے کہا تم جنازہ کے ساتھ چل رہے ہو، تم اس کے آگے اس کے پیچھے اور اس کے دائیں اور بائیں بھی چلو اور ان کے علاوہ دوسروں نے بھی اس کے قریب قریب بیان کیا۔

۱۲۳۰۔ حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفيان قال حفظناه من الزهري عن سعيد بن المسيب عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال أسرعوا بالجنازة فإن تك صالحة فخير تقدمونها

علی بن عبداللہ، سفیان، زہری، سعید بن مسیب، ابوہریرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا جنازہ لے جانے میں جلدی کرو اگر وہ نیکوکار ہے تو بہتر چیز ہے جسے تم آگے بڑھا رہے ہو اور اگر وہ اس کے سوا ہے تو ایک بری چیز ہے جسے تم اپنی

۱۲۲۳ - حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفيان حدثنا الزهري عن سالم عن أبيه عن عامر بن ربيعة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا رأيتم الجنازة فقوموا حتى تخلفكم قال سفيان قال الزهري أخبرني سالم عن أبيه قال أخبرنا عامر بن ربيعة عن النبي صلى الله عليه وسلم زاد الحميدي حتى تخلفكم أو توضع.

علی بن عبداللہ، سفیان، زہری، سالم اپنے والد سے اور وہ عامر بن ربیعہ سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ یہاں تک کہ تم کو پیچھے چھوڑ دے، سفیان نے کہا کہ زہری نے بہ سند سالم، سالم کے والد، عامر بن ربیعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا اور حمیدی نے اتنا زیادہ کیا کہ یہاں تک کہ تمہیں پیچھے چھوڑ دے یا جنازہ رکھدیا جائے۔

باب ۸۳۰ متى يقعد إذا قام للجنازة

جب جنازہ دیکھکر کھڑا ہو کب بیٹھے

۱۲۲۴ - حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا الليث عن نافع عن ابن عمر رضي الله عنهما عن عامر بن ربيعة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا رأى أحدكم جنازة فإن لم يكن ماشيا معها فليقم حتى يخلفها أو تخلفه أو توضع من قبل أن تخلفه.

قتیبہ بن سعید، لیث، نافع، ابن عمرؓ، عامر بن ربیعہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص جنازہ دیکھے اگر اس کے ساتھ نہ جانے والا ہو تو کھڑا ہو جائے، یہاں تک کہ وہ جنازہ اس سے آگے بڑھ جائے یا اس سے پہلے کہ وہ آگے بڑھے یا رکھدیا جائے۔

۱۲۲۶ - حدثنا مسلم يعني ابن إبراهيم حدثنا هشام حدثنا يحيى عن أبي سلمة عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا رأيتم الجنازة فقوموا فمن تبعها فلا يقعد حتى توضع

مسلم بن ابراہیم، ہشام، یحییٰ، ابوسلمہ ابوسعید خدریؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ جب تم جنازہ کو دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ اور جو شخص جنازہ کے ساتھ جائے وہ اس وقت تک نہ بیٹھے جب تک کہ جنازہ نہ رکھدیا جائے۔

باب ۸۳۱ من تبع جنازة فلا يقعد حتى توضع عن مناكب الرجال فإن قعد أمر بالقيام

جو شخص جنازے کے ساتھ جائے تو جب تک جنازہ لوگوں کے کاندھوں سے نہ اتارا جائے نہ بیٹھے اور اگر بیٹھ جائے تو اسے کھڑا ہونے کا حکم دیا جائے

۱۲۲۵ - حدثنا أحمد بن يونس حدثنا ابن أبي ذئب عن سعيد المقبري عن أبيه قال كنا في جنازة فأخذ أبو هريرة رضي الله عنه بيد مروان فجلسا قبل أن توضع فجاء أبو سعيد رضي الله عنه فأخذ بيد مروان فقال قم فوالله لقد علم هذا أن النبي صلى الله عليه وسلم نهانا عن ذلك فقال أبو هريرة صدق

احمد بن یونس، ابن ابی ذئب، سعید مقبری اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ہم ایک جنازے میں تھے تو حضرت ابو ہریرہؓ نے مروان کا ہاتھ پکڑا اور دونوں جنازہ رکھے جانے سے پہلے بیٹھ گئے تو ابو سعید آئے اور مروان کا ہاتھ پکڑا اور کہا کہ کھڑا ہو جا، بخدا اسے معلوم ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس سے منع فرمایا ہے حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا کہ انہوں نے سچ کہا۔

باب ۸۳۲ من قام لجنازة يهودي

یہودی کے جنازہ کیلئے کھڑے ہونے کا بیان

۱۲۲۷ - حدثنا معاذ بن فضالة حدثنا هشام عن يحيى عن عبيد الله بن مقسم عن جابر بن عبد الله رضي الله عنهما قال مر بنا جنازة فقام لها النبي

معاذ بن فضالہ، ہشام، یحییٰ، عبداللہ بن مقسم، جابر بن عبداللہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہمارے پاس سے ایک جنازہ گذرا اس کے لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے تو ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے

اللّٰهُ عَنْهُمْ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ فَوَجَدَهُ فِي غَاشِيَةِ أَهْلِهِ فَقَالَ قَدْ قَضَى قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَبَكَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَأَى الْقَوْمُ بُكَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكَوْا فَقَالَ أَلَا تَسْمَعُونَ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ وَلَا بِحُزْنِ الْقَلْبِ وَلٰكِنْ يُعَذِّبُ بِهٰذَا وَأَشَارَ إِلَى لِسَانِهِ أَوْ يَرْحَمُ وَإِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ وَكَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَضْرِبُ فِيهِ بِالْعَصَا وَيَرْمِي بِالْحِجَارَةِ وَيَحْثِي بِالتُّرَابِ۔

بَابُ ۸۲۸ مَا يُنْهَى عَنِ النَّوْحِ وَالْبُكَاءِ وَالزَّجْرِ عَنْ ذٰلِكَ۔

۱۲۲۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَوْشَبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَتْنِي عَمْرَةُ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَقُولُ لَمَّا جَاءَ قَتْلُ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَجَعْفَرٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَوَاحَةَ جَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرَفُ فِيهِ الْحُزْنُ وَأَنَا أَطَّلِعُ مِنْ شَقِّ الْبَابِ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ وَذَكَرَ بُكَاءَهُنَّ فَأَمَرَهُ أَنْ يَنْهَاهُنَّ فَذَهَبَ الرَّجُلُ ثُمَّ أَتَى فَقَالَ قَدْ نَهَيْتُهُنَّ وَذَكَرَ أَنَّهُنَّ لَمْ يُطِعْنَهُ فَأَمَرَهُ الثَّانِيَةَ أَنْ يَنْهَاهُنَّ فَذَهَبَ ثُمَّ أَتَاهُ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَقَدْ غَلَبْنَنِي أَوْ غَلَبْنَنَا الشَّكُّ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَوْشَبٍ فَزَعَمَتْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاحْثُ فِي أَفْوَاهِهِنَّ التُّرَابَ فَقُلْتُ أَرْغَمَ اللّٰهُ أَنْفَكَ فَوَاللّٰهِ مَا أَنْتَ بِفَاعِلٍ وَمَا تَرَكْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَنَاءِ۔

۱۲۲۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ أَخَذَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْبَيْعَةِ أَنْ لَا نَنُوحَ فَمَا وَفَتْ مِنَّا امْرَأَةٌ غَيْرَ خَمْسِ نِسْوَةٍ أُمُّ سُلَيْمٍ وَأُمُّ الْعَلَاءِ وَابْنَةُ أَبِي سَبْرَةَ امْرَأَةُ مُعَاذٍ وَامْرَأَتَانِ أَوِ ابْنَةُ أَبِي سَبْرَةَ وَامْرَأَةُ مُعَاذٍ وَامْرَأَةٌ أُخْرَى۔

بَابُ ۸۲۹ الْقِيَامِ لِلْجَنَازَةِ۔

انتقال کر گئے تو لوگوں نے بتایا نہیں یا رسول اللہ! تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم روئے، جب لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو روتے دیکھا تو یہ بھی رونے لگے، آپ نے فرمایا کیا تم نہیں سنتے ہو کہ اللہ تعالیٰ آنسو بہانے اور دل کے غمگین ہونے سے عذاب نہیں کرتا بلکہ اس کی وجہ سے عذاب کرتا ہے (اور اپنی زبان کی طرف اشارہ کیا) یا رحم کرتا ہے، اور میت پر اس کے گھر والوں کے رونے کے سبب سے عذاب ہوتا ہے اور عمرؓ اس صورت میں ڈنڈے سے یا پتھر پھینک کر مارتے تھے اور منہ میں خاک ڈال دیتے تھے۔

نوحہ اور رونے کی ممانعت اور اس سے روکنے کا بیان۔

محمد بن عبداللہ بن حوشب، عبدالوہاب، یحییٰ بن سعید، عمرہ، عائشہؓ سے روایت کرتی ہیں کہ جب زید بن حارثہؓ جعفرؓ اور عبداللہ بن رواحہؓ کی شہادت کی خبر پہنچی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے اور آپ کے چہرہ سے غم کا اثر ظاہر ہو رہا تھا اور میں دروازے کے سوراخ سے دیکھ رہی تھی ایک شخص آیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ جعفرؓ کی عورتیں رو رہی ہیں آپ نے اس کو حکم دیا کہ ان عورتوں کو جا کر منع کرے تو وہ آدمی گیا اور پھر واپس ہوا اور کہا کہ میں نے ان عورتوں کو منع کیا اور بیان کیا کہ عورتوں نے نہیں مانا، آپ نے دوسری بار پھر انہیں منع کرنے کا حکم دیا، وہ گیا، اور پھر آیا اور کہا کہ بخدا وہ عورتیں مجھ پر غالب ہو گئیں یا یہ کہا کہ ہم لوگوں پر غالب آگئیں، (محمد بن حوشب کو شک ہوا) عائشہؓ نے کہا آپ نے فرمایا کہ ان کے منہ میں مٹی ڈال دو (عائشہؓ) نے کہا کہ اللہ تیری ناک خاک آلود کرے، بخدا تو نہیں کرنے والا ہے (اس کا جو آپ نے حکم دیا ہے) اور تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کوئی مشقت نہیں چھوڑی۔

عبداللہ بن عبدالوہاب، حماد بن زید، ایوب، محمد، ام عطیہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے بیعت کے وقت عہد لیا کہ ہم نوحہ نہ کریں گے، ہم میں سے پانچ عورتوں کے سوا کسی نے اس عہد کو پورا نہ کیا، ام سلیمؓ، ام علاءؓ، بنت ابی سبرہؓ (معاذ کی بیوی) اور دو عورتیں اور، یا یہ کہا کہ سبرہ کی بیٹی اور معاذ کی بیوی اور ایک دوسری عورت (راوی کو شک ہے)۔

جنازہ کے لئے کھڑے ہونے کا بیان۔

اجعون اولئك عليهم صلوات من ربهم ورحمة واولئك هم المهتدون وقوله تعالى واستعينوا بالصبر والصلوة وانها لكبيرة الا على الخاشعين ٭

١٢١ - حدثنا محمد بن بشار حدثنا غندر حدثنا شعبة عن ثابت قال سمعت انسا رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الصبر عند الصدمة الاولى ۔

باب ٨٢٦ قول النبي صلى الله عليه وسلم انا بك لمحزونون

وقال ابن عمر رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم تدمع العين ويحزن القلب ٭

١٢١ - حدثنا الحسن بن عبد العزيز حدثنا يحيى بن حسان حدثنا قريش هو ابن حيان عن ثابت عن انس بن مالك رضي الله عنه قال دخلنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم على ابي سيف القين وكان ظئرا لابراهيم عليه السلام فاخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم ابراهيم فقبله وشمه ثم دخلنا عليه بعد ذلك وابراهيم يجود بنفسه فجعلت عينا رسول الله صلى الله عليه وسلم تذرفان فقال له عبد الرحمن بن عوف رضي الله عنه وانت يا رسول الله فقال يا ابن عوف انها رحمة ثم اتبعها باخرى فقال صلى الله عليه وسلم ان العين تدمع والقلب يحزن ولا نقول الا ما يرضى ربنا وانا بفراقك يا ابراهيم لمحزونون رواه موسى عن سليمان بن المغيرة عن ثابت عن انس رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم ۔

باب ٨٢٧ البكاء عند المريض ٭

١٢٢ - حدثنا اصبغ عن ابن وهب قال اخبرني عمرو عن سعيد بن الحارث الانصاري عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما قال اشتكى سعد بن عبادة شكوى له فاتاه النبي صلى الله عليه وسلم يعوده مع عبد الرحمن بن عوف وسعد بن ابي وقاص وعبد الله بن مسعود رضي

رب کی طرف سے رحمتیں اور مہربانیاں ہوتی ہیں اور یہی لوگ ہدایت پانے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ صبر اور نماز کے ذریعہ مدد چاہو، بیشک یہ بار ہے مگر ان لوگوں پر جو اللہ سے ڈرتے ہیں (بار نہیں) ٭

محمد بن بشار، غندر، شعبہ، ثابت سے روایت کرتے ہیں ثابت نے بیان کیا کہ میں نے حضرت انسؓ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے سنا آپ نے فرمایا صبر وہ معتبر ہے جو صدمہ کے شروع میں ہو ٭

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا کہ ہم تمہاری جدائی کے باعث غمزدہ ہیں اور ابن عمر رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آنکھیں روتی ہیں اور قلب غمگین ہے ٭

حسن بن عبد العزیز، یحییٰ بن حسان، قریش بن حیان، ثابت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ابو یوسف لوہار کے پاس پہنچے یہ ابراہیم علیہ السلام کی دودھ پلائی کے شوہر تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابراہیم علیہ السلام کو لیا اور ان کے منہ پر اپنا منہ رکھ کر پیار کیا پھر اس کے بعد ہم ابو یوسف کے پاس پہنچے اور ابراہیم علیہ السلام اپنی جان دے رہے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے، عبد الرحمٰن بن عوف نے عرض کیا اور آپ یا رسول اللہ (روتے) ہیں! آپ نے فرمایا، اے ابن عوف یہ تو شفقت رحمت ہے پھر رونے لگے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آنکھ روتی ہے اور دل غمگین ہے اور ہم نہیں کہتے مگر وہی بات جس سے ہمارا رب راضی ہے اور ہم اے ابراہیم تمہارے فراق کے باعث غمگین ہیں، اس کو موسیٰ نے سلیمان بن مغیرہ سے انہوں نے ثابت سے ثابت نے انس سے انس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ٭

مریض کے پاس رونے کا بیان ٭

اصبغ، ابن وہب، عمرو، سعید بن حارث انصاری، عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ سعد بن عبادہؓ بیمار پڑے تو ان کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، عبد الرحمٰن بن عوف، سعد بن ابی وقاص اور عبد اللہ بن مسعودؓ کے ساتھ عیادت کے لئے تشریف لائے جب ان کے پاس پہنچے تو ان کو اپنے گھر کے بستر پر لیٹا ہوا پایا آپ نے فرمایا کیا

فَذَهَبَ ثُمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَةَ لَمْ يُطِعْنَهُ فَقَالَ انْهَهُنَّ
فَأَتَاهُ الثَّالِثَةَ قَالَ وَاللَّهِ غَلَبْنَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَزَعَمَتْ
أَنَّهُ قَالَ فَاحْثُ فِي أَفْوَاهِهِنَّ التُّرَابَ فَقُلْتُ أَرْغَمَ اللَّهُ
أَنْفَكَ لَمْ تَفْعَلْ مَا أَمَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ
تَتْرُكْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَنَاءِ.

۱۲۱۶۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ
حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَنَتَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا حِينَ قُتِلَ الْقُرَّاءُ فَمَا رَأَيْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَزِنَ حُزْنًا قَطُّ أَشَدَّ مِنْهُ

باب ۸۲۴ مَنْ لَمْ يُظْهِرْ حُزْنَهُ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ

وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ كَعْبٍ الْقُرَظِيُّ: الْجَزَعُ الْقَوْلُ السَّيِّئُ
وَالظَّنُّ السَّيِّئُ. وَقَالَ يَعْقُوبُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّمَا
أَشْكُو بَثِّي وَحُزْنِي إِلَى اللَّهِ.

۱۲۱۷۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ
أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ
بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: اشْتَكَى ابْنٌ لِأَبِي طَلْحَةَ قَالَ
فَمَاتَ وَأَبُو طَلْحَةَ خَارِجٌ فَلَمَّا رَأَتِ امْرَأَتُهُ أَنَّهُ قَدْ مَاتَ
هَيَّأَتْ شَيْئًا وَنَحَّتْهُ فِي جَانِبِ الْبَيْتِ فَلَمَّا جَاءَ أَبُو طَلْحَةَ
قَالَ كَيْفَ الْغُلَامُ قَالَتْ قَدْ هَدَأَتْ نَفْسُهُ وَأَرْجُو أَنْ يَكُونَ
قَدِ اسْتَرَاحَ وَظَنَّ أَبُو طَلْحَةَ أَنَّهَا صَادِقَةٌ قَالَ فَبَاتَ فَلَمَّا
أَصْبَحَ اغْتَسَلَ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ أَعْلَمَتْهُ أَنَّهُ قَدْ
مَاتَ فَصَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَخْبَرَ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا كَانَ مِنْهُمَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُبَارِكَ لَكُمَا فِي
لَيْلَتِكُمَا قَالَ سُفْيَانُ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَرَأَيْتُ
لَهُمَا تِسْعَةَ أَوْلَادٍ كُلُّهُمْ قَدْ قَرَأَ الْقُرْآنَ.

باب ۸۲۵ الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولَى

وَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نِعْمَ الْعِدْلَانِ وَنِعْمَ الْعِلَاوَةُ
الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُمْ مُصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

اور کہا کہ ان لوگوں نے اس کا کہنا نہ مانا، آپ نے فرمایا ان کو جاکر منع کر۔ آپ کے پاس تیسری بار وہ شخص پھر آیا کہ، عرض کیا کہ یا رسول اللہ وہ عورتیں ہم پر غالب آگئیں حضرت عائشہؓ نے کہا کہ آپ نے فرمایا ان کے منہ میں مٹی ڈال میں نے کہا اللہ تیری ناک خاک آلود کرے تو نے وہ نہیں کیا جس کا رسول اللہ صلعم تجھے حکم دیا اور تو نے رسول اللہ صلعم کو اپنی حالت پر نہ رہنے دیا۔

عمرو بن علی، محمد بن فضیل، عاصم احول، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ تک قنوت پڑھی جبکہ قراء شہید کئے گئے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی اس سے زیادہ شدت غم کی حالت میں نہیں دیکھا۔

اس شخص کا بیان جس نے مصیبت کے وقت غم کو ظاہر نہ کیا

اور محمد بن کعب قرظی نے کہا کہ جزع سے مراد بری باتوں کا بولنا اور بدگمانی ہے اور یعقوب علیہ السلام نے فرمایا کہ میں اپنے رنج وغم کی شکایت اللہ سے کرتا ہوں۔

بشر بن حکم، سفیان بن عیینہ، اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ، انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ ابو طلحہ کا ایک لڑکا بیمار پڑا اور مرگیا ابو طلحہؓ باہر تھے، جب ان کی بیوی نے دیکھا لڑکا مرچکا ہے تو کچھ سامان کیا اور (کفن پہنا کر) گھر کے ایک گوشہ میں اس کو رکھ دیا، جب ابو طلحہؓ آئے تو پوچھا لڑکا کیسا ہے؟ بیوی نے جواب دیا اس کی طبیعت کو سکون ہے اور مجھے امید ہے کہ وہ آرام میں ہے ابو طلحہؓ نے سمجھا کہ وہ سچی ہے، چنانچہ انہوں نے رات گذاری، جب صبح ہوئی اور غسل کر کے باہر جانے کا ارادہ کیا تو بیوی نے انہیں بتایا کہ لڑکا مرچکا ہے، پھر ابو طلحہؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ واقعہ بیان کیا جو ان دونوں کے ساتھ ہوا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امید ہے کہ اللہ تعالیٰ تم دونوں کو تمہاری رات میں برکت عطا فرمائے گا، سفیان کا بیان ہے کہ ایک انصاری نے کہا میں نے ان دونوں کے نو لڑکے دیکھے سب کے سب قاری تھے۔

صبر صدمہ کے ابتداء میں معتبر ہے

اور عمرؓ نے فرمایا کہ کس قدر عمدہ ہے عدل اور کیا ہی اچھا اس کے علاوہ ہیں کہ وہ لوگ جنہیں مصیبت پہنچی اور انہوں نے انا للہ وانا الیہ راجعون کہا، یہی لوگ ہیں جن پر ان کے

باب ٨٢٠ مَا يُنْهٰى مِنَ الْحَلْقِ عِنْدَ الْمُصِيْبَةِ

وَقَالَ الْحَكَمُ ابْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جَابِرٍ اَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُخَيْمِرَةَ حَدَّثَهُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بُرْدَةَ ابْنُ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وَجِعَ اَبُوْ مُوْسٰى وَجَعًا فَغُشِيَ عَلَيْهِ وَرَأْسُهُ فِيْ حِجْرِ امْرَأَةٍ مِّنْ اَهْلِهِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يَّرُدَّ عَلَيْهَا شَيْئًا فَلَمَّا اَفَاقَ قَالَ اَنَا بَرِيْءٌ مِّمَّنْ بَرِئَ مِنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرِئَ مِنَ الصَّالِقَةِ وَالْحَالِقَةِ وَالشَّاقَّةِ ۔

مصیبت کے وقت سر منڈانے کی کراہت کا بیان، اور حکم بن موسیٰ نے بہ سند یحییٰ بن حمزہ، عبدالرحمن بن جابر، قاسم بن مخیمرہ، ابوبردہ بن ابی موسیٰ روایت کیا کہ ابوموسیٰ بیمار پڑے تو ان پر غشی طاری ہوگئی اس حال میں کہ ان کا سر ان کے گھر کی کسی عورت کی گود میں تھا اور وہ اس کو بالکل روک نہیں سکتے تھے، جب ہوش میں آئے تو کہا کہ میں اس سے بیزاری کا اظہار کرتا ہوں، جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیزاری ظاہر کی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چیخ کر رونے والی اور گریبان چاک کرنے والی اور سر منڈانے والی عورت سے بیزاری ظاہر کی ہے۔

باب ٨٢١ لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ ۔

١٢١٣۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُيُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ ۔

وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو اپنے گالوں کو پیٹے۔

محمد بن بشار، عبدالرحمن، سفیان، اعمش، عبداللہ بن مرہ، مسروق، عبداللہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا کہ وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو اپنے گالوں کو پیٹے، گریبان چاک کرے، اور جاہلیت کی پکار پکارے (جاہلیت کی سی بات کرے)

باب ٨٢٢ مَا يُنْهٰى مِنَ الْوَيْلِ وَدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ عِنْدَ الْمُصِيْبَةِ ۔

١٢١٤۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُيُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ ۔

مصیبت کے وقت واویلا مچانے اور جاہلیت کی سی باتیں کرنے کی ممانعت کا بیان۔

عمر بن حفص، حفص، اعمش، عبداللہ بن مرہ، مسروق، عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو گالوں کو پیٹے اور گریبان چاک کرے اور جاہلیت کی سی بات کرے۔

باب ٨٢٣ مَنْ جَلَسَ عِنْدَ الْمُصِيْبَةِ يُعْرَفُ فِيْهِ الْحُزْنُ ۔

١٢١٥۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيٰى قَالَ اَخْبَرَتْنِيْ عَمْرَةُ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتْلُ ابْنِ الْحَارِثَةِ وَجَعْفَرٍ وَابْنِ رَوَاحَةَ جَلَسَ يُعْرَفُ فِيْهِ الْحُزْنُ وَاَنَا اَنْظُرُ مِنْ صَائِرِ الْبَابِ شَقِّ الْبَابِ فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ اِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ وَذَكَرَ بُكَاءَهُنَّ فَاَمَرَهُ اَنْ يَنْهَاهُنَّ

مصیبت کے وقت اس طرح بیٹھ جانے کا بیان کہ غم کے اثرات ظاہر ہوں۔

محمد بن مثنیٰ، عبدالوہاب، یحییٰ، عمرہ، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتی ہیں، انہوں نے کہا کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ابن حارثہ، جعفر، ابن رواحہ کی شہادت کی خبر ملی تو آپ اس طرح بیٹھے کہ غم کے اثرات آپ کے چہرہ سے ظاہر ہو رہے تھے اور میں کواڑ کے سوراخ سے دیکھ رہی تھی، آپ کے پاس ایک شخص آیا اور جعفرؓ کی عورتوں کے رونے کا حال بیان کیا، آپ نے اس کو حکم دیا کہ ان کو روکے، وہ شخص چلا گیا، پھر دوسری بار آیا

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ سُجِّيَ ثَوْبًا فَذَهَبْتُ أُرِيْدُ أَنْ أَكْشِفَ عَنْهُ فَنَهَانِيْ قَوْمِيْ ثُمَّ ذَهَبْتُ أَكْشِفُ عَنْهُ فَنَهَانِيْ قَوْمِيْ فَأَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُفِعَ فَسَمِعَ صَوْتَ صَائِحَةٍ فَقَالَ مَنْ هٰذِهٖ فَقَالُوْا ابْنَةُ عَمْرٍو أَوْ أُخْتُ عَمْرٍو قَالَ فَلِمَ تَبْكِيْ أَوْ لَا تَبْكِيْ فَمَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تُظِلُّهٗ بِأَجْنِحَتِهَا حَتّٰى رُفِعَ۔

بَابُ ۸۱۸ لَيْسَ مِنَّا مَنْ شَقَّ الْجُيُوْبَ

۱۲۱۱۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا زُبَيْدُ الْيَامِيُّ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَطَمَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُيُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ۔

بَابُ ۸۱۹ رِثَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْدَ ابْنَ خَوْلَةَ

۱۲۱۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِيْ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ وَجَعٍ اشْتَدَّ بِيْ فَقُلْتُ إِنِّيْ قَدْ بَلَغَ بِيْ مِنَ الْوَجَعِ وَأَنَا ذُوْ مَالٍ وَّلَا يَرِثُنِيْ إِلَّا ابْنَةٌ لِّيْ أَفَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِيْ قَالَ لَا فَقُلْتُ بِالشَّطْرِ فَقَالَ لَا ثُمَّ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَبِيْرٌ أَوْ كَثِيْرٌ إِنَّكَ أَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِّنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ وَإِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِيْ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ إِلَّا أُجِرْتَ بِهَا حَتّٰى مَا تَجْعَلُ فِيْ فِيْ امْرَأَتِكَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أُخَلَّفُ بَعْدَ أَصْحَابِيْ قَالَ إِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًا صَالِحًا إِلَّا ازْدَدْتَ بِهٖ دَرَجَةً وَّرِفْعَةً ثُمَّ لَعَلَّكَ أَنْ تُخَلَّفَ حَتّٰى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَّيُضَرَّ بِكَ آخَرُوْنَ اللّٰهُمَّ أَمْضِ لِأَصْحَابِيْ هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلٰى أَعْقَابِهِمْ لٰكِنِ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ يَرْثِيْ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ مَّاتَ بِمَكَّةَ۔

ان کو ایک کپڑے سے ڈھانپ دیا گیا تھا، میں اس ارادے سے قریب گیا کہ ان کو کھولوں تو میری قوم نے مجھے روکا، پھر میں گیا تاکہ ان کے جسم سے کپڑے کو ہٹاؤں تو میری قوم نے مجھے منع کیا، رسول اللہ صلعم نے مجھے حکم دیا تو کپڑا اٹھایا گیا آپ نے ایک چیخنے والی کی آواز سنی تو آپ نے فرمایا یہ کون ہے لوگوں نے بتایا کہ عمرو کی بیٹی یا عمرو کی بہن ہے، آپ نے فرمایا کیوں روتی ہے، تم روؤ یا نہ روؤ فرشتے تو ہما پر اپنے پروں سے سایہ کئے ہوئے تھے، یہاں تک کہ اٹھالئے گئے۔

وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو گریبان چاک کرے

ابونعیم، سفیان، زبید یامی، ابراہیم، مسروق، عبداللہ رض سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جس نے اپنے چہرے کو پیٹا اور گریبان کو چاک کیا اور جاہلیت کی سی پکار پکارے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد بن خولہ رض کے لئے مرثیہ کہا

عبداللہ بن یوسف، مالک، ابن شہاب، عامر بن سعد بن ابی وقاص اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع کے سال ہماری اس بیماری میں عیادت فرماتے تھے جو اس سال مجھے بہت زیادہ ہوگئی تھی، میں نے عرض کیا کہ مجھے بیماری ہوگئی ہے اور میں مالدار ہوں اور میرا وارث سوائے میری بیٹی کے اور کوئی نہیں، کیا میں اپنا دو تہائی مال صدقہ نہ کردوں آپ نے فرمایا نہیں، میں نے عرض کیا تو نصف آپ نے فرمایا نہیں، پھر آپ نے فرمایا تہائی، اور تہائی بھی بڑی ہے یا فرمایا زیادہ ہے، تو اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑے اس سے بہتر ہے کہ انہیں محتاج چھوڑے کہ لوگوں سے سوال کرتے پھریں اور تم خرچ نہیں کرتے ہو اللہ کی رضامندی کی خاطر مگر اس پر تمہیں اجر دیا جائے گا یہاں تک کہ جو لقمہ تم اپنی بیوی کے منہ میں ڈالتے ہو، پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا میں اپنے ساتھیوں کے بعد مکہ میں پیچھے چھوڑ دیا جاؤں گا، آپ نے فرمایا تم کبھی نہیں چھوڑے جاؤگے مگر اس سے تمہارا درجہ اور بلندی میں زیادتی ہوگی، پھر ممکن ہے کہ اگر تم پیچھے چھوڑ دیئے گئے تو تم سے ایک قوم فائدہ اٹھائے گی اور دوسری قوم نقصان اٹھائے گی، اے میرے اللہ میرے اصحاب کی ہجرت کو پختہ اور کامل کردے اور انکو پیچھے نہ لوٹا لیکن تنگ حال سعد بن خولہ رض کے لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مرثیہ کہتے تھے کہ وہ مکہ میں وفات پاگئے۔

أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ إِنَّمَا مَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى يَهُودِيَّةٍ يَبْكِي عَلَيْهَا أَهْلُهَا فَقَالَ إِنَّهُمْ لَيَبْكُونَ عَلَيْهَا وَإِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِي قَبْرِهَا.

صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک یہودی عورت کے پاس سے گذرے کہ اس پر اس کے گھر والے رو رہے تھے تو آپ نے فرمایا کہ یہ لوگ اس پر رو رہے ہیں، اور یہ (عورت) اپنی قبر میں عذاب دی جارہی ہے۔

۱۲۰۷۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ وَهُوَ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا أُصِيبَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ جَعَلَ صُهَيْبٌ يَقُولُ وَا أَخَاهُ فَقَالَ عُمَرُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ.

اسمٰعیل بن خلیل، علی بن مسہر، ابو اسحاق شیبانی، ابو بردہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ زخمی کئے گئے تو صہیبؓ کہنے لگے کہ افسوس اے میرے بھائی، تو عمرؓ نے کہا کیا تمہیں معلوم نہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مردے زندوں کے رونے کے سبب سے عذاب دیئے جاتے ہیں۔

بَابٌ ٨١٦ مَا يُكْرَهُ مِنَ النِّيَاحَةِ عَلَى الْمَيِّتِ

وَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ دَعْهُنَّ يَبْكِينَ عَلَى أَبِي سُلَيْمَانَ مَا لَمْ يَكُنْ نَقْعٌ أَوْ لَقْلَقَةٌ وَالنَّقْعُ التُّرَابُ عَلَى الرَّأْسِ وَاللَّقْلَقَةُ الصَّوْتُ.

میت پر نوحہ کرنے کی کراہت کا بیان اور عمرؓ نے فرمایا

ان عورتوں کو رونے دو ابو سلیمان پر جب تک کہ نقع یا لقلقہ نہ ہو، نقع سے مراد مٹی ہے اور لقلقہ سے مراد آواز ہے۔

۱۲۰۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ كَذِبًا عَلَيَّ لَيْسَ كَكَذِبٍ عَلَى أَحَدٍ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ نِيحَ عَلَيْهِ يُعَذَّبُ بِمَا نِيحَ عَلَيْهِ.

ابو نعیم، سعید بن عبید، علی بن ربیعہ، مغیرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہ جھوٹ جو مجھ پر لگایا جائے ویسا نہیں ہے جو کسی اور پر لگایا جائے مجھ پر جو شخص جھوٹ لگائے گا، میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرے گا تو وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص پر نوحہ کیا جائے اس پر عذاب کیا جاتا ہے اس سبب سے کہ اس پر نوحہ کیا جاتا ہے۔

۱۲۰۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ بِمَا نِيحَ عَلَيْهِ تَابَعَهُ عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ وَقَالَ آدَمُ عَنْ شُعْبَةَ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ عَلَيْهِ.

عبدان، عبدان کے والد، شعبہ، قتادہ، سعید بن مسیب، ابن عمر اپنے والد عمرؓ سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ میت پر اس کی قبر میں عذاب ہوتا ہے اس سبب سے کہ اس پر نوحہ کیا جاتا ہے، عبدالاعلیٰ نے اس کے متابع حدیث روایت کی ہے ہم سے یزید بن زریع نے انہوں نے سعید سے، سعید نے قتادہ سے روایت کیا اور آدم نے شعبہ سے روایت کیا کہ میت پر زندوں کے رونے سے عذاب ہوتا ہے۔

بَابٌ ٨١٧

(یہ باب ترجمۃ الباب سے خالی ہے)

۱۲۱۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جِيءَ بِأَبِي يَوْمَ أُحُدٍ قَدْ مُثِّلَ بِهِ حَتَّى وُضِعَ بَيْنَ يَدَيْ

علی بن عبداللہ، سفیان، ابن منکدر سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے جابر بن عبداللہ کو کہتے ہوئے سنا کہ میرے والد احد کے دن لائے گئے اور ان کے ساتھ مثلہ کیا گیا تھا، یہاں تک کہ رسول اللہ صلعم کے سامنے ان کی لاش رکھی گئی

۱۲۰۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا ابْنُ
جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ
قَالَ تُوُفِّيَتْ ابْنَةٌ لِعُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِمَكَّةَ وَجِئْنَا
لِنَشْهَدَهَا وَحَضَرَهَا ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ
وَإِنِّي لَجَالِسٌ بَيْنَهُمَا أَوْ قَالَ جَلَسْتُ إِلَى أَحَدِهِمَا ثُمَّ جَاءَ
الْآخَرُ فَجَلَسَ إِلَى جَنْبِي فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا لِعَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ أَلَا تَنْهَى عَنِ الْبُكَاءِ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ
عَلَيْهِ. فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَدْ كَانَ عُمَرُ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ بَعْضَ ذَلِكَ ثُمَّ حَدَّثَ قَالَ صَدَرْتُ مَعَ
عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنْ مَكَّةَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ إِذَا
هُوَ بِرَكْبٍ تَحْتَ ظِلِّ سَمُرَةٍ فَقَالَ اذْهَبْ فَانْظُرْ مَنْ هَؤُلَاءِ
الرَّكْبُ قَالَ فَنَظَرْتُ فَإِذَا صُهَيْبٌ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ ادْعُهُ
لِي فَرَجَعْتُ إِلَى صُهَيْبٍ فَقُلْتُ ارْتَحِلْ فَالْحَقْ أَمِيرَ
الْمُؤْمِنِينَ فَلَمَّا أُصِيبَ عُمَرُ دَخَلَ صُهَيْبٌ يَبْكِي يَقُولُ وَا أَخَاهُ
وَا صَاحِبَاهُ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَا صُهَيْبُ أَتَبْكِي عَلَيَّ
وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَيِّتَ
يُعَذَّبُ بِبَعْضِ بُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا فَلَمَّا مَاتَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ذَكَرْتُ ذَلِكَ
لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقَالَتْ رَحِمَ اللَّهُ عُمَرَ وَاللَّهِ مَا
حَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ لَيُعَذِّبُ
الْمُؤْمِنَ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ وَلَكِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ لَيَزِيدُ الْكَافِرَ عَذَابًا بِبُكَاءِ أَهْلِهِ
عَلَيْهِ. وَقَالَتْ حَسْبُكُمُ الْقُرْآنُ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ
أُخْرَى. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عِنْدَ ذَلِكَ وَاللَّهُ
هُوَ أَضْحَكَ وَأَبْكَى قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ وَاللَّهِ مَا قَالَ
ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا شَيْئًا.

۱۲۰۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

عبدان، عبداللہ، ابن جریج، عبداللہ بن عبید اللہ بن ابی ملیکہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی ایک لڑکی مکہ میں وفات پاگئیں تو ہم لوگ جنازے میں شریک ہونے کیلئے پہنچے، ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ بھی حاضر ہوئے میں ان دونوں کے درمیان بیٹھا تھا یا کہا میں ان میں سے ایک کے پاس بیٹھا تھا اور دوسرے آکر میرے پاس بیٹھ گئے تو عبداللہ بن عمرؓ نے عمرو بن عثمان سے کہا کہ رونے سے کیوں نہیں روکتے ہو، اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میت کو اس کے گھر والوں کے رونے کے سبب سے عذاب میں مبتلا کیا جاتا ہے تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ عمرؓ بھی یہی کہتے تھے چنانچہ بیان کیا کہ میں عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مکہ سے لوٹا، یہاں تک کہ ہم بیداء میں پہنچے تو ایک سوار کو دیکھا جو ایک درخت کے سائے میں سوار تھا حضرت عمرؓ نے حکم دیا کہ جاکر دیکھو وہ کون سوار ہے میں نے جاکر دیکھا تو صہیبؓ تھے، میں نے حضرت عمرؓ سے بیان کیا تو انہوں نے کہا کہ انہیں میرے پاس بلالاؤ، میں پھر صہیب کے پاس گیا اور کہا چلو، چنانچہ صہیب امیر المومنین سے ملے، جب حضرت عمرؓ مجروح ہوئے تو صہیبؓ روتے ہوئے پہنچے اور کہنے لگے، افسوس اے میرے بھائی، افسوس اے میرے ساتھی! عمرؓ نے فرمایا اے صہیب کیا تم مجھ پر روتے ہو حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میت کو اس کے گھر والوں کے رونے کے سبب سے عذاب ہوتا ہے، ابن عباسؓ کا بیان ہے کہ جب حضرت عمرؓ انتقال کر گئے تو میں نے یہ حدیث حضرت عائشہؓ سے بیان کی تو انہوں نے جواب دیا کہ اللہ عمرؓ پر رحم کرے، بخدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا تھا کہ اللہ مومن کو اس کے گھر والوں کے رونے کے سبب سے عذاب دیتا ہے بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کافر کا عذاب اس کے گھر والوں کے رونے کے سبب سے زیادہ کر دیتا ہے اور عائشہؓ نے فرمایا کہ تمہارے لئے قرآن کافی ہے کہ کوئی گنہگار دوسرے کے گناہ کا بوجھ نہ اٹھائے گا، ابن عباسؓ نے اس وقت کہا، اللہ وہی ہے جس نے ہنسایا اور رلایا، ابن ملیکہ نے کہا کہ بخدا ابن عمرؓ نے کچھ بھی نہیں کہا۔

عبداللہ بن یوسف، مالک، عبداللہ بن ابی بکر، ابو بکر، عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت کرتے ہیں عمرہ نے کہا کہ حضرت عائشہؓ زوجہ نبی

يُعَذَّبُ الْمَيِّتُ بِبَعْضِ بُكَآءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ إِذَا كَانَ النَّوْحُ مِنْ سُنَّتِهِ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى قُوْآ أَنْفُسَكُمْ وَ أَهْلِيْكُمْ نَارًا. وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَّمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ فَإِذَا لَمْ يَكُنْ مِّنْ سُنَّتِهِ فَهُوَ كَمَا قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ أُخْرٰى وَهُوَ كَقَوْلِهِ وَإِنْ تَدْعُ مُثْقَلَةٌ ذُنُوْبًا إِلٰى حِمْلِهَا لَا يُحْمَلْ مِنْهُ شَيْءٌ وَّمَا يُرَخَّصُ مِنَ الْبُكَآءِ فِيْ غَيْرِ نَوْحٍ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الْأَوَّلِ كِفْلٌ مِّنْ دَمِهَا وَذٰلِكَ لِأَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ.

۱۲۰۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ وَمُحَمَّدٌ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيْ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أَرْسَلَتِ ابْنَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِ إِنَّ ابْنًا لِّيْ قُبِضَ فَأْتِنَا فَأَرْسَلَ يُقْرِئُ السَّلَامَ وَيَقُوْلُ إِنَّ لِلّٰهِ مَا أَخَذَ وَلَهُ مَا أَعْطٰى وَكُلٌّ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُّسَمًّى فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ تُقْسِمُ عَلَيْهِ لَيَأْتِيَنَّهَا فَقَامَ وَمَعَهُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَّأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَّزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَّرِجَالٌ فَرُفِعَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّبِيُّ وَنَفْسُهُ تَتَقَعْقَعُ قَالَ حَسِبْتُهُ أَنَّهُ قَالَ كَأَنَّهَا شَنٌّ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ سَعْدٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا هٰذَا قَالَ هٰذِهِ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِ عِبَادِهِ وَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَآءَ.

۱۲۰۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِلَالِ ابْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ شَهِدْنَا بِنْتًا لِّرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ عَلَى الْقَبْرِ قَالَ فَرَأَيْتُ عَيْنَيْهِ تَدْمَعَانِ قَالَ فَقَالَ هَلْ مِنْكُمْ رَجُلٌ لَّمْ يُقَارِفِ اللَّيْلَةَ فَقَالَ أَبُوْ طَلْحَةَ أَنَا قَالَ فَانْزِلْ قَالَ فَنَزَلَ فِيْ قَبْرِهَا.

رونے کے سبب عذاب دیا جاتا ہے جبکہ نوحہ کرنا اسکی عادت میں سے ہو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو آگ سے بچاؤ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے ہر شخص چرواہا (نگراں) ہے اور اس سے اسکی رعیت کے متعلق بازپرس ہوگی اور جب نوحہ کرنا اسکا طریقہ نہ ہو تو وہ اس حکم میں داخل ہے، جس طرح کہ عائشہؓ نے فرمایا کہ کوئی شخص کسی دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائیگا اور یہ اللہ تعالیٰ کے اس قول کے مشابہ ہے کہ اگر کوئی شخص (گناہ کے) بوجھ سے لدا ہوا اسکے لادنے کیلئے بلائے تو اسکے گناہ کا بوجھ کچھ بھی نہ لادا جائیگا، اور جس بکار کی اجازت دی گئی ہے وہ نوحہ کے علاوہ ہے، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص ظلماً قتل نہیں ہوتا مگر یہ کہ آدمؑ کے پہلے بیٹے پر اسکے خون کا ایک حصہ ہوتا ہے کہ اس نے قتل کی سنت ایجاد کی۔

عبدان ومحمد، عبداللہ، عاصم بن سلیمان، ابوعثمان، اسامہ بن زید سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی نے آپ کو کہلا بھیجا کہ میرا ایک لڑکا وفات پا گیا، اس لئے آپ تشریف لائیں، آپ نے اس کا جواب کہلا بھیجا کہ سلام کہتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اللہ کی جو چیز تھی وہ لے لی اور اسی کی ہے وہ چیز جو اس نے دی اور ہر شخص کی ایک مدت مقرر ہے اس لئے صبر کر اور اسے کار ثواب سمجھ، آپ کی صاحبزادی نے پھر آپکے پاس آدمی قسم دیتے ہوئے بھیجا کہ آپ ضرور تشریف لائیں تو آپ کھڑے ہوئے اور آپ کے ساتھ سعد بن عبادہ، معاذ بن جبل ابی بن کعب، زید بن ثابت اور کچھ اور لوگ تھے، وہ لڑکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا اور اسکی سانس اکھڑ رہی تھی، راوی کا گمان ہے کہ گویا وہ ایک مشک تھی، پس آپ کی دونوں آنکھیں بہنے لگیں، سعد نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کیا ہے؟ آپ نے جواب دیا کہ یہ رحمت ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دلوں میں پیدا کی ہے اور اللہ تعالیٰ رحم کرنے والے بندوں پر ہی رحم کرتے ہیں۔

عبداللہ بن محمد، ابوعامر، فلیح بن سلیمان، ہلال بن علی، انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں، انسؓ نے بیان کیا کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی کے جنازے میں حاضر ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبر پر بیٹھے تھے، میں نے دیکھا آپ کی دونوں آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے، آپ نے فرمایا، تم میں سے کوئی شخص ایسا ہے جس نے رات کو اپنی بیوی سے ہمبستری نہ کی ہو، ابوطلحہؓ نے جواب دیا کہ میں، آپ نے فرمایا کہ قبر میں اترو، چنانچہ وہ ان کی قبر میں اترے۔

زینب ابی سلمة قالت لما جاء نعی ابی سفیان من الشام دعت ام حبیبة رضی الله عنها بصفرة فی الیوم الثالث فمسحت عارضیها وذراعیها وقالت ان کنت عن هذا لغنیة لولا انی سمعت النبی صلی الله علیه وسلم یقول لا یحل لامرأة تؤمن بالله والیوم الآخر ان تحد علی میت فوق ثلاث الا علی زوج فانها تحد علیه اربعة اشهر وعشرا۔

ابو سفیان کی موت کی خبر آئی، تو ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے تیسرے دن زردی منگوائی اور اس کو اپنے رخسار اور اپنے ہاتھوں میں ملا اور بیان کیا کہ مجھے اس کی ضرورت نہ تھی اگر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے نہ سنتی کہ اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھنے والی کسی عورت کیلئے جائز نہیں ہے کہ سوائے شوہر کے کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے، صرف شوہر کے مرنے پر چار مہینے دس دن سوگ کرے گی۔

۱۲۰۱ - حدثنا اسمعیل حدثنی مالک عن عبد الله بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم عن حمید بن نافع عن زینب بنت ابی سلمة انها اخبرته قالت دخلت علی ام حبیبة زوج النبی صلی الله علیه وسلم فقالت سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لا یحل لامرأة تؤمن بالله والیوم الآخر تحد علی میت فوق ثلاث الا علی زوج اربعة اشهر وعشرا ثم دخلت علی زینب بنت جحش حین توفی اخوها فدعت بطیب فمست ثم قالت ما لی بالطیب من حاجة غیر انی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم علی المنبر یقول لا یحل لامرأة تؤمن بالله والیوم الآخر تحد علی میت فوق ثلاث الا علی زوج اربعة اشهر وعشرا۔

اسمٰعیل، مالک، عبداللہ بن ابی بکر، محمد بن عمرو بن حزم، حمید بن نافع، زینب بنت ابی سلمہ سے روایت کرتے ہیں، زینب نے بیان کیا کہ میں ام حبیبہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچی تو انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ کسی ایسی عورت کے لئے جو اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتی ہو جائز نہیں کہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے سوا شوہر کے کہ اس کی وفات پر چار مہینے دس دن سوگ کرے گی، پھر میں زینب بنت جحش کے پاس گئی جب کہ ان کے بھائی نے انتقال کیا تھا انہوں نے خوشبو منگوائی اور اس کو ملا، پھر کہا کہ مجھ کو خوشبو کی ضرورت نہیں تھی مگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھنے والی کسی عورت کے لئے حلال نہیں کہ تین دن سے زیادہ کسی میت پر سوگ کرے مگر شوہر پر چار مہینے دس دن سوگ کرے گی۔

باب ۸۱۴ زیارة القبور

قبروں کی زیارت کا بیان:

۱۲۰۲ - حدثنا آدم حدثنا شعبة حدثنا ثابت عن انس بن مالک رضی الله عنه قال مر النبی صلی الله علیه وسلم بامرأة تبکی عند قبر فقال اتقی الله واصبری قالت الیک عنی فانک لم تصب بمصیبتی ولم تعرفه فقیل لها انه النبی صلی الله علیه وسلم فاتت باب النبی صلی الله علیه وسلم فلم تجد عنده بوابین فقالت لم اعرفک فقال انما الصبر عند الصدمة الاولی۔

آدم، شعبہ، ثابت، انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک عورت کے پاس سے گذرے جو قبر کے پاس رو رہی تھی تو آپ نے فرمایا کہ اللہ سے ڈر اور صبر کر، اس عورت نے کہا کہ دور ہو جا تجھے وہ مصیبت نہیں پہنچی جو مجھے پہنچی ہے اور نہ تو اس مصیبت کو جانتا ہے، اس سے کہا گیا کہ وہ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے تو وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے کے پاس آئی اور وہاں دربان نہ پائے اور عرض کیا کہ میں نے آپ کو پہچانا نہ تھا، آپ نے فرمایا صبر ابتدائے صدمہ میں ہوتا ہے۔

باب ۸۱۵ قول النبی صلی الله علیه وسلم

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کا بیان کہ میت کو اسکے گھر والوں کے

أَجْرِهِ شَيْئًا مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِبُهَا قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ فَلَمْ نَجِدْ مَا نُكَفِّنُهُ إِلَّا بُرْدَةً إِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رَأْسَهُ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ وَإِذَا غَطَّيْنَا رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَأْسُهُ فَأَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُغَطِّيَ رَأْسَهُ وَأَنْ نَجْعَلَ عَلَى رِجْلَيْهِ مِنَ الْإِذْخِرِ.

اور ہم سے بعض ایسے ہیں جن کے پھل پک گئے اور وہ ان کو چن رہے ہیں۔ مصعب بن عمیر جنگ احد کے دن شہید ہوئے تو ہمیں ان کے کفن کے لئے صرف ایک ہی چادر ملی کہ اگر سر کو ڈھانپتے تو دونوں پاؤں کھل جاتے اور جب دونوں پاؤں چھپاتے تو ان کا سر کھل جاتا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ان کے سر کو چھپا دیں اور دونوں پاؤں پر اذخر گھاس ڈال دیں۔

بَابٌ ۸۱۱ مَنِ اسْتَعَدَّ الْكَفَنَ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُنْكَرْ عَلَيْهِ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جس نے کفن تیار کر رکھا تو آپ نے اس کو برا نہیں سمجھا

١١٩٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبُرْدَةٍ مَنْسُوجَةٍ فِيهَا حَاشِيَتُهَا أَتَدْرُونَ مَا الْبُرْدَةُ قَالُوا الشَّمْلَةُ قَالَ نَعَمْ قَالَتْ نَسَجْتُهَا بِيَدِي فَجِئْتُ لِأَكْسُوَكَهَا فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا فَخَرَجَ إِلَيْنَا وَإِنَّهَا إِزَارُهُ فَحَسَّنَهَا فُلَانٌ فَقَالَ اكْسُنِيهَا مَا أَحْسَنَهَا قَالَ الْقَوْمُ مَا أَحْسَنْتَ لَبِسَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا ثُمَّ سَأَلْتَهُ وَعَلِمْتَ أَنَّهُ لَا يَرُدُّ قَالَ إِنِّي وَاللهِ مَا سَأَلْتُهُ لِأَلْبَسَهُ إِنَّمَا سَأَلْتُهُ لِتَكُونَ كَفَنِي قَالَ سَهْلٌ فَكَانَتْ كَفَنَهُ.

عبداللہ بن مسلمہ ابن ابی حازم اپنے والد سے وہ سہل سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک بُردہ لے کر آئی جو بنا ہوا تھا اس میں حاشیہ بھی تھا۔ سہل نے کہا تم جانتے ہو بردہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا شملہ، سہل نے کہا ہاں، اس عورت نے کہا میں نے اس کو اپنے ہاتھ سے بنا ہے اور میں اس لئے لائی ہوں کہ آپ کو پہناؤں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لے لیا اور آپ کو اس کی ضرورت بھی تھی، پھر آپ ہمارے پاس اس حال میں نکلے کہ وہ چادر آپ کا ازار تھی، ایک شخص نے اس کی تعریف کی اور کہا آپ مجھے یہ پہنا دیجئے یہ کتنی اچھی ہے، لوگوں نے کہا تو نے اچھا نہیں کیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ضرورت کی حالت میں پہنا تھا اور تو نے مانگ لیا حالانکہ تو جانتا ہے کہ آپ کسی کو نہیں لوٹاتے۔ اس نے کہا خدا کی قسم میں نے پہننے کے لئے نہیں مانگی ہے بلکہ اس لئے کہ وہ میرا کفن ہو جائے، سہل نے کہا وہ چادر اس شخص کا کفن ہوئی۔

بَابٌ ۸۱۲ اتِّبَاعِ النِّسَاءِ الْجَنَائِزَ

عورتوں کا جنازوں کے پیچھے جانے کا بیان

١١٩١ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أُمِّ الْهُذَيْلِ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ نُهِينَا عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيْنَا.

قبیصہ بن عقبہ، سفیان، خالد، ام ہذیل، ام عطیہ سے روایت کرتے ہیں، ام عطیہ نے کہا کہ ہم لوگوں کو جنازوں کے پیچھے جانے سے روکا گیا اور ہم پر ضروری خیال نہیں کیا گیا۔

بَابٌ ۸۱۳ إِحْدَادِ الْمَرْأَةِ عَلَى غَيْرِ زَوْجِهَا

عورت کا شوہر کے علاوہ کسی اور پر سوگ کرنے کا بیان

١١٩٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ تُوُفِّيَ ابْنٌ لِأُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الثَّالِثُ دَعَتْ بِصُفْرَةٍ فَتَمَسَّحَتْ بِهِ وَقَالَتْ نُهِينَا أَنْ نُحِدَّ أَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثٍ إِلَّا بِزَوْجٍ.

مسدد، بشر بن مفضل، سلمہ بن علقمہ، محمد بن سیرین سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ام عطیہ کا ایک لڑکا فوت ہو گیا جب تیسرا دن آیا تو زردی منگوائی اور اس کو بدن پر ملا، اور کہا ہم لوگوں کو شوہر کے علاوہ کسی اور پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

١٢٠ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ

حمیدی، سفیان، ایوب بن موسیٰ، حمید بن نافع، زینب بنت ابی سلمہ سے روایت کرتے ہیں کہ زینب نے بیان کیا کہ جب شام سے

رسول الله صلى الله عليه وسلم كفن في ثلاثة أثواب بيض سحولية ليس فيها قميص ولا عمامة.

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تین سفید سوتی سحولی کپڑوں میں کفن دیا گیا اس میں نہ کرتا تھا نہ عمامہ تھا۔

باب ۸۰۸ الكفن من جميع المال وبه قال عطاء والزهري وعمرو بن دينار وقتادة وقال عمرو بن دينار الحنوط من جميع المال وقال إبراهيم يبدأ بالكفن ثم بالدين ثم بالوصية وقال سفيان أجر القبر والغسل هو من الكفن.

تمام مال سے کفن دینے کا بیان، عطاء، زہری، عمرو بن دینار اور قتادہ اسی کے قائل ہیں اور عمرو بن دینار نے کہا کہ حنوط تمام مال سے دیا جائے گا (جبکہ اتنا ہی مال ہو) اور ابراہیم نے کہا کہ پہلے کفن دیا جائے پھر دین، اس کے بعد وصیت جاری کی جائے، سفیان نے کہا کہ قبر کی اجرت اور غسل کی اجرت کفن ہی میں شامل ہے۔

۱۱۹۴۔ حدثنا أحمد بن محمد المكي حدثنا إبراهيم بن سعد عن سعد عن أبيه قال أتي عبد الرحمن بن عوف رضي الله عنه يوما بطعامه فقال قتل مصعب بن عمير وكان خيرا مني فلم يوجد له ما يكفن فيه إلا بردة وقتل حمزة أو رجل آخر خير مني فلم يوجد له ما يكفن فيه إلا بردة لقد خشيت أن تكون قد عجلت لنا طيباتنا في حياتنا الدنيا ثم جعل يبكي.

احمد بن محمد مکی، ابراہیم بن سعد، سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ عبدالرحمن بن عوف کے پاس ایک دن کھانا لایا گیا تو کہا کہ مصعب بن عمیر شہید کر دیے گئے اور وہ ہم سے بہتر تھے اور سوائے چادر کے کوئی چیز ایسی نہیں تھی جو ان کے کفن میں دی جاتی اور حمزہؓ شہید کئے گئے یا ایک دوسرے شخص جو مجھ سے بہتر تھے اور سوائے چادر کے کوئی چیز نہ تھی جو ان کے کفن میں دی جاتی مجھے خطرہ ہے کہ کہیں ہماری نیکیوں کا بدلہ ہماری دنیاوی زندگی ہی میں دیدیا گیا، پھر وہ یہ سوچ کر رونے لگے۔

باب ۸۰۹ إذا لم يوجد إلا ثوب واحد.

جب ایک کپڑے کے سوا اور کوئی کپڑا نہ ملے۔

۱۱۹۵۔ حدثنا ابن مقاتل أخبرنا عبد الله أخبرنا شعبة عن سعد بن إبراهيم عن أبيه إبراهيم أن عبد الرحمن بن عوف رضي الله عنه أتي بطعام وكان صائما فقال قتل مصعب بن عمير وهو خير مني كفن في بردة إن غطي رأسه بدت رجلاه وإن غطي رجلاه بدا رأسه وأراه قال وقتل حمزة وهو خير مني ثم بسط لنا من الدنيا ما بسط أو قال أعطينا من الدنيا ما أعطينا وقد خشينا أن تكون حسناتنا عجلت لنا ثم جعل يبكي حتى ترك الطعام۔

ابن مقاتل، عبداللہ، شعبہ، سعد بن ابراہیم اپنے والد ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ عبدالرحمن بن عوف کے پاس کھانا لایا گیا اور وہ روزہ دار تھے تو کہا کہ مصعب بن عمیر شہید ہوئے اور وہ مجھ سے بہتر تھے ایک چادر میں اس طرح انہیں کفن دیا گیا کہ اگر ان کا سر ڈھانپا جاتا تو دونوں پاؤں کھل جاتے اور اگر دونوں پاؤں چھپائے جاتے تو سر کھل جاتا اور میرا خیال ہے کہ شاید یہ بھی کہا کہ حمزہ شہید ہوئے اور وہ ہم سے بہتر تھے، پھر ہم پر دنیا وسیع کر دی گئی یا یہ کہا کہ ہمیں دنیا دی گئی اور ہمیں خوف ہوا کہ ہماری نیکیاں جلد دیدی گئیں، پھر رونے لگے یہاں تک کہ کھانا چھوڑ دیا۔

باب ۸۱۰ إذا لم يجد كفنا إلا ما يواري رأسه أو قدميه غطى رأسه.

جب صرف ایسا کفن ملے جس سے سر یا دونوں پاؤں چھپ سکیں تو اس کا سر چھپائے۔

۱۱۹۶۔ حدثنا عمر بن حفص بن غياث حدثنا أبي حدثنا الأعمش حدثنا شقيق حدثنا خباب رضي الله عنه قال هاجرنا مع النبي صلى الله عليه وسلم نلتمس وجه الله فوقع أجرنا على الله فمنا من مات لم يأكل

عمر بن حفص بن غیاث، حفص بن غیاث، اعمش، شقیق، خبابؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی اس مقصد صرف اللہ کی رضا تھی، ہمارا اجر اللہ کے ذمہ واجب ہو گیا ہم میں سے بعض لوگ ایسے تھے جو اپنے اجر کا کوئی حصہ نہ کھا سکے، انہی میں مصعب بن عمیر بھی

عَمْرٌو: مُلَبِّيًا۔

بَابُ ۸۰۵ الْكَفَنِ فِي الْقَمِيصِ الَّذِي يُكَفُّ أَوْ لَا يُكَفُّ وَمَنْ كُفِّنَ بِغَيْرِ قَمِيصٍ

۱۱۸۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أُبَيٍّ لَمَّا تُوُفِّيَ جَاءَ ابْنُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعْطِنِي قَمِيصَكَ أُكَفِّنْهُ فِيهِ وَصَلِّ عَلَيْهِ وَاسْتَغْفِرْ لَهُ فَأَعْطَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَمِيصَهُ فَقَالَ آذِنِّي أُصَلِّي عَلَيْهِ فَآذَنَهُ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ جَذَبَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ أَلَيْسَ اللَّهُ نَهَاكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى الْمُنَافِقِينَ فَقَالَ أَنَا بَيْنَ خِيَرَتَيْنِ قَالَ اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ فَصَلَّى عَلَيْهِ فَنَزَلَتْ وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا۔

۱۱۹۰۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أُبَيٍّ بَعْدَ مَا دُفِنَ فَأَخْرَجَهُ فَنَفَثَ فِيهِ مِنْ رِيقِهِ وَأَلْبَسَهُ قَمِيصَهُ۔

بَابُ ۸۰۶ الْكَفَنِ بِغَيْرِ قَمِيصٍ

۱۱۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُفِّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ سُحُولٍ كُرْسُفٍ لَيْسَ فِيهَا قَمِيصٌ وَلَا عِمَامَةٌ۔

۱۱۹۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفِّنَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ لَيْسَ فِيهَا قَمِيصٌ وَلَا عِمَامَةٌ

بَابُ ۸۰۷ الْكَفَنِ وَلَا عِمَامَةَ

۱۱۹۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ

لبیک کہتا ہو گا۔

سلے ہوئے یا بغیر سلے ہوئے کرتے میں کفن دینے کا بیان اور کرتے کے علاوہ کفن دیئے جانے کا بیان

مسدد، یحییٰ بن سعید، عبیداللہ، نافع، ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن ابی جب مرا تو اس کا بیٹا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ہمیں اپنا کرتہ عنایت کیجئے کہ ہم اس میں اس کا کفن بنائیں اور آپ اس پر نماز پڑھیں اور اس کیلئے دعائے مغفرت کریں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو اپنا کرتہ عنایت کیا اور فرمایا کہ مجھے خبر کر دینا تو میں نماز پڑھاؤں گا جب آپ نے اس پر نماز پڑھنے کا ارادہ کیا تو عمرؓ نے آپ کو کھینچا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو منافقین پر نماز پڑھنے سے منع نہیں کیا؟ آپ نے فرمایا کہ مجھے دونوں باتوں کا اختیار دیا گیا ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم ان کے لئے دعائے مغفرت کرو یا نہ کرو اگر تم ان کیلئے ستر بار بھی دعاء مغفرت کرو گے تو بھی اللہ تعالیٰ ہرگز نہ بخشے گا، چنانچہ آپ نے اس پر نماز پڑھی تو آیت اتری اور اُن میں سے کسی پر کبھی بھی نماز نہ پڑھنا جب کہ مر جائیں۔

مالک بن اسماعیل، ابن عیینہ، عمرو، جابرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم، عبداللہ بن ابی کے پاس اس کے دفن کے بعد پہنچے، اس کو نکلوایا، اور لعاب دہن اس کے منہ میں ڈال دیا اور اپنا کرتہ اس کو پہنا دیا۔

بغیر کرتے کے کفن دینے کا بیان

ابونعیم، سفیان، ہشام، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سوت کے بنے ہوئے تین سحولی کپڑوں میں کفن دیا گیا، اس میں نہ ہی تو قمیص تھی اور نہ عمامہ تھا۔

مسدد، یحییٰ، ہشام، اپنے والد سے، وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تین کپڑوں میں کفن دیا گیا اس میں نہ تو کرتا تھا اور نہ عمامہ تھا۔

بغیر عمامہ کے کفن کا بیان

اسمٰعیل، مالک، ہشام بن عروہ، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول

باب ۸۰۲ الْكَفَنِ فِي ثَوْبَيْنِ :۔

۱۱۸۵ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ إِذْ وَقَعَ عَلَى رَاحِلَتِهِ فَوَقَصَتْهُ أَوْ قَالَ فَأَوْقَصَتْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ وَلَا تُحَنِّطُوهُ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُلَبِّيًا۔

دو کپڑوں میں کفن کا بیان :۔

ابو النعمان، حماد، ایوب، سعید بن جبیر، ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص عرفہ میں ٹھہرا ہوا تھا، اپنی سواری سے گر گیا تو اس نے اسے کچل ڈالا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور دو کپڑوں میں کفن دو، نہ تو اسے خوشبو لگاؤ اور نہ اس کے سر کو چھپاؤ اس لئے کہ قیامت کے دن وہ لبیک کہتا ہوا اٹھے گا۔

باب ۸۰۳ الْحَنُوطِ لِلْمَيِّتِ :۔

۱۱۸۶ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ وَاقِفٌ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ إِذْ وَقَعَ مِنْ رَاحِلَتِهِ فَأَقْصَعَتْهُ أَوْ قَالَ فَأَقْعَصَتْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ وَلَا تُحَنِّطُوهُ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُلَبِّيًا۔

میت کے لئے حنوط (خوشبو) کا بیان :۔

قتیبہ، حماد، ایوب، سعید بن جبیر، ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص کو اس کے اونٹ نے کچل دیا اس حال میں کہ وہ محرم تھا اور ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور اس کو دو کپڑوں میں کفن دو نہ اس کو خوشبو ملو اور نہ اس کے سر کو ڈھانپو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن لبیک کہتا ہوا اٹھائے گا۔

باب ۸۰۴ كَيْفَ يُكَفَّنُ الْمُحْرِمُ :۔

۱۱۸۷ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَنَّ رَجُلًا وَقَصَهُ بَعِيرُهُ وَنَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ وَلَا تُمِسُّوهُ طِيبًا وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُلَبِّيًا۔

۱۱۸۸ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو وَأَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ كَانَ رَجُلٌ وَاقِفٌ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ فَوَقَعَ عَنْ رَاحِلَتِهِ قَالَ أَيُّوبُ فَوَقَصَتْهُ وَقَالَ عَمْرٌو فَأَقْصَعَتْهُ فَمَاتَ فَقَالَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ وَلَا تُحَنِّطُوهُ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ أَيُّوبُ يُلَبِّي وَقَالَ

محرم کو کس طرح کفن دیا جائے :۔

ابو النعمان، ابو عوانہ، ابو بشر، سعید بن جبیر، ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص کو اس کے اونٹ نے کچل ڈالا اس حال میں کہ وہ محرم تھا اور ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور اس کو دو کپڑوں میں کفن دو، نہ اس کو خوشبو ملو، اور نہ اس کے سر کو ڈھانپو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن احرام کی حالت میں اٹھائے گا۔

مسدد، حماد بن زید، عمرو، ایوب، سعید بن جبیر، ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عرفہ میں ٹھہرا ہوا تھا کہ اپنی سواری سے گر پڑا (ایوب نے فَوَقَصَتْهُ اور عمرو نے فَاَقْصَعَتْهُ کے لفظ کے ساتھ روایت کیا) اور اس کو کچل ڈالا پس مر گیا آپ نے فرمایا کہ اس کو پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور اس کو دو کپڑوں میں کفن دو اور نہ اسے خوشبو لگاؤ اور نہ اس کا سر ڈھانپو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے اٹھائے گا، اس حال میں کہ

للاتي بايعن قدمت البصرة تبادر ابنا لها فلم تدركه
فحدثتنا قالت دخل علينا النبي صلى الله عليه وسلم
ونحن نغسل ابنته فقال اغسلنها ثلاثا او خمسا
او اكثر من ذلك ان رأيتن ذلك بماء وسدر واجعلن
في الآخرة كافورا فاذا فرغتن فآذنني قالت فلما فرغنا
ألقى إلينا حقوه فقال أشعرنها إياه ولم يزد على ذلك
ولا أدري أي بناته وزعم ان الإشعار الففنها فيه وكذلك
كان ابن سيرين يأمر بالمرأة أن تشعر ولا تؤزر

باب ٧٩٩ هل تجعل شعر المرأة ثلاثة قرون

١١٨١ - حدثنا قبيصة حدثنا سفيان عن هشام
عن أم الهذيل عن أم عطية رضي الله عنها قالت
ضفرنا شعر بنت النبي صلى الله عليه وسلم تعني ثلاثة
قرون وقال وكيع قال سفيان ناصيتها وقرنيها.

باب ٨٠٠ يلقى شعر المرأة خلفها

١١٨٢ - حدثنا مسدد حدثنا يحيى بن سعيد عن
هشام بن حسان قال حدثتنا حفصة عن أم عطية رضي
الله عنها قالت توفيت احدى بنات النبي صلى الله
عليه وسلم فأتانا النبي صلى الله عليه وسلم فقال
اغسلنها بالسدر وترا ثلاثا او خمسا او اكثر من
ذلك ان رأيتن ذلك واجعلن في الآخرة كافورا او
شيئا من كافور فاذا فرغتن فآذنني فلما فرغنا
آذناه فألقى إلينا حقوه فضفرنا شعرها ثلاثة
قرون وألقيناها خلفها۔

باب ٨٠١ الثياب البيض للكفن

١١٨٣ - حدثنا محمد بن مقاتل أخبرنا عبد الله
أخبرنا هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة رضي
الله عنها أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كفن
في ثلاثة أثواب يمانية بيض سحولية من كرسف
ليس فيهن قميص ولا عمامة

کہ اپنے بیٹے کو جلدی پائیں تو ان سے نہ پایا اور انہوں نے ہم سے حدیث بیان کی کہ ہمارے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ہم آپ کی صاحبزادی کو غسل دے رہے تھے تو آپ نے فرمایا کہ تین یا پانچ یا اگر ضرورت سمجھو تو اس سے زائد مرتبہ غسل دو پانی اور بیری کے پتے کے ساتھ اور آخر میں کافور ملا دینا جب تم فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع دو۔ انہوں نے کہا کہ جب ہم فارغ ہوئے تو آپ نے اپنا تہبند ہماری طرف پھینک دیا اور فرمایا کہ اس کو اس کے جسم سے ملا دو اور اس سے زیادہ نہیں فرمایا اور مجھے معلوم نہیں کہ آپ کی کونسی صاحبزادی تھیں اور کہا کہ شعار سے مراد یہ ہے کہ اس میں لپیٹ دو اور ابن سیرین عورت کو حکم دیتے تھے کہ کفن میں لپیٹ دیا جائے اور تہبند نہ باندھا جائے

کیا عورت کے بالوں کو تین حصوں میں تقسیم کر دیا جائے

قبیصہ، سفیان، ہشام، ام ہذیل، ام عطیہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ام عطیہ نے کہا کہ ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کے بالوں کو گوندھ کر تین حصوں میں تقسیم کیا اور وکیع کا بیان ہے کہ سفیان نے کہا کہ ایک حصہ پیشانی کے بالوں کا اور دو حصے دونوں طرف کے بالوں کے

عورتوں کے بال پیچھے ڈال دیئے جائیں

مسدد، یحییٰ بن سعید، ہشام بن حسان، حفصہ، ام عطیہؓ سے روایت کرتی ہیں کہ ام عطیہ نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی وفات پا گئیں تو ہمارے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا کہ اس کو بیری کے پتے سے طاق بار غسل دو، تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ یا اگر ضرورت سمجھو تو اس سے زائد مرتبہ غسل دو اور آخری مرتبہ میں کافور ملا دو جب تم فارغ ہو جاؤ تو مجھے خبر کرو، جب ہم لوگ فارغ ہو گئے تو آپ کو اطلاع دی گئی آپ نے ہم لوگوں کو اپنا تہبند دیا ہم نے ان کے سر کے بالوں کو گوندھ کر تین حصے کئے اور ان کی پیٹھ کی طرف ان کو ڈال دیا

کفن کے لئے سفید کپڑوں کا بیان

محمد بن مقاتل، عبداللہ، ہشام بن عروہ، عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سوت کے بنے ہوئے یمنی سحولی (ایک جگہ کا نام) تین کپڑوں میں کفن دیا گیا تھا، ان میں نہ ہی تو قمیص تھی اور نہ عمامہ تھا۔

عن محمد عن ام عطية قالت توفيت بنت النبي صلى الله عليه وسلم فقال لنا اغسلنها ثلاثا او خمسا او اكثر من ذلك ان رأيتن فاذا فرغتن فآذنني فلما فرغنا آذناه فنزع من حقوه ازاره وقال اشعرنها اياه.

باب ۷۹۶ يجعل الكافور في آخره.

۱۱۷۹۔ حدثنا حامد بن عمر حدثنا حماد بن زيد عن ايوب عن محمد عن ام عطية قالت توفيت احدى بنات النبي صلى الله عليه وسلم فخرج فقال اغسلنها ثلاثا او خمسا او اكثر من ذلك ان رأيتن بماء وسدر واجعلن في الآخرة كافورا او شيئا من كافور فاذا فرغتن فآذنني قالت فلما فرغنا آذناه فالقى الينا حقوه فقال اشعرنها اياه وعن ايوب عن حفصة عن ام عطية رضي الله عنهما بنحوه وقالت انه قال اغسلنها ثلاثا او خمسا او سبعا او اكثر من ذلك ان رأيتن. قالت حفصة قالت ام عطية رضي الله عنها وجعلنا رأسها ثلاثة قرون.

باب ۷۹۷ نقض شعر المرأة وقال ابن سيرين لا بأس ان ينقض شعر الميت.

۱۱۸۰۔ حدثنا احمد حدثنا عبد الله بن وهب اخبرنا ابن جريج قال ايوب وسمعت حفصة بنت سيرين قالت حدثتنا ام عطية رضي الله عنها انهن جعلن رأس بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاثة قرون نقضنه ثم غسلنه ثم جعلنه ثلاثة قرون.

باب ۷۹۸ كيف الاشعار للميت وقال الحسن الخرقة الخامسة تشد بها الفخذين والوركين تحت الدرع.

۱۱۸۱۔ حدثنا احمد حدثنا عبد الله بن وهب اخبرنا ابن جريج ان ايوب اخبره قال سمعت ابن سيرين يقول جاءت ام عطية رضي الله عنها امرأة من الانصار من

نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی وفات پاگئیں تو آپ نے ہم سے فرمایا کہ اس کو تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ غسل دو یا اگر ضرورت سمجھو تو اس سے زائد مرتبہ غسل دو، جب غسل دے لو تو ہمیں خبر کرنا جب ہم فارغ ہو گئے تو آپ کو اطلاع دی، آپ نے اپنا تہبند اپنی کمر سے کھولا اور فرمایا کہ اس کو اس کے جسم سے ملا دو۔

آخر میں کافور ملانے کا بیان ؛.

حامد بن عمر، حماد بن زید، ایوب، محمد، ام عطیہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ام عطیہؓ نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی وفات پاگئیں تو آپ نکلے اور فرمایا کہ اسے تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ یا اس سے زیادہ پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اگر تم اس کی ضرورت سمجھو اور آخر میں کافور ملا دو یا یہ فرمایا کہ کچھ کافور ملاؤ، جب تم فارغ ہو جاؤ تو ہمیں خبر کرو، جب ہم فارغ ہو چکے تو آپ کو اطلاع دی، آپ نے ہم لوگوں کو اپنا تہبند دیا اور فرمایا کہ اس کو اس کے جسم سے ملا دو، اور بہ سند ایوب، حفصہ ام عطیہؓ سے اسی طرح مروی ہے، ام عطیہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو تین یا پانچ یا اگر ضروری سمجھو تو اس سے زیادہ بار غسل دو، حفصہ نے بیان کیا کہ ام عطیہ نے کہا اور ہم نے ان کے سر کے بالوں کے تین حصے کر دیئے۔

عورت کے بالوں کے کھولنے کا بیان، ابن سیرین نے بیان کیا کہ میت کے بال کھولنے میں کوئی حرج نہیں ؛.

احمد، عبداللہ بن وہب، ابن جریج، ایوب، حفصہ بنت سیرین، ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ ان (غسل دینے والی عورتوں نے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کے سر کے بالوں کے تین حصے کیے ان کو کھولا پھر دھویا پھر تین حصوں میں بانٹ دیا۔

میت کا اشعار کس طرح کیا جائے اور حسن نے بیان کیا کہ پانچویں کپڑے سے دونوں ران اور دونوں سرین کو باندھ دیا جائے اس طرح کہ قمیص کے نیچے رہے ؛.

احمد، عبداللہ بن وہب، ابن جریج، ایوب سے روایت کرتے ہیں ایوب نے ابن سیرین کو کہتے ہوئے سنا کہ ام عطیہ (انصار کی عورتوں میں سے ایک عورت جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی) بصرہ میں

فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ فَأَعْطَانَا حَقْوَهُ فَقَالَ أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهَا تَعْنِي إِزَارَهُ.

بَابٌ ۷۹۲ مَا يُسْتَحَبُّ أَنْ تُغْسَلَ وِتْرًا

۱۱۷۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهُ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ فَأَلْقَى إِلَيْنَا حَقْوَهُ فَقَالَ أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ فَقَالَ أَيُّوبُ وَحَدَّثَتْنِي حَفْصَةُ بِمِثْلِ حَدِيثِ مُحَمَّدٍ وَكَانَ فِي حَدِيثِ حَفْصَةَ اغْسِلْنَهَا وِتْرًا وَكَانَ فِيهِ ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا وَكَانَ فِيهِ أَنَّهُ قَالَ ابْدَأُوا بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مِنْهَا وَكَانَ فِيهِ أَنَّ أُمَّ عَطِيَّةَ قَالَتْ وَمَشَطْنَاهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ.

بَابٌ ۷۹۳ يُبْدَأُ بِمَيَامِنِ الْمَيِّتِ

۱۱۷۶ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غُسْلِ ابْنَتِهِ ابْدَأْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مِنْهَا.

بَابٌ ۷۹۴ مَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مِنَ الْمَيِّتِ

۱۱۷۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا غَسَّلْنَا بِنْتَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنَا وَنَحْنُ نَغْسِلُهَا ابْدَأُوا بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوءِ.

بَابٌ ۷۹۵ هَلْ تُكَفَّنُ الْمَرْأَةُ فِي إِزَارِ الرَّجُلِ

۱۱۷۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَمَّادٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ

لوگ فارغ ہوگئے تو آپ کو اطلاع دی۔ آپ نے ہمیں اپنا تہ بند دیا کہ اس کے جسم سے ملا دو، یعنی ازار بنا دو۔

طاق مرتبہ غسل دینا مستحب ہے

محمد، عبدالوہاب ثقفی، ایوب، محمد، ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ہم لوگ آپ کی صاحبزادی کو غسل دے رہے تھے تو آپ نے فرمایا کہ اس کو تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ یا اس سے زیادہ مرتبہ پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور آخیر میں کافور ملاؤ، جب تم لوگ فارغ ہو جاؤ تو ہمیں خبر کر دینا، جب ہم فارغ ہوئے تو آپ کو اطلاع دی آپ نے ہم کو اپنا تہ بند دیا اور فرمایا کہ اس کا ازار بنا دو اور ایوب نے بیان کیا کہ مجھ سے حفصہ رضی اللہ عنہا نے محمد کی حدیث کے مثل روایت کیا اور حفصہ کی حدیث میں تھا کہ اس کو طاق مرتبہ غسل دو اور اس میں یہ بھی تھا کہ تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ یا سات مرتبہ غسل دو اور یہ بھی تھا کہ آپ نے فرمایا داہنی طرف سے اور مقامات وضو سے شروع کرو اور اس میں یہ بھی تھا کہ حفصہ نے کہا کہ ہم نے کنگھی کر کے ان کے بالوں کو تین حصوں میں تقسیم کر دیا۔

میت کے دائیں طرف سے غسل شروع کرنے کا بیان

علی بن عبداللہ، اسمٰعیل بن ابراہیم، خالد، حفصہ بنت سیرین ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی کے غسل کے متعلق فرمایا کہ اس کے دائیں جانب سے اور مقامات وضو سے ابتدا کرو۔

میت کے مقامات وضو سے ابتدا کرنے کا بیان

یحیٰی بن موسیٰ، وکیع، سفیان، خالد حذاء، حفصہ بنت سیرین ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں ام عطیہ نے بیان کیا کہ جب ہم لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کو غسل دینے کا ارادہ کیا تو غسل دیتے وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں سے فرمایا اس کے دائیں طرف سے اور مقامات وضو سے ابتدا کرو۔

کیا عورت مرد کے تہ بند کا کفن پہنائی جا سکتی ہے

عبدالرحمٰن بن حماد بن عون، محمد، ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا

قُلْنَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلْ لَنَا يَوْمًا فَوَعَظَهُنَّ وَقَالَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ مَاتَ لَهَا ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ كَانُوا حِجَابًا مِنَ النَّارِ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ وَاثْنَانِ قَالَ وَاثْنَانِ وَقَالَ شَرِيكٌ عَنِ ابْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ حَدَّثَنِي أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ۔

۱۱۷۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمُوتُ لِمُسْلِمٍ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ فَيَلِجَ النَّارَ إِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا۔

بَابُ ۷۹۰ قَوْلِ الرَّجُلِ لِلْمَرْأَةِ عِنْدَ الْقَبْرِ اصْبِرِي

۱۱۷۳۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِامْرَأَةٍ عِنْدَ قَبْرٍ وَهِيَ تَبْكِي فَقَالَ اتَّقِي اللَّهَ وَاصْبِرِي۔

بَابُ ۷۹۱ غُسْلِ الْمَيِّتِ وَوُضُوئِهِ بِالْمَاءِ وَالسِّدْرِ

وَحَنَّطَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ابْنًا لِسَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ وَحَمَلَهُ وَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا الْمُسْلِمُ لَا يَنْجُسُ حَيًّا وَلَا مَيِّتًا وَقَالَ سَعِيدٌ لَوْ كَانَ نَجِسًا مَا مَسِسْتُهُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ لَا يَنْجُسُ۔

۱۱۷۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ الْأَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تُوُفِّيَتِ ابْنَتُهُ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ ذَلِكَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ

لئے ایک دن مقرر فرما دیجئے، آپ نے ان عورتوں کو نصیحت کی اور کہا کہ جس عورت کے تین بچے مر گئے ہوں تو وہ جہنم کی آگ سے حجاب ہوں گے، ایک عورت نے کہا اور دو بچوں میں، آپ نے فرمایا اور دو بچے بھی، اور شریک نے ابن اصبہانی سے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابوسعید اور ابوہریرہؓ سے اور ان دونوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے، ابوہریرہؓ نے روایت کیا جو ابھی بالغ نہ ہوئے ہوں۔

علی، سفیان، زہری، سعید بن مسیب، ابوہریرہؓ سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ نہیں مرتے ہیں کسی مسلمان کے تین بچے مگر وہ آگ میں صرف قسم پورا کرنے کے لئے داخل ہوتا ہے ابو عبداللہ نے بیان کیا وان منکم الا واردھا اور نہیں ہے تم میں سے کوئی مگر اس میں داخل ہونے والا ہے۔

کسی شخص کا عورت سے قبر کے پاس یہ کہنا کہ صبر کرو۔

آدم، شعبہ، ثابت، انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک عورت کے پاس سے گزرے جو قبر کے پاس رو رہی تھی، آپ نے فرمایا کہ اللہ سے ڈر اور صبر کر۔

میت کو پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دینے کا بیان

اور ابن عمرؓ نے سعید بن زید کے بیٹے کو خوشبو لگائی اور ان کو اٹھایا اور نماز پڑھی اور وضو نہ کیا اور ابن عباسؓ نے فرمایا کہ مسلم نہ تو زندگی میں اور نہ مرنے کے بعد نجس ہوتا ہے اور سعید نے کہا کہ اگر نجس ہوتا تو میں اسے نہ چھوتا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مومن نجس نہیں ہوتا۔

اسمٰعیل بن عبداللہ، مالک، ایوب سختیانی، ام عطیہ انصاریہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے جبکہ آپ کی لڑکی نے وفات پائی اور فرمایا کہ اس کو تین بار یا پانچ بار یا اس سے زائد بار غسل دو اگر تم اس کی ضرورت سمجھو تو پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور آخیر میں کافور ملاؤ، جب تم فارغ ہو جاؤ تو ہمیں مطلع کرو، جب ہم

باب ۷۸۷ الرَّجُلُ يَنْعَى إِلَى أَهْلِ الْمَيِّتِ بِنَفْسِهِ

۱۱۶۷ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى النَّجَاشِيَّ فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَخَرَجَ إِلَى الْمُصَلّٰى فَصَفَّ بِهِمْ وَكَبَّرَ أَرْبَعًا۔

میت کے گھروالوں کو اسکی موت کی خبر خود دینے کا بیان ؛

اسمٰعیل، مالک، ابن شہاب، سعید بن مسیب، ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کی وفات کی خبر اسی دن سنائی جس دن وہ مرا۔ آپ مصلیٰ کی طرف تشریف لے گئے، لوگوں کی صف بندی کی اور چار تکبیریں کہیں۔

۱۱۶۸ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَأُصِيبَ ثُمَّ أَخَذَهَا جَعْفَرٌ فَأُصِيبَ ثُمَّ أَخَذَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَأُصِيبَ وَإِنَّ عَيْنَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتَذْرِفَانِ ثُمَّ أَخَذَهَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ مِنْ غَيْرِ إِمْرَةٍ فَفُتِحَ لَهُ

ابومعمر، عبدالوارث، ایوب، حمید بن ہلال، انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، زید نے جھنڈا لیا وہ شہید ہو گئے، تو جعفر نے جھنڈا لیا وہ شہید ہو گئے، تو عبداللہ بن رواحہ نے جھنڈا لیا وہ بھی شہید ہو گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دونوں آنکھیں ڈبڈبائی ہوئی تھیں پھر خالد بن ولید نے بغیر سرداری کے جھنڈا لیا تو ان کے ہاتھوں پر لڑائی کا میدان فتح ہو گیا۔

باب ۷۸۸ الْإِذْنِ بِالْجَنَازَةِ وَقَالَ أَبُو رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا آذَنْتُمُونِي ؛

جنازہ کی خبر دینے کا بیان اور ابورافع نے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کیا انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے مجھے کیوں نہ خبر کی ؛

۱۱۶۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَاتَ إِنْسَانٌ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُهُ فَمَاتَ بِاللَّيْلِ فَدَفَنُوهُ لَيْلًا فَلَمَّا أَصْبَحَ أَخْبَرُوهُ فَقَالَ مَا مَنَعَكُمْ أَنْ تُعْلِمُونِي قَالُوا كَانَ اللَّيْلُ فَكَرِهْنَا وَكَانَتْ ظُلْمَةٌ أَنْ نَشُقَّ عَلَيْكَ فَأَتَى قَبْرَهُ فَصَلَّى عَلَيْهِ۔

محمد، ابومعاویہ، ابواسحاق شیبانی، شعبی، ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی جس کی عیادت کرنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جایا کرتے تھے رات کو مر گیا تو لوگوں نے اسے رات ہی کو دفن کر دیا، جب صبح ہوئی تو لوگوں نے آپ سے بیان کیا، آپ نے فرمایا کس چیز نے تم لوگوں کو روکا کہ مجھ کو خبر کرو، لوگوں نے کہا تاریک رات تھی، ہمیں برا معلوم ہوا کہ آپ کو تکلیف دیں، آپ اس کی قبر کے پاس آئے اور اس پر نماز پڑھی۔

باب ۷۸۹ فَضْلِ مَنْ مَاتَ لَهُ وَلَدٌ فَاحْتَسَبَ وَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ ؛

اس شخص کی فضیلت کا بیان جس کا بچہ مر جائے اور وہ صبر کرے اور اللہ بزرگ و برتر نے فرمایا کہ صبر کرنے والوں کو خوشخبری سنا دے ؛

۱۱۷۰ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنَ النَّاسِ مِنْ مُسْلِمٍ يُتَوَفّٰى لَهُ ثَلَاثٌ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِيَّاهُمْ

ابومعمر، عبدالوارث، عبدالعزیز، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں ہے کوئی مسلمان جس کے تین بچے مر جائیں مگر اللہ تعالیٰ ان بچوں پر فضل و رحمت کے سبب سے اس شخص کو جنت میں داخل کرے گا۔

۱۱۷۱ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْأَصْبَهَانِيِّ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النِّسَاءَ

مسلم، شعبہ، عبدالرحمٰن بن اصبہانی، ذکوان، ابوسعیدؓ سے روایت کرتے ہیں کہ عورتوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ ہم لوگوں کے

رضی اللہ عنہ فمال الیہ الناس وترکوا عمر فقال اما بعد
فمن کان منکم یعبد محمدا صلی اللہ علیہ وسلم فان محمدا
صلی اللہ علیہ وسلم قد مات ومن کان یعبد اللہ فان اللہ
حی لا یموت قال اللہ تعالیٰ وما محمد الا رسول الی الشاکرین
واللہ لکان الناس لم یکونوا یعلمون ان اللہ انزل حتی تلاھا
ابو بکر رضی اللہ عنہ فتلقاھا منہ الناس فما یسمع بشر الا یتلوھا

۱۱۶۴۔ حدثنا یحیی بن بکیر قال حدثنا اللیث عن عقیل
عن ابن شہاب قال اخبرنی خارجۃ بن زید بن ثابت ان ام
العلاء امراۃ من الانصار بایعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
اخبرتہ انہ اقتسم المھاجرون قرعۃ فطار لنا عثمان
بن مظعون فانزلناہ فی ابیاتنا فوجع وجعہ الذی توفی فیہ
فلما توفی وغسل وکفن فی اثوابہ دخل رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فقلت رحمۃ اللہ علیک ابا السائب فشھادتی
علیک لقد اکرمک اللہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم وما
یدریک ان اللہ اکرمہ فقلت بابی انت یا رسول اللہ فمن
یکرمہ اللہ فقال اما ھو فقد جاءہ الیقین واللہ انی
لارجو لہ الخیر واللہ ما ادری وانا رسول اللہ ما یفعل
بی قالت فواللہ لا ازکی احدا بعدہ ابدا۔

۱۱۶۵۔ حدثنا سعید بن عفیر قال حدثنا اللیث مثلہ و
قال نافع بن یزید عن عقیل ما یفعل بہ وتابعہ شعیب
وعمرو بن دینار ومعمر۔

۱۱۶۶۔ حدثنا محمد بن بشار قال حدثنا غندر وحدثنا
شعبۃ قال سمعت محمد بن المنکدر قال سمعت جابر بن
عبد اللہ رضی اللہ عنھما قال لما قتل ابی جعلت اکشف
الثوب عن وجھہ ابکی وینھونی عنہ والنبی صلی اللہ
علیہ وسلم لا ینھانی فجعلت عمتی فاطمۃ تبکی فقال
النبی صلی اللہ علیہ وسلم تبکین او لا تبکین ما زالت
الملئکۃ تظلہ باجنحتھا حتی رفعتموہ تابعہ ابن
جریج قال اخبرنی محمد بن المنکدر سمع جابرا رضی اللہ عنہ۔

شخص محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کرتا تھا تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے اور جو اللہ کی عبادت کرتا تھا تو اللہ زندہ ہے نہیں مرے گا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا وما محمد الا رسول۔ شاکرین تک، بخدا اس سے پہلے لوگ گویا جانتے ہی نہ تھے کہ اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی ہے یہاں تک ابوبکر نے اس آیت کی تلاوت فرمائی تو لوگوں نے یہ آیت ان سے سنکر اخذ کی اور کوئی شخص سنا نہیں جاتا تھا مگر اس کی تلاوت کرتا تھا۔

یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، خارجہ بن زید بن ثابت روایت کرتے ہیں کہ انصار کی ایک عورت ام علاء نے بیان کیا، جنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی کہ مہاجرین نے انصار کی تقسیم کا قرعہ ڈالا، ہمارے حصہ میں عثمان بن مظعون آئے، ہم نے انکو اپنے گھر میں اتارا اور انکو بیماری لاحق ہو گئی جس میں وفات پائی، جب انہوں نے وفات پائی اور نہلا کر کفن پہنائے گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، میں نے کہا اے ابو السائب تم پر اللہ کی رحمت ہو تمہارے متعلق میری شہادت یہ ہے کہ اللہ نے تمہیں معزز بنایا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں کس چیز نے بتایا، میں نے کہا یا رسول اللہ میرے باپ آپ پر فدا ہوں پھر کون ہے جس کو اللہ تعالیٰ معزز بنائے گا، آپ نے فرمایا ان پر موت آئی ہے بخدا میں اسکے لئے خیر کا امیدوار ہوں، بخدا میں یقین کے ساتھ نہیں جانتا ہوں حالانکہ میں اللہ کا رسول ہوں کہ میرے ساتھ کیا کیا جائے گا، ام علاء نے کہا کہ بخدا میں نے اس کے بعد کسی کے متعلق کبھی بھی پاک ہونے کی شہادت نہیں دی۔

سعید بن عفیر نے کہا کہ مجھ سے لیث نے اس کے مثل روایت کیا اور نافع بن یزید عقیل سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا میں نہیں جانتا کہ انکے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے گا، شعیب عمرو بن دینار اور معمر نے اس کے متابع حدیث روایت کی ہے۔

محمد بن بشار، غندر، شعبہ، محمد بن منکدر سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے جابر بن عبداللہ کو کہتے ہوئے سنا کہ جب میرے والد قتل کئے گئے تو میں کپڑا ان کے چہرے سے ہٹانے لگا اور رونے لگا اور لوگ مجھے اس سے منع کر رہے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھے منع نہیں کرتے تھے تو میری پھوپھی فاطمہ رونے لگیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم روؤ یا نہ روؤ، فرشتے اپنے پروں سے ان پر سایہ کئے رہے یہاں تک کہ تم نے انہیں اٹھا لیا، ابن جریج نے اس کے متابع حدیث روایت کی کہ مجھ سے ابن منکدر نے بیان کیا، انہوں نے جابر سے سنا۔

باب ۷۸۵ الامر باتباع الجنائز ؞

۱۱۶۱- حدثنا ابو الوليد قال حدثنا شعبة عن الاشعث قال سمعت معاوية بن سويد بن مقرن عن البراء رضي الله عنه قال امرنا النبي صلى الله عليه وسلم بسبع ونهانا عن سبع امرنا باتباع الجنائز وعيادة المريض واجابة الداعي ونصر المظلوم وابرار القسم ورد السلام وتشميت العاطس ونهانا عن آنية الفضة وخاتم الذهب والحرير والديباج والقسي والاستبرق.

۱۱۶۲- حدثنا محمد قال حدثنا عمرو بن ابي سلمة عن الاوزاعي قال اخبرنا ابن شهاب قال اخبرني سعيد بن المسيب ان ابا هريرة رضي الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: حق المسلم على المسلم خمس رد السلام وعيادة المريض واتباع الجنائز واجابة الدعوة وتشميت العاطس تابعه عبد الرزاق قال اخبرنا معمر ورواه سلامة عن عقيل ؞

جنازوں کے پیچھے پیچھے جانے کا حکم ؞

ابوالولید، شعبہ، اشعث، معاویہ بن سوید بن مقرن، براء سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو سات چیزوں کا حکم دیا اور سات باتوں سے منع فرمایا، جنازوں کے پیچھے چلنے کا، مریض کی عیادت کا اور پکارنے والے کے جواب دینے کا (دعوت قبول کرنے کا)، مظلوم کی مدد قسم کے پورا کرنے، سلام کا جواب دینے اور چھینکنے والے کی چھینک کا جواب دینے کا بھی حکم دیا اور چاندی کے برتن، سونے کی انگوٹھی، حریر، دیباج قسی اور استبرق کے استعمال سے ہمیں منع فرمایا۔

محمد، عمرو بن ابی سلمہ، اوزاعی، ابن شہاب، سعید بن مسیب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ مسلمان کے مسلمان پر پانچ حقوق ہیں، سلام کا جواب دینا، مریض کی عیادت، جنازوں کے پیچھے جانا، دعوت کا قبول کرنا، چھینکنے والے کا جواب دینا، عبدالرزاق نے اس کے متابع حدیث روایت کی اور کہا ہم سے بیان کیا معمر نے اور اس کو سلامہ نے عقیل سے روایت کیا۔

باب ۷۸۶ الدخول على الميت بعد الموت اذا ادرج في كفنه ؞

۱۱۶۳- حدثنا بشر بن محمد قال اخبرنا عبد الله قال اخبرني معمر ويونس عن الزهري قال اخبرني ابو سلمة ان عائشة رضي الله عنها زوج النبي صلى الله عليه وسلم اخبرته قالت: اقبل ابو بكر رضي الله عنه على فرسه من مسكنه بالسنح حتى نزل فدخل المسجد فلم يكلم الناس حتى دخل على عائشة رضي الله عنها فتيمم النبي صلى الله عليه وسلم وهو مسجى ببرد حبرة فكشف عن وجهه ثم اكب عليه فقبله ثم بكى فقال بابي انت يا نبي الله لا يجمع الله عليك موتتين: اما الموتة التي كتب الله عليك فقد متها. قال ابو سلمة فاخبرني ابن عباس رضي الله عنهما ان ابا بكر رضي الله عنه خرج وعمر رضي الله عنه يكلم الناس فقال اجلس فابى فقال اجلس فابى فتشهد ابو بكر

میت کے پاس جب وہ کفن میں رکھ دیا گیا ہو موت کے بعد جانے کا بیان ؞

بشر بن محمد، عبداللہ، معمر و یونس، زہری، ابوسلمہ حضرت عائشہ زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ ابوبکرؓ اپنے گھوڑے پر مقام سنح سے آئے یہاں تک کہ گھوڑے سے اترے اور مسجد میں داخل ہو گئے، کسی سے گفتگو نہ کی، یہاں تک کہ عائشہ کے پاس پہنچے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قصد کیا آپ کو یمنی چادر اڑھائی گئی تھی، آپ کے چہرے سے چادر ہٹائی پھر آپ پر جھکے اور آپ کے چہرے کو بوسہ دیا پھر روئے اور فرمایا، اے اللہ کے نبی آپ پر میرے باپ فدا ہوں اللہ آپ پر دو موتیں جمع نہ کرے گا وہ موت جو آپ کے لئے مقدر تھی وہ تو آپ پر آچکی، ابوسلمہ کا بیان ہے کہ مجھے ابن عباس نے خبر دی کہ ابوبکرؓ باہر نکلے اور عمرؓ لوگوں سے گفتگو کر رہے تھے ابوبکرؓ نے ان سے کہا کہ بیٹھ جاؤ، انہوں نے انکار کیا، پھر کہا بیٹھ جاؤ انہوں نے انکار کیا، چنانچہ ابوبکرؓ نے تشہد پڑھا، لوگ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور عمرؓ کو چھوڑ دیا، کہا اما بعد! تم میں سے جو

فقال ابو بكر رضي الله عنه ما كان ينبغي لابن ابي قحافة ان يصلي بين يدي رسول الله صلى الله عليه وسلم

ابوبکرؓ نے عرض کیا کہ ابو قحافہ کے بیٹے کیلئے مناسب نہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے نماز پڑھائے۔

١١٥٧۔ حدثنا يحيى بن سليمان قال حدثني ابن وهب قال حدثنا الثوري عن هشام عن فاطمة عن اسماء قالت دخلت على عائشة رضي الله عنها وهي تصلي قائمة والناس قيام فقلت ما شان الناس فاشارت براسها الى السماء فقلت اية فقالت براسها اي نعم

یحییٰ بن سلیمان، ابن وہب، ثوری، ہشام، فاطمہ، اسماءؓ سے روایت کرتی ہیں کہ میں عائشہؓ کے پاس پہنچی اس حال میں کہ وہ کھڑی ہو کر نماز پڑھ رہی تھیں اور لوگ بھی کھڑے تھے تو میں نے کہا لوگوں کا کیا حال ہے تو انہوں نے اپنے سر سے آسمان کی طرف اشارہ کیا میں نے کہا کیا کوئی نشانی ہے تو انہوں نے اپنے سر سے اشارہ کیا یعنی ہاں کہا۔

١١٥٨۔ حدثنا اسمعيل قال حدثني مالك عن هشام عن ابيه عن عائشة رضي الله عنها زوج النبي صلى الله عليه وسلم انها قالت صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم في بيته وهو شاك جالسا وصلى وراءه قوم قياما فاشار اليهم ان اجلسوا فلما انصرف قال انما جعل الامام ليؤتم به فاذا ركع فاركعوا واذا رفع فارفعوا

اسمٰعیل، مالک، ہشام اپنے والد سے اور وہ زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیماری کی حالت میں اپنے گھر میں بیٹھ کر نماز پڑھی اور آپ کے پیچھے قوم نے کھڑے ہو کر نماز پڑھی تو آپ نے لوگوں کی طرف اشارہ کیا کہ بیٹھ جاؤ، جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ امام اس لئے بنایا گیا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے اس لئے جب وہ رکوع کرے، تو تم بھی رکوع کرو اور جب سر اٹھائے تو تم بھی سر اٹھاؤ۔

كتاب الجنائز ۔ باب ۷۸۴

جنازوں کا بیان

في الجنائز ومن كان اخر كلامه لا اله الا الله وقيل لوهب بن منبه اليس لا اله الا الله مفتاح الجنة قال بلى ولكن ليس مفتاح الا له اسنان فان جئت بمفتاح له اسنان فتح لك والا لم يفتح لك

جنازوں کا بیان اور اس شخص کا بیان جس کا آخری کلام لا الٰہ الا اللہ ہو اور وہب بن منبہ سے کہا گیا کہ کیا لا الٰہ الا اللہ جنت کی کنجی نہیں ہے، وہب نے کہا ضرور لیکن ہر کنجی کے دندانے ہوتے ہیں اگر تم ایسی کنجی لاؤ گے جس میں دندانے ہوں تو کھل جائیگا ورنہ نہیں کھلے گا۔

١١٥٩۔ حدثنا موسى بن اسمعيل قال حدثنا مهدي بن ميمون قال حدثنا واصل الاحدب عن المعرور بن سويد عن ابي ذر رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اتاني ات من ربي فاخبرني او قال بشرني انه من مات من امتي لا يشرك بالله شيئا دخل الجنة قلت وان زنى وان سرق قال وان زنى وان سرق۔

موسیٰ بن اسمٰعیل، مہدی بن میمون، واصل احدب، معرور بن سوید ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا آیا اور اس نے مجھے خبر دی یا خوشخبری دی کہ جو شخص میری امت میں سے اس حال میں مرا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنایا ہوگا تو جنت میں داخل ہوگا میں نے کہا اگرچہ زنا اور چوری کرے فرمایا اگرچہ زنا اور چوری کرے۔

١١٦٠۔ حدثنا عمر بن حفص حدثنا ابي حدثنا الاعمش حدثنا شقيق عن عبد الله رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من مات يشرك بالله شيئا دخل النار وقلت انا من مات لا يشرك بالله شيئا دخل الجنة ۔

عمرو بن حفص، حفص، ابوالاعمش، شقیق، عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اس حال میں مرا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک بنایا ہو تو جہنم میں داخل ہوگا اور میں نے عرض کیا کہ جو شخص اس حال میں مر جائے کہ کسی کو اللہ کا شریک نہ بنایا ہو تو جنت میں داخل ہوگا۔

فَإِنْ أَشَارَ بِيَدِهِ فَاسْتَأْخِرِي عَنْهُ فَفَعَلَتِ الْجَارِيَةُ فَأَشَارَ بِيَدِهِ فَاسْتَأْخَرَتْ عَنْهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا بِنْتَ أَبِي أُمَيَّةَ سَأَلْتِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ إِنَّهُ أَتَانِي نَاسٌ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ فَشَغَلُونِي عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَهُمَا هَاتَانِ ؞

بَابٌ ۷۸۳ الْإِشَارَةُ فِي الصَّلٰوةِ قَالَهُ كُرَيْبٌ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۱۵۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَغَهُ أَنَّ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ كَانَ بَيْنَهُمْ شَيْءٌ فَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْلِحُ بَيْنَهُمْ فِي أُنَاسٍ مَعَهُ فَحُبِسَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَانَتِ الصَّلٰوةُ فَجَاءَ بِلَالٌ إِلٰى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ حُبِسَ وَقَدْ حَانَتِ الصَّلٰوةُ فَهَلْ لَكَ أَنْ تَؤُمَّ النَّاسَ قَالَ نَعَمْ إِنْ شِئْتَ فَأَقَامَ بِلَالٌ وَتَقَدَّمَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَكَبَّرَ لِلنَّاسِ وَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي فِي الصُّفُوفِ حَتّٰى قَامَ فِي الصَّفِّ فَأَخَذَ النَّاسُ فِي التَّصْفِيقِ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَا يَلْتَفِتُ فِي صَلٰوتِهِ فَلَمَّا أَكْثَرَ النَّاسُ الْتَفَتَ فَإِذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُهُ أَنْ يُصَلِّيَ فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَرَجَعَ الْقَهْقَرٰى وَرَاءَهُ حَتّٰى قَامَ فِي الصَّفِّ فَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى لِلنَّاسِ فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَا لَكُمْ حِينَ نَابَكُمْ شَيْءٌ فِي الصَّلٰوةِ أَخَذْتُمْ فِي التَّصْفِيقِ إِنَّمَا التَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ مَنْ نَابَهُ شَيْءٌ فِي صَلٰوتِهِ فَلْيَقُلْ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَإِنَّهُ لَا يَسْمَعُهُ أَحَدٌ حِينَ يَقُولُ سُبْحَانَ اللّٰهِ إِلَّا الْتَفَتَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ أَنْ تُصَلِّيَ لِلنَّاسِ حِينَ أَشَرْتُ إِلَيْكَ

فرماتے ہوئے سنا ہے اور میں آپ کو دیکھتی ہوں کہ آپ پڑھ رہے ہیں اگر وہ اپنے ہاتھ سے اشارہ کریں تو تو پیچھے ہٹ جا، چنانچہ لونڈی نے ویسا ہی کیا جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا اے بنت ابی امیہ تو نے مجھ سے عصر کے بعد کی دو رکعتوں کے متعلق پوچھا، عبد القیس کے کچھ لوگ میرے پاس آئے تو انہوں نے مجھ کو ان دو رکعتوں کے پڑھنے سے باز رکھا جو ظہر کے بعد پڑھی جاتی ہیں اور یہ دونوں رکعتیں وہی ہیں۔

نماز میں اشارہ کرنے کا بیان، اس کو کریب نے ام سلمہ سے اور انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ؞

قتیبہ بن سعید، یعقوب بن عبدالرحمن، ابو حازم، سہل بن سعد ساعدی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر ملی کہ بنی عمرو بن عوف کے درمیان کچھ جھگڑا ہے اس لئے آپ کچھ لوگوں کے ساتھ نکلے تاکہ ان کے درمیان صلح کرا دیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رکنا پڑا اور نماز کا وقت آگیا، بلالؓ حضرت ابوبکرؓ کے پاس پہنچے اور کہا کہ اے ابوبکرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روک لئے گئے ہیں اور نماز کا وقت آچکا ہے تو کیا آپ لوگوں کی امامت کریں گے؟ ابوبکرؓ نے جواب دیا، ہاں، اگر تمہاری خواہش ہو، بلالؓ نے تکبیر کہی اور ابوبکرؓ آگے بڑھے، پھر تکبیر تحریمہ کہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفوں کو چیرتے ہوئے آگے آئے یہاں تک کہ صف میں مل گئے تو لوگوں نے تالی بجانا شروع کیا اور ابوبکرؓ نماز میں کسی طرف متوجہ نہ ہوتے تھے، جب لوگوں نے بہت زیادہ تالی بجانا شروع کیا تو ابوبکرؓ مڑے اور دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (موجود) ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے حکم دیتے ہوئے اشارہ کیا کہ نماز پڑھائیں ابوبکرؓ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور اللہ کی حمد بیان کی اور الٹے پاؤں پیچھے لوٹ گئے یہاں تک کہ صف میں (آکر) کھڑے ہو گئے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے اور لوگوں کو نماز پڑھائی، جب فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ اے لوگو! تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ جب نماز میں تمہیں کوئی بات پیش آتی ہے تو تالی بجانا شروع کر دیتے ہو حالانکہ تالی بجانا تو عورتوں کے لئے ہے، جب نماز میں کوئی بات پیش آئے تو سبحان اللہ کہنا چاہیے، اس لئے کہ جو شخص بھی سبحان اللہ کہتے ہوئے سنے گا ضرور متوجہ ہوگا (پھر حضرت ابوبکرؓ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا) اے ابوبکرؓ تمہیں کس چیز نے نماز پڑھانے سے روکا جبکہ میں نے نماز پڑھانے کا اشارہ کیا

حَتّٰی یَخْطِرَ بَیْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهٖ یَقُوْلُ اذْکُرْ کَذَا وَکَذَا مَا لَمْ یَکُنْ یَذْکُرُ حَتّٰی یَظَلَّ الرَّجُلُ اِنْ یَدْرِیْ کَمْ صَلّٰی فَاِذَا لَمْ یَدْرِ اَحَدُکُمْ کَمْ صَلّٰی ثَلٰثًا اَوْ اَرْبَعًا فَلْیَسْجُدْ سَجْدَتَیْنِ وَهُوَ جَالِسٌ۔

کے دل میں خطرہ اور وسوسہ پیدا کرتا ہے اور کہتا ہے کہ فلاں فلاں باتیں یاد کر، جو یاد نہیں آتی تھیں یہاں تک کہ آدمی ایسا ہو جاتا ہے کہ اسے یاد نہیں رہتا کہ کتنی نماز پڑھی، اس لئے جب تم میں سے کسی کو یاد نہ رہے کہ کتنی نماز پڑھی ہے تین یا چار رکعت تو دو سجدے بیٹھے بیٹھے کر لے۔

باب ۷۸۱ السَّهْوِ فِی الْفَرْضِ وَالتَّطَوُّعِ وَسَجَدَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا سَجْدَتَیْنِ بَعْدَ وِتْرِهٖ

فرض اور نفل میں سجدہ سہو کا بیان، اور ابن عباسؓ نے وتر کے بعد دو سجدے کئے۔

۱۱۵۴ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا قَامَ یُصَلِّیْ جَاءَ الشَّیْطَانُ فَلَبَسَ عَلَیْهِ حَتّٰی لَا یَدْرِیْ کَمْ صَلّٰی فَاِذَا وَجَدَ ذٰلِكَ اَحَدُکُمْ فَلْیَسْجُدْ سَجْدَتَیْنِ وَهُوَ جَالِسٌ۔

عبد اللہ بن یوسف، مالک، ابن شہاب، ابوسلمہ بن عبدالرحمن، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص جب نماز پڑھنے کو کھڑا ہوتا ہے تو شیطان آکر اس کے دل میں وسوسہ پیدا کرتا ہے یہاں تک کہ اسے یاد نہیں رہتا کہ کتنی نماز پڑھی، جب تم سے کسی کو ایسی صورت پیش آئے تو بیٹھے بیٹھے دو سجدے کر لے۔

باب ۷۸۲ اِذَا کُلِّمَ وَهُوَ یُصَلِّیْ فَاَشَارَ بِیَدِهٖ وَاسْتَمَعَ

جب حالت نماز میں گفتگو کرے اپنے ہاتھ سے اشارہ کرے اور اسکو سنے

۱۱۵۵ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِی ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرٌو عَنْ بُکَیْرٍ عَنْ کُرَیْبٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَزْهَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَرْسَلُوْهُ اِلٰی عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالُوا اقْرَأْ عَلَیْهَا السَّلَامَ مِنَّا جَمِیْعًا وَسَلْهَا عَنِ الرَّکْعَتَیْنِ بَعْدَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ وَقُلْ لَهَا اِنَّا اُخْبِرْنَا اَنَّكِ تُصَلِّیْنَهُمَا وَقَدْ بَلَغَنَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْهُمَا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَکُنْتُ اَضْرِبُ النَّاسَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْهُمَا قَالَ کُرَیْبٌ فَدَخَلْتُ عَلٰی عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا فَبَلَّغْتُهَا مَا اَرْسَلُوْنِیْ فَقَالَتْ سَلْ اُمَّ سَلَمَةَ فَخَرَجْتُ اِلَیْهِمْ فَاَخْبَرْتُهُمْ بِقَوْلِهَا فَرَدُّوْنِیْ اِلٰی اُمِّ سَلَمَةَ بِمِثْلِ مَا اَرْسَلُوْنِیْ بِهٖ اِلٰی عَائِشَةَ فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَنْهٰی عَنْهُمَا ثُمَّ رَاَیْتُهٗ یُصَلِّیْهِمَا حِیْنَ صَلَّی الْعَصْرَ ثُمَّ دَخَلَ عَلَیَّ وَعِنْدِیْ نِسْوَةٌ مِّنْ بَنِیْ حَرَامٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَاَرْسَلْتُ اِلَیْهِ الْجَارِیَةَ فَقُلْتُ قُوْمِیْ بِجَنْبِهٖ قُوْلِیْ لَهٗ تَقُوْلُ لَكَ اُمُّ سَلَمَةَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سَمِعْتُكَ تَنْهٰی عَنْ هَاتَیْنِ وَاَرَاكَ تُصَلِّیْهِمَا

یحییٰ بن سلیمان، ابن وہب، عمرو، بکیر، کریب، ابن عباس، مسعود بن مخرمہ، عبدالرحمن بن ازہر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں ان حضرات نے کریب کو عائشہؓ کے پاس بھیجا اور کہا تم انہیں جا کر ہم سب کی طرف سے سلام کہو اور ان سے عصر کی نماز کے بعد دو رکعتوں کے متعلق پوچھو اور یہ کہو کہ ہم لوگوں کو معلوم ہوا ہے کہ آپ یہ دونوں رکعتیں پڑھتی ہیں حالانکہ ہمیں خبر ملی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے اور ابن عباس نے کہا کہ میں عمر بن خطاب کے ساتھ ان دو رکعت کے پڑھنے والے کو مارتا تھا، کریب نے کہا کہ میں عائشہؓ کے پاس آیا اور انہیں وہ خبر پہنچا دی جو لے کر میں آیا تھا عائشہؓ نے کہا کہ ام سلمہؓ سے پوچھو، میں ان لوگوں کے پاس واپس آیا اور وہ بات سنا دی جو عائشہؓ نے کہی تھی، پھر ان لوگوں نے مجھے ام سلمہ کے پاس وہی پیغام دیکر بھیجا جو عائشہؓ کے پاس دیکر بھیجا تھا تو ام سلمہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے منع فرماتے ہوئے سنا، پھر میں نے عصر کی نماز کے بعد آپ کو انہیں پڑھتے ہوئے دیکھا، پھر آپ میرے پاس تشریف لائے اور میرے پاس انصار میں سے بنی حرام کی چند عورتیں بیٹھی تھیں میں نے ایک لونڈی کو آپ کے پاس بھیجا اور کہا کہ آپ کے پہلو میں کھڑی ہو جا اور آپ سے بیان کر کہ ام سلمہؓ عرض کرتی ہیں کہ یا رسول اللہ میں نے آپ کو ان دونوں رکعتوں کے پڑھنے سے منع

لَيْسَ فِي حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ.

بَابُ ۷۹ مَنْ يُكَبِّرُ فِي سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

۱۱۵۱ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدَى صَلَاتَيِ الْعَشِيِّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَأَكْثَرُ ظَنِّي أَنَّهَا الْعَصْرُ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَامَ إِلَى خَشَبَةٍ فِي مُقَدَّمِ الْمَسْجِدِ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهَا وَفِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَهَابَا أَنْ يُكَلِّمَاهُ وَخَرَجَ سَرَعَانُ النَّاسِ فَقَالُوا أَقُصِرَتِ الصَّلَاةُ وَرَجُلٌ يَدْعُوهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالَ أَنَسِيتَ أَمْ قُصِرَتْ فَقَالَ لَمْ أَنْسَ وَلَمْ تُقْصَرْ قَالَ بَلَى قَدْ نَسِيتَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَكَبَّرَ ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ فَكَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ.

۱۱۵۲ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ الْأَسَدِيِّ حَلِيفِ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ وَعَلَيْهِ جُلُوسٌ فَلَمَّا أَتَمَّ صَلَاتَهُ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ فَكَبَّرَ فِي كُلِّ سَجْدَةٍ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ وَسَجَدَهُمَا النَّاسُ مَعَهُ مَكَانَ مَا نَسِيَ مِنَ الْجُلُوسِ تَابَعَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فِي التَّكْبِيرِ.

بَابُ ۸۰ إِذَا لَمْ يَدْرِ كَمْ صَلَّى ثَلَاثًا أَوْ أَرْبَعًا سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ.

۱۱۵۳ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الدَّسْتُوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نُودِيَ بِالصَّلَاةِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ وَلَهُ ضُرَاطٌ حَتَّى لَا يَسْمَعَ الْأَذَانَ فَإِذَا قُضِيَ الْأَذَانُ أَقْبَلَ فَإِذَا ثُوِّبَ بِهَا أَدْبَرَ فَإِذَا قُضِيَ التَّثْوِيبُ أَقْبَلَ

کہ ابوہریرہؓ کی حدیث میں اس کا ذکر نہیں ہے۔

اس شخص کا بیان جو سہو کے سجدوں میں تکبیر کہے۔

حفص بن عمر، یزید بن ابراہیم، محمد، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شام کی دو نمازوں سے ایک نماز پڑھی اور محمد نے کہا کہ میرا غالب گمان یہ ہے کہ وہ عصر کی نماز تھی، آپ نے دو رکعت پڑھی پھر سلام پھیرا، پھر اس لکڑی کی طرف منہ کر کے کھڑے ہوئے جو سامنے سجدہ کرنے کی جگہ میں تھی چنانچہ آپ نے اپنا ہاتھ اس پر رکھا اور ان میں ابوبکرؓ و عمرؓ بھی تھے لیکن وہ دونوں آپ سے بات کرتے ہوئے ڈرے اور لوگ جلدی سے نکل گئے اور کہنے لگے کہ کیا نماز کم کر دی گئی اور ایک شخص نے جسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ذوالیدین کہتے تھے انہوں نے کہا کہ کیا آپ بھول گئے یا نماز کم کر دی گئی تو آپ نے فرمایا نہ میں بھولا نہ نماز کم ہوئی، ذوالیدین نے کہا کہ آپ بھول گئے ہیں تو آپ نے دو رکعت نماز پڑھی پھر سلام پھیرا، پھر تکبیر کہی اور دوسرے سجدوں کی مثل یا اس سے لمبا سجدہ کیا پھر اپنا سر اٹھایا اور تکبیر کہی

قتیبہ بن سعید، لیث، ابن شہاب، اعرج، عبداللہ بن بحینہ اسدی (جو بنی عبدالمطلب کے حلیف تھے) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز میں کھڑے ہو گئے حالانکہ آپ کو کھڑا نہ ہونا چاہیے تھا، جب آپ نے اپنی نماز پوری کی تو دو سجدے کئے اور ہر سجدہ میں سلام سے پہلے بیٹھے بیٹھے تکبیر کہی اور لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ یہ دونوں سجدے کئے اس قعدہ کی جگہ جو بھول گئے، ابن جریج نے ابن شہاب سے تکبیر کے متعلق اس کے متابع حدیث روایت کی ہے۔

جب یہ نہ معلوم ہو (یاد نہ رہے) کہ کتنی رکعت پڑھی ہیں، تین یا چار تو دو سجدے بیٹھے بیٹھے کر لے۔

معاذ بن فضالہ، ہشام بن ابوعبداللہ دستوائی یحییٰ بن ابی کثیر ابوسلمہ، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب نماز کیلئے اذان کہی جاتی ہے تو شیطان گوز مارتا ہوا بھاگتا ہے یہاں تک کہ اذان کو نہ سنے جب اذان ختم ہو جاتی ہے تو وہ واپس آجاتا ہے پھر جب نماز کی تکبیر کہی جاتی ہے تو بھاگتا ہے اور جب تکبیر ختم ہو جاتی ہے تو وہ آتا ہے یہاں تک کہ انسان اور اس

١١٤٧ - حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا فَقِيْلَ لَهُ اَزِيْدَ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ صَلَّيْتَ خَمْسًا فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ۔

ابوالولید، شعبہ، حکم، ابراہیم، علقمہ، عبداللہ ابن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی پانچ رکعت نماز پڑھی تو آپؐ سے کہا گیا کیا نماز میں کچھ زیادتی ہوگئی ہے، آپؐ نے پوچھا کیا بات ہے، لوگوں نے جواب دیا آپؐ نے پانچ رکعتیں پڑھیں، پھر آپؐ نے سلام پھیرنے کے بعد دو سجدے کیے۔

بَابٌ اِذَا سَلَّمَ فِيْ رَكْعَتَيْنِ اَوْ فِيْ ثَلَاثٍ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ مِثْلَ سُجُوْدِ الصَّلٰوةِ اَوْ اَطْوَلَ

جب دو یا تین رکعتوں میں سلام پھیرلے تو نماز کے سجدوں کی طرح یا اس سے طویل سجدے کرے۔

١١٤٨ - حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلّٰى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ اَوِ الْعَصْرَ فَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ ذُو الْيَدَيْنِ الصَّلٰوةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَقَصَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِهٖ اَحَقٌّ مَا يَقُوْلُ قَالُوْا نَعَمْ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ اُخْرَيَيْنِ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ قَالَ سَعْدٌ وَرَاَيْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ صَلّٰى مِنَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ فَسَلَّمَ وَتَكَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰى مَا بَقِيَ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَقَالَ هٰكَذَا فَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

آدم، شعبہ، سعد بن ابراہیم، ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ ہم لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر یا عصر کی نماز پڑھائی تو آپؐ نے سلام پھیر دیا تو ذوالیدین نے کہا کہ یا رسول اللہ کیا نماز کم ہوگئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا کیا وہ ٹھیک کہتا ہے لوگوں نے کہا ہاں چنانچہ آپؐ نے دو رکعت اور پڑھی پھر دو سجدے کیے، سعد نے بیان کیا کہ میں نے عروہ بن زبیر کو دیکھا کہ انہوں نے مغرب کی دو رکعت نماز پڑھی انہوں نے سلام پھیرا اور گفتگو کی پھر باقی نماز پڑھی اور دو سجدے کیے اور کہا اسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا۔

بَابُ مَنْ لَمْ يَتَشَهَّدْ فِيْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ وَسَلَّمَ اَنَسٌ وَالْحَسَنُ وَلَمْ يَتَشَهَّدَا وَقَالَ قَتَادَةُ لَا يَتَشَهَّدُ

اس شخص کا بیان جس نے سجدہ سہو میں تشہد نہیں پڑھا اور سلام پھیر لیا انس اور حسن نے سلام پھیر لیا اور تشہد نہیں پڑھا اور بیان کیا کہ قتادہ تشہد نہیں پڑھتے تھے

١١٤٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ اَبِيْ تَمِيْمَةَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنَ اثْنَتَيْنِ فَقَالَ لَهُ ذُو الْيَدَيْنِ اَقَصُرَتِ الصَّلٰوةُ اَمْ نَسِيْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى اثْنَتَيْنِ اُخْرَيَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ ثُمَّ سَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ۔

عبداللہ بن یوسف، مالک بن انس، ایوب بن ابی تمیمہ سختیانی، محمد بن سیرین، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعت سے فارغ ہوئے تو ذوالیدین نے آپؐ سے عرض کیا کہ کیا نماز کم ہوگئی ہے یا آپؐ بھول گئے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا ذوالیدین ٹھیک کہتے ہیں، لوگوں نے کہا ہاں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور دو رکعت اور پڑھی، پھر سلام پھیرا پھر تکبیر کہی اور پہلے سجدوں کی طرح یا اس سے طویل سجدہ کیا پھر سر اٹھایا۔

١١٥٠ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عَلْقَمَةَ قَالَ قُلْتُ لِمُحَمَّدٍ فِيْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ تَشَهُّدٌ قَالَ

سلیمان بن حرب، حماد، سلمہ بن علقمہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے محمد بن سیرین سے پوچھا کیا سجدہ سہو میں تشہد ہے تو کہا

رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اُذِّنَ بِالصَّلٰوۃِ اَدْبَرَ الشَّیْطَانُ لَہٗ ضُرَاطٌ حَتّٰی لَا یَسْمَعَ التَّاْذِیْنَ فَاِذَا سَکَتَ الْمُؤَذِّنُ اَقْبَلَ فَاِذَا ثُوِّبَ اَدْبَرَ فَاِذَا سَکَتَ اَقْبَلَ فَلَا یَزَالُ بِالْمَرْءِ یَقُوْلُ لَہٗ اذْکُرْ مَا لَمْ یَکُنْ یَذْکُرُ حَتّٰی لَا یَدْرِیْ کَمْ صَلّٰی قَالَ اَبُوْ سَلَمَۃَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِذَا فَعَلَ اَحَدُکُمْ ذٰلِکَ فَلْیَسْجُدْ سَجْدَتَیْنِ وَھُوَ قَاعِدٌ وَسَمِعَہٗ اَبُوْ سَلَمَۃَ مِنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ۔

۱۱۴۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ اَخْبَرَنِی ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِیْدٍ الْمَقْبُرِیِّ قَالَ قَالَ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَقُوْلُ النَّاسُ اَکْثَرَ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ فَلَقِیْتُ رَجُلًا فَقُلْتُ بِمَا قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْبَارِحَۃَ فِی الْعَتَمَۃِ فَقَالَ لَا اَدْرِیْ فَقُلْتُ اَلَمْ تَشْہَدْھَا قَالَ بَلٰی قُلْتُ لٰکِنْ اَنَا اَدْرِیْ قَرَاَ سُوْرَۃَ کَذَا وَکَذَا۔

باب ۷۷۵ مَا جَآءَ فِی السَّھْوِ اِذَا قَامَ مِنْ رَکْعَتَیِ الْفَرِیْضَۃِ :.

۱۱۴۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِکُ بْنُ اَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِہَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بُحَیْنَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ صَلّٰی لَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَکْعَتَیْنِ مِنْ بَعْضِ الصَّلَوَاتِ ثُمَّ قَامَ فَلَمْ یَجْلِسْ فَقَامَ النَّاسُ مَعَہٗ فَلَمَّا قَضٰی صَلٰوتَہٗ وَنَظَرْنَا تَسْلِیْمَہٗ کَبَّرَ قَبْلَ التَّسْلِیْمِ فَسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ وَھُوَ جَالِسٌ ثُمَّ سَلَّمَ۔

۱۱۴۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بُحَیْنَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَامَ مِنَ اثْنَتَیْنِ مِنَ الظُّھْرِ لَمْ یَجْلِسْ بَیْنَھُمَا فَلَمَّا قَضٰی صَلٰوتَہٗ سَجَدَ سَجْدَتَیْنِ ثُمَّ سَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِکَ۔

باب ۷۷۶ اِذَا صَلّٰی خَمْسًا :.

کہی جاتی ہے تو شیطان گوز مارتا ہوا بھاگتا ہے یہاں تک کہ اذان کی آواز نہ سنے، جب موذن خاموش ہو جاتا ہے تو وہ واپس آتا ہے، جب تکبیر کہی جاتی ہے تو بھاگتا ہے، جب تکبیر خاموش ہو جاتا ہے تو پھر آتا ہے اور آدمی سے کہتا ہے کہ فلاں بات یاد کر جو اسے یاد نہیں آتا تھا یہاں تک کہ وہ نمازی نہیں جانتا کہ اس نے کتنی نماز پڑھی، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے کہا کہ جب تم میں سے کوئی شخص ایسا کرے تو دو سجدے کرلے اس حال میں کہ بیٹھا ہوا ہو اور اس کو ابو سلمہ نے ابوہریرہ سے سنا ہے۔

محمد بن مثنی، عثمان بن عمر، ابن ابی ذئب، سعید مقبری سے روایت کرتے ہیں کہ ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ لوگ کہتے ہیں کہ ابوہریرہ بہت زیادہ روایت کرتے ہیں، میں ایک شخص سے ملا اور اس سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گزشتہ رات عشاء کی نماز میں کونسی سورت پڑھی تھی اس نے کہا میں نہیں جانتا تو میں نے پوچھا کیا تم نماز میں موجود نہ تھے، اس شخص نے جواب دیا ہاں تو میں نے کہا لیکن مجھے یاد ہے کہ آپ نے فلاں فلاں سورت پڑھی تھی۔

ان روایتوں کا بیان جو سجدۂ سہو کے بارے میں وارد ہوئی ہیں جبکہ فرض کی دو رکعتوں سے (بغیر تشہد پڑھے) کھڑا ہو جائے :.

عبداللہ بن یوسف، مالک بن انس، ابن شہاب، عبدالرحمٰن اعرج عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازوں میں سے ایک نماز دو رکعت پڑھائی پھر کھڑے ہو گئے اور بیٹھے نہیں تو لوگ بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے، جب نماز پوری کی اور ہم نے آپ کے سلام کو دیکھا کہ آپ نے سلام سے پہلے دو سجدے کئے اس حال میں کہ آپ بیٹھے ہوئے تھے پھر سلام پھیرا۔

عبداللہ بن یوسف، مالک، یحیٰی بن سعید، عبدالرحمٰن اعرج، عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز میں دو رکعت پڑھ کر کھڑے ہو گئے اور ان دونوں کے درمیان نہ بیٹھے، جب آپ نے نماز پوری کی تو دو سجدے کئے اس کے بعد سلام پھیرا۔

پانچ رکعتیں پڑھ لینے کا بیان :.

فَاَشَارَ اِلَيْهِ يَاْمُرُهٗ اَنْ يُّصَلِّيَ فَرَفَعَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَدَهٗ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرٰى وَرَاءَهٗ حَتّٰى قَامَ فِي الصَّفِّ وَتَقَدَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى لِلنَّاسِ فَلَمَّا فَرَغَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ يَاۤاَيُّهَا النَّاسُ مَالَكُمْ حِيْنَ نَابَكُمْ شَيْءٌ فِي الصَّلٰوةِ اَخَذْتُمْ بِالتَّصْفِيْحِ اِنَّمَا التَّصْفِيْحُ لِلنِّسَاءِ مَنْ نَابَهٗ شَيْءٌ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلْيَقُلْ سُبْحَانَ اللّٰهِ ثُمَّ الْتَفَتَ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ اَنْ تُصَلِّيَ لِلنَّاسِ حِيْنَ اَشَرْتُ اِلَيْكَ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ مَا كَانَ يَنْبَغِيْ لِابْنِ اَبِيْ قُحَافَةَ اَنْ يُّصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ ۷۷۳ الْخَصْرِ فِي الصَّلٰوةِ :.

۱۱۴۰۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نُهِيَ عَنِ الْخَصْرِ فِي الصَّلٰوةِ وَقَالَ هِشَامٌ وَّ اَبُوْ هِلَالٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۱۴۱۔ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نُهِيَ اَنْ يُّصَلِّيَ الرَّجُلُ مُخْتَصِرًا۔

بَابُ ۷۷۴ يُفَكِّرُ الرَّجُلُ الشَّيْءَ فِي الصَّلٰوةِ

وَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنِّيْ لَاُجَهِّزُ جَيْشِيْ وَاَنَا فِي الصَّلٰوةِ :.

۱۱۴۲۔ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا عُمَرُ هُوَ ابْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ سَرِيْعًا دَخَلَ عَلٰى بَعْضِ نِسَائِهٖ ثُمَّ خَرَجَ وَرَاٰى مَا فِيْ وُجُوْهِ الْقَوْمِ مِنْ تَعَجُّبِهِمْ لِسُرْعَتِهٖ فَقَالَ ذَكَرْتُ وَاَنَا فِي الصَّلٰوةِ تِبْرًا عِنْدَنَا فَكَرِهْتُ اَنْ يُّمْسِيَ اَوْ يَبِيْتَ عِنْدَنَا فَاَمَرْتُ بِقِسْمَتِهٖ :.

۱۱۴۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرٍ عَنِ الْاَعْرَجِ قَالَ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

دیتے ہوئے اشارہ کیا کہ نماز پڑھائیں ابوبکرؓ نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور اللہ کی تعریف بیان کی پھر الٹے پاؤں پیچھے کی طرف واپس ہو گئے یہاں تک کہ صف میں مل کر کھڑے ہو گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے اور لوگوں کو نماز پڑھائی جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ اے لوگو تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ جب کوئی بات تمہیں نماز میں پیش آتی ہے تو تالی بجانا شروع کر دیتے ہو تالی بجانا تو عورتوں کیلئے ہے، جس شخص کو نماز میں کوئی بات پیش آئے تو سبحان اللہ کہے، پھر ابوبکرؓ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ اے ابوبکر تمہیں کس چیز نے نماز پڑھانے سے روکا جبکہ میں نے تمہیں اشارہ کیا تھا ابوبکر نے جواب دیا کہ ابو قحافہ کے بیٹے کیلئے کسی طرح یہ مناسب نہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں نماز پڑھائے۔

نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنے کا بیان :

ابو النعمان، حماد، ایوب، محمد، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہمیں نماز میں کولھوں پر ہاتھ رکھنے سے منع کیا گیا اور ہشام اور ابو ہلال نے ابن سیرین سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

عمرو بن علی، یحیی، ہشام، محمد، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ مرد کو کمر پر ہاتھ رکھ کر نماز پڑھنے سے منع کیا گیا ہے۔

نماز میں کسی چیز کے سوچنے کا بیان اور عمرؓ نے کہا کہ میں اپنا لشکر درست کرتا ہوں حالانکہ میں نماز میں ہوتا ہوں :

اسحاق بن منصور، روح، عمر بن سعید، ابن ابی ملیکہ، عقبہ بن حارث سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عصر کی نماز پڑھی جب آپؐ نے سلام پھیرا تو جلدی سے کھڑے ہوئے اور اپنی بعض بیویوں کے پاس گئے پھر واپس ہوئے تو آپؐ نے لوگوں کے چہرے میں جلد تشریف لیجانے کے سبب سے تعجب کے اثرات دیکھے تو آپؐ نے فرمایا کہ میں نماز میں تھا تو مجھے یاد آیا کہ ہمارے پاس سونا ہے میں نے برا سمجھا کہ اسکی موجودگی میں شام ہو یا رات گذرے تو میں نے اس کے تقسیم کرنے کا حکم دیدیا۔

یحیی بن بکیر، لیث، جعفر، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب نماز کی اذان

ابن فضیل عن الاعمش عن ابراهیم عن علقمة عن عبد الله قال كنت اسلم على النبي صلى الله عليه وسلم وهو في الصلوٰة فيرد علي فلما رجعنا سلمت عليه فلم يرد علي وقال ان في الصلوٰة شغلا۔

۱۱۳۸۔ حدثنا ابو معمر حدثنا عبد الوارث حدثنا كثير بن شنظير عن عطاء بن رباح عن جابر بن عبد الله رضي الله عنهما قال بعثني رسول الله صلى الله عليه وسلم في حاجة له فانطلقت ثم رجعت وقد قضيتها فاتيت النبي صلى الله عليه وسلم فسلمت عليه فلم يرد علي فوقع في قلبي ما الله اعلم به فقلت في نفسي لعل رسول الله صلى الله عليه وسلم وجد علي اني ابطات عليه ثم سلمت عليه فلم يرد علي فوقع في قلبي اشد من المرة الاولى ثم سلمت عليه فرد علي فقال انما منعني ان ارد عليك اني كنت اصلي وكان على راحلته متوجها الى غير القبلة۔

باب ۷۲۲ رفع الایدی فی الصلوٰۃ لامر ینزل بہ

۱۱۳۹۔ حدثنا قتيبة حدثنا عبد العزيز عن ابي حازم عن سهل بن سعد رضي الله عنه قال بلغ رسول الله صلى الله عليه وسلم ان بني عمرو بن عوف بقباء كان بينهم شيء فخرج يصلح بينهم في اناس من اصحابه فحبس رسول الله صلى الله عليه وسلم وحانت الصلوٰة فجاء بلال الى ابي بكر رضي الله عنهما فقال يا ابا بكر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد حبس وقد حانت الصلوٰة فهل لك ان تؤم الناس قال نعم ان شئت فاقام بلال الصلوٰة وتقدم ابو بكر رضي الله عنه وكبر للناس وجاء رسول الله صلى الله عليه وسلم يمشي في الصفوف يشقها شقا حتى قام في الصف فاخذ الناس في التصفيح قال سهل التصفيح هو التصفيق قال وكان ابو بكر رضي الله عنه لا يلتفت في صلوٰته فلما اكثر الناس التفت فاذا رسول الله صلى الله عليه وسلم

روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کی حالت میں سلام کرتا تھا تو آپؐ جواب دیتے تھے، جب ہم واپس ہوئے میں نے آپؐ کو سلام کیا تو آپؐ نے جواب نہیں دیا اور فرمایا کہ نماز میں مشغولیت ہوتی ہے۔

ابو معمر، عبد الوارث، کثیر بن شنظیر، عطاء بن ابی رباح، جابر بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک ضرورت سے بھیجا میں چلا پھر لوٹا اس حال میں کہ آپؐ کی ضرورت پوری کر چکا تھا پھر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپؐ کو سلام کیا لیکن آپؐ نے جواب نہیں دیا، میرے دل میں خطرات پیدا ہوئے کہ اسکو اللہ ہی جانتا ہے میں نے اپنے جی میں کہا شاید رسول اللہ صلعم مجھ سے ناراض ہو گئے ہیں کہ میں آپؐ کے پاس دیر سے آیا ہوں، پھر میں نے سلام کیا لیکن آپؐ نے جواب نہیں دیا، میرے دل میں پہلی دفعہ سے زیادہ خطرہ پیدا ہوا، پھر میں نے آپؐ کو سلام کیا تو آپؐ نے مجھکو جواب دیا اور فرمایا کہ مجھے جواب دینے سے اس چیز نے روکا کہ میں نماز پڑھ رہا تھا اور آپؐ اپنی سواری پر غیر قبلہ کی طرف منہ کئے ہوئے تھے۔

کوئی ضرورت پیش آنے پر نماز میں اپنے ہاتھوں کے اٹھانے کا بیان

قتیبہ، عبد العزیز، ابو حازم، سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر ملی کہ قباء میں بنی عمرو بن عوف کے درمیان کچھ جھگڑا ہو گیا ہے آپؐ ان کے درمیان صلح کرانے چند صحابہؓ کے ساتھ روانہ ہوئے چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو رکنا پڑا اور نماز کا وقت آگیا تو بلالؓ حضرت ابو بکرؓ کے پاس آئے اور کہا کہ اے ابو بکرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تو رک جانا پڑا اور نماز کا وقت ہو چکا ہے تو کیا آپ لوگوں کی امامت کر سکتے ہیں حضرت ابو بکرؓ نے کہا ہاں اگر تمہاری خواہش ہے چنانچہ بلالؓ نے تکبیر کہی اور ابو بکرؓ آگے بڑھے اور تکبیر تحریمہ کہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، صفوں کو چیرتے ہوئے آگے بڑھتے گئے یہاں تک کہ پہلی صف کے پاس پہنچے تو لوگوں نے تصفیح کرنا شروع کیا سہل نے کہا کہ تصفیح سے مراد تالی بجانا ہے اور ابو بکرؓ نماز میں کسی طرف متوجہ نہ ہوتے تھے، جب لوگوں نے بہت زیادہ تالی بجانا شروع کیا تو مڑ کر دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپؐ نے ان کی طرف حکم

جَهَنَّمَ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا حِينَ رَأَيْتُمُونِي تَأَخَّرْتُ وَرَأَيْتُ فِيهَا عَمْرَو بْنَ لُحَيٍّ وَهُوَ الَّذِي سَيَّبَ السَّوَائِبَ۔

تم نے مجھے دیکھا ہوگا کہ میں پیچھے ہٹا اور میں نے اس میں عمرو بن لحی کو دیکھا اور یہی وہ شخص ہے جس نے سائبہ کی رسم ایجاد کی۔

بَابُ ۶۸ مَا يَجُوزُ مِنَ الْبُصَاقِ وَالنَّفْخِ فِي الصَّلٰوةِ وَيُذْكَرُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو نَفَخَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سُجُودِهِ فِي كُسُوفٍ۔

نماز میں تھوکنے اور پھونکنے کا جائز ہونا اور عبداللہ بن عمرو سے منقول ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسوف کی نماز میں سجدے میں پھونک ماری تھی۔

۱۱۳۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَتَغَيَّظَ عَلَى أَهْلِ الْمَسْجِدِ وَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ قِبَلَ أَحَدِكُمْ فَإِذَا كَانَ فِي صَلَاتِهِ فَلَا يَبْزُقَنَّ أَوْ قَالَ لَا يَتَنَخَّمَنَّ ثُمَّ نَزَلَ فَحَتَّهَا بِيَدِهِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا إِذَا بَزَقَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْزُقْ عَلَى يَسَارِهِ۔

سلیمان بن حرب، حماد، ایوب، نافع، ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی طرف بلغم پھینکا ہوا دیکھا مسجد والوں پر غصہ ہوئے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے قبلہ کی طرف ہے جب کوئی شخص نماز میں ہو تو نہ تھوکے اور نہ بلغم پھینکے پھر منبر سے اترے اور اس کو اپنے ہاتھ سے کھرچ کر صاف کر دیا اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص تھوکے تو اپنی بائیں طرف تھوکے۔

۱۱۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَإِنَّهُ يُنَاجِي رَبَّهُ فَلَا يَبْزُقَنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ وَلٰكِنْ عَنْ شِمَالِهِ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى۔

محمد، غندر، شعبہ، قتادہ، انس رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا جو شخص نماز میں ہوتا ہے وہ اپنے رب سے مناجات کرتا ہے اس لئے نہ تو اپنے سامنے اور نہ ہی اپنے دائیں طرف تھوکے بلکہ اپنے بائیں طرف اپنے بائیں پاؤں کے نیچے تھوکے۔

بَابُ ۶۹ مَنْ صَفَّقَ جَاهِلًا مِنَ الرِّجَالِ فِي صَلٰوتِهِ لَمْ تَفْسُدْ صَلٰوتُهُ فِيهِ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

جو شخص جہالت کی وجہ سے اپنی نماز میں تالی بجائے تو اس کی نماز فاسد نہ ہوگی، اس میں سہل بن سعدؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔

بَابُ ۷۰ إِذَا قِيلَ لِلْمُصَلِّي تَقَدَّمْ أَوِ انْتَظِرْ فَانْتَظَرَ فَلَا بَأْسَ۔

جب نمازی سے کہا جائے کہ آگے بڑھو یا انتظار کرو اور اس نے انتظار کیا تو کوئی مضائقہ نہیں۔

۱۱۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّاسُ يُصَلُّونَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ عَاقِدُوا أُزْرِهِمْ مِنَ الصِّغَرِ عَلَى رِقَابِهِمْ فَقِيلَ لِلنِّسَاءِ لَا تَرْفَعْنَ رُءُوسَكُنَّ حَتّٰى يَسْتَوِيَ الرِّجَالُ جُلُوسًا۔

محمد بن کثیر، سفیان، ابو حازم، سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تھے اور چھوٹا ہونے کے سبب سے ازار اپنی گردنوں پر باندھے ہوتے تھے تو عورتوں سے کہا جاتا تھا کہ اپنے سروں کو نہ اٹھاؤ جب تک کہ مرد سیدھے ہو کر نہ بیٹھ جائیں۔

بَابُ ۷۱ لَا يَرُدُّ السَّلَامَ فِي الصَّلٰوةِ

نماز میں سلام کا جواب نہ دے۔

۱۱۳۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

عبداللہ بن ابی شیبہ، ابن فضیل، اعمش، ابراہیم، علقمہ، عبداللہؓ سے

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى صَلٰوةً قَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ عَرَضَ لِي فَشَدَّ عَلَيَّ لِيَقْطَعَ الصَّلٰوةَ عَلَيَّ فَأَمْكَنَنِي اللهُ مِنْهُ فَذَعَتُّهُ وَلَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أُوثِقَهُ إِلٰى سَارِيَةٍ حَتّٰى تُصْبِحُوا فَتَنْظُرُوا إِلَيْهِ فَذَكَرْتُ قَوْلَ سُلَيْمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَبِّ هَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي فَرَدَّهُ اللهُ خَاسِئًا ثُمَّ قَالَ النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ فَذَعَتُّهُ بِالذَّالِ أَيْ خَنَقْتُهُ وَفَدَعَتُّهُ مِنْ قَوْلِ اللهِ يَوْمَ يُدَعُّونَ أَيْ يُدْفَعُونَ وَالصَّوَابُ فَدَعَتُّهُ إِلَّا أَنَّهُ كَذَا قَالَ بِتَشْدِيدِ الْعَيْنِ وَالتَّاءِ۔

بَابُ ۶۷ إِذَا انْفَلَتَتِ الدَّابَّةُ فِي الصَّلٰوةِ

وَقَالَ قَتَادَةُ إِنْ أُخِذَ ثَوْبُهُ يَتْبَعُ السَّارِقَ وَيَدَعُ الصَّلٰوةَ

۱۱۳۲ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا الْأَزْرَقُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ كُنَّا بِالْأَهْوَازِ نُقَاتِلُ الْحَرُوْرِيَّةَ فَبَيْنَا أَنَا عَلٰى جُرُفِ نَهْرٍ إِذَا رَجُلٌ يُصَلِّي وَإِذَا لِجَامُ دَابَّتِهِ بِيَدِهِ فَجَعَلَتِ الدَّابَّةُ تُنَازِعُهُ وَجَعَلَ يَتْبَعُهَا قَالَ شُعْبَةُ هُوَ أَبُو بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيُّ فَجَعَلَ رَجُلٌ مِنَ الْخَوَارِجِ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ افْعَلْ بِهٰذَا الشَّيْخِ فَلَمَّا انْصَرَفَ الشَّيْخُ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ قَوْلَكُمْ وَإِنِّي غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّ غَزَوَاتٍ أَوْ سَبْعَ غَزَوَاتٍ أَوْ ثَمَانَ وَشَهِدْتُ تَيْسِيْرَهُ وَإِنِّي إِنْ كُنْتُ أَنْ أُرَاجِعَ مَعَ دَابَّتِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَدَعَهَا تَرْجِعُ إِلٰى مَأْلَفِهَا فَيَشُقُّ عَلَيَّ۔

۱۱۳۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ سُوْرَةً طَوِيْلَةً ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ بِسُوْرَةٍ أُخْرٰى ثُمَّ رَكَعَ حَتّٰى قَضَاهَا وَسَجَدَ ثُمَّ فَعَلَ ذٰلِكَ فِي الثَّانِيَةِ ثُمَّ قَالَ إِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَصَلُّوْا حَتّٰى يُفْرَجَ عَنْكُمْ لَقَدْ رَأَيْتُ فِي مَقَامِي هٰذَا كُلَّ شَيْءٍ وُعِدْتُهُ حَتّٰى لَقَدْ رَأَيْتُ أُرِيْدُ أَنْ آخُذَ قِطْفًا مِنَ الْجَنَّةِ حِيْنَ رَأَيْتُمُوْنِي جَعَلْتُ أَتَقَدَّمُ وَلَقَدْ رَأَيْتُ

سامنے آیا اور مجھ پر دشوار کر دیا گیا کہ نماز کو توڑ دے تو اللہ تعالیٰ نے مجھ کو اس پر غلبہ عطا کیا اور میں نے اسکو مغلوب کر لیا اور میں نے ارادہ کیا کہ اسے ایک ستون سے باندھ دوں تاکہ صبح کے وقت تم لوگ اسے دیکھ سکو پھر میں نے حضرت سلیمان علیہ السلام کا یہ قول یاد کیا کہ رب ھب لی ملکا لا ینبغی لاحد من بعدی تو اللہ تعالیٰ نے اس کو نامراد و ذلیل کر کے واپس کر دیا پھر نضر بن اسماعیل نے کہا کہ ذعتہ سے مراد ہے میں نے اسکا گلا گھونٹا اور دعتہ اللہ تعالیٰ کے قول یوم یدعون سے ماخوذ ہے یعنی وہ دفع کرتے ہیں اور صحیح فدعتہ ہے مگر یہ کہ عین اور تار کی تشدید کے ساتھ اسی طرح بیان کیا

اگر نماز کی حالت میں کسی کا جانور بھاگ جائے اور قتادہ نے کہا کہ اگر چور کسی کا کپڑا لے لے تو اس کے پیچھے دوڑے اور نماز چھوڑ دے۔

آدم، شعبہ، ازرق بن قیس سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم اہواز میں تھے خارجیوں سے جنگ کر رہے تھے ہم لوگ ایک نہر کے کنارے پر تھے کہ ایک مرد کو دیکھا نماز پڑھ رہا تھا اور اسکی سواری کا لگام اس کے ہاتھ میں تھا اور سواری اس سے جھگڑ رہی تھی (یعنی بدکتی تھی) اور یہ اس کے پیچھے جاتا تھا شعبہ نے بیان کیا کہ وہ شخص ابو برزہ اسلمی تھے، خارجیوں میں سے ایک شخص کہنے لگا کہ اے اللہ اس بڈھے کا برا ہو۔ جب وہ ضعیف شخص نماز سے فارغ ہوئے تو کہا میں نے تمہاری بات سنی اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چھ یا سات یا آٹھ غزوات میں شرکت کی ہے اور میں نے آپ کی سہولت پسندی دیکھی میں اپنے جانور کے ساتھ واپس ہوتا تو یہ بہتر تھا اس سے کہ میں اس کو چھوڑ دیتا اور وہ اپنے اصطبل کی طرف لوٹ جاتا اور میرے لئے واپسی دشوار ہوتی۔

محمد بن مقاتل، عبداللہ، یونس، زہری، عروہ سے روایت کرتے ہیں عائشہ نے بیان کیا کہ سورج گرہن ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے ایک طویل سورت پڑھی پھر رکوع کیا تو اسکو طویل کیا پھر اپنا سر اٹھایا پھر ایک دوسری سورت سے شروع کیا پھر رکوع کیا یہاں تک کہ اسکو پورا کیا اور سجدہ کیا پھر یہی دوسری رکعت میں کیا پھر فرمایا کہ یہ دونوں اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جب تم یہ دیکھو تو نماز پڑھو یہاں تک کہ سورج گرہن تم سے دور ہو جائے میں نے اپنی اس جگہ میں تمام وہ چیزیں دیکھیں جن کا مجھ سے وعدہ کیا گیا ہے یہاں تک کہ میں ارادہ کر رہا ہوں کہ میں جنت سے ایک خوشہ لے رہا ہوں جس وقت کہ تم نے مجھے دیکھا ہوگا کہ میں آگے بڑھ رہا ہوں اور میں نے جہنم بھی دیکھا کہ اس میں سے بعض بعض کو کھا رہا ہے جبکہ

وَأَنْ أَتِمُّوا ثُمَّ دَخَلَ الْحُجْرَةَ وَأَرْخَى السِّتْرَ وَتُوُفِّيَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ

(آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) داخل ہوئے اور پردہ چھوڑ دیا اور اسی دن وفات پائی۔

باب ۷۶۳ إِذَا دَعَتِ الْأُمُّ وَلَدَهَا فِي الصَّلٰوةِ

وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي جَعْفَرٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَادَتِ امْرَأَةٌ ابْنَهَا وَهُوَ فِيْ صَوْمَعَةٍ قَالَتْ يَا جُرَيْجُ قَالَ اَللّٰهُمَّ أُمِّيْ وَصَلٰوتِيْ فَقَالَتْ يَا جُرَيْجُ قَالَ اَللّٰهُمَّ أُمِّيْ وَصَلٰوتِيْ قَالَتْ يَا جُرَيْجُ قَالَ اَللّٰهُمَّ أُمِّيْ وَصَلٰوتِيْ قَالَتْ اَللّٰهُمَّ لَا يَمُوْتُ جُرَيْجٌ حَتّٰى يَنْظُرَ فِيْ وَجْهِ الْمَيَامِيْسِ وَكَانَتْ تَأْوِيْ إِلٰى صَوْمَعَتِهِ رَاعِيَةٌ تَرْعَى الْغَنَمَ فَوَلَدَتْ فَقِيْلَ لَهَا مِمَّنْ هٰذَا الْوَلَدُ قَالَتْ مِنْ جُرَيْجٍ نَزَلَ مِنْ صَوْمَعَتِهِ قَالَ جُرَيْجٌ أَيْنَ هٰذِهِ الَّتِيْ تَزْعُمُ أَنَّ وَلَدَهَا لِيْ قَالَ يَا بَابُوْسُ مَنْ أَبُوْكَ قَالَ رَاعِي الْغَنَمِ

جب ماں اپنے بچہ کو نماز میں پکارے اور لیث نے بواسطہ جعفر عبد الرحمٰن بن ہرمز ابوہریرہؓ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک عورت نے اپنے بیٹے کو پکارا اور وہ اپنے عبادت خانہ میں تھا کہ اے جریج، اس نے کہا اے میرے اللہ میری ماں اور میری نماز اسکی ماں نے پکارا اے جریج، اس نے کہا اے میرے اللہ میری ماں اور میری نماز پھر اسکی ماں نے پکارا اے جریج، اس نے کہا اے میرے اللہ میری ماں اور میری نماز پھر اسکی ماں نے کہا کہ اے اللہ جریج کو موت نہ آئے جبتک کہ کسی زانیہ عورت کا منہ نہ دیکھ لے اور ایک عورت اسکے عبادتخانہ کے پاس آتی تھی جو بکریاں چراتی تھی اس نے بچہ جنا تو اس سے کہا گیا کہ یہ بچہ کس کا ہے اس نے کہا جریج کا جو اپنے عبادتخانہ سے نیچے آیا تھا جریج نے کہا کہاں ہے وہ عورت جو دعوی کرتی ہے کہ اسکا بچہ مجھ سے ہے اور اس نے کہا اے بابوس تمہارا باپ کون ہے، کہا بکری کا چرواہا۔

باب ۷۶۴ مَسْحِ الْحَصَا فِي الصَّلٰوةِ

۱۱۲۸۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُعَيْقِيْبٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الرَّجُلِ يُسَوِّي التُّرَابَ حَيْثُ يَسْجُدُ قَالَ إِنْ كُنْتَ فَاعِلًا فَوَاحِدَةً۔

نماز میں کنکریوں کے ہٹانے کا بیان۔

ابو نعیم، شیبان، یحییٰ، ابوسلمہ، معیقیب سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے متعلق جو سجدہ کرنے کی جگہ پر مٹی برابر کرتے فرمایا، کہ اگر ایسا کرنا ہی چاہتے ہو تو بس ایک دفعہ کر لو۔

باب ۷۶۵ بَسْطِ الثَّوْبِ فِي الصَّلٰوةِ لِلسُّجُوْدِ

۱۱۲۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ حَدَّثَنَا غَالِبٌ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ شِدَّةِ الْحَرِّ فَإِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ أَحَدُنَا أَنْ يُّمَكِّنَ وَجْهَهُ مِنَ الْأَرْضِ بَسَطَ ثَوْبَهُ فَسَجَدَ عَلَيْهِ۔

نماز میں سجدے کے لئے کپڑا بچھانے کا بیان۔

مسدد، بشر، غالب، بکر بن عبداللہ، انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم گرمی کی شدت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے اور جب ہم میں سے بعض اسکی قدرت نہ رکھتا کہ زمین پر اپنا چہرہ رکھ سکے تو اپنا کپڑا اس پر پھیلاتا اور اس پر سجدہ کرتا۔

باب ۷۶۶ مَا يَجُوْزُ مِنَ الْعَمَلِ فِي الصَّلٰوةِ

۱۱۳۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَمُدُّ رِجْلِيْ فِيْ قِبْلَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَإِذَا سَجَدَ غَمَزَنِيْ فَرَفَعْتُهَا فَإِذَا قَامَ مَدَدْتُهَا

نماز میں کونسا عمل جائز ہے۔

عبداللہ بن مسلمہ، مالک، ابوالنضر، ابوسلمہ، عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں اپنا پاؤں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دراز کئے رہتی اور آپؐ نماز پڑھتے جب آپ سجدہ کرتے تو میرا پاؤں دبا دیتے تو میں اسکو اٹھا لیتی، جب کھڑے ہو جاتے تو میں پھر پیر پھیلا دیتی۔

۱۱۳۱۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ

محمود، شبابہ، شعبہ، محمد بن زیاد، ابوہریرہؓ سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ایک نماز پڑھی تو فرمایا کہ شیطان میرے

عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَقُولُ التَّحِيَّةَ فِي الصَّلٰوةِ وَنُسَمِّي وَيُسَلِّمُ بَعْضُنَا عَلٰى بَعْضٍ فَسَمِعَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قُولُوا التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ فَإِنَّكُمْ إِذَا فَعَلْتُمْ ذٰلِكَ فَقَدْ سَلَّمْتُمْ عَلٰى كُلِّ عَبْدٍ لِلّٰهِ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ۔

حصین بن عبدالرحمن، ابو وائل، عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم لوگ نماز میں التحیات پڑھتے تھے اور نام لیتے تھے اور ہم میں سے بعض ایک دوسرے کو سلام کرتا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو سنا تو فرمایا کہ کہو التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ جب تم نے ایسا کیا تو تم نے آسمان وزمین میں اللہ تعالیٰ کے ہر صالح بندے پر سلام بھیجا۔

بَابُ ٦١ التَّصْفِيقِ لِلنِّسَاءِ

عورتوں کے تالی بجانے کا بیان

١١٢٥۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ۔

علی بن عبداللہ، سفیان، زہری، ابوسلمہ، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ مردوں کے لئے تسبیح ہے اور عورتوں کے لئے تالی بجانا ہے۔

١١٢٦۔ حَدَّثَنَا يَحْيٰى أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيحُ لِلنِّسَاءِ۔

یحییٰ، وکیع، سفیان، ابوحازم، سہل بن سعد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مردوں کے لئے تسبیح اور عورتوں کے لئے تالی بجانا ہے۔

بَابُ ٦٢ مَنْ رَجَعَ الْقَهْقَرٰى فِي صَلَاتِهِ أَوْ تَقَدَّمَ بِأَمْرٍ يَنْزِلُ بِهِ رَوَاهُ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس شخص کا بیان جو اپنی نماز میں الٹے پاؤں پھر جائے یا کسی پیش آنے والے امر کی بنا پر آگے بڑھ جائے اس کو سہل بن سعد نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا

١١٢٧۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ الْمُسْلِمِينَ بَيْنَا هُمْ فِي الْفَجْرِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَأَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُصَلِّي بِهِمْ فَفَجَأَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَشَفَ سِتْرَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَنَظَرَ إِلَيْهِمْ وَهُمْ صُفُوفٌ فَتَبَسَّمَ يَضْحَكُ فَنَكَصَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰى عَقِبَيْهِ وَظَنَّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ أَنْ يَخْرُجَ إِلَى الصَّلٰوةِ وَهَمَّ الْمُسْلِمُونَ أَنْ يَفْتَتِنُوا فِي صَلَاتِهِمْ فَرَحًا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَأَوْهُ فَأَشَارَ بِيَدِهِ

بشر بن محمد، عبداللہ، یونس، زہری، انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ دوشنبہ کے دن فجر کے وقت مسلمان نماز میں مشغول تھے اور ابوبکرؓ انہیں نماز پڑھا رہے تھے اچانک نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکے سامنے آگئے، حضرت عائشہؓ کے حجرے کا پردہ اٹھایا اور انکی طرف دیکھا کہ لوگ صف بستہ ہیں اور آپؐ مسکرا کر ہنسنے لگے ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنی ایڑیوں کے بل پیچھے مڑے اور گمان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کیلئے نکلنا چاہتے ہیں اور مسلمانوں نے ارادہ کیا کہ اپنی نماز توڑ دیں جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو لوگوں نے خوش ہو کر دیکھا آپؐ نے اپنے ہاتھوں سے اشارہ کیا کہ نماز پوری کرو پھر حجرہ میں

فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْنَا وَقَالَ إِنَّ فِي الصَّلٰوةِ شُغْلًا ۔

۱۱۲۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا هُرَيْمُ بْنُ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ ۔

۱۱۲۲۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى أَخْبَرَنَا عِيسٰى عَنْ إِسْمٰعِيلَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ شُبَيْلٍ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ قَالَ قَالَ لِي زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ إِنْ كُنَّا لَنَتَكَلَّمُ فِي الصَّلٰوةِ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلِّمُ أَحَدُنَا صَاحِبَهُ بِحَاجَتِهِ حَتّٰى نَزَلَتْ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ الْآيَةَ فَأُمِرْنَا بِالسُّكُوتِ ۔

بَابُ ۷۵۹ مَا يَجُوزُ مِنَ التَّسْبِيحِ وَالْحَمْدِ فِي الصَّلٰوةِ لِلرِّجَالِ ۔

۱۱۲۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْلِحُ بَيْنَ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ وَحَانَتِ الصَّلٰوةُ فَجَاءَ بِلَالٌ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ حُبِسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَؤُمُّ النَّاسَ قَالَ نَعَمْ إِنْ شِئْتُمْ فَأَقَامَ بِلَالٌ الصَّلٰوةَ فَتَقَدَّمَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَصَلّٰى فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي فِي الصُّفُوفِ يَشُقُّهَا شَقًّا حَتّٰى قَامَ فِي الصَّفِّ الْأَوَّلِ فَأَخَذَ النَّاسُ بِالتَّصْفِيحِ قَالَ سَهْلٌ هَلْ تَدْرُونَ مَا التَّصْفِيحُ هُوَ التَّصْفِيقُ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَا يَلْتَفِتُ فِي صَلَاتِهِ فَلَمَّا أَكْثَرُوا الْتَفَتَ فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّفِّ فَأَشَارَ إِلَيْهِ مَكَانَكَ فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرٰى وَرَاءَهُ وَتَقَدَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى ۔

بَابُ ۷۶۰ مَنْ سَمّٰى قَوْمًا أَوْ سَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ عَلٰى غَيْرِهِ مُوَاجَهَةً وَهُوَ لَا يَعْلَمُ ۔

۱۱۲۴۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عِيسٰى حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الصَّمَدِ

نے ہمیں جواب نہیں دیا اور فرمایا کہ نماز میں خدا کی طرف دھیان ہوتا ہے۔

ابن نمیر، اسحٰق بن منصور، ہریم بن سفیان، اعمش، ابراہیم علقمہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے مثل روایت کرتے ہیں۔

ابراہیم بن موسیٰ، عیسیٰ، اسمٰعیل، حارث بن شبیل، ابن عمر شیبانی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ مجھ سے زید بن ارقم رض نے کہا کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نماز میں گفتگو کرتے تھے اور ہم سے ایک شخص دوسرے سے اپنی حاجتیں بیان کیا کرتا تھا یہاں تک کہ یہ آیت اتری کہ اپنی نمازوں کی حفاظت کرو تو ہم لوگوں کو نماز میں خاموش رہنے کا حکم دیا گیا۔

مردوں کے لئے نماز میں سبحان اللہ اور الحمدللہ کہنے کا بیان ۔

عبداللہ بن مسلمہ، عبدالعزیز بن ابی حازم اپنے والد سے اور وہ سہل رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بنی عمرو بن عوف سے صلح کی گفتگو کرنے نکلے اور نماز کا وقت آگیا تو بلال رض ابوبکر رض کے پاس آئے اور کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم روک لئے گئے ہیں اس لئے آپ لوگوں کی امامت کیجئے، انہوں نے کہا کہ اگر تم چاہتے ہو تو اقامت کہو چنانچہ بلال رض نے تکبیر کہی اور ابوبکر رض آگے بڑھے اور نماز پڑھانی شروع کی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم صفوں کو چیرتے ہوئے آئے یہاں تک کہ پہلی صف میں پہنچ گئے تو لوگوں نے تصفیح کرنی شروع کی، سہل رض نے کہا کہ تم جانتے ہو کہ تصفیح کیا ہے وہ تالی بجانا ہے، ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنی نماز میں کسی طرف متوجہ نہ ہوتے لیکن جب لوگوں نے بہت زیادہ تالی بجانا شروع کی تو مڑے اور دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہلی صف میں ہیں اور آپ نے اشارہ کیا کہ اپنی جگہ پر رہو تو ابوبکر رض نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور اللہ کی تعریف بیان کی اور پیچھے لوٹ گئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے اور نماز پڑھائی۔

اس شخص کا بیان جس نے کسی قوم کا نام لیا یا نماز میں بغیر خطاب کئے ہوئے سلام کیا اس حال میں کہ وہ نہیں جانتا ہے (جسکو سلام کیا ہے)

عمرو بن عیسیٰ، ابوعبدالصمد، عبدالعزیز بن عبدالصمد

الاقصیٰ ومسجدی ۔

باب ۷۵۷ استعانة الید فی الصلوٰۃ اذا کان من امر الصلوٰۃ وقال ابن عباس رضی اللہ عنہما یستعین الرجل فی صلاتہ من جسدہ بما شاء ووضع ابو اسحاق قلنسوتہ فی الصلوٰۃ ورفعہا ووضع علی رضی اللہ عنہ کفہ علی رصغہ الایسر الا ان یحک جلدا او یصلح ثوبا ؞

۱۱۱۹ - حدثنا عبد اللہ بن یوسف اخبرنا مالک عن مخرمۃ بن سلیمان عن کریب مولی ابن عباس انہ اخبرہ عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما انہ بات عند میمونۃ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا وہی خالتہ قال فاضطجعت علی عرض الوسادۃ واضطجع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واہلہ فی طولہا فنام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی انتصف اللیل او قبلہ بقلیل او بعدہ بقلیل ثم استیقظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجلس فمسح النوم عن وجہہ بیدہ ثم قرأ العشر آیات خواتیم سورۃ آل عمران ثم قام الی شن معلقۃ فتوضأ منہا فاحسن وضوءہ ثم قام یصلی قال عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فقمت فصنعت مثل ما صنع ثم ذہبت فقمت الی جنبہ فوضع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدہ الیمنی علی رأسی واخذ باذنی الیمنی یفتلہا بیدہ فصلی رکعتین ثم رکعتین ثم رکعتین ثم رکعتین ثم رکعتین ثم رکعتین ثم اوتر ثم اضطجع حتی جاءہ المؤذن فقام فصلی رکعتین خفیفتین ثم خرج فصلی الصبح ۔

باب ۷۵۸ ما ینہی من الکلام فی الصلوٰۃ ؞

۱۱۲۰ - حدثنا ابن نمیر حدثنا ابن فضیل حدثنا الاعمش عن ابراہیم عن علقمۃ عن عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال کنا نسلم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وہو فی الصلوٰۃ فیرد علینا فلما رجعنا من عند النجاشی سلمنا علیہ

کسی مسجد کی طرف سامان سفر باندھے مسجد حرام مسجد اقصیٰ اور میری مسجد۔

نماز میں ہاتھ سے مدد لینے کا بیان جبکہ وہ کام نماز کا ہو اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ آدمی اپنے بدن سے نماز میں مدد لے جس سے چاہے اور ابو اسحٰق نے اپنی ٹوپی نماز میں رکھی اور اٹھایا اور علی رضی اللہ عنہ اپنا ہاتھ اپنے بائیں پہنچے پر رکھتے تھے مگر یہ کہ جسم کو کھجلائیں یا اپنے کپڑے کو درست کریں ۔

عبد اللہ بن یوسف، مالک، مخرمہ بن سلیمان، کریب (ابن عباس کے آزاد کردہ غلام) نے عبد اللہ بن عباس کے متعلق روایت کیا کہ انہوں نے اپنی خالہ ام المومنین حضرت میمونہؓ کے پاس رات گزاری ابن عباسؓ کا بیان ہے کہ میں بستر کے عرض میں لیٹا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور انکی بیوی اس کے طول میں لیٹے اور آدھی رات گذرنے تک یا اس سے کچھ پہلے یا کچھ بعد تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوئے رہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے اور اپنے ہاتھوں کے ذریعہ نیند کا اثر اپنے چہرے سے دور کیا، پھر سورہ آل عمران کی آخری دس آیتیں پڑھیں بعد ازاں ایک مشک کی طرف گئے جو لٹکی ہوئی تھی اور اس سے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا پھر نماز پڑھنے کھڑے ہو گئے، عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ میں بھی کھڑا ہوا اور اسی طرح کیا جس طرح آپؐ نے کیا پھر میں گیا اور آپؐ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دایاں ہاتھ میرے سر پر رکھا اور میرے دائیں کان کو اپنے ہاتھ سے ملنے لگے، بعد ازاں آپؐ نے دو رکعت نماز پڑھی پھر دو رکعت، پھر دو رکعت پھر دو رکعت پھر دو رکعت پھر دو رکعت پڑھیں (گویا بارہ رکعتیں پڑھیں) پھر وتر پڑھے اور لیٹ رہے یہاں تک کہ موذن آئے تو آپؐ کھڑے ہوئے اور دو رکعتیں ہلکی پڑھیں پھر باہر نکلے اور فجر کی نماز پڑھائی ۔

نماز میں کلام کی ممانعت کا بیان ؞

ابن نمیر، ابن فضیل، اعمش، ابراہیم علقمہ، عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کی حالت میں سلام کرتے تھے تو آپ ہم لوگوں کو جواب دیتے تھے جب ہم لوگ نجاشی کے پاس سے واپس ہوئے ہم نے آپؐ کو سلام کیا تو آپؐ

۱۱۱۴ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي مَسْجِدَ قُبَاءٍ كُلَّ سَبْتٍ مَاشِيًا وَرَاكِبًا وَكَانَ عَبْدُ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَفْعَلُهُ۔

موسیٰ بن اسماعیل، عبدالعزیز بن مسلم، عبداللہ بن دینار ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر سنیچر کو مسجد قبا میں کبھی پیدل اور کبھی سوار ہو کر تشریف لاتے تھے، اور عبداللہ رضی اللہ عنہ کبھی اسی طرح کرتے تھے۔

باب ۷۵۴ إِتْيَانِ مَسْجِدِ قُبَاءٍ مَاشِيًا وَرَاكِبًا

مسجد قبا میں پیدل اور سوار ہو کر آنے کا بیان

۱۱۱۵ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي قُبَاءَ رَاكِبًا وَمَاشِيًا زَادَ ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ فَيُصَلِّي فِيهِ رَكْعَتَيْنِ۔

مسدد، یحییٰ، عبیداللہ، نافع، ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبا میں سوار ہو کر اور پیدل آتے تھے ابن نمیر نے اس زیادتی کے ساتھ بیان کیا کہ ہم سے عبیداللہ نے اور انہوں نے نافع سے کہ وہاں دو رکعت نماز پڑھتے تھے۔

باب ۷۵۵ فَضْلِ مَا بَيْنَ الْقَبْرِ وَالْمِنْبَرِ

قبر اور منبر نبوی کے درمیان کی جگہ کی فضیلت کا بیان

۱۱۱۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ الْمَازِنِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ۔

عبداللہ بن یوسف، مالک، عبداللہ بن ابی بکر، عباد بن تمیم عبداللہ بن زید مازنی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے گھر اور منبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔

۱۱۱۷ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَمِنْبَرِي عَلَى حَوْضِي۔

مسدد، یحییٰ، عبیداللہ، خبیب بن عبدالرحمٰن، حفص بن عاصم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہے۔

باب ۷۵۶ مَسْجِدِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ

بیت المقدس کی مسجد کا بیان

۱۱۱۸ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ سَمِعْتُ قَزَعَةَ مَوْلَى زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ بِأَرْبَعٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْجَبْنَنِي وَآنَقْنَنِي قَالَ لَا تُسَافِرِ الْمَرْأَةُ يَوْمَيْنِ إِلَّا مَعَهَا زَوْجُهَا أَوْ ذُو مَحْرَمٍ وَلَا صَوْمَ فِي يَوْمَيْنِ الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ صَلَاتَيْنِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَلَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ

ابوالولید، شعبہ، عبدالملک، قزعہ (زیاد کے آزاد کردہ غلام) بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے چار باتیں بیان کرتے ہوئے سنا جو مجھ کو بہت اچھی اور خوشگوار معلوم ہوئیں، فرمایا، عورت دو دن کا سفر نہ کرے مگر اس حال میں کہ اس کے ساتھ اس کا شوہر یا ایسا رشتہ دار ہو جس سے نکاح حرام ہے اور عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے دن روزہ رکھے اور نہ نماز پڑھے دو نمازوں کے بعد ایک فجر کے بعد جب تک آفتاب طلوع نہ ہو جائے اور عصر کے بعد جب تک آفتاب غروب نہ ہو جائے اور نہ سوائے تین مسجدوں کے

باب ۵۱ فَضْلِ الصَّلوٰۃِ فِیْ مَسْجِدِ مَکَّۃَ وَالْمَدِیْنَۃِ :.

۱۱۱۱ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ الْمَلِکِ عَنْ قَزَعَۃَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ... اَرْبَعًا قَالَ سَمِعْتُ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکَانَ غَزَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثِنْتَیْ عَشْرَۃَ غَزْوَۃً ح حَدَّثَنَا عَلِیٌّ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ سَعِیْدٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰی ثَلٰثَۃِ مَسَاجِدَ اَلْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ الرَّسُوْلِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَسْجِدِ الْاَقْصٰی۔

مکہ (مکرمہ) اور مدینہ (منورہ) کی مسجد میں نماز پڑھنے کی فضیلت کا بیان :.

حفص بن عمر، شعبہ، عبدالملک، قزعہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کو چار بار کہتے ہوئے سنا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بارہ غزوات میں شریک ہوئے تھے (۲) ح، سفیان، زہری، سعید، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا، سامان سفر نہ باندھا جائے، مگر تین مسجدوں کے لیے (۱) مسجد حرام (۲) مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور (۳) مسجد اقصیٰ۔

۱۱۱۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ زَیْدِ بْنِ رَبَاحٍ وَعُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ الْاَغَرِّ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ الْاَغَرِّ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوۃٌ فِیْ مَسْجِدِیْ ھٰذَا خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ صَلٰوۃٍ فِیْمَا سِوَاہُ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ

عبداللہ بن یوسف، مالک، زید بن رباح وعبیداللہ بن ابوعبداللہ اغر، ابوعبداللہ اغر، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اس مسجد میں نماز پڑھنا سوائے خانہ کعبہ کے دیگر تمام مساجد کی ہزار نماز سے بہتر ہے۔

باب ۵۲ مَسْجِدِ قُبَاءَ :.

قبا کی مسجد کا بیان :.

۱۱۱۳ - حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَیَّۃَ اَخْبَرَنَا اَیُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا کَانَ لَا یُصَلِّیْ مِنَ الضُّحٰی اِلَّا فِیْ یَوْمَیْنِ یَوْمَ یَقْدَمُ بِمَکَّۃَ فَاِنَّہٗ کَانَ یَقْدَمُھَا ضُحًی فَیَطُوْفُ بِالْبَیْتِ ثُمَّ یُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ خَلْفَ الْمَقَامِ وَیَوْمَ یَاْتِیْ مَسْجِدَ قُبَاءٍ فَاِنَّہٗ کَانَ یَاْتِیْہِ کُلَّ سَبْتٍ فَاِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ کَرِہَ اَنْ یَّخْرُجَ مِنْہُ حَتّٰی یُصَلِّیَ فِیْہِ قَالَ وَکَانَ یُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَزُوْرُہٗ رَاکِبًا وَّمَاشِیًا قَالَ وَکَانَ یَقُوْلُ اِنَّمَا اَصْنَعُ کَمَا رَاَیْتُ اَصْحَابِیْ یَصْنَعُوْنَ وَلَا اَمْنَعُ اَحَدًا اَنْ یُّصَلِّیَ فِیْ اَیِّ سَاعَۃٍ شَاءَ مِنْ لَّیْلٍ اَوْ نَھَارٍ غَیْرَ اَنْ لَّا یَتَحَرَّوْا طُلُوْعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوْبَھَا۔

یعقوب بن ابراہیم، ابن علیہ، ایوب، نافع سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما صرف دو دن چاشت کی نماز پڑھتے تھے اول جس دن مکہ آتے تھے اس لئے کہ وہاں چاشت کے وقت پہنچتے تھے اور خانہ کعبہ کا طواف کرتے تھے پھر مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھتے تھے دوسرے جس دن قبا میں آتے تھے وہ اس مسجد میں ہر سنیچر کے دن آتے تھے جب مسجد میں داخل ہوتے تو اس بات کو ناپسند کرتے کہ اس مسجد سے بغیر نماز پڑھے نکل جائیں ابن عمر بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہو کر اور پیادہ پا اس کی زیارت کرتے تھے اور میں اسی طرح کرتا ہوں جس طرح اپنے ساتھیوں کو کرتے ہوئے دیکھا تھا اور میں کسی کو منع کرتا ہوں کہ رات اور دن کے جس حصہ میں چاہے نماز پڑھے مگر یہ کہ آفتاب کے طلوع اور غروب کے وقت نماز کا قصد نہ کرے

باب ۵۳ مَنْ اَتٰی مَسْجِدَ قُبَاءٍ کُلَّ سَبْتٍ :.

اس شخص کا بیان جو مسجد قبا میں ہر سنیچر کو آئے :.

الذی احب ان اصلی فیه فقام رسول الله صلی الله
علیه وسلم فکبر وصففنا وراءه فصلی رکعتین ثم
سلم وسلمنا حین سلم فحبسناه علی خزیر یصنع
له فسمع اهل الدار رسول الله صلی الله علیه وسلم فی
بیتی فثاب رجال منهم حتی کثر الرجال فی البیت
فقال رجل منهم ما فعل مالك لا اراه فقال رجل منهم
ذاك منافق لا یحب الله ورسوله فقال رسول الله صلی الله
علیه وسلم لا تقل ذاك الا تراه قال لا اله الا الله
یبتغی بذلك وجه الله فقال الله ورسوله اعلم اما
نحن فوالله لا نری وده ولا حدیثه الا الی المنافقین
قال رسول الله صلی الله علیه وسلم فان الله قد حرم
علی النار من قال لا اله الا الله یبتغی بذلك وجه الله
قال محمود فحدثتها قوما فیهم ابو ایوب صاحب
رسول الله صلی الله علیه وسلم فی غزوته التی توفی
فیها ویزید بن معاویة علیهم بارض الروم فانکرها
علی ابو ایوب قال والله ما اظن رسول الله صلی الله علیه
وسلم قال ما قلت قط فکبر ذلك علی فجعلت لله
علی ان سلمنی حتی اقفل من غزوتی ان اسأل
عنها عتبان بن مالك رضی الله عنه ان وجدته حیا فی
مسجد قومه فقفلت فاهللت بحجة او بعمرة
ثم سرت حتی قدمت المدینة فاتیت بنی سالم فاذا
عتبان شیخ اعمی یصلی لقومه فلما سلم من الصلوة
سلمت علیه واخبرته من انا ثم سألته عن ذلك
الحدیث فحدثنیه کما حدثنیه اول مرة۔

باب ۷۵ التطوع فی البیت

۱۱۱۰۔ حدثنا عبد الاعلی بن حماد حدثنا وهیب عن
ایوب وعبید الله عن نافع عن ابن عمر رضی الله عنهما
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اجعلوا فی بیوتکم
من صلوتکم ولا تتخذوها قبورا تابعه عبد الوهاب عن ایوب

کھڑے ہوئے اور تکبیر کہی اور ہم نے آپ کے پیچھے صف قائم کی پھر دو
رکعت نماز پڑھی پھر آپ نے سلام پھیرا اور ہم نے بھی سلام پھیرا جب آپ سلام
پھیر چکے تو میں نے آپ کو خزیرا (ایک قسم کا کھانا) پر روکا جو آپ کیلئے تیار کیا
گیا تھا، جب دوسرے گھر والوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز میرے
گھر میں سنی تو دوڑے یہاں تک کہ گھر میں لوگ بہت زیادہ ہو گئے تو ان میں
سے ایک شخص نے کہا کہ مالک نے کیا کیا میں نہیں دیکھ سکتا ہوں تو ان میں ایک شخص نے
کہا کہ وہ منافق ہے اللہ اور اسکے رسول سے اسے محبت نہیں رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ایسا نہ کہو کیا تم نہیں دیکھتے کہ اس نے لا الہ الا اللہ کہا ہے اور
اس سے اللہ کی رضا چاہتا ہے تو اس نے کہا کہ اللہ اور اسکے رسول زیادہ جانتے
ہیں لیکن ہم تو بخدا اسکی محبت اور اسکی گفتگو منافقین ہی سے دیکھتے ہیں رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے جہنم پر اس شخص کو حرام کر دیا ہے جو
لا الہ الا اللہ کہے اور اس سے رضائے الہی چاہتا ہو محمود نے بیان کیا کہ میں نے
اسکو ایک جماعت سے بیان کیا جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی
ابو ایوب بھی تھے اور اس جنگ میں بیان کیا جس میں انہوں نے وفات پائی اور اس
وقت روم میں یزید بن معاویہ حاکم تھا ابو ایوب نے ہماری اس حدیث کا انکار کیا
اور کہا واللہ جو تو نے کہا میرا خیال ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
نہیں کہا یہ مجھے برا معلوم ہوا اور میں نے اللہ کیلئے نذر مانی کہ اگر وہ مجھے صحیح
وسالم رکھے یہاں تک کہ میں اس غزوہ سے واپس ہو جاؤں تو میں اس حدیث
کے متعلق عتبان بن مالک سے پوچھونگا اگر میں نے انہیں انکی قوم کی مسجد میں
زندہ پایا، چنانچہ میں غزوہ سے لوٹا تو میں نے حج یا عمرہ کا احرام باندھا پھر میں
چلا یہاں تک کہ مدینہ پہنچا میں بنی سالم کے پاس پہنچا تو دیکھا کہ عتبان بڈھے اور نابینا
ہو گئے ہیں اپنی قوم کو نماز پڑھاتے ہیں جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے انکو سلام کیا
اور بتایا کہ میں کون ہوں پھر میں نے ان سے اس حدیث کے متعلق پوچھا تو انہوں
نے مجھ سے اسی طرح بیان کیا جس طرح پہلی بار بیان کیا تھا۔

گھر میں نفل نماز پڑھنے کا بیان :۔

عبد الاعلی بن حماد، وہیب، ایوب وعبید اللہ نافع ابن عمر سے
روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ اپنے گھروں میں اپنی نمازیں پڑھا کرو اور ان کو قبریں نہ بناؤ
عبد الوہاب نے ایوب سے اس کے متابع حدیث روایت کی ہے۔

١١٠٧ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ الْمُزَنِيُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلُّوا قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ لِمَنْ شَاءَ كَرَاهِيَةَ أَنْ يَتَّخِذَهَا النَّاسُ سُنَّةً۔

١١٠٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ قَالَ سَمِعْتُ مَرْثَدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْيَزَنِيَّ قَالَ أَتَيْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ فَقُلْتُ أَلَا أُعْجِبُكَ مِنْ أَبِي تَمِيمٍ يَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ فَقَالَ عُقْبَةُ إِنَّا كُنَّا نَفْعَلُهُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ فَمَا يَمْنَعُكَ الْآنَ قَالَ الشُّغْلُ۔

ابو معمر، عبدالوارث، حسین، ابن بریدہ، عبداللہ مزنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا کہ مغرب کی نماز سے پہلے نماز پڑھ لو، تیسری بار فرمایا اس شخص کے لئے جو چاہے اس بات کو ناپسند کرتے ہوئے کہ لوگ اس کو سنت نہ بنالیں۔

عبداللہ بن یزید، سعید بن ابی ایوب، یزید بن ابی حبیب مرثد بن عبداللہ یزنی سے روایت کرتے ہیں کہ میں عقبہ بن عامر جہنی کے پاس آیا تو میں نے کہا کہ کیا تمہیں ابی تمیم کی طرف سے یہ بات عجیب معلوم نہیں ہوتی کہ وہ مغرب کی نماز سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے ہیں تو عقبہ نے کہا کہ ہم اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں کیا کرتے تھے میں نے کہا پھر اب تمہیں کونسی چیز روکتی ہے جواب دیا مشغولیت۔

بَاب ۴۹ صَلَاةِ النَّوَافِلِ جَمَاعَةً ذَكَرَهُ أَنَسٌ وَعَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

نفل نمازیں جماعت سے پڑھنے کا بیان اس کو انس وعائشہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

١١٠٩ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّهُ عَقَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَقَلَ مَجَّةً مَجَّهَا فِي وَجْهِهِ مِنْ بِئْرٍ كَانَتْ فِي دَارِهِمْ فَزَعَمَ مَحْمُودٌ أَنَّهُ سَمِعَ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُنْتُ أُصَلِّي لِقَوْمِي بِبَنِي سَالِمٍ وَكَانَ يَحُولُ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ وَادٍ إِذَا جَاءَتِ الْأَمْطَارُ فَيَشُقُّ عَلَيَّ اجْتِيَازُهُ قِبَلَ مَسْجِدِهِمْ فَجِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ إِنِّي أَنْكَرْتُ بَصَرِي وَإِنَّ الْوَادِيَ الَّذِي بَيْنِي وَبَيْنَ قَوْمِي يَسِيلُ إِذَا جَاءَتِ الْأَمْطَارُ فَيَشُقُّ عَلَيَّ اجْتِيَازُهُ فَوَدِدْتُ أَنَّكَ تَأْتِي فَتُصَلِّي مِنْ بَيْتِي مَكَانًا أَتَّخِذُهُ مُصَلًّى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَفْعَلُ فَغَدَا عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَعْدَ مَا اشْتَدَّ النَّهَارُ فَاسْتَأْذَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذِنْتُ لَهُ فَلَمْ يَجْلِسْ حَتَّى قَالَ أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ فَأَشَرْتُ لَهُ إِلَى الْمَكَانِ

اسحٰق، یعقوب بن ابراہیم، ابراہیم، ابن شہاب، محمود بن ربیع انصاری سے روایت کرتے ہیں کہ مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاد ہیں اور وہ کلی بھی یاد ہے جو میرے چہرے پر آپ نے ہمارے گھر کے کنوئیں سے لیکر کی تھی انہوں نے کہا کہ میں نے عتبان بن مالک انصاری کو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بدر میں شریک ہوئے تھے کہتے ہوئے سنا کہ میں اپنی قوم بنی سالم کو نماز پڑھاتا تھا اور میرے درمیان اور ان کے درمیان ایک وادی حائل تھی اور جب بارش ہوتی تو میرے لئے ان کی مسجد کی طرف راستہ طے کرکے جانا دشوار ہوتا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا کہ میری نگاہ کمزور ہے اور وادی جو ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان حائل ہے جب بارش ہوتی ہے تو مجھ پر دشوار ہوتا ہے کہ راستہ طے کرکے وہاں پہنچوں اس لئے میں چاہتا ہوں کہ آپ آئیں اور میرے مکان میں ایک جگہ نماز پڑھ لیں کہ میں اس کو نماز کی جگہ بنالوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ایسا کرونگا چنانچہ صبح کے وقت میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر پہنچے جبکہ دھوپ تیز ہوچکی تھی، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت چاہی تو میں نے آپ کو اجازت دیدی، آپ ابھی بیٹھے بھی نہ تھے کہ فرمایا تم اپنے گھر میں کونسی جگہ پسند کرتے ہو جہاں میں نماز پڑھوں میں نے اس جگہ کی طرف اشارہ کیا جس میں نماز پڑھنا پسند کرتا تھا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عِتْبَانُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ∴

١١٠٣ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْجُرَيْرِيُّ هُوَ ابْنُ فَرُّوخَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَوْصَانِي خَلِيلِي صلعم بِثَلَاثٍ لَا أَدَعُهُنَّ حَتَّى أَمُوتَ صَوْمِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَصَلَوٰةِ الضُّحَى وَنَوْمٍ عَلَى وِتْرٍ۔

١١٠٤ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَكَانَ ضَخْمًا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَا أَسْتَطِيعُ الصَّلَوٰةَ مَعَكَ فَصَنَعَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا فَدَعَاهُ إِلَى بَيْتِهِ وَنَضَحَ لَهُ طَرَفَ حَصِيرٍ بِمَاءٍ فَصَلَّى عَلَيْهِ رَكْعَتَيْنِ وَقَالَ فُلَانُ بْنُ فُلَانِ بْنِ جَارُودٍ لِأَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحَى فَقَالَ مَا رَأَيْتُهُ صَلَّى غَيْرَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ ∴

بَابٌ ٤٧ الرَّكْعَتَانِ قَبْلَ الظُّهْرِ ∴

١١٠٥ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ حَفِظْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ رَكَعَاتٍ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِي بَيْتِهِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ فِي بَيْتِهِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَوٰةِ الصُّبْحِ كَانَتْ سَاعَةً لَا يُدْخَلُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا حَدَّثَتْنِي حَفْصَةُ أَنَّهُ كَانَ إِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ وَطَلَعَ الْفَجْرُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ∴

١١٠٦ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَدَعُ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْغَدَاةِ تَابَعَهُ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَعَمْرٌو عَنْ شُعْبَةَ ∴

بَابٌ ٤٨ الصَّلَوٰةُ قَبْلَ الْمَغْرِبِ ∴

مالک نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ∴

مسلم بن ابراہیم، شعبہ، عباس، جریری ابن فروخ، ابوعثمان نہدی، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ مجھے میرے خلیل (دوست) نے تین باتوں کی وصیت کی ہے میں انہیں مرتے دم تک نہ چھوڑوں گا، ہر مہینہ میں تین روزے رکھنا، چاشت کی نماز اور وتر پڑھ کر سونا۔

علی بن جعد، شعبہ، انس بن سیرین، انس بن مالک انصاری رضی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ایک انصاری شخص نے جو بہت موٹے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میں آپ کے ساتھ تمام نماز میں شریک نہیں ہو سکتا چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کھانا تیار کیا اور اپنے گھر دعوت دی اور آپ کیلئے چٹائی کے ایک کونے پر پانی چھڑکا اور آپ نے اس پر دو رکعت نماز پڑھی اور فلاں بن فلاں بن جارود نے انس رضی سے پوچھا کہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز پڑھتے تھے کہا میں نے آپکو اس دن کے علاوہ کسی دن پڑھتے نہیں دیکھا

ظہر سے پہلے دو رکعت پڑھنے کا بیان ∴

سلیمان بن حرب، حماد بن زید، ایوب، نافع، ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دس رکعتیں یاد رکھی ہیں دو رکعتیں ظہر سے پہلے اور دو رکعتیں ظہر کے بعد، دو رکعتیں مغرب کے بعد اپنے گھر میں اور دو رکعتیں عشاء کے بعد اپنے گھر میں اور دو رکعتیں فجر کی نماز سے پہلے، یہ وہ وقت تھا جس وقت کوئی آپ کے پاس نہیں جاتا تھا، مجھ سے حفصہ رضی نے بیان کیا کہ جب مؤذن اذان کہتا اور فجر طلوع ہو جاتی تو آپ دو رکعتیں پڑھتے۔

مسدد، یحییٰ، شعبہ، ابراہیم بن محمد بن منتشر، محمد بن منتشر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم چار رکعتیں ظہر سے پہلے اور دو رکعتیں فجر سے پہلے کبھی نہیں چھوڑتے تھے، ابن ابی عدی اور عمرو نے شعبہ سے اس کے متابع حدیث روایت کی ہے۔

مغرب سے پہلے نماز پڑھنے کا بیان ∴

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا: تَابَعَهُ كَثِيرُ بْنُ فَرْقَدٍ وَأَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ وَقَالَ ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ بَعْدَ الْعِشَاءِ فِي أَهْلِهِ۔

نافع سے اس کے متابع حدیث روایت کی ہے اور ابن ابی الزناد نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے نافع سے بعد العشاء فی اہلہ۔ (اپنے گھر میں عشاء کے بعد پڑھتے) کے الفاظ روایت کئے۔

باب ۷۴۳ مَنْ لَمْ يَتَطَوَّعْ بَعْدَ الْمَكْتُوبَةِ۔

اس شخص کا بیان جو فرض کے بعد نفل نہ پڑھے

۱۰۹۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الشَّعْثَاءِ جَابِرًا قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيًا جَمِيعًا وَسَبْعًا جَمِيعًا قُلْتُ يَا أَبَا الشَّعْثَاءِ أَظُنُّهُ أَخَّرَ الظُّهْرَ وَعَجَّلَ الْعَصْرَ وَعَجَّلَ الْعِشَاءَ وَأَخَّرَ الْمَغْرِبَ قَالَ وَأَنَا أَظُنُّهُ۔

علی بن عبداللہ، سفیان، عمر، ابوالشعثاء جابر، ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آٹھ ایک ساتھ اور سات ایک ساتھ پڑھیں میں نے کہا کہ اے ابوالشعثاء میرا گمان ہے کہ ظہر کو دیر سے پڑھا اور عصر کو جلدی پڑھا اور عشاء کی نماز جلد اور مغرب کی نماز دیر سے پڑھی انہوں نے کہا میرا بھی یہی گمان ہے۔

باب ۷۴۴ صَلٰوةِ الضُّحٰى فِي السَّفَرِ۔

سفر میں چاشت کی نماز کا بیان

۱۱۰۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ تَوْبَةَ عَنْ مُوَرِّقٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَتُصَلِّي الضُّحٰى قَالَ لَا قُلْتُ فَعُمَرُ قَالَ لَا قُلْتُ فَأَبُو بَكْرٍ قَالَ لَا قُلْتُ فَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا إِخَالُهُ۔

مسدد، یحییٰ، شعبہ، توبہ، مورق سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ابن عمرؓ سے کہا کیا آپ چاشت کی نماز پڑھتے ہیں، کہا نہیں، میں نے پوچھا عمرؓ کہا نہیں میں نے پوچھا ابوبکرؓ کہا نہیں، پھر میں نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہا میں خیال کرتا ہوں کہ نہیں (پڑھتے تھے)

۱۱۰۱۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي لَيْلٰى يَقُولُ مَا حَدَّثَنَا أَحَدٌ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحٰى غَيْرُ أُمِّ هَانِئٍ فَإِنَّهَا قَالَتْ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ بَيْتَهَا يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَاغْتَسَلَ وَصَلَّى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ فَلَمْ أَرَ صَلٰوةً قَطُّ أَخَفَّ مِنْهَا غَيْرَ أَنَّهُ يُتِمُّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ۔

آدم، شعبہ، عمر بن مرہ، عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ بیان کرتے ہیں کہ ہم سے کسی نے بیان نہیں کیا کہ ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو چاشت کی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے ام ہانی کے سوائے کہ انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر میں فتح مکہ کے دن داخل ہوئے تو غسل کیا اور آٹھ رکعت نماز پڑھی اور میں نے کوئی نماز اس سے ہلکی نہیں دیکھی ہے بجز اس کے کہ وہ رکوع اور سجود پورا کرتے تھے۔

باب ۷۴۵ مَنْ لَمْ يُصَلِّ الضُّحٰى وَرَآهُ وَاسِعًا

جس نے چاشت کی نماز نہ پڑھی اور پڑھنے اور نہ پڑھنے دونوں کو جائز سمجھا

۱۱۰۲۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّحَ سُبْحَةَ الضُّحٰى وَإِنِّي لَأُسَبِّحُهَا۔

آدم، ابن ابی ذئب، زہری، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چاشت کی نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا اور میں اسے پڑھتی ہوں۔

باب ۷۴۶ صَلٰوةِ الضُّحٰى فِي الْحَضَرِ قَالَهُ

حضر میں چاشت کی نماز پڑھنے کا بیان اسکو عتبان بن

۱۰۹۵۔ حدثنا بیان بن عمرو حدثنا یحیی بن سعید حدثنا ابن جریج عن عطاء عن عبید بن عمیر عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت لم یکن النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی شیء من النوافل اشد منہ تعاھدا علی رکعتی الفجر،

بیان بن عمرو، یحییٰ بن سعید، ابن جریج، عطاء، عبید بن عمیر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کسی نفل کا اس قدر التزام نہ کرتے تھے جس قدر فجر کی دو رکعتوں کو پابندی کے ساتھ پڑھتے تھے،

باب ۷۴۱ ما یقرأ فی رکعتی الفجر،

فجر کی دو رکعتوں میں کیا چیز پڑھی جائے،

۱۰۹۶۔ حدثنا عبد اللہ بن یوسف قال اخبرنا مالک عن ہشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی باللیل ثلاث عشرۃ رکعۃ ثم یصلی اذا سمع النداء بالصبح رکعتین خفیفتین

عبد اللہ بن یوسف، مالک، ہشام بن عروہ، عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعتیں پڑھتے تھے پھر نماز پڑھتے تھے جب فجر کی نماز کی اذان سنتے، تو ہلکی دو رکعتیں پڑھتے؛

۱۰۹۷۔ حدثنا محمد بن بشار قال حدثنا محمد بن جعفر حدثنا شعبۃ عن محمد بن عبد الرحمن عن عمتہ عمرۃ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ح وحدثنا احمد بن یونس حدثنا زہیر حدثنا یحیی ھو ابن سعید عن محمد بن عبد الرحمن عن عمرۃ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخفف الرکعتین اللتین قبل صلوٰۃ الصبح حتی انی لاقول ھل قرأ بام الکتاب،

محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، محمد بن عبد الرحمن، عمرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں، ح احمد بن یونس، زہیر، یحییٰ بن سعید، محمد بن عبد الرحمن، عمرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز سے پہلے سنت جو دو رکعت ہیں اس کو ہلکی پڑھتے تھے یہاں تک کہ ہم لوگ کہتے کہ آپ نے صرف سورہ فاتحہ پڑھی ہے،

باب ۷۴۲ التطوع بعد المکتوبۃ،

فرض کے بعد نماز پڑھنے کا بیان،

۱۰۹۸۔ حدثنا مسدد قال حدثنا یحیی بن سعید عن عبید اللہ قال اخبرنا نافع عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال صلیت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم سجدتین قبل الظہر وسجدتین بعد الظہر وسجدتین بعد المغرب وسجدتین بعد العشاء وسجدتین بعد الجمعۃ فاما المغرب والعشاء ففی بیتہ قال ابن ابی الزناد عن موسی بن عقبۃ عن نافع بعد العشاء فی اھلہ، تابعہ کثیر بن فرقد وایوب عن نافع وحدثتنی اختی حفصۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی سجدتین خفیفتین بعد ما یطلع الفجر وکانت ساعۃ لا ادخل علی النبی

مسدد، یحییٰ بن سعید، عبید اللہ، نافع، ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی، دو رکعت ظہر سے پہلے اور دو رکعت ظہر کے بعد دو رکعت مغرب کے بعد دو رکعت عشاء کے بعد دو رکعت جمعہ کے بعد پڑھیں لیکن مغرب اور عشاء کے وقت اپنے گھر میں پڑھتے تھے، ابن ابی الزناد نے بہ طریق موسیٰ بن عقبہ، نافع سے بعد العشاء فی اہلہ کے الفاظ کے ساتھ روایت کیا، کثیر بن فرقد، ایوب، نافع سے روایت ہے کہ مجھ سے میری بہن حفصہؓ نے بیان کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم طلوع فجر کے بعد دو ہلکی رکعتیں پڑھتے تھے اور وہ ایسا وقت تھا کہ میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس داخل نہیں ہوتا تھا، کثیر بن فرقد اور ایوب نے

عن ابن شهاب قال اخبرني سالم عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما قال صليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ركعتين قبل الظهر وركعتين بعد الظهر وركعتين بعد الجمعة وركعتين بعد المغرب وركعتين بعد العشاء،

عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، عبد اللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دو رکعت ظہر سے پہلے اور دو دو رکعت اس کے بعد اور دو رکعت جمعہ کے بعد اور دو رکعت مغرب کے بعد اور دو رکعت عشار کے بعد پڑھیں،

۱۰۹۲ - حدثنا آدم قال اخبرنا شعبة اخبرنا عمرو بن دينار قال سمعت جابر بن عبد الله رضي الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يخطب اذا جاء احدكم والامام يخطب او قد خرج فليصل ركعتين،

آدم، شعبہ، عمرو بن دینار، جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، جابر بن عبد اللہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے خطبے کے دوران میں فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص آئے اور امام خطبہ پڑھ رہا ہو یا نکل چکا ہو تو دو رکعتیں پڑھ لے،

۱۰۹۳ - حدثنا ابو نعيم قال حدثنا سيف سمعت مجاهدا يقول اتي ابن عمر رضي الله عنهما في منزله فقيل له هذا رسول الله صلى الله عليه وسلم قد دخل الكعبة قال فاقبلت فاجد رسول الله صلى الله عليه وسلم قد خرج واجد بلالا عند الباب قائما فقلت يا بلال صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم في الكعبة قال نعم قلت فاين قال بين هاتين الاسطوانتين ثم خرج فصلى ركعتين في وجه الكعبة قال ابو عبد الله قال ابو هريرة رضي الله عنه اوصاني النبي صلى الله عليه وسلم بركعتي الضحى، وقال عتبان غدا علي رسول الله صلى الله عليه وسلم وابو بكر وعمر رضي الله عنهما بعد ما امتد النهار وصففنا وراءه فركع ركعتين،

ابو نعیم، سیف بیان کرتے ہیں کہ میں نے مجاہد کو کہتے ہوئے سنا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ان کی قیام گاہ میں گیا تو ان کو خبر دی گئی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کعبہ میں داخل ہو چکے ہیں، ابن عمرؓ نے بیان کیا جب میں کعبہ کے سامنے آیا تو آپؐ باہر نکل چکے تھے اور بلالؓ کو میں نے دروازے پر کھڑا پایا تو میں نے پوچھا کہ اے بلالؓ کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کعبہ میں نماز پڑھی۔ بلالؓ نے جواب دیا ہاں، میں نے پوچھا کہاں، کہا ان دونوں ستونوں کے درمیان، پھر باہر نکلے اور کعبہ کے سامنے دو رکعت پڑھی، امام بخاریؒ کا بیان ہے کہ ابوہریرہؓ نے کہا کہ مجھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے چاشت کی دو رکعتوں کی وصیت کی اور عتبانؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور ابو بکرؓ ہمارے پاس تشریف لائے اس حال میں کہ دن چڑھ چکا تھا ہم نے آپؐ کے پیچھے صف بندی کی اور آپؐ نے دو رکعت نماز پڑھی،

باب ۷۳۹ الحديث يعني بعد ركعتي الفجر،

فجر کی دو رکعتوں کے بعد گفتگو کرنے کا بیان

۱۰۹۴ - حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفيان قال ابو النضر حدثني ابي عن ابي سلمة عن عائشة رضي الله عنها ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يصلي ركعتين فان كنت مستيقظة حدثني والا اضطجع قلت لسفيان فان بعضهم يرويه ركعتي الفجر قال سفيان هو ذاك

علی بن عبد اللہ، سفیان، ابو النضر، والد ابو النضر، ابو سلمہؓ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں، حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم دو رکعت نماز پڑھتے تھے تو اگر میں بیدار ہوتی تو مجھ سے گفتگو فرماتے ورنہ لیٹ جاتے تھے میں نے سفیان سے پوچھا کہ بعض فجر کی دو رکعتیں روایت کرتے ہیں تو سفیان نے کہا یہی صحیح ہے،

باب ۷۴۰ تعاهد ركعتي الفجر ومن سماهما تطوعا،

فجر کی دو رکعتوں پر التزام کرنے کا بیان اور بعض نے ان دونوں رکعتوں کو نفل کہا ہے،

ذٰلِكَ عَنْ عَمَّارٍ وَّأَبِي ذَرٍّ وَّأَنَسٍ وَّجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ وَّعِكْرِمَةَ وَالزُّهْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ مَا أَدْرَكْتُ فُقَهَاءَ أَرْضِنَا إِلَّا يُسَلِّمُوْنَ فِي كُلِّ اثْنَتَيْنِ مِنَ النَّهَارِ،

ہیں اور یہ عمار، ابوذر، انس جابر بن زید، عکرمہ اور زہری رضی اللہ عنہم سے منقول ہے اور یحییٰ بن سعید انصاری نے بیان کیا کہ ہم نے اپنے شہر کے فقہاء کو اسی حال میں پایا کہ دن کی نماز میں بھی دو رکعتوں پر سلام پھیرتے تھے،

۱۰۸۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الْمَوَالِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا الْاِسْتِخَارَةَ فِي الْأُمُوْرِ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ يَقُوْلُ إِذَا هَمَّ أَحَدُكُمْ بِالْأَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيْضَةِ ثُمَّ لِيَقُلْ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِّي فِي دِيْنِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي أَوْ قَالَ عَاجِلِ أَمْرِي وَاٰجِلِهِ فَاقْدُرْهُ لِي وَيَسِّرْهُ لِي ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيْهِ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِّي فِي دِيْنِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَاٰجِلِهِ فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ أَرْضِنِي قَالَ وَيُسَمِّي حَاجَتَهُ،

قتیبہ، عبدالرحمٰن بن ابی الموالی، محمد بن منکدر، جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں جابر بن عبداللہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمیں تمام امور میں استخارہ کی تعلیم کرتے تھے جس طرح قرآن کی سورت ہمیں سکھاتے تھے، چنانچہ آپؐ فرماتے تھے کہ جب تم میں سے کوئی شخص کسی کام کا ارادہ کرے تو فرض کے علاوہ دو رکعت (نفل) نماز پڑھے پھر کہے کہ اے میرے اللہ میں تجھ سے تیرے علم کے ذریعہ خیر طلب کرتا ہوں اور تیری قدرت کے ذریعہ قدرت طلب کرتا ہوں اور تیرے فضل عظیم کی درخواست کرتا ہوں تو قادر ہے تو قادر ہے لیکن میں قادر نہیں تو علم رکھتا ہے لیکن مجھے علم نہیں تو غیب کا سب سے زیادہ جاننے والا ہے اے میرے اللہ اگر تو سمجھتا ہے کہ یہ امر میرے لئے میرے دین اور معاش اور انجام کار کے لحاظ سے بہتر ہے تو اسے میرے لئے مقدر فرما دے اور میرے لئے اس میں آسانی پیدا کر دے، پھر اس میں میرے واسطے برکت عطا کر اور اگر تو سمجھتا ہے کہ یہ امر میرے دین اور معاش اور انجام کار کے لحاظ سے برا ہے تو اس کو مجھ سے پھیر دے اور مجھ کو اس سے باز رکھ اور میرے لئے بھلائی مقدر فرما دے جہاں بھی ہو پھر مجھے راضی رکھ، آپؐ نے فرمایا، پھر اپنی حاجت بیان کرے،

۱۰۸۹۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ سَمِعَ أَبَا قَتَادَةَ بْنَ رِبْعِيٍّ الْأَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلَا يَجْلِسْ حَتّٰى يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ،

مکی بن ابراہیم، عبداللہ بن سعید، عامر بن عبداللہ بن زبیر عمرو بن سلیم زرقی، ابو قتادہ بن ربعی انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو نہ بیٹھے، یہاں تک کہ دو رکعت نماز پڑھ لے،

۱۰۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ،

عبداللہ بن یوسف، مالک، اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ، انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگوں کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت نماز پڑھائی، پھر واپس ہوئے،

۱۰۹۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ

ابن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، سالم، عبداللہ بن

نَقَصَّتْ حَفْصَةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدَى رُؤْيَايَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللهِ لَوْ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَكَانَ عَبْدُ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ وَكَانُوا لَا يَزَالُونَ يَقُصُّونَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا أَنَّهَا فِي اللَّيْلَةِ السَّابِعَةِ مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَتْ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيهَا فَلْيَتَحَرَّهَا مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ.

نہیں حضرت حفصہ نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے میرے دو خوابوں میں سے ایک خواب بیان کیا تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عبداللہ بہت اچھا آدمی ہے کاش وہ رات کو نماز پڑھتا، چنانچہ عبداللہ رات کو نماز پڑھتے اور لوگ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنا خواب بیان کرتے کہ شب قدر ماہ رمضان کے آخری عشرے کی ساتویں رات ہے تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں کہ تمہارے خواب آخری عشرے کے متعلق متفق ہو گئے تم میں سے جو شخص اس کو تلاش کرے تو اسے چاہیے کہ آخر عشرے میں تلاش کرے،

باب ۳۵ ۔ الْمُدَاوَمَةِ عَلَى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ.

فجر کی دو رکعتوں پر مداومت کا بیان

۱۰۸۵ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ هُوَ ابْنُ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ صَلَّى ثَمَانَ رَكَعَاتٍ وَرَكْعَتَيْنِ جَالِسًا وَرَكْعَتَيْنِ بَيْنَ النِّدَاءَيْنِ وَلَمْ يَكُنْ يَدَعُهُمَا أَبَدًا.

عبداللہ بن یزید، سعید بن ابو ایوب، جعفر بن ربیعہ، عراک بن مالک، ابوسلمہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں حضرت عائشہ نے بیان کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز پڑھی پھر آٹھ رکعت اور دو رکعت بیٹھ کر پڑھیں، اور دو رکعت دونوں پکار (اذان و اقامت) کے درمیان پڑھیں اور ان دونوں رکعتوں کو کبھی نہ چھوڑتے تھے،

باب ۳۶ ۔ الضَّجْعَةِ عَلَى الشِّقِّ الْأَيْمَنِ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

فجر کی دو رکعتوں کے بعد دائیں کروٹ کے بل لیٹنے کا بیان،

۱۰۸۶ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ.

عبداللہ بن یزید، سعید بن ابی ایوب، ابوالاسود، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں حضرت عائشہ نے بیان کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب فجر کی دو رکعت پڑھتے تو دائیں پہلو پر لیٹ جاتے،

باب ۳۷ ۔ مَنْ تَحَدَّثَ بَعْدَ الرَّكْعَتَيْنِ وَلَمْ يَضْطَجِعْ

اس شخص کا بیان جو دو رکعتوں کے بعد گفتگو کرلے اور نہ لیٹے،

۱۰۸۷ ۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمٌ أَبُو النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلَّى فَإِنْ كُنْتُ مُسْتَيْقِظَةً حَدَّثَنِي وَإِلَّا اضْطَجَعَ حَتَّى يُؤْذَنَ بِالصَّلَاةِ.

بشر بن حکم، سفیان، سالم، ابوالنضر، ابوسلمہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ نے بیان کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھ لیتے اور میں جاگتی ہوتی تو مجھ سے گفتگو فرماتے ورنہ لیٹ جاتے، یہاں تک کہ نماز کی اذان (یعنی اقامت) کہی جاتی۔

باب ۳۸ ۔ مَا جَاءَ فِي التَّطَوُّعِ مَثْنَى مَثْنَى وَيُذْكَرُ

ان روایات کا بیان جو نفل کے متعلق منقول ہیں کہ دو دو رکعتیں

انك تقوم الليل وتصوم النهار قلت اني افعل ذلك قال فانك اذا فعلت ذلك هجمت عينك ونفهت نفسك وان لنفسك حق ولاهلك حق فصم وافطر وقم ونم،

باب ۷۳۱ فضل من تعار من الليل فصلى،

۱۰۸۲۔ حدثنا صدقة بن الفضل اخبرنا الوليد عن الاوزاعي قال حدثني عمير بن هاني قال حدثني جنادة بن ابي امية حدثني عبادة بن الصامت عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من تعار من الليل فقال لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير الحمد لله وسبحان الله ولا اله الا الله والله اكبر ولا حول ولا قوة الا بالله ثم قال اللهم اغفر لي او دعا استجيب فان توضأ قبلت صلوته،

۱۰۸۳۔ حدثنا يحيى بن بكير قال حدثنا الليث عن يونس عن ابن شهاب اخبرني الهيثم بن ابي سنان انه سمع ابا هريرة رضي الله عنه وهو يقصص في قصصه وهو يذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اخا لكم لا يقول الرفث يعني بذلك عبد الله بن رواحة

وفينا رسول الله يتلو كتابه ؛ اذا انشق معروف من الفجر ساطع

ارانا الهدى بعد العمى فقلوبنا ؛ به موقنات ان ما قال واقع

يبيت يجافي جنبه عن فراشه ؛ اذا استثقلت بالمشركين المضاجع

تابعه عقيل وقال الزبيدي اخبرني الزهري عن سعيد والاعرج عن ابي هريرة رضي الله عنه،

۱۰۸۴۔ حدثنا ابو النعمان حدثنا حماد بن زيد عن ايوب عن نافع عن ابن عمر رضي الله عنهما قال رايت على عهد النبي صلى الله عليه وسلم كان بيدي قطعة استبرق فكاني لا اريد مكانا من الجنة الا طارت اليه ورايت كان اثنين اتياني ارادا ان يذهبا بي الى النار فتلقاهما ملك فقال لم ترع خليا عنه

اور دن کو روزہ رکھتے ہو میں نے جواب دیا کہ میں یہ کرتا ہوں آپ نے فرمایا کہ جب تم ایسا کرو گے تو تمہاری آنکھ کمزور اور طبیعت سست ہو جائے گی تمہاری جان اور تمہارے بال بچوں کا بھی تم پر حق ہے اس لیے روزہ رکھو اور افطار بھی کرو، رات کو قیام کرو، اور سو بھی رہو،

اس شخص کی فضیلت کا بیان جو رات کو اٹھ کر نماز پڑھے

صدقہ بن فضل، ولید، اوزاعی، عمیر بن ہانی، جنادہ بن ابی امیہ، عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ جو شخص رات کو اٹھے اور لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر الحمد للہ وسبحان اللہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ کہے، پھر کہے اللھم اغفر لی یا دعا کرے تو اس کی دعا قبول کی جاتی ہے اگر اس نے وضو کیا تو اس کی نماز مقبول ہوتی ہے،

یحییٰ بن بکیر، لیث، یونس، ابن شہاب، ہیثم بن ابی سنان نے ابوہریرہ رضی کو اپنے وعظ میں کہتے ہوئے سنا اس حال میں کہ وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکر خیر کر رہے تھے کہ تمہارا بھائی یعنی عبداللہ بن رواحہ رضی بالکل لغویات نہیں کرتا (۱) اور ہم میں اللہ کے رسول ہیں جو اس کی کتاب پڑھتے ہیں جب کہ فجر طلوع ہوتی ہے (۲) ہمیں راہ راست دکھایا اس کے بعد کہ ہم جہالت کی تاریکی میں تھے چنانچہ ہمارے دل یقین کرتے ہیں کہ جو کچھ آپ نے کہا وہ ہو کر رہے گا (۳) وہ رات گذارتے ہیں تو اس حال میں کہ بستر سے آپ کا پہلو جدا ہوتا ہے جب کہ بستر ان مشرکین کی وجہ سے بوجھل ہوتے ہیں، عقیل نے اس کے متابع حدیث روایت کی ہے اور زبیدی نے کہا کہ مجھ سے زہری نے اور انہوں نے سعید اور اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ رضی سے روایت کیا،

ابو النعمان، حماد بن زید، ایوب، نافع، ابن عمر رضی سے روایت کرتے ہیں ابن عمر رضی نے کہا کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں خواب دیکھا کہ میرے ہاتھ میں ایک ریشمی ٹکڑا ہے اور جنت کے جس حصہ میں بھی جانا چاہتا ہوں وہ مجھے اڑا لے جاتا ہے، اور میں نے دیکھا کہ گویا دو شخص میرے پاس آئے اور مجھے جہنم کی طرف لے جانا چاہا اور ان دونوں سے ایک فرشتہ ملا اور کہا کہ اسے چھوڑ دو، اور مجھے کہا کہ ڈرنے کی بات

١٠٧- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا حَبْلٌ مَمْدُودٌ بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ فَقَالَ مَا هٰذَا الْحَبْلُ قَالُوا هٰذَا حَبْلٌ لِزَيْنَبَ فَإِذَا فَتَرَتْ تَعَلَّقَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حُلُّوهُ لِيُصَلِّ أَحَدُكُمْ نَشَاطَهُ فَإِذَا فَتَرَ فَلْيَقْعُدْ. قَالَ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَتْ عِنْدِي امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي أَسَدٍ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ هٰذِهِ قُلْتُ فُلَانَةُ لَا تَنَامُ بِاللَّيْلِ فَذُكِرَ مِنْ صَلَاتِهَا فَقَالَ مَهْ عَلَيْكُمْ مَا تُطِيقُونَ مِنَ الْأَعْمَالِ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتَّى تَمَلُّوا.

ابومعمر، عبدالوارث، عبدالعزیز بن صہیب، انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک دفعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو دیکھا کہ دو ستونوں کے درمیان رسی کھنچی ہوئی ہے تو آپ نے پوچھا کہ یہ رسی کیسی ہے۔ لوگوں نے بتایا کہ یہ زینب کی رسی ہے جب تھکان محسوس کرتی ہیں تو اس سے لٹک جاتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں اسے کھول دو تم سے ہر شخص اپنی خوشی کے ساتھ نماز پڑھے جب سستی معلوم ہو تو بیٹھ جائے اور عبداللہ بن مسلمہ نے مالک، ہشام بن عروہ، عروہ حضرت عائشہؓ سے روایت کیا حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ میرے پاس بنی اسد کی ایک عورت تھی تو میرے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا کہ یہ کون عورت ہے میں نے جواب دیا کہ فلاں عورت جو رات کو نہیں سوتی چنانچہ اس کی نماز کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا کہ خاموش رہو تم وہی اعمال اپنے اوپر لازم کرو جن کی تمہیں طاقت ہو کہ اللہ تعالیٰ نہیں اکتاتا جب تک کہ تم نہ اکتا جاؤ۔

بَابُ ٢٣٢ مَا يُكْرَهُ مِنْ تَرْكِ قِيَامِ اللَّيْلِ لِمَنْ كَانَ يَقُومُهُ

جو شخص رات کو کھڑا ہوتا تھا اس کے لئے قیام ترک کرنے کی کراہت کا بیان۔

١٠٨- حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا مُبَشِّرٌ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ لَا تَكُنْ مِثْلَ فُلَانٍ كَانَ يَقُومُ اللَّيْلَ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ. وَقَالَ هِشَامٌ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الْعِشْرِينَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ ثَوْبَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ مِثْلَهُ وَتَابَعَهُ عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ.

عباس بن حسین، مبشر، اوزاعی، محمد بن مقاتل بن ابوالحسن عبداللہ، اوزاعی، یحییٰ بن ابی کثیر، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عبداللہ تم فلاں شخص کی طرح نہ ہو جاؤ جو رات کو جاگتا تھا۔ پھر رات کا کھڑا ہونا اس نے ترک کر دیا اور ہشام نے کہا کہ مجھ سے ابن ابی العشرین نے بسند اوزاعی، یحییٰ، عمر بن حکم بن ثوبان ابوسلمہ نے اسی کے مثل روایت کیا ہے، اور عمرو بن ابی سلمہ نے اوزاعی سے اس کے متابع حدیث روایت کی ہے۔

بَابُ ٢٣٣

(یہ باب ترجمۃ الباب سے خالی ہے)

١٠٩- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ أُخْبَرْ

علی بن عبداللہ، سفیان، عمرو، ابوالعباس سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمروؓ سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ مجھ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مجھے بتایا گیا ہے کہ تم رات کو کھڑے ہوتے ہو

بِاللَّيْلِ فِي رَمَضَانَ وَغَيْرِهِ،

۱۰۷۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَيْفَ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَقَالَتْ مَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلَى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَتَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوتِرَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي،

۱۰۷۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي شَيْءٍ مِنْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ جَالِسًا حَتّٰى إِذَا كَبِرَ قَرَأَ جَالِسًا فَإِذَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنَ السُّورَةِ ثَلَاثُونَ أَوْ أَرْبَعُونَ آيَةً قَامَ فَقَرَأَهُنَّ ثُمَّ رَكَعَ،

بَابُ ۷۳۰ فَضْلِ الطُّهُورِ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَفَضْلِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْوُضُوءِ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ

۱۰۷۸ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ أَبِي حَيَّانَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبِلَالٍ عِنْدَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ يَا بِلَالُ حَدِّثْنِي بِأَرْجٰى عَمَلٍ عَمِلْتَهُ فِي الْإِسْلَامِ فَإِنِّي سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ قَالَ مَا عَمِلْتُ عَمَلًا أَرْجٰى عِنْدِي أَنِّي لَمْ أَتَطَهَّرْ طُهُورًا فِي سَاعَةِ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ إِلَّا صَلَّيْتُ بِذٰلِكَ الطُّهُورِ مَا كُتِبَ لِي أَنْ أُصَلِّيَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ دَفَّ نَعْلَيْكَ يَعْنِي تَحْرِيكَ،

بَابُ ۷۳۱ مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّشْدِيدِ فِي الْعِبَادَةِ

میں کھڑے ہونے کا بیان،

عبداللہ بن یوسف، مالک، سعید بن ابی سعید مقبری، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت کرتے ہیں کہ ابوسلمہ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز کے متعلق عائشہؓ سے پوچھا کہ رمضان میں آپؐ کی نماز کیسی تھی؟ انہوں نے جواب دیا کہ رمضان میں اور دوسرے مہینوں میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم گیارہ رکعتوں سے زیادہ کبھی نہ پڑھتے تھے، چار رکعت ایسے پڑھتے کہ ان کی اچھائی اور درازی تو پوچھو نہیں کہ کیسی عمدہ اور طویل نماز ہوتی تھی، پھر چار رکعتیں پڑھتے اور یہ نہ پوچھو کہ کیسی عمدہ اور طویل رکعتیں ہوتی تھیں، پھر تین رکعت نماز پڑھتے۔ حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہؐ! کیا آپؐ وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں آپؐ نے فرمایا کہ اے عائشہؓ میری دونوں آنکھیں سوتی ہیں، لیکن میرا قلب نہیں سوتا ہے،

محمد بن مثنیٰ، یحییٰ بن سعید، ہشام، عروہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو رات کی نماز میں کچھ بھی بیٹھ کر قرارت کرتے ہوئے نہیں سنا، یہاں تک کہ جب بڑھاپا آ گیا تو بیٹھ کر پڑھتے جب کسی سورت میں تیس یا چالیس آیتیں باقی رہتیں تو کھڑے ہو کر پڑھتے تھے اور رکوع کرتے تھے،

رات اور دن کو پاکی حاصل کرنے اور رات اور دن میں وضو کے بعد نماز کی فضیلت کا بیان،

اسحاق بن نصر، ابواسامہ، ابوحیان، ابوزرعہ، ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے بلالؓ سے فجر کی نماز کے وقت فرمایا اے بلالؓ تم مجھے امید کا کام بتاؤ جو تم نے حالت اسلام میں کیا ہو اس لئے کہ میں نے تمہارے جوتوں کی آواز جنت میں سنی ہے، بلالؓ نے جواب دیا کہ میں نے امید کا کام جو کیا وہ یہ ہے کہ رات یا دن کی کسی بھی ساعت میں میں نے پاکی حاصل کی (وضو کیا) تو اس وضوے میں نے جس قدر میرے مقدر میں تھا نماز پڑھی، ابوعبداللہ نے کہا "دف نعلیک" سے مراد ہلانا ہے،

عبادت میں شدت اختیار کرنے کی کراہت کا بیان،

باب ۷۲۶ اِذَا نَامَ وَلَمْ يُصَلِّ بَالَ الشَّيْطَانُ فِيْ أُذُنِهٖ،

جب سویا رہے اور نماز نہ پڑھے تو شیطان اس کے کان میں پیشاب کر دیتا ہے،

۱۰۷۳ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقِيْلَ مَا زَالَ نَائِمًا حَتّٰى أَصْبَحَ مَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَقَالَ بَالَ الشَّيْطَانُ فِيْ أُذُنِهٖ،

مسدد، ابوالاحوص، منصور، ابووائل، عبداللہؓ سے روایت کرتے ہیں، عبداللہؓ نے بیان کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص کا ذکر آیا تو کہا گیا کہ وہ سوتا رہا یہاں تک کہ صبح ہوگئی اور نماز کے لئے کھڑا نہ ہوا تو آپؐ نے فرمایا کہ شیطان نے اس کے کان میں پیشاب کر دیا،

باب ۷۲۷ الدُّعَاءِ وَالصَّلٰوةِ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ وَقَالَ. كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ ای مَا يَنَامُوْنَ وَبِالْأَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ،

رات کے آخری حصہ میں دعا اور نماز اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ لوگ رات کو بہت کم سوتے تھے (یہجعون کے معنی ینامون ہے) اور صبح کے وقت وہ مغفرت چاہتے ہیں

۱۰۷۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ وَأَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَغَرِّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالٰى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِيْنَ يَبْقٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاٰخِرُ يَقُوْلُ مَنْ يَّدْعُوْنِيْ فَأَسْتَجِيْبَ لَهٗ مَنْ يَّسْأَلُنِيْ فَأُعْطِيَهٗ مَنْ يَّسْتَغْفِرُنِيْ فَأَغْفِرَ لَهٗ.

عبداللہ بن مسلمہ، مالک، ابن شہاب، ابوسلمہ، ابوعبداللہ اغر ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارا رب تبارک و تعالیٰ ہر رات کو آسمان دنیا کی طرف اترتا ہے، جس وقت کہ آخری تہائی رات باقی رہتی ہے اور فرماتا ہے کہ کون ہے جو مجھے پکارے تو میں اس کی پکار کو قبول کروں کون ہے جو مجھ سے مانگے تو میں اسے دوں، کون ہے جو مجھ سے مغفرت چاہے تو میں اسے بخش دوں۔

باب ۷۲۸ مَنْ نَامَ أَوَّلَ اللَّيْلِ وَأَحْيَا اٰخِرَهٗ وَقَالَ سَلْمَانُ لِأَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا نَمْ فَلَمَّا كَانَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ قَالَ قُمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ سَلْمَانُ:

اس شخص کا بیان جو رات کے ابتدائی حصہ میں سو رہا اور آخری حصہ میں جاگا، اور سلمانؓ نے ابودرداءؓ سے کہا کہ سو رہو جب رات کا آخری حصہ باقی رہے تو کھڑے ہو جاؤ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سلمانؓ نے سچ کہا،

۱۰۷۵ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَيْفَ كَانَتْ صَلٰوةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ قَالَتْ كَانَ يَنَامُ أَوَّلَهٗ وَيَقُوْمُ اٰخِرَهٗ فَيُصَلِّيْ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلٰى فِرَاشِهٖ فَإِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ وَثَبَ فَإِنْ كَانَ بِهٖ حَاجَةٌ اغْتَسَلَ وَإِلَّا تَوَضَّأَ وَخَرَجَ،

ابوالولید، شعبہ، سلیمان، شعبہ، ابی اسحاق، اسود سے روایت کرتے ہیں، اسود نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کیسی تھی انہوں نے جواب دیا کہ ابتدائے شب میں سو جاتے اور آخر شب میں کھڑے ہوتے اور نماز پڑھتے، پھر اپنے بستر کی طرف لوٹ جاتے، جب مؤذن اذان کہتا تو اچھل جاتے اور اگر غسل کی حاجت ہوتی تو غسل کرتے ورنہ وضو کرتے اور نماز کے لئے نکلتے،

باب ۷۲۹ قِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا رمضان اور غیر رمضان کی راتوں

مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ وَأَقِيمُوا الصَّلوٰةَ وَآتُوا الزَّكوٰةَ وَأَقْرِضُوا اللهَ قَرْضًا حَسَنًا وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنْفُسِكُمْ مِنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِنْدَ اللهِ هُوَ خَيْرًا وَأَعْظَمَ أَجْرًا ۔ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا نَشَأَ قَامَ بِالْحَبَشِيَّةِ وِطَاءً قَالَ مُوَاطَأَةُ الْقُرْآنِ أَشَدُّ مُوَافَقَةً لِسَمْعِهِ وَبَصَرِهِ وَقَلْبِهِ لِيُوَاطِئُوا لِيُوَافِقُوا ،

پڑھو، زکوٰة دو، اور اللہ تعالیٰ کو قرض حسنہ دو اور جو نیکی تم اپنے لئے آگے بھیجو گے اس کو اللہ تعالیٰ کے نزدیک پاؤ گے، یہ بہتر ہے اور اجر کے اعتبار سے بڑا ہے ابن عباس نے فرمایا کہ حبشی زبان میں نشاء کے معنی کھڑا ہونا ہے اور وطاء سے مراد مواطاة القرآن ہے اس لئے کہ یہ سمع، بصر قلب کے بہت موافق ہے لیواطؤا سے مراد لیوافقوا ہے،

۱۰۷۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْطِرُ مِنَ الشَّهْرِ حَتَّى نَظُنَّ أَنْ لَا يَصُومَ مِنْهُ وَيَصُومُ حَتَّى نَظُنَّ أَنْ لَا يُفْطِرَ مِنْهُ شَيْئًا وَكَانَ لَا تَشَاءُ أَنْ تَرَاهُ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّيًا إِلَّا رَأَيْتَهُ وَلَا نَائِمًا إِلَّا رَأَيْتَهُ تَابَعَهُ سُلَيْمَانُ وَأَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ حُمَيْدٍ ،

عبدالعزیز بن عبداللہ، محمد بن جعفر، حمید سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت انسؓ کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سارا مہینہ افطار کرتے، یہاں تک کہ ہم گمان کرتے کہ اب آپؐ اس ماہ میں روزہ نہیں رکھیں گے، اور کسی مہینہ میں روزہ رکھتے تو ہم گمان کرنے لگتے کہ اب افطار نہیں کریں گے اور ہم رات کو جس وقت آپؐ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھنا چاہتے دیکھ لیتے، اور سوتے ہوئے دیکھنا چاہتے تو دیکھ لیتے سلیمان اور ابو خالد احمر نے حمید سے روایت کیا ہے،

بَابُ ۷۲۵ عَقْدِ الشَّيْطَانِ عَلَى قَافِيَةِ الرَّأْسِ إِذَا لَمْ يُصَلِّ بِاللَّيْلِ ،

شیطان کا سر کے پیچھے گرہ لگانے کا بیان جب کہ رات کو نماز نہ پڑھی ہو،

۱۰۷۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلَى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ إِذَا هُوَ نَامَ ثَلَاثَ عُقَدٍ يَضْرِبُ كُلَّ عُقْدَةٍ عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيلٌ فَارْقُدْ فَإِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَإِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَإِنْ صَلَّى انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَأَصْبَحَ نَشِيطًا طَيِّبَ النَّفْسِ وَإِلَّا أَصْبَحَ خَبِيثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ ،

عبداللہ بن یوسف، مالک، ابی الزناد، اعرج، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ شیطان تم میں سے ہر ایک کے سر کے پیچھے گرہیں لگاتا ہے جب کہ وہ سوتا ہے اور ہر گرہ پر پھونک دیتا ہے کہ ابھی رات بہت باقی ہے اس لئے سو رہ، اگر وہ بیدار ہوا اور خدا کی یاد کی تو ایک گرہ کھل جاتی ہے اگر وضو کیا تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے اگر نماز پڑھ لی تو تیسری گرہ کھل جاتی ہے تو اس کی صبح اس حال میں ہوتی ہے کہ خوش اور چست و چالاک ہوتا ہے، ورنہ بد باطن اور سست ہو کر اٹھتا ہے،

۱۰۷۲۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ قَالَ حَدَّثَنَا رَجَاءٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرُّؤْيَا قَالَ أَمَّا الَّذِي يُثْلَغُ رَأْسُهُ بِالْحَجَرِ فَإِنَّهُ يَأْخُذُ الْقُرْآنَ فَيَرْفِضُهُ وَيَنَامُ عَنِ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ ،

مومل بن ہشام، اسماعیل، عوف، ابو رجاء، سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے خواب والی حدیث میں بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کا سر پتھر سے کچلا جاتا ہے وہ شخص ہے جو قرآن یاد کرتا ہے، پھر اسے چھوڑ دیتا ہے، اور فرض نماز سے غافل ہو کر سو جاتا ہے،

يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ،

تھے،

۱۰۶۶ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ إِنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ صَلَاةُ اللَّيْلِ قَالَ مَثْنَى مَثْنَى فَإِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَأَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ.

ابو الیمان، شعیب، زہری، سالم بن عبداللہ، عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں، عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ رات کی نماز کس طرح پڑھے آپؐ نے فرمایا دو دو رکعتیں، پھر جب تمہیں صبح ہو جانے کا خوف ہو تو ایک رکعت ملا کر ان نمازوں کو طاق بنا لو،

۱۰۶۷ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ صَلَاةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يَعْنِي بِاللَّيْلِ،

مسدد، یحییٰ، شعبہ، ابو جمرہ، ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز یعنی رات کی نماز تیرہ رکعتیں تھیں،

۱۰۶۸ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَقَالَتْ سَبْعٌ وَتِسْعٌ وَإِحْدَى عَشْرَةَ سِوَى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ،

اسحاق، عبیداللہ، اسرائیل، ابو حصین، یحییٰ بن وثاب مسروقؒ سے روایت کرتے ہیں مسروق نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے بتایا، کہ سات، نو اور گیارہ رکعتیں فجر کی دو رکعتوں کے علاوہ تھیں،

۱۰۶۹ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنْهَا الْوِتْرُ وَرَكْعَتَا الْفَجْرِ،

عبیداللہ بن موسیٰ، حنظلہ، قاسم بن محمد، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعتیں پڑھتے تھے ان ہی میں وتر اور فجر کی دو رکعتیں بھی ہوتی تھیں،

بَابُ ۷۴۴ قِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ وَنَوْمِهِ وَمَا نُسِخَ مِنْ قِيَامِ اللَّيْلِ

وَقَوْلِهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ اللَّيْلَ إِلَّا قَلِيلًا نِصْفَهُ أَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيلًا أَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا إِنَّا سَنُلْقِي عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيلًا إِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ هِيَ أَشَدُّ وَطْأً وَأَقْوَمُ قِيلًا إِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيلًا، وَقَوْلِهِ عَلِمَ أَنْ لَنْ تُحْصُوهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ عَلِمَ أَنْ سَيَكُونُ مِنْكُمْ مَرْضَى وَآخَرُونَ يَضْرِبُونَ فِي الْأَرْضِ يَبْتَغُونَ مِنْ فَضْلِ اللَّهِ وَآخَرُونَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَاقْرَءُوا

نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا رات کو کھڑے ہونے اور سونے کا بیان اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ اے کملی اوڑھنے والے رات کو کھڑے ہو مگر تھوڑی دیر یعنی آدھی رات یا اس سے کچھ کم یا اس پر کچھ زیادہ کرو اور قرآن کو ترتیل کے ساتھ پڑھو، بیشک ہم آپؐ پر ایک بھاری کلام ڈالنے کو ہیں بیشک رات کے اٹھنے میں دل اور زبان کا خوب میل ہوتا ہے اور بات خوب ٹھیک نکلتی ہے بیشک تم کو دن میں کام ہے بہت اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ اسے معلوم ہے کہ تم اسے محفوظ نہیں کر سکتے لہٰذا اس نے تم پر توجہ فرمائی جس قدر آسان ہو قرآن پڑھو، اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ تم میں بعض مریض ہیں اور بعض زمین میں اللہ کا فضل تلاش کرتے ہوئے سفر کرتے ہیں اور کچھ لوگ اللہ کے راستے میں جنگ کرتے ہیں پس جس قدر آسان ہو پڑھو، نماز

يَقُوْمُ إِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ،

انہوں نے جواب دیا کہ جب مرغ کی آواز سنتے تو اٹھتے تھے،

١٠٦١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنِ الْأَشْعَثِ قَالَ إِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ قَامَ فَصَلَّى،

محمد بن سلام، ابوالاحوص، اشعث سے روایت کرتے ہیں، اشعث نے بیان کیا کہ جب مرغ کی آواز سنتے تو اٹھ کر نماز پڑھتے تھے،

١٠٦٢ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ ذَكَرَهُ أَبِي عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا أَلْفَاهُ السَّحَرُ عِنْدِي إِلَّا نَائِمًا تَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

موسیٰ بن اسمٰعیل، ابراہیم بن سعد، سعد، ابو سلمہ سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رض نے بیان کیا کہ میں نے ان کو یعنی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو صبح کے وقت اپنے پاس سوتا ہی پایا،

بَابُ ٧٢١ مَنْ تَسَحَّرَ فَلَمْ يَنَمْ حَتّٰى صَلَّى الصُّبْحَ،

اس شخص کا بیان، جس نے سحری کھائی، اور اس وقت تک نہ سویا جب تک کہ صبح کی نماز پڑھ لی،

١٠٦٣ - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ تَسَحَّرَا فَلَمَّا فَرَغَا مِنْ سَحُورِهِمَا قَامَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَصَلّٰى قُلْنَا لِأَنَسٍ كَمْ كَانَ بَيْنَ فَرَاغِهِمَا مِنْ سَحُورِهِمَا وَدُخُولِهِمَا فِي الصَّلٰوةِ قَالَ كَقَدْرِ مَا يَقْرَأُ الرَّجُلُ خَمْسِينَ آيَةً،

یعقوب بن ابراہیم، روح، سعید، قتادہ، انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور زید بن ثابت نے سحری کھائی، جب سحری سے فارغ ہوئے تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی ہم نے انس رض سے پوچھا کہ ان دونوں کے سحری سے فراغت اور نماز میں داخل ہونے کے درمیان کتنا فصل تھا، انس رض نے کہا اتنی دیر جس میں کہ ایک شخص پچاس آیتیں پڑھ لے،

بَابُ ٧٢٢ طُولِ الْقِيَامِ فِي صَلٰوةِ اللَّيْلِ،

رات کی نماز میں دیر تک کھڑے ہونے کا بیان،

١٠٦٤ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَلَمْ يَزَلْ قَائِمًا حَتّٰى هَمَمْتُ بِأَمْرِ سَوْءٍ قُلْنَا وَمَا هَمَمْتَ قَالَ هَمَمْتُ أَنْ أَقْعُدَ وَأَذَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

سلیمان بن حرب، شعبہ، اعمش، ابووائل عبداللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ برابر کھڑے رہے یہاں تک کہ میں نے ایک امر ناگوار کا ارادہ کیا ہم نے پوچھا کہ کس چیز کا آپ نے ارادہ کیا تھا انہوں نے کہا کہ میں نے قصد کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ دوں اور آپ بیٹھ رہوں،

١٠٦٥ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَامَ لِلتَّهَجُّدِ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ،

حفص بن عمر، خالد بن عبداللہ، حصین ابووائل، حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب رات کو تہجد کے لئے کھڑے ہوتے تو مسواک سے اپنا منہ صاف کرتے،

بَابُ ٧٢٣ كَيْفَ كَانَ صَلٰوةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَمْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز کیسی تھی اور یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم رات کو کس قدر نمازیں پڑھتے

اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُبْحَۃَ الضُّحٰی قَطُّ وَاِنِّیْ لَاُسَبِّحُھَا۔

١٠٥٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِہَابٍ عَنْ عُرْوَۃَ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ عَائِشَۃَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی ذَاتَ لَیْلَۃٍ فِی الْمَسْجِدِ فَصَلّٰی بِصَلَاتِہٖ نَاسٌ ثُمَّ صَلّٰی مِنَ الْقَابِلَۃِ فَکَثُرَ النَّاسُ ثُمَّ اجْتَمَعُوْا مِنَ اللَّیْلَۃِ الثَّالِثَۃِ اَوِ الرَّابِعَۃِ فَلَمْ یَخْرُجْ اِلَیْہِمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَصْبَحَ قَالَ قَدْ رَاَیْتُ الَّذِیْ صَنَعْتُمْ وَلَمْ یَمْنَعْنِیْ مِنَ الْخُرُوْجِ اِلَیْکُمْ اِلَّا اَنِّیْ خَشِیْتُ اَنْ یُّفْرَضَ عَلَیْکُمْ وَذٰلِكَ فِیْ رَمَضَانَ

بَابٌ ٧١٩ قِیَامِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی تَرِمَ قَدَمَاہُ وَقَالَتْ عَائِشَۃُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا حَتّٰی تَفَطَّرَ قَدَمَاہُ وَالْفُطُوْرُ الشُّقُوْقُ اِنْفَطَرَتْ اِنْشَقَّتْ۔

١٠٥٨ - حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ زِیَادٍ قَالَ سَمِعْتُ الْمُغِیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَقُوْلُ اِنْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیَقُوْمُ لِیُصَلِّیَ حَتّٰی تَرِمَ قَدَمَاہُ اَوْ سَاقَاہُ فَیُقَالُ لَہٗ فَیَقُوْلُ اَفَلَا اَکُوْنُ عَبْدًا شَکُوْرًا

بَابٌ ٧٢٠ مَنْ نَامَ عِنْدَ السَّحَرِ

١٠٥٩ - حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِیْنَارٍ اَنَّ عَمْرَو بْنَ اَوْسٍ اَخْبَرَہٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَخْبَرَہٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَہٗ اَحَبُّ الصَّلٰوۃِ اِلَی اللّٰہِ صَلَاۃُ دَاؤدَ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَاَحَبُّ الصِّیَامِ اِلَی اللّٰہِ صِیَامُ دَاؤدَ وَکَانَ یَنَامُ نِصْفَ اللَّیْلِ وَیَقُوْمُ ثُلُثَہٗ وَیَنَامُ سُدُسَہٗ وَیَصُوْمُ یَوْمًا وَیُفْطِرُ یَوْمًا۔

١٠٦٠ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ عَنْ شُعْبَۃَ عَنْ اَشْعَثَ سَمِعْتُ اَبِیْ قَالَ سَمِعْتُ مَسْرُوْقًا قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اَیُّ الْعَمَلِ کَانَ اَحَبَّ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتِ الدَّائِمُ قُلْتُ مَتٰی کَانَ یَقُوْمُ قَالَتْ

کی نماز کبھی نہیں پڑھی اور میں پڑھتی ہوں۔

عبداللہ بن یوسف، مالک، ابن شہاب، عروہ بن زبیر ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک رات مسجد میں نماز پڑھی تو آپ کے ساتھ لوگوں نے بھی پڑھی، پھر دوسری رات میں آپ نے نماز پڑھی تو لوگوں کی تعداد زیادہ ہو گئی، پھر تیسری یا چوتھی رات کو لوگ جمع ہوئے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان کے پاس نہیں گئے، جب صبح ہوئی تو آپ نے فرمایا میں نے اس چیز کو دیکھا جو تم نے کیا اور مجھے باہر آنے سے کسی چیز نے نہیں روکا بجز اس خوف کے کہ کہیں تم پر فرض نہ ہو جائے۔

نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے کھڑے ہونے کا بیان یہاں تک کہ آپ کے دونوں پاؤں ورم کر جاتے تھے اور عائشہؓ نے فرمایا یہاں تک کہ دونوں پاؤں پھٹ جاتے فطور سے مراد پھٹ جانا ہے۔ انفطرت، انشقت کے معنی میں ہے۔

ابونعیم، مسعر، زیاد، مغیرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ان کو کہتے ہوئے سنا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوتے تھے، تاکہ نماز پڑھیں یہاں تک کہ دونوں پاؤں یا دونوں پنڈلیاں پھول جاتی تھیں اس کے متعلق آپ سے کہا جاتا کہ آپ اتنی تکلیف کیوں کرتے ہیں، تو آپ فرماتے کیا میں شکر گزار بندہ نہ ہوں۔

رات کے آخری حصہ میں سو جانے کا بیان،

علی بن عبداللہ، سفیان، عمرو بن دینار، عمرو بن اوس، عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمروؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ نماز داؤد علیہ السلام کی نماز ہے اور اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ روزہ داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے وہ نصف رات سوتے تھے، تہائی رات جاگتے اور چھٹا حصہ سوتے اور ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے،

عبدان، عبدان کے والد، شعبہ، اشعث اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے مسروق سے سنا کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کون سا عمل نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو زیادہ پسند تھا انہوں نے جواب دیا جس پر مداومت کی جائے۔ میں نے پوچھا رات کو کس وقت اٹھتے تھے

عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ احْتَبَسَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ أَبْطَأَ عَلَيْهِ شَيْطَانُهُ فَنَزَلَتْ وَالضُّحَى وَاللَّيْلِ إِذَا سَجَى مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَى،

روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ جبریل علیہ السلام نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے سے رک گئے تو قریش کی ایک عورت نے کہا کہ اسکے شیطان نے تاخیر کی تو اس پر یہ آیت اتری والضحیٰ یعنی قسم ہے چاشت کے وقت کی اور قسم ہے رات کی جب چھا جائے تم تمہارے رب نے نہ چھوڑا اور نہ اس نے دشمنی کی،

بَابُ تَحْرِيضِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى صَلَاةِ اللَّيْلِ وَالنَّوَافِلِ مِنْ غَيْرِ إِيجَابٍ وَطَرَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ وَعَلِيًّا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ لَيْلَةً لِلصَّلٰوةِ،

رات کی نمازوں اور نوافل کی طرف نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے رغبت دلانے کا بیان بغیر اس کے کہ واجب کریں اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم فاطمہ رض و علی رض کے پاس ایک رات نماز کے لئے اترے تھے،

۱۰۵۴ - حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ هِنْدٍ بِنْتِ الْحَارِثِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَيْقَظَ لَيْلَةً فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَاذَا أُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْفِتْنَةِ مَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْخَزَائِنِ مَنْ يُوقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجُرَاتِ يَا رُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٍ فِي الْآخِرَةِ

ابن مقاتل، عبد اللہ، معمر، زہری، ہند بنت حارث، ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ایک رات جاگے تو فرمایا سبحان اللہ کیا کیا آزمائش کی چیزیں اور کیا کیا خزانے رات کو اتارے گئے، ہے کوئی شخص جو ان حجرہ والی عورتوں کو جگائے بہت سی عورتیں دنیا میں کپڑے پہنے ہوئے ہیں لیکن آخرت میں ننگی ہوں گی،

۱۰۵۵ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَقَهُ وَفَاطِمَةَ بِنْتَ النَّبِيِّ عَلَيْهَا السَّلَامُ لَيْلَةً فَقَالَ أَلَا تُصَلِّيَانِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنْفُسُنَا بِيَدِ اللّٰهِ فَإِذَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَنَا بَعَثَنَا فَانْصَرَفَ حِينَ قُلْنَا ذٰلِكَ وَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيَّ شَيْئًا ثُمَّ سَمِعْتُهُ وَهُوَ مُوَلٍّ يَضْرِبُ فَخِذَهُ وَهُوَ يَقُولُ وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا،

ابو الیمان، شعیب، زہری، علی بن حسین، حسین بن علی، علی بن ابی طالب سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک شب ان کے پاس آئے اور فاطمہ بنت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو فرمایا کہ تم دونوں نماز کیوں نہیں پڑھتے ہو، میں نے کہا کہ یا رسول اللہ صلعم ہماری جانیں خدا کے قبضہ میں ہیں جب وہ ہمیں اٹھانا چاہے گا، تو ہم اٹھیں گے جب ہم لوگوں نے یہ کہا تو آپ لوٹ گئے اور ہم لوگوں کی طرف کچھ بھی متوجہ نہ ہوئے پھر میں نے سنا کہ آپ پیٹھ پھیر رہے تھے، اپنے ران پر ہاتھ مارا اور فرمایا کہ انسان تمام چیز سے زیادہ جھگڑالو ہے۔

۱۰۵۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ إِنْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَدَعُ الْعَمَلَ وَهُوَ يُحِبُّ أَنْ يَعْمَلَ بِهِ خَشْيَةَ أَنْ يَعْمَلَ بِهِ النَّاسُ فَيُفْرَضَ عَلَيْهِمْ وَمَا سَبَّحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

عبد اللہ بن یوسف، مالک، ابن شہاب، عروہ، عائشہ رض سے روایت کرتے ہیں، عائشہ رض نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کسی کام کو چھوڑ دیتے تھے، حالاں کہ وہ عمل آپ کو محبوب ہوتا لیکن اس خوف سے چھوڑ دیتے تھے کہ کہیں لوگ اس پر عمل کرنے لگیں اور وہ فرض نہ ہو جائے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے چاشت

هشام قال أخبرنا معمر ح وحدثني محمود قال حدثنا عبد الرزاق قال أخبرنا معمر عن الزهري عن سالم عن أبيه رضي الله عنه قال كان الرجل في حياة النبي صلى الله عليه وسلم إذا رأى رؤيا قصها على رسول الله صلى الله عليه وسلم فتمنيت أن أرى رؤيا فأقصها على رسول الله صلى الله عليه وسلم وكنت غلاما شابا وكنت أنام في المسجد على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فرأيت في النوم كأن ملكين أخذاني فذهبا بي إلى النار فإذا هي مطوية كطي البئر وإذا لها قرنان وإذا فيها أناس قد عرفتهم فجعلت أقول أعوذ بالله من النار قال فلقينا ملك آخر فقال لي لم ترع فقصصتها على حفصة فقصتها حفصة على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال نعم الرجل عبد الله لو كان يصلي من الليل فكان بعد لا ينام من الليل إلا قليلا،

معمر، زہری، سالم، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے وقت میں لوگ جب کوئی خواب دیکھتے تو اس کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیان کرتے مجھے تمنا تھی کہ میں بھی کوئی خواب دیکھتا تو اس کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیان کرتا اور میں ایک جوان لڑکا تھا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد میں میں مسجد نبوی میں سوتا تھا میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا دو فرشتوں نے مجھے پکڑا اور مجھے جہنم کی طرف لے گئے، اور وہ پیچ دار کنویں کی طرح پرپیچ تھی جس کے دو ستون تھے اور اس میں کچھ لوگ تھے جن کو میں نے پہچان لیا میں جہنم سے خدا کی پناہ مانگنے لگا، پھر مجھ سے ایک دوسرا فرشتہ ملا اور مجھ سے کہا کہ مت ڈرو، پھر اس کو میں نے حفصہؓ سے بیان کیا اور حفصہؓ نے اس کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا تو آپ نے فرمایا کہ عبداللہ کیا ہی اچھا آدمی ہے کاش وہ رات کی نماز میں (نفل) پڑھا کرتا، چنانچہ اس کے بعد وہ رات کو بہت ہی کم سویا کرتے تھے۔

باب ۷۱۶ طول السجود في قيام الليل،

شب بیداری میں طویل سجدوں کا بیان،

۱۰۵۲ - حدثنا أبو اليمان قال أخبرنا شعيب عن الزهري قال أخبرني عروة أن عائشة رضي الله عنها أخبرته أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصلي إحدى عشرة ركعة كانت تلك صلاته يسجد السجدة من ذلك قدر ما يقرأ أحدكم خمسين آية قبل أن يرفع رأسه ويركع ركعتين قبل صلاة الفجر ثم يضطجع على شقه الأيمن حتى يأتيه المنادي للصلاة

ابوالیمان، شعیب، زہری، عروہ، حضرت عائشہ رضی سے روایت کرتے ہیں، حضرت عائشہ رضی نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم گیارہ رکعتیں نماز پڑھتے تھے آپ کی اس نماز میں سجدہ اس قدر طویل ہوتا تھا کہ تم میں سے ایک شخص پچاس آیتیں پڑھ لے سکتا ہے، قبل اس کے کہ آپ سر اٹھائیں اور نماز فجر سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے تھے، پھر اپنے دائیں پہلو یا کروٹ پر لیٹ جاتے یہاں تک کہ نماز کے لئے پکارنے والا آپ کے پاس آجاتا،

باب ۷۱۷ ترك القيام للمريض

مریض کے لئے قیام چھوڑ دینے کا بیان

۱۰۵۳ - حدثنا أبو نعيم قال حدثنا سفيان عن الأسود قال سمعت جندبا يقول اشتكى النبي صلى الله عليه وسلم فلم يقم ليلة أو ليلتين

ابونعیم، سفیان، اسود، جندب سے روایت کرتے ہیں، کہ جندبؓ نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو ایک رات یا دو رات کھڑے نہیں ہوئے،

۱۰۵۴ - حدثنا محمد بن كثير قال أخبرنا سفيان

محمد بن کثیر، سفیان، اسود بن قیس، جندب بن عبداللہ سے

عُبَيْدِ اللهِ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِیَ اللهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّیْ جَالِسًا فَيَقْرَأُ وَهُوَ جَالِسٌ فَاِذَا بَقِیَ مِنْ قِرَاءَتِهٖ نَحْوٌ مِّنْ ثَلَاثِيْنَ اَوْ اَرْبَعِيْنَ اٰيَةً قَامَ فَقَرَاَهَا وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ يَفْعَلُ فِی الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ فَاِذَا قَضٰى صَلَاتَهٗ نَظَرَ فَاِنْ كُنْتُ يَقْظٰى تَحَدَّثَ مَعِیْ وَاِنْ كُنْتُ نَائِمَةً اضْطَجَعَ،

عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب بیٹھ کر نماز پڑھتے تو بیٹھے بیٹھے قرارت کرتے پھر جب تقریباً تیس یا چالیس آیتیں قرارت کی باقی رہ جاتیں تو پھر آپ کھڑے ہوتے اور کھڑے کھڑے پڑھتے پھر رکوع کرتے اور سجدہ کرتے پھر دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کرتے جب اپنی نماز ختم کر لیتے تو مجھ سے باتیں کرتے اگر میں جاگتی ہوتی اور اگر میں سوئی ہوتی تو لیٹ جاتے،

باب ۷۱۴ التَّهَجُّدُ بِاللَّيْلِ وَقَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ،

رات کو تہجد پڑھنے کا بیان اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ رات کو تہجد پڑھو، جو تمہارے لئے نفل ہو گی،

۱۰۵۰۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ اَبِیْ مُسْلِمٍ عَنْ طَاؤُسٍ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاءُكَ حَقٌّ وَقَوْلُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَوْ لَا اِلٰهَ غَيْرُكَ قَالَ سُفْيَانُ وَزَادَ عَبْدُ الْكَرِيْمِ اَبُوْ اُمَيَّةَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ قَالَ سُفْيَانُ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ اَبِیْ مُسْلِمٍ سَمِعَهٗ مِنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

علی بن عبد اللہ، سفیان، سلیمان بن ابی مسلم، طاؤس، ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں، نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب رات کو تہجد کی نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوتے تو فرماتے اے میرے اللہ تیرے ہی لئے حمد ہے تو آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان جو چیزیں ہیں ان کا نگران ہے تیرے ہی لئے حمد ہے، تیرے ہی لئے آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان کی تمام چیزوں پر حکومت ہے تیرے ہی لئے حمد ہے تو آسمانوں اور زمین کی روشنی ہے، تیرے ہی لئے حمد ہے تو حق ہے تیرا وعدہ حق ہے تیری ملاقات حق ہے تیرا قول حق ہے جنت حق ہے جہنم حق ہے، تمام نبی حق ہیں اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم حق ہیں اور قیامت حق ہے اے میرے اللہ میں نے اپنی گردن تیرے لئے جھکا دی اور میں تجھ پر ایمان لایا، تجھ ہی پر میں نے بھروسہ کیا، تیری طرف میں متوجہ ہوا تیری ہی مدد سے میں نے جھگڑا کیا اور تیری ہی طرف میں نے اپنا مقدمہ پیش کیا، میرے اگلے، پچھلے اور ظاہری اور چھپے ہوئے گناہوں کو بخشدے تو ہی آگے اور پیچھے کرنے والا ہے، تو ہی معبود ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں سفیان نے کہا کہ عبد الکریم ابو امیہ نے لا حول ولا قوۃ الا باللہ کی زیادتی کے ساتھ روایت کی ہے، سفیان نے کہا کہ سلیمان بن ابی مسلم نے اس کو طاؤس سے اور انہوں نے ابن عباسؓ سے اور انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کو سنا،

باب ۷۱۵ فَضْلِ قِيَامِ اللَّيْلِ،

رات کو کھڑے ہونے کی فضیلت کا بیان،

۱۰۵۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا

عبد اللہ بن محمد، ہشام، معمر، محمود، عبد الرزاق

۱۰۴۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ أَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ وَكَانَ رَجُلًا مَبْسُورًا وَقَالَ أَبُو مَعْمَرٍ مَرَّةً عَنْ عِمْرَانَ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ الرَّجُلِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَقَالَ مَنْ صَلَّى قَائِمًا فَهُوَ أَفْضَلُ وَمَنْ صَلَّى قَاعِدًا فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِ الْقَائِمِ وَمَنْ صَلَّى نَائِمًا فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِ الْقَاعِدِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ نَائِمًا أَيْ مُضْطَجِعًا هٰهُنَا،

ابو معمر، عبد الوارث، حسین معلم، عبد اللہ بن بریدہ، عمران بن حصین (جو بواسیر کے مریض تھے) اور ایک بار ابو معمر نے عمران سے روایت کیا عمران نے کہا میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے بیٹھ کر نماز پڑھنے کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ جس نے کھڑے ہو کر نماز پڑھی وہ افضل ہے اور جس نے بیٹھ کر نماز پڑھی تو اس کو کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے کا نصف اجر ملے گا اور جس نے سو کر نماز پڑھی تو اس کے لئے بیٹھ کر پڑھنے والے کا نصف اجر ملے گا ابو عبد اللہ بخاری نے کہا کہ میرے خیال میں نائما سے یہاں مراد مضطجعا ہے،

باب ۷۱۲ ۔ إِذَا لَمْ يُطِقْ قَاعِدًا صَلَّى عَلَى جَنْبٍ وَقَالَ عَطَاءٌ إِنْ لَمْ يَقْدِرْ عَلَى أَنْ يَتَحَوَّلَ إِلَى الْقِبْلَةِ صَلَّى حَيْثُ كَانَ وَجْهُهُ

جب بیٹھ کر نماز پڑھنے کی طاقت نہ ہو تو پہلو پر (کروٹ لیٹ کر) پڑھے اور عطاء نے کہا کہ اگر قبلہ کی طرف منہ نہ کر سکے تو جس طرف بھی اس کا منہ ہو نماز پڑھ لے،

۱۰۴۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ الْمُكْتِبُ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ بِي بَوَاسِيرُ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاةِ فَقَالَ صَلِّ قَائِمًا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَعَلَى جَنْبٍ،

عبدان، عبد اللہ، ابراہیم بن طہمان، حسین، ابن بریدہ عمران بن حصینؓ سے روایت کرتے ہیں کہ عمران بن حصینؓ نے بیان کیا کہ مجھ کو بواسیر کا مرض تھا تو میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے نماز کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ کھڑے ہو کر پڑھ اگر اس کی قدرت نہ ہو تو بیٹھ کر اور اس کی بھی قدرت نہ ہو تو کسی پہلو پر (یعنی کروٹ) لیٹ کر پڑھو،

باب ۷۱۳ ۔ إِذَا صَلَّى قَاعِدًا ثُمَّ صَحَّ أَوْ وَجَدَ خِفَّةً تَمَّمَ مَا بَقِيَ وَقَالَ الْحَسَنُ إِنْ شَاءَ الْمَرِيضُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ قَائِمًا وَرَكْعَتَيْنِ قَاعِدًا

جب بیٹھ کر نماز پڑھے پھر تندرست ہو جائے یا کچھ آسانی پائے تو باقی کو پورا کرے اور حسن نے کہا کہ اگر مریض چاہے تو دو رکعت کھڑے ہو کر اور دو رکعت بیٹھ کر پڑھے،

۱۰۴۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا لَمْ تَرَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي صَلَاةَ اللَّيْلِ قَاعِدًا قَطُّ حَتَّى أَسَنَّ فَكَانَ يَقْرَأُ قَاعِدًا حَتَّى إِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ قَامَ فَقَرَأَ نَحْوًا مِنْ ثَلَاثِينَ آيَةً أَوْ أَرْبَعِينَ آيَةً ثُمَّ رَكَعَ

عبد اللہ بن یوسف، مالک، ہشام بن عروہ، عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ انہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو رات کی نماز کبھی بیٹھ کر پڑھتے نہیں دیکھا یہاں تک کہ جب آپ آخری عمر کو پہنچے تو بیٹھ کر قرات کرتے تھے اور جب رکوع کا ارادہ فرماتے تو کھڑے ہو جاتے اور تقریباً تیس یا چالیس آیتیں پڑھتے پھر رکوع کرتے،

۱۰۴۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ وَأَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ

عبد اللہ بن یوسف، مالک، عبد اللہ بن یزید و ابو النضر (عمر بن عبید اللہ کے آزاد کردہ غلام) ابو سلمہ بن عبد الرحمن

قَبْلَ أَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الظُّهْرَ إِلَى وَقْتِ الْعَصْرِ ثُمَّ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا فَإِنْ زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَرْتَحِلَ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ،

کو عصر کے وقت تک مؤخر کرتے پھر سواری سے اترتے اور ان دونوں کو ایک ساتھ ملا کر پڑھتے اور اگر سفر شروع کرنے سے پہلے آفتاب ڈھل جاتا تو ظہر کی نماز پڑھ کر سوار ہوتے،

بَابُ صَلٰوةِ الْقَاعِدِ،

بیٹھنے والے کی نماز کا بیان

۱۰۴۳ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهِ وَهُوَ شَاكٍ فَصَلَّى جَالِسًا وَصَلَّى وَرَاءَهُ قَوْمٌ قِيَامًا فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنِ اجْلِسُوا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا

قتیبہ بن سعید، مالک، ہشام بن عروہ، عروہ، عائشہ رض سے روایت کرتے ہیں عائشہ رض نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر میں بیماری کی حالت میں نماز پڑھی تو بیٹھ کر پڑھی اور لوگوں نے آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھی تو آپ نے ان کی طرف اشارہ کیا کہ بیٹھ جاؤ جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا کہ امام اس لئے بنایا گیا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے جب وہ رکوع کرے تو رکوع کرو اور جب وہ سر اٹھائے تو تم بھی سر اٹھاؤ،

۱۰۴۴ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَقَطَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فَرَسٍ فَخُدِشَ أَوْ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْأَيْمَنُ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ نَعُودُهُ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلَّى قَاعِدًا فَصَلَّيْنَا قُعُودًا وَقَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ،

ابو نعیم، ابن عیینہ، زہری، انس رض سے روایت کرتے ہیں انس رض نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم گھوڑے سے گر پڑے تو آپ کے دائیں بازو میں خراش لگ گیا ہم آپ کے پاس عیادت کی غرض سے آئے تو نماز کا وقت آگیا آپ نے بیٹھ کر نماز پڑھی تو ہم لوگوں نے بھی بیٹھ کر نماز پڑھی، اور فرمایا کہ امام اس لئے بنایا گیا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو، اور جب رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سر اٹھائے تو تم بھی سر اٹھاؤ اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا ولک الحمد کہو،

۱۰۴۵ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا حُسَيْنٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَأَلَ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ وَكَانَ مَبْسُورًا قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ الرَّجُلِ قَاعِدًا فَقَالَ إِنْ صَلَّى قَائِمًا فَهُوَ أَفْضَلُ وَمَنْ صَلَّى قَاعِدًا فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِ الْقَائِمِ وَمَنْ صَلَّى نَائِمًا فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِ الْقَاعِدِ،

اسحاق بن منصور، روح بن عبادہ، حسین، عبداللہ بن بریدہ عمران بن حصین سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا، اسحاق عبدالصمد کے والد حسین ابن بریدہ عمران بن حصین سے روایت کرتے ہیں (جو بواسیر کے مریض تھے) انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بیٹھ کر نماز پڑھنے کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ اگر کھڑا ہو کر پڑھے تو بہتر ہے اور جس نے بیٹھ کر نماز پڑھی تو اس کو کھڑے ہو کر پڑھنے والے کا نصف اجر ملے گا اور جس نے لیٹ کر پڑھی تو اس کو بیٹھ کر پڑھنے والے کا نصف اجر ملے گا،

بَابُ صَلٰوةِ الْقَاعِدِ بِالْإِيمَاءِ،

بیٹھنے والے کا اشارہ سے نماز پڑھنے کا بیان،

بَیْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ،

۱۰۳۹ - حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَالِمٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَعْجَلَهُ السَّیْرُ فِی السَّفَرِ یُؤَخِّرُ صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ حَتّٰی یَجْمَعَ بَیْنَهَا وَبَیْنَ الْعِشَاءِ قَالَ سَالِمٌ وَکَانَ عَبْدُ اللّٰهِ یَفْعَلُهٗ اِذَا اَعْجَلَهُ السَّیْرُ یُقِیْمُ الْمَغْرِبَ فَیُصَلِّیْهَا ثَلَاثًا ثُمَّ یُسَلِّمُ ثُمَّ قَلَّمَا یَلْبَثُ حَتّٰی یُقِیْمَ الْعِشَاءَ فَیُصَلِّیْهَا رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ یُسَلِّمُ وَلَا یُسَبِّحُ بَیْنَهُمَا بِرَکْعَةٍ وَّلَا بَعْدَ الْعِشَآءِ بِسَجْدَةٍ حَتّٰی یَقُوْمَ مِنْ جَوْفِ اللَّیْلِ،

۱۰۴۰ - حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنِیْ حَفْصُ بْنُ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ اَنَسٍ اَنَّ اَنَسًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَجْمَعُ بَیْنَ هَاتَیْنِ الصَّلَاتَیْنِ فِی السَّفَرِ یَعْنِی الْمَغْرِبَ وَالْعِشَآءَ،

بَابٌ ۷۰۸ یُؤَخِّرُ الظُّهْرَ اِلَی الْعَصْرِ اِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ اَنْ تَزِیْغَ الشَّمْسُ فِیْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

۱۰۴۱ - حَدَّثَنَا حَسَّانُ الْوَاسِطِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ اَنْ تَزِیْغَ الشَّمْسُ اَخَّرَ الظُّهْرَ اِلٰی وَقْتِ الْعَصْرِ ثُمَّ یَجْمَعُ بَیْنَهُمَا فَاِذَا زَاغَتْ صَلَّی الظُّهْرَ ثُمَّ رَکِبَ.

بَابٌ ۷۰۹ اِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ مَا زَاغَتِ الشَّمْسُ صَلَّی الظُّهْرَ ثُمَّ رَکِبَ،

۱۰۴۲ - حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ارْتَحَلَ

اذان یا اقامت کہے،

ابوالیمان، شعیب، زہری، سالم، عبداللہ بن عمر رض سے روایت کرتے ہیں عبداللہ بن عمر رض نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ کو سفر میں چلنے کی جلدی ہوتی تو مغرب کی نماز دیر کرکے پڑھتے یہاں تک کہ مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ پڑھتے اور سالم نے بیان کیا کہ عبداللہ رض بھی یہی کرتے تھے کہ جب انہیں سفر میں جلدی ہوتی تو مغرب کی اقامت کہلواتے اور مغرب کی تین رکعت پڑھتے، پھر سلام پھیرتے پھر بہت کم ٹھہرتے یہاں تک کہ عشاء کی تکبیر کہی جاتی اور دو رکعت عشاء کی نماز پڑھتے، پھر سلام پھیرتے اور نہ نوافل دونوں کے درمیان اور نہ عشاء کے بعد نفل پڑھتے یہاں تک کہ آدھی رات کو کھڑے ہوتے،

اسحاق، عبدالصمد، حرب، یحییٰ، حفص بن عبید اللہ بن انس رض بیان کرتے ہیں کہ حضرت انس رض نے ان سے بیان کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ان دونوں نمازوں میں یعنی مغرب اور عشاء کو سفر میں ایک ساتھ ملا کر پڑھتے تھے،

آفتاب ڈھلنے سے پہلے سفر کے لئے روانہ ہو تو ظہر کو عصر کے وقت تک موخر کرے اس میں ابن عباس رض کا قول نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے،

حسان واسطی، مفضل بن فضالہ، عقیل، ابن شہاب، انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انس بن مالک رض نے بیان کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب آفتاب ڈھلنے سے پہلے سفر کے لئے روانہ ہوتے تو ظہر کو عصر کے وقت تک موخر کرتے پھر ان دونوں کو ایک ساتھ ملا کر پڑھتے اور جب آفتاب ڈھل جاتا تو ظہر کی نماز پڑھ کر سوار ہوتے،

آفتاب ڈھلنے کے بعد سفر شروع کرے تو ظہر کی نماز پڑھ کر سوار ہو،

قتیبہ، مفضل بن فضالہ، عقیل، ابن شہاب، انس بن مالک رض سے روایت کرتے ہیں انس بن مالک رض نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب آفتاب ڈھلنے سے پہلے سفر شروع کرتے تو ظہر

ركعتي الفجر في السفر،

١٠٣٦ - حدثنا حفص بن عمر قال حدثنا شعبة عن عمرو عن ابن أبي ليلى قال ما أنبأنا أحد أنه رأى النبي صلى الله عليه وسلم صلى الضحى غير أم هانئ ذكرت أن النبي صلى الله عليه وسلم يوم فتح مكة اغتسل في بيتها فصلى ثماني ركعات فما رأيته صلى صلوة أخف منها غير أنه يتم الركوع والسجود. وقال الليث حدثني يونس عن ابن شهاب قال حدثني عبد الله بن عامر أن أباه أخبره أنه رأى النبي صلى الله عليه وسلم صلى السبحة بالليل في السفر على ظهر راحلته حيث توجهت به،

١٠٣٧ - حدثنا أبو اليمان قال أخبرنا شعيب عن الزهري قال أخبرني سالم بن عبد الله عن ابن عمر رضي الله عنهما أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يسبح على ظهر راحلته حيث كان وجهه يومئ برأسه وكان ابن عمر يفعله،

باب ٧٠٦ الجمع في السفر بين المغرب والعشاء

١٠٣٨ - حدثنا علي بن عبد الله قال حدثنا سفيان قال سمعت الزهري عن سالم عن أبيه قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يجمع بين المغرب والعشاء إذا جد به السير، وقال إبراهيم بن طهمان عن الحسين المعلم عن يحيى بن أبي كثير عن عكرمة عن ابن عباس رضي الله عنهما قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يجمع بين صلوة الظهر والعصر إذا كان على ظهر سير ويجمع بين المغرب والعشاء، وعن حسين عن يحيى بن أبي كثير عن حفص بن عبيد الله بن أنس عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يجمع بين صلاة المغرب والعشاء في السفر وتابعه علي بن المبارك وحرب بن شداد عن يحيى عن حفص عن أنس جمع النبي صلى الله عليه وسلم.

باب ٧٠٧ هل يؤذن أو يقيم إذا جمع.

دو رکعت پڑھی،

حفص بن عمر، شعبہ، عمرو، ابن ابی لیلیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ ابن ابی لیلیٰ نے بیان کیا کہ ام ہانی کے سوا کسی شخص نے بیان نہیں کیا کہ آپ نے چاشت کی نماز پڑھی ام ہانی نے بیان کیا کہ فتح مکہ کے دن آپ نے ان کے گھر میں غسل کیا، پھر آٹھ رکعت پڑھیں میں نے آپ کو کوئی نماز اس سے ہلکی پڑھتے نہیں دیکھا بجز اس کے کہ آپ رکوع و سجود کو پورا کرتے تھے اور لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے یونس نے انہوں نے ابن شہاب سے ابن شہاب نے عبداللہ بن عامر سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا کہ انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو سفر میں رات کو نفل نماز سواری کی پیٹھ پر پڑھتے ہوئے دیکھا سواری کا رخ جدھر بھی ہوتا،

ابوالیمان، شعیب، زہری، سالم بن عبداللہ، ابن عمر رض سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سواری کی پیٹھ پر نفل نماز پڑھتے تھے سواری کا رخ جس طرف بھی ہوتا آپ اپنے سر سے اشارہ کرتے تھے، اور ابن عمر رض بھی اسی طرح کرتے تھے،

سفر میں مغرب اور عشاء کی نماز جمع کرکے پڑھنے کا بیان،

علی بن عبداللہ، سفیان، زہری، سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ پڑھتے تھے جب آپ سیر (سفر) میں ہوتے اور ابراہیم بن طہمان نے بطریق حسین معلم، یحییٰ بن ابی کثیر، عکرمہ ابن عباس رض سے روایت کیا ابن عباس رض نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی نماز ایک ساتھ پڑھتے، جب آپ سفر میں ہوتے اور مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ پڑھتے، اور بہ سند حسین یحییٰ بن ابی کثیر حفص بن عبیداللہ بن انس، انس بن مالک سے روایت ہے انس بن مالک نے بیان کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم مغرب اور عشاء کی نماز سفر میں ایک ساتھ ملا کر پڑھتے اور علی بن مبارک و حرب بن شداد نے بہ سند یحییٰ، حفص، انس رض سے اس کے متابع حدیث روایت کی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جمع کیا،

جب مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ پڑھے تو کیا

پانچواں پارہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب ۷۰۳ - صَلٰوۃِ التَّطَوُّعِ عَلَی الْحِمَارِ

۱۰۳۳ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ سِيْرِيْنَ قَالَ اسْتَقْبَلْنَا اَنَسًا حِيْنَ قَدِمَ مِنَ الشَّامِ فَلَقِيْنَاهُ بِعَيْنِ التَّمْرِ فَرَاَيْتُهُ يُصَلِّيْ عَلٰى حِمَارٍ وَّوَجْهُهُ مِنْ ذَا الْجَانِبِ يَعْنِيْ عَنْ يَّسَارِ الْقِبْلَةِ فَقُلْتُ رَاَيْتُكَ تُصَلِّيْ لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ فَقَالَ لَوْلَا اَنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهُ لَمْ اَفْعَلْهُ رَوَاهُ ابْنُ طَهْمَانَ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

باب ۷۰۴ - مَنْ لَّمْ يَتَطَوَّعْ فِي السَّفَرِ دُبُرَ الصَّلٰوةِ وَقَبْلَهَا،

۱۰۳۴ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَنَّ حَفْصَ بْنَ عَاصِمٍ حَدَّثَهُ قَالَ سَافَرَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ صَحِبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ اَرَهُ يُسَبِّحُ فِي السَّفَرِ وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ،

۱۰۳۵ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عِيْسَى بْنِ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ صَحِبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ لَا يَزِيْدُ فِي السَّفَرِ عَلٰى رَكْعَتَيْنِ وَاَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ كَذٰلِكَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ،

باب ۷۰۵ - مَنْ تَطَوَّعَ فِي السَّفَرِ فِيْ غَيْرِ دُبُرِ الصَّلَوَاتِ وَقَبْلَهَا وَرَكَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

گدھے پر نفل نماز پڑھنے کا بیان،

احمد بن سعید، حبان، ہمام، انس بن سیرین سے روایت کرتے ہیں انس بن سیرین نے بیان کیا کہ جب انسؓ شام سے آئے تو ہم ان کے استقبال کے لئے گئے چنانچہ ہم ان سے عین التمر میں ملے میں نے ان کو گدھے پر نماز پڑھتے دیکھا اور ان کا چہرہ اس جانب یعنی قبلہ سے بائیں طرف تھا میں نے ان سے کہا کہ میں نے آپ کو غیر قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے دیکھا تو انہوں نے جواب دیا کہ اگر میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اس طرح کرتے نہ دیکھتا تو میں بھی یہ نہ کرتا طہمان نے اس حدیث کو بطریق حجاج، انس بن سیرین انسؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا،

اس شخص کا بیان جو سفر میں فرض نماز سے پہلے اور اس کے بعد نفل نہ پڑھے،

یحییٰ بن سلیمان، ابن وہب، عمر بن محمد، حفص بن عاصم بیان کرتے ہیں کہ ابن عمرؓ نے سفر کیا تو فرمایا کہ میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا تو میں نے آپ کو سفر میں نفل پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تمہارے لئے اللہ کے رسولؐ میں بہترین نمونہ ہے،

مسدد، یحییٰ، عیسیٰ بن حفص بن عاصم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ابن عمرؓ کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں رہا تو آپ سفر میں دو رکعت سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے اور ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمان رضی اللہ عنہم بھی اسی طرح کرتے تھے۔

جس نے سفر میں فرض نمازوں کے پہلے اور اس کے بعد نفل نماز پڑھی اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے سفر میں فجر کی

يَكُنْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ ذٰلِكَ فِي الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوبَةِ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ سَالِمٌ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يُصَلِّي عَلَى دَابَّتِهِ مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُسَافِرٌ مَا يُبَالِي حَيْثُ مَا كَانَ وَجْهُهُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَبِّحُ عَلَى الرَّاحِلَةِ قِبَلَ أَيِّ وَجْهٍ تَوَجَّهَ وَيُوتِرُ عَلَيْهَا غَيْرَ أَنَّهُ لَا يُصَلِّي عَلَيْهَا الْمَكْتُوبَةَ

١٠٣٣ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ قَالَ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُصَلِّيَ الْمَكْتُوبَةَ نَزَلَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ ،

ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایسا نہ کرتے تھے اور لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے یونس نے، انہوں نے ابن شہاب سے اور انہوں نے سالم سے روایت کیا سالم نے بیان کیا کہ عبداللہ بن عمرؓ اپنی سواری پر رات کی نماز سفر کی حالت میں پڑھتے تھے اور اس کی انہیں بالکل نہ ہوتی کہ سواری کا رخ کس طرف ہے ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سواری پر نفل پڑھتے جس طرف سواری کا رخ ہوتا اور اس پر وتر بھی پڑھتے، مگر یہ کہ فرض نماز سواری پر نہ پڑھتے،

معاذ بن فضالہ، ہشام، یحییٰ، محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان، جابر بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سواری پر پورب کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے، اور جب ارادہ کرتے کہ فرض نماز پڑھیں تو اترتے اور قبلہ رخ ہو جاتے،

چوتھا پارہ ختم ہوا

يَقُوْمُ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ،

سنت نہ پڑھتے یہاں تک کہ آدھی رات کے بعد کھڑے ہوتے

بَابُ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ عَلَى الدَّابَّةِ حَيْثُمَا تَوَجَّهَتْ،

سواری پر نفل نماز پڑھنے کا بیان، سواری کا رخ جس طرف بھی ہو،

١٠٢٧ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَامِرٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ،

علی بن عبداللہ، عبد الاعلیٰ، معمر، زہری، عبداللہ بن عامر اپنے والد (ربیعہ) سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو سواری پر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا جدھر بھی سواری کا رخ ہوتا،

١٠٢٨ - حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي التَّطَوُّعَ وَهُوَ رَاكِبٌ فِي غَيْرِ الْقِبْلَةِ،

ابونعیم، شیبان، یحییٰ، محمد بن عبدالرحمٰن، جابر بن عبداللہ رضی بیان کرتے تھے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نفل نماز سوار ہو کر قبلہ کے سوا دوسرے رخ میں پڑھتے،

١٠٢٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى ابْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ وَيُوْتِرُ عَلَيْهَا وَيُخْبِرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُهُ،

عبد الاعلیٰ بن حماد، وہیب، موسیٰ بن عقبہ، نافع سے روایت کرتے ہیں۔ نافع نے بیان کیا کہ حضرت ابن عمر رضی اپنی سواری پر نماز (نفل) پڑھتے تھے اور وتر بھی پڑھ لیتے تھے اور خبر دیتے تھے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کرتے تھے،

بَابُ الْإِيْمَاءِ عَلَى الدَّابَّةِ،

سواری پر اشارہ سے نماز پڑھنے کا بیان،

١٠٣٠ - حَدَّثَنَا مُوْسَى ابْنُ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ يُصَلِّي فِي السَّفَرِ عَلَى رَاحِلَتِهِ أَيْنَمَا تَوَجَّهَتْ بِهِ يُوْمِئُ وَذَكَرَ عَبْدُ اللهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُهُ،

موسیٰ بن اسمٰعیل، عبدالعزیز بن مسلم، عبداللہ بن دینار بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی سفر میں اپنی سواری پر نماز پڑھتے تھے جس طرف بھی سواری کا رخ ہوتا اشارہ کرتے اور عبداللہ نے بیان کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اسی طرح کرتے تھے،

بَابُ يَنْزِلُ لِلْمَكْتُوْبَةِ

فرض نمازوں کے لئے سواری سے اترنے کا بیان،

١٠٣١ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ أَنَّ عَامِرَ بْنَ رَبِيْعَةَ أَخْبَرَهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الرَّاحِلَةِ يُسَبِّحُ يُوْمِئُ بِرَأْسِهِ قِبَلَ أَيِّ وَجْهٍ تَوَجَّهَ وَلَمْ

یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل ابن شہاب عبداللہ بن عامر بن ربیعہ (اپنے والد) عامر بن ربیعہ رضی سے روایت کرتے ہیں عامر بن ربیعہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو سواری پر نفل نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اپنے سر سے اشارہ کرتے تھے جس طرف بھی سواری کا رخ ہوتا اور فرض نمازوں

قَالَ لَا حَتّٰى نَدْخُلَهَا،

دیا کہ نہیں جب تک کہ ہم وہاں داخل نہ ہوں

۱۰۲۴- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَإِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّيْتُ الظُّهْرَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا وَالْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ،

ابونعیم، سفیان، محمد بن منکدر، و ابراہیم بن میسرہ، انس بن مالک رض سے روایت کرتے ہیں، انس بن مالک نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ میں ظہر کی چار رکعتیں اور عصر کی ذی الحلیفہ میں دو رکعتیں پڑھیں،

۱۰۲۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ الصَّلٰوةُ أَوَّلُ مَا فُرِضَتْ رَكْعَتَانِ فَأُقِرَّتْ صَلٰوةُ السَّفَرِ وَأُتِمَّتْ صَلٰوةُ الْحَضَرِ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَقُلْتُ لِعُرْوَةَ مَا بَالُ عَائِشَةَ تُتِمُّ قَالَ تَأَوَّلَتْ مَا تَأَوَّلَ عُثْمَانُ،

عبداللہ بن محمد سفیان، زہری، عروہ، عائشہ رض سے روایت کرتے ہیں عائشہ رض نے بیان کیا کہ نماز پہلے دو رکعت فرض کی گئی، پھر سفر کی نماز قائم رہی اور حضر کی نماز پوری کردی گئی، میں نے عروہ سے کہا کہ عائشہ رض کا کیا حال ہے تو انہوں نے کہا کہ عائشہ نے تاویل کی ہے جیسا کہ عثمان رض نے تاویل کی،

باب ۶۹۹ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ ثَلَاثًا فِي السَّفَرِ،

مغرب کی نماز سفر میں تین رکعت پڑھے،

۱۰۲۶- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَعْجَلَهُ السَّيْرُ فِي السَّفَرِ يُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ حَتّٰى يَجْمَعَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْعِشَاءِ قَالَ سَالِمٌ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ إِذَا أَعْجَلَهُ السَّيْرُ وَزَادَ اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَالِمٌ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمُزْدَلِفَةِ قَالَ سَالِمٌ وَأَخَّرَ ابْنُ عُمَرَ الْمَغْرِبَ وَكَانَ اسْتُصْرِخَ عَلَى امْرَأَتِهِ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ فَقُلْتُ لَهُ الصَّلٰوةَ فَقَالَ سِرْ فَقُلْتُ لَهُ الصَّلٰوةَ فَقَالَ سِرْ حَتّٰى سَارَ مِيلَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً ثُمَّ نَزَلَ فَصَلّٰى ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي إِذَا أَعْجَلَهُ السَّيْرُ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَعْجَلَهُ السَّيْرُ يُقِيمُ الْمَغْرِبَ فَيُصَلِّيهَا ثَلَاثًا ثُمَّ يُسَلِّمُ ثُمَّ قَلَّمَا يَلْبَثُ حَتّٰى يُقِيمَ الْعِشَاءَ فَيُصَلِّيَهَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يُسَلِّمُ وَلَا يُسَبِّحُ بَعْدَ الْعِشَاءِ حَتّٰى

ابوالیمان، شعیب، زہری، سالم عبداللہ بن عمر رض سے روایت کرتے ہیں عبداللہ بن عمر رض نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ کو سفر میں جلدی پہونچنا ہوتا تو مغرب میں تاخیر کرتے یہاں تک کہ مغرب اور عشاء دونوں کو ملا کر پڑھتے اور سالم نے بیان کیا کہ عبداللہ بن عمر رض بھی یہی کرتے تھے جب انہیں جلدی پہونچنا ہوتا اور لیث نے اس زیادتی کے ساتھ بیان کیا کہ مجھ سے یونس نے اور انہوں نے ابن شہاب سے اور انہوں نے سالم سے کہ ابن عمر مغرب اور عشاء کی نماز مزدلفہ میں ایک ساتھ پڑھتے اور سالم نے بیان کیا کہ ابن عمر رض نے جب ان کو بیوی صفیہ بنت ابی عبید کی علالت شدید کی خبر ملی تھی مغرب کی نماز کو مؤخر کیا تھا میں نے ان سے کہا کہ نماز (کا وقت آگیا)، انہوں نے کہا چلے چلو میں نے کہا نماز (کا وقت آگیا)، انہوں نے کہا بڑھے چلو یہاں تک کہ دو یا تین میل آگے چلے پھر اترے اور نماز پڑھی، پھر کہا کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح نماز پڑھتے دیکھا ہے جب آپ کو جلدی جانا ہوتا عبداللہ بن عمر نے بیان کیا کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ کو سفر میں جلدی ہوتی تو مغرب کی تکبیر کہتے اور تین رکعت نماز پڑھ کر سلام پھیرتے، پھر بہت کم ٹھیرتے یہاں تک کہ عشاء کی تکبیر کے بعد دو رکعتیں پڑھتے، پھر سلام پھیرتے اور عشاء کی نماز کی تسبیح و نفل

فِی حَجَّتِہٖ،

پھیرے،

۱۰۲۰ - حَدَّثَنَا مُوسَی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ قَالَ حَدَّثَنَا وُھَیْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَیُّوْبُ عَنْ اَبِی الْعَالِیَۃِ الْبَرَّآءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُہٗ لِصُبْحِ رَابِعَۃٍ یُلَبُّوْنَ بِالْحَجِّ فَاَمَرَھُمْ اَنْ یَّجْعَلُوْھَا عُمْرَۃً اِلَّا مَنْ کَانَ مَعَہٗ ھَدْیٌ تَابَعَہٗ عَطَآءٌ عَنْ جَابِرٍ۔

موسیٰ بن اسمٰعیل، وہیب، ایوب، ابو العالیہ، براء، ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور ان کے ساتھی ذی الحجہ کی چوتھی کی صبح کو حج کا تلبیہ کہتے ہوئے آئے تو ان لوگوں کو حکم دیا گیا کہ اس کو عمرہ بنا لیں مگر وہ شخص کہ جس کے ساتھ قربانی کا جانور ہو عطاء نے جابر رضی اللہ عنہ سے اس کے متابع حدیث روایت کی ہے

بَابٌ ۶۹۷ فِیْ کَمْ یَقْصُرُ الصَّلٰوۃَ وَسَمَّی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ السَّفَرَ یَوْمًا وَّلَیْلَۃً وَکَانَ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ یَقْصُرَانِ وَیُفْطِرَانِ فِیْ اَرْبَعَۃِ بُرُدٍ وَّھُوَ سِتَّۃَ عَشَرَ فَرْسَخًا،

کتنی مسافت میں نماز قصر کرے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دن اور ایک رات کو بھی سفر ہی کہا اور ابن عمر رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ چار برید کی مسافت کے سفر میں قصر کرتے اور افطار کرتے اور چار برید سولہ فرسخ کے ہوتے ہیں،

۱۰۲۱ - حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ قَالَ قُلْتُ لِاَبِیْ اُسَامَۃَ حَدَّثَکُمْ عُبَیْدُ اللّٰہِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُسَافِرِ الْمَرْاَۃُ ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ اِلَّا مَعَ ذِیْ مَحْرَمٍ

اسحاق نے ہم سے بیان کیا کہ میں نے ابو اسامہ سے پوچھا کیا تم سے عبید اللہ نے بسند نافع، ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت تین دن کا سفر نہ کرے بجز اس صورت کے کہ اس کا کوئی محرم رشتہ دار ساتھ ہو،

۱۰۲۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ قَالَ اَخْبَرَنِیْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُسَافِرِ الْمَرْاَۃُ ثَلٰثًا اِلَّا مَعَھَا ذُوْ مَحْرَمٍ تَابَعَہٗ اَحْمَدُ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَکِ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

مسدد، یحییٰ، عبید اللہ، نافع ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ کوئی عورت تین دن کا سفر نہ کرے مگر یہ کہ اس کا ایسا رشتہ دار ساتھ ہو جس سے نکاح حرام ہے، احمد نے بروایت عبد اللہ بن مبارک عبید اللہ، نافع ابن عمر رضی اللہ عنہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کے متابع حدیث روایت کی ہے،

۱۰۲۳ - حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ نِ الْمَقْبُرِیُّ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَحِلُّ لِامْرَاَۃٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُسَافِرَ مَسِیْرَۃَ یَوْمٍ وَّلَیْلَۃٍ لَیْسَ مَعَھَا حُرْمَۃٌ تَابَعَہٗ یَحْیَی بْنُ اَبِیْ کَثِیْرٍ وَّسُھَیْلٌ وَّمَالِکٌ عَنِ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ،

آدم، ابن ابی ذئب، مقبری، مقبری کے والد، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھنے والی کسی عورت کے لئے حلال نہیں کہ ایک رات کا سفر کرے اس حال میں کہ اس کے ساتھ اس کا کوئی ایسا رشتہ دار نہ ہو جس سے نکاح حرام ہو یحییٰ بن ابی کثیر و سہیل و مالک نے مقبری سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کے متابع حدیث روایت کی ہے،

بَابٌ ۶۹۸ یَقْصُرُ اِذَا خَرَجَ مِنْ مَّوْضِعِہٖ وَخَرَجَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ فَقَصَرَ وَھُوَ یَرَی الْبُیُوْتَ فَلَمَّا رَجَعَ قِیْلَ لَہٗ ھٰذِہِ الْکُوْفَۃُ

جب اپنے گھر سے نکلے تو قصر کرے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ گھر سے نکلے تو نماز میں قصر کیا اس حال میں کہ وہ گھروں کو دیکھ رہے تھے جب واپس ہوئے تو ان سے کہا گیا کہ یہ تو کوفہ ہے تو انہوں نے جواب

حتى يقصر

اور کتنی مدت تک قیام میں قصر کرے

١٠١٥ - حدثنا موسى بن إسمعيل قال حدثنا أبو عوانة عن عاصم وحصين عن عكرمة عن ابن عباس قال أقام النبي صلى الله عليه وسلم تسعة عشر يقصر فنحن إذا سافرنا تسعة عشر قصرنا وإن زدنا أتممنا.

موسیٰ بن اسمعیل، ابو عوانہ، عاصم وحصین، عکرمہ ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں، ابن عباس نے فرمایا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم انیس دن ٹھیرے اور قصر کرتے رہے چنانچہ جب ہم بھی سفر کرتے تو انیس دن تک قصر کرتے اور اگر اس سے زیادہ ٹھیرتے تو پوری نماز پڑھتے تھے،

١٠١٦ - حدثنا أبو معمر قال حدثنا عبد الوارث قال حدثني يحيى بن أبي إسحق سمعت أنسا يقول خرجنا مع النبي صلى الله عليه وسلم من المدينة إلى مكة فكان يصلي ركعتين ركعتين حتى رجعنا إلى المدينة قلت أقمتم بمكة شيئا قال أقمنا بها عشرا.

ابو معمر، عبدالوارث، یحییٰ بن ابی اسحاق روایت کرتے ہیں کہ میں نے انسؓ کو کہتے ہوئے سنا کہ ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ سے مکہ کی طرف نکلے تو دو دو رکعت پڑھتے یہاں تک ہم مدینہ واپس ہوگئے، میں نے کہا آپ مکہ میں کتنے دن ٹھیرے تھے انہوں نے جواب دیا کہ ہم دس دن ٹھیرے تھے،

باب ٦٩٥ الصلوة بمنى.

منیٰ میں نماز پڑھنے کا بیان،

١٠١٧ - حدثنا مسدد قال حدثنا يحيى عن عبيد الله قال أخبرني نافع عن عبد الله قال صليت مع النبي صلى الله عليه وسلم بمنى ركعتين وأبي بكر وعمر ومع عثمان صدرا من إمارته ثم أتمها.

مسدد، یحییٰ، عبید اللہ، نافع، عبداللہ سے روایت کرتے ہیں عبداللہؓ نے بیان کیا کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور ابوبکرؓ و عمرؓ اور عثمانؓ کی خلافت کے ابتدائی دور میں منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں پھر عثمانؓ پوری نماز پڑھنے لگے،

١٠١٨ - حدثنا أبو الوليد قال حدثنا شعبة قال أنبأنا أبو إسحاق سمعت حارثة عن وهب قال صلى بنا النبي صلى الله عليه وسلم آمن ما كان بمنى ركعتين.

ابو الولید، شعبہ، ابو اسحاق، حارثہ، وہب سے روایت کرتے ہیں، وہب نے بیان کیا کہ ہم لوگوں کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں حالتِ امن میں دو رکعت نماز پڑھائی۔

١٠١٩ - حدثنا قتيبة قال حدثنا عبد الواحد بن زياد عن الأعمش قال حدثنا إبراهيم قال سمعت عبد الرحمن بن يزيد يقول صلى بنا عثمان بن عفان بمنى أربع ركعات فقيل في ذلك لعبد الله بن مسعود فاسترجع ثم قال صليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بمنى ركعتين وصليت مع أبي بكر الصديق بمنى ركعتين وصليت مع عمر بن الخطاب بمنى ركعتين فليت حظي من أربع ركعات ركعتان متقبلتان.

قتیبہ، عبدالواحد بن زیاد، اعمش، ابراہیم، عبدالرحمٰن بن یزید سے روایت کرتے ہیں عبدالرحمٰن بن یزید نے بیان کیا کہ ہم لوگوں کو عثمان بن عفان نے منیٰ میں چار رکعت نماز پڑھائی اس کے متعلق عبداللہ بن مسعودؓ سے بیان کیا تو انہوں نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا، پھر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منیٰ میں دو رکعت پڑھی اور ابوبکرؓ کے ساتھ دو رکعت منیٰ میں پڑھیں اور عمر بن خطابؓ کے ساتھ منیٰ میں دو رکعت پڑھیں کاش ان چار رکعتوں میں سے دو مقبول رکعتیں ہمارے حصہ میں آتیں،

باب ٦٩٦ كم أقام النبي صلى الله عليه وسلم

حج میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کتنے دن تک

يسجد لسجود القاص

١٠ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ التَّيْمِيِّ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهُدَيْرِ التَّيْمِيِّ قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَكَانَ رَبِيعَةُ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ عَمَّا حَضَرَ رَبِيعَةُ مِنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَرَأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ بِسُورَةِ النَّحْلِ حَتّٰى إِذَا جَاءَ السَّجْدَةَ نَزَلَ فَسَجَدَ وَسَجَدَ النَّاسُ حَتّٰى إِذَا كَانَتِ الْجُمُعَةُ الْقَابِلَةُ قَرَأَ بِهَا حَتّٰى إِذَا جَاءَتِ السَّجْدَةُ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا نَمُرُّ بِالسُّجُودِ فَمَنْ سَجَدَ فَقَدْ أَصَابَ وَمَنْ لَمْ يَسْجُدْ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ وَلَمْ يَسْجُدْ عُمَرُ وَزَادَ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ إِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَفْرِضِ السُّجُودَ إِلَّا أَنْ نَشَاءَ،

سائب بن یزید قصہ بیان کرنے والوں کے سجدہ پر سجدہ کرتے تھے

ابراہیم بن موسیٰ ہشام بن یوسف، ابن جریج، ابوبکر بن ابی ملیکہ عثمان بن عبدالرحمٰن تیمی، ربیعہ بن عبداللہ بن ہدیر تیمی، ابوبکر نے کہا کہ ربیعہ بہتر لوگوں میں تھے اور انہوں نے عمر بن خطابؓ کی مجلس کا وہ حال بیان کیا جو انہوں نے دیکھا تھا کہ انہوں نے منبر پر سورۂ نحل پڑھی یہاں تک کہ جب سجدہ کی آیت تک پہونچے تو اترے اور سجدہ کیا اور تمام لوگوں نے سجدہ کیا یہاں تک کہ جب دوسرا جمعہ آیا اور وہی سورت پڑھی یہاں تک کہ جب سجدہ کی آیت آئی تو فرمایا کہ اے لوگو ہم سجدہ کی آیت پڑھ کر گذر جاتے ہیں جس نے سجدہ کیا تو اس نے درست کیا اور جس نے سجدہ نہیں کیا اس پر کوئی گناہ نہیں اور عمرؓ نے سجدہ نہیں کیا اور نافع نے ابن عمرؓ سے روایت کیا کہ اللہ تعالیٰ نے سجدہ فرض نہیں کیا بجز اس کے کہ ہماری مرضی پر منحصر ہے،

بَابٌ ٦٩٢ مَنْ قَرَأَ السَّجْدَةَ فِي الصَّلٰوةِ فَسَجَدَ بِهَا،

١٠١ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرٌ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ الْعَتَمَةَ فَقَرَأَ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ فَقُلْتُ مَا هٰذِهِ قَالَ سَجَدْتُ بِهَا خَلْفَ أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا أَزَالُ أَسْجُدُ فِيهَا حَتّٰى أَلْقَاهُ،

نماز میں آیت سجدہ تلاوت کرنے کا بیان

مسدد، معتمر، معتمر کے والد، بکر، ابورافع سے روایت کرتے ہیں ابورافع نے بیان کیا کہ میں نے ابوہریرہؓ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی تو انہوں نے سورہ اذا السماء انشقت پڑھی اور سجدہ کیا میں نے کہا یہ کیا کیا، انہوں نے جواب دیا کہ میں نے اس سورۃ میں ابوالقاسم صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سجدہ کیا اس لئے میں برابر سجدہ کرتا رہوں گا یہاں تک کہ میں آپ سے مل جاؤں

بَابٌ ٦٩٣ مَنْ لَمْ يَجِدْ مَوْضِعًا لِلسُّجُودِ مِنَ الزِّحَامِ،

١٠١ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ السُّورَةَ الَّتِي فِيهَا السَّجْدَةُ فَيَسْجُدُ وَنَسْجُدُ حَتّٰى مَا يَجِدُ أَحَدُنَا مَكَانًا لِمَوْضِعِ جَبْهَتِهِ،

ہجوم کی وجہ سے سجدہ کی جگہ نہ پائے تو کیا کرے،

صدقہ بن فضل، یحییٰ بن سعید، عبیداللہ، نافع ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عمرؓ نے فرمایا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم وہ سورت پڑھتے جس میں سجدہ ہوتا تو سجدہ کرتے اور ہم بھی سجدہ کرتے یہاں تک کہ ہم لوگوں کو پیشانی رکھنے کی جگہ نہ ملتی تھی،

أَبْوَابُ تَقْصِيرِ الصَّلٰوةِ

نماز قصر کا بیان!

بَابٌ ٦٩٤ مَا جَاءَ فِي التَّقْصِيرِ وَكَمْ يُقِيمُ

نماز میں قصر کرنے کے متعلق جو روایتیں آئی ہیں ان کا بیان

باب ٦٨٨ سجدة إذا السماء انشقت

١٠٠٩ - حدثنا مسلم بن إبراهيم ومعاذ بن فضالة قالا حدثنا هشام عن يحيى عن أبي سلمة قال رأيت أبا هريرة قرأ إذا السماء انشقت فسجد بها فقلت يا أبا هريرة ألم أرك تسجد قال لو لم أر النبي صلى الله عليه وسلم يسجد لم أسجد،

باب ٦٨٩ من سجد لسجود القارئ وقال ابن مسعود لتميم بن حذلم وهو غلام فقرأ عليه سجدة فقال اسجد فإنك إمامنا فيها،

١٠١٠ - حدثنا مسدد قال حدثنا يحيى عن عبيد الله قال حدثني نافع عن ابن عمر قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يقرأ علينا السورة التي فيها السجدة فيسجد ونسجد حتى ما يجد أحدنا موضع جبهته،

باب ٦٩٠ ازدحام الناس إذا قرأ الإمام السجدة،

١٠١١ - حدثنا بشر بن آدم قال حدثنا علي بن مسهر قال أخبرنا عبيد الله عن نافع عن ابن عمر قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يقرأ السجدة ونحن عنده فيسجد ونسجد معه فنزدحم حتى ما يجد أحدنا لجبهته موضعا يسجد عليه،

باب ٦٩١ من رأى أن الله عز وجل لم يوجب السجود

وقيل لعمران بن حصين الرجل يسمع السجدة ولم يجلس لها قال أرأيت لو قعد لها كأنه لا يوجبه عليه وقال سلمان ما لهذا غدونا وقال عثمان إنما السجدة على من استمعها وقال الزهري لا يسجد إلا أن يكون طاهرا فإذا سجدت ...... وأنت في حضر فاستقبل القبلة فإن كنت راكبا فلا عليك حيث كان وجهك وكان السائب بن يزيد

سورہ اذا السماء انشقت میں سجدہ کرنے کا بیان

مسلم بن ابراہیم و معاذ بن فضالہ، ہشام، یحییٰ، ابو سلمہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابوہریرہ کو اذا السماء انشقت پڑھتے ہوئے دیکھا تو انہوں نے اس میں سجدہ کیا میں نے پوچھا کہ اے ابوہریرہ کیا میں تمہیں سجدہ کرتے ہوئے نہیں دیکھا تو انہوں نے جواب دیا کہ اگر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کرتے ہوئے نہ دیکھتا تو میں سجدہ

قاری کے سجدہ پر سجدہ کرنے کا بیان۔

تمیم بن حذلم ایک لڑکا تھا آیت سجدہ تلاوت کی تو ابن مسعودؓ نے اس سے کہا کہ تو سجدہ کر اس لئے کہ تو اس میں ہمارا امام ہے،

مسدد، یحییٰ، عبید اللہ، نافع، ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے سامنے وہ سورت تلاوت فرماتے جس میں سجدہ ہوتا تو وہ سجدہ کرتے اور ہم بھی سجدہ کرتے یہاں تک کہ ہم میں سے بعض کو پیشانی رکھنے کی جگہ نہ ملتی،

امام کے سجدہ کی آیت پڑھتے وقت لوگوں کے ازدحام کرنے کا بیان،

بشر بن آدم، علی بن مسہر، عبید اللہ، نافع، ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سجدہ کی تلاوت کرتے اور ہم آپ کے پاس ہوتے تو آپ سجدہ کرتے تو ہم بھی آپ کے ساتھ سجدہ کرتے تو اتنا ہجوم ہوتا تھا کہ ہم میں سے بعض کو پیشانی رکھنے (سجدہ کرنے) کی جگہ نہ ملتی،

ان لوگوں کا بیان جو اس کے قائل ہیں کہ اللہ بزرگ و برتر نے سجدہ واجب نہیں کیا

اور عمران بن حصین سے پوچھا گیا کہ ایک شخص نے سجدہ کی آیت سنی اور اس کے لئے نہیں بیٹھا تو کیا سجدہ کرے، عمران بن حصین نے جواب دیا اگر بیٹھتا تو کیا سجدہ کرتا گویا ان کے خیال میں (خواہ وہ اس مقصد سے بیٹھے یا نہ بیٹھے) سجدہ تلاوت واجب نہیں ہے اور سلمان نے کہا کہ ہم اس کے لئے نہیں آئے تھے اور عثمان نے کہا سجدہ اس شخص پر واجب ہے جو اس آیت کو سنے اور زہری نے کہا کہ سجدہ پاکی ہی کی صورت میں کرے اور جب تم سفر میں ہو اور حضر میں ہو اور سجدہ کرو تو قبلہ کی طرف منہ کرو اور جب تم سوار ہو تو پر استقبال قبلہ واجب نہیں جس طرف بھی سواری کا رخ ہو او

قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ص لَيْسَ مِنْ عَزَائِمِ السُّجُودِ وَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِيهَا،

ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ سورۂ صٓ تاکیدی سجدوں میں سے نہیں ہے اور میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو اس میں سجدہ کرتے دیکھا ہے،

باب ۶۸۵ سَجْدَةِ النَّجْمِ قَالَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سورۂ نجم میں سجدہ کرنے کا بیان اس کو ابن عباسؓ نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا،

۱۰۰۵ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ سُورَةَ النَّجْمِ فَسَجَدَ فِيهَا فَمَا بَقِيَ أَحَدٌ مِنَ الْقَوْمِ إِلَّا سَجَدَ فَأَخَذَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ كَفًّا مِنْ حَصًى أَوْ تُرَابٍ فَرَفَعَهُ إِلَى وَجْهِهِ وَقَالَ يَكْفِينِي هَذَا قَالَ عَبْدُ اللهِ فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ بَعْدُ قُتِلَ كَافِرًا،

حفص بن عمر، شعبہ، ابواسحاق، اسود، عبداللہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے سورہ نجم پڑھی تو اس میں سجدہ کیا تو تمام لوگوں نے سجدہ کیا اس جماعت میں سے ایک شخص نے ایک مٹھی کنکری یا مٹی لی اور اس کو اپنی پیشانی کی طرف اٹھایا اور کہا کہ مجھے یہ کافی ہے. عبداللہؓ نے بیان کیا کہ میں نے اس کے بعد اس کو حالتِ کفر میں مقتول دیکھا،

باب ۶۸۶ سُجُودِ الْمُسْلِمِينَ مَعَ الْمُشْرِكِينَ وَالْمُشْرِكُ نَجَسٌ لَيْسَ لَهُ وُضُوءٌ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَسْجُدُ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ،

مسلمانوں کا مشرکوں کے ساتھ سجدہ کرنے کا بیان اور مشرک ناپاک ہے اس کا وضو نہیں ہوتا اور ابن عمرؓ بغیر وضو کے سجدہ کرتے تھے،

۱۰۰۶ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ بِالنَّجْمِ وَسَجَدَ مَعَهُ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْجِنُّ وَالْإِنْسُ رَوَاهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ أَيُّوبَ

مسدد، عبدالوارث، ایوب، عکرمہ، ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے سورۂ نجم میں سجدہ کیا اور آپ کے ساتھ مسلمان اور مشرکوں نے بھی سجدہ کیا اور جن وانس نے سجدہ کیا اس کو ابراہیم بن طہمان نے ایوب سے روایت کیا،

باب ۶۸۷ مَنْ قَرَأَ السَّجْدَةَ وَلَمْ يَسْجُدْ،

اس کا بیان جو سجدہ کی آیت پڑھے اور سجدہ نہ کرے

۱۰۰۷ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو الرَّبِيعِ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ خُصَيْفَةَ عَنِ ابْنِ قُسَيْطٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَزَعَمَ أَنَّهُ قَرَأَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّجْمِ فَلَمْ يَسْجُدْ فِيهَا،

سلیمان بن داود، ابوالربیع، اسمٰعیل بن جعفر، یزید بن خصیفہ، ابن قسیط، عطاء بن یسار سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت زید بن ثابت سے پوچھا تو انہوں نے دعویٰ کیا کہ انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے سورۂ نجم پڑھی اور اس میں سجدہ نہ کیا،

۱۰۰۸ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّجْمِ فَلَمْ يَسْجُدْ فِيهَا

آدم بن ابی ایاس، ابن ابی ذئب، یزید بن عبداللہ بن قسیط عطاء بن یسار زید بن ثابت سے روایت کرتے ہیں زید بن ثابت نے بیان کیا کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے سورۂ نجم پڑھی تو آپ نے اس میں سجدہ نہ کیا،

وَإِذَا رَفَعَ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ يُعَاوِدُ الْقِرَاءَةَ فِي صَلٰوةِ الْكُسُوفِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي رَكْعَتَيْنِ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ وَقَالَ الْأَوْزَاعِيُّ وَغَيْرُهُ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ الشَّمْسَ خَسَفَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ مُنَادِيًا اَلصَّلٰوةُ جَامِعَةٌ فَتَقَدَّمَ فَصَلّٰى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي رَكْعَتَيْنِ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ نَمِرٍ سَمِعَ ابْنَ شِهَابٍ مِثْلَهُ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَقُلْتُ مَا صَنَعَ أَخُوكَ ذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ مَا صَلّٰى إِلَّا رَكْعَتَيْنِ مِثْلَ الصُّبْحِ إِذَا صَلّٰى بِالْمَدِينَةِ وَقَالَ أَجَلْ إِنَّهُ أَخْطَأَ السُّنَّةَ تَابَعَهُ سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ وَسُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الْجَهْرِ،

ولک الحمد کہا، پھر دوبارہ قرارت کی صلوٰۃ کسوف میں دو رکعتیں چار رکوع اور چار سجدوں کے ساتھ پڑھیں اور اوزاعی وغیرہ نے کہا کہ میں نے زہری سے بطریق عروہ، عائشہ رضی اللہ عنہا سنا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سورج گہن ہوا تو آپ نے ایک پکارنے والے کو بھیجا، تاکہ اعلان کردے (الصلوٰۃ جامعۃ) پھر آپ آگے بڑھے اور دو رکعتیں چار رکوع اور چار سجدوں کے ساتھ پڑھیں اور ولید نے کہا کہ مجھ سے عبدالرحمٰن بن نمر نے بیان کیا کہ انہوں نے ابن شہاب سے اسی طرح سنا ہے تو میں نے کہا کہ تمہارے بھائی یعنی عبداللہ بن زبیر نے یہ کیا کیا کہ انہوں نے جب مدینہ میں نماز پڑھی تو صرف دو رکعتیں فجر کی نماز کی طرح پڑھیں عروہ نے کہا کہ ہاں انہوں نے خلافِ سنت کیا، سلیمان بن کثیر اور سفیان بن حصین نے زہری سے جہر کے متعلق اس کے متابع حدیث روایت کی ہے،

بَابُ ۶۸۲ مَا جَاءَ فِي سُجُودِ الْقُرْاٰنِ وَسُنَّتِهَا،

ان روایات کا بیان جو قرآن کے سجدوں اور اس کے سنت ہونے کے متعلق آئی ہیں،

۱۰۰۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْأَسْوَدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّجْمَ بِمَكَّةَ فَسَجَدَ فِيهَا وَسَجَدَ مَنْ مَعَهُ غَيْرَ شَيْخٍ أَخَذَ كَفًّا مِنْ حَصًى أَوْ تُرَابٍ فَرَفَعَهُ إِلَى جَبْهَتِهِ وَقَالَ يَكْفِينِي هٰذَا فَرَأَيْتُهُ بَعْدُ قُتِلَ كَافِرًا،

محمد بن بشار، غندر، شعبہ، ابواسحاق، اسود، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں عبداللہ (بن مسعود) نے بیان کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں سورۂ نجم تلاوت فرمائی تو سوا ایک بڈھے کے تمام ساتھیوں نے سجدہ کیا اس بڈھے نے ایک مٹھی کنکریا مٹی لی اور اس کو پیشانی کی طرف اٹھایا اور کہا کہ مجھے یہ کافی ہے میں نے دیکھا کہ وہ (امیہ بن خلف) اس کے بعد حالتِ کفر ہی میں قتل کیا گیا،

بَابُ ۶۸۳ سَجْدَةِ تَنْزِيلِ السَّجْدَةِ،

سورہ الٓمٓ تنزیل میں سجدہ کرنے کا بیان

۱۰۰۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْجُمُعَةِ فِي صَلٰوةِ الْفَجْرِ الٓمٓ تَنْزِيلُ السَّجْدَةَ وَهَلْ أَتٰى عَلَى الْإِنْسَانِ،

محمد بن یوسف، سفیان، سعد بن ابراہیم، عبدالرحمٰن، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن فجر کی نماز میں سورہ الٓمٓ تنزیل السجدہ اور ھل اتی علی الانسان حین من الدھر (یعنی سورت دہر) پڑھتے تھے،

بَابُ ۶۸۴ سَجْدَةِ صٓ،

سورہ صٓ میں سجدہ کرنے کا بیان،

۱۰۰۴ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو النُّعْمَانِ

سلیمان بن حرب و ابوالنعمان، حماد بن زید، ایوب، عکرمہ

أَخْبَرَتْنِي فَاطِمَةُ بِنْتُ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ فَانْصَرَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ فَحَمِدَ اللّٰهَ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ،

فاطمہ بنت منذر نے اور انہوں نے اسماءؓ سے روایت کیا اسماء نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو آفتاب روشن ہوچکا تھا آپؐ نے خطبہ دیا اور اللہ کی تعریف بیان کی جس کا وہ مستحق ہے پھر اما بعد فرمایا

باب ۶۷۹ الصَّلٰوةِ فِي كُسُوْفِ الْقَمَرِ،

چاند گرہن میں نماز پڑھنے کا بیان،

۹۹۸ - حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ،

محمود، سعید بن عامر، شعبہ، یونس، حسن، ابوبکرہؓ سے روایت کرتے ہیں ابوبکرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سورج گہن ہوا، تو آپؐ نے دو رکعت نماز پڑھی (اس حدیث کو عنوان سے مطابقت نہیں ہے لیکن یہ روایت اس روایت کا اختصار ہے جو آگے آتی ہے)

۹۹۹ - حَدَّثَنَا أَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ يَجُرُّ رِدَاءَهُ حَتّٰى انْتَهٰى إِلَى الْمَسْجِدِ وَثَابَ إِلَيْهِ النَّاسُ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ فَانْجَلَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ وَإِنَّهُمَا لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ فَإِذَا كَانَ ذٰلِكَ فَصَلُّوْا وَادْعُوْا حَتّٰى يُكْشَفَ مَا بِكُمْ وَذٰلِكَ أَنَّ ابْنًا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهُ إِبْرَاهِيْمُ مَاتَ فَقَالَ النَّاسُ فِي ذٰلِكَ،

ابومعمر، عبدالوارث، یونس، حسن، ابوبکرہؓ سے روایت کرتے ہیں ابوبکرہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد میں سورج گہن ہوا تو آپؐ چادر کھینچتے ہوئے باہر نکلے یہاں تک کہ مسجد میں پہونچے اور آپؐ کی طرف لوگ بھی متوجہ ہوگئے تو آپؐ نے لوگوں کو دو رکعت نماز پڑھائی چنانچہ آفتاب روشن ہوگیا اور فرمایا کہ آفتاب و ماہتاب اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں ہیں اور یہ دونوں کسی کے موت کے سبب گہن میں نہیں آتے جب یہ صورت پیش آئے تو نماز پڑھو یہاں تک کہ وہ چیز دور ہوجائے جو تمہارے ساتھ ہے (یعنی گرہن) اور یہ اس لئے فرمایا کہ نبی صلعم کے ایک صاحبزادے جن کا نام ابراہیم تھا اسی دن وفات پائی تھی اور لوگوں نے ان کے متعلق کہا تھا کہ گہن ان کی موت کے سبب سے لگا،

باب ۶۸۰ الرَّكْعَةُ الْأُوْلٰى فِي الْكُسُوْفِ أَطْوَلُ،

سورج گرہن میں پہلی رکعت کے طویل کرنے کا بیان،

۱۰۰۰ - حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمْ فِي كُسُوْفِ الشَّمْسِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي سَجْدَتَيْنِ الْأُوْلٰى أَطْوَلُ،

محمود بن غیلان، ابواحمد، سفیان، یحییٰ، عمرہ، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو سورج گہن میں نماز پڑھائی اور دو رکعت چار رکوع کے ساتھ پڑھیں جن میں پہلی رکعت دوسری سے طویل تھی،

باب ۶۸۱ الْجَهْرِ بِالْقِرَاءَةِ فِي الْكُسُوْفِ،

سورج گرہن میں بلند آواز سے قرارت کرنے کا بیان

۱۰۰۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ نَمِرٍ سَمِعَ ابْنَ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ جَهَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلٰوةِ الْخُسُوْفِ بِقِرَاءَتِهِ فَإِذَا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَتِهِ كَبَّرَ فَرَكَعَ

محمد بن مہران، ولید، ابن نمر، ابن شہاب، عروہ، عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے گہن کی نماز میں بلند آواز سے قرارت کی جب قرارت سے فارغ ہوئے تو تکبیر کہی پھر رکوع کیا اور جب رکوع سے سر اٹھایا تو سمع اللہ لمن حمدہ ربنا

فاطال الركوع ثم رفع راسه فاطال القراءة وهي
دون قراءته الاولى ثم ركع فاطال الركوع وهو دون
الركوع الاول ثم رفع راسه فسجد سجدتين ثم
قام فصنع في الركعة الثانية مثل ذلك ثم قام فقال
ان الشمس والقمر لا يخسفان لموت احد ولا لحياته
ولكنهما آيتان من آيات الله يريهما عباده فاذا
رأيتم ذلك فافزعوا الى الصلوة،

باب ٦٧٦ الذكر في الكسوف
رواه ابن عباس

٩٩٦ - حدثنا محمد بن العلاء حدثنا
ابو اسامة عن بريد بن عبد الله عن ابي بردة عن
ابي موسى قال خسفت الشمس فقام النبي صلى الله عليه
وسلم فزعا يخشى ان تكون الساعة فاتى المسجد فصلى
باطول قيام وركوع وسجود ما رأيته قط يفعله
وقال هذه الآيات التي يرسل الله عز وجل لا تكون
لموت احد ولا لحياته ولكن يخوف الله بها عباده
فاذا رأيتم شيئا من ذلك فافزعوا الى ذكر الله
ودعائه واستغفاره،

باب ٦٧٧ الدعاء في الكسوف قاله ابو موسى
وعائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم

٩٩٧ - حدثنا ابو الوليد قال حدثنا زائدة
قال حدثنا زياد بن علاقة قال سمعت المغيرة ابن
شعبة يقول انكسفت الشمس يوم مات ابراهيم فقال الناس
انكسفت الشمس لموت ابراهيم فقال رسول الله صلى
الله عليه وسلم ان الشمس والقمر آيتان من آيات الله
لا ينكسفان لموت احد ولحيوته فاذا رأيتموها
فادعوا الله وصلوا حتى ينجلي

باب ٦٧٨ قول الامام في خطبة الكسوف
اما بعد وقال ابو اسامة حدثنا هشام قال

قرات کی جو پہلی قرات سے کم تھی پھر رکوع کیا تو طویل رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کم تھا پھر اپنا سر اٹھایا اور دو سجدے کئے اور کھڑے ہوئے اور دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کیا پھر کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ آفتاب ماہتاب کسی کی موت اور حیات کے سبب گہن میں نہیں آتے، لیکن وہ دونوں خدا کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جو خدا اپنے بندوں کو دکھاتا ہے تو جب تم یہ دیکھو تو نماز کی طرف دوڑو،

سورج گہن میں ذکر الٰہی کا بیان، اس کو ابن عباس نے روایت کیا

محمد بن علاء، ابو اسامہ، یزید بن عبداللہ، ابو بردہ، ابو موسیٰ رض سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ سورج گہن ہوا تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم اس طرح گھبرائے ہوئے کھڑے ہوئے، جیسے قیامت آگئی آپ مسجد میں آئے اور طویل ترین قیام و رکوع اور سجود کے ساتھ نماز پڑھی کہ اس سے پہلے آپ کو ایسا کرتے ہوئے نہیں دیکھا تھا اور آپ نے فرمایا کہ یہ نشانیاں ہیں جو اللہ بزرگ و برتر بھیجتا ہے یہ کسی کی موت اور حیات کے سبب سے نہیں ہوتے بلکہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے جب تم اس کو دیکھو تو ذکر الٰہی اور دعا و استغفار کی طرف دوڑو،

سورج گرہن میں دعا کرنے کا بیان اس کو ابو موسیٰ اور حضرت عائشہ رض نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا

ابو الولید، زائدہ، زیاد بن علاقہ، مغیرہ بن شعبہ رض سے روایت کرتے ہیں مغیرہ بن شعبہ کہتے ہیں کہ جس دن حضرت ابراہیم کا انتقال ہوا اس دن سورج گہن لگا تو لوگوں نے کہا کہ ابراہیم ع کی موت کے سبب سے سورج کو گہن لگ گیا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آفتاب و ماہتاب خدا کی دو نشانیاں ہیں جو کسی کی موت اور حیات کے سبب سے گہن میں نہیں آتے، جب تم گہن دیکھو تو اللہ سے دعا کرو اور نمازیں پڑھو یہاں تک کہ آفتاب روشن ہو جائے،

سورج گرہن کے خطبہ میں امام کے اما بعد کہنے کا بیان

اور ابو اسامہ نے کہا کہ ہم سے ہشام نے بیان کیا کہ ان سے

...ها من عذاب القبر فسألت عائشة رسول الله صلى الله عليه وسلم أيعذب الناس في قبورهم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم عائذا بالله من ذلك ثم ركب رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات غداة مركبا فكسفت الشمس فرجع ضحى فمر رسول الله صلى الله عليه وسلم بين ظهراني الحجر ثم قام فصلى وقام الناس وراءه فقام قياما طويلا ثم ركع ركوعا طويلا ثم رفع فقام قياما طويلا وهو دون القيام الأول ثم ركع ركوعا طويلا وهو دون الركوع الأول ثم رفع فسجد سجودا طويلا ثم قام فقام قياما طويلا وهو دون القيام الأول ثم ركع ركوعا طويلا وهو دون الركوع الأول ثم قام قياما طويلا وهو دون القيام الأول ثم ركع ركوعا طويلا وهو دون الركوع الأول ثم رفع فسجد وهو دون السجود الأول ثم انصرف فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما شاء الله أن يقول ثم أمرهم أن يتعوذوا من عذاب القبر.

باب ٦٧٥ لا تنكسف الشمس لموت أحد ولا لحياته رواه أبو بكرة والمغيرة وأبو موسى وابن عباس وابن عمر،

٩٩٤ - حدثنا مسدد قال حدثنا يحيى عن إسمعيل قال حدثني قيس عن أبي مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الشمس والقمر لا ينكسفان لموت أحد ولكنهما آيتان من آيات الله فإذا رأيتموهما فصلوا.

٩٩٥ - حدثنا عبد الله بن محمد قال حدثنا هشام قال أخبرنا معمر عن الزهري وهشام بن عروة عن عروة عن عائشة قالت كسفت الشمس على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فقام النبي صلى الله عليه وسلم فصلى بالناس فأطال القراءة ثم ركع

قبر سے محفوظ رکھے، حضرت عائشہ رضؓ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا لوگ قبر میں عذاب دیئے جاتے ہیں تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کی پناہ، پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک صبح سواری پر سوار ہوئے تو آفتاب میں گہن لگا، دن چڑھے پر واپس ہوئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حجروں کے درمیان سے گذرے، پھر کھڑے ہوئے پھر نماز پڑھی اور لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہوئے تو آپ نے طویل قیام کیا پھر آپ نے طویل رکوع کیا پھر آپ نے سر اٹھایا تو دیر تک کھڑے رہے لیکن پہلے قیام سے کم تھا پھر طویل رکوع کیا، لیکن پہلے رکوع سے کم پھر سر اٹھایا، پھر طویل سجدہ کیا، پھر دیر تک کھڑے رہے لیکن پہلے قیام سے کم، پھر طویل رکوع کیا لیکن پہلے رکوع سے کم، پھر دیر تک کھڑے رہے لیکن پہلے قیام سے کم، پھر طویل رکوع کیا لیکن پہلے رکوع سے کم پھر سجدہ کیا لیکن پہلے سجدہ سے کم، پھر جب نماز سے فارغ ہوئے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کچھ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ سے کہلوانا چاہا، پھر آپ نے لوگوں کو حکم دیا کہ قبر کے عذاب سے پناہ مانگیں۔

کسی کی موت اور حیات کے سبب سے آفتاب میں گرہن نہیں لگتا، ابوبکرہ رضؓ مغیرہ رضؓ ابوموسیٰ رضؓ، ابن عباس رضؓ اور ابن عمر رضؓ نے روایت کیا،

مسدد، یحییٰ، اسمٰعیل، قیس، ابومسعود رضؓ سے روایت کرتے ہیں ابومسعودؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، آفتاب و ماہتاب کو کسی کی موت کے سبب گہن نہیں، لیکن یہ دونوں خدا کی نشانیوں میں سے نشانیاں ہیں جب تم ان دونوں میں گہن دیکھو تو نماز پڑھو۔

عبداللہ بن محمد، ہشام، معمر، زہری، ہشام بن عروہ، عروہ حضرت عائشہ رضؓ سے روایت کرتے ہیں، حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد میں آفتاب میں گہن لگا تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوگئے اور لوگوں کو نماز پڑھائی اور طویل قراءت کی پھر رکوع کیا تو طویل رکوع کیا پھر اپنا سر اٹھایا تو طویل

٩٩١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنِ امْرَأَتِهِ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا قَالَتْ أَتَيْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَإِذَا النَّاسُ قِيَامٌ يُصَلُّونَ فَإِذَا هِيَ قَائِمَةٌ تُصَلِّي فَقُلْتُ مَا لِلنَّاسِ فَأَشَارَتْ بِيَدِهَا إِلَى السَّمَاءِ وَقَالَتْ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَقُلْتُ آيَةٌ فَأَشَارَتْ أَيْ نَعَمْ قَالَتْ فَقُمْتُ حَتّٰى تَجَلَّانِي الْغَشْيُ فَجَعَلْتُ أَصُبُّ فَوْقَ رَأْسِي الْمَاءَ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْ شَيْءٍ كُنْتُ لَمْ أَرَهُ إِلَّا وَقَدْ رَأَيْتُهُ فِي مَقَامِي هٰذَا حَتَّى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَلَقَدْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ مِثْلَ أَوْ قَرِيبًا مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ لَا أَدْرِي أَيَّتَهُمَا قَالَتْ أَسْمَاءُ يُؤْتٰى أَحَدُكُمْ فَيُقَالُ لَهُ مَا عِلْمُكَ بِهٰذَا الرَّجُلِ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ أَوْ قَالَ الْمُوقِنُ لَا أَدْرِي أَيَّ ذٰلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ فَيَقُولُ هُوَ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَالْهُدٰى فَأَجَبْنَا وَآمَنَّا وَاتَّبَعْنَا فَيُقَالُ لَهُ نَمْ صَالِحًا فَقَدْ عَلِمْنَا إِنْ كُنْتَ لَمُوقِنًا وَأَمَّا الْمُنَافِقُ أَوِ الْمُرْتَابُ لَا أَدْرِي أَيَّتَهُمَا قَالَتْ أَسْمَاءُ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ شَيْئًا فَقُلْتُهُ.

عبد اللہ بن یوسف، مالک، ہشام بن عروہ، فاطمہ بنت منذر، اسماء بنت ابی بکرؓ روایت کرتی ہیں کہ میں زوجہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہؓ کے پاس آئی جس وقت آفتاب میں گہن لگا تھا تو دیکھا کہ اس وقت لوگ کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں اور عائشہؓ بھی کھڑی نماز پڑھ رہی تھیں میں نے کہا کہ لوگوں کو کیا ہو گیا انہوں نے اپنے ہاتھ سے آسمان کی طرف اشارہ کیا اور کہا سبحان اللہ میں نے کہا کوئی نشانی ہے تو انہوں نے اشارے سے ہاں کہا میں کھڑی رہی یہاں تک کہ قریب تھا کہ مجھے غش آ جائے میں اپنے سر پر پانی ڈالنے لگی جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی پھر فرمایا میں نے وہ چیزیں اس مقام پر دیکھیں جو اس سے پہلے نہیں دیکھی تھیں یہاں تک کہ جنت دوزخ بھی مجھے دکھائے گئے اور میری طرف وحی بھیجی گئی کہ قبروں میں فتنہ دجال کے مثل یا اس کے قریب قریب آزمائش ہوگی (اسماءؓ نے کہا کہ میں نہیں جانتی کہ مثل فتنہ دجال کہا یا قریبا من فتنۃ الدجال کہا) اسماءؓ نے کہا کہ تم میں سے ایک شخص کے پاس فرشتہ لایا جاتا ہے اور اس سے کہا جاتا ہے اس آدمی کے متعلق تجھے کیا معلوم ہے جو شخص مومن یا موقن ہوگا (اسماءؓ نے مومن کا لفظ کہا یا موقن کا) کہے گا مجھے معلوم نہیں وہ کہے گا یہ محمد اللہ کے رسول ہیں جو ہمارے پاس کھلی ہوئی دلیلیں اور ہدایت کی باتیں لے کر آئے تو ہم نے قبول کیا ایمان لائے اور ہم نے پیروی کی تو اس سے کہا جائے گا کہ آرام سے صالح سو جائیں تو جانتا تھا کہ تو موقن ہے اور جو شخص منافق یا شک کرنے والا ہوگا منافق یا مرتاب میں سے کون سا لفظ اسماءؓ نے بیان کیا مجھے یاد نہیں کہے گا کہ میں نہیں جانتا لوگوں کو کچھ کہتے ہوئے سنا تھا وہی میں نے بھی کہہ دیا۔

بَابُ ٦٤٣ مَنْ أَحَبَّ الْعَتَاقَةَ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ.

کسوف شمس (سورج گرہن) میں غلام آزاد کرنے کو بہتر سمجھنا،

٩٩٢ - حَدَّثَنَا رَبِيعُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ لَقَدْ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَتَاقَةِ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ.

ربیع بن یحییٰ، زائدہ، ہشام، فاطمہ، اسماءؓ سے روایت کرتی ہیں اسماءؓ نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن میں غلام آزاد کرنے کا بیان دیا،

بَابُ ٦٤٤ صَلَاةِ الْكُسُوفِ فِي الْمَسْجِدِ.

مسجد میں سورج گرہن کی نماز پڑھنے کا بیان،

٩٩٣ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ يَهُودِيَّةً جَاءَتْ تَسْأَلُهَا فَقَالَتْ أَعَاذَكِ

اسمٰعیل، مالک، یحییٰ بن سعید، عمرہ بنت عبد الرحمٰن حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک یہودی عورت ان کے پاس کچھ مانگنے کو آئی تو اس نے کہا کہ تمہیں اللہ تعالیٰ عذاب

جَلَّتْ ثُمَّ حُبِسَ ثُمَّ جُلِّيَ عَنِ الشَّمْسِ قَالَ وَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا مَا سَجَدْتُ سُجُوْدًا قَطُّ كَانَ أَطْوَلَ مِنْهَا،

کہ آفتاب روشن ہو گیا راوی کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ رضؓ نے فرمایا کہ میں نے کبھی اس سے زیادہ طویل سجدہ نہ کیا

باب ۶۷۱ صَلٰوةِ الْكُسُوْفِ جَمَاعَةً وَصَلّٰى ابْنُ عَبَّاسٍ لَهُمْ فِيْ صُفَّةِ زَمْزَمَ وَجَمَعَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَصَلّٰى ابْنُ عُمَرَ،

سورج گرہن کی نماز باجماعت پڑھنے کا بیان اور ابن عباسؓ نے لوگوں کو صفۂ زمزم میں نماز پڑھائی اور علی بن عبداللہ بن عباسؓ نے لوگوں کو جمع کیا اور ابن عمرؓ نے نماز پڑھائی،

۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ انْخَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا نَحْوًا مِنْ قِرَاءَةِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَقَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَاذْكُرُوا اللهَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ رَأَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِيْ مَقَامِكَ ثُمَّ رَأَيْنَاكَ تَكَعْكَعْتَ فَقَالَ إِنِّيْ رَأَيْتُ الْجَنَّةَ فَتَنَاوَلْتُ عُنْقُوْدًا وَلَوْ أَصَبْتُهُ لَأَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا وَأُرِيْتُ النَّارَ فَلَمْ أَرَ مَنْظَرًا كَالْيَوْمِ قَطُّ أَفْظَعَ وَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ قَالُوْا بِمَ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ بِكُفْرِهِنَّ قِيْلَ أَيَكْفُرْنَ بِاللهِ قَالَ يَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ وَيَكْفُرْنَ الْإِحْسَانَ لَوْ أَحْسَنْتَ إِلٰى إِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ،

عبداللہ بن مسلمہ، مالک، زید بن اسلم، عطاء بن یسار، عبداللہ بن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں عبداللہ بن عباسؓ نے بیان کیا کہ آفتاب کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں گہن لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی اور سورہ بقر کی تلاوت کے برابر طویل قیام کیا پھر طویل رکوع کیا پھر سر اٹھایا اور دیر تک کھڑے رہے جو پہلے قیام سے کم تھا پھر طویل رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کم تھا پھر سجدہ کیا۔ پھر کھڑے ہوئے اور دیر تک کھڑے رہے لیکن پہلے قیام سے کم تھا پھر طویل رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کم تھا پھر سر اٹھایا اور دیر تک کھڑے رہے لیکن پہلے قیام سے کم تھا پھر طویل رکوع کیا اور پہلے رکوع سے کم تھا پھر سجدہ کیا پھر نماز سے فارغ ہوئے تو آفتاب روشن ہو چکا تھا تو آپؐ نے فرمایا کہ آفتاب و ماہتاب اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں ہیں جو کسی کی موت یا حیات کے باعث گہن میں نہیں آتے، تو جب تم یہ دیکھو تو اللہ کو یاد کرو لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم لوگوں نے دیکھا کہ آپؐ اپنی جگہ سے کوئی چیز لے رہے تھے پھر آپؐ کو پیچھے ہٹتے ہوئے دیکھا تو آپؐ نے فرمایا کہ میں نے جنت کو دیکھا تو اس میں سے ایک خوشہ لینا چاہا اگر میں اسے پا لیتا تو تم اس وقت تک کھاتے جب تک دنیا قائم ہے اور مجھے دوزخ دکھلایا گیا کہ آج کی طرح کا منظر میں نے کبھی دیکھا تھا اور اس دوزخیوں میں زیادہ عورتوں کو دیکھا لوگوں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ ایسا کیوں ہے تو آپؐ نے فرمایا کہ ان کے کفر کے سبب سے کہا گیا، کیا وہ خدا کے ساتھ کفر کرتی ہیں آپؐ نے فرمایا بلکہ شوہروں کی نافرمانی کرتی ہیں اور احسان کا شکریہ ادا نہیں کرتی ہیں اگر ان میں سے کسی کے ساتھ تم زندگی بھر احسان کرتے رہو اور وہ تم سے کچھ برائی دیکھے تو وہ کہیں گی کہ میں نے تم سے کبھی بھلائی نہیں دیکھی

باب ۶۷۲ صَلٰوةِ النِّسَاءِ مَعَ الرِّجَالِ فِي الْكُسُوْفِ،

سورج گرہن میں مردوں کے ساتھ عورتوں کے نماز پڑھنے کا بیان

عَبْدِ اللّٰهِ وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يُونُسَ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهِمَا
عِبَادَهُ وَتَابَعَهُ مُوسَى عَنْ مُبَارَكٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ أَخْبَرَنِي
أَبُو بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَوِّفُ اللّٰهُ
بِهِمَا عِبَادَهُ وَتَابَعَهُ أَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ،

بَابُ ۶۶۹ التَّعَوُّذِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فِي الْكُسُوفِ

۹۸۸ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ
عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ
زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ يَهُودِيَّةً جَاءَتْ
تَسْأَلُهَا فَقَالَتْ لَهَا أَعَاذَكِ اللّٰهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَسَأَلَتْ
عَائِشَةُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُعَذَّبُ النَّاسُ
فِي قُبُورِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِذًا
بِاللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ذَاتَ غَدَاةٍ مَرْكَبًا فَخَسَفَتِ الشَّمْسُ فَرَجَعَ ضُحًى فَمَرَّ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ ظَهْرَانَيِ الْحُجَرِ ثُمَّ
قَامَ يُصَلِّي وَقَامَ النَّاسُ وَرَاءَهُ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا ثُمَّ
رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ
الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ
ثُمَّ رَفَعَ فَسَجَدَ ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ
الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ
ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ
رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ
فَسَجَدَ وَانْصَرَفَ فَقَالَ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَقُولَ ثُمَّ
أَمَرَهُمْ أَنْ يَتَعَوَّذُوا مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.

بَابُ ۶۷۰ طُولِ السُّجُودِ فِي الْكُسُوفِ،

۹۸۹ ـ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ
يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّهُ قَالَ لَمَّا
كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نُودِيَ إِنَّ الصَّلٰوةَ جَامِعَةٌ فَرَكَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ فِي سَجْدَةٍ ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ

کو ڈراتا ہے، کے الفاظ نہیں بیان کئے اور موسیٰ نے مبارک سے اور انہ
حسن سے اس کے متابع حدیث روایت کی، حسن نے کہا کہ مجھ سے ابوبکرہ نے اور ا
نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ اللہ ان دونوں کے ذریعہ اپنے ب
ڈراتا ہے اور اشعث نے حسن سے اس کے متابع حدیث روایت

سورج گرہن میں قبر کے عذاب سے پناہ مانگنے کا بیان

عبداللہ بن مسلمہ، مالک، یحییٰ بن سعید، عمرہ بنت عبدال
حضرت عائشہ رض زوجہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کر
کہ ایک یہودی عورت حضرت عائشہ رض کے پاس مانگنے کو آئی ا
اللہ تعالیٰ تمہیں قبر کے عذاب سے محفوظ رکھے تو حضرت عا
نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا لوگ اپنی قبروں میں عذ
جاتے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ خدا کی پناہ، پھر ایک دن سوا
صبح کے وقت سوار ہوئے اور آفتاب کو گہن لگ گیا تو آپ
کے وقت واپس ہوئے، پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
حجروں کے درمیان سے گذرے، پھر نماز پڑھانے کھڑے ہو
لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہوئے تو آپ نے طویل قیام فرمایا پھر
رکوع فرمایا، پھر طویل قیام فرمایا جو پہلے قیام سے کم تھا، پھر طوی
فرمایا جو پہلے رکوع سے کم تھا، پھر سر اٹھا کر سجدہ میں گئے
کھڑے ہوئے تو دیر تک کھڑے رہے جو پہلے قیام سے کم تھا،
رکوع فرمایا جو پہلے رکوع سے کم تھا، پھر سر اٹھایا، تو دیر تک
جو پہلے قیام سے کم تھا، پھر طویل رکوع فرمایا جو پہلے رکوع سے
پھر سر اٹھایا اور سجدہ کیا اور نماز سے فارغ ہو کر جو
تعالیٰ نے آپ سے کہلانا چاہا، پھر انہیں حکم دیا کہ قبر کے
سے پناہ مانگیں۔

سورج گرہن میں طویل سجدوں کا بیان،

ابونعیم، شیبان، یحییٰ، ابوسلمہ، عبداللہ بن عمرو رض سے
کرتے ہیں، عبداللہ بن عمرو رض نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صل
وسلم کے زمانہ میں آفتاب کو گہن لگا تو اعلان کیا گیا کہ نماز ہو
ہے، چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک رکعت میں دو رکوع کئے پھر کھ
پھر ایک رکعت میں دو رکوع کئے، پھر بیٹھے رہے، یہاں

ثُمَّ قَامَ فَأَثْنَى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ
إِنَّمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا
لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهَا فَافْزَعُوا إِلَى الصَّلٰوةِ وَكَانَ يُحَدِّثُ
كَثِيرُ بْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يُحَدِّثُ يَوْمَ
كَسَفَتِ الشَّمْسُ بِمِثْلِ حَدِيثِ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ فَقُلْتُ
لِعُرْوَةَ إِنَّ أَخَاكَ يَوْمَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ بِالْمَدِينَةِ لَمْ يَزِدْ
عَلَى رَكْعَتَيْنِ مِثْلَ الصُّبْحِ قَالَ أَجَلْ لِأَنَّهُ أَخْطَأَ السُّنَّةَ ،

باب ۶۷ هَلْ يَقُولُ كَسَفَتِ الشَّمْسُ أَوْ خَسَفَتْ
وَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَخَسَفَ الْقَمَرُ ،

۹۸۰ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ
قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ
الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ
أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى يَوْمَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ
فَقَامَ فَكَبَّرَ فَقَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ
رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَقَامَ كَمَا هُوَ ثُمَّ قَرَأَ
قِرَاءَةً طَوِيلَةً وَهِيَ أَدْنَى مِنَ الْقِرَاءَةِ الْأُولَى ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا
طَوِيلًا وَهِيَ أَدْنَى مِنَ الرَّكْعَةِ الْأُولَى ثُمَّ سَجَدَ سُجُودًا
طَوِيلًا ثُمَّ فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ سَلَّمَ
وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ
وَالْقَمَرِ إِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ
وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهَا فَافْزَعُوا إِلَى الصَّلٰوةِ

باب ۶۸ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُخَوِّفُ اللّٰهُ عِبَادَهُ بِالْكُسُوفِ قَالَهُ أَبُو مُوسَى
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۹۸۱ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ
بْنُ زَيْدٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ
اللّٰهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلٰكِنْ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهِمَا
عِبَادَهُ لَمْ يَذْكُرْ عَبْدُ الْوَارِثِ وَشُعْبَةُ وَخَالِدُ بْنُ

ماہتاب، خدا کی نشانیاں ہیں کسی کی موت یا کسی کی حیات کے سبب
سے یہ گرہن میں نہیں آتے جب تم یہ دیکھو تو نماز کی طرف دوڑو اور
کثیر بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عباسؓ نے سورج
گہن کا واقعہ عروہ کی حدیث کی طرح بطریق عائشہؓ بیان کیا ہے
عروہؓ سے کہا کہ تمہارے بھائی نے جس دن آفتاب کو مدینہ میں گرہن
لگا تھا فجر کی دو رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھیں، کہا ہاں اس لئے
کہ انہوں نے سنت میں غلطی کی،

کیا کسفت الشمس یا خسفت کہہ سکتے ہیں اور اللہ تعالیٰ
نے خسف القمر فرمایا ہے،

سعید بن عفیر، لیث، عقیل ابن شہاب، عروہ بن زبیر حضرت
عائشہؓ زوجہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں حضرت عائشہؓ
نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جس دن آفتاب گرہن
لگا نماز پڑھی آپ کھڑے ہوئے اور تکبیر کہی پھر طویل قرارت کی پھر طویل
رکوع کیا، پھر اپنا سر اٹھایا اور سمع اللہ لمن حمدہ کہا اور کھڑے
رہے پھر طویل قرارت کی جو پہلی قرارت سے کم تھی پھر طویل رکوع
کیا جو پہلے رکوع سے کم تھا پھر طویل سجدہ کیا پھر دوسری رکعت میں اسی
طرح کیا جس طرح پہلی رکعت میں کیا تھا پھر سلام پھیرا اور آفتاب روشن
ہوچکا تھا آپ نے لوگوں کو خطبہ دیا فرمایا کسوف شمس و قمر خدا کی دو
نشانیاں ہیں جو کسی کی موت یا حیات کے باعث گہن میں نہیں آتے جب
تم یہ دیکھو تو نماز کے لئے دوڑو (کسوف شمس و قمر فرمانے سے معلوم ہوا کہ
کسوف کا لفظ شمس و قمر دونوں کے لئے استعمال کرنا جائز ہے)

نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمانا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں
کو کسوف کے ذریعہ ڈراتا ہے اور اس کو ابوموسیٰؓ نے نبی
صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا،

قتیبہ بن سعید، حماد بن زید، یونس، حسن ابی بکرہؓ سے روایت کرتے
ہیں ابوبکرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آفتاب و ماہتاب
اللہ کی دو نشانیاں ہیں جو کسی کی موت کے سبب گرہن میں نہیں آتے لیکن
اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ان کے ذریعہ ڈراتا ہے، عبدالوارث، شعبہ، خالد
بن عبداللہ اور حماد بن سلمہ نے یونس سے یخوف اللہ عبادہ (اللہ اپنے بندوں

وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ
آيَاتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ
ذٰلِكَ فَادْعُوا اللّٰهَ وَكَبِّرُوا وَصَلُّوا وَتَصَدَّقُوا ثُمَّ قَالَ
يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَاللّٰهِ مَا مِنْ أَحَدٍ أَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ أَنْ يَزْنِيَ
عَبْدُهُ أَوْ تَزْنِيَ أَمَتُهُ يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَاللّٰهِ لَوْ تَعْلَمُونَ
مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا،

بَابُ ٦٦٥ النِّدَاءِ بِالصَّلٰوةِ جَامِعَةً فِي الْكُسُوفِ،

۹۸۴ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ قَالَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ
قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامِ بْنِ أَبِي سَلَّامٍ الْحَبَشِيُّ
الدِّمَشْقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو
سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ عَمْرٍو قَالَ لَمَّا كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُودِيَ أَنَّ الصَّلٰوةَ جَامِعَةٌ

بَابُ ٦٦٦ خُطْبَةِ الْإِمَامِ فِي الْكُسُوفِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ وَأَسْمَاءُ خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۹۸۵ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ
عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ح وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ
حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ
حَدَّثَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي حَيٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَخَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَصَفَّ النَّاسُ وَرَاءَهُ فَكَبَّرَ فَاقْتَرَأَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً ثُمَّ كَبَّرَ
فَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقَامَ
وَلَمْ يَسْجُدْ وَقَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً هِيَ أَدْنٰى مِنَ الْقِرَاءَةِ
الْأُولٰى ثُمَّ كَبَّرَ وَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ أَدْنٰى مِنَ الرُّكُوعِ
الْأَوَّلِ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ
ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَالَ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ فَاسْتَكْمَلَ
أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ وَانْجَلَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ

تو اللہ کی حمد و ثنا بیان کی پھر فرمایا کہ آفتاب و ماہتاب یہ دونوں خدا کی نشانیاں ہیں کسی کی موت یا حیات کے سبب سے گہن میں نہیں آتے جب تم یہ دیکھو تو اللہ سے دعا کرو، تکبیر کہو، نماز پڑھو، اور صدقہ کرو، پھر فرمایا کہ اے امت محمد صلعم خدا سے زیادہ غیرت مند کوئی شخص نہیں، اسے غیرت آتی ہے کہ اس کا بندہ یا اس کی لونڈی زنا کرے اے امت محمد صلعم جو میں جانتا ہوں اگر تم اسے جانتے تو تو بہت کم ہنسو، اور بہت زیادہ روؤ،

سورج گرہن میں نماز کے لئے جمع کرنے کے لئے پکارنے کا بیان،

اسحاق، یحییٰ بن صالح، معاویہ بن سلام بن ابی سلام حبشی دمشقی، یحییٰ بن ابی کثیر، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف زہری، عبداللہ بن عمرو رضہ سے روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمرو رضہ نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں آفتاب گہن میں آگیا تو پکارا گیا کہ نماز کے لئے جمع ہو جاؤ،

سورج گرہن میں امام کا خطبہ پڑھنے کا بیان اور عائشہ رضہ اور اسماء رضہ نے بیان کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے خطبہ سنایا

یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، (ح) احمد بن صالح، عنبسہ، یونس، ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہ رضہ زوجہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں آفتاب کو گہن لگا تو آپ مسجد کی طرف نکلے اور لوگ آپ کے پیچھے صف بستہ ہوئے پھر آپ نے تکبیر کہی، اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے طویل قرارت کی پھر تکبیر کہہ کر رکوع کیا طویل رکوع کیا پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہا اور کھڑے ہوئے لیکن سجدہ نہیں کیا اور طویل قرارت کی جو پہلی قرارت سے کم تھی، پھر تکبیر کہہ کر رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کم تھا پھر سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد کہا پھر سجدہ کیا اور دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کہا اور پورے چار رکوع اور چار سجدے کئے اور آفتاب نماز سے فارغ ہونے سے پہلے روشن ہوگیا، پھر کھڑے ہوئے اور اللہ کی تعریف بیان کی جس کا وہ مستحق ہے پھر فرمایا کہ یہ دونوں آفتاب

هيم بن حميد عن إسماعيل عن قيس قال سمعت أبا مسعود يقول قال النبي صلى الله عليه وسلم إن الشمس والقمر لا يخسفان لموت أحد من الناس ولكنهما آيتان من آيات الله فإذا رأيتموها فقوموا فصلوا.

کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ابو مسعودؓ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آفتاب و ماہتاب کسی آدمی کی موت کے سبب سے گہن میں نہیں آتے بلکہ وہ خدا کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے تو جب تم گہن دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ اور نماز پڑھو

٩٨٠ - حَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يُخْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلٰكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهَا فَصَلُّوا.

اصبغ، ابن وہب، عمرو، عبد الرحمن بن قاسم رضی اللہ سے اور وہ ابن عمرؓ سے اور وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا آفتاب و ماہتاب کسی کی موت یا حیات کے سبب سے گہن میں نہیں آتے بلکہ ان دونوں کا گہن میں آنا خدا کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے، تو جب تم اس کو دیکھو تو نماز پڑھو

٩٨١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ فَقَالَ النَّاسُ كَسَفَتِ الشَّمْسُ لِمَوْتِ إِبْرَاهِيمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ فَصَلُّوا وَادْعُوا اللّٰهَ.

عبداللہ بن محمد، ہاشم بن قاسم، شیبان، ابو معاویہ، زیاد بن علاقہ، مغیرہ بن شعبہ سے روایت کرتے ہیں، مغیرہ بن شعبہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے ابراہیم نے جس دن انتقال کیا، تو لوگوں نے کہا کہ ابراہیم کی موت کے سبب سورج گہن میں آگیا، تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آفتاب و ماہتاب کسی کی موت یا حیات کے سبب گہن میں نہیں آتے، جب تم اس کو دیکھو تو نماز پڑھو اور اللہ سے دعا کرو۔

بَابُ الصَّدَقَةِ فِي الْكُسُوفِ.

سورج گہن میں خیرات کرنے کا بیان

٩٨٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ فَقَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ ثُمَّ قَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ ثُمَّ فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُخْرَى مِثْلَ مَا فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ

عبداللہ بن مسلمہ، مالک، ہشام بن عروہ، عروہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد میں سورج گہن میں آیا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نماز پڑھائی اور کھڑے ہوئے تو دیر تک قیام کیا پھر رکوع کیا تو طویل رکوع کیا پھر کھڑے ہوئے تو دیر تک کھڑے رہے لیکن وہ پہلے قیام سے کم تھا پھر رکوع کیا تو طویل رکوع کیا لیکن پہلے رکوع سے کم تھا پھر سجدہ کیا تو طویل سجدہ کیا پھر دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کیا جس طرح پہلی رکعت میں کیا تھا پھر نماز سے فارغ ہوئے تو آفتاب روشن ہو چکا تھا پھر آپ نے لوگوں کو خطبہ دیا

صالح بن كيسان عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة بن مسعود عن زيد بن خالد الجهني انه قال صلى لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوة الصبح بالحديبية على اثر سماء كانت من الليلة فلما انصرف النبي صلى الله عليه وسلم اقبل على الناس فقال هل تدرون ماذا قال ربكم قالوا الله ورسوله اعلم قال اصبح من عبادي مؤمن بي وكافر فاما من قال مطرنا بفضل الله ورحمته فذلك مؤمن بي وكافر بالكوكب واما من قال بنوء كذا وكذا فذلك كافر بي مؤمن بالكوكب،

باب ٦٦٢ لا يدري متى يجيء المطر الا الله، وقال ابو هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم خمس لا يعلمهن الا الله،

٩٧٨ - حدثنا محمد بن يوسف قال حدثنا سفيان عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر قال قال النبي صلى الله عليه وسلم مفتاح الغيب خمس لا يعلمها الا الله لا يعلم احد ما يكون في غد ولا يعلم احد ما يكون في الارحام ولا تعلم نفس ماذا تكسب غدا وما تدري نفس باي ارض تموت وما يدري احد متى يجيء المطر،

ابواب الكسوف

باب ٦٦٣ الصلوة في كسوف الشمس،

٩٧٩ - حدثنا عمرو بن عون قال حدثنا خالد عن يونس عن الحسن عن ابي بكرة قال كنا عند النبي صلى الله عليه وسلم فانكسفت الشمس فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم يجر رداءه حتى دخل المسجد فدخلنا فصلى بنا ركعتين حتى انجلت الشمس فقال ان الشمس والقمر لا ينكسفان لموت احد فاذا رأيتموهما فصلوا وادعوا حتى ينكشف ما بكم،

٩٨٠ - حدثنا شهاب بن عباد قال اخبرنا

بن مسعود، زید بن خالد جہنی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو صبح کی نماز حدیبیہ میں پڑھائی رات کو بارش جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے کہ کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے رب نے کیا فرمایا لوگوں نے جواب دیا اللہ اور اس کے رسول زیادہ جاننے والے ہیں آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہا کہ میرے بندوں میں مجھ پر ایمان رکھنے والے اور میرا انکار کرنے والے (یعنی کافر) نے صبح کی جس نے کہا کہ مجھ پر اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے بارش ہوئی تو وہ مجھ پر ایمان رکھنے والا ہے اور ستارہ کا منکر ہے اور جس نے کہا کہ فلاں فلاں ستارہ (نچھتر) کی وجہ سے بارش ہوئی تو وہ میرا منکر اور ستارہ پر ایمان رکھنے والا ہے،

اللہ بزرگ و برتر کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ بارش کب ہوگی۔ اور ابوہریرہ نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ پانچ چیزیں ایسی ہیں جنہیں خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا

محمد بن یوسف، سفیان، عبد اللہ بن دینار، ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غیب کی کنجیاں پانچ ہیں جنہیں خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا، کوئی نہیں جانتا کہ کل کیا ہونے والا ہے اور نہ یہ جانتا ہے کہ رحم مادر میں کیا چیز ہے نہ کسی کو یہ معلوم ہے کہ وہ کل کیا کرے گا اور نہ کسی کو یہ خبر ہے کہ وہ کس ملک میں مرے گا اور نہ کوئی یہ جانتا ہے کہ بارش کب ہوگی،

کسوف کا بیان

سورج گرہن میں نماز پڑھنے کا بیان

عمرو بن عون، خالد، یونس، حسن ابوبکرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم لوگ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو سورج میں گہن لگا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنی چادر کھینچتے ہوئے کھڑے ہوئے یہاں تک کہ مسجد میں داخل ہوئے اور ہم لوگ بھی داخل ہوئے پھر آپ نے ہم لوگوں کو نماز پڑھائی یہاں تک کہ آفتاب روشن ہوگیا اور آپ نے فرمایا کہ آفتاب و ماہتاب کسی کی موت کے سبب سے گہن میں نہیں آتے جب تم گہن دیکھو تو نماز پڑھو اور دعا کرو، یہاں تک کہ گہن ختم ہو جائے،

شہاب بن عباد، ابراہیم بن حمید، اسمعیل، قیس سے روایت

رجوا لنا ولا علينا قال فما جعل يشير بيده إلى
ناحية من السماء إلا تفرجت حتى صارت المدينة في
مثل الجوبة حتى سال الوادي وادي قناة شهرا قال
فلم يجئ أحد من ناحية إلا حدث بالجود.

باب ۶۵۸ إذا هبت الريح.

۹- حدثنا سعيد بن أبي مريم قال أخبرنا
محمد بن جعفر قال أخبرني حميد أنه سمع أنس بن
مالك يقول كانت الريح الشديدة إذا هبت عرف
ذلك في وجه النبي صلى الله عليه وسلم.

باب ۶۵۹ قول النبي صلى الله عليه وسلم نصرت بالصبا

۹- حدثنا مسلم قال حدثنا شعبة عن الحكم
عن مجاهد عن ابن عباس أن النبي صلى الله عليه وسلم
قال نصرت بالصبا وأهلكت عاد بالدبور.

باب ۶۶۰ ما قيل في الزلازل والآيات.

۹- حدثنا أبو اليمان قال أخبرنا شعيب قال
حدثنا أبو الزناد عن عبد الرحمن عن أبي هريرة قال قال النبي
صلى الله عليه وسلم لا تقوم الساعة حتى يقبض العلم وتكثر
الزلازل ويتقارب الزمان وتظهر الفتن ويكثر الهرج
وهو القتل القتل حتى يكثر فيكم المال فيفيض.

۹- حدثني محمد بن المثنى قال حدثنا
حسين بن الحسن قال حدثنا ابن عون عن نافع عن ابن عمر
قال اللهم بارك لنا في شامنا وفي يمننا قال قالوا وفي
نجدنا قال قال اللهم بارك لنا في شامنا وفي يمننا
قالوا وفي نجدنا قال هنالك الزلازل والفتن
وبها يطلع قرن الشيطان.

باب ۶۶۱ قول الله عز وجل وتجعلون رزقكم
أنكم تكذبون قال ابن عباس شكركم.

۹۷- حدثنا إسمعيل قال حدثنا مالك عن

چھٹ گئے اور فرمایا اے اللہ ہمارے ارد گرد برسا اور ہم پر نہ برسا اس کا بیان ہے کہ آپ آسمان کے جس طرف اپنے ہاتھوں سے اشارہ فرماتے اس طرف کی بدلی ہٹ جاتی یہاں تک مدینہ ایک حوض کی طرح ہو گیا اور وادی قناۃ ایک مہینہ تک بہتا رہا اور جو شخص بھی اس طرف سے آتا بارش کی خوبی کا تذکرہ کرتا

آندھی کے چلنے کا بیان

سعید بن ابی مریم، محمد بن جعفر، حمید، انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب ہوا زور سے چلتی تو اس کا اثر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے چہرے سے ظاہر ہوتا تھا،

نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کا بیان کہ باد صبا کے ذریعہ میری مدد کی گئی ہے،

مسلم، شعبہ، حکم، مجاہد، ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ باد صبا کے ذریعہ میری مدد کی گئی ہے اور قوم عاد پچھوا ہوا کے ذریعہ ہلاک کی گئی،

زلزلوں اور قیامت کی نشانیوں کے متعلق روایتوں کا بیان

ابو الیمان، شعیب، ابو الزناد، عبد الرحمن، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک علم نہ اٹھا لیا جائے گا اور زلزلے کثرت سے ہوں گے اور زمانہ ایک دوسرے سے قریب ہوگا اور فتنہ و فساد ظاہر ہوگا اور ہرج کی کثرت ہوگی ہرج سے مراد قتل ہے قتل یہاں تک کہ تم میں مال زیادہ ہو جائے گا اور اس طرح بہتا پھرے گا اور کوئی لینے والا نہ ہوگا،

محمد بن مثنی، حسین بن حسن، ابن عون، نافع، ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے اللہ ہمیں ہمارے شام میں اور ہمارے یمن میں برکت عطا فرما لوگوں نے کہا اور ہمارے نجد میں تو انہوں نے کہا کہ اے اللہ ہمیں ہمارے شام میں اور ہمارے یمن میں برکت عطا فرما لوگوں نے کہا ہمارے نجد میں بھی تو انہوں نے کہا کہ وہاں زلزلے اور فتنے ہوں گے اور وہیں سے شیطان کا گروہ بھی نکلے گا،

اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کا بیان کہ تم جھٹلانے کو اپنا رزق بناتے ہو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رزق سے مراد شکر ہے،

اسمٰعیل، صالح بن کیسان، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ

حدثنا محمد بن بشار قال حدثنا يحيى وابن عدي عن سعيد عن قتادة عن انس بن مالك قال كان النبي صلى الله عليه وسلم لا يرفع يديه في شيء من دعائه الا في الاستسقاء وانه يرفع حتى يرى بياض ابطيه،

محمد بن بشار، یحییٰ اور ابن عدی، سعید، قتادہ انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم سوائے استسقاء کے کسی اور دعا میں اپنے ہاتھ (زیادہ اونچے) نہیں اٹھاتے تھے اور (استسقاء میں) اتنے ہاتھ اٹھاتے تھے، کہ آپ کے بغلوں کی سفیدی نظر آجاتی تھی،

باب ۶۵۶ ما يقال اذا امطرت وقال ابن عباس كصيب المطر وقال غيره صاب واصاب يصوب،

جب بارش ہوجائے تو کیا کہا جائے اور ابن عباسؓ نے فرمایا کہ صیب سے مراد (قرآن میں) بارش ہے اور ان کے علاوہ دوسروں نے کہا کہ صاب، اصاب، یصیب سے ماخوذ ہے،

۹۷۱ - حدثنا محمد بن مقاتل قال اخبرنا عبد الله قال اخبرنا عبيد الله عن نافع عن القاسم بن محمد عن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا رأى المطر قال اللهم صيبا نافعا تابعه القاسم بن يحيى عن عبيد الله ورواه الاوزاعي وعقيل عن نافع،

محمد بن مقاتل، عبداللہ، عبیداللہ، نافع، قاسم بن محمد حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب بارش دیکھتے تو فرماتے اے اللہ نفع پہنچانے والی بارش برسا، قاسم بن یحییٰ نے عبیداللہ سے اس کے متابع حدیث روایت کی ہے اور اس کو اوزاعی اور عقیل نے نافع سے روایت کیا ہے،

باب ۶۵۷ من تمطر في المطر حتى يتحادر على لحيته،

اس شخص کا بیان جو بارش میں ٹھہرے یہاں تک کہ اس کی داڑھی تر ہوجائے،

۹۷۲ - حدثنا محمد بن مقاتل قال اخبرنا عبد الله قال اخبرنا الاوزاعي قال حدثنا اسحٰق بن عبد الله بن ابي طلحة الانصاري قال حدثني انس بن مالك قال اصابت الناس سنة على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فبينا رسول الله صلى الله عليه وسلم يخطب على المنبر يوم الجمعة قام اعرابي فقال يا رسول الله هلك المال وجاع العيال فادع الله لنا ان يسقينا قال فرفع رسول الله صلى الله عليه وسلم يديه وما في السماء قزعة قال فثار سحاب امثال الجبال ثم لم ينزل عن منبره حتى رأيت المطر يتحادر على لحيته قال فمطرنا يومنا ذلك ومن الغد ومن بعد الغد والذي يليه الى الجمعة الاخرى فقام ذلك الاعرابي او رجل غيره فقال يا رسول الله تهدم البناء وغرق المال فادع الله لنا فرفع رسول الله صلى الله عليه وسلم يديه فقال

محمد بن مقاتل، عبداللہ، اوزاعی، اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ انصاری، انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ایک سال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد میں لوگ قحط میں مبتلا ہوگئے اسی اثنا میں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے کہ ایک اعرابی کھڑا ہوا اور عرض کیا کہ یارسول اللہ مال تباہ ہوگئے اور بچے بھوکے ہیں اس لئے آپ اللہ سے ہمارے لئے بارش کی دعا کیجئے انس نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور اس وقت آسمان پر بدلی کا ایک ٹکڑا بھی نہیں تھا انسؓ نے کہا کہ بادل پہاڑ کی طرح نمودار ہوگیا پھر آپ منبر سے اترے بھی نہ تھے کہ میں نے دیکھا کہ بارش کے قطرے آپ کی داڑھی پر ٹپک رہے ہیں انسؓ بیان کرتے ہیں کہ اس دن ہم پر بارش ہوتی رہی اور اس کے بعد دوسرے دن اور تیسرے دن (بلکہ) دوسرے جمعہ تک بارش ہوتی رہی وہ اعرابی کھڑا ہوا یا اس کے علاوہ کوئی دوسرا شخص کھڑا ہوا اور بولا یا رسول اللہ مکانات منہدم ہوگئے مال ڈوب گئے آپ اللہ سے ہمارے لئے دعا کریں چنانچہ رسول اللہ صلعم نے اپنے دونوں ہاتھ

عَمِّهٖ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمُصَلَّى، يَسْتَسْقِيْ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَقَلَبَ رِدَاءَهٗ قَالَ سُفْيَانُ وَأَخْبَرَنِي الْمَسْعُوْدِيُّ عَنْ أَبِيْ بَكْرٍ قَالَ جَعَلَ الْيَمِيْنَ عَلَى الشِّمَالِ،

استسقار کی نماز کے لئے نکلے اور قبلہ رو ہو کر دو رکعت نماز پڑھی اور اپنی چادر الٹا دی. سفیان نے کہا کہ مجھ سے مسعودی نے بواسطہ ابوبکرؓ بیان کیا کہ آپؐ نے دائیں کونے کو اپنے بائیں کندھے پر ڈالا.

باب ۶۵۴ الاِسْتِقْبَالُ الْقِبْلَةَ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ

استسقار میں قبلہ رو ہونے کا بیان!

۹۷۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ أَبُوْ بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَنَّ عَبَّادَ بْنَ تَمِيْمٍ أَخْبَرَهٗ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدِ نِ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهٗ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى الْمُصَلَّى يُصَلِّيْ وَأَنَّهٗ لَمَّا دَعَا أَوْ أَرَادَ أَنْ يَّدْعُوَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَحَوَّلَ رِدَاءَهٗ قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ هٰذَا مَازِنِيٌّ وَالْأَوَّلُ كُوْفِيٌّ هُوَ ابْنُ يَزِيْدَ،

محمد، عبد الوہاب، یحیٰی بن سعید، ابوبکر بن محمد، عباد بن تمیم، عبداللہ بن زید انصاریؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم عیدگاہ کی طرف نماز پڑھنے کو نکلے اور جب دعا کی یا دعا کرنے کا ارادہ کیا تو قبلہ رو ہو گئے اور اپنی چادر الٹ دی ابوعبداللہ (امام بخاریؒ) نے کہا کہ یہ عبداللہ بن زید مازنی ہیں اور پہلے کوفی ہیں، اور عبداللہ بن یزید ہیں،

باب ۶۵۵ رَفْعِ النَّاسِ أَيْدِيَهُمْ مَعَ الْإِمَامِ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ

استسقار میں لوگوں کا امام کے ساتھ اپنے ہاتھ اٹھانے کا بیان

وَقَالَ أَيُّوْبُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ أُوَيْسٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ أَتٰى رَجُلٌ أَعْرَابِيٌّ مِّنْ أَهْلِ الْبَدْوِ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكَتِ الْمَاشِيَةُ هَلَكَ الْعِيَالُ هَلَكَ النَّاسُ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ يَدْعُوْ وَرَفَعَ النَّاسُ أَيْدِيَهُمْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْنَ قَالَ فَمَا خَرَجْنَا مِنَ الْمَسْجِدِ حَتّٰى مُطِرْنَا فَمَا زِلْنَا نُمْطَرُ حَتّٰى كَانَتِ الْجُمُعَةُ الْأُخْرٰى فَأَتَى الرَّجُلُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَشِقَ الْمُسَافِرُ وَمُنِعَ الطَّرِيْقُ بَشِقَ أَيْ مَلَّ وَقَالَ الْأُوَيْسِيُّ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ وَشَرِيْكٍ فَالَا سَمِعْنَا أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى رَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ،

اور ابوایوب بن سلیمان نے بسند ابوبکر بن ادیس سلیمان بن بلال، یحیٰی بن سعید بیان کیا کہ انس بن مالکؓ نے کہا کہ ایک گاؤں کا رہنے والا اعرابی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جمعہ کے دن حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یارسول اللہؐ جانور تباہ ہو گئے اور لوگ اور بچے ہلاک ہو گئے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہاتھ اٹھا کر دعا کرنے لگے اور لوگوں نے بھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے ہاتھ اٹھائے اور دعا کرنے لگے، انسؓ کا بیان ہے کہ ہم لوگ مسجد سے نکلے بھی نہ تھے کہ بارش ہونے لگی اور بارش ہوتی رہی یہاں تک کہ دوسرا جمعہ آیا تو ایک شخص نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور عرض کیا کہ یارسول اللہؐ مسافر تھک گئے اور راستے مسدود ہو گئے، بَشِقَ کے معنی مَلَّ ہیں یعنی اکتا گئے اور اویسی نے کہا کہ مجھ سے محمد بن جعفر اور یحیٰی بن سعید اور شریک نے اور دونوں نے بیان کیا کہ ہم نے انس کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے سنا کہ آپؐ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے یہاں تک کہ آپؐ کی بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگی،

باب ۶۵۶ رَفْعِ الْإِمَامِ يَدَهٗ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ

استسقار میں امام کے ہاتھ اٹھانے کا بیان،

عَلَى رِجْلَيْهِ عَلَى غَيْرِ مِنْبَرٍ فَاسْتَسْقَى ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ يَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ وَلَمْ يُؤَذِّنْ وَلَمْ يُقِمْ قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ وَرَأَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کھڑے ہوئے اور دعا کی پھر دو رکعت جہر کے ساتھ پڑھیں اور نہ تو اذان دی گئی اور نہ اقامت کہی گئی اور ابو اسحاق کا بیان ہے کہ عبداللہ بن یزید نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا،

٩٦٥ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبَّادُ بْنُ تَمِيمٍ أَنَّ عَمَّهُ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ بِالنَّاسِ يَسْتَسْقِي لَهُمْ فَقَامَ فَدَعَا اللَّهَ قَائِمًا ثُمَّ تَوَجَّهَ قِبَلَ الْقِبْلَةِ وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ فَأُسْقُوا

ابوالیمان، شعیب، زہری، عباد بن تمیم اپنے چچا عبداللہ بن زید سے جو صحابی تھے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم لوگوں کو لیکر استسقاء کی نماز کے لئے نکلے آپ کھڑے ہوئے اور کھڑے ہی کھڑے اللہ سے دعا فرمائی پھر قبلہ کی طرف متوجہ ہوئے اور اپنی چادر الٹ دی تو بارش ہوئی،

بَاب ٦٥٠ الْجَهْرِ بِالْقِرَاءَةِ فِي الِاسْتِسْقَاءِ

استسقاء میں جہر سے قراءت کرنے کا بیان،

٩٦٦ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَسْقِي فَتَوَجَّهَ إِلَى الْقِبْلَةِ يَدْعُو وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ يَجْهَرُ فِيهِمَا بِالْقِرَاءَةِ

ابونعیم، ابن ابی ذئب، زہری، عباد بن تمیم اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم استسقاء کی نماز کے لئے نکلے قبلہ رو ہوکر دعا کرنے لگے اور اپنی چادر الٹ دی پھر دو رکعت نماز پڑھی اور ان دونوں رکعتوں میں بلند آواز سے قراءت کی

بَاب ٦٥١ كَيْفَ حَوَّلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهُ إِلَى النَّاسِ،

نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کس طرح اپنی پیٹھ لوگوں کی طرف پھیری،

٩٦٧ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَرَجَ يَسْتَسْقِي قَالَ فَحَوَّلَ إِلَى النَّاسِ ظَهْرَهُ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ يَدْعُو ثُمَّ حَوَّلَ رِدَاءَهُ ثُمَّ صَلَّى لَنَا رَكْعَتَيْنِ جَهَرَ فِيهِمَا بِالْقِرَاءَةِ،

آدم، ابن ابی ذئب، زہری، عباد بن تمیم اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو اس دن دیکھا جب استسقاء کے لئے نکلے تو لوگوں کی طرف اپنی پیٹھ پھیری اور قبلہ رو ہوکر دعا کرنے لگے پھر اپنی چادر الٹ دی پھر ہم لوگوں کو دو رکعت نماز پڑھائی اور دونوں رکعتوں میں بلند آواز سے قراءت کی،

بَاب ٦٥٢ صَلَاةِ الِاسْتِسْقَاءِ رَكْعَتَيْنِ،

استسقاء کی دو رکعتیں پڑھنے کا بیان،

٩٦٨ - حَدَّثَنِي قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقَى فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَقَلَبَ رِدَاءَهُ،

قتیبہ بن سعید، سفیان، عبداللہ بن ابی بکر، عباد بن تمیم اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے استسقاء کی نماز پڑھی تو دو رکعتیں پڑھیں اور پھر اپنی چادر الٹ دی،

بَاب ٦٥٣ الِاسْتِسْقَاءِ فِي الْمُصَلَّى،

عیدگاہ میں استسقاء کی نماز پڑھنے کا بیان،

٩٦٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ سَمِعَ عَبَّادَ بْنَ تَمِيمٍ عَنْ

عبداللہ بن محمد، سفیان، عبداللہ بن ابی بکر، عباد بن تمیم چچا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم عیدگاہ کی طرف

فِيهَا حَتَّى أَكَلُوا الْمَيْتَةَ وَالْعِظَامَ فَجَاءَهُ أَبُو سُفْيَانَ يَا مُحَمَّدُ جِئْتَ تَأْمُرُ بِصِلَةِ الرَّحِمِ وَإِنَّ قَوْمَكَ هَلَكُوا فَادْعُ اللَّهَ فَقَرَأَ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ الْآيَةَ ثُمَّ عَادُوا إِلَى كُفْرِهِمْ فَذَلِكَ قَوْلُهُ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى يَوْمَ بَدْرٍ وَزَادَ أَسْبَاطٌ عَنْ مَنْصُورٍ فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسُقُوا الْغَيْثَ فَأَطْبَقَتْ عَلَيْهِمْ سَبْعًا وَشَكَا النَّاسُ كَثْرَةَ الْمَطَرِ فَقَالَ اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَانْحَدَرَتِ السَّحَابَةُ عَنْ رَأْسِهِ فَسُقُوا النَّاسُ حَوْلَهُمْ۔

یہاں تک کہ لوگ مردار اور ہڈیاں کھانے لگے تو آپ کے پاس ابو سفیان آیا اور کہا اے محمد ﷺ آپ صلہ رحمی کا حکم دیتے ہیں اور آپ کی قوم ہلاک ہو رہی ہے، اللہ سے دعا کیجئے تو آپ نے آیت فارتقب یوم تاتی السماء بدخان مبین پڑھی پھر جب بارش ہو گئی تو وہ پھر اپنے کفر کی طرف لوٹ گئے، اللہ تعالیٰ کے قول یوم نبطش البطشۃ الکبریٰ میں بطش سے مراد بدر کا دن ہے اور اسباط نے بروایت منصور اتنی زیادتی کی ہے کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی تو بارش ہوئی اور متواتر سات دن تک بارش ہوتی رہی اور لوگوں نے بارش کی زیادتی کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا کہ اے اللہ ہمارے اردگرد برسا اور ہم پر نہ برسا چنانچہ بادل آپ کے سر سے ہٹ گئی اور ان کے اردگرد بارش ہوتی رہی۔

باب ۶۲۸ الدُّعَاءِ إِذَا كَثُرَ الْمَطَرُ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا۔

بارش کی زیادتی کے وقت یہ دعا کرنے کا بیان کہ ہمارے اردگرد برسے ہم پر نہ برسے۔

۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَامَ النَّاسُ فَصَاحُوا فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَحَطَ الْمَطَرُ وَاحْمَرَّتِ الشَّجَرُ وَهَلَكَتِ الْبَهَائِمُ فَادْعُ اللَّهَ أَنْ يَسْقِيَنَا فَقَالَ اللَّهُمَّ اسْقِنَا مَرَّتَيْنِ وَايْمُ اللَّهِ مَا نَرَى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً مِنْ سَحَابٍ فَنَشَأَتْ سَحَابَةٌ وَأَمْطَرَتْ وَنَزَلَ عَنِ الْمِنْبَرِ فَلَمَّا انْصَرَفَ لَمْ تَزَلْ تُمْطِرُ إِلَى الْجُمُعَةِ الَّتِي تَلِيهَا فَلَمَّا قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ صَاحُوا إِلَيْهِ تَهَدَّمَتِ الْبُيُوتُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللَّهَ يَحْبِسْهَا عَنَّا فَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا وَتَكَشَّطَتِ الْمَدِينَةُ فَجَعَلَتْ تُمْطِرُ حَوْلَهَا وَمَا تُمْطِرُ بِالْمَدِينَةِ قَطْرَةً فَنَظَرْتُ إِلَى الْمَدِينَةِ وَإِنَّهَا لَفِي مِثْلِ الْإِكْلِيلِ۔

محمد بن ابی بکر، معتمر، عبید اللہ، ثابت، انس سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے تو لوگ کھڑے ہو گئے اور شور مچانے لگے اور کہا یا رسول اللہ بارش رک گئی ہے درخت سرخ ہو گئے جانور تباہ ہو گئے اس لئے آپ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ بارش ہو، آپ نے دو بار فرمایا کہ اے اللہ ہم لوگوں کو سیراب کر۔ بخدا اس وقت آسمان پر بادل کا ایک ٹکڑا بھی نظر نہیں آتا تھا کہ ایک بادل نمودار ہوا اور بارش ہونے لگی آپ منبر سے اترے پھر نماز پڑھی جب فارغ ہوئے تو اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک بارش ہوتی رہی جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے کھڑے ہوئے تو لوگوں نے شور مچایا اور کہا کہ گھر گر گئے اور راستے مسدود ہو گئے آپ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بارش کو روک دے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تبسم فرمایا اور کہا کہ اے اللہ ہم لوگوں کے اردگرد برسا اور ہم پر نہ برسا، مدینہ سے بادل ہٹ گئی اور اس کے اردگرد بارش ہوتی تھی لیکن مدینہ میں ایک قطرہ بھی نہیں برستا تھا میں نے مدینہ کو دیکھا وہ تاج کی طرح روشن تھا۔

باب ۶۲۹ الدُّعَاءِ فِي الِاسْتِسْقَاءِ قَائِمًا

وَقَالَ لَنَا أَبُو نُعَيْمٍ عَنْ زُهَيْرٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ خَرَجَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيُّ وَخَرَجَ مَعَهُ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ وَزَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ فَاسْتَسْقَى فَقَامَ لَهُمْ

استسقاء میں کھڑے ہو کر دعا کرنے کا بیان اور ہم سے ابو نعیم نے بواسطہ زہیر، ابو اسحاق بیان کیا کہ عبداللہ بن یزید انصاری نکلے اور ان کے ساتھ براء بن عازب اور زید بن ارقم بھی نکلے اور بارش کی دعا کی تو اپنے دونوں پاؤں کے بل بغیر منبر

تَهَدَّمَتِ الْبُيُوتُ وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ وَهَلَكَتِ الْمَوَاشِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ عَلَى رُءُوسِ الْجِبَالِ وَالْآكَامِ وَبُطُونِ الْأَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ فَانْجَابَتْ عَنِ الْمَدِينَةِ انْجِيَابَ الثَّوْبِ،

بَابُ ٦٣٥ مَا قِيلَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُحَوِّلْ رِدَاءَهُ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۹۶۱ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَافَى بْنُ عِمْرَانَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا شَكَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَاكَ الْمَالِ وَجَهْدَ الْعِيَالِ فَدَعَا اللَّهَ يَسْتَسْقِي وَلَمْ يَذْكُرْ أَنَّهُ حَوَّلَ رِدَاءَهُ وَلَا اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ

بَابُ ٦٣٦ إِذَا اسْتَشْفَعُوا إِلَى الْإِمَامِ لِيَسْتَسْقِيَ لَهُمْ لَمْ يَرُدَّهُمْ،

۹۶۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكَتِ الْمَوَاشِي وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللَّهَ فَدَعَا اللَّهَ فَمُطِرْنَا مِنَ الْجُمُعَةِ إِلَى الْجُمُعَةِ فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَهَدَّمَتِ الْبُيُوتُ وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ وَهَلَكَتِ الْمَوَاشِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ عَلَى ظُهُورِ الْجِبَالِ وَالْآكَامِ وَبُطُونِ الْأَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ فَانْجَابَتْ عَنِ الْمَدِينَةِ انْجِيَابَ الثَّوْبِ.

بَابُ ٦٣٧ إِذَا اسْتَشْفَعَ الْمُشْرِكُونَ بِالْمُسْلِمِينَ عِنْدَ الْقَحْطِ،

۹۶۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ وَالْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ أَتَيْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ فَقَالَ إِنَّ قُرَيْشًا أَبْطَئُوا عَنِ الْإِسْلَامِ فَدَعَا عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ حَتَّى

ہو گئے، راستے بند ہو گئے، لوگوں کے جانور مر گئے تو رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یا اللہ پہاڑوں کی چوٹیوں اور ٹیلوں اور و اور درختوں کے اگنے کی جگہوں پر بارش برسا چنانچہ بدلی مد پھٹ گئی جس طرح کپڑا پھٹ جاتا ہے،

اس روایت کا بیان کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جم بارش کی دعا میں اپنی چادر الٹ دیتے تھے،

حسن بن بشر، معافی بن عمران، اوزاعی، اسحاق بن عبد اللہ انس روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ میں مال کے تباہ ہونے اور بچوں کی مصیبت کی شکایت کی چنانچہ آپ ذوالجلال سے بارش کی دعا فرمائی لیکن یہ نہیں بیان کیا کہ آپ الٹی تھی اور اس کا ذکر کیا کہ قبلہ کی طرف منہ کیا تھا،

جب لوگ امام سے بارش کی دعا کے لئے س کریں تو وہ اسے رد نہ کرے،

عبد اللہ بن یوسف، مالک، شریک بن عبد اللہ بن ابی نم مالک سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یارسول کے جانور مر گئے اور راستے منقطع ہو گئے آپ اللہ سے دعا فرمائیے، نے دعا فرمائی تو ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک بارش ہوتی رہی پھر ایک صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یارسو کے مکانات منہدم ہو گئے اور راستے مسدود ہو گئے اور لوگوں کے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ پہاڑوں کی پشت پر اور نیچے کے نالوں پر اور درختوں کے اگنے کی جگہوں پر بارش بر بدلی مدینہ سے اس طرح پھٹ گئی جس طرح کپڑا پھٹ جاتا۔

قحط کے وقت مشرکوں کا مسلمانوں سے د کو کہنے کا بیان،

محمد بن کثیر، سفیان، منصور و اعمش، ابوالضحیٰ، مسروق سے ہیں کہ مسروق نے کہا کہ میں ابن مسعودؓ کے پاس آیا تو انہوں نے کہا نے اسلام لانے میں تاخیر کی تو ان کے حق میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرمائی تو وہ قحط میں گرفتار ہو گئے، یہاں تک کہ وہ اس میں ہلاک ہو

یك فسألت أنس بن مالك أهو الرجل الأول قال ما أدري.

باب ٦٤٢ الاستسقاء على المنبر.

٩٤ - حدثنا مسدد قال حدثنا أبو عوانة عن قتادة عن أنس بن مالك قال بينما رسول الله صلى الله عليه وسلم يخطب يوم الجمعة إذ جاء رجل فقال يا رسول الله قحط المطر فادع الله أن يسقينا فدعا فمطرنا فما كدنا أن نصل إلى منازلنا فما زلنا نمطر إلى الجمعة المقبلة قال فقام ذلك الرجل أو غيره فقال يا رسول الله ادع الله أن يصرفه عنا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اللهم حوالينا ولا علينا قال فلقد رأيت السحاب يتقطع يمينا وشمالا يمطرون ولا يمطر أهل المدينة.

باب ٦٤٣ من اكتفى بصلاة الجمعة في الاستسقاء

٩٥ - حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن شريك بن عبد الله عن أنس قال جاء رجل إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال هلكت المواشي وتقطعت السبل فدعا فمطرنا من الجمعة إلى الجمعة ثم جاء فقال تهدمت البيوت وتقطعت السبل وهلكت المواشي ... فقام فقال اللهم على الآكام والظراب والأودية ومنابت الشجر فانجابت عن المدينة انجياب الثوب.

باب ٦٤٤ الدعاء إذا تقطعت السبل من كثرة المطر.

٩٦ - حدثنا إسماعيل قال حدثني مالك عن شريك بن عبد الله بن أبي نمر عن أنس بن مالك قال جاء رجل إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله هلكت المواشي وتقطعت السبل فادع الله فدعا رسول الله صلى الله عليه وسلم فمطروا من جمعة إلى جمعة فجاء رجل إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله

تک چلا رہا تھا۔ شریک نے کہا کہ میں نے انس بن مالکؓ سے پوچھا کہ وہی پہلا آدمی تھا۔ انسؓ نے کہا میں نہیں جانتا۔

منبر پر بارش کی دعا کرنے کا بیان۔

مسدد، ابو عوانہ، قتادہ، انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ جمعہ کے دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے کہ اسی اثنا میں ایک شخص نے آکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ بارش نہیں ہوتی اس لئے اللہ سے دعا کیجئے کہ ہم لوگوں کو سیراب کرے چنانچہ آپؐ نے دعا کی تو بارش ہونے لگی اور ہم اپنے گھروں کو بڑی مشکل سے واپس گئے دوسرے جمعہ تک بارش ہوتی رہی راوی کا بیان ہے کہ وہی شخص یا کوئی دوسرا آدمی کھڑا ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ اللہ سے دعا کیجئے کہ بارش کو روک دے چنانچہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے اللہ ہمارے ارد گرد برسا ہم پر نہ برسا انسؓ نے کہا کہ میں نے دیکھا کہ بادل ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے اور دائیں بائیں طرف ہو گئے کہ اس طرف بارش ہو رہی تھی اور اہل مدینہ پر بارش نہیں ہو رہی تھی

بارش کی دعا کرنے میں جمعہ کی نماز کو کافی سمجھنے کا بیان۔

عبداللہ بن مسلمہ، مالک، شریک بن عبداللہ، انسؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ لوگوں کے جانور تلف ہو گئے اور راستے بند ہو گئے آپؐ نے دعا فرمائی تو ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک بارش ہوتی رہی پھر وہ شخص آیا اور عرض کیا کہ لوگوں کے گھر گر گئے راستے بند ہو گئے اور لوگوں کے جانور تباہ ہو گئے آپؐ کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ اے اللہ پہاڑوں ٹیلوں اور نالوں اور درختوں کے اگنے کی جگہ پر برسا چنانچہ مدینہ سے بادل پھٹ گیا جس طرح کپڑا پھٹ جاتا ہے۔

بارش کی زیادتی کے سبب جب راستے بند ہو جائیں تو دعا کرنے کا بیان۔

اسمٰعیل، مالک، شریک بن عبداللہ بن ابی نمر، انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ لوگوں کے مویشی مر گئے راستے بند ہو گئے اس لئے آپ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں چنانچہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی تو ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک بارش ہوتی رہی ایک شخص رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ لوگوں کے گھر منہدم

ما رأينا الشمس سبتا ثم دخل رجل من ذلك الباب في الجمعة المقبلة ورسول الله صلى الله عليه وسلم قائم يخطب فاستقبله قائما فقال يا رسول الله هلكت الاموال وانقطعت السبل فادع الله يمسكها فرفع رسول الله صلى الله عليه وسلم يديه ثم قال اللهم حوالينا ولا علينا اللهم على الآكام والجبال والظراب والاودية ومنابت الشجر قال فانقطعت وخرجنا نمشي في الشمس قال شريك فسألت انسا اهو الرجل الاول قال لا ادري،

باب ۶۲۱ الاستسقاء في خطبة الجمعة غير مستقبل القبلة،

۹۵۷ - حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا اسمعيل بن جعفر عن شريك عن انس بن مالك ان رجلا دخل المسجد يوم الجمعة من باب كان نحو دار القضاء ورسول الله صلى الله عليه وسلم قائم يخطب فاستقبل رسول الله صلى الله عليه وسلم قائما ثم قال يا رسول الله هلكت الاموال وانقطعت السبل فادع الله يغيثنا فرفع رسول الله صلى الله عليه وسلم يديه ثم قال اللهم اغثنا اللهم اغثنا اللهم اغثنا قال انس ولا والله ما نرى في السماء من سحاب ولا قزعة وما بيننا وبين سلع من بيت ولا دار قال فطلعت من ورائه سحابة مثل الترس فلما توسطت السماء انتشرت ثم امطرت فلا والله ما رأينا الشمس سبتا ثم دخل رجل من ذلك الباب في الجمعة ورسول الله صلى الله عليه وسلم قائم يخطب فاستقبله قائما فقال يا رسول الله هلكت الاموال وانقطعت السبل فادع الله يمسكها عنا قال فرفع رسول الله صلى الله عليه وسلم يديه ثم قال اللهم حوالينا ولا علينا اللهم على الآكام والظراب وبطون الاودية ومنابت الشجر قال فاقلعت وخرجنا نمشي في الشمس قال

تک آفتاب نہیں دیکھا، پھر ایک شخص اسی دروازے سے دوسرے جمعہ کے د مسجد میں داخل ہوا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے خطبہ دے رہے وہ شخص آپ کی طرف منہ کرکے کھڑا ہوا اور کہا کہ یا رسول اللہ صلعم لوگوں کا مال ہوگیا راستے بند ہوگئے اس لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ بارش بند کردے تو ر اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے پھر فرمایا اے اللہ اردگرد برسا ہم پر نہ برسا ہے میرے اللہ پہاڑوں ٹیلوں اور پہاڑوں درختوں کے اگنے کی جگہوں پر برسا راوی کا بیان ہے کہ بارش تھم گئی اور دھوپ میں چلتے ہوئے باہر نکلے شریک کا بیان ہے کہ میں نے انس سے وہ پہلا ہی آدمی تھا انس نے کہا کہ میں نہیں جانتا،

جمعہ کے خطبہ میں قبلہ کی طرف منہ کئے بغیر بارش کی دعا کرنے کا بیان،

قتیبہ بن سعید، اسمٰعیل بن جعفر، شریک، انس بن مالک رض روا کرتے ہیں کہ ایک شخص مسجد میں جمعہ کے دن اس دروازے سے داخل ہوا جو د کی طرف تھا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ کھڑے خطبہ دے رہے آدمی رسول اللہ صلعم کی طرف اپنا منہ کرکے کھڑا ہوا اور عرض کیا کہ یا ر اللہ صلعم لوگوں کا مال تباہ ہوگیا اور راستے بند ہوگئے، اس لئے آپ ا سے دعا فرمایئے کہ بارش نازل فرمائے آپ نے اپنے دونوں ہاتھ ا پھر فرمایا اے میرے اللہ ہم پر بارش نازل فرما اے میرے اللہ ہم پر بارش اے میرے اللہ ہم پر بارش برسا، انس کا بیان ہے کہ واللہ آسمان پر تو بادل نہ بادل کا کوئی نظر آتا تھا اور نہ ہمارے اور سلع کے درمیان کوئی مکان یا گھر تھا سلع کے پیچھے سے ڈھال کے برابر بدلی کا ایک ٹکڑا نمودار ہوا جب وہ بدلی بیچ میں آ گئی پھر تو بخدا ہمیں آفتاب ایک ہفتہ تک نظر نہ آیا پھر اسی درواز دوسرے جمعہ کے دن ایک شخص مسجد میں داخل ہوا اور رسول اللہ صلے اللہ خطبہ دے رہے تھے وہ کھڑے کھڑے ہی آپ کی طرف متوجہ ہوا اور کیا کہ یا رسول اللہ لوگوں کا مال تباہ ہوگیا اور راستے بند ہوگئے ا اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ بارش کو روک دے راوی نے بیان کیا کہ ر صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے پھر فرمایا اے میرے اللہ ہمارے اردگرد برسا اور ہم پر نہ برسا اے میرے اللہ پہاڑوں ٹیلوں اور وادیوں اور درخ اگنے کی جگہوں پر برسا چنانچہ بارش تھم گئی اور ہم اس حال میں نکلے کہ

إِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَسْقِينَا وَإِنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا فَاسْقِنَا قَالَ فَيُسْقَوْنَ،

کا وسیلہ لے کر آئے ہیں ہمیں سیراب کر، راوی کا بیان ہے کہ لوگ سیراب کئے جاتے (یعنی بارش ہو جاتی)

بَابُ ۶۳۸ تَحْوِيلِ الرِّدَاءِ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ

استسقاء میں چادر الٹنے کا بیان،

۹۵۴ - حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقَى فَقَلَبَ رِدَاءَهُ،

اسحٰق، وہب بن جریر، شعبہ، محمد بن ابی بکر، عباد بن تمیم، عبداللہ بن زید سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے بارش کے لئے دعا کی تو آپ نے اپنی چادر الٹ دی،

۹۵۵ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبَّادَ بْنَ تَمِيمٍ يُحَدِّثُ أَبَاهُ عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى الْمُصَلّٰى فَاسْتَسْقَى فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَقَلَبَ رِدَاءَهُ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ كَانَ ابْنُ عُيَيْنَةَ يَقُولُ هُوَ صَاحِبُ الْأَذَانِ وَلٰكِنَّهُ وَهَمٌ فِيهِ لِأَنَّ هٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ الْمَازِنِيُّ مَازِنِ الْأَنْصَارِ،

علی بن عبداللہ، سفیان، عبداللہ بن ابی بکر، عباد بن تمیم اپنے والد سے اور وہ اپنے چچا عبداللہ بن زیدؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم عیدگاہ کی طرف تشریف لے گئے بارش کی دعا کی پھر قبلہ کی طرف منہ کیا اور اپنی چادر الٹ دی اور دو رکعت نماز پڑھی امام بخاری کا بیان ہے کہ ابن عیینہ کہتے تھے کہ یہ وہی عبداللہ بن زید اذان والے ہیں (یعنی جنہوں نے خواب میں اذان دیکھی تھی) لیکن انہیں وہم ہوا ہے اس لئے کہ یہ عبداللہ بن زید بن عاصم مازنی جو انصار کے مازنی قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے،

بَابُ ۶۳۹ اِنْتِقَامِ الرَّبِّ تَعَالٰى عَزَّ وَجَلَّ مِنْ خَلْقِهِ بِالْقَحْطِ إِذَا انْتُهِكَ مَحَارِمُهُ

اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں سے قحط کے ذریعہ انتقام لینے کا بیان جب کہ حدودِ الٰہی کا خیال لوگوں کے دلوں سے جاتا رہے

بَابُ ۶۴۰ الْاِسْتِسْقَاءِ فِي الْمَسْجِدِ الْجَامِعِ

جامع مسجد میں بارش کی دعا کرنے کا بیان،

۹۵۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَذْكُرُ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ بَابٍ كَانَ وِجَاهَ الْمِنْبَرِ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلَكَتِ الْأَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰهَ أَنْ يُغِيثَنَا قَالَ فَرَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اسْقِنَا اللّٰهُمَّ اسْقِنَا اللّٰهُمَّ اسْقِنَا قَالَ أَنَسٌ فَلَا وَاللّٰهِ مَا نَرٰى فِي السَّمَاءِ مِنْ سَحَابٍ وَلَا قَزَعَةٍ وَلَا شَيْئًا وَلَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ سَلْعٍ مِنْ بَيْتٍ وَلَا دَارٍ قَالَ فَطَلَعَتْ مِنْ وَرَائِهِ سَحَابَةٌ مِثْلُ التُّرْسِ فَلَمَّا تَوَسَّطَتِ السَّمَاءَ انْتَشَرَتْ ثُمَّ أَمْطَرَتْ قَالَ فَوَاللّٰهِ

محمد، ابوضمرہ، انس بن عیاض، شریک بن عبداللہ بن ابی نمر روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے انس بن مالکؓ کو کہتے ہوئے سنا کہ ایک شخص جمعہ کے دن اس دروازہ سے مسجد میں داخل ہوا جو منبر کے سامنے تھا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے خطبہ دے رہے تھے اس نے کھڑے کھڑے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف منہ کیا اور کہا کہ یا رسول اللہ لوگوں کا مال تباہ ہو گیا راستے بند ہو گئے اس لئے آپ اللہ سے دعا کریں کہ بارش برسائے انسؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور فرمایا کہ اے میرے اللہ ہمیں سیراب کر اے میرے اللہ ہمیں سیراب کر اے میرے اللہ ہمیں سیراب کر انسؓ نے بیان کیا کہ بخدا اس وقت آسمان پر نہ تو کوئی بادل اور نہ بادل کا کوئی ٹکڑا اور نہ کوئی چیز نظر آتی تھی اور نہ ہمارے اور سلع کے درمیان کوئی گھر یا مکان تھا سلع کے پیچھے سے ڈھال کے برابر ایک ابر کا ٹکڑا نمودار ہوا جب وہ آسمان کے بیچ میں آیا تو وہ پھیل گیا پھر بارش ہونے لگی بخدا ہم لوگوں نے ایک ہفتہ

۹۵۱۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ح حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَأَى مِنَ النَّاسِ إِدْبَارًا فَقَالَ اللّٰهُمَّ سَبْعًا كَسَبْعِ يُوسُفَ فَأَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ حَصَّتْ كُلَّ شَيْءٍ حَتَّى أَكَلُوا الْجُلُودَ وَالْمَيْتَةَ وَالْجِيَفَ وَيَنْظُرُ أَحَدُهُمْ إِلَى السَّمَاءِ فَيَرَى الدُّخَانَ مِنَ الْجُوعِ فَأَتَاهُ أَبُو سُفْيَانَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّكَ تَأْمُرُ بِطَاعَةِ اللّٰهِ وَبِصِلَةِ الرَّحِمِ وَإِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوا فَادْعُ اللّٰهَ لَهُمْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ إِلَى قَوْلِهِ إِنَّكُمْ عَائِدُونَ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى فَالْبَطْشَةُ يَوْمَ بَدْرٍ فَقَدْ مَضَتِ الدُّخَانُ وَالْبَطْشَةُ وَاللِّزَامُ وَآيَةُ الرُّومِ

بَابُ ۶۳۷ سُؤَالِ النَّاسِ الْإِمَامَ الْاِسْتِسْقَاءَ إِذَا قَحَطُوا

۹۵۲۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَتَمَثَّلُ بِشِعْرِ أَبِي طَالِبٍ وَأَبْيَضَ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ ؛ ثِمَالُ الْيَتَامَى عِصْمَةٌ لِلْأَرَامِلِ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ رُبَّمَا ذَكَرْتُ قَوْلَ الشَّاعِرِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَسْقِي فَمَا يَنْزِلُ حَتَّى يَجِيشَ كُلُّ مِيزَابٍ وَأَبْيَضَ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ ؛ ثِمَالُ الْيَتَامَى عِصْمَةٌ لِلْأَرَامِلِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي طَالِبٍ۔

۹۵۳۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ إِذَا قَحَطُوا اسْتَسْقَى بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ اللّٰهُمَّ

حمیدی، سفیان، اعمش، ابوالضحیٰ، مسروق، عبداللہ ح عثمان بن ابی شیبہ، جریر، منصور، ابوالضحیٰ، مسروق روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس تھے تو انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جب لوگوں (کفار قریش) کی بدبختی اور روگردانی کو دیکھا تو آپؐ نے فرمایا کہ اے اللہ ان کو یوسفؑ کے سات سال قحط کی طرح قحط میں مبتلا کر دے چنانچہ وہ قحط میں گرفتار ہوگئے تمام چیزیں تباہ ہوگئیں یہاں تک کہ کھال اور مردار تک کھا گئے اور کوئی آسمان کی طرف دیکھتا تو بھوک کے سبب انہیں دھواں نظر آتا ابوسفیان آپؐ کے پاس آیا اور کہنے لگا اے محمد صلعم، تم اللہ کی اطاعت صلہ رحم کا حکم دیتے ہو اور تمہاری قوم ہلاک ہوگئی اس لئے اللہ سے ان کے لئے دعا کرو اللہ تعالیٰ نے فرمایا انتظار کرو اس دن کا جب آسمان کھلا اور ظاہر دھواں لائے گا آیت یوم نبطش البطشۃ الکبریٰ تک جس دن ہم بہت سخت گرفت کریں گے بطشۃ سے مراد یوم بدر ہے دخان البطشۃ اور لزام (دھواں گرفت وقید) اور آیت روم سب قوم میں آچکے،

لوگوں کا امام سے بارش کی دعا کے لئے درخواست کرنے کا بیان جب کہ وہ قحط میں مبتلا ہوں،

عمرو بن علی، ابوقتیبہ، عبدالرحمن بن عبداللہ بن دینار اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا میں نے ابن عمرؓ کو ابوطالب کا یہ شعر پڑھتے ہوئے سنا اور گورا رنگ کہ ان کے چہرے کے واسطے سے بدلی بارش کی دعا کی جاتی ہے اور وہ یتیموں کے حامی اور بیواؤں کی پناہ گاہ ہیں اور عمر بن حمزہ کا بیان ہے کہ مجھ سے سالم نے اور انہوں نے اپنے والد ابن عمرؓ سے روایت کیا کہ کبھی میں نے شاعر کا قول یاد کیا اور میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے چہرے کی طرف دیکھ رہا تھا کہ آپ بارش کی دعا کرتے اور منبر سے اترنے بھی نہ پاتے کہ تمام پرنالے بہ نکلتے اور یہ شعر (وابیض یستسقی الغمام بوجھہ ثمال الیتمی عصمۃ للارامل ابوطالب کا کلام ہے)

حسن بن محمد، محمد بن عبداللہ انصاری، عبداللہ بن مثنیٰ، ثمامہ بن عبداللہ بن انس، انس بن مالک روایت کرتے ہیں کہ جب لوگ قحط میں مبتلا ہوتے تو عمر بن خطابؓ عباسؓ بن عبدالمطلب کے وسیلہ سے دعا کرتے اور فرماتے کہ اے اللہ ہم تیرے پاس تیرے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ لے کر آیا کرتے تھے تو تو ہمیں سیراب کرتا تھا اب ہم لوگ تیرے نبیؐ کے چچا (عباسؓ)

إنما قنت رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد الركوع
شهرا أراه كان بعث قوما يقال لهم القراء زهاء سبعين
إلى قوم من المشركين دون أولئك وكان بينهم وبين
رسول الله صلى الله عليه وسلم عهد فقنت رسول الله
صلى الله عليه وسلم شهرا يدعو عليهم.

۹ حدثنا أحمد بن يونس قال حدثنا زائدة عن التيمي
عن أبي مجلز عن أنس بن مالك قال قنت النبي صلى الله عليه
وسلم شهرا يدعو على رعل وذكوان.

۹ حدثنا مسدد قال حدثنا إسمعيل قال
حدثنا خالد عن أبي قلابة عن أنس بن مالك قال
كان القنوت في المغرب والفجر.

گیا ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے رکوع کے بعد ایک مہینہ تک قنوت پڑھی وہ بھی یوں سمجھتا ہوں کہ رسول اللہ صلعم نے تقریباً ستر آدمیوں کو جنہیں قاری کہا جاتا تھا مشرکوں کی طرف بھیجا تھا یہ لوگ ان کے سوا تھے جن پر آپؐ نے بددعا فرمائی تھی، ان کے درمیان اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے درمیان معاہدہ تھا عہد شکنی کی بنا پر رسول اللہ صلعم نے ایک مہینہ تک قنوت پڑھی ان پر بددعا کی،

احمد بن یونس، زائدہ، تیمی، ابو مجلز، انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں انسؓ نے فرمایا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے رعل اور ذکوان پر بددعا کرتے ہوئے ایک مہینہ تک دعائے قنوت پڑھی ہے،

مسدد، اسمٰعیل، خالد، ابو قلابہ، انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ حضرت انسؓ نے کہا کہ دعائے قنوت مغرب اور فجر میں پڑھی جاتی تھی،

أبواب الاستسقاء

استسقاء کا بیان!

باب ۶۳۵ الاستسقاء وخروج النبي صلى الله عليه وسلم في الاستسقاء

استسقاء اور استسقاء میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے نکلنے کا بیان،

۹ حدثنا أبو نعيم قال حدثنا سفيان عن
عبد الله بن أبي بكر عن عباد بن تميم عن عمه قال خرج النبي صلى
الله عليه وسلم يستسقي وحول رداءه.

ابونعیم، سفیان، عبداللہ بن ابی بکر، عباد بن تمیم اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم پانی کی دعا کرنے کو باہر نکلے اور اپنی چادر الٹ دی

باب ۶۳۶ دعاء النبي صلى الله عليه وسلم اجعلها سنين كسني يوسف

نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ دعا کرنا کہ اس کو یوسف (علیہ السلام) کے قحط سال کی طرح ان کے (کفار قریش کے) لئے بنا دے

۹ حدثنا قتيبة قال حدثنا مغيرة بن
عبد الرحمن عن أبي الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة أن النبي
صلى الله عليه وسلم كان إذا رفع رأسه من الركعة الآخرة يقول
اللهم أنج عياش بن أبي ربيعة اللهم أنج سلمة بن هشام
اللهم أنج الوليد بن الوليد اللهم أنج المستضعفين
من المؤمنين اللهم اشدد وطأتك على مضر اللهم
اجعلها سنين كسني يوسف وأن النبي صلى الله عليه وسلم
قال غفار غفر الله لها وأسلم سالمها الله قال ابن
أبي الزناد عن أبيه هذا كله في الصبح!

قتیبہ، مغیرہ بن عبدالرحمٰن، ابوالزناد، اعرج، ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب اپنا سر آخری رکعت سے اٹھاتے تو کہتے کہ اے اللہ عیاش بن ربیعہ کو نجات دلا دے اے اللہ سلمہ بن ہشام کو نجات دلا دے اے اللہ ولید بن ولید کو نجات دلا دے اے اللہ کمزور مسلمانوں کو نجات دلا دے اے اللہ کفار مضر پر اپنی گرفت کو مضبوط کر اے اللہ ان کے لئے سال کو یوسف کے قحط کا سال بنا دے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غفار کی اللہ نے مغفرت کر دی اور قبیلہ اسلم کو اللہ نے محفوظ رکھا اور ابن ابی الزناد نے اپنے والد سے یہ تمام دعائیں نماز صبح کے متعلق بھی نقل کی ہیں،

كان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي وأنا راقدة معترضة على فراشه فإذا أراد أن يوتر أيقظني فأوترت.

کے بستر پر عرض میں لیٹی رہتی، جب وتر پڑھنے کا ارادہ کرتے
جگا دیتے پھر میں بھی وتر پڑھتی تھی،

باب ٦٣١ ليجعل آخر صلاته وترا

وتر کو آخری نماز بنانا چاہیئے،

٩٤٢ - حدثنا مسدد قال حدثنا يحيى بن سعيد عن عبيد الله قال حدثني نافع عن عبد الله بن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اجعلوا آخر صلاتكم بالليل وترا،

مسدد، یحییٰ بن سعید، عبید اللہ، نافع، عبد اللہ بن
نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ
رات کی آخری نماز بناؤ،

باب ٦٣٢ الوتر على الدابة،

سواری پر وتر پڑھنے کا بیان،

٩٤٣ - حدثنا إسمعيل قال حدثني مالك عن أبي بكر بن عمر بن عبد الرحمن بن عبد الله بن عمر بن الخطاب عن سعيد بن يسار أنه قال كنت أسير مع عبد الله بن عمر بطريق مكة فقال سعيد فلما خشيت الصبح نزلت فأوترت ثم لحقته فقال عبد الله بن عمر أين كنت فقلت خشيت الصبح فنزلت فأوترت فقال عبد الله أليس لك في رسول الله صلى الله عليه وسلم أسوة حسنة فقلت بلى والله قال فإن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يوتر على البعير

اسمٰعیل، مالک، ابوبکر بن عمر بن عبد الرحمٰن بن عمر بن خ
سعید بن یسار سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ میں عب
عمرؓ کے ساتھ مکہ کے راستہ پر جا رہا تھا جب مجھے صبح ہونے کا خ
تو میں اترا اور وتر پڑھ کر ان سے ملا عبد اللہ بن عمرؓ نے پوچھا کہا
تھے میں نے کہا کہ مجھے فجر کا خطرہ ہو رہا تھا چنانچہ میں اترا اور
لیا، عبد اللہ نے کہا کیا تمہارے لئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ و
نمونہ نہیں ہے، میں نے کہا ہاں واللہ، تو انہوں نے کہا کہ رسول
صلے اللہ علیہ وسلم اونٹ پر وتر پڑھ لیتے تھے،

باب ٦٣٣ الوتر في السفر

سفر میں وتر پڑھنے کا بیان،

٩٤٤ - حدثنا موسى بن إسمعيل قال حدثنا جويرية بن أسماء عن نافع عن ابن عمر قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي في السفر على راحلته حيث توجهت به يومئ إيماء صلاة الليل إلا الفرائض ويوتر على راحلته،

موسیٰ بن اسمٰعیل، جریر بن اسماء، نافع ابن عمرؓ سے
کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سفر میں سواری پر نماز پڑھتے
کا رخ جدھر بھی ہوتا، اور رات کی نماز سوائے فرائض کے اش
پڑھتے اور وتر سواری پر پڑھتے تھے،

باب ٦٣٤ القنوت قبل الركوع وبعده.

رکوع سے پہلے اور اس کے بعد دعائے قنوت پڑھے

٩٤٥ - حدثنا مسدد قال حدثنا حماد بن زيد عن أيوب عن محمد بن سيرين قال سئل أنس بن مالك أقنت النبي صلى الله عليه وسلم في الصبح قال نعم فقيل أوقنت قبل الركوع قال بعد الركوع يسيرا.

مسدد، حماد بن زید، ایوب، محمد بن سیرین سے روایت کرتے ہیں انہ
کیا کہ انس بن مالکؓ سے پوچھا گیا کہ کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فجر کی
دعائے قنوت پڑھی ہے انہوں نے جواب دیا کہ ہاں پوچھا گیا کہ کیا رکو
دعائے قنوت پڑھی ہے فرمایا کہ کچھ دنوں تک رکوع کے بعد پڑھ

٩٤٦ - حدثنا مسدد قال حدثنا عبد الواحد قال حدثنا عاصم قال سألت أنس بن مالك عن القنوت فقال قد كان القنوت قلت قبل الركوع أو بعده قال قبله قال فإن فلانا أخبرني عنك أنك قلت بعد الركوع فقال

مسدد، عبد الواحد، عاصم بیان کرتے ہیں کہ میں نے انس بن مالکؓ
قنوت کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا کہ دعائے قنوت پڑھی جاتی تھی میں نے پو
پہلے یا اس کے بعد انہوں نے کہا رکوع سے پہلے عاصم نے کہا کہ فلاں
آپ کے متعلق بیان کیا کہ آپ بعد رکوع کے روایت کرتے ہیں انہ

هب قال اخبرني عمرو ان عبد الرحمن بن القاسم حدثه عن ابيه عن عبد الله بن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صلاة الليل مثنى مثنى فاذا اردت ان تنصرف فاركع ركعة توتر لك ما صليت قال القاسم ورأينا اناسا منذ ادركنا يوترون بثلاث وان كلا لواسع ارجو ان لا يكون بشيء منه باس۔

۹۔ حدثنا ابو اليمان قال اخبرنا شعيب عن الزهري قال حدثني عروة ان عائشة اخبرته ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصلي احدى عشرة ركعة كانت تلك صلاته تعني بالليل فيسجد السجدة من ذلك قدر ما يقرأ احدكم خمسين اية قبل ان يرفع راسه ويركع ركعتين قبل صلاة الفجر ثم يضطجع على شقه الايمن حتى ياتيه المؤذن للصلاة۔

باب ۶۲۹ ساعات الوتر قال ابو هريرة اوصاني النبي صلى الله عليه وسلم بالوتر قبل النوم

۹۔ حدثنا ابو النعمان قال حدثنا حماد بن زيد حدثنا انس بن سيرين قال قلت لابن عمر ارأيت الركعتين قبل صلاة الغداة اطيل فيهما القراءة فقال كان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي من الليل مثنى مثنى ويوتر بركعة ويصلي الركعتين قبل صلاة الغداة وكان الاذان باذنيه قال حماد اي بسرعة۔

۹۔ حدثنا عمر بن حفص قال حدثنا ابي قال حدثنا الاعمش قال حدثني مسلم عن مسروق عن عائشة رضي الله عنها قالت كل الليل اوتر رسول الله صلى الله عليه وسلم وانتهى وتره الى السحر۔

باب ۶۳۰ ايقاظ النبي صلى الله عليه وسلم اهله بالوتر۔

۹۔ حدثنا مسدد قال حدثنا يحيى قال حدثنا هشام قال حدثني ابي عن عائشة رضي الله عنها قالت

قاسم بن محمد، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رات کی نماز دو دو رکعت ہے پھر جب تو نماز سے فارغ ہونے کا ارادہ کرے تو ایک رکعت پڑھ لے جو تیری تمام نماز کو وتر بنا دے گا اور قاسم نے کہا کہ جب سے ہم نے ہوش سنبھالا لوگوں کو تین رکعتیں پڑھتے دیکھا اور دونوں صورتیں میرے خیال میں جائز ہیں۔ مجھے امید ہے کہ کوئی مضائقہ نہیں۔

ابوالیمان، شعیب، زہری، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم گیارہ رکعتیں نماز پڑھتے تھے اور یہ نماز آپ کی رات کی نماز تھی آپ سجدہ کرتے تھے اتنی دیر تک کہ قبل اس کے کوئی شخص ان کے سر اٹھانے سے پہلے پچاس آیتیں پڑھ سکے اور فجر کی نماز سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے۔ پھر داہنی کروٹ پر لیٹ جاتے یہاں تک کہ آپ کے پاس مؤذن نماز کے لئے بلانے کو آتا۔

وتر کے اوقات کا بیان ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھ کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سونے سے پہلے وتر پڑھنے کی وصیت کی

ابوالنعمان، حماد بن زید، انس بن سیرین بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ نے کیا دیکھا فجر کی نماز کے پہلے دو رکعتوں میں طویل قرأت کروں تو انہوں نے جواب دیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم رات کو دو دو رکعت نماز پڑھتے تھے اور ایک رکعت کے ذریعہ ان کو طاق بنا لیتے اور فجر کی نماز سے پہلے دو رکعتیں نماز پڑھتے گویا اذان آپ کے کان میں ہو رہی ہے حماد نے کہا یعنی جلدی پڑھ لیتے تھے۔

عمر بن حفص، اعمش، مسلم، مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے وتر رات کے تمام حصوں میں پڑھا ہے اور آپ کا وتر صبح تک ختم ہوتا تھا۔

نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا اپنے گھر والوں کو وتر کے لئے جگانے کا بیان۔

مسدد، یحییٰ، ہشام بن عروہ، عروہ، عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے اور میں آپ کے

قَالَ أَبُو الْمُعَلَّى سَمِعْتُ سَعِيدًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ كَرِهَ الصَّلَاةَ قَبْلَ الْعِيدِ.

٩٣٤ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ الْفِطْرِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا وَمَعَهُ بِلَالٌ.

نے کہا میں نے سعید کو ابن عباسؓ کے متعلق کہتے ہوئ
انہوں نے عید کی نماز سے پہلے نماز کو مکروہ سمجھا۔

ابوالولید، شعبہ، عدی بن ثابت، سعید بن جبیر ابن عبا
روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے د
دو رکعت نماز اس طرح پڑھی کہ نہ تو اس سے پہلے نماز پڑھی او
بعد پڑھی اور آپ کے ساتھ بلالؓ تھے۔

أَبْوَابُ الْوِتْرِ!

وتر کا بیان!

بَابُ ٦٢٨ مَا جَاءَ فِي الْوِتْرِ.

٩٣٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى فَإِذَا خَشِيَ أَحَدُكُمُ الصُّبْحَ صَلَّى رَكْعَةً وَاحِدَةً تُوتِرُ لَهُ مَا قَدْ صَلَّى وَعَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُسَلِّمُ بَيْنَ الرَّكْعَةِ وَالرَّكْعَتَيْنِ فِي الْوِتْرِ حَتَّى يَأْمُرَ بِبَعْضِ حَاجَتِهِ.

ان روایتوں کا بیان جو وتر کے بارے میں منقول

عبداللہ بن یوسف، مالک، نافع و عبداللہ بن دینار، ابن
روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے رات کی
متعلق دریافت کیا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
دو رکعتیں ہیں جب تم میں سے کسی شخص کو صبح ہو جانے کا خطرہ ہو تو
اور پڑھ لے جو اس کی پڑھی ہوئی نماز کو طاق بنا دے گی اور نافع
روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر ایک رکعت اور دو رکعتوں کے
پھیرتے تھے اور اپنی بعض ضرورتوں کا حکم دیتے۔

٩٣٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ مَيْمُونَةَ وَهِيَ خَالَتُهُ فَاضْطَجَعْتُ فِي عَرْضِ وِسَادَةٍ وَاضْطَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلُهُ فِي طُولِهَا فَنَامَ حَتَّى انْتَصَفَ اللَّيْلُ أَوْ قَرِيبًا مِنْهُ فَاسْتَيْقَظَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ ثُمَّ قَرَأَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ آلِ عِمْرَانَ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى شَنٍّ مُعَلَّقَةٍ فَتَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي فَصَنَعْتُ مِثْلَهُ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى رَأْسِي وَأَخَذَ بِأُذُنِي يَفْتِلُهَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَوْتَرَ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتَّى جَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ.

عبداللہ بن مسلمہ، مالک، مخرمہ بن سلیمان، کریب، ابن عبا
کرتے ہیں کہ ابن عباسؓ نے اپنی خالہ میمونہؓ کے پاس ایک رات گذاری
میں بستر کے عرض میں لیٹا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور
کے گھر والے اس کے طول میں لیٹے، یہاں تک کہ آدھی رات یا اس کے مثل گزری ہوگی کہ
چہرے سے نیند کا اثر دور کرتے ہوئے بیدار ہوئے، پھر سورۂ آل عمران
پڑھیں بعد ازاں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک لٹکی ہوئی مشک
گئے اور اچھی طرح وضو کیا پھر نماز پڑھنے کھڑے ہوئے تب میں نے
کیا اور آپ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا آپ نے اپنا داہنا ہاتھ میرے سر
میرا کان ملنے لگے پھر آپ نے دو رکعت نماز پڑھی، پھر دو رکعت
پھر دو رکعت، پھر دو رکعت، پھر دو رکعت، پھر ایک رکعت سے وتر
لیٹ گئے یہاں تک کہ آپ کے پاس مؤذن آیا آپ کھڑے ہوئے
پڑھیں پھر باہر نکلے تو صبح کی نماز پڑھی۔

٩٣٧ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ

یحییٰ بن سلیمان، عبداللہ بن وہب، عمرو بن حارث

ثُمَّ خَطَبَ ثُمَّ ذَبَحَ وَقَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَلْيَذْبَحْ أُخْرَى مَكَانَهَا وَمَنْ لَمْ يَذْبَحْ فَلْيَذْبَحْ بِاسْمِ اللّٰهِ۔

باب ۶۲۵ مَنْ خَالَفَ الطَّرِيقَ إِذَا رَجَعَ يَوْمَ الْعِيدِ

۹۳۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو تُمَيْلَةَ يَحْيَى بْنُ وَاضِحٍ عَنْ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ عِيدٍ خَالَفَ الطَّرِيقَ تَابَعَهُ يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ فُلَيْحٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَحَدِيثُ جَابِرٍ أَصَحُّ،

باب ۶۲۶ إِذَا فَاتَهُ الْعِيدُ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَكَذَلِكَ النِّسَاءُ وَمَنْ كَانَ فِي الْبُيُوتِ وَالْقُرَى

لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا عِيدُنَا يَا أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَأَمَرَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ مَوْلَاهُ ابْنَ أَبِي عُتْبَةَ بِالزَّاوِيَةِ فَجَمَعَ أَهْلَهُ وَبَنِيهِ وَصَلَّى كَصَلَاةِ أَهْلِ الْمِصْرِ وَتَكْبِيرِهِمْ وَقَالَ عِكْرِمَةُ أَهْلُ السَّوَادِ يَجْتَمِعُونَ فِي الْعِيدِ يُصَلُّونَ رَكْعَتَيْنِ كَمَا يَصْنَعُ الْإِمَامُ وَقَالَ عَطَاءٌ إِذَا فَاتَهُ الْعِيدُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ،

۹۳۳ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا جَارِيَتَانِ فِي أَيَّامِ مِنًى تُدَفِّفَانِ وَتَضْرِبَانِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَغَشٍّ بِثَوْبِهِ فَانْتَهَرَهُمَا أَبُو بَكْرٍ فَكَشَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَجْهِهِ فَقَالَ دَعْهُمَا يَا أَبَا بَكْرٍ فَإِنَّهَا أَيَّامُ عِيدٍ وَتِلْكَ الْأَيَّامُ أَيَّامُ مِنًى وَقَالَتْ عَائِشَةُ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِي وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى الْحَبَشَةِ وَهُمْ يَلْعَبُونَ فِي الْمَسْجِدِ فَزَجَرَهُمْ عُمَرُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُمْ أَمْنًا بَنِي أَرْفِدَةَ يَعْنِي مِنَ الْأَمْنِ۔

باب ۶۲۷ الصَّلَاةِ قَبْلَ الْعِيدِ وَبَعْدَهَا

ذبح کیا اور فرمایا کہ جس نے نماز سے پہلے ذبح کیا تو اس کی جگہ پر دوسرا جانور ذبح کرے اور جس نے ذبح نہیں کیا تو وہ اب اللہ کے نام سے ذبح کرے،

عید کے دن راستہ بدل کر واپس ہونے کا بیان،

محمد، ابو تمیلہ، یحییٰ بن واضح، فلیح بن سلیمان، سعید بن حارث جابر رض سے روایت کرتے ہیں جابر رض نے کہا کہ جب عید کا دن ہوتا تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم واپسی میں راستہ بدل کر آتے اور یونس بن محمد نے بواسطہ فلیح، سعید ابوہریرہ رض سے اس کے متابع حدیث روایت کی ہے اور جابر کی حدیث زیادہ صحیح ہے،

جب عید کی نماز فوت ہو جائے تو دو رکعتیں پڑھ لے، عورتیں بھی اور جو لوگ گھروں میں اور گاؤں میں ہوں ایسا ہی کریں کیونکہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اے مسلمانو! یہ ہماری عید کا دن ہے اور انس بن مالک رض نے اپنے غلام ابن ابی عتبہ کو زاویہ میں حکم دیا تو انہوں نے ان کے گھر والوں اور بیٹوں کو جمع کیا اور شہر والوں کی نماز اور تکبیر کی طرح نماز پڑھی اور عکرمہ نے کہا کہ دیہات کے لوگ عید میں جمع ہوں اور دو رکعت نماز پڑھیں جس طرح امام کرتا ہے اور عطاء نے کہا کہ جب اس کی عید کی نماز فوت ہو جائے تو دو رکعتیں پڑھ لے،

یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہ رض سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رض عائشہ رض کے پاس آئے اور ان کے پاس ایام منیٰ میں دو لڑکیاں تھیں جو دف بجا کر گا رہی تھیں اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم اپنے بدن پر کپڑا اوڑھے ہوئے تھے ابوبکر رض نے ان دونوں کو ڈانٹا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے چہرے سے کپڑا ہٹایا اور فرمایا کہ اے ابوبکر رض ان دونوں کو چھوڑ دو اس لئے کہ یہ عید کے دن ہیں اور یہ دن منیٰ کے ہیں، اور عائشہ رض نے کہا کہ میں نے دیکھا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم مجھے چھپا رہے ہیں اور میں حبشیوں کی طرف دیکھ رہی ہوں کہ وہ مسجد میں کھیل رہے ہیں ان کو عمر رض نے ڈانٹا تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انہیں چھوڑ دو اے بنی ارفدہ تم اطمینان سے کھیلو،

عید کی نماز سے پہلے اور اس کے بعد نماز پڑھنے کا بیان اور ابو معلی

قَالَ ابْنُ عَوْنٍ أَوِ الْعَوَاتِقَ ذَوَاتِ الْخُدُورِ فَأَمَّا الْحُيَّضُ فَيَشْهَدْنَ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَدَعْوَتَهُمْ وَيَعْتَزِلْنَ مُصَلَّاهُمْ،

پردے والی نوجوان عورتیں، چنانچہ حائضہ عورتیں مسلمانوں کی جماعت اور ان کی دعاؤں میں حاضر ہوتیں اور ان کی نماز پڑھنے کی جگہوں سے علیحدہ رہتیں،

بَابُ ۶۲۳ النَّحْرِ وَالذَّبْحِ يَوْمَ النَّحْرِ بِالْمُصَلَّى،

عیدگاہ میں نحر اور ذبح کرنے کا بیان،

۹۲۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي كَثِيرُ بْنُ فَرْقَدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْحَرُ أَوْ يَذْبَحُ بِالْمُصَلَّى،

عبداللہ بن یوسف، لیث، کثیر بن فرقد، نافع، ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نحر یا ذبح عیدگاہ میں کرتے تھے،

بَابُ ۶۲۴ كَلَامِ الْإِمَامِ وَالنَّاسِ فِي خُطْبَةِ الْعِيدِ وَإِذَا سُئِلَ الْإِمَامُ عَنْ شَيْءٍ وَهُوَ يَخْطُبُ،

خطبہ عید میں امام اور لوگوں کے کلام کرنے کا بیان اور جب امام سے کچھ پوچھا جائے جب وہ خطبہ پڑھ رہا ہو،

۹۲۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَقَالَ مَنْ صَلَّى صَلٰوتَنَا وَنَسَكَ نُسُكَنَا فَقَدْ أَصَابَ النُّسُكَ وَمَنْ نَسَكَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَتِلْكَ شَاةُ لَحْمٍ فَقَامَ أَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَقَدْ نَسَكْتُ قَبْلَ أَنْ أَخْرُجَ إِلَى الصَّلٰوةِ وَعَرَفْتُ أَنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ فَتَعَجَّلْتُ فَأَكَلْتُ وَأَطْعَمْتُ أَهْلِي وَجِيرَانِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ شَاةُ لَحْمٍ قَالَ فَإِنَّ عِنْدِي عَنَاقًا جَذَعَةً هِيَ خَيْرٌ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ فَهَلْ تَجْزِي عَنِّي قَالَ نَعَمْ وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ۔

مسدد، ابوالاحوص، منصور بن معتمر، شعبی، براء بن عازبؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ ہم لوگوں کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز کے بعد یوم نحر میں خطبہ دیا تو آپ نے فرمایا کہ جس نے میری نماز کی طرح نماز پڑھی اور ہماری قربانی کی طرح اس نے قربانی کی تو اس کی قربانی صحیح ہوئی اور جس نے نماز سے پہلے ذبح کیا تو یہ گوشت کی بکری ہے ابوبردہ بن نیار کھڑے ہوئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ میں نے تو عیدگاہ جانے سے پہلے ہی قربانی کردی اور میں نے سمجھا کہ آج کھانے اور پینے کا دن ہے اس لئے میں نے جلدی کی اور میں نے خود کھایا اور اپنے گھر والوں کو، اور پڑوسیوں کو کھلایا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تو گوشت کی بکری ہے ابوبردہؓ نے کہا کہ میرے پاس ایک سال کا بچہ ہے جو گوشت کی دو بکریوں سے زیادہ بہتر ہے وہ میری طرف سے کافی ہو جائے گا آپ نے فرمایا ہاں، لیکن تمہارے بعد کسی دوسرے کے لئے کافی نہ ہوگا،

۹۳۰۔ حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ خَطَبَ فَأَمَرَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ أَنْ يُعِيدَ ذَبْحَهُ، فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ جِيرَانٌ لِي إِمَّا قَالَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَإِمَّا قَالَ بِهِمْ فَقْرٌ وَإِنِّي ذَبَحْتُ قَبْلَ الصَّلٰوةِ وَعِنْدِي عَنَاقٌ لِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ فَرَخَّصَ لَهُ فِيهَا،

حامد بن عمر، حماد بن زید، ایوب محمد سے روایت کرتے ہیں کہ انس بن مالکؓ نے فرمایا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے عید اضحیٰ کے دن نماز پڑھائی پھر خطبہ دیا تو اس خطبہ میں آپ نے حکم دیا کہ جس نے نماز سے پہلے قربانی کی ہے وہ دوبارہ قربانی کرے انصار میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا کہ یارسول اللہ میرے پڑوسی ہیں اور وہ محتاج ہیں (یا تو بھم خصاصۃ کہا یا بھم فقر کہا) اور میں نے نماز سے پہلے ہی ذبح کر دیا ہے اور میرے پاس ایک سال کا جانور ہے جو گوشت کی دو بکریوں سے بہتر ہے آپ نے اسے اس کی اجازت دیدی،

۹۳۱۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ جُنْدُبٍ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ

مسلم، شعبہ، اسود، جندبؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جندب نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے عید اضحیٰ کے دن نماز پڑھی پھر خطبہ دیا، پھر

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ حِينَ يُجَلِّسُ بِيَدِهِ ثُمَّ أَقْبَلَ يَشُقُّهُمْ حَتَّى جَاءَ النِّسَاءَ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ الْآيَةَ ثُمَّ قَالَ حِينَ فَرَغَ مِنْهَا آنْتُنَّ عَلَى ذَلِكَ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ لَمْ يُجِبْهُ غَيْرُهَا نَعَمْ لَا يَدْرِي حَسَنٌ مَنْ هِيَ قَالَ فَتَصَدَّقْنَ فَبَسَطَ بِلَالٌ ثَوْبَهُ ثُمَّ قَالَ هَلُمَّ لَكُنَّ فِدَاءٌ أَبِي وَأُمِّي فَيُلْقِينَ الْفَتَخَ وَالْخَوَاتِيمَ فِي ثَوْبِ بِلَالٍ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ الْفَتَخُ الْخَوَاتِيمُ الْعِظَامُ كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ،

بَابُ ۶۲۱ إِذَا لَمْ يَكُنْ لَهَا جِلْبَابٌ فِي الْعِيدِ،

۹۲۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ قَالَتْ كُنَّا نَمْنَعُ جَوَارِيَنَا أَنْ يَخْرُجْنَ يَوْمَ الْعِيدِ فَجَاءَتِ امْرَأَةٌ فَنَزَلَتْ قَصْرَ بَنِي خَلَفٍ فَأَتَيْتُهَا فَحَدَّثَتْ أَنَّ زَوْجَ أُخْتِهَا غَزَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ غَزْوَةً فَكَانَتْ أُخْتُهَا مَعَهُ فِي سِتِّ غَزَوَاتٍ قَالَتْ فَكُنَّا نَقُومُ عَلَى الْمَرْضَى وَنُدَاوِي الْكَلْمَى فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعَلَى إِحْدَانَا بَأْسٌ إِذَا لَمْ يَكُنْ لَهَا جِلْبَابٌ أَلَّا تَخْرُجَ فَقَالَ لِتُلْبِسْهَا صَاحِبَتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا فَلْيَشْهَدْنَ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ حَفْصَةُ فَلَمَّا قَدِمَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ أَتَيْتُهَا فَسَأَلْتُهَا أَسَمِعْتِ فِي كَذَا وَكَذَا قَالَتْ نَعَمْ بِأَبِي وَقَلَّمَا ذَكَرَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا قَالَتْ بِأَبِي قَالَ لِتَخْرُجِ الْعَوَاتِقُ ذَوَاتُ الْخُدُورِ أَوْ قَالَ الْعَوَاتِقُ وَذَوَاتُ الْخُدُورِ شَكَّ أَيُّوبُ وَالْحُيَّضُ فَتَعْتَزِلُ الْحُيَّضُ الْمُصَلَّى وَلْيَشْهَدْنَ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ فَقُلْتُ لَهَا الْحُيَّضُ قَالَتْ نَعَمْ أَلَيْسَ الْحَائِضُ تَشْهَدُ عَرَفَاتٍ وَتَشْهَدُ كَذَا وَتَشْهَدُ كَذَا،

بَابُ ۶۲۲ اعْتِزَالِ الْحُيَّضِ الْمُصَلَّى،

۹۲۷۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ أُمِرْنَا أَنْ نَخْرُجَ فَنُخْرِجَ الْحُيَّضَ وَالْعَوَاتِقَ وَذَوَاتِ الْخُدُورِ وَ

گویا میں آپ کو دیکھ رہا ہوں جس وقت آپ لوگوں کو اپنے ہاتھ کے اشارے سے بٹھا رہے تھے پھر آپ ان صفوں کو چیرتے ہوئے آگے بڑھے یہاں تک کہ عورتوں کے پاس پہونچے اور آپ کے ساتھ بلال تھے اور آپ نے آیت یا ایہا النبی اذا جاءک الخ آخر تک پڑھی پھر جب اس سے فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ تم اس پر قائم ہو تمام عورتوں میں سے صرف ایک عورت نے کہا ہاں اور اس کے علاوہ کسی عورت نے آپ کی بات کا جواب نہیں دیا حسن کو معلوم نہیں کہ وہ کون عورت تھی آپ نے فرمایا تو تم لوگ خیرات کرو اور بلال نے اپنے کپڑے بچھا دئیے اور کہا تم لوگ آؤ میرے ماں باپ تم پر نثار ہوں تو وہ عورتیں اپنی انگوٹھیاں اور چھلے بلال کے کپڑے میں ڈالنے لگیں عبدالرزاق نے کہا کہ فتخ سے مراد بڑی انگوٹھیاں ہیں جن کا رواج عہد جاہلیت میں تھا،

عورت کے پاس عید میں دوپٹہ نہ ہو تو کیا کرے)

ابو معمر، عبدالوارث، ایوب، حفصہ بنت سیرین روایت کرتی ہیں کہ ہم لوگ اپنی لڑکیوں کو عید کے دن نکلنے سے روکتی تھیں ایک عورت آئی اور قصر بنی خلف میں اتری میں اس کے پاس پہونچی تو اس نے بیان کیا کہ اس کی بہن کا شوہر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بارہ غزوات میں شریک ہوا تھا اور اس کی بہن چھ غزوات میں اپنے شوہر کے ساتھ تھی اور اس نے بیان کیا کہ ہم لوگوں کا کام مریضوں کا علاج اور زخمیوں کی مرہم پٹی کرنا تھا تو اس نے کہا کہ یا رسول اللہ کیا ہم لوگوں میں سے کسی کے لئے اس بات میں کوئی مضائقہ ہے کہ وہ (عید کے دن) نہ نکلے اگر اس کے پاس چادر نہ ہو آپ نے فرمایا کہ اس کی ہمجولی اپنی چادر اڑھا دے اور چاہئے کہ وہ لوگ نیک کام میں شریک ہوں اور مومنین کی دعا میں حاضر ہوں، حفصہ نے کہا کہ جب ام عطیہ آئیں تو میں ان کے پاس پہونچی اور ان سے پوچھا کہ آپ نے اس کے متعلق کچھ سنا ہے تو انہوں نے کہا ہاں آپ پر میرے ماں باپ فدا ہوں اور جب کبھی بھی وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا نام لیتیں تو یہ ضرور کہتیں کہ میرے ماں باپ ان پر فدا ہوں آپ نے فرمایا کہ پردے والی جوان عورتیں باہر نکلیں یا یہ فرمایا کہ پردے والی اور جوان عورتیں نکلیں ایوب کو شک ہوا اور حائضہ عورتیں بھی نکلیں لیکن وہ نماز کی جگہ سے علیحدہ رہیں اور نیک کام اور مومنین کی دعا میں شریک ہوں حفصہ کا بیان ہے کہ میں نے ام عطیہ سے کہا کیا حائضہ عورتیں بھی نکلیں انہوں نے کہا کہ کیا حائضہ عرفات میں اور فلاں فلاں جگہ میں نہیں آتی،

حائضہ عورتوں کا نماز کی جگہ سے علیحدہ رہنے کا بیان

محمد بن مثنیٰ، ابن ابی عدی، ابن عون، محمد، ام عطیہ رض روایت کرتے ہیں کہ ام عطیہ نے فرمایا کہ ہمیں حکم دیا گیا کہ باہر نکلیں چنانچہ حائضہ اور نوجوان اور پردے والی عورتیں باہر نکلیں (عیدگاہ کے لیے) ابن عون نے کہا کہ یا عواتق ذات الخدور (یعنی

نُسُكِنَا فِي يَوْمِنَا هٰذَا أَنْ نَبْدَأَ بِالصَّلٰوةِ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ وَافَقَ سُنَّتَنَا وَمَنْ ذَبَحَ قَبْلَ ذٰلِكَ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ عَجَّلَهُ لِأَهْلِهِ لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِي شَيْءٍ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي ذَبَحْتُ وَعِنْدِي جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِنْ مُسِنَّةٍ قَالَ اذْبَحْهَا وَلَا تَفِي عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ،

بَابُ ۶۱۹ الْعَلَمِ بِالْمُصَلّٰى

۹۲۴ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَابِسٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قِيلَ لَهُ أَشَهِدْتَ الْعِيدَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ وَلَوْلَا مَكَانِي مِنَ الصِّغَرِ مَا شَهِدْتُهُ حَتّٰى أَتَى الْعَلَمَ الَّذِي عِنْدَ دَارِ كَثِيرِ بْنِ الصَّلْتِ فَصَلّٰى ثُمَّ خَطَبَ ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَرَأَيْتُهُنَّ يَهْوِينَ بِأَيْدِيهِنَّ يَقْذِفْنَهُ فِي ثَوْبِ بِلَالٍ ثُمَّ انْطَلَقَ هُوَ وَبِلَالٌ إِلٰى بَيْتِهِ،

بَابُ ۶۲۰ مَوْعِظَةِ الْإِمَامِ النِّسَاءَ يَوْمَ الْعِيدِ

۹۲۵ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفِطْرِ فَصَلّٰى فَبَدَأَ بِالصَّلٰوةِ ثُمَّ خَطَبَ فَلَمَّا فَرَغَ نَزَلَ فَأَتَى النِّسَاءَ فَذَكَّرَهُنَّ وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلٰى يَدِ بِلَالٍ وَبِلَالٌ بَاسِطٌ ثَوْبَهُ يُلْقِي فِيهِ النِّسَاءُ صَدَقَةً قُلْتُ لِعَطَاءٍ زَكٰوةَ يَوْمِ الْفِطْرِ قَالَ لَا وَلٰكِنْ صَدَقَةً يَتَصَدَّقْنَ حِينَئِذٍ تُلْقِي فَتَخَهَا وَيُلْقِينَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ أَتَرٰى حَقًّا عَلَى الْإِمَامِ ذٰلِكَ وَيُذَكِّرُهُنَّ قَالَ إِنَّهُ لَحَقٌّ عَلَيْهِمْ وَمَا لَهُمْ لَا يَفْعَلُونَهُ، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَأَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوٗسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ شَهِدْتُ الْفِطْرَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ يُصَلُّونَهَا قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ يُخْطَبُ بَعْدُ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى

کریں جس نے یہ کیا تو میری سنت کے موافق کیا اور جس نے قبل اس کے ذبح کیا تو وہ (گوشت) ہے جو اس نے اپنے گھر والوں کے لئے تیار کیا قربانی نہیں ہے ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں نے تو نماز سے پہلے ذبح کر لیا اور میرے پاس ایک سال کا بھیڑ کا بچہ ہے جو دو سالہ بچے سے زیادہ بہتر ہے تو آپ نے فرمایا کہ اسے ذبح کر دو اور تمہارے بعد کسی کے لئے کافی نہ ہوگا،

عیدگاہ میں نشان لگانے کا بیان

مسدد، یحییٰ، سفیان، عبدالرحمٰن بن عابس روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابن عباسؓ سے سنا ان سے پوچھا گیا کہ کیا آپ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عید کی نماز میں شریک ہوئے ہیں تو فرمایا ہاں اگر بچپن کی وجہ سے مجھے آپ سے شغف نہ ہوتی تو میں آپ کو نہ دیکھ سکتا آپ اس نشان کے پاس آئے جو کثیر بن صلت کے گھر کے پاس تھا آپ نے نماز پڑھی پھر خطبہ دیا، پھر عورتوں کے پاس آئے اس حال میں کہ آپ کے ساتھ بلال تھے آپ نے ان عورتوں کو نصیحت کی اور صدقہ کا حکم دیا میں نے ان عورتوں کو دیکھا کہ اپنے ہاتھ جھکا کر بلالؓ کے کپڑے میں ڈالتی جاتی . پھر آپ اور بلالؓ اپنے گھر کی طرف روانہ ہوگئے

امام کا عید کے دن عورتوں کو نصیحت کرنے کا بیان،

اسحاق بن ابراہیم بن نصر، عبدالرزاق، ابن جریج، عطاء، جابر بن عبداللہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ان کو کہتے ہوئے سنا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم عیدالفطر کے دن کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی پہلے تو نماز پڑھی پھر خطبہ کہا خطبہ سے فارغ ہوئے تو منبر سے نیچے اترے اور عورتوں کے پاس آئے اور انہیں نصیحت کی اس حال میں کہ بلالؓ کے ہاتھ پر ٹیکا دیئے ہوئے تھے بلالؓ کپڑے پھیلائے ہوئے تھے جس میں عورتیں خیرات ڈال رہی تھیں میں نے عطاء سے پوچھا کیا صدقہ فطر دے رہی تھیں تو انہوں نے کہا نہیں بلکہ خیرات کر رہی تھیں اس وقت اگر ایک عورت اپنا چھلا ڈالتی تو دوسری بھی ڈالتیں میں نے عطاء سے کہا کیا آپ کے خیال میں امام پر یہ واجب ہے کہ وہ عورتوں کو نصیحت کرے انہوں نے کہا کہ بلاشبہ یہ واجب ہے انہیں کیا ہو گیا ہے کہ اب نہیں کرتے ابن جریج نے کہا کہ مجھ سے حسن بن مسلم نے بسند طاؤس عباسؓ بیان کیا کہ ابن عباسؓ نے کہا کہ میں عیدالفطر میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ کے ساتھ شریک ہوا کہ سب قبل خطبہ نماز پڑھتے، پھر خطبہ دیتے نبی صلے اللہ علیہ وسلم

باب ٦١٥ حمل العنزة والحربة بين يدي الإمام يوم العيد،

٩٢٠ - حدثنا إبراهيم بن المنذر قال حدثنا الوليد قال حدثنا أبو عمرو الأوزاعي قال حدثني نافع عن ابن عمر قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يغدو إلى المصلى والعنزة بين يديه تحمل وتنصب بالمصلى بين يديه فيصلي إليها،

نیزہ اور برچھی کا امام کے سامنے عید کے دن لیجانے کا بیان،

ابراہیم بن منذر، ولید، ابو عمرو اوزاعی، نافع، ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم عیدگاہ کی طرف صبح کو جاتے اور نیزہ ان کے آگے لے کر چلتے اور عیدگاہ میں ان کے سامنے نصب کیا جاتا پھر اس کے سامنے آپ نماز پڑھتے تھے،

باب ٦١٦ خروج النساء والحيض إلى المصلى،

٩٢١ - حدثنا عبد الله بن عبد الوهاب قال حدثنا حماد بن زيد عن أيوب عن محمد عن أم عطية قالت أمرنا أن نخرج العواتق ذوات الخدور وعن أيوب عن حفصة بنحوه وزاد في حديث حفصة قال أو قالت العواتق وذوات الخدور ويعتزلن الحيض المصلى،

عورتوں اور حائضہ عورتوں کا عیدگاہ جانے کا بیان،

عبداللہ بن عبدالوہاب، حماد بن زید، ایوب، محمد، ام عطیہ سے روایت کرتے ہیں کہ ام عطیہؓ نے فرمایا کہ ہمیں حکم دیا جاتا تھا کہ ہم جوان پردے والی عورتوں کو باہر نکالیں اور ایوب سے بواسطہ حفصہ اسی طرح روایت ہے اور حفصہ کی روایت میں اس قدر زیادہ ہے کہ حفصہ نے کہا کہ جوان اور پردے والی عورتیں (نکالی جاتی تھیں) اور حائضہ عورتیں نماز کی جگہ سے علیحدہ رہتی تھیں،

باب ٦١٧ خروج الصبيان إلى المصلى

٩٢٢ - حدثنا عمرو بن عباس قال حدثنا عبد الرحمن قال حدثنا سفيان عن عبد الرحمن بن عابس قال سمعت ابن عباس قال خرجت مع النبي صلى الله عليه وسلم يوم فطر أو أضحى فصلى ثم خطب ثم أتى النساء فوعظهن وذكرهن وأمرهن بالصدقة،

بچوں کے عیدگاہ جانے کا بیان،

عمرو بن عباس، عبدالرحمن، سفیان، عبدالرحمن بن عابس روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباسؓ کو کہتے ہوئے سنا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میں عیدالفطر یا عیداضحیٰ کے دن نکلا تو آپ نے نماز پڑھی، پھر خطبہ دیا پھر عورتوں کے پاس آئے اور انہیں نصیحت کی اور انہیں صدقہ دینے کا حکم دیا،

باب ٦١٨ استقبال الإمام الناس في خطبة العيد وقال أبو سعيد قام النبي صلى الله عليه وسلم مقابل الناس.

٩٢٣ - حدثنا أبو نعيم قال حدثنا محمد بن طلحة عن زبيد عن الشعبي عن البراء قال خرج النبي صلى الله عليه وسلم يوم أضحى إلى البقيع فصلى ركعتين ثم أقبل علينا بوجهه فقال إن أول

عید کے خطبہ میں امام کا لوگوں کی طرف رخ کرنے کا بیان اور ابوسعید نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم لوگوں کے سامنے منہ کر کے کھڑے ہوتے

ابونعیم، محمد بن طلحہ، زبید، شعبیؒ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم عیدالاضحیٰ کے دن بقیع کی طرف تشریف لے گئے اور دو رکعت نماز پڑھی پھر ہم لوگوں کی طرف منہ کر کے کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ سب سے پہلی عبادت ہماری اس دن یہ ہونی چاہیئے کہ پہلے ہم نماز پڑھیں پھر واپس ہوں اور قربانی

٩١٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا الْعَمَلُ فِي أَيَّامٍ أَفْضَلَ مِنْهَا فِي هَذِهِ قَالُوا وَلَا الْجِهَادُ قَالَ وَلَا الْجِهَادُ إِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ يُخَاطِرُ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فَلَمْ يَرْجِعْ بِشَيْءٍ،

باب ٦١٣ التَّكْبِيرِ أَيَّامَ مِنًى وَإِذَا غَدَا إِلَى عَرَفَةَ

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُكَبِّرُ فِي قُبَّتِهِ بِمِنًى فَيَسْمَعُهُ أَهْلُ الْمَسْجِدِ فَيُكَبِّرُونَ وَيُكَبِّرُ أَهْلُ الْأَسْوَاقِ حَتَّى تَرْتَجَّ مِنًى تَكْبِيرًا وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُكَبِّرُ بِمِنًى تِلْكَ الْأَيَّامَ وَخَلْفَ الصَّلَوَاتِ وَعَلَى فِرَاشِهِ وَفِي فُسْطَاطِهِ وَمَجْلِسِهِ وَمَمْشَاهُ تِلْكَ الْأَيَّامَ جَمِيعًا وَكَانَتْ مَيْمُونَةُ تُكَبِّرُ يَوْمَ النَّحْرِ وَكَانَ النِّسَاءُ يُكَبِّرْنَ خَلْفَ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ وَعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ لَيَالِيَ التَّشْرِيقِ مَعَ الرِّجَالِ فِي الْمَسْجِدِ،

٩١٧ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الثَّقَفِيُّ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَنَحْنُ غَادِيَانِ مِنْ مِنًى إِلَى عَرَفَاتٍ عَنِ التَّلْبِيَةِ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ يُلَبِّي الْمُلَبِّي لَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ وَيُكَبِّرُ الْمُكَبِّرُ فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ،

٩١٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ عَاصِمٍ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ كُنَّا نُؤْمَرُ أَنْ نَخْرُجَ يَوْمَ الْعِيدِ حَتَّى نُخْرِجَ الْبِكْرَ مِنْ خِدْرِهَا حَتَّى نُخْرِجَ الْحُيَّضَ فَيَكُنَّ خَلْفَ النَّاسِ فَيُكَبِّرْنَ بِتَكْبِيرِهِمْ وَيَدْعُونَ بِدُعَائِهِمْ يَرْجُونَ بَرَكَةَ ذَلِكَ الْيَوْمِ وَطُهْرَتَهُ،

باب ٦١٤ الصَّلَاةِ إِلَى الْحَرْبَةِ يَوْمَ الْعِيدِ

٩١٩ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ تُرْكَزُ لَهُ الْحَرْبَةُ قُدَّامَهُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالنَّحْرِ ثُمَّ يُصَلِّي،

محمد بن عرعرہ، شعبہ، سلیمان، مسلم بن البطین، سعید بن جبیر، ابن عباسؓ سے اور وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ جو عمل ان دنوں میں کیا جائے اس سے کوئی عمل افضل نہیں ہے لوگوں نے سوال کیا کیا جہاد بھی نہیں آپ نے فرمایا جہاد بھی نہیں، بجز اس شخص کے جس نے اپنی جان و مال کو خطرے میں ڈالا اور کوئی چیز واپس لے کر نہ لوٹا،

منیٰ کے دنوں میں تکبیر کہنے کا بیان اور جب عرفہ کے دن صبح کے وقت مقام عرفات کو جائے

اور ابن عمرؓ اپنے ہی خیمہ میں تکبیر کہتے جب اس کو مسجد والے سنتے تو تکبیر کہتے یہاں تک کہ منیٰ کی زمین تکبیر سے گونج جاتی اور ابن عمرؓ منیٰ میں ان دنوں میں تکبیر کہتے اور تمام نمازوں کے بعد اپنے بستر پر اپنے خیمہ میں اپنی مجلس میں اور راستہ چلنے میں ان تمام دنوں میں اور میمونہؓ یوم نحر میں تکبیر کہتی تھیں اور عورتیں ابان بن عثمان اور عمر بن عبدالعزیز کے پیچھے تشریق کے زمانہ میں، مسجد میں مردوں کے ساتھ تکبیر کہتی تھیں،

ابونعیم، مالک بن انس، محمد بن ابی بکر ثقفی روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ صبح کے وقت منیٰ سے عرفات کو جا رہے تھے تو میں نے انس بن مالک سے تلبیہ کے متعلق پوچھا کہ آپ لوگ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کس طرح کرتے تھے تو انہوں نے جواب دیا کہ لبیک کہنے والا لبیک کہتا تو اس پر کوئی اعتراض نہ کرتا اور تکبیر کہنے والا تکبیر کہتا تو اسے بھی کوئی برا نہیں سمجھتا،

محمد، عمرو بن حفص، حفص، عاصم، حفصہ، ام عطیہؓ روایت کرتی ہیں انہوں نے کہا کہ ہمیں حکم دیا جاتا تھا کہ عید کے دن گھر سے نکلیں یہاں تک کہ کنواری عورتیں بھی اپنے پردہ سے باہر ہوتیں اور حائضہ عورتیں بھی گھر سے باہر نکلتیں پس وہ مردوں کے پیچھے رہتیں اور مردوں کی تکبیر کے ساتھ تکبیر کہتیں اور ان کی دعاؤں کے ساتھ دعا کہتیں اس دن کی برکت اور اس کی پاکی کی امید کرتیں

برچھی کی آڑ میں عید کے دن نماز پڑھنے کا بیان،

محمد بن بشار، عبدالوہاب، عبیداللہ، نافع، ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے عید الفطر اور عید قربانی کے دن برچھی گاڑی جاتی پھر اس کے سامنے آپ نماز پڑھتے،

قَالَ حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُوقَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ حِينَ أَصَابَهُ سِنَانُ الرُّمْحِ فِي أَخْمَصِ قَدَمِهِ فَلَزِقَتْ قَدَمُهُ بِالرِّكَابِ فَنَزَلْتُ فَنَزَعْتُهَا وَذَلِكَ بِمِنًى فَبَلَغَ الْحَجَّاجَ فَجَاءَ يَعُودُهُ فَقَالَ الْحَجَّاجُ لَوْ نَعْلَمُ مَنْ أَصَابَكَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ أَنْتَ أَصَبْتَنِي قَالَ وَكَيْفَ قَالَ حَمَلْتَ السِّلَاحَ فِي يَوْمٍ لَمْ يَكُنْ يُحْمَلُ فِيهِ وَأَدْخَلْتَ السِّلَاحَ الْحَرَمَ وَلَمْ يَكُنِ السِّلَاحُ يُدْخَلُ فِي الْحَرَمِ،

کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ میں ابن عمرؓ کے ساتھ تھا جب ان کے تلوے میں نیزے کی نوک چبھ گئی اور ان کا پاؤں رکاب سے چمٹ گیا تو میں اترا اور اس نیزے کو نکالا یہ واقعہ منیٰ میں ہوا تھا جب حجاج کو خبر ملی تو ان کی عیادت کرنے آیا تو حجاج نے کہا کاش ہمیں معلوم ہو جاتا کہ کس نے آپ کو یہ تکلیف پہونچائی ابن عمرؓ نے جواب دیا کہ تو نے ہی ہمیں تکلیف پہونچائی ہے، حجاج نے پوچھا کیونکر، ابن عمرؓ نے جواب دیا کہ تو ایسے دن ہتھیار لیکر آیا جس دن ہتھیار لیکر نہیں آیا جاتا تھا اور تو نے ہتھیار حرم میں داخل کیا حالانکہ ہتھیار حرم میں داخل نہیں کیا جاتا تھا،

٩١٤ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دَخَلَ الْحَجَّاجُ عَلَى ابْنِ عُمَرَ وَأَنَا عِنْدَهُ فَقَالَ كَيْفَ هُوَ قَالَ صَالِحٌ فَقَالَ مَنْ أَصَابَكَ قَالَ أَصَابَنِي مَنْ أَمَرَ بِحَمْلِ السِّلَاحِ فِي يَوْمٍ لَا يَحِلُّ فِيهِ حَمْلُهُ، يَعْنِي الْحَجَّاجَ،

احمد بن یعقوب، اسحاق بن سعید بن عمرو بن سعید بن عاص اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ حجاج ابن عمرؓ کے پاس آیا اور میں ان کے پاس تھا اس نے پوچھا کیا حال ہے ابن عمرؓ نے جواب دیا اچھا ہوں حجاج نے پوچھا کس نے آپ کو یہ تکلیف پہونچائی انہوں نے کہا مجھے اس شخص نے تکلیف پہونچائی جس نے ایسے دن میں ہتھیار اٹھانے کی اجازت دی جس دن ہتھیار اٹھانا جائز نہ تھا انہوں نے اس سے حجاج کو مراد لیا

بَابُ ٦١١ التَّبْكِيرِ لِلْعِيدِ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُسْرٍ إِنْ كُنَّا فَرَغْنَا فِي هٰذِهِ السَّاعَةِ وَذٰلِكَ حِينَ التَّسْبِيحِ

عید کی نماز کے لیے سویرے جانے کا بیان اور عبداللہ بن بسر نے کہا کہ ہم نماز سے اس وقت فارغ ہو چکے تھے جس وقت تسبیح نفل نماز پڑھنا جائز ہے،

٩١٥ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زُبَيْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبْدَأُ بِهِ فِي يَوْمِنَا هٰذَا أَنْ نُصَلِّيَ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا وَمَنْ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَإِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ عَجَّلَهُ لِأَهْلِهِ لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِي شَيْءٍ فَقَامَ خَالِي أَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ نُصَلِّيَ وَعِنْدِي جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِنْ مُسِنَّةٍ فَقَالَ اجْعَلْهَا مَكَانَهَا أَوْ قَالَ اذْبَحْهَا وَلَنْ تَجْزِيَ جَذَعَةٌ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ،

سلیمان بن حرب، شعبہ، زبید، شعبی، براء بن عازب سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ قربانی کے دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا تو فرمایا کہ سب سے پہلے ہم اس دن جو کام کریں وہ یہ کہ نماز پڑھیں پھر واپس ہوں اور قربانی کریں جو ایسا کرے تو اس نے میری سنت کو پالیا اور جس نے نماز سے پہلے ذبح کیا تو وہ گوشت ہے جو اس نے اپنے گھر والوں کے لئے جلدی تیار کیا ہے قربانی نہیں ہے میرے ماموں ابوبردہ بن نیار کھڑے ہوئے اور کہا یا رسول اللہؐ میں نے نماز سے پہلے ذبح کر لیا اور میرے پاس بکری کا ایک سال کا بچہ ہے جو دو سال کے بچے سے بہتر ہے آپؐ نے فرمایا کہ اس کو اس کا قائم مقام بنالے یا یہ فرمایا کہ اس کی جگہ ذبح کر لے، لیکن تیرے بعد کسی کے لئے کافی نہ ہوگا،

بَابُ ٦١٢ فَضْلِ الْعَمَلِ فِي أَيَّامِ التَّشْرِيقِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِي أَيَّامٍ مَعْلُومَاتٍ أَيَّامُ الْعَشْرِ وَالْأَيَّامُ الْمَعْدُودَاتُ أَيَّامُ التَّشْرِيقِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ وَأَبُو هُرَيْرَةَ يَخْرُجَانِ إِلَى السُّوقِ فِي الْأَيَّامِ الْعَشْرِ يُكَبِّرَانِ وَيُكَبِّرُ النَّاسُ بِتَكْبِيرِهِمَا وَكَبَّرَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ خَلْفَ النَّافِلَةِ،

ایام تشریق میں عمل کی فضیلت کا بیان اور ابن عباسؓ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کا قول اذکروا اللہ فی ایام معلومات میں دس دن مراد ہیں اور ایام معدودات تشریق کے دن ہیں ابن عمرؓ اور ابوہریرہؓ ان دس دنوں میں بازار نکلتے تھے تو تکبیر کہتے تھے لوگ ان کی تکبیر کے ساتھ تکبیر کہتے اور محمد بن علی نفل نمازوں کے بعد بھی تکبیر کہتے تھے،

باب ٦٠٩ الخطبة بعد العيد،

٩٠٩ - حدثنا أبو عاصم قال أخبرنا ابن جريج قال أخبرني الحسن بن مسلم عن طاؤس عن ابن عباس قال شهدت العيد مع رسول الله صلى الله عليه وسلم وأبي بكر وعمر وعثمان فكلهم كانوا يصلون قبل الخطبة،

عید کی نماز کے بعد خطبہ پڑھنے کا بیان

ابو عاصم، ابن جریج، حسن بن مسلم، طاؤس، ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ میں عید کی نماز میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ کے ساتھ نماز میں شریک ہوا، یہ تمام لوگ خطبہ سے پہلے نماز پڑھتے تھے،

٩١٠ - حدثنا يعقوب بن إبراهيم قال حدثنا أبو أسامة قال حدثنا عبيد الله عن نافع عن ابن عمر قال كان النبي صلى الله عليه وسلم وأبو بكر وعمر يصلون العيدين قبل الخطبة،

یعقوب بن ابراہیم، ابواسامہ، عبیداللہ، نافع، ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ وعمرؓ عیدین کی نماز خطبہ سے پہلے پڑھتے تھے،

٩١١ - حدثنا سليمان بن حرب قال حدثنا شعبة عن عدي بن ثابت عن سعيد بن جبير عن ابن عباس أن النبي صلى الله عليه وسلم يوم الفطر ركعتين لم يصل قبلها ولا بعدها ثم أتى النساء ومعه بلال فأمرهن بالصدقة فجعلن يلقين تلقي المرأة خرصها وسخابها،

سلیمان بن حرب، شعبہ، عدی بن ثابت، سعید بن جبیر، ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر کے دن دو رکعت نماز پڑھی نہ تو اس سے پہلے اور نہ اس کے بعد نماز پڑھی پھر عورتوں کے پاس آئے اور آپؐ کے ساتھ بلالؓ تھے عورتوں کو آپؐ نے صدقہ کرنے کا حکم دیا تو ان عورتوں میں سے کوئی اپنی بالی اور کوئی اپنا ہار پھینکنے لگی،

٩١٢ - حدثنا آدم قال حدثنا شعبة قال حدثنا زبيد قال سمعت الشعبي عن البراء بن عازب قال قال النبي صلى الله عليه وسلم إن أول ما نبدأ في يومنا هذا أن نصلي ثم نرجع فننحر فمن فعل ذلك فقد أصاب سنتنا ومن نحر قبل الصلاة فإنما هو لحم قدمه لأهله ليس من النسك في شيء فقال رجل من الأنصار يقال له أبو بردة بن نيار يا رسول الله ذبحت وعندي جذعة خير من مسنة قال اجعله مكانه ولن توفي أو تجزي عن أحد بعدك،

آدم، شعبہ، زبید، شعبی، براء بن عازبؓ روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے پہلی چیز جس سے ہم آج کے دن ابتدا کریں وہ یہ ہے کہ ہم نماز پڑھیں پھر گھر کو واپس ہوں اور قربانی کریں جس نے ایسا کیا اس نے میری سنت کو پالیا اور جس نے نماز سے پہلے قربانی کی تو وہ صرف گوشت ہی جو اس نے اپنے گھر والوں کے لئے تیار کیا قربانی میں اس کا حصہ نہیں ہے تو انصار میں سے ایک شخص نے جنہیں ابوبردہ بن نیار کہا جاتا تھا عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں نے تو نماز سے پہلے ذبح کر لیا اور میرے پاس ایک سال کا بکری کا بچہ ہے جو دو سال کے بچے سے بہتر ہے تو آپؐ نے فرمایا کہ اس کو اس کی جگہ ذبح کر دو اور تمہارے بعد کسی کو کافی نہیں ہوگا، یا فرمایا کسی کی قربانی نہ ہوگی،

باب ٦١٠ ما يكره من حمل السلاح في العيد والحرم وقال الحسن نهوا أن يحملوا السلاح يوم العيد إلا أن يخافوا عدوا

عید کے دن اور حرم میں ہتھیار لیکر جانے کی کراہت کا بیان

اور حسن بصری نے کہا کہ لوگوں کو عید کے دن ہتھیار لیکر جانے سے منع کیا گیا بشرطیکہ دشمن کا خوف نہ ہو

٩١٣ - حدثنا زكريا بن يحيى أبو السكين

زکریا بن یحییٰ ابوالسکین، محاربی، محمد بن سوقہ، سعید بن جبیر روایت

به بصرت فقال أبو سعيد فلم يزل الناس على ذلك حتى خرجت مع مروان وهو أمير المدينة في أضحى أو فطر فلما أتينا المصلى إذا منبر بناه كثير بن الصلت فإذا مروان يريد أن يرتقيه قبل أن يصلي فجبذت بثوبه فجبذني فارتفع فخطب قبل الصلوٰة فقلت له غيرتم والله فقال يا أبا سعيد قد ذهب ما تعلم فقلت ما أعلم والله خير مما لا أعلم فقال إن الناس لم يكونوا يجلسون لنا بعد الصلوٰة فجعلتها قبل الصلوٰة

عیدالاضحیٰ یا عیدالفطر میں نکلا جو مدینہ کا گورنر تھا جب ہم لوگ عیدگاہ پہونچے تو دیکھا کہ وہاں منبر موجود تھا جو کثیر بن صلت نے بنایا تھا مروان نے نماز پڑھنے سے پہلے اس منبر پر چڑھنے کا ارادہ کیا تو میں نے اس کا کپڑا پکڑ کر کھینچا اس نے بھی مجھے کھینچا اور منبر پر چڑھ گیا اور نماز سے پہلے خطبہ پڑھا میں نے اس سے کہا کہ بخدا تم نے سنت کو بدل ڈالا مروان نے کہا کہ اے ابو سعید وہ چیز گذر چکی جو تم جانتے ہو میں نے کہا بخدا میں جو چیز جانتا ہوں وہ اس سے بہتر ہے جو میں نہیں جانتا، مروان نے کہا لوگ نماز کے بعد میری بات سننے کے لئے نہیں بیٹھتے اس لئے خطبہ میں نے نماز سے پہلے کہا،

باب المشي والركوب إلى العيد بغير أذان ولا إقامة.

عید کی نماز کے لئے پیدل اور سوار ہو کر جانے کا بیان اور بغیر اذان واقامت کے نماز کا بیان،

٩٠٧ - حدثنا إبراهيم بن المنذر الحزامي قال حدثنا أنس بن عياض عن عبيد الله عن نافع عن عبد الله بن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصلي في الأضحى والفطر ثم يخطب بعد الصلوٰة،

ابراہیم بن منذر حزامی، انس بن عیاض، عبیداللہ، نافع عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عیدالاضحیٰ، اور عیدالفطر میں نماز پڑھتے تھے پھر نماز کے بعد خطبہ کہتے تھے،

٩٠٨ - حدثنا إبراهيم بن موسى قال أخبرنا هشام أن ابن جريج أخبرهم قال أخبرني عطاء عن جابر بن عبد الله قال سمعته يقول إن النبي صلى الله عليه وسلم خرج يوم الفطر فبدأ بالصلوٰة قبل الخطبة قال وأخبرني عطاء أن ابن عباس أرسل إلى ابن الزبير في أول ما بويع له إنه لم يكن يؤذن بالصلوٰة يوم الفطر وإنما الخطبة بعد الصلوٰة وأخبرني عطاء عن ابن عباس وعن جابر بن عبد الله قال لم يكن يؤذن يوم الفطر ولا يوم الأضحى وعن جابر بن عبد الله أن النبي صلى الله عليه وسلم قام فبدأ بالصلوٰة ثم خطب الناس بعد فلما فرغ نبي الله صلى الله عليه وسلم نزل فأتى النساء فذكرهن وهو يتوكأ على يد بلال وبلال باسط ثوبه يلقي فيه النساء صدقة قلت لعطاء أترى حقا على الإمام الآن أن يأتي النساء فيذكرهن حين يفرغ قال إن ذلك لحق عليهم وما لهم أن لا يفعلوا،

ابراہیم بن موسیٰ، ہشام، ابن جریج، عطاء، جابر بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ان کو کہتے ہوئے سنا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم عیدالفطر کے دن عیدگاہ کی طرف تشریف لے گئے اور خطبہ سے پہلے نماز پڑھی ابن جریج نے کہا مجھ سے عطاء نے بیان کیا کہ ابن عباسؓ نے ابن زبیر کو جب ان کے لئے بیعت کی جا رہی تھی کہلا بھیجا کہ عیدالفطر کے دن نماز کے لئے اذان نہیں کہی جاتی تھی اور خطبہ نماز کے بعد ہوتا تھا اور عطاء نے مجھ سے بواسطہ ابن عباسؓ اور جابر بن عبداللہ بیان کیا کہ نہ تو عیدالفطر میں اور نہ عیدالاضحیٰ کے دن اذان دیجاتی تھی اور جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے پہلے نماز پڑھی پھر بعد میں لوگوں کے سامنے خطبہ دیا جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو عورتوں کے پاس آئے اور انہیں نصیحت کی اس حال میں کہ بلالؓ کا تکیہ کئے ہوئے تھے اور بلال اپنا کپڑا پھیلائے ہوئے تھے عورتیں اس میں صدقات ڈال رہی تھیں میں نے عطاء سے پوچھا کہ کیا آپ امام کے لئے واجب سمجھتے ہیں کہ وہ عورتوں کے پاس آئے اور انہیں نصیحت کرے جب وہ نماز سے فارغ ہوگا انہوں نے جواب دیا کہ بلاشبہ یہ ان کے ذمہ واجب ہے اور انہیں کیا ہوگیا ہے کہ ایسا نہیں کرتے،

۹۰۴ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَلْيُعِدْ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ هٰذَا يَوْمٌ يُشْتَهٰى فِيهِ اللَّحْمُ وَذَكَرَ مِنْ جِيرَانِهِ فَكَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَّقَهُ قَالَ وَعِنْدِي جَذَعَةٌ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ فَرَخَّصَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا أَدْرِي بَلَغَتِ الرُّخْصَةُ مَنْ سِوَاهُ أَمْ لَا،

مسدد، اسمٰعیل، ایوب، محمد بن سیرین، انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص نماز سے پہلے قربانی کرے تو وہ دوبارہ قربانی کرے، ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا کہ آج کے دن گوشت کی بہت خواہش ہوتی ہے اور اس نے اپنے پڑوسیوں کا حال بیان کیا، نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کی تصدیق کی اور اس نے کہا کہ میرے پاس ایک جزعہ (ایک سال کا بھیڑ کا بچہ) ہے جو گوشت کی دو بکریوں سے مجھے زیادہ محبوب ہے اور اس کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اجازت دیدی مجھے معلوم نہیں کہ یہ اجازت اس کے سوا دوسروں کو بھی ہے یا نہیں،

۹۰۵ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَضْحٰى بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَقَالَ مَنْ صَلَّى صَلٰوتَنَا وَنَسَكَ نُسُكَنَا فَقَدْ أَصَابَ النُّسُكَ وَمَنْ نَسَكَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَإِنَّهُ قَبْلَ الصَّلٰوةِ وَلَا نُسُكَ لَهُ فَقَالَ أَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ خَالُ الْبَرَاءِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَإِنِّي نَسَكْتُ شَاتِي قَبْلَ الصَّلٰوةِ وَعَرَفْتُ أَنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ وَأَحْبَبْتُ أَنْ تَكُونَ شَاتِي أَوَّلَ شَاةٍ تُذْبَحُ فِي بَيْتِي فَذَبَحْتُ شَاتِي وَتَغَدَّيْتُ قَبْلَ أَنْ آتِيَ الصَّلٰوةَ قَالَ شَاتُكَ شَاةُ لَحْمٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَإِنَّ عِنْدَنَا عَنَاقًا لَنَا جَذَعَةً أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ شَاتَيْنِ أَفَتَجْزِي عَنِّي قَالَ نَعَمْ وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ

عثمان، جریر، منصور، شعبی، براء بن عازب روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگوں کے سامنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بقرعید کے دن نماز کے بعد خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ جس نے ہماری طرح نماز پڑھی اور ہماری طرح قربانی کی تو اس کی قربانی درست ہوگئی اور جس نے نماز سے پہلے قربانی کی تو وہ نماز سے پہلے ہے (یعنی صرف گوشت کے لئے ہے) اور اس کی قربانی نہیں ہوگی براء کے ماموں ابوبردہ بن نیار نے عرض کیا کہ یارسول اللہ میں نے اپنی بکری نماز سے پہلے ذبح کر ڈالی اور میں نے سمجھا کہ آج کھانے اور پینے کا دن ہے اور میں نے چاہا کہ میری بکری میرے گھر میں سب سے پہلے ذبح ہو چنانچہ میں نے اپنی بکری ذبح کر ڈالی اور عیدگاہ جانے سے پہلے میں نے کھا بھی لیا تو آپ نے فرمایا کہ تمہاری بکری گوشت کی بکری ہے ابوبردہ نے عرض کیا یارسول اللہ میرے پاس ایک سال کا بھیڑ کا بچہ ہے جو میرے نزدیک دو بکریوں سے زیادہ محبوب ہے کیا وہ میرے لئے کافی ہو جائے گا آپ نے فرمایا ہاں لیکن تمہارے بعد کسی دوسرے کے لئے کافی نہ ہوگا،

بَاب ۶۰۔ الْخُرُوْجِ إِلَى الْمُصَلّٰى بِغَيْرِ مِنْبَرٍ

عیدگاہ بغیر منبر کے جانے کا بیان

۹۰۶ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْأَضْحٰى إِلَى الْمُصَلّٰى فَأَوَّلُ شَيْءٍ يَبْدَأُ بِهِ الصَّلٰوةُ ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَقُومُ مُقَابِلَ النَّاسِ وَالنَّاسُ جُلُوسٌ عَلٰى صُفُوفِهِمْ فَيَعِظُهُمْ وَيُوصِيهِمْ وَيَأْمُرُهُمْ فَإِنْ كَانَ يُرِيدُ أَنْ يَقْطَعَ بَعْثًا قَطَعَهُ أَوْ يَأْمُرَ بِشَيْءٍ أَمَرَ

سعید بن ابی مریم، محمد بن جعفر، زید بن اسلم، عیاض بن عبداللہ بن ابی سرح، ابوسعید خدری روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم عیدالفطر اور بقرعید کے دن عیدگاہ جاتے اور اس دن سب سے پہلے جو کام کرتے وہ یہ کہ نماز پڑھتے پھر نماز سے فارغ ہو کر لوگوں کے سامنے کھڑے ہوتے اس حال میں کہ لوگ اپنی صفوں پر بیٹھے ہوتے آپ انہیں نصیحت کرتے رہتے اور وصیت کرتے تھے اور انہیں حکم دیتے رہتے تھے اور اگر کوئی لشکر بھیجنے کا ارادہ کرتے تو اس کو جدا کرتے اور جس چیز کا حکم دینا ہوتا دیتے، پھر واپس ہو جاتے ابوسعید نے کہا کہ لوگ ہمیشہ اسی طرح کرتے رہے یہاں تک کہ میں مروان کے ساتھ

عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ عَلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعْهُمَا فَلَمَّا غَفَلَ غَمَزْتُهُمَا
فَخَرَجَتَا وَكَانَ یَوْمُ عِیْدٍ یَلْعَبُ السُّوْدَانُ بِالدَّرَقِ وَالْحِرَابِ
فَإِمَّا سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَإِمَّا قَالَ
تَشْتَهِیْنَ تَنْظُرِیْنَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَأَقَامَنِیْ وَرَاءَهٗ خَدِّیْ
عَلٰی خَدِّهٖ وَهُوَ یَقُوْلُ دُوْنَكُمْ یَا بَنِیْ أَرْفِدَةَ حَتّٰی إِذَا
مَلِلْتُ قَالَ لِیْ حَسْبُكِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاذْهَبِیْ،

بَابُ ۶۰۴ سُنَّةِ الْعِیْدَیْنِ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ

۹۰۱ - حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
أَخْبَرَنِیْ زُبَیْدٌ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِیَّ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ
سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ فَقَالَ إِنَّ أَوَّلَ مَا
نَبْدَأُ مِنْ یَوْمِنَا هٰذَا أَنْ نُصَلِّیَ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ
فَمَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا،

۹۰۲ - حَدَّثَنَا عُبَیْدُ بْنُ إِسْمٰعِیْلَ قَالَ حَدَّثَنَا
أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ
أَبُوْ بَكْرٍ وَعِنْدِیْ جَارِیَتَانِ مِنْ جَوَارِی الْأَنْصَارِ تُغَنِّیَانِ
بِمَا تَقَاوَلَتِ الْأَنْصَارُ یَوْمَ بُعَاثَ قَالَتْ وَلَیْسَتَا
بِمُغَنِّیَتَیْنِ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ أَبِمَزَامِیْرِ الشَّیْطَانِ فِیْ
بَیْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَذٰلِكَ
فِیْ یَوْمِ عِیْدٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
یَا أَبَا بَكْرٍ إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِیْدًا وَهٰذَا عِیْدُنَا،

بَابُ ۶۰۵ الْأَكْلِ یَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ الْخُرُوْجِ

۹۰۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِیْمِ أَخْبَرَنَا
سَعِیْدُ بْنُ سُلَیْمَانَ أَخْبَرَنَا هُشَیْمٌ قَالَ أَخْبَرَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ
أَبِیْ بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَغْدُوْ یَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰی یَأْكُلَ تَمَرَاتٍ وَقَالَ مُرَجَّی
بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنِیْ عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِیْ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ أَنَسٌ
عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَیَأْكُلُهُنَّ وِتْرًا،

بَابُ ۶۰۶ الْأَكْلِ یَوْمَ النَّحْرِ،

جب وہ (ابوبکرؓ) دوسری طرف متوجہ ہوئے تو میں نے ان دونوں لونڈیوں کو
اشارہ کیا (چلے جانے کا)، تو وہ چلی گئیں اور عید کے دن حبشی ڈھالوں اور
برچھیوں سے کھیلتے تھے یا تو میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے درخواست
کی یا آپؐ نے فرمایا کہ کیا تو تماشا دیکھنا چاہتی ہے تو میں نے کہا ہاں آپؐ نے
مجھے اپنے پیچھے کھڑا کیا میرا رخسار آپؐ کے دوش پر تھا آپؐ نے فرمایا
کہ اے بنی ارفدہ تماشا دکھاؤ یہاں تک کہ جب میں اکتا گئی تو آپؐ نے فرمایا
"بس"، تو میں نے کہا جی ہاں، آپؐ نے فرمایا تو چلی جاؤ،

اہلِ اسلام کے لئے عید کی سنتوں کا بیان

حجاج، شعبہ، زبیدی، شعبی، براءؓ روایت کرتے ہیں کہ میں
نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو خطبہ دیتے ہوئے سنا آپؐ نے فرمایا کہ سب
سے پہلی چیز جس سے ہم آج کے دن ابتدا کریں وہ یہ ہے کہ
ہم نماز پڑھیں، پھر گھر واپس ہوں، پھر قربانی کریں اور جس نے
اس طرح کیا تو اس نے میری سنت کو پالیا،

عبید بن اسمٰعیل، ابو اسامہ، ہشام بن عروہ، عروہ بن زبیر
حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ ابوبکرؓ
آئے اور میرے پاس انصار کی دو لڑکیاں جنگ بعاث کے دن کا
شعر گا رہی تھیں اور ان لڑکیوں کا پیشہ گانے کا نہیں تھا تو ابوبکرؓ
نے فرمایا کہ یہ شیطانی باجہ، اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے گھر
میں اور وہ عید کا دن تھا، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ اے ابوبکرؓ ہر قوم کی عید ہوتی ہے اور آج ہم لوگوں کی
عید ہے،

عیدگاہ جانے سے پہلے عید الفطر کے دن کھانے کا بیان

محمد بن عبدالرحیم، سعید بن سلیمان، ہشیم، عبید اللہ بن ابی بکرؓ
بن انسؓ بن مالک روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن جب تک چند چھوہارے نہ کھا لیتے
عیدگاہ کی طرف نہ جاتے اور مرجی بن رجاء نے عبید اللہ بن ابی بکر
سے اور انہوں نے انسؓ سے اور انسؓ نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے
روایت کیا کہ آپؐ چھوہارے طاق عدد میں کھاتے تھے،

قربانی کے دن کھانے کا بیان

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَجَعَلَ ثُمَّ تَزَوَّجَهَا صَدَاقَهَا عِتْقَهَا فَقَالَ عَبْدُ الْعَزِیْزِ لِثَابِتٍ یَا اَبَا مُحَمَّدٍ اَنْتَ سَاَلْتَ اَنَسًا مَا اَمْهَرَهَا فَقَالَ اَمْهَرَهَا نَفْسَهَا قَالَ فَتَبَسَّمَ،

آپ نے نکاح کر لیا اور ان کی آزادی کو ان کا مہر مقرر کیا عبدالعزیز نے ثابت سے کہا کہ اے ابو محمد کیا تم نے انسؓ سے پوچھا تھا کہ آپ رسول اللہ نے ان کا مہر کیا مقرر کیا تھا تو ثابت نے کہا کہ آپ نے ان ہی کو ان کا مہر مقرر کیا تھا عبدالعزیز کا بیان ہے کہ ابو محمد اس پر مسکرائے،

کِتَابُ الْعِیْدَیْنِ

عیدین کا بیان!

بَابُ ۶۰۲ مَا جَاءَ فِی الْعِیْدَیْنِ وَالتَّجَمُّلِ فِیْهِمَا،

اس چیز کا بیان جو عیدین کے متعلق منقول ہے اور ان دونوں میں مزین ہونے کا بیان۔

۸۹۹ - حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ اَخَذَ عُمَرُ جُبَّةً مِّنْ اِسْتَبْرَقٍ تُبَاعُ فِی السُّوْقِ فَاَخَذَهَا فَاَتٰی بِهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ابْتَعْ هٰذِهٖ تَجَمَّلْ بِهَا لِلْعِیْدِ وَالْوُفُوْدِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا هٰذِهٖ لِبَاسُ مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهٗ فَلَبِثَ عُمَرُ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ یَّلْبَثَ ثُمَّ اَرْسَلَ اِلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِجُبَّةِ دِیْبَاجٍ فَاَقْبَلَ بِهَا عُمَرُ فَاَتٰی بِهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ قُلْتَ اِنَّمَا هٰذِهٖ لِبَاسُ مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهٗ وَاَرْسَلْتَ اِلَیَّ بِهٰذِهِ الْجُبَّةِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَبِیْعُهَا وَتُصِیْبُ بِهَا حَاجَتَكَ،

ابو الیمان، شعیب، زہری، سالم بن عبداللہ، عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ عمرؓ نے ایک ریشمی جبہ لیا جو بازار میں بک رہا تھا اور اس کو لے کر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ اسے خرید لیں اور عید اور وفد کے آنے کے دن اسے پہن کر اپنے کو آراستہ کریں تو آپ نے فرمایا کہ یہ اس شخص کا لباس ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے حضرت عمرؓ ٹھہرے رہے جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کے پاس ایک ریشمی جبہ بھیجا، اسے حضرت عمرؓ نے لے لیا پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لے کر آئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ نے فرمایا تھا کہ یہ اس شخص کا لباس ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں اس کے باوجود آپ نے یہ جبہ میرے پاس بھیجا، تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اسے بیچ دو اور اپنی ضرورت پوری کرو،

بَابُ ۶۰۳ الْحِرَابِ وَالدَّرَقِ یَوْمَ الْعِیْدِ،

عید کے دن ڈھالوں اور برچھیوں سے کھیلنے کا بیان

۹۰۰ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرٌو اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَسَدِیَّ حَدَّثَهٗ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِیْ جَارِیَتَانِ تُغَنِّیَانِ بِغِنَاءِ بُعَاثَ فَاضْطَجَعَ عَلَی الْفِرَاشِ وَحَوَّلَ وَجْهَهٗ وَدَخَلَ اَبُوْ بَكْرٍ فَانْتَهَرَنِیْ وَقَالَ مِزْمَارَةُ الشَّیْطَانِ

احمد، ابن وہب، عمرو، محمد بن عبدالرحمٰن اسدی، عروہ بن زبیر حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ میرے پاس نبی صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور میرے پاس دو لڑکیاں جنگ بعاث کے متعلق گیت گا رہی تھیں آپ بستر پر لیٹ گئے اور اپنا منہ پھیر لیا حضرت ابوبکرؓ آئے، تو مجھے ڈانٹا اور کہا کہ یہ شیطانی باجہ اور وہ بھی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں تو آپ نے فرمایا، کہ چھوڑ دو

وَصَلَّى الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَابَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ بَعْدَهَا

اور عصر کی نماز پڑھی جب آفتاب غروب ہو چکا تھا پھر اس کے بعد مغرب کی نماز پڑھی،

باب ۶۰۰۔ صَلٰوةُ الطَّالِبِ وَالْمَطْلُوْبِ رَاكِبًا وَّاِيْمَاءً وَقَالَ الْوَلِيْدُ ذَكَرْتُ لِلْاَوْزَاعِيِّ صَلٰوةَ شُرَحْبِيْلَ بْنِ السِّمْطِ وَاَصْحَابِهٖ عَلٰى ظَهْرِ الدَّابَّةِ فَقَالَ كَذٰلِكَ الْاَمْرُ عِنْدَنَا اِذَا تُخُوِّفَ الْفَوْتُ وَاحْتَجَّ الْوَلِيْدُ بِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّيَنَّ اَحَدٌ الْعَصْرَ اِلَّا فِيْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ،

دشمن کا پیچھا کرنے والا یا جس کے پیچھے دشمن لگا ہوا ہو اس کے اشارہ سے اور کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کا بیان اور ولید نے کہا کہ میں نے اوزاعی سے شرحبیل بن سمط اور ان کے ساتھیوں کے سواری پر نماز پڑھنے کا تذکرہ کیا تو کہا کہ میرے نزدیک یہی درست ہے بشرطیکہ نماز کے فوت ہو جانے کا خوف ہو اور ولید نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد سے دلیل اخذ کی کہ کوئی شخص عصر کی نماز نہ پڑھے مگر بنی قریظہ میں پہنچ کر،

۸۹۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَا لَمَّا رَجَعَ مِنَ الْاَحْزَابِ لَا يُصَلِّيَنَّ اَحَدٌ الْعَصْرَ اِلَّا فِيْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ فَاَدْرَكَ بَعْضُهُمُ الْعَصْرَ فِي الطَّرِيْقِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا نُصَلِّيْ حَتّٰى نَاْتِيَهَا وَقَالَ بَعْضُهُمْ بَلْ نُصَلِّيْ لَمْ يُرِدْ مِنَّا ذٰلِكَ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُعَنِّفْ اَحَدًا مِّنْهُمْ،

عبداللہ بن محمد بن اسماء، جویریہ، نافع، ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم جنگ احزاب سے واپس ہوئے تو ہم لوگوں سے فرمایا کہ کوئی عصر کی نماز نہ پڑھے مگر بنی قریظہ میں پہنچ کر، چنانچہ بعض لوگوں کے راستہ ہی میں عصر کا وقت آگیا تو بعض نے کہا کہ ہم نماز نہیں پڑھیں گے جب تک کہ وہاں بنی قریظہ تک نہ پہنچ جائیں اور بعض نے کہا کہ ہم تو نماز پڑھیں گے اور آپ کا مقصد یہ نہ تھا کہ ہم قضا کریں، جب اس کا ذکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا تو آپ نے کسی کو ملامت نہ کی،

باب ۶۰۱۔ التَّبْكِيْرُ وَالْغَلَسُ بِالصُّبْحِ وَالصَّلٰوةُ عِنْدَ الْاِغَارَةِ وَالْحَرْبِ،

صبح کی نماز اندھیرے میں اور سویرے پڑھنا اور غارت گری و جنگ کے وقت نماز پڑھنے کا بیان،

۸۹۸ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ وَّثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الصُّبْحَ بِغَلَسٍ ثُمَّ رَكِبَ فَقَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ فَخَرَجُوْا يَسْعَوْنَ فِي السِّكَكِ وَيَقُوْلُوْنَ مُحَمَّدٌ وَّالْخَمِيْسُ قَالَ وَالْخَمِيْسُ الْجَيْشُ فَظَهَرَ عَلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَتَلَ الْمُقَاتِلَةَ وَسَبَى الذَّرَارِيَّ فَصَارَتْ صَفِيَّةُ لِدِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ وَصَارَتْ لِرَسُوْلِ

مسدد، حماد بن زید، عبدالعزیز بن صہیب، ثابت بنانی، انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھی، پھر سوار ہوئے اور فرمایا کہ اللہ اکبر خیبر ویران ہو جائے، جب ہم کسی قوم کے میدان میں اترتے ہیں تو ڈرائے ہوئے لوگوں کی صبح منحوس ہوتی ہے چنانچہ وہ لوگ (یہودی) گلیوں میں کہتے ہوئے دوڑنے لگے کہ محمد (صلعم) لشکر کے ساتھ آگئے (راوی نے کہا کہ خمیس لشکر کو کہتے ہیں) تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان پر غالب آگئے جنگ کرنے والوں کو قتل کر دیا اور عورتوں اور بچوں کو قید کر لیا۔ صفیہ دحیہ کلبی کے حصہ میں آئیں پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ملیں جن سے بعد میں

صَلٰوۃِ الْخَوْفِ، کا بیان،

۸۹۵ - حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ فَكَبَّرَ وَكَبَّرُوا مَعَهُ وَرَكَعَ وَرَكَعَ نَاسٌ مِنْهُمْ ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدُوا مَعَهُ ثُمَّ قَامَ لِلثَّانِيَةِ فَقَامَ الَّذِينَ سَجَدُوا وَحَرَسُوا إِخْوَانَهُمْ وَأَتَتِ الطَّائِفَةُ الْأُخْرٰى فَرَكَعُوا وَسَجَدُوا مَعَهُ وَالنَّاسُ كُلُّهُمْ فِي صَلٰوةٍ وَلٰكِنْ يَحْرُسُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا،

حیوۃ بن شریح، محمد بن حرب، زبیدی، زہری، عبید اللہ بن عتبہ بن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ نبی صلعم کھڑے ہوئے اور لوگ بھی ان کے ساتھ کھڑے ہوئے آپؐ نے تکبیر کہی تو لوگوں نے بھی آپؐ کے ساتھ تکبیر کہی آپؐ نے رکوع کیا تو لوگوں نے بھی آپؐ کے ساتھ رکوع کیا پھر آپؐ نے سجدہ کیا تو لوگوں نے بھی آپؐ کے ساتھ سجدہ کیا پھر دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہوئے تو جن لوگوں نے سجدہ کیا تھا وہ کھڑے ہوئے اور اپنے بھائیوں کی نگرانی کی اور ایک دوسری جماعت آئی جس نے آپؐ کے ساتھ رکوع اور سجدے کئے اور سب لوگ نماز ہی میں تھے لیکن ایک دوسرے کی نگرانی کر رہے تھے،

بَاب ۵۹۹ الصَّلٰوةِ عِنْدَ مُنَاهَضَةِ الْحُصُونِ وَلِقَاءِ الْعَدُوِّ

وَقَالَ الْأَوْزَاعِيُّ إِنْ كَانَ تَهَيَّأَ الْفَتْحُ وَلَمْ يَقْدِرُوا عَلَى الصَّلٰوةِ صَلَّوْا إِيْمَاءً كُلُّ امْرِئٍ لِنَفْسِهِ فَإِنْ لَمْ يَقْدِرُوا عَلَى الْإِيْمَاءِ أَخَّرُوا الصَّلٰوةَ حَتّٰى يَنْكَشِفَ الْقِتَالُ أَوْ يَأْمَنُوا فَيُصَلُّوا رَكْعَتَيْنِ فَإِنْ لَمْ يَقْدِرُوا صَلَّوْا رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ فَإِنْ لَمْ يَقْدِرُوا فَلَا يُجْزِئُهُمُ التَّكْبِيرُ وَيُؤَخِّرُونَهَا حَتّٰى يَأْمَنُوا وَبِهِ قَالَ مَكْحُولٌ وَقَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ حَضَرْتُ مُنَاهَضَةَ حِصْنِ تُسْتَرَ عِنْدَ إِضَاءَةِ الْفَجْرِ وَاشْتَدَّ اشْتِعَالُ الْقِتَالِ فَلَمْ يَقْدِرُوا عَلَى الصَّلٰوةِ فَلَمْ نُصَلِّ إِلَّا بَعْدَ ارْتِفَاعِ النَّهَارِ فَصَلَّيْنَاهَا وَنَحْنُ مَعَ أَبِي مُوسٰى فَفُتِحَ لَنَا قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَمَا يَسُرُّنِي بِتِلْكَ الصَّلٰوةِ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا،

قلعوں پر چڑھائی اور دشمن کے مقابلہ کے وقت نماز پڑھنے کا بیان

اوزاعی نے کہا کہ اگر فتح قریب ہوا اور لوگ نماز پر قادر ہوں تو ہر شخص اکیلے اکیلے اشارے سے نماز پڑھے اور اگر اشارے پر بھی قادر نہ ہوں تو نماز کو مؤخر کر لیں یہاں تک کہ جنگ ختم ہو جائے یا لوگ محفوظ ہو جائیں تو دو رکعتیں پڑھیں اگر دو رکعتوں کے پڑھنے پر بھی قدرت نہ ہو تو ایک رکوع اور دو سجدے کر لیں اور اس پر بھی قادر نہ ہوں تو ان کے لئے تکبیر کافی نہیں ہے بلکہ امن کے وقت تک اس کو مؤخر کریں اور مکحول کا بھی یہی قول ہے انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ میں صبح کے وقت جب کہ قلعہ تستر پر چڑھائی ہو رہی تھی موجود تھا اور جنگ کی آگ بہت مشتعل تھی لوگ نماز پر قادر نہ تھے آفتاب بلند ہونے کے بعد ہی ہم لوگ نماز پر قادر ہو سکے ہم لوگوں نے نمازیں پڑھیں اس حال میں کہ ہم لوگ ابوموسیٰ کے ساتھ تھے پھر وہ قلعہ ہم لوگوں کے فتح ہو گیا انس بن مالکؓ کا بیان ہے کہ اس نماز کے عوض مجھے دنیا اور اس کی تمام چیزوں کے ملنے سے خوشی نہ ہو گی،

۸۹۶ - حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَاءَ عُمَرُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَجَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ وَيَقُولُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا صَلَّيْتُ الْعَصْرَ حَتّٰى كَادَتِ الشَّمْسُ أَنْ تَغِيبَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا وَاللّٰهِ مَا صَلَّيْتُهَا بَعْدُ قَالَ فَنَزَلَ إِلٰى بُطْحَانَ فَتَوَضَّأَ

یحییٰ، وکیع، علی بن مبارک، یحییٰ بن ابی کثیر، ابوسلمہ جابر بن عبداللہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ غزوہ خندق کے دن آئے اور کفار قریش کو گالیاں دینے لگے اور کہنے لگے کہ یا رسول اللہ میں عصر کی نماز نہ پڑھ سکا یہاں تک کہ آفتاب غروب کے قریب ہو گیا تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بخدا میں نے تو اب تک نماز نہیں پڑھی پھر آپؐ بطحان میں اترے اور وضو کیا

حَدَّثَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ ثُمَّ الْقَائِلَةُ.

سعید بن ابی مریم، ابو غسان، ابو حازم، سہل سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھتے تھے اس کے بعد قیلولہ کرتے تھے۔

بَابُ ۵۹۰ صَلٰوۃِ الْخَوْفِ

نماز خوف کا بیان!

وَقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِی الْاَرْضِ فَلَیْسَ عَلَیْكُمْ جُنَاحٌ اِلٰی قَوْلِهِ عَذَابًا مُّهِیْنًا.

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا جب تم زمین میں سفر کرو تو تم پر اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ نماز قصر کرو آخر آیت عذابا مہینا تک

حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ سَاَلْتُهٗ هَلْ صَلَّی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَعْنِیْ صَلٰوۃَ الْخَوْفِ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَالِمٌ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ فَوَازَیْنَا الْعَدُوَّ فَصَافَفْنَا لَهُمْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ لَنَا فَقَامَتْ طَائِفَةٌ مَّعَهٗ وَاَقْبَلَتْ طَائِفَةٌ عَلَی الْعَدُوِّ وَرَكَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْ مَّعَهٗ وَسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ ثُمَّ انْصَرَفُوْا مَكَانَ الطَّائِفَةِ الَّتِیْ لَمْ تُصَلِّ فَجَاءُوْا فَرَكَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِهِمْ رَكْعَةً وَّسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ فَرَكَعَ لِنَفْسِهٖ رَكْعَةً وَّسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ.

ابو الیمان، شعیب بیان کرتے ہیں کہ میں نے زہری سے پوچھا کہ کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی نماز یعنی خوف کی نماز پڑھی ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ مجھ سے سالم نے بیان کیا کہ عبداللہ بن عمر نے کہا کہ میں نے اطراف نجد میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کیا ہم لوگ دشمن کے مقابل ہوئے اور ان کے سامنے ہم لوگوں نے صفیں قائم کیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور ہم لوگوں کو نماز پڑھائی تو ایک جماعت آپ کے ساتھ کھڑی ہوئی اور ایک جماعت دشمن کے سامنے گئی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ رکوع اور دو سجدے کئے پھر یہ لوگ اس جماعت کی جگہ واپس ہوئے جس نے نماز نہیں پڑھی تھی وہ لوگ آئے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک رکوع اور دو سجدے کئے، پھر سلام پھیر دیا اور اس جماعت میں سے ہر ایک نے ایک رکوع اور دو سجدے اکیلے اکیلے کئے۔

بَابُ ۵۹۱ صَلٰوۃِ الْخَوْفِ رِجَالًا وَّرُكْبَانًا رَاجِلٌ قَائِمٌ،

پیدل اور سوار ہو کر خوف کی نماز پڑھنے کا بیان رجل سے مراد پیدل ہے۔

حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ الْقُرَشِیُّ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ عَنْ مُّوْسَی بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوًا مِّنْ قَوْلِ مُجَاهِدٍ اِذَا اخْتَلَطُوْا قِیَامًا وَّزَادَ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاِنْ كَانُوْا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَلْیُصَلُّوْا قِیَامًا وَّرُكْبَانًا.

سعید بن یحییٰ بن سعید قرشی، یحییٰ بن سعید قرشی، ابن جریج، موسیٰ بن عقبہ، نافع، ابن عمر سے مجاہد کے قول کی طرح نقل کرتے ہیں کہ جب لوگ ایک دوسرے سے خلط ملط ہو جائیں تو کھڑے ہو کر پڑھ لیں اور ابن عمر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس زیادتی کے ساتھ روایت کیا کہ اگر دشمن تعداد میں بہت زیادہ ہوں تو مسلمان کھڑے ہو کر اور سوار ہو کر جس طرح بھی ممکن ہو پڑھ لیں

بَابُ ۵۹۲ یَحْرُسُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فِیْ

نماز خوف میں ایک دوسرے کی نگرانی کرنے

فَالْتَفَتُوا إِلَيْهَا حَتَّى مَا بَقِيَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا،

اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صرف بارہ آدمی رہ گئے اس پر یہ آیت ... جب لوگ تجارت کا مال یا کھیل کود کا سامان دیکھتے ہیں تو ا... دوڑ جاتے ہیں اور تمہیں کھڑا چھوڑ کر چلے جاتے ہیں،

بَابُ ۵۹۳ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ وَقَبْلَهَا،

جمعہ کی نماز کے بعد اور اس سے پہلے نماز پڑ... کا بیان،

۸۸۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ وَبَعْدَ الْعِشَاءِ رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ لَا يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ حَتَّى يَنْصَرِفَ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ،

عبد اللہ بن یوسف، مالک، نافع، عبد اللہ بن عمر ... کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے ... اس کے بعد دو رکعتیں، اور مغرب کے بعد دو رکعتیں ا... میں اور عشاء کے بعد دو رکعتیں نماز پڑھتے تھے ... بعد نماز نہیں پڑھتے تھے، یہاں تک کہ گھر واپس ... اور دو رکعتیں پڑھتے تھے،

بَابُ ۵۹۴ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللَّهِ،

اللہ عزوجل کا فرمانا کہ جب نماز پوری ... تو زمین میں پھیل جاؤ، اور اللہ تعالیٰ کا فضل ... کرو،

۸۸۹ - حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ قَالَ كَانَتْ فِينَا امْرَأَةٌ تَجْعَلُ عَلَى أَرْبِعَاءَ فِي مَزْرَعَةٍ لَهَا سِلْقًا فَكَانَتْ إِذَا كَانَ يَوْمُ جُمُعَةٍ تَنْزِعُ أُصُولَ السِّلْقِ فَتَجْعَلُهُ فِي قِدْرٍ ثُمَّ تَجْعَلُ عَلَيْهِ قَبْضَةً مِنْ شَعِيرٍ تَطْحَنُهَا فَتَكُونُ أُصُولُ السِّلْقِ عَرْقَهُ وَكُنَّا نَنْصَرِفُ مِنْ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ فَنُسَلِّمُ عَلَيْهَا فَتُقَرِّبُ ذَلِكَ الطَّعَامَ إِلَيْنَا فَنَلْعَقُهُ وَكُنَّا نَتَمَنَّى يَوْمَ الْجُمُعَةِ لِطَعَامِهَا ذَلِكَ،

سعید بن ابی مریم، ابو غسان، ابو حازم، سہل بن سعد ... روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ ہم میں ایک عورت تھی جو اپنے ... نہر کے کنارے چقندر بویا کرتی تھی جب جمعہ کا دن آتا تو چقندر کی جڑ ... اکھاڑتی اور اسے ہانڈی میں پکاتی پھر جو کا آٹا پیس کر اس ہانڈ... تو چقندر کی جڑیں گویا اس کی بوٹیاں ہو جاتیں اور جمعہ کی ... ہوتے تو اس کے پاس آکر اسے سلام کرتے وہ کھانا ہمارے پاس ... اور ہم اسے چاٹتے تھے اور ہم لوگوں کو اس کے کھانے ... جمعہ کے دن کی تمنا ہوتی تھی،

۸۹۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ بِهَذَا وَقَالَ مَا كُنَّا نَقِيلُ وَلَا نَتَغَدَّى إِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ،

عبد اللہ بن مسلمہ، ابن ابی حازم، ابو حازم نے سہل بن ... حدیث کو روایت کیا اور کہا کہ ہم نہ تو سوتے تھے اور نہ دوپہر کا کھ... تھے مگر جمعہ کی نماز کے بعد لیٹتے تھے اور دوپہر کا کھانا کھ...

بَابُ ۵۹۵ الْقَائِلَةِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ،

جمعہ کی نماز کے بعد لیٹنے کا بیان

۸۹۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُقْبَةَ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ كُنَّا نُبَكِّرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ نَقِيلُ،

محمد بن عقبہ شیبانی، ابو اسحاق فزاری، حمید روایت ... کہ میں نے انس کو کہتے ہوئے سنا کہ ہم جمعہ کے دن سویرے ... پھر بعد نماز جمعہ لیٹتے تھے

لِحْيَتِهٖ فَمُطِرْنَا يَوْمَنَا ذٰلِكَ وَمِنَ الْغَدِ وَمِنْ بَعْدِ الْغَدِ وَالَّذِيْ يَلِيْهِ حَتَّى الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى فَقَامَ ذٰلِكَ الْاَعْرَابِيُّ اَوْ قَالَ غَيْرُهٗ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَهَدَّمَ الْبِنَاءُ وَغَرِقَ الْمَالُ فَادْعُ اللّٰهَ لَنَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَمَا يُشِيْرُ بِيَدِهٖ اِلٰى نَاحِيَةٍ مِّنَ السَّحَابِ اِلَّا انْفَرَجَتْ وَصَارَتِ الْمَدِيْنَةُ مِثْلَ الْجَوْبَةِ وَسَالَ الْوَادِيْ قَنَاةُ شَهْرًا وَلَمْ يَجِئْ اَحَدٌ مِّنْ نَاحِيَةٍ اِلَّا حَدَّثَ بِالْجَوْدِ،

کے بعد دوسرے دن اور تیسرے دن یہاں تک کہ دوسرے جمعہ کے دن تک بارش ہوتی رہی تو وہی اعرابی یا کوئی دوسرا شخص کھڑا ہوا اور کہا کہ یا رسول اللہ مکانات گر گئے مال ڈوب گیا اس لئے آپؐ ہمارے لئے خدا سے دعا کیجئے، چنانچہ آپؐ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور فرمایا اے میرے اللہ ہمارے اردگرد برسا ہم پر نہ برسا اور بدلی کے جس طرف اشارہ کرتے تھے وہ بدلی ہٹ جاتی اور مدینہ ایک حوض کی طرح ہو گیا اور وادی قناۃ ایک مہینہ تک بہتا رہا اور جو شخص بھی کسی علاقے سے آتا تو اس بارش کا حال بیان کرتا،

بَاب ٥٩٠ الْاِنْصَاتِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ وَاِذَا قَالَ لِصَاحِبِهٖ اَنْصِتْ فَقَدْ لَغَا وَقَالَ سَلْمَانُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْصِتُ اِذَا تَكَلَّمَ الْاِمَامُ،

جمعہ کے دن امام کے خطبہ پڑھنے کے وقت خاموش رہنے کا بیان اور جب کسی شخص نے اپنے ساتھی سے کہا کہ خاموش رہ تو اس نے فعل لغو کیا اور سلمانؓ نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ خاموش رہے جب امام خطبہ پڑھے،

٨٨٥ - حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَنْصِتْ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ،

یحیٰی بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، سعید بن مسیب حضرت ابوہریرہ رضؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تو نے اپنے ساتھی سے جمعہ کے دن کہا کہ خاموش رہ اور امام خطبہ پڑھ رہا ہو تو تو نے لغو فعل کیا،

بَاب ٥٩١ السَّاعَةِ الَّتِيْ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ،

اس ساعت (مقبول) کا بیان جو جمعہ کے دن ہے،

٨٨٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ فِيْهِ سَاعَةٌ لَّا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُّسْلِمٌ وَّهُوَ قَائِمٌ يُّصَلِّيْ يَسْاَلُ اللّٰهَ شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ وَاَشَارَ بِيَدِهٖ يُقَلِّلُهَا،

عبد اللہ بن مسلمہ، مالک، ابو الزناد، اعرج، ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن کا تذکرہ کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ اس دن میں ایک ایسی ساعت ہے کہ کوئی مسلمان بندہ کھڑا ہو کر نماز پڑھے اور اس ساعت میں جو چیز بھی اللہ سے مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اسے عطا کرتا ہے اور اپنے ہاتھوں سے اس ساعت کی کمی کی طرف اشارہ کیا

طرف اشارہ کیا،

بَاب ٥٩٢ اِذَا نَفَرَ النَّاسُ عَنِ الْاِمَامِ فِيْ صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ فَصَلٰوةُ الْاِمَامِ وَمَنْ بَقِيَ جَائِزَةٌ

جمعہ کی نماز میں اگر کچھ لوگ امام کو چھوڑ کر بھاگ جائیں تو امام اور باقی ماندہ لوگوں کی نماز جائز ہے،

٨٨٧ - حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَالِمِ ابْنِ اَبِي الْجَعْدِ قَالَ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ اَقْبَلَتْ عِيْرٌ تَحْمِلُ طَعَامًا

معاویہ بن عمرو، زائدہ، حصین، سالم بن ابی الجعد جابر بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک بار نماز پڑھ رہے تھے تو ایک قافلہ آیا جس کے ساتھ اونٹوں پر غلہ لدا ہوا تھا تو لوگ اس قافلہ کی طرف دوڑ پڑے اور نبی صلے

زید عن عمرو بن دینار عن جابر بن عبد اللہ قال جاء رجل والنبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب الناس یوم الجمعۃ فقال اصلیت یا فلان فقال لا قال قم فارکع،

عبد اللہ رض سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ ایک شخص آیا اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم لوگوں کو جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے، تو آپ نے فرمایا اے فلاں تو نے نماز پڑھی ہے اس نے جواب دیا کہ نہیں آپ نے فرمایا کھڑا ہو جا اور نماز پڑھ لے،

باب ۵۸۷ من جاء والامام یخطب صلی رکعتین خفیفتین

۸۸۲۔ حدثنا علی بن عبد اللہ قال حدثنا سفین عن عمرو سمع جابرا قال دخل رجل یوم الجمعۃ والنبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب فقال اصلیت قال لا قال قم فصل رکعتین،

کوئی شخص آئے اس حال میں کہ امام خطبہ پڑھ رہا ہو تو دو رکعتیں ہلکی پڑھ لے

علی بن عبد اللہ، سفیان، عمرو بن دینار روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے جابر کو کہتے ہوئے سنا کہ ایک شخص جمعہ کے دن مسجد میں داخل ہوا اس حال میں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے تو آپ نے فرمایا کہ کیا تم نے نماز پڑھی اس نے جواب دیا نہیں تو آپ نے فرمایا کھڑا ہو اور دو رکعتیں پڑھ لے

باب ۵۸۸ رفع الیدین فی الخطبۃ،

۸۸۳۔ حدثنا مسدد قال حدثنا حماد بن زید عن عبد العزیز عن انس ح وعن یونس عن ثابت عن انس قال بینما النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب یوم الجمعۃ اذ قام رجل فقال یا رسول اللہ هلک الکراع هلک الشاء فادع اللہ ان یسقینا فمد یدیه ودعا،

خطبہ میں دونوں ہاتھ اٹھانے کا بیان

مسدد، حماد بن زید، عبد العزیز، انس رض ح یونس، ثابت انس رض سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ اس اثنا میں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ پڑھ رہے تھے تو ایک شخص آیا اور اس نے کہا کہ یا رسول اللہ گھوڑے تباہ ہو گئے بکریاں برباد ہو گئیں اس لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ ہمارے لئے پانی برسائے تو آپ نے دونوں ہاتھ پھیلائے اور دعا کی،

باب ۵۸۹ الاستسقاء فی الخطبۃ یوم الجمعۃ،

۸۸۴۔ حدثنا ابراهیم المنذر قال حدثنا الولید بن مسلم قال حدثنا ابو عمرو قال حدثنی اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحۃ عن انس بن مالک قال اصابت الناس سنۃ علی عهد النبی صلی اللہ علیہ وسلم فبینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب فی یوم جمعۃ قام اعرابی فقال یا رسول اللہ هلک المال وجاع العیال فادع اللہ لنا فرفع یدیه وما نری فی السماء قزعۃ فوالذی نفسی بیده ما وضعها حتی ثار السحاب امثال الجبال ثم لم ینزل عن منبره حتی رایت المطر یتحادر علی

جمعہ کے دن خطبہ میں بارش کے لئے دعا کرنے کا بیان

ابراہیم بن منذر، ولید بن مسلم، ابو عمر، اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ، انس بن مالک رض روایت کرتے ہیں کہ ایک سال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد میں لوگ قحط میں مبتلا ہوئے جمعہ کے دن میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے خطبہ پڑھنے کے دوران میں ایک اعرابی کھڑا ہوا اور کہا یا رسول اللہ مال تباہ ہو گیا بچے بھوکے مر گئے اس لئے آپ اللہ سے ہمارے حق میں دعا کیجئے آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اس وقت آسمان پر بادل کا ایک ٹکڑا بھی نظر نہیں آتا تھا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ آپ نے اپنے ہاتھ اٹھائے بھی نہیں تھے کہ پہاڑوں کی طرح بادل کے بڑے بڑے ٹکڑے امڈ آئے پھر آپ منبر سے ابھی اترے بھی نہیں تھے کہ بارش کو آپ کی داڑھی پر ٹپکتے ہوئے دیکھا اس دن اور اس

فَسَمِعْتُهُ حِيْنَ تَشَهَّدَ يَقُوْلُ اَمَّا بَعْدُ تَابَعَهُ الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ،

ہوئے سنا، زبیدی نے زہری سے اس کے متابع حدیث روایت کی ہے،

۸۷۸ - حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْغَسِيْلِ قَالَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَرَ وَكَانَ اٰخِرَ مَجْلِسٍ جَلَسَهُ مُتَعَطِّفًا مِلْحَفَةً عَلٰى مَنْكِبَيْهِ وَقَدْ عَصَبَ رَاْسَهُ بِعِصَابَةٍ دَسِمَةٍ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اِلَيَّ فَثَابُوْا اِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ هٰذَا الْحَيَّ مِنَ الْاَنْصَارِ يَقِلُّوْنَ وَيَكْثُرُ النَّاسُ فَمَنْ وَلِيَ شَيْئًا مِّنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ فَاسْتَطَاعَ اَنْ يَّضُرَّ فِيْهِ اَحَدًا اَوْ يَنْفَعَ فِيْهِ اَحَدًا فَلْيَقْبَلْ مِنْ مُّحْسِنِهِمْ وَيَتَجَاوَزْ عَنْ مُّسِيْئِهِمْ،

اسمٰعیل بن ابان، ابن الغسیل، عکرمہ، ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے اور یہ آپ کی آخری مجلس تھی آپ بیٹھے اس حال میں کہ اپنے دونوں مونڈھوں پر چادر لپیٹے ہوئے تھے اور اپنے سر پر پٹی باندھے ہوئے تھے، اللہ کی حمد و ثنا بیان کی پھر فرمایا کہ اے لوگو میرے پاس آؤ تو لوگ آپ کی طرف متوجہ ہوئے، پھر فرمایا امابعد، یہ انصار کی جماعت کم ہوتی جائے گی اور لوگ زیادہ ہو جائیں گے اس لئے امت محمدیہ سے جو شخص حاکم بنایا جائے اور وہ کسی کو نقصان پہونچانے یا نفع پہونچانے پر قادر ہو تو انصار کے نیکوکاروں کی نیکی (بھلائی) کو قبول کرے اور بروں کی برائی سے درگذر کرے،

بَابُ ۵۸۴ الْقَعْدَةِ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ،

جمعہ کے دن دو خطبوں کے درمیان بیٹھنے کا بیان

۸۷۹ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ خُطْبَتَيْنِ يَقْعُدُ بَيْنَهُمَا،

مسدد، بشر بن مفضل، عبیداللہ، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم دو خطبے پڑھتے تھے، جن کے درمیان بیٹھتے تھے،

بَابُ ۵۸۵ الْاِسْتِمَاعِ اِلَى الْخُطْبَةِ

خطبہ کی طرف کان لگانے کا بیان،

۸۸۰ - حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَغَرِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَقَفَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ يَكْتُبُوْنَ الْاَوَّلَ فَالْاَوَّلَ وَمَثَلُ الْمُهَجِّرِ كَمَثَلِ الَّذِيْ يُهْدِيْ بَدَنَةً ثُمَّ كَالَّذِيْ يُهْدِيْ بَقَرَةً ثُمَّ كَبْشًا ثُمَّ دَجَاجَةً ثُمَّ بَيْضَةً فَاِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ طَوَوْا صُحُفَهُمْ وَيَسْتَمِعُوْنَ الذِّكْرَ،

آدم ابن ابی ذئب، زہری، ابو عبداللہ اغر، حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب جمعہ کا دن آتا ہے تو فرشتے مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور سب سے پہلے آنے والے کا پھر اس کے بعد آنے والوں کے نام لکھتے ہیں اور سویرے جانے والا اس شخص کی طرح ہے جو اونٹ کی قربانی کرے پھر اس شخص کی طرح جو گائے کی قربانی کرے اس کے بعد مینڈھا پھر مرغی پھر انڈا صدقہ کرنے والے کی طرح ہے جب امام خطبہ کے لئے آجاتا ہے تو وہ اپنے دفتر لپیٹ لیتے ہیں اور خطبہ کی طرف کان لگاتے ہیں،

بَابُ ۵۸۶ اِذَا رَاَى الْاِمَامُ رَجُلًا جَآءَ وَهُوَ يَخْطُبُ اَمَرَهُ اَنْ يُّصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ،

جب امام خطبہ پڑھ رہا ہو اور وہ کسی شخص کو آتا ہوا دیکھے تو اس کو دو رکعت نماز پڑھنے کا حکم دے،

۸۸۱ - حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ

ابوالنعمان، حماد بن زید، عمرو بن دینار، جابر بن عبداللہ

إِنِّي أُعْطِي الرَّجُلَ وَأَدَعُ الرَّجُلَ وَالَّذِي أَدَعُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الَّذِي أُعْطِي وَلَكِنْ أُعْطِي أَقْوَامًا لِمَا أَرَى فِي قُلُوبِهِمْ مِنَ الْجَزَعِ وَالْهَلَعِ وَأَكِلُ أَقْوَامًا إِلَى مَا جَعَلَ اللَّهُ فِي قُلُوبِهِمْ مِنَ الْغِنَى وَالْخَيْرِ فِيهِمْ عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ فَوَاللَّهِ مَا أُحِبُّ أَنَّ لِي بِكَلِمَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُمْرَ النَّعَمِ،

زیادہ محبوب ہے، جسے میں دیتا ہوں، لیکن میں ان لوگوں کو دیتا ہوں جن کے دلوں میں بے چینی اور گھبراہٹ دیکھتا ہوں، اور جنہیں میں نہیں دیتا ہوں، ان لوگوں کو میں اس غنیٰ اور بھلائی کے حوالہ کر دیتا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں رکھی ہے اور انہی میں عمرو بن تغلب بھی ہے (عمرو بن تغلب نے کہا کہ) واللہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے عوض مجھے سرخ اونٹ بھی محبوب نہیں ہے،

۸۷۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ لَيْلَةً مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَصَلَّى فِي الْمَسْجِدِ فَصَلَّى رِجَالٌ بِصَلَاتِهِ فَأَصْبَحَ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوا فَاجْتَمَعَ أَكْثَرُ مِنْهُمْ فَصَلَّوْا مَعَهُ فَأَصْبَحَ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوا فَكَثُرَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّوْا بِصَلَاتِهِ فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الرَّابِعَةُ عَجَزَ الْمَسْجِدُ عَنْ أَهْلِهِ حَتَّى خَرَجَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ فَلَمَّا قَضَى الْفَجْرَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَتَشَهَّدَ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّهُ لَمْ يَخْفَ عَلَيَّ مَكَانُكُمْ لَكِنِّي خَشِيتُ أَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ فَتَعْجِزُوا عَنْهَا تَابَعَهُ يُونُسُ،

یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک بار آدھی رات کو نکلے اور مسجد میں نماز پڑھی تو لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی لوگوں نے صبح کو بیان کیا تو (دوسرے روز) اس سے زیادہ آدمی جمع ہو گئے اور آپ کے ساتھ نماز پڑھی، صبح کو لوگوں نے ایک دوسرے سے بیان کیا، تو تیسری رات میں اس سے بھی زیادہ لوگ جمع ہو گئے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم باہر نکلے تو لوگوں نے آپ کی نماز کے ساتھ نماز پڑھی جب چوتھی رات آئی تو مسجد میں جگہ نہ رہی، یہاں تک کہ فجر کی نماز کے لئے باہر نکلے، جب فجر کی نماز پڑھ چکے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے پھر تشہد پڑھ کر فرمایا اما بعد تم لوگوں کی ...... یہاں موجودگی ہم سے مخفی نہیں تھی، لیکن مجھے خوف ہوا کہ کہیں تم پر فرض نہ ہو جاوے اور تم اسے ادا نہ کر سکو، یونس نے اس کے متابع حدیث روایت کی ہے،

۸۷۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَشِيَّةً بَعْدَ الصَّلَاةِ فَتَشَهَّدَ وَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ تَابَعَهُ أَبُو مُعَاوِيَةَ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَّا بَعْدُ وَتَابَعَهُ الْعَدَنِيُّ عَنْ سُفْيَانَ فِي أَمَّا بَعْدُ،

ابوالیمان، شعیب، زہری، عروہ، ابو حمید ساعدی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک رات نماز عشاء کے بعد کھڑے ہوئے اور تشہد پڑھا اور اللہ کی تعریف کی جس کا وہ مستحق ہے، پھر فرمایا، اما بعد، ابومعاویہ وابو اسامہ نے ہشام، عروہ، ابوحمید نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کے متابع حدیث روایت کی ہے اور اما بعد کا لفظ بیان کیا اور عدنی نے سفیان سے اما بعد کے متعلق متابع روایت کی ہے،

۸۷۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابوالیمان، شعیب، زہری، علی بن حسین، مسور بن مخرمہ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے جب وہ تشہد پڑھ چکے تو ان کو اما بعد —

ماءَ بنتِ ابی بکرٍ قالت دخلتُ علی عائشۃَ والناسُ
لّون قلتُ ما شانُ الناسِ فاشارت برأسِہا الی
ماءِ فقلتُ آیۃٌ فاشارت برأسِہا ای نعم قالت
اطال رسولُ اللہِ صلی اللہُ علیہِ وسلم جدًّا
تی تجلّانی الغشیُ والی جنبی قربۃٌ فیہا ماءٌ ففتحتُہا
علتُ اصبُّ منہا علی رأسی فانصرف رسولُ اللہِ
ی اللہُ علیہِ وسلم وقد تجلّت الشمسُ فخطب الناسَ
مد اللہَ بما ہو اہلُہ ثم قال اما بعدُ قالت ولغط
سوۃٌ من الانصارِ فانکفأتُ الیہنّ لاُسکّتہنّ
قلتُ لعائشۃَ ما قال قالت قال ما من شیٍٔ لم
ن اُریتُہ الّا وقد رأیتُہ فی مقامی ہذا حتی الجنۃَ
والنارَ وانہ قد اُوحی الیَّ انکم تُفتنون
فی القبورِ مثلَ او قریبًا من فتنۃِ المسیحِ الدجالِ
تی احدُکم فیقالُ لہ ما علمُک بہذا الرجلِ
اما المؤمنُ او قال الموقنُ شکّ ہشامٌ فیقولُ
ہو رسولُ اللہِ صلی اللہُ علیہِ وسلم ہو محمدٌ
جاءَنا بالبیّنٰتِ والہُدی فآمنّا واجبنا واتّبعنا
وصدّقنا فیقالُ لہ نَم صالحًا قد کنّا نعلمُ ان
کنتَ لمؤمنًا بہ واما المنافقُ او المرتابُ شکّ
ہشامٌ فیقالُ لہ ما علمُک بہذا الرجلِ فیقولُ لا
ادری سمعتُ الناسَ یقولون شیئًا فقلتُ قال
ہشامٌ فلقد قالت لی فاطمۃُ فاوعیتُہ غیرَ انّہا
ذکرت ما یُغلَّظُ علیہِ۔

۸۷۔ حدثنا محمدُ بنُ معمرٍ قال حدثنا
ابو عاصمٍ عن جریرِ بنِ حازمٍ قال سمعتُ الحسنَ
یقولُ حدثنا عمرُو بنُ تغلبَ انّ رسولَ اللہِ صلی
اللہُ علیہِ وسلم اُتی بمالٍ او سبیٍ فقسمہ فاعطی
رجالًا وترک رجالًا فبلغہ انّ الذین ترک
عتبوا فحمِدَ اللہَ ثم اثنی علیہِ ثم قال اما بعدُ فواللہِ

پاس آئی اور لوگ نماز پڑھ رہے تھے میں نے کہا لوگوں کو کیا ہو گیا ہے تو انہوں نے آسمان کی طرف اپنے سر سے اشارہ کیا میں نے کہا کوئی نشانی ہے تو انہوں نے اپنے سر سے اشارہ کیا یعنی ہاں کہا۔ پھر کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز بہت طویل پڑھی، یہاں تک کہ مجھے غشی آنے لگی میرے پہلو میں پانی کی ایک مشک تھی اسے میں نے کھولا اور اس سے پانی لے کر اپنے سر پر ڈالنے لگی اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے اس حال میں کہ آفتاب روشن ہو چکا تھا پھر خطبہ دیا اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی جس کا وہ مستحق ہے پھر اس کے بعد اما بعد فرمایا انصار کی کچھ عورتوں نے شور و غل شروع کیا تو میں انہیں خاموش کرنے کے لئے ان کی طرف متوجہ ہوئی اسماء کہتی ہیں کہ میں نے عائشہ سے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا ہو عائشہ رضہ نے کہا کہ آپؐ نے فرمایا نہیں ہے کوئی چیز ایسی جو مجھے نہ دکھائی گئی ہو مگر میں نے اسے آج اپنی جگہ پر دیکھ لیا یہاں تک کہ جنت اور دوزخ بھی دیکھ لیا، اور میری طرف وحی کی گئی کہ قبر میں تمہیں فتنہ مسیح دجال کے قریب قریب یا اس کے مثل آزمایا جائے گا تمہارے پاس ایک شخص لایا جائے گا اور اس کے متعلق سوال کیا جائے گا کہ اس شخص کے متعلق تم کیا جانتے ہو۔ جو شخص مومن یا موقن، ہشام کو شک ہے کہ مومن کے یا موقن کے الفاظ کہے، ہوگا وہ کہے گا کہ یہ اللہ کے رسول محمدؐ صلعم ہیں ہمارے پاس ہدایت کی باتیں اور کھلی دلیلیں لے کر آئے تو ہم ایمان لائے قبول کیا ان کی پیروی اور تصدیق کی پھر اس شخص سے کہا جائے گا کہ اے مرد صالح سو جا ہم تو جانتے تھے کہ تو مومن تھا اور جو لوگ منافق یا شک کرنے والے ہشام کو شک ہوا کہ منافق کے یا مرتاب کے الفاظ کہے ہیں گے اور پوچھا جائے گا کہ تم اس شخص کے متعلق کیا جانتے ہو تو وہ کہے گا کہ میں کچھ نہیں جانتا لوگوں کو کچھ کہتے ہوئے میں نے سنا تھا وہی میں نے کہہ دیا ہشام کا بیان ہے کہ فاطمہ بنت منذر نے کہا، میں نے انہیں یاد رکھا، بجز اس کے کہ منافقوں پر کی جانے والی سختیاں جو انہوں نے بیان کی،

محمد بن معمر، ابو عاصم، جریر بن حازم، حسن بصری، عمرو بن تغلب روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ مال یا قیدی لائے گئے تو آپؐ نے کچھ لوگوں کو دیا اور کچھ لوگوں کو نہیں دیا آپؐ کو خبر ملی کہ جن لوگوں کو نہیں دیا وہ ناراض ہیں تو آپؐ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی پھر فرمایا اما بعد، بخدا میں کسی کو دیتا ہوں اور کسی کو نہیں دیتا اور جسے میں نہیں دیتا ہوں وہ میرے نزدیک اس سے

قَالَ اَخْبَرَنِی ابْنُ اَنَسٍ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ جِذْعٌ يَقُوْمُ عَلَيْهِ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا وُضِعَ لَهُ الْمِنْبَرُ سَمِعْنَا لِلْجِذْعِ مِثْلَ اَصْوَاتِ الْعِشَارِ حَتّٰى نَزَلَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَ يَدَهٗ عَلَيْهِ وَقَالَ سُلَيْمَانُ عَنْ يَحْيٰى اَخْبَرَنِی حَفْصُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَنَسٍ سَمِعَ جَابِرًا،

تھا جس پر کھڑے ہو کر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خطبہ دیتے تھے جب ان کے لئے منبر تیار کیا گیا تو ہم نے اس تنہ میں ایسی آواز رونے کی سنی جیسے دس مہینے کی حاملہ اونٹنی آواز کرتی ہے یہاں تک کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اترے اور اپنا دستِ مبارک اس پر رکھا اور سلیمان نے بہ سند یحییٰ، حفص بن عبید اللہ بن انس جابرؓ اس حدیث کو روایت کیا،

۸۷۰ - حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِیْ اِيَاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ مَنْ جَاءَ اِلَى الْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ،

آدم بن ابی ایاس، ابن ابی ذئب، زہری، سالم اپنے والد عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو منبر پر خطبہ دیتے ہوئے سنا اس میں آپؐ نے یہ فرمایا کہ جو شخص جمعہ کی نماز کے لئے آئے تو چاہیئے کہ غسل کرلے،

باب ۵۸۱ الْخُطْبَةِ قَائِمًا وَقَالَ اَنَسٌ بَيْنَا النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَائِمًا،

کھڑے ہو کر خطبہ دینے کا بیان اور انسؓ نے کہا کہ ایک مرتبہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ دے رہے تھے.

۸۷۱ - حَدَّثَنِیْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيْرِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَقْعُدُ ثُمَّ يَقُوْمُ كَمَا تَفْعَلُوْنَ الْاٰنَ

عبید اللہ بن عمر قواریری، خالد بن حارث، عبید اللہ بن عمر، نافع، ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ پڑھتے تھے، پھر بیٹھتے، پھر کھڑے ہوتے تھے، جیسا کہ تم کرتے ہو،

باب ۵۸۲ اِسْتِقْبَالِ النَّاسِ الْاِمَامَ اِذَا خَطَبَ وَاسْتَقْبَلَ ابْنُ عُمَرَ وَاَنَسٌ الْاِمَامَ

لوگوں کا امام کی طرف منہ کر کے بیٹھنے کا بیان جب وہ خطبہ پڑھے اور ابن عمرؓ اور انسؓ امام کی طرف متوجہ ہوتے،

۸۷۲ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ هِلَالِ بْنِ اَبِیْ مَيْمُوْنَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِیَّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى الْمِنْبَرِ وَجَلَسْنَا حَوْلَهٗ،

معاذ بن فضالہ، ہشام، یحییٰ، ہلال بن ابی میمونہ، عطاء بن یسار، حضرت ابو سعید خدری روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ایک دن منبر پر بیٹھے، اور ہم لوگ آپؐ کے ارد گرد بیٹھے

باب ۵۸۳ مَنْ قَالَ فِیْ خُطْبَةٍ بَعْدَ الثَّنَاءِ اَمَّا بَعْدُ رَوَاهُ عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

اس شخص کا بیان جس نے ثناء کے بعد خطبہ میں اما بعد کہا اس کو عکرمہ نے ابن عباسؓ سے اور انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا،

۸۷۳ - وَقَالَ مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ قَالَ اَخْبَرَتْنِیْ فَاطِمَةُ بِنْتُ الْمُنْذِرِ عَنْ

محمود، اسامہ، ہشام بن عروہ، فاطمہ بنت منذر اسماء بنت ابی بکرؓ روایت کرتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ کے

عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ اِنَّ الْاَذَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ كَانَ اَوَّلُهُ حِيْنَ يَجْلِسُ الْاِمَامُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِي بَكْرٍ وَّعُمَرَ فَلَمَّا كَانَ فِي خِلَافَةِ عُثْمَانَ وَكَثُرُوْا اَمَرَ عُثْمَانُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِالْاَذَانِ الثَّالِثِ فَاُذِّنَ بِهٖ عَلَى الزَّوْرَاءِ فَثَبَتَ الْاَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ،

روایت کرتے ہیں کہ میں نے سائب بن یزید کو کہتے ہوئے سنا، کہ جمعہ کے دن پہلی اذان اس وقت ہوتی تھی جب کہ امام جمعہ کے دن منبر پر بیٹھ جاتا تھا، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ وعمرؓ کے زمانہ تک یہی حال رہا، پھر جب حضرت عثمانؓ کی خلافت کا زمانہ آیا اور لوگ بہت زیادہ ہو گئے تو حضرت عثمانؓ نے جمعہ کے دن تیسری اذان کا حکم دیا اور زوراء پر اذان دی گئی. پھر یہ سلسلہ قائم رہا،

بَابٌ ٥ اَلْخُطْبَةُ عَلَى الْمِنْبَرِ وَقَالَ اَنَسٌ خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ،

منبر پر خطبہ پڑھنے کا بیان، اور انسؓ نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے منبر پر خطبہ پڑھا،

٨٦٨ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيُّ الْقُرَشِيُّ الْاِسْكَنْدَرَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَازِمِ بْنُ دِيْنَارٍ اَنَّ رِجَالًا اَتَوْا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ وَقَدِ امْتَرَوْا فِي الْمِنْبَرِ مِمَّا عُوْدُهٗ فَسَاَلُوْهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَعْرِفُ مِمَّا هُوَ وَلَقَدْ رَاَيْتُهٗ اَوَّلَ يَوْمٍ وُّضِعَ وَاَوَّلَ يَوْمٍ جَلَسَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى فُلَانَةَ امْرَاَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ قَدْ سَمَّاهَا سَهْلٌ مُّرِيْ غُلَامَكِ النَّجَّارَ اَنْ يَّعْمَلَ لِيْ اَعْوَادًا اَجْلِسُ عَلَيْهِنَّ اِذَا كَلَّمْتُ النَّاسَ فَاَمَرَتْهُ فَعَمِلَهَا مِنْ طَرْفَاءِ الْغَابَةِ ثُمَّ جَاءَ بِهَا فَاَرْسَلَتْ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ بِهَا فَوُضِعَتْ هٰهُنَا ثُمَّ رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى عَلَيْهَا وَكَبَّرَ وَهُوَ عَلَيْهَا ثُمَّ رَكَعَ وَهُوَ عَلَيْهَا ثُمَّ نَزَلَ الْقَهْقَرٰى فَسَجَدَ فِيْ اَصْلِ الْمِنْبَرِ ثُمَّ عَادَ فَلَمَّا فَرَغَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا صَنَعْتُ هٰذَا لِتَاْتَمُّوْا بِيْ وَلِتَعَلَّمُوْا صَلَاتِيْ

قتیبہ بن سعید، یعقوب بن عبدالرحمن بن محمد بن عبداللہ بن عبدالقاری قرشی، اسکندرانی، ابوحازم بن دینار روایت کرتے ہیں کہ کچھ لوگ سہل بن ساعدی کے پاس آئے اور وہ اختلاف کر رہے تھے منبر کے متعلق کہ اس کی لکڑی کس درخت کی تھی تو ان لوگوں نے ان (سہل بن ساعدی) سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ واللہ میں جانتا ہوں کہ منبر کس درخت کی لکڑی کا تھا اور بخدا میں نے پہلے ہی دن اس کو دیکھا تھا جب وہ رکھا گیا تھا اور سب سے پہلے دن جب اس پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بیٹھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے انصار کی فلاں عورت (جس کا سہل نے نام بھی بیان کیا) کے پاس کہلا بھیجا کہ تم اپنے ...... بڑھئی لڑکے کو حکم دو کہ وہ میرے واسطے ایسی لکڑیاں بنادے کہ جب میں لوگوں سے مخاطب ہوں تو اس پر بیٹھوں چنانچہ اس عورت نے اس لڑکے کو اس کے بنانے کا حکم دیا تو غابہ کے جھاؤ کی درخت کا بنایا پھر اس عورت کے پاس لیکر آیا تو اس عورت نے رسول اللہ صلعم کے پاس اس کو بھیجدیا آپؐ نے حکم دیا تو وہاں رکھا گیا پھر میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس پر نماز پڑھی اور تکبیر کہی پھر اسی پر رکوع بھی کیا بعدازاں الٹے پاؤں پھرے اور منبر کی جڑ میں سجدہ کیا پھر واپس اپنی جگہ پر گئے جب فارغ ہوئے، تو لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ اے لوگو میں نے ایسا اس لئے کیا کہ تم میری اقتدار کرو اور میری نماز سیکھ لو،

٨٦٩ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ

سعید بن ابی مریم، محمد بن جعفر بن ابی کثیر، یحییٰ بن سعید ابن انس، جابر بن عبداللہ روایت کرتے ہیں کہ ایک کھجور کا تنہ

۸۶۴ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ أَبِي سَلَمَةَ الْمَاجِشُونُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّ الَّذِي زَادَ التَّأْذِينَ الثَّالِثَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ حِينَ كَثُرَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ وَلَمْ يَكُنْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُؤَذِّنٌ غَيْرَ وَاحِدٍ وَكَانَ التَّأْذِينُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ حِينَ يَجْلِسُ الْإِمَامُ يَعْنِي عَلَى الْمِنْبَرِ،

ابونعیم، عبدالعزیز بن ابی سلمہ، ماجشون، زہری، سائب بن یزید روایت کرتے ہیں کہ جب اہل مدینہ کی تعداد زیادہ ہو گئی اس وقت جمعہ کے دن تیسری اذان کا اضافہ جنہوں نے کیا وہ حضرت عثمان تھے، اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد میں بجز ایک کے کوئی موذن نہ ہوتا تھا اور جمعہ کے دن اذان اس وقت ہوتی تھی جب امام منبر پر بیٹھتا تھا،

بَابُ ۵۷۷ يُجِيبُ الْإِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ إِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ

جب اذان کی آواز سنے تو امام منبر پر جواب دے،

۸۶۵ - حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ جَالِسٌ عَلَى الْمِنْبَرِ أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ وَأَنَا قَالَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ وَأَنَا فَلَمَّا أَنْ قَضَى التَّأْذِينَ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى هَذَا الْمَجْلِسِ حِينَ أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ يَقُولُ مَا سَمِعْتُمْ مِنِّي مِنْ مَقَالَتِي

ابن مقاتل، عبداللہ، ابوبکر بن عثمان بن سہل بن حنیف ابو امامہ بن سہل بن حنیف بیان کرتے ہیں کہ جب موذن نے اذان کہی تو میں نے معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کو منبر پر ہی جواب دیتے ہوئے سنا چنانچہ جب موذن نے اللہ اکبر اللہ اکبر کہا تو معاویہ رض نے بھی اللہ اکبر اللہ اکبر کہا پھر موذن نے اشہد ان لا الٰہ الا اللہ کہا، تو معاویہ رض نے کہا وَاَنَا (یعنی میں بھی) پھر موذن نے کہا اشہد ان محمدا رسول اللہ تو معاویہ رض نے کہا وَاَنَا (یعنی میں بھی) جب اذان ختم ہو گئی تو معاویہ رض نے کہا کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اس جگہ پر موذن کے اذان دیتے وقت وہ چیز سنی جو تم نے مجھ کو کہتے ہوئے سنا،

بَابُ ۵۷۸ الْجُلُوسِ عَلَى الْمِنْبَرِ عِنْدَ التَّأْذِينِ

اذان دینے کے وقت منبر پر بیٹھنے کا بیان،

۸۶۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ أَخْبَرَهُ أَنَّ التَّأْذِينَ الثَّانِيَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَمَرَ بِهِ عُثْمَانُ حِينَ كَثُرَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ وَكَانَ التَّأْذِينُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ حِينَ يَجْلِسُ الْإِمَامُ،

یحیی بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب روایت کرتے ہیں کہ ان سے سائب بن یزید نے بیان کیا کہ جمعہ کے دن دوسری اذان کا حکم حضرت عثمان رض نے دیا جب کہ اہل مسجد کی تعداد بہت بڑھ گئی اور جمعہ کے دن اذان اس وقت ہوتی تھی جب کہ امام (منبر پر) بیٹھ جاتا تھا،

بَابُ ۵۷۹ التَّأْذِينِ عِنْدَ الْخُطْبَةِ،

خطبہ کے وقت اذان کہنے کا بیان،

۸۶۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا

محمد بن مقاتل، عبداللہ بن مبارک، یونس، زہری،

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ قَتَادَةَ لَا اَعْلَمُهٗ اِلَّا عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُوْا حَتّٰی تَرَوْنِیْ وَعَلَیْكُمُ السَّكِیْنَةُ،

اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ جب تک تم لوگ مجھے دیکھ نہ لو اس وقت تک کھڑے نہ ہوا کرو اور تم اطمینان کو اپنے اوپر لازم کر لو،

باب ۵۷۳ لَا یُفَرِّقُ بَیْنَ اثْنَیْنِ یَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن دو آدمیوں کو جدا کر کے ان کے درمیان نہ بیٹھے،

۸۶۱ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِیْدِ نِ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ ابْنِ وَدِیْعَةَ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اغْتَسَلَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَتَطَهَّرَ بِمَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ ثُمَّ ادَّهَنَ اَوْ مَسَّ مِنْ طِیْبٍ ثُمَّ رَاحَ وَلَمْ یُفَرِّقْ بَیْنَ اثْنَیْنِ فَصَلّٰی مَا كُتِبَ لَهٗ ثُمَّ اِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ اَنْصَتَ غُفِرَ لَهٗ مَا بَیْنَهٗ وَبَیْنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰی،

عبدان، عبد اللہ، ابن ابی ذئب، سعید مقبری، ابو سعید ابن ودیعہ، سلمان فارسی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے جمعہ کے دن غسل کیا اور جس قدر ممکن ہو پاکی حاصل کرے پھر تیل لگائے یا خوشبو ملے اور مسجد میں اس طرح جائے کہ دو آدمیوں کو جدا کر کے ان کے درمیان نہ بیٹھے اور جس قدر اس کی قسمت میں تھا نماز پڑھے پھر جب امام خطبہ کے لئے نکلے تو خاموش رہے تو اس جمعہ سے لے کر دوسرے جمعہ تک کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں،

باب ۵۷۴ لَا یُقِیْمُ الرَّجُلُ اَخَاهُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَیَقْعُدُ فِیْ مَكَانِهٖ،

کوئی شخص جمعہ کے دن اپنے بھائی کو اٹھا کر اس کی جگہ پر نہ بیٹھے،

۸۶۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ سَلَامٍ قَالَ اَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ یَزِیْدَ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ یَقُوْلُ نَهَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّقِیْمَ الرَّجُلُ اَخَاهُ مِنْ مَقْعَدِهٖ وَیَجْلِسَ فِیْهِ قُلْتُ لِنَافِعٍ اَلْجُمُعَةَ قَالَ الْجُمُعَةَ وَغَیْرَهَا،

محمد بن سلام، مخلد بن یزید، ابن جریج، نافع، ابن عمر رض روایت کرتے ہیں، کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اس بات سے کہ کوئی شخص اپنے بھائی کو اس کے بیٹھنے کی جگہ سے ہٹا کر اس کی جگہ پر بیٹھے، میں نے نافع سے پوچھا کہ کیا یہ جمعہ کا حکم ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ جمعہ اور غیر جمعہ دونوں کا یہی حکم ہے،

باب ۵۷۵ الْاَذَانِ یَوْمَ الْجُمُعَةِ،

جمعہ کے دن اذان دینے کا بیان،

۸۶۳ - حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنِ السَّائِبِ ابْنِ یَزِیْدَ قَالَ كَانَ النِّدَاءُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ اَوَّلُهٗ اِذَا جَلَسَ الْاِمَامُ عَلَی الْمِنْبَرِ عَلٰی عَهْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِیْ بَكْرٍ وَعُمَرَ فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ وَكَثُرَ النَّاسُ زَادَ النِّدَاءَ الثَّالِثَ عَلَی الزَّوْرَاءِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الزَّوْرَاءُ مَوْضِعٌ بِالسُّوْقِ بِالْمَدِیْنَةِ،

آدم، ابن ابی ذئب، زہری، سائب بن یزید روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رض و عمر رض کے عہد میں جمعہ کے دن پہلی اذان اس وقت کہی جاتی تھی جب امام منبر پر بیٹھ جاتا تھا جب حضرت عثمان رض کا زمانہ آیا اور لوگ زیادہ ہو گئے تو تیسری اذان مقام زوراء میں زیادہ کی گئی ابو عبد اللہ (بخاری) نے کہا کہ زوراء مدینہ کے بازار میں ایک مقام ہے،

باب ۵۷۶ الْمُؤَذِّنِ الْوَاحِدِ یَوْمَ الْجُمُعَةِ،

جمعہ کے دن ایک مؤذن کے اذان دینے کا بیان

بِالصَّلٰوۃِ وَاِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ اَبْرَدَ بِالصَّلٰوۃِ یَعْنِی الْجُمُعَۃَ فَقَالَ یُوْنُسُ بْنُ بُکَیْرٍ اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلْدَۃَ وَقَالَ بِالصَّلٰوۃِ وَلَمْ یَذْکُرِ الْجُمُعَۃَ فَقَالَ بِشْرُ بْنُ ثَابِتٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَلْدَۃَ صَلّٰی بِنَا اَمِیْرُ الْجُمُعَۃِ ثُمَّ قَالَ لِاَنَسٍ کَیْفَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی الظُّهْرَ،

تھے اور یونس بن بکیر کا بیان ہے کہ ابو خلدہ نے ہم سے بالصلوٰۃ کا لفظ بیان کیا اور جمعہ کا لفظ نہیں بیان کیا اور بشر بن ثابت نے کہا کہ ہم سے ابو خلدہ نے بیان کیا کہ ہمیں امیر نے جمعہ کی نماز پڑھائی پھر انسؓ سے پوچھا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز کس طرح پڑھتے تھے،

باب ۵۷۲ الْمَشْیُ اِلَی الْجُمُعَۃِ وَقَوْلِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ وَمَنْ قَالَ السَّعْیُ الْعَمَلُ وَالذَّھَابُ لِقَوْلِہٖ تَعَالٰی وَسَعٰی لَھَا سَعْیَھَا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ یَحْرُمُ الْبَیْعُ حِیْنَئِذٍ وَقَالَ عَطَاءٌ تَحْرُمُ الصِّنَاعَاتُ کُلُّھَا وَقَالَ اِبْرَاھِیْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّھْرِیِّ اِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَھُوَ مُسَافِرٌ فَعَلَیْہِ اَنْ یَّشْھَدَ

جمعہ کی نماز کے لئے جانے کا بیان اور اللہ بزرگ و برتر کا قول کہ ذکر الٰہی کی طرف دوڑو اور بعض کا قول ہے کہ سعی سے مراد عمل کرنا اور چلنا ہے اس کی دلیل ارشادِ باری وَسَعٰی لَھَا سَعْیَھَا، اور ابنِ عباسؓ نے فرمایا کہ اس وقت خرید و فروخت حرام ہے عطاء کا قول ہے کہ تمام کام حرام ہیں اور ابراہیم بن سعد سے نقل کیا کہ جب مؤذن جمعہ کے دن اذان دے اور کوئی مسافر ہو تو اس پر جمعہ کی نماز کے لئے حاضر ہونا واجب ہے،

۸۵۸ - حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِیْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَایَۃُ بْنُ رِفَاعَۃَ قَالَ اَدْرَکَنِیْ اَبُوْ عَبْسٍ وَاَنَا اَذْھَبُ اِلَی الْجُمُعَۃِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاہُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ حَرَّمَہُ اللّٰہُ عَلَی النَّارِ،

علی بن عبداللہ، ولید بن مسلم، یزید بن ابی مریم، عبایہ بن رافع روایت کرتے ہیں کہ میں جمعہ کی نماز کے لئے جا رہا تھا، تو مجھ سے ابو عبس ملے اور کہا، کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس کے دونوں پاؤں راہِ خدا میں غبار آلود ہوں اس کو اللہ تعالیٰ دوزخ پر حرام کر دیتا ہے،

۸۵۹ - حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ قَالَ حَدَّثَنِی الزُّھْرِیُّ عَنْ سَعِیْدٍ وَاَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ سَلَمَۃَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا ھُرَیْرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَلَا تَاْتُوْھَا تَسْعَوْنَ وَاْتُوْھَا تَمْشُوْنَ وَعَلَیْکُمُ السَّکِیْنَۃُ فَمَا اَدْرَکْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَکُمْ فَاَتِمُّوْا.

آدم، ابنِ ابی ذئب، زہری، سعید و ابی سلمہ، ابوہریرہؓ ابو الیمان، شعیب، زہری، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب نماز کی تکبیر کہی جائے تو نماز کے لئے دوڑتے ہوئے نہ جاؤ بلکہ آہستگی سے چلتے ہوئے آؤ اور اطمینان تم پر لازم ہے جتنی نماز پاؤ پڑھ لو، اور جو نہ ملے اس کو پورا کر لو،

۸۶۰ - حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ قُتَیْبَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْمُبَارَکِ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ

عمرو بن علی، ابو قتیبہ، علی بن مبارک، یحییٰ بن ابی کثیر، عبداللہ بن ابی قتادہ، اپنے والد ابو قتادہ سے اور وہ نبی کریم صلے

ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ النَّاسُ يَنْتَابُونَ الْجُمُعَةَ مِنْ مَنَازِلِهِمْ وَالْعَوَالِي فَيَأْتُونَ فِي الْغُبَارِ يُصِيبُهُمُ الْغُبَارُ وَالْعَرَقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُمُ الْعَرَقُ فَأَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْسَانٌ مِنْهُمْ وَهُوَ عِنْدِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّكُمْ تَطَهَّرْتُمْ لِيَوْمِكُمْ هٰذَا۔

عبید اللہ بن ابی جعفر، محمد بن جعفر بن زبیر، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ام المومنین روایت کرتی ہیں کہ لوگ جمعہ کے دن اپنے گھروں اور عوالی سے باری باری آتے تھے وہ گرد میں چلتے تو انہیں گرد لگ جاتی اور پسینہ بہنے لگتا ان میں سے ایک شخص رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ میرے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کاش تم آج کے دن صفائی حاصل کرتے (یعنی غسل کر لیتے تو اچھا ہوتا)

باب ۵۷ وَقْتُ الْجُمُعَةِ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَذٰلِكَ يُذْكَرُ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَالنُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ وَعَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ

جمعہ کا وقت آفتاب ڈھل جانے پر ہونا چاہیے عمرؓ، علیؓ، نعمان بن بشیرؓ اور عمرو بن حریثؓ سے اسی طرح منقول ہے،

۸۵۴ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَنَّهُ سَأَلَ عَمْرَةَ عَنِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ النَّاسُ مَهَنَةَ أَنْفُسِهِمْ وَكَانُوا إِذَا رَاحُوا إِلَى الْجُمُعَةِ رَاحُوا فِي هَيْئَتِهِمْ فَقِيلَ لَهُمْ لَوِ اغْتَسَلْتُمْ،

عبدان، عبداللہ، یحییٰ بن سعید روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے عمرہؓ سے جمعہ کے دن غسل کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ حضرت عائشہؓ فرماتی تھیں کہ لوگ اپنا کام کاج خود کیا کرتے تھے جب جمعہ کی نماز کی طرف جاتے تو اسی ہیئت میں جاتے تو ان سے کہا گیا کہ کاش تم غسل کر لیتے،

۸۵۵ ۔ حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْجُمُعَةَ حِينَ تَمِيلُ الشَّمْسُ۔

شریح بن نعمان، فلیح بن سلیمان، عثمان بن عبدالرحمن بن عثمان تیمی، حضرت انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس وقت جمعہ کی نماز پڑھتے، جب آفتاب ڈھل جاتا،

۸۵۶ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُبَكِّرُ بِالْجُمُعَةِ وَنَقِيلُ بَعْدَ الْجُمُعَةِ،

عبدان، عبداللہ، حمید، حضرت انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ جمعہ کے دن سویرے نکلتے اور جمعہ کی نماز کے بعد لیٹتے تھے،

باب ۵۸ إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن سخت گرمی پڑنے کا بیان،

۸۵۷ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو خَلْدَةَ هُوَ خَالِدُ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَدَّ الْبَرْدُ بَكَّرَ

محمد بن ابی بکر مقدمی، حرمی بن عمارہ، ابو خلدہ، خالد بن دینار، حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ جب سردی بہت زیادہ ہوتی تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نماز سویرے پڑھتے اور جب گرمی بہت زیادہ ہوتی تو نماز یعنی جمعہ کی نماز ٹھنڈے وقت میں پڑھتے

٨٥٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ قَالَ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ائْذَنُوا لِلنِّسَاءِ بِاللَّيْلِ إِلَى الْمَسَاجِدِ،

عبداللہ بن محمد، شبابہ، ورقاء، عمرو بن دینار، مجاہد ابن عمر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ عورتوں کو مسجد میں رات کے وقت جانے کی اجازت دیدو،

٨٥١ - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَتِ امْرَأَةٌ لِعُمَرَ تَشْهَدُ صَلٰوةَ الصُّبْحِ وَالْعِشَاءِ فِي الْجَمَاعَةِ فِي الْمَسْجِدِ فَقِيلَ لَهَا لِمَ تَخْرُجِينَ وَقَدْ تَعْلَمِينَ أَنَّ عُمَرَ يَكْرَهُ ذٰلِكَ وَيَغَارُ قَالَتْ وَمَا يَمْنَعُهُ أَنْ يَنْهَانِي قَالَ يَمْنَعُهُ قَوْلُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُوا إِمَاءَ اللّٰهِ مَسَاجِدَ اللّٰهِ،

یوسف بن موسیٰ، ابواسامہ، عبیداللہ بن عمرؓ، نافع، ابن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ کی ایک عورت فجر اور عشاء کی نماز کے لئے مسجد میں جماعت میں شریک ہوتی تھی تو اس سے کہا گیا کہ تم کیوں باہر نکلتی ہو حالانکہ تمہیں معلوم ہے کہ عمرؓ اس کو برا سمجھتے ہیں اور انہیں اس پر غیرت لاحق ہوتی ہے تو اس عورت نے کہا کہ پھر انہیں کونسی چیز اس بات سے روکتی ہے کہ مجھے اس سے منع کریں لوگوں نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان اس سے مانع ہے کہ اللہ کی لونڈیوں کو اللہ کی مسجدوں سے نہ روکو،

٥٢ باب ٥٦٨ الرُّخْصَةِ إِنْ لَمْ يَحْضُرِ الْجُمُعَةَ فِي الْمَطَرِ،

بارش ہو رہی ہو، تو جمعہ میں حاضر نہ ہونے کی اجازت کا بیان،

٨٥٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ صَاحِبُ الزِّيَادِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ ابْنُ عَمِّ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لِمُؤَذِّنِهِ فِي يَوْمٍ مَطِيرٍ إِذَا قُلْتَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ فَلَا تَقُلْ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ قُلْ صَلُّوا فِي بُيُوتِكُمْ فَكَأَنَّ النَّاسَ اسْتَنْكَرُوا فَقَالَ فَعَلَهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي إِنَّ الْجُمُعَةَ عَزْمَةٌ وَإِنِّي كَرِهْتُ أَنْ أُحْرِجَكُمْ فَتَمْشُونَ فِي الطِّينِ وَالدَّحْضِ

مسدد، اسمٰعیل، عبدالحمید صاحب الزیادی، عبداللہ بن حارث (محمد بن سیرین کے چچازاد بھائی) روایت کرتے ہیں کہ ابن عباسؓ نے بارش کے دن اپنے موذن سے کہا کہ جب تم اشہد ان محمدا رسول اللہ کہہ چکو تو (اس کے بعد) حی علی الصلوۃ نہ کہو بلکہ صلوا فی بیوتکم (اپنے گھروں میں نماز پڑھ لو) لوگوں کو اس بات پر تعجب ہوا تو انہوں نے کہا کہ یہ اس شخص نے کیا ہے جو مجھ سے بہتر تھے اور نماز جمعہ اگرچہ فرض ہے، لیکن مجھے یہ پسند نہیں کہ تمہیں نکالوں تاکہ تم کیچڑ اور مٹی میں چلو،

باب ٥٦٩ مِنْ أَيْنَ تُؤْتَى الْجُمُعَةُ وَعَلَى مَنْ تَجِبُ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى إِذَا نُودِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَقَالَ عَطَاءٌ إِذَا كُنْتَ فِي قَرْيَةٍ جَامِعَةٍ فَنُودِيَ بِالصَّلٰوةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَحَقٌّ عَلَيْكَ أَنْ تَشْهَدَهَا سَمِعْتَ النِّدَاءَ أَوْ لَمْ تَسْمَعْهُ وَكَانَ أَنَسٌ فِي قَصْرِهِ أَحْيَانًا يُجَمِّعُ وَأَحْيَانًا لَا يُجَمِّعُ وَهُوَ بِالزَّاوِيَةِ عَلَى فَرْسَخَيْنِ،

نماز جمعہ کے لئے کتنی دور سے آنا چاہیئے اور کن پر جمعہ واجب ہے، اللہ تعالیٰ کے اس قول کی بناء پر کہ جب جمعہ کے دن نماز کے لئے اذان کہی جائے الخ اور عطاء نے کہا کہ جب تم کسی ایسے شہر میں ہو جہاں جمعہ کی نماز ہوتی ہو اور جمعہ کی نماز کے لئے اذان کہی جائے تو تم پر اس کے لئے حاضر ہونا واجب ہے خواہ تم اذان کی آواز سنو یا نہ سنو اور انس اپنے مکان میں کبھی جمعہ کی نماز پڑھتے اور کبھی نہ پڑھتے اور ان کا گھر شہر (بصرہ) کے ایک گوشہ میں دو میل کے فاصلہ پر تھا،

٨٥٣ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ

احمد بن صالح، عبداللہ بن وہب، عمرو بن

وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِي أَهْلِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا وَمَسْئُولَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا وَالْخَادِمُ رَاعٍ فِي مَالِ سَيِّدِهِ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ قَالَ وَحَسِبْتُ أَنْ قَدْ قَالَ وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِي مَالِ أَبِيهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ

باب ۵۶۷ هَلْ عَلَى مَنْ لَا يَشْهَدُ الْجُمُعَةَ غُسْلٌ مِنَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ وَغَيْرِهِمْ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ إِنَّمَا الْغُسْلُ عَلَى مَنْ تَجِبُ عَلَيْهِ الْجُمُعَةُ

۸۴۷ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ جَاءَ مِنْكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ،

۸۴۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ

۸۴۹ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَيْدَ أَنَّهُمْ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَأُوتِينَا مِنْ بَعْدِهِمْ هَذَا الْيَوْمُ الَّذِي اخْتَلَفُوا فِيهِ فَهَدَانَا اللَّهُ لَهُ فَغَدًا لِلْيَهُودِ وَبَعْدَ غَدٍ لِلنَّصَارَى فَسَكَتَ ثُمَّ قَالَ حَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ أَنْ يَغْتَسِلَ فِي كُلِّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ يَوْمًا يَغْسِلُ فِيهِ رَأْسَهُ وَجَسَدَهُ رَوَاهُ أَبَانُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلَّهِ تَعَالَى عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ حَقٌّ أَنْ يَغْتَسِلَ فِي كُلِّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ يَوْمًا

کی رعیت کے متعلق بازپرس ہوگی آدمی اپنے اہل پر نگراں ہے اور اس سے اس کی رعیت کے متعلق پوچھا جائے گا عورت اپنے شوہر کے گھر میں نگراں ہے اس سے اس کی رعیت کے متعلق بازپرس ہوگی خادم اپنے آقا کے مال کا محافظ ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں پرسش ہوگی ابن شہاب نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ شاید یہ بھی کہا کہ مرد اپنے باپ کے مال کا نگہبان ہے اور اس سے اس کی رعیت کے متعلق پوچھا جائے گا اور تم میں سے ہر شخص نگہبان ہے اور ہر شخص سے اس کی رعیت کے متعلق پرسش ہوگی

جو جمعہ میں شریک نہ ہوں، یعنی بچے اور عورتیں وغیرہ، تو کیا ان لوگوں پر بھی غسل واجب ہے ابن عمرؓ نے کہا ہے کہ غسل انہیں پر واجب ہے جن پر جمعہ واجب ہے،

ابوالیمان، شعیب، زہری، سالم بن عبداللہ، عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تم میں سے جو شخص جمعہ کی نماز کے لئے آئے تو وہ غسل کرلے،

عبداللہ بن مسلمہ، مالک، صفوان بن سلیم، عطاء بن یسار، ابوسعید خدریؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کے دن غسل کرنا، ہر بالغ مرد پر واجب ہے،

مسلم بن ابراہیم، وہیب، ابن طاؤس، ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم آنے میں آخری ہیں لیکن قیامت میں سب سے آگے ہوں گے، بجز اس کے کہ انہیں ہم سے پہلے کتاب دی گئی اور ہمیں بعد میں کتاب ملی چنانچہ یہی وہ دن ہے جس کے متعلق انہوں نے اختلاف کیا لیکن ہمیں اللہ نے ہدایت دی تو کل (یعنی سنیچر) کا دن یہود کے لئے ہے اور کل کے بعد (یعنی اتوار) کا دن نصاریٰ کے لئے ہے پھر تھوڑی دیر خاموش رہے اور فرمایا کہ ہر مسلمان پر واجب ہے کہ سات دن میں ایک دن غسل کرے اس طرح کہ اپنا سر اور اپنا جسم دھوئے اور اس حدیث کو ابان بن صالح نے بھی بہ سند مجاہد، طاؤس، ابوہریرہؓ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ہر مسلم پر حق ہے کہ ہر سات دن میں ایک دن غسل کرے

بِلَالٍ قَالَ قَالَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَمَعَهُ سِوَاكٌ يَسْتَنُّ بِهِ فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ أَعْطِنِي هٰذَا السِّوَاكَ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ فَأَعْطَانِيهِ فَقَصَمْتُهُ ثُمَّ مَضَغْتُهُ فَأَعْطَيْتُهُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَنَّ بِهِ وَهُوَ مُسْتَنِدٌ إِلَى صَدْرِي،

زبیر حضرت عائشہ رض روایت کرتی ہیں کہ عبدالرحمن بن ابی بکر آئے اور ان کے پاس ایک مسواک تھی جو وہ کیا کرتے تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس مسواک کو دیکھا تو میں نے ان سے کہا کہ اے عبدالرحمن مجھے یہ مسواک دیدو، انہوں نے وہ مسواک مجھے دیدی تو میں نے اسے توڑ ڈالا اور چبا ڈالا پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیا تو آپ نے اسے استعمال کیا اس حال میں کہ آپ میرے سینے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے،

باب ۵۶۵ مَا يُقْرَأُ فِي صَلٰوةِ الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ،

جمعہ کے دن فجر کی نماز میں کیا چیز پڑھی جائے،

۸۴۴ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ الٓمّٓ تَنْزِيلُ وَهَلْ أَتٰى عَلَى الْإِنْسَانِ،

ابونعیم، سفیان، سعد بن ابراہیم، عبدالرحمن بن ہرمز، ابوہریرہ رض روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن فجر کی نماز میں سورہ الم تنزیل اور ھل اتی علی الانسان (یعنی سورہ سجدہ اور سورہ دہر) تلاوت کرتے تھے،

باب ۵۶۶ الْجُمُعَةِ فِي الْقُرٰى وَالْمُدُنِ،

دیہاتوں اور شہروں میں جمعہ پڑھنے کا بیان،

۸۴۵ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ الضُّبَعِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ أَوَّلَ جُمُعَةٍ جُمِّعَتْ بَعْدَ جُمُعَةٍ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسْجِدِ عَبْدِ الْقَيْسِ بِجُوَاثٰى مِنَ الْبَحْرَيْنِ،

محمد بن مثنیٰ، ابو عامر عقدی، ابراہیم بن طہمان، ابوجمرہ ضبعی حضرت ابن عباس رض سے روایت کرتے ہیں، کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مسجد کے بعد سب سے پہلا جمعہ بحرین کے مقام جواثی میں (قبیلہ) عبدالقیس کی مسجد میں ادا کیا گیا،

۸۴۶ - حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَزَادَ اللَّيْثُ قَالَ يُونُسُ كَتَبَ رُزَيْقُ بْنُ حُكَيْمٍ إِلَى ابْنِ شِهَابٍ وَأَنَا مَعَهُ يَوْمَئِذٍ بِوَادِي الْقُرٰى هَلْ تَرٰى أَنْ أُجَمِّعَ وَرُزَيْقٌ عَامِلٌ عَلٰى أَرْضٍ يَعْمَلُهَا وَفِيهَا جَمَاعَةٌ مِنَ السُّودَانِ وَغَيْرِهِمْ وَرُزَيْقٌ يَوْمَئِذٍ عَلٰى أَيْلَةَ فَكَتَبَ ابْنُ شِهَابٍ وَأَنَا أَسْمَعُ يَأْمُرُهُ أَنْ يُجَمِّعَ يُخْبِرُهُ أَنَّ سَالِمًا حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْؤُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ الْإِمَامُ رَاعٍ

بشر بن محمد، عبداللہ، یونس، زہری، سالم، ابن عمر رض سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ تم میں سے ہر شخص نگران ہے لیث نے زیادتی کے ساتھ بیان کیا کہ یونس کا قول ہے کہ میں ان دنوں وادالقری میں ابن شہاب کے ساتھ تھا تو رزیق بن حکیم نے ابن شہاب کو لکھ بھیجا کہ کیا آپ کا خیال ہے، میں یہاں جمعہ قائم کروں، اور رزیق ایک زمین میں کاشت کاری کراتے تھے اور وہاں حبشیوں اور دیگر لوگوں کی ایک جماعت تھی اور رزیق ان دنوں ایلہ میں حاکم تھے تو ابن شہاب نے لکھا کہ جمعہ قائم کریں اور یہ حکم دیتے ہوئے میں سن رہا تھا اور انہوں نے خبر دی کہ سالم نے ان سے بیان کیا کہ عبداللہ بن عمر فرماتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ تم میں سے ہر شخص نگران ہے اور ہر شخص اس

مالک عن نافع عن عبد اللہ بن عمر ان عمر بن الخطاب رای حلۃ سیراء عند باب المسجد فقال یا رسول اللہ لو اشتریت ہذہ فلبستہا یوم الجمعۃ وللوفد اذا قدموا علیک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما یلبس ہذہ من لا خلاق لہ فی الآخرۃ ثم جاءت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منہا حلل فاعطی عمر بن الخطاب منہا حلۃ فقال عمر یا رسول اللہ کسوتنیہا وقد قلت فی حلۃ عطارد ما قلت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لم اکسکہا لتلبسہا فکساہا عمر بن الخطاب اخا لہ بمکۃ مشرکا،

عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ عمر بن خطابؓ نے ایک ریشمی حلہ مسجد نبویؐ کے پاس (فروخت ہوتے ہوئے) دیکھا تو کہا کہ یا رسول اللہؐ کاش آپؐ اس کو خرید لیتے تاکہ جمعہ کے دن اور وفد آنے کے وقت پہن لیتے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے وہی شخص پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں پھر اسی قسم کے چند حلے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو آپؐ نے ان میں سے ایک عمر بن خطابؓ کو (دیدیا) تو عمرؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ آپؐ نے مجھے یہ پہننے کو دیا حالاں کہ آپؐ حلہ عطارد کے بارے میں فرما چکے ہیں کہ اس کے پہننے والے کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تمہیں اس لئے نہیں دیا تھا کہ تم اسے پہنو۔ تو عمر بن خطابؓ نے اپنے ایک مشرک بھائی کو جو مکہ میں تھا پہننے کو دیدیا،

باب ۵۶۳ السواک یوم الجمعۃ وقال ابو سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم یستن،

جمعہ کے دن مسواک کرنے کا بیان اور ابو سعید نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ مسواک کرلے،

۸۴۰ - حدثنا عبد اللہ بن یوسف قال اخبرنا مالک عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لولا ان اشق علی امتی او لولا ان اشق علی الناس لامرتہم بالسواک مع کل صلوۃ،

عبد اللہ بن یوسف، مالک، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں اپنی امت کے لئے شاق نہ جانتا تو انہیں ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم دیتا،

۸۴۱ - حدثنا ابو معمر قال حدثنا عبد الوارث قال حدثنا شعیب بن الحبحاب قال حدثنی انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثرت علیکم فی السواک،

ابو معمر، عبد الوارث، شعیب بن حجاب، حضرت انس رضؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تم لوگوں سے مسواک کے متعلق بہت زیادہ بیان کیا ہے،

۸۴۲ - حدثنا محمد بن کثیر قال اخبرنا سفیان عن منصور وحصین عن ابی وائل عن ابی حذیفۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام من اللیل یشوص فاہ

محمد بن کثیر، سفیان، منصور و حصین، ابو وائل حضرت حذیفہ (رضی اللہ عنہ) روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب رات کو سوکر اٹھتے تو اپنا منہ مسواک سے صاف کر لیتے،

باب ۵۶۴ من تسوک بسواک غیرہ،

دوسرے کی مسواک سے مسواک کرنے کا بیان،

۸۴۳ - حدثنا اسمعیل قال حدثنی سلیمان بن

اسمعیل، سلیمان بن ہلال، ہشام بن عروہ، عروہ بن

يَحْيَى هُوَ ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ بَيْنَمَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِمَ تَحْتَبِسُونَ عَنِ الصَّلَاةِ فَقَالَ الرَّجُلُ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ سَمِعْتُ النِّدَاءَ تَوَضَّأْتُ فَقَالَ أَلَمْ تَسْمَعُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَاحَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ،

روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطابؓ ایک بار جمعہ کے دن خطبہ پڑھ رہے تھے کہ اس اثنار میں ایک شخص آیا تو حضرت عمر بن خطابؓ نے کہا کہ تم نماز سے کیوں رک جاتے ہو اس شخص نے کہا کہ اذان کی آواز سنتے ہی میں نے وضو کیا (اور چلا آیا) حضرت عمرؓ نے کہا کہ کیا تم نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ جب تم میں سے کوئی شخص جمعہ کی نماز کے لئے روانہ ہو تو غسل کرے،

باب ٥٦١ الدُّهْنِ لِلْجُمُعَةِ

نماز جمعہ کے لئے تیل لگانے کا بیان،

٨٣٦ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنِ ابْنِ وَدِيعَةَ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْتَسِلُ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَتَطَهَّرُ مَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ وَيَدَّهِنُ مِنْ دُهْنِهِ أَوْ يَمَسُّ مِنْ طِيبِ بَيْتِهِ ثُمَّ يَخْرُجُ فَلَا يُفَرِّقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ ثُمَّ يُصَلِّي مَا كُتِبَ لَهُ ثُمَّ يُنْصِتُ إِذَا تَكَلَّمَ الْإِمَامُ إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى،

آدم ابن ابی ذئب، سعید مقبری، ابوسعید مقبری، عبداللہ بن ودیعہ، سلیمان فارسی روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن غسل کرتا ہے اور جسقدر ممکن ہو پاکیزگی حاصل کرتا ہے اور اپنے تیل میں سے تیل لگاتا ہے یا اپنے گھر کی خوشبو میں سے خوشبو لگاتا ہے اور پھر (نماز کے لئے اس طرح نکلے) کہ دو آدمیوں کے درمیان نہیں گھسے اور جتنا اس کے مقدر میں ہے نماز پڑھ لے اور جب امام خطبہ پڑھے تو خاموش رہے تو اس جمعہ سے لے کر دوسرے جمعہ تک کے گناہ بخشدیئے جاتے ہیں،

٨٣٧ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ طَاوُسٌ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ ذَكَرُوا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اغْتَسِلُوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاغْسِلُوا رُءُوسَكُمْ وَإِنْ لَمْ تَكُونُوا جُنُبًا وَأَصِيبُوا مِنَ الطِّيبِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَمَّا الْغُسْلُ فَنَعَمْ وَأَمَّا الطِّيبُ فَلَا أَدْرِي،

ابوالیمان، شعیب، زہری، طاؤس روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابن عباسؓ سے کہا کہ لوگوں کا بیان ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جمعہ کے دن غسل کرو، اور اپنے سروں کو دھولو، اگرچہ تمہیں نہانے کی ضرورت نہ ہو اور خوشبو لگاؤ، تو ابن عباسؓ نے جواب دیا کہ غسل کا حکم تو صحیح ہے لیکن خوشبو کے متعلق مجھے معلوم نہیں،

٨٣٨ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ ذَكَرَ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ أَيَمَسُّ طِيبًا أَوْ دُهْنًا إِنْ كَانَ عِنْدَ أَهْلِهِ فَقَالَ لَا أَعْلَمُهُ،

ابراہیم بن موسیٰ، ہشام، ابن جریج، ابراہیم بن میسرہ، طاؤس حضرت ابن عباسؓ سے متعلق روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا قول جمعہ کے دن غسل کے متعلق بیان فرمایا تو میں نے ابن عباسؓ سے پوچھا کہ کیا وہ خوشبو یا تیل لگائے اگر اس کے گھر والوں کے پاس ہو تو انہوں نے جواب دیا کہ میں یہ نہیں جانتا،

باب ٥٦٢ يَلْبَسُ أَحْسَنَ مَا يَجِدُ،

جمعہ کے دن عمدہ سے عمدہ کپڑے پہننے کا بیان، جو مل سکیں،

٨٣٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا

عبداللہ بن یوسف، مالک، نافع، عبداللہ بن

يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ،

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر بالغ پر جمعہ کے دن غسل کرنا واجب ہے،

بَابُ ۵۵۸ الطِّيبِ لِلْجُمُعَةِ،

جمعہ کے دن خوشبو لگانے کا بیان،

۸۳۲ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ أَخْبَرَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ سُلَيْمٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ أَشْهَدُ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ قَالَ أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ وَأَنْ يَسْتَنَّ وَأَنْ يَمَسَّ طِيبًا إِنْ وَجَدَ قَالَ عَمْرٌو أَمَّا الْغُسْلُ فَأَشْهَدُ أَنَّهُ وَاجِبٌ وَأَمَّا الِاسْتِنَانُ وَالطِّيبُ فَاللَّهُ أَعْلَمُ أَوَاجِبٌ هُوَ أَمْ لَا وَلَكِنْ هَكَذَا فِي الْحَدِيثِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ هُوَ أَخُو مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَلَمْ يُسَمَّ أَبُو بَكْرٍ هَذَا رَوَى عَنْهُ بُكَيْرُ بْنُ الْأَشَجِّ وَسَعِيدُ بْنُ أَبِي هِلَالٍ وَعِدَّةٌ وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ يُكْنَى بِأَبِي بَكْرٍ وَأَبِي عَبْدِ اللَّهِ،

علی، حرمی بن عمارہ، شعبہ، ابوبکر بن منکدر، عمرو بن سلیم انصاری نے کہا کہ میں ابوسعید خدری پر گواہی دیتا ہوں کہ انہوں نے کہا کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے فرمایا کہ آپ نے فرمایا کہ جمعہ کے دن ہر بالغ پر غسل کرنا واجب ہے اور یہ کہ مسواک کرے اور میسر ہو تو خوشبو لگائے عمرو بن سلیم نے بیان کیا کہ غسل کے متعلق میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ واجب ہے، لیکن مسواک کرنا اور خوشبو لگانا تو اس کے متعلق اللہ تعالیٰ زیادہ جانتا ہے کہ وہ واجب ہے یا نہیں مگر حدیث میں اسی طرح ہے ابوعبداللہ (بخاری) نے کہا، کہ وہ ابوبکر بن منکدر، محمد بن منکدر کے بھائی ہیں، اور ابوبکر کا نام معلوم نہ ہو سکا۔ اور ان سے بکیر بن اشج، اور سعید بن ابی ہلال اور متعدد لوگوں نے روایت کی ہے اور محمد بن منکدر کی کنیت ابوبکر اور ابوعبداللہ تھی،

بَابُ ۵۵۹ فَضْلِ الْجُمُعَةِ،

جمعہ کی فضیلت کا بیان

۸۳۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا أَقْرَنَ وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَيْضَةً فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلَائِكَةُ يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ

عبداللہ بن یوسف، مالک، سمی (ابوبکر بن عبدالرحمن کے آزاد کردہ غلام)، ابوصالح سمان، حضرت ابوہریرہ رضؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے جمعہ کے دن غسلِ جنابت کیا اور پھر نماز کے لئے چلا تو گویا اس نے ایک اونٹ کی قربانی کی اور جو شخص دوسری گھڑی میں چلا تو گویا اس نے ایک گائے کی قربانی کی اور تیسری گھڑی میں چلا تو گویا ایک سینگ والا دنبہ قربان کیا، اور جو چوتھی گھڑی میں چلا تو اس نے گویا ایک مرغی قربانی کی اور جو پانچویں گھڑی میں چلا تو اس نے گویا ایک انڈا اللہ کی راہ میں دیا، پھر جب امام خطبہ کے لئے نکل جاتا ہے تو فرشتے ذکر سننے کے لئے حاضر ہو جاتے ہیں،

بَابُ ۵۶۰

(یہ باب ترجمۃ الباب سے خالی ہے)

۸۳۵ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ

ابونعیم، شیبان، یحییٰ بن کثیر، ابوسلمہ، ابوہریرہ رضؓ

الْبَيْعَ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ فَاسْعَوْا فَامْضُوا،

بہتر ہے اگر تم سمجھو، فاسعوا فامضوا کے معنی میں ہے،

۸۲۹ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ الْأَعْرَجِ مَوْلَى رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بَيْدَ أَنَّهُمْ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا ثُمَّ هٰذَا يَوْمُهُمُ الَّذِي فُرِضَ عَلَيْهِمْ فَاخْتَلَفُوا فِيهِ فَهَدَانَا اللّٰهُ لَهُ فَالنَّاسُ لَنَا فِيهِ تَبَعٌ الْيَهُودُ غَدًا وَالنَّصَارٰى بَعْدَ غَدٍ،

ابوالیمان، شعیب، ابوالزناد، عبدالرحمن بن ہرمز، اعرج (ربیعہ بن حارث کے آزادکردہ غلام) حضرت ابوہریرہؓ کے متعلق روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہم دنیا میں آنیوالوں کے اعتبار سے پیچھے ہیں لیکن قیامت کے دن آگے ہوں گے بجز اس کے کہ انھیں کتاب ہم سے پہلے دی گئی، پھر یہی ان کا دن بھی ہے جس میں ان پر عبادت فرض کی گئی ہے ان لوگوں نے تو اس میں اختلاف کیا لیکن ہم لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی پس لوگ اس میں ہمارے پیچھے ہیں کل یہود کی عبادت کا دن ہے اور پرسوں نصاریٰ کی عبادت کا دن ہے،

باب ۵۵۵ فَضْلُ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهَلْ عَلَى الصَّبِيِّ شُهُودُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ أَوْ عَلَى النِّسَاءِ

جمعہ کے دن غسل کی فضیلت کا بیان اور یہ کہ کیا بچوں اور عورتوں پر نماز جمعہ میں حاضر ہونا فرض ہے،

۸۳۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ،

عبداللہ بن یوسف، مالک، نافع، عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص جمعہ کی نماز کے لئے آئے تو چاہیے کہ غسل کرے،

۸۳۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَيْنَمَا هُوَ قَائِمٌ فِي الْخُطْبَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادَاهُ عُمَرُ أَيَّةُ سَاعَةٍ هٰذِهِ قَالَ إِنِّي شُغِلْتُ فَلَمْ أَنْقَلِبْ إِلَى أَهْلِي حَتَّى سَمِعْتُ التَّأْذِينَ فَلَمْ أَزِدْ أَنْ تَوَضَّأْتُ قَالَ وَالْوُضُوءَ أَيْضًا وَقَدْ عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ بِالْغُسْلِ،

عبداللہ بن محمد بن اسماء، جویریہ، مالک، زہری، سالم بن عبداللہ بن عمر، ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطابؓ جمعہ کے دن خطبہ پڑھ رہے تھے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ، اور اگلے مہاجرین میں سے ایک شخص آئے تو انھیں حضرت عمرؓ نے آواز دی کہ یہ کون سا وقت آنے کا ہے انہوں نے جواب دیا کہ میں ایک ضرورت کے سبب سے رک گیا تھا، چنانچہ میں ابھی گھر بھی نہیں لوٹا تھا کہ میں نے اذان کی آواز سنی تو میں صرف وضو کر سکا، حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ صرف وضو کیا، حالاں کہ آپ کو معلوم ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم غسل کا حکم دیتے تھے،

۸۳۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ

عبداللہ بن یوسف، مالک، صفوان بن سلیم، عطاء بن یسار، حضرت ابوسعید خدری روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا

سَلَمَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ قَامَ النِّسَآءُ حِیْنَ یَقْضِیْ تَسْلِیْمَہٗ وَ یَمْکُثُ ھُوَ فِیْ مَقَامِہٖ یَسِیْرًا قَبْلَ اَنْ یَّقُوْمَ قَالَ نَرٰی وَاللّٰہُ اَعْلَمُ اَنَّ ذٰلِکَ لِکَیْ تَنْصَرِفَ النِّسَآءُ قَبْلَ اَنْ یُّدْرِکَھُنَّ مِنَ الرِّجَالِ،

سلام پھیرتے تھے تو آپ کے سلام پھیرتے ہی عورتیں اٹھ کھڑی ہوتی تھیں اور آپ اٹھنے سے پہلے اپنی جگہ میں تھوڑی دیر ٹھہر جاتے تھے، (زہری کہتے ہیں کہ ہم یہ جانتے ہیں واللہ اعلم کہ یہ ٹھہرنا آپ کا اس لئے تھا کہ جس میں عورتیں قبل اس کے کہ مرد انہیں ملیں، لوٹ جائیں،

۸۲۶ ۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُیَیْنَۃَ عَنْ اِسْحٰقَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ صَلَّی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ بَیْتِ اُمِّ سُلَیْمٍ فَقُمْتُ وَیَتِیْمٌ خَلْفَہٗ وَاُمُّ سُلَیْمٍ خَلْفَنَا،

ابونعیم، ابن عیینہ، اسحاق، حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ام سلیمؓ کے گھر میں (ایک دن) نماز پڑھی تو میں اور ایک لڑکا آپ کے پیچھے کھڑا ہوا اور ام سلیم ہمارے پیچھے (کھڑی ہوئیں)

باب ۵۵۴ سُرْعَۃِ انْصِرَافِ النِّسَآءِ مِنَ الصُّبْحِ وَقِلَّۃِ مَقَامِھِنَّ فِی الْمَسْجِدِ،

صبح کی نماز پڑھ کر عورتوں کے جلد واپس ہونے اور مسجد میں کم ٹھہرنے کا بیان،

۸۲۷ ۔ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ مُوْسٰی قَالَ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَیْحٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَآئِشَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّی الصُّبْحَ بِغَلَسٍ فَیَنْصَرِفْنَ نِسَآءُ الْمُؤْمِنِیْنَ لَا یُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ اَوْلَا یَعْرِفُ بَعْضُھُنَّ بَعْضًا،

یحییٰ بن سعید، سعید بن منصور، فلیح، عبدالرحمن بن قاسم قاسم بن محمد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھتے تھے تو مسلمانوں کی عورتیں (ایسے وقت) لوٹ جایا کرتی تھیں کہ اندھیرے کے سبب پہچانی نہ جاتی تھیں یا (یہ کہا) باہم ایک دوسرے کو نہ پہچانتی تھیں،

باب ۵۵۵ اِسْتِئْذَانِ الْمَرْاَۃِ زَوْجَھَا بِالْخُرُوْجِ اِلَی الْمَسْجِدِ

عورت کا اپنے شوہر سے مسجد جانے کی اجازت مانگنے کا بیان

۸۲۸ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ عَنْ اَبِیْہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اسْتَاْذَنَتِ امْرَاَۃُ اَحَدِکُمْ فَلَا یَمْنَعْھَا،

مسدد، یزید بن زریع، معمر، زہری، سالم بن عبداللہ، ابن عمر نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا، جب تم میں سے کسی کی عورت (مسجد جانے کی) اجازت مانگے تو وہ اس کو نہ روکے۔

كِتَابُ الْجُمُعَةِ

جمعہ کا بیان!

باب ۵۵۶ فَرْضِ الْجُمُعَۃِ لِقَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ وَذَرُوْا

جمعہ کی فرضیت کا بیان، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جب جمعہ کے دن نماز کے لئے اذان کہی جائے تو اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف دوڑو، یہ تمہارے حق میں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

٨٢١ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَتْنِي هِنْدُ بِنْتُ الْحَارِثِ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهَا أَنَّ النِّسَاءَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ إِذَا سَلَّمْنَ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ قُمْنَ وَثَبَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ صَلَّى مِنَ الرِّجَالِ مَا شَاءَ اللّٰهُ فَإِذَا قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ الرِّجَالُ،

٨٢٢ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُصَلِّي الصُّبْحَ فَيَنْصَرِفُ النِّسَاءُ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوطِهِنَّ مَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ،

٨٢٣ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِسْكِينٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَقُومُ إِلَى الصَّلٰوةِ وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أُطَوِّلَ فِيهَا فَأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَأَتَجَوَّزُ فِي صَلَاتِي كَرَاهِيَةَ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمِّهِ،

٨٢٤ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَوْ أَدْرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحْدَثَ النِّسَاءُ لَمَنَعَهُنَّ الْمَسْجِدَ كَمَا مُنِعَتْ نِسَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ قُلْتُ لِعَمْرَةَ أَوَمُنِعْنَ قَالَتْ نَعَمْ،

بَابُ ٥٥٣ صَلٰوةِ النِّسَاءِ خَلْفَ الرِّجَالِ،

٨٢٥ ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ هِنْدٍ بِنْتِ الْحَارِثِ عَنْ أُمِّ

اللہ علیہ وسلم سے اس کے متابع حدیث روایت کی ہے،

عبداللہ بن محمد، عثمان بن عمر، یونس، زہری، ہند بنت حارث، حضرت ام سلمہؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی زوجہ روایت کرتی ہیں کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں عورتیں جب فرض کا سلام پھیرتی تھیں تو فوراً کھڑی ہو جاتی تھیں اور رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور وہ مرد جو نماز پڑھتے ہوتے تھے جتنی دیر اللہ چاہتا تھا ٹھہر جاتے تھے، پھر جب رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوتے تو سب مرد بھی کھڑے ہو جاتے،

عبداللہ بن مسلمہ، مالک ح، عبداللہ بن یوسف مالک، یحییٰ بن سعید، عمرہ بنت عبدالرحمٰن، حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز پڑھ چکتے تھے تو عورتیں اپنی چادروں میں لپٹی ہوئی لوٹتی تھیں، اور اندھیرے کے سبب پہچانی نہ جاتی تھیں،

محمد بن مسکین، بشر بن بکر، اوزاعی، یحییٰ بن ابی کثیر، عبداللہ بن ابی قتادہ انصاری اپنے والد ابو قتادہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ اس میں طول دوں مگر بچے کے رونے کی آواز سنکر میں اپنی نماز میں تخفیف کر دیتا ہوں اس کو برا سمجھ کر کہ اس کی ماں پر سختی کروں،

عبداللہ بن یوسف، مالک، یحییٰ بن سعید، عمرہ، حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ اگر رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم اس حالت کو معلوم کرتے جو عورتوں نے نکالی ہے تو بیشک انھیں مسجد جانے سے منع کر دیتے جس طرح بنی اسرائیل کی عورتوں کو منع کیا گیا تھا (یحییٰ بن سعید کہتے ہیں) میں نے عمرہ سے کہا کیا بنی اسرائیل کو منع کر دیا گیا تھا، بولیں ہاں،

مردوں کے پیچھے عورتوں کے نماز پڑھنے کا بیان

یحییٰ بن قزعہ، ابراہیم بن سعد، زہری، ہند بنت حارث، حضرت ام سلمہ روایت کرتی ہیں کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب

عَبْدُ الْأَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَعْتَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعِشَاءِ حَتّٰى نَادَاهُ عُمَرُ قَدْ نَامَ النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ قَالَتْ فَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ يُصَلِّي هٰذِهِ الصَّلٰوةَ غَيْرُكُمْ وَلَمْ يَكُنْ أَحَدٌ يَوْمَئِذٍ يُصَلِّي غَيْرَ أَهْلِ الْمَدِينَةِ،

زہری، عروہ، حضرت عائشہ رضؓ سے روایت کیا کہ انہوں نے بیان کیا کہ ایک دن رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے عشار کی نماز میں تاخیر کی یہاں تک کہ عمرؓ نے آپ کو آواز دی کہ عورتیں اور بچے سو گئے ہیں، حضرت عائشہ کہتی ہیں پھر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے اور آپ نے فرمایا کہ زمین والوں میں سے سوائے تمہارے کوئی نہیں ہے جو اس وقت نماز کو پڑھے اور اس وقت مدینہ والوں کے سوا کوئی نماز نہ پڑھتا تھا،

۸۱۸ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَابِسٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ وَقَالَ لَهُ رَجُلٌ شَهِدْتَ الْخُرُوجَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ وَلَوْلَا مَكَانِي مِنْهُ مَا شَهِدْتُهُ يَعْنِي مِنْ صِغَرِهِ إِلَى الْعَلَمِ الَّذِي عِنْدَ دَارِ كَثِيرِ بْنِ الصَّلْتِ ثُمَّ خَطَبَ ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ فَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ أَنْ يَتَصَدَّقْنَ فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُهْوِي بِيَدِهَا إِلٰى حَلْقِهَا تُلْقِي فِي ثَوْبِ بِلَالٍ ثُمَّ أَتٰى هُوَ وَبِلَالٌ الْبَيْتَ،

عمرو بن علی، یحییٰ، سفیان، عبدالرحمن بن عابس روایت کرتے ہیں کہ ابن عباسؓ سے ایک شخص نے کہا کیا تم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ (عیدگاہ) جانے کے لئے حاضر ہوئے ہو، انہوں نے کہا ہاں اگر میری قرابت آپ سے نہ ہوتی تو میں حاضر نہ ہو سکتا (یعنی کمسنی کے سبب سے) آپ اس نشان کے پاس آئے جو کثیر بن صلت کے مکان کے پاس ہے پھر آپ نے خطبہ پڑھا اس کے بعد عورتوں کے پاس آئے اور انہیں نصیحت کی اور ان کو خدا کے احکام کی یاد دلائی اور انہیں حکم دیا کہ صدقہ دیں پس کوئی عورت اپنا ہاتھ اپنی انگوٹھی کی طرف بڑھانے لگی (اور کوئی اپنی بالی کی طرف اور کوئی کسی زیور کی طرف) اور اس کو اتار کر بلال کی چادر میں ڈالنے لگیں، پھر آپ اور بلال گھر تک آئے،

باب ۵۵۲ خُرُوجِ النِّسَاءِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِاللَّيْلِ وَالْغَلَسِ،

رات کے وقت اور اندھیرے میں عورتوں کے مسجد جانے کا بیان،

۸۱۹ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ أَعْتَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَتَمَةِ حَتّٰى نَادَاهُ عُمَرُ نَامَ النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا يَنْتَظِرُهَا أَحَدٌ غَيْرُكُمْ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ وَلَا يُصَلّٰى يَوْمَئِذٍ إِلَّا بِالْمَدِينَةِ وَكَانُوا يُصَلُّونَ الْعَتَمَةَ فِيمَا بَيْنَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ إِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ،

ابوالیمان، شعیب، زہری، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے (ایک دن) عشار کی نماز میں تاخیر کر دی یہاں تک کہ عمرؓ نے آپ کو آواز دی کہ عورتیں اور بچے سو رہے، پس نبی صلے اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے اور فرمایا کہ زمین والوں میں سے سوائے تمہارے کوئی اس نماز کا منتظر نہیں ہے اور اس وقت مدینہ کے سوا کہیں نماز نہ پڑھی جاتی تھی اور عشار کی نماز شفق کے غائب ہونے کے بعد سے تہائی رات تک پڑھ لیتے تھے،

۸۲۰ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ حَنْظَلَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَأْذَنَكُمْ نِسَاؤُكُمْ بِاللَّيْلِ إِلَى الْمَسْجِدِ فَأْذَنُوا لَهُنَّ تَابَعَهُ شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ

عبداللہ بن موسیٰ، حنظلہ، سالم بن عبداللہ، ابن عمرؓ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ جب تم میں سے تمہاری عورتیں رات کو مسجد میں جانے کی اجازت مانگیں تو انہیں اجازت دیدو، شعبہ نے بسند اعمش، مجاہد، ابن عمر نبی صلے

مَيْمُوْنَةَ لَيْلَةً فَنَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ بَعْضِ اللَّيْلِ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّأَ مِنْ شَنٍّ مُعَلَّقٍ وُضُوْءًا خَفِيْفًا يُخَفِّفُهُ عَمْرٌو وَيُقَلِّلُهُ جِدًّا ثُمَّ قَامَ يُصَلِّيْ فَقُمْتُ فَتَوَضَّأْتُ نَحْوًا مِمَّا تَوَضَّأَ ثُمَّ جِئْتُ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهٖ فَحَوَّلَنِيْ فَجَعَلَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهٖ ثُمَّ صَلّٰى مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتّٰى نَفَخَ فَأَتَاهُ الْمُنَادِيْ يُؤْذِنُهٗ بِالصَّلٰوةِ فَقَامَ مَعَهٗ إِلَى الصَّلٰوةِ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ قُلْنَا لِعَمْرٍو إِنَّ نَاسًا يَقُوْلُوْنَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَامُ عَيْنُهٗ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهٗ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُوْلُ إِنَّ رُؤْيَا الْأَنْبِيَاءِ وَحْيٌ ثُمَّ قَرَأَ إِنِّيْ أَرٰى فِي الْمَنَامِ أَنِّيْ أَذْبَحُكَ۔

کہ جب کچھ رات رہ گئی تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور آپ نے ایک لٹکی ہوئی مشک سے ہلکا سا وضو کیا (عمرو راوی اس وضو کو بہت خفیف اور قلیل بتاتے تھے) اس کے بعد آپ نماز پڑھنے کھڑے ہو گئے تو میں بھی اٹھا اور جیسا وضو آپ نے کیا تھا ویسا ہی میں نے بھی کیا پھر میں آیا اور آپ کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا تو مجھے آپ نے اپنی داہنی جانب کھڑا کر لیا پھر جس قدر اللہ نے چاہا آپ نے نماز پڑھی اس کے بعد آرام فرمایا اور سو گئے یہاں تک کہ سانس کی آواز آنے لگی پھر مؤذن آپ کو نماز (فجر) کی اطلاع دینے کے لئے آپ کے پاس آیا اور آپ اس کے ساتھ نماز کے لئے تشریف لے گئے اور آپ نے وضو نہیں کیا (سفیان کہتے ہیں کہ ہم نے عمرو سے کہا کہ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی آنکھ سوتی تھی مگر آپ کا دل نہ سوتا تھا، عمرو نے کہا کہ میں نے عبید بن عمیر کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ انبیاءؑ کا خواب وحی ہے پھر انہوں نے پڑھا إِنِّيْ أَرٰى فِي الْمَنَامِ أَنِّيْ أَذْبَحُكَ۔

۸۱۵ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ أَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ جَدَّتَهٗ مُلَيْكَةَ دَعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَتْهُ فَأَكَلَ مِنْهُ فَقَالَ قُوْمُوْا فَلِأُصَلِّيَ بِكُمْ فَقُمْتُ إِلٰى حَصِيْرٍ لَنَا قَدِ اسْوَدَّ مِنْ طُوْلِ مَا لُبِسَ فَنَضَحْتُهٗ بِمَاءٍ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْيَتِيْمُ مَعِيَ وَالْعَجُوْزُ مِنْ وَّرَائِنَا فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ۔

اسمٰعیل بن مالک، اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ، انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ ان کی دادی ملیکہ نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کھانے کے لئے جو انہوں نے آپ کے لئے تیار کیا تھا بلایا، تو آپ نے اس میں سے کھایا اور فرمایا کہ کھڑے ہو جاؤ تاکہ میں تمہیں نماز پڑھا دوں تو میں اپنی ایک چٹائی کی طرف کھڑا ہو گیا جو کثرت استعمال سے سیاہ ہو گئی تھی اور اس کو میں نے پانی سے صاف کیا پھر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور ایک بچہ میرے ہمراہ تھا اور بڑھیا ہمارے پیچھے کھڑی ہوئی پس آپ نے ایک ساتھ دو رکعت نماز پڑھی۔

۸۱۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهٗ قَالَ أَقْبَلْتُ رَاكِبًا عَلٰى حِمَارٍ أَتَانٍ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ قَدْ نَاهَزْتُ الْاِحْتِلَامَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ بِمِنًى إِلٰى غَيْرِ جِدَارٍ فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ فَنَزَلْتُ وَأَرْسَلْتُ الْأَتَانَ تَرْتَعُ وَدَخَلْتُ فِي الصَّفِّ فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيَّ أَحَدٌ۔

عبداللہ بن مسلمہ، مالک، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ، عبداللہ بن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ میں ایک گدھی پر سوار ہو کر سامنے آیا اور میں اس وقت قریب بلوغ تھا اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم (مقام) منیٰ میں بغیر دیوار کی آڑ کے لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے تو میں بعض صف کے آگے سے گذرا اور اتر پڑا اور گدھی کو میں نے چھوڑ دیا تاکہ وہ چرے اور میں صف میں شامل ہو گیا پھر کسی نے مجھ پر اس کا انکار نہیں کیا۔

۸۱۷ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ أَعْتَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَيَّاشٌ

ابو الیمان، شعیب، زہری، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ (ایک دن) رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز میں تاخیر کر دی اور عیاش نے بواسطہ عبدالاعلیٰ، معمر

قَالَ مَنْ اَكَلَ ثُوْمًا اَوْ بَصَلًا فَلْيَعْتَزِلْنَا اَوْ فَلْيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا وَلْيَقْعُدْ فِيْ بَيْتِهٖ وَاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِقِدْرٍ فِيْهِ خَضِرَاتٌ مِنْ بُقُوْلٍ فَوَجَدَ لَهَا رِيْحًا فَسَاَلَ فَاُخْبِرَ بِمَا فِيْهَا مِنَ الْبُقُوْلِ فَقَالَ قَرِّبُوْهَا اِلٰى بَعْضِ اَصْحَابِهٖ كَانَ مَعَهٗ فَلَمَّا رَاٰهُ كَرِهَ اَكْلَهَا فَقَالَ كُلْ فَاِنِّيْ اُنَاجِيْ مَنْ لَّا تُنَاجِيْ وَقَالَ اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ اُتِيَ بِبَدْرٍ قَالَ ابْنُ وَهْبٍ يَعْنِيْ طَبَقًا فِيْهِ خَضِرَاتٌ وَلَمْ يَذْكُرِ اللَّيْثُ وَاَبُوْ صَفْوَانَ عَنْ يُوْنُسَ قِصَّةَ الْقِدْرِ فَلَا اَدْرِيْ هُوَ مِنْ قَوْلِ الزُّهْرِيِّ اَوْ فِي الْحَدِيْثِ،

٨١١ - حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ مَا سَمِعْتَ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الثُّوْمِ فَقَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَكَلَ هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَلَا يَقْرَبْنَا وَلَا يُصَلِّيَنَّ مَعَنَا،

بَابٌ ٥٥٥ وُضُوْءِ الصِّبْيَانِ وَمَتٰى يَجِبُ عَلَيْهِمُ الْغُسْلُ وَالطُّهُوْرُ وَحُضُوْرِهِمُ الْجَمَاعَةَ وَالْعِيْدَيْنِ وَالْجَنَائِزَ وَصُفُوْفِهِمْ،

٨١٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيَّ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَنْ مَرَّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَبْرٍ مَنْبُوْذٍ فَاَمَّهُمْ وَصَفُّوْا عَلَيْهِ فَقُلْتُ يَا اَبَا عَمْرٍو مَنْ حَدَّثَكَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ،

٨١٣ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ حَدَّثَنِيْ صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ

٨١٤ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ اَخْبَرَنِيْ كُرَيْبٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِيْ

ہماری مسجد سے علیحدہ رہے اور اپنے گھر میں بیٹھے (ایک مرتبہ) نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک دیگ لائی گئی جس میں چند سبز ترکاریاں (پکی ہوئی) تھیں آپ نے اس میں کچھ بو پائی تو دریافت فرمایا کہ اس میں کیا ہے تو جتنی ترکاریاں اس میں تھیں وہ آپ کو بتا دی گئیں آپ نے فرمایا کہ اسے میرے بعض اصحابؓ کی طرف جو اس وقت آپ کے پاس تھے، قریب کر دو کیوں کہ جب آپ نے اسے دیکھا تو اس کا کھانا ناپسند کیا اور فرمایا کہ تم کھاؤ (میں نہ کھاؤں گا) کیوں کہ میں اس ذات سے مناجات کرتا ہوں جس سے تم مناجات نہیں کرتے اور احمد بن صالح نے ابن وہب سے یوں نقل کیا گیا ہے کہ آپ کے سامنے ایک بدر لایا گیا یعنی طباق جس میں ترکاریاں تھیں اور لیث اور ابو صفوان نے یونس سے ہانڈی کا قصہ بیان نہیں کیا امام بخاریؒ نے کہا میں نہیں جانتا یہ زہری کا کلام ہے یا حدیث ہے

ابو معمر، عبد الوارث، عبد العزیز بن صہیب روایت کرتے ہیں کہ انس بن مالکؓ سے ایک شخص نے دریافت کیا کہ آپ نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے لہسن کے بارے میں کیا سنا ہے انہوں نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے (اس کی نسبت) فرمایا ہے کہ جو شخص یہ درخت کھائے وہ نہ ہمارے قریب آئے اور نہ ہمارے ساتھ نماز پڑھے،

بچوں کے وضو کرنے کا بیان اور ان پر غسل اور طہارت اور جماعت میں اور عیدین میں اور جنازوں میں حاضر ہونا کب واجب ہے اور ان کی صفوں کا بیان،

محمد بن مثنیٰ، غندر، شعبہ، سلیمان، شیبانی، شعبی، روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے اس شخص نے بیان کیا جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک منبوذ کی قبر پر گیا تھا کہ آپ نے لوگوں کی امامت کی اور لوگوں نے آپ کے پیچھے صف باندھی (اور اس کی نماز پڑھی سلیمان کہتے ہیں) میں نے کہا کہ اے ابو عمر تم سے یہ کس نے بیان کیا انہوں نے کہا ابن عباس رضؓ نے.

علی بن عبد اللہ، سفیان، صفوان بن سلیم، عطاء بن یسار حضرت ابو سعید خدری نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے فرمایا کہ جمعہ کے دن ہر بالغ پر غسل واجب ہے،

علی، سفیان، عمرو، کریب، ابن عباس رضؓ روایت کرتے ہیں کہ میں ایک شب اپنی خالہ میمونہ رضؓ کے یہاں رہا، میں نے دیکھا،

فَأَمَرْتُ بِقِسْمَتِهِ،

بَابُ ٥٤٩ الْإِنْفِتَالِ وَالْإِنْصِرَافِ عَنِ الْيَمِيْنِ وَالشِّمَالِ وَكَانَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ يَنْفَتِلُ عَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ وَيَعِيْبُ عَلَى مَنْ يَتَوَخّٰى أَوْ مَنْ تَعَمَّدَ الْإِنْفِتَالَ عَنْ يَمِيْنِهِ،

٨٠٧ - **حَدَّثَنَا** أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ لَا يَجْعَلْ أَحَدُكُمْ لِلشَّيْطَانِ شَيْئًا مِنْ صَلٰوتِهِ يَرٰى أَنَّ حَقًّا عَلَيْهِ أَنْ لَّا يَنْصَرِفَ إِلَّا عَنْ يَمِيْنِهِ لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثِيْرًا يَنْصَرِفُ عَنْ يَسَارِهِ،

بَابُ ٥٥٠ مَا جَاءَ فِي الثُّوْمِ النِّيِّ وَالْبَصَلِ وَالْكُرَّاثِ وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ الثُّوْمَ أَوِ الْبَصَلَ مِنَ الْجُوْعِ أَوْ غَيْرِهِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا،

٨٠٨ - **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ يُرِيْدُ الثُّوْمَ فَلَا يَغْشَانَا فِيْ مَسْجِدِنَا قُلْتُ مَا يَعْنِيْ بِهِ قَالَ مَا أُرَاهُ يَعْنِي إِلَّا نِيْئَهُ وَقَالَ مَخْلَدُ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ إِلَّا نَتْنَهُ،

٨٠٩ - **حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ غَزْوَةِ خَيْبَرَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ يَعْنِي الثُّوْمَ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا،

٨١٠ - **حَدَّثَنَا** سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ زَعَمَ عَطَاءٌ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ زَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

روکے لہٰذا میں نے اس کے تقسیم کرنے کا حکم دیدیا،

نماز سے فارغ ہو کر داہنے اور بائیں طرف منہ کر لینے کا بیان، انس بن مالک (کبھی) اپنی داہنی طرف اور (کبھی) بائیں طرف پھرا کرتے، جو شخص (خاص کر) اپنی داہنی جانب پھرنے کا قصد کرتا تھا اسے معیوب سمجھتے تھے،

ابوالولید، شعبہ، سلیمان، عمارہ بن عمیر، اسود روایت کرتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) عبداللہ (بن مسعود) نے کہا کہ دیکھو کہیں، تم میں سے کوئی شخص اپنی نماز میں سے شیطان کا کچھ حصہ لگائے (اس طرح پر کہ وہ یہ سمجھے کہ اس پر ضروری ہے کہ (بعد نماز کے) اپنی بائیں جانب ہی پھرے میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو اکثر اپنی بائیں جانب پھرتے دیکھا ہے (یہ نہیں کہ ہمیشہ اسی طرف منہ کیا ہو)

ان روایتوں کا بیان جو کچے لہسن اور پیاز اور گندنا کے بارے میں بیان کی گئی ہیں اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمانا، کہ جس شخص نے بھوک کے مارے یا بغیر بھوک کے لہسن یا پیاز کھایا وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے،

عبداللہ بن محمد، ابوعاصم، ابن جریج، عطاء، جابر بن عبداللہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص یہ درخت لہسن کھائے، وہ ہماری مسجد میں ہم سے نہ ملے (عطاء کہتے ہیں) میں نے کہا کہ کس قسم کا لہسن مراد ہے، جابر بولے کہ میں تو یہی سمجھتا ہوں کہ کچا لہسن مراد ہے اور مخلد بن یزید نے ابن جریج سے یوں روایت کیا کہ اس کی بو مراد ہے،

مسدد، یحییٰ، عبیداللہ، نافع، ابن عمر رض سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جنگ خیبر میں فرمایا کہ جو شخص یہ درخت یعنی لہسن کھائے تو ہماری مسجد کے قریب نہ آئے،

سعید بن عفیر، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عطاء جابر بن عبداللہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص لہسن یا پیاز کھائے وہ ہم سے علیحدہ رہے یا (یہ فرمایا کہ)

قال حدثنا ابراهيم ابن سعد قال حدثنا الزهري عن هند بنت الحارث عن ام سلمة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا سلم يمكث في مكانه يسيرا قال ابن شهاب فنرى والله اعلم لكي ينفذ من ينصرف من النساء وقال ابن ابي مريم اخبرنا نافع ابن يزيد قال حدثني جعفر ابن ربيعة ان ابن شهاب كتب اليه قال حدثتني هند بنت الحارث الفراسية عن ام سلمة زوج النبي صلى الله عليه وسلم وكانت من صواحباتها قالت كان يسلم فينصرف النساء فيدخلن بيوتهن من قبل ان ينصرف رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال ابن وهب عن يونس عن ابن شهاب اخبرتني هند الفراسية وقال عثمان ابن عمر اخبرنا يونس عن الزهري قال حدثتني هند القرشية وقال الزبيدي اخبرني الزهري ان هند بنت الحارث القرشية اخبرته وكانت تحت معبد بن المقداد وهو حليف بني زهرة وكانت تدخل على ازواج النبي صلى الله عليه وسلم وقال شعيب عن الزهري حدثتني هند القرشية وقال ابن ابي عتيق عن الزهري عن هند القرشية وقال الليث حدثني يحيى بن سعيد حدثه ابن شهاب عن امراة من قريش حدثته عن النبي صلى الله عليه وسلم

باب ۵۴۸ من صلى بالناس فذكر حاجة فتخطاهم،

۸۰۶ - حدثنا محمد بن عبيد قال حدثنا عيسى ابن يونس عن عمر بن سعيد قال اخبرني ابن ابي مليكة عن عقبة قال صليت وراء النبي صلى الله عليه وسلم بالمدينة العصر فسلم فقام مسرعا فتخطى رقاب الناس الى بعض حجر نسائه ففزع الناس من سرعته فخرج عليهم فرأى انهم قد عجبوا من سرعته قال ذكرت شيئا من تبر عندنا فكرهت ان يحبسني

ہند بن حارث، ام سلمہؓ روایت کرتی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سلام پھیرنے کے بعد تھوڑی دیر اپنی جگہ پر ٹھیر جاتے تھے ابن شہاب کہتے ہیں کہ میں سمجھتا ہوں واللہ اعلم (کہ آپؐ) اس لئے (ٹھہر جاتے تھے) کہ جو عورتیں نماز سے فراغت پائیں وہ چلی جائیں اور ابن ابی مریم کہتے ہیں کہ مجھ کو ابن شہابؒ نے یہ. نافع کہتے ہیں کہ مجھ سے جعفر بن ربیعہ نے بیان کیا کہ مجھ کو ابن شہابؒ نے یہ لکھ بھیجا کہ مجھ سے جعفر بن ربیعہ نے بیان کیا بنی صلے اللہ علیہ وسلم سے (نقل کر کے) روایت کی (اور یہ ہند ام سلمہؓ کے پاس بیٹھنے والیوں میں سے تھیں) وہ کہتی ہیں کہ آپؐ سلام پھیر دیتے تھے تو پہلے عورتیں واپس ہو کر اپنے گھروں میں داخل ہو جاتی تھیں اس سے پہلے کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم واپس ہوں اور ابنِ وہب نے بواسطہ یونس، ابن شہاب، ہند، فراسیہ روایت کیا، زبیدی بن عمر نے بواسطہ یونس، زہری، ہند قرشیہ روایت کیا، زبیدی نے کہا کہ مجھ سے زہری نے بیان کیا کہ ان سے ہند بنتِ حارث قرشیہ نے بیان کیا اور وہ بنی زہرہ کے حلیف معبد بن مقداد کی بیوی تھی اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کے پاس آیا جایا کرتی تھی، اور شعیبؒ نے بواسطہ زہری ہند قرشیہ روایت کیا اور ابنِ عتیق نے بواسطہ زہری ہند قرشیہ روایت کیا اور لیث نے کہا کہ مجھ سے یحییٰ بن سعید نے بیان کیا ان سے ابن شہابؒ نے اور ابن شہابؒ نے قریش کی ایک عورت سے اور اس عورت نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا،

(نماز پڑھا چکنے کے بعد اگر کسی کو اپنی ضرورت یاد آ جائے اور لوگوں کو پھاندتا ہوا چلا جائے تو جائز ہے یا نہیں)

محمد بن عبید، عیسیٰ بن یونس، عمر بن سعید، ابن ابی ملیکہ، عقبہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے مدینہ میں عصر کی نماز پڑھی تو آپؐ سلام پھیر کر عجلت کے ساتھ کھڑے ہو گئے اور آدمیوں کی گردنیں پھاند کر آپؐ اپنی بیویوں کے کسی حجرہ کی طرف تشریف لے گئے لوگ آپؐ کی اس سرعت سے گھبرا گئے پھر آپؐ ان کے پاس تشریف لائے تو دیکھا کہ وہ آپؐ کی سرعت سے متعجب ہیں آپؐ نے فرمایا مجھے کچھ سونا یاد آ گیا تھا جو ہمارے یہاں رکھا ہوا تھا میں نے اس بات کو برا سمجھا کہ وہ مجھے خدا

باب ٥٢٦ يَسْتَقْبِلُ الْإِمَامُ النَّاسَ إِذَا سَلَّمَ

امام لوگوں کی طرف منہ کرے جب سلام پھیرے،

٨٠٢ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ ثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى صَلٰوةً أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ،

موسیٰ بن اسمٰعیل، جریر بن حازم، ابو رجاء، سمرہ بن جندب سے روایت کرتے ہیں کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھ چکتے، تو اپنا منہ ہماری طرف کر لیتے تھے،

٨٠٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ صَلّٰى لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَةِ عَلٰى إِثْرِ سَمَاءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ فَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللّٰهِ وَرَحْمَتِهِ فَذٰلِكَ مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ بِالْكَوَاكِبِ وَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا فَذٰلِكَ كَافِرٌ بِي وَمُؤْمِنٌ بِالْكَوَاكِبِ،

عبداللہ بن مسلمہ، مالک، صالح بن کیسان، عبیداللہ بن عبداللہ بن مسعود بن عتبہ، زید بن خالد جہنی روایت کرتے ہیں کہ ہمیں رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ میں بارش کے بعد جو شب میں ہوئی تھی صبح کی نماز پڑھائی، جب آپؐ (نماز) سے فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف اپنا منہ کر کے فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ تمہارے پروردگار عز وجل نے کیا فرمایا ہے، وہ بولے کہ اللہ اور اس کا رسولؐ زیادہ جانتا ہے (آپؐ نے فرمایا کہ) اس نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ میرے بندوں میں کچھ مومن بنے اور کچھ کافر، تو جنہوں نے کہا کہ ہم پر اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے بارش ہوئی تو ایسے لوگ مومن بنے ستاروں (وغیرہ) کے منکر ہوئے، لیکن جنہوں نے کہا کہ ہم پر فلاں ستارے کے سبب سے بارش ہوئی وہ میرے منکر بنے، ستارے پر ایمان رکھا،

٨٠٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيرٍ سَمِعَ يَزِيدَ بْنَ هَارُونَ قَالَ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَخَّرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ ذَاتَ لَيْلَةٍ إِلٰى شَطْرِ اللَّيْلِ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَلَمَّا صَلّٰى أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَرَقَدُوا وَإِنَّكُمْ لَنْ تَزَالُوا فِي صَلٰوةٍ مَا انْتَظَرْتُمُ الصَّلٰوةَ،

عبداللہ بن منیر، یزید بن ہارون، انسؓ بن مالک روایت کرتے ہیں کہ ایک شب رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے (عشاء کی) نماز میں آخر شب تک تاخیر کر دی، اس کے بعد تشریف لائے، پھر جب نماز پڑھ چکے تو آپؐ نے ہماری طرف منہ کر لیا اور فرمایا کہ لوگ نماز پڑھ کر سو رہے اور تم برابر نماز میں رہے جب تک کہ تم نے نماز کا انتظار کیا،

باب ٥٢٧ مُكْثُ الْإِمَامِ فِي مُصَلَّاهُ بَعْدَ السَّلَامِ

امام کا سلام کے بعد اپنے مصلے پر ٹھہرنے کا بیان

وَقَالَ لَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّي فِي مَكَانِهِ الَّذِي صَلّٰى فِيهِ الْفَرِيضَةَ وَفَعَلَهُ الْقَاسِمُ وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ لَا يَتَطَوَّعُ الْإِمَامُ فِي مَكَانِهِ وَلَمْ يَصِحَّ.

اور ہم سے آدم نے بواسطہ شعبہ، ایوب، نافع بیان کیا کہ ابنِ عمرؓ اسی مقام میں (نفل) نماز (بھی) پڑھتے تھے، جہاں فرض نماز پڑھتے تھے اور ایسا ہی قاسم نے بھی کیا ہے البتہ ابو ہریرہ سے مرفوعاً منقول ہے کہ امام اپنے (اس) مقام میں (جہاں اس نے فرض نماز پڑھی ہے) نفل نہ پڑھے، مگر یہ صحیح نہیں،

٨٠٥ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ

ابو الولید، ہشام بن عبدالملک، ابراہیم بن سعد، زہری

عمرو قال اخبرني ابو معبد عن ابن عباس قال كنت اعرف انقضاء صلوة النبي صلى الله عليه وسلم بالتكبير قال علي حدثنا سفين عن عمرو قال كان ابو معبد اصدق موالي ابن عباس قال علي واسمه نافذ،

ہیں کہ میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز کا اختتام تکبیر سے معلوم کر لیا کرتا، علی بن مدینی نے کہا کہ ہم سے سفیان نے بیان کیا انہوں نے عمرو بن دینار سے کہ ابن عباسؓ کے غلاموں میں سب سے سچا ابو معبد تھا، علی نے کہا اس کا نام نافذ تھا،

٨٠٠ - حدثنا محمد بن ابي بكر قال حدثنا معتمر عن عبيد الله عن سمي عن ابي صالح عن ابي هريرة قال جاء الفقراء الى النبي صلى الله عليه وسلم فقالوا ذهب اهل الدثور من الاموال بالدرجات العلى والنعيم المقيم يصلون كما نصلي ويصومون كما نصوم ولهم فضل من اموال يحجون بها ويعتمرون ويجاهدون ويتصدقون فقال الا احدثكم بما ان اخذتم به ادركتم من سبقكم ولم يدرككم احد بعدكم وكنتم خير من انتم بين ظهرانيهم الا من عمل مثله تسبحون وتحمدون وتكبرون خلف كل صلوة ثلاثا وثلثين فاختلفنا بيننا فقال بعضنا نسبح ثلثا وثلثين ونحمد ثلثا وثلثين ونكبر اربعا وثلثين فرجعت اليه فقال تقول سبحان الله والحمد لله والله اكبر حتى يكون منهن كلهن ثلثا وثلثون،

محمد بن ابی بکر، معتمر، عبید اللہ، سمی، ابو صالح، ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ بنی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ فقراء آئے اور انہوں نے کہا کہ مال دار لوگ بڑے بڑے درجے اور دائمی عیش حاصل کر رہے ہیں کیوں کہ وہ نماز بھی پڑھتے ہیں جیسی کہ ہم پڑھتے ہیں اور روزہ بھی رکھتے ہیں جس طرح ہم روزہ رکھتے ہیں (غرض جو عبادت ہم کرتے ہیں) وہ اس میں شریک ہیں اور ان کے پاس مالوں کی زیادتی ہے جس سے وہ حج کرتے ہیں عمرہ کرتے ہیں اور جہاد کرتے ہیں اور صدقہ دیتے ہیں آپؐ نے فرمایا کیا میں تم کو ایسی بات نہ بتلاؤں کہ اگر اس پر عمل کرو تو جو لوگ تم سے آگے نکل گئے ہیں تم ان تک پہونچ جاؤ گے اور تمہیں تمہارے بعد کوئی نہ پہونچ سکے گا اور تم تمام لوگوں میں بہتر ہو جاؤ گے اس کے سوا جو اسی کے مثل عمل کرے تو تم ہر نماز کے بعد تینتیس مرتبہ تسبیح اور تحمید اور تکبیر پڑھ لیا کرو بعد اس کے ہم لوگوں نے اختلاف کیا اور ہم میں سے بعض نے کہا کہ ہم تینتیس مرتبہ تسبیح پڑھیں گے اور تینتیس مرتبہ حمد پڑھیں گے اور تکبیر چونتیس مرتبہ پڑھیں گے تو میں نے پھر آپ سے پوچھا آپ نے فرمایا، سبحان اللہ، والحمد للہ، واللہ اکبر پڑھا کرو، یہاں تک کہ ہر ایک ان میں سے تینتیس مرتبہ ہو جائے،

٨٠١ حدثنا محمد بن يوسف قال حدثنا سفيان عن عبد الملك بن عمير عن وراد كاتب المغيرة ابن شعبة قال املى علي المغيرة بن شعبة في كتاب الى معاوية ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يقول في دبر كل صلوة مكتوبة لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير اللهم لا مانع لما اعطيت ولا معطي لما منعت ولا ينفع ذا الجد منك الجد وقال شعبة عن عبد الملك بهذا وقال الحسن جد غنى وعن الحكم عن القاسم بن مخيمرة عن وراد بهذا،

محمد بن یوسف، سفیان، عبد الملک بن عمیر، وراد مغیرہؓ کے منشی روایت کرتے ہیں کہ مغیرہ بن شعبہؓ نے مجھ سے ایک خط میں معاویہ کو یہ لکھوایا کہ بنی صلے اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد لا الٰہ الا اللہ الخ یعنی کوئی معبود نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے ایک ہے کوئی اس کا شریک نہیں اسی کی ہے بادشاہت اور اسی کے لئے ہے تعریف اور وہ ہر بات پر قادر ہے اے اللہ جو کچھ تو دے اس کا کوئی روکنے والا نہیں اور جو چیز تو روک لے اس کا کوئی دینے والا نہیں اور کوشش والے کی کوشش تیرے سامنے کچھ فائدہ نہیں دیتی پڑھا کرتے تھے اور شعبہ نے بھی عبد الملک سے ایسی ہی روایت کی ہے اور حسن بصری نے کہا جَدّ کہتے ہیں مال داری کو اور شعبہ نے اس حدیث میں حکم بن عقبہ سے انہوں نے قاسم بن مخیمرہ سے انہوں نے وراد سے یہی روایت کیا ہے۔

۷۹۶۔ حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَحْمُودٍ هُوَ ابْنُ الرَّبِيعِ عَنْ عِتْبَانَ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْنَا حِينَ سَلَّمَ۔

جبان بن موسیٰ، عبداللہ، معمر، زہری، محمود بن الربیع عتبان بن مالک روایت کرتے ہیں کہ ہم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی اور آپ کے ساتھ ساتھ سلام پھیرا۔

بَابُ ۵۴۴ مَنْ لَمْ يَرُدَّ السَّلَامَ عَلَى الْإِمَامِ وَاكْتَفَى بِتَسْلِيمِ الصَّلَاةِ

بعض لوگ (نماز میں) امام کو سلام کرنے کے قائل نہیں اور نماز کے سلام کو کافی سمجھتے ہیں۔

۷۹۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ وَزَعَمَ أَنَّهُ عَقَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَقَلَ مَجَّةً مَجَّهَا مِنْ دَلْوٍ كَانَتْ فِي دَارِهِمْ قَالَ سَمِعْتُ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيَّ ثُمَّ أَحَدَ بَنِي سَالِمٍ قَالَ كُنْتُ أُصَلِّي لِقَوْمِي بَنِي سَالِمٍ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنِّي أَنْكَرْتُ بَصَرِي وَإِنَّ السُّيُولَ تَحُولُ بَيْنِي وَبَيْنَ مَسْجِدِ قَوْمِي فَلَوَدِدْتُ أَنَّكَ جِئْتَ فِي بَيْتِي فَصَلَّيْتَ مَكَانًا أَتَّخِذُهُ مَسْجِدًا فَقَالَ أَفْعَلُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَغَدَا عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ مَعَهُ بَعْدَ مَا اشْتَدَّ النَّهَارُ فَاسْتَأْذَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذِنْتُ لَهُ فَلَمْ يَجْلِسْ حَتَّى قَالَ أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ فَأَشَارَ إِلَيْهِ مِنَ الْمَكَانِ الَّذِي أَحَبَّ أَنْ يُصَلِّيَ فِيهِ فَقَامَ وَصَفَفْنَا خَلْفَهُ ثُمَّ سَلَّمَ وَسَلَّمْنَا حِينَ سَلَّمَ۔

عبدان، عبداللہ، معمر، زہری، محمود بن ربیع، روایت کرتے ہیں کہ مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یاد ہیں اور میرے گھر میں میرے ڈول سے کلی کر کے میرے منہ پر پانی ڈالنا بھی مجھے یاد ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے عتبان بن مالک سے، پھر بنی سالم کے کسی شخص سے یہ سنا وہ کہتے تھے کہ میں اپنی قوم بنی سالم کی امامت کرتا تھا تو میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور میں نے کہا میں اپنی بینائی کو کمزور پاتا ہوں میرے اور میری قوم کی مسجد کے درمیان میں بہنے سے پانی کے (مقامات) حائل ہو جاتے ہیں تو میں چاہتا ہوں کہ آپ تشریف لاتے اور میرے گھر میں کسی مقام پر آپ نماز پڑھ لیتے تاکہ اسکو میں مسجد بنا لیتا آپ نے فرمایا میں انشاءاللہ (ایسا) کروں گا پس دوسرے دن دن چڑھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لے گئے آپ کے ہمراہ ابوبکر بھی تھے پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت طلب کی اور میں نے آپ کو اجازت دی، بیٹھنے سے پہلے ہی آپ نے فرمایا کہ تم گھر کے کس مقام پر نماز پڑھوانا چاہتے ہو وہیں میں نماز پڑھ دوں، انہوں نے آپ کو اس مقام کی طرف اشارہ کیا جہاں وہ آپ کیلئے نماز پڑھنا پسند کرتے تھے پس آپ کھڑے ہو گئے اور ہم لوگوں نے آپ کے پیچھے صف باندھی اسکے بعد آپ نے سلام پھیرا ہم نے (بھی آپ کے ہمراہ) سلام پھیرا۔

بَابُ ۵۴۵ الذِّكْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ

نماز کے بعد ذکر کا بیان۔

۷۹۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّ أَبَا مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَفْعَ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ حِينَ يَنْصَرِفُ النَّاسُ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ كَانَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُنْتُ أَعْلَمُ إِذَا انْصَرَفُوا بِذَلِكَ إِذَا سَمِعْتُهُ۔

اسحاق بن نصر، عبدالرزاق، ابن جریج، عمرو، ابومعبد (ابن عباس کے آزاد کردہ غلام) روایت کرتے ہیں کہ ابن عباس نے ان سے بیان کیا کہ جب لوگ فرض نماز سے فارغ ہوں اس وقت بلند آواز سے ذکر کرنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں (رائج) تھا اور ابن عباس کہتے ہیں کہ جب میں سنتا تھا کہ لوگ ذکر کرتے ہوئے لوٹے تو مجھے معلوم ہو جاتا تھا کہ نماز ختم ہو گئی۔

۷۹۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا

علی، سفیان، عمرو، ابومعبد، ابن عباسؓ روایت کرتے

كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ قُلْنَا السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ عِبَادِهِ السَّلَامُ عَلٰى فُلَانٍ وَّفُلَانٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْلُوا السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ فَإِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ وَلٰكِنْ قُوْلُوا التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ فَإِنَّكُمْ إِذَا قُلْتُمْ ذٰلِكَ اَصَابَ كُلَّ عَبْدٍ فِي السَّمَاءِ اَوْ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ لِيَتَخَيَّرْ مِنَ الدُّعَاءِ اَعْجَبَهٗ اِلَيْهِ فَيَدْعُوْ ـ

بَاب ۵۴۱ مَنْ لَّمْ يَمْسَحْ جَبْهَتَهٗ وَاَنْفَهٗ حَتّٰى صَلّٰى

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ رَاَيْتُ الْحُمَيْدِيَّ يَحْتَجُّ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَنْ لَّا يَمْسَحَ الْجَبْهَةَ فِي الصَّلٰوةِ ؛

۷۹۴ ـ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيَّ فَقَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِي الْمَاءِ وَالطِّيْنِ حَتّٰى رَاَيْتُ اَثَرَ الطِّيْنِ فِيْ جَبْهَتِهٖ ـ

بَاب ۵۴۲ التَّسْلِيْمِ ؛

۷۹۵ ـ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ هِنْدٍ بِنْتِ الْحَارِثِ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ قَامَ النِّسَاءُ حِيْنَ يَقْضِيْ تَسْلِيْمَهٗ وَمَكَثَ يَسِيْرًا قَبْلَ اَنْ يَّقُوْمَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَاُرٰى وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اَنَّ مُكْثَهٗ لِكَيْ تَنْفُذَ النِّسَاءُ قَبْلَ اَنْ يُّدْرِكَهُنَّ مَنِ انْصَرَفَ مِنَ الْقَوْمِ ـ

بَاب ۵۴۳ يُسَلِّمُ حِيْنَ يُسَلِّمُ الْاِمَامُ

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَسْتَحِبُّ اِذَا سَلَّمَ الْاِمَامُ اَنْ يُّسَلِّمَ مَنْ خَلْفَهٗ

کہا کرتے تھے کہ اَلسَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ عِبَادِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰى فُلَانٍ وَّفُلَانٍ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اَلسَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ نہ کہو کیونکہ اللہ تو خود ہی سلام ہے، بلکہ کہو اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ (کیونکہ جب تم یہ کہوگے تو یہ (دعا) اللہ کے ہر (نیک) بندے کو پہنچ جائے گی خواہ وہ آسمان میں ہو یا زمین میں اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، اس کے بعد جو دعا اسے اچھی معلوم ہو اختیار کرلے اور وہی مانگے۔

اپنی پیشانی اور ناک نماز ختم ہونے تک نہیں پونچھے

اور عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ حضرت حمیدی ذیل کی حدیث سے اس امر پہ دلیل لاتے تھے کہ نماز میں پیشانی سے (مٹی وغیرہ) صاف کرنا ٹھیک نہیں ؛

مسلم بن ابراہیم، ہشام، یحییٰ، ابوسلمہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے ابوسعید خدری سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پانی اور مٹی میں سجدہ کرتے دیکھا یہاں تک کہ مٹی کا دھبہ آپ کی پیشانی پر میں نے دیکھا۔

سلام پھیرنے کا بیان ؛

موسیٰ بن اسمٰعیل، ابراہیم بن سعد، زہری، ہند بنت حارث سے روایت ہے کہ ام سلمہؓ نے فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے تھے تو جب آپ اپنا سلام پورا کرچکتے تھے عورتیں کھڑی ہو جاتی تھیں اور آپ اپنے کھڑے ہونے سے پہلے تھوڑی دیر ٹھہر جاتے تھے (ابن شہاب کہتے ہیں کہ میں یہ سمجھتا ہوں واللہ اعلم کہ آپ کا ٹھہرنا اس لئے تھا کہ عورتیں چلی جائیں "تاکہ قوم کے جو لوگ نماز ختم" کرچکے ہیں ان سے علیحدہ (جائیں) ۔

جب امام سلام پھیرے تو مقتدی سلام پھیرے

اور ابن عمر بہتر سمجھتے تھے کہ جب امام سلام پھیر چکے اس وقت مقتدی سلام پھیرے ۔

السَّلَامُ فَاِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ فَاِنَّكُمْ اِذَا قُلْتُمُوْهَا اَصَابَتْ كُلَّ عَبْدٍ لِلّٰهِ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

باب ٥٣٩ الدُّعَاءِ قَبْلَ السَّلَامِ :۔

٧٩١۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنَا عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُوْ فِي الصَّلٰوةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَفِتْنَةِ الْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ فَقَالَ لَهٗ قَائِلٌ مَّا اَكْثَرَ مَا تَسْتَعِيْذُ مِنَ الْمَغْرَمِ فَقَالَ اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَعِيْذُ فِيْ صَلٰوتِهٖ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ۔

٧٩٢۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ بَكْرِ نِ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِّمْنِيْ دُعَاءً اَدْعُوْ بِهٖ فِيْ صَلٰوتِيْ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِيْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ

باب ٥٤٠ مَا يَتَخَيَّرُ مِنَ الدُّعَاءِ بَعْدَ التَّشَهُّدِ وَلَيْسَ بِوَاجِبٍ :۔

٧٩٣۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنِيْ شَقِيْقٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا اِذَا

لہٰذا جب کوئی تم میں سے نماز پڑھے تو کہے اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ (کیونکہ جس وقت تم یہ کہدو گے تو یہ دعا) اللہ کے ہر نیک بندے کو پہنچ جائے گی خواہ وہ آسمان میں ہو یا زمین میں) اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

سلام پھیرنے سے پہلے دعا کرنے کا بیان :۔

ابو الیمان، شعیب، زہری، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں یہ دعا کیا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ مَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ تو آپ سے کسی نے عرض کیا کہ آپ قرض سے بہت پناہ مانگتے ہیں (اس کی کیا وجہ ہے؟) آپ نے فرمایا کہ جب آدمی قرضدار ہوجاتا ہے تو جب وہ بات کہتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے اور جب وعدہ کرتا ہے تو وعدہ خلافی کرتا ہے اور زہری نے بیان کیا کہ مجھ سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز میں فتنہ دجال سے پناہ مانگتے ہوئے سنا :۔

قتیبہ بن سعید، لیث، یزید بن ابی حبیب، ابو الخیر، عبد اللہ ابن عمر، ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے متعلق روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسی دعا تعلیم فرمائیے جو میں اپنی نماز میں پڑھ لیا کروں آپ نے فرمایا کہ یہ پڑھا کرو، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِيْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ۔

جو دعا بھی پسند ہو تشہد کے بعد پڑھ سکتا ہے اور دعا کا پڑھنا کوئی ضروری چیز نہیں :۔

مسدد، یحییٰ، اعمش، شقیق، عبد اللہ بن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ ہم جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز کے (قعدہ) میں

وَابْنُ حَلْحَلَةَ مِنِ ابْنِ عَطَاءٍ وَقَالَ أَبُو صَالِحٍ عَنِ اللَّيْثِ كُلُّ فَقَارٍ مَكَانَهُ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ حَدَّثَهُ كُلُّ فَقَارٍ۔

اور ابو صالح نے لیث سے کل فقار مکانہ نقل کیا ہے اور ابن مبارک نے یحیی بن ایوب سے روایت کیا کہا کہ مجھ سے یزید بن ابی حبیب نے بیان کیا ان سے محمد بن عمرو بن حلحلہ نے کل نقارہ کے لفظ کے ساتھ روایت کیا

باب ٥٣٦ مَنْ لَمْ يَرَ التَّشَهُّدَ الْأَوَّلَ وَاجِبًا لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ وَلَمْ يَرْجِعْ ::

ان کا بیان جنہوں نے پہلے تشہد کو واجب نہیں سمجھا اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہو گئے اور تشہد کی طرف واپس نہیں ہوئے۔

٧٨٨ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ هُرْمُزَ مَوْلَى بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَقَالَ مَرَّةً مَوْلَى رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ بُحَيْنَةَ قَالَ وَهُوَ مِنْ أَزْدِ شَنُوءَةَ وَهُوَ حَلِيفٌ لِبَنِي عَبْدِ مَنَافٍ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمُ الظُّهْرَ فَقَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ لَمْ يَجْلِسْ فَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ حَتَّى إِذَا قَضَى الصَّلٰوةَ وَانْتَظَرَ النَّاسُ تَسْلِيمَهُ كَبَّرَ وَهُوَ جَالِسٌ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ ثُمَّ سَلَّمَ۔

ابو الیمان، شعیب، زہری، عبدالرحمن بن ہرمز (نبی عبد المطلب کے آزاد کردہ غلام یا ربیعہ بن حارث کے آزاد کردہ غلام) عبداللہ بن بحینہ کہتے ہیں (جو قبیلہ ازد شنوءہ اور بنی عبد مناف میں سے ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے تھے) کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک دن) لوگوں کو ظہر کی نماز پڑھائی تو (بھولے سے) پہلی دو رکعتوں (کے ختم) پر کھڑے ہو گئے اور قعدہ نہیں کیا تو لوگ بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے یہاں تک کہ جب آپ نماز تمام کر چکے اور لوگ آپ کے سلام پھیرنے کے منتظر ہوئے تو آپ نے بیٹھے ہی بیٹھے تکبیر کہی اور سلام پھیرنے سے پہلے دو سجدے کئے اس کے بعد سلام پھیرا۔

باب ٥٣٧ التَّشَهُّدِ فِي الْأُولَى ::

پہلے قعدہ میں تشہد پڑھنے کا بیان ::

٧٨٩ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَالِكٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فَقَامَ وَعَلَيْهِ جُلُوسٌ فَلَمَّا كَانَ فِي آخِرِ صَلَاتِهِ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ۔

قتیبہ، بکر، جعفر بن ربیعہ، اعرج، عبداللہ بن مالک بن بحینہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ (ایک دن) ہمیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھائی تو دوسری رکعت کے (سجدوں کے) بعد کھڑے ہو گئے حالانکہ آپ کو بیٹھنا ضروری تھا لیکن جب آپ نے نماز کا آخری قعدہ کیا تو دو سجدے (سہو کے) کئے

باب ٥٣٨ التَّشَهُّدِ فِي الْآخِرَةِ ::

آخری قعدہ میں تشہد پڑھنے کا بیان ::

٧٩٠ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا السَّلَامُ عَلَى جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ السَّلَامُ عَلَى فُلَانٍ وَفُلَانٍ فَالْتَفَتَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ اللهَ هُوَ

ابو نعیم، اعمش، شقیق بن سلمہ، عبداللہ (ابن مسعود) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ جب ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز (کے قعدہ میں) یہ پڑھا کرتے تھے کہ السلام علی جبریل ومیکائیل السلام علی فلان وفلان تو (ایک مرتبہ) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف دیکھا اور فرمایا اللہ تو خود ہی سلام ہے (اس پر سلام بھیجنے کی کیا ضرورت)

الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ فَلَمَّا سَلَّمَ أَخَذَ عِمْرَانُ بِيَدِي فَقَالَ لَقَدْ صَلَّى بِنَا هَذَا صَلَاةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ لَقَدْ ذَكَّرَنِي هَذَا صَلَاةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہتے تھے، سلام پھیرنے کے بعد عمران نے میرا ہاتھ پکڑ کر کہا کہ اس شخص نے ہمیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سی نماز پڑھائی، یا یہ کہا کہ اس شخص نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز یاد دلا دی۔

بَاب ٥٣٥ سُنَّةِ الْجُلُوسِ فِي التَّشَهُّدِ وَكَانَتْ أُمُّ الدَّرْدَاءِ تَجْلِسُ فِي صَلَاتِهَا جِلْسَةَ الرَّجُلِ وَكَانَتْ فَقِيهَةً

تشہد کے لئے بیٹھنے کا طریقہ، ام الدرداء اپنی نماز میں مرد کی طرح بیٹھتی تھیں اور فقیہہ تھیں۔

٧٨٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ يَرَى عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَتَرَبَّعُ فِي الصَّلَاةِ إِذَا جَلَسَ فَفَعَلْتُهُ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ حَدِيثُ السِّنِّ فَنَهَانِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ وَقَالَ إِنَّمَا سُنَّةُ الصَّلَاةِ أَنْ تَنْصِبَ رِجْلَكَ الْيُمْنَى وَتَثْنِيَ الْيُسْرَى فَقُلْتُ إِنَّكَ تَفْعَلُ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّ رِجْلَايَ لَا تَحْمِلَانِي۔

عبداللہ بن مسلمہ، مالک، عبدالرحمن بن قاسم، عبداللہ بن عبداللہ بن عمر کے بیٹے عبداللہ کہتے ہیں کہ وہ عبداللہ بن عمر کو دیکھتے تھے کہ جب وہ نماز میں بیٹھتے تھے تو چار زانو بیٹھتے تھے لہذا میں نے بھی ایسا ہی کیا اور میں اس زمانے میں کمسن تھا تو مجھے عبداللہ بن عمر نے منع کیا اور کہا کہ نماز کا طریقہ تو یہی ہے کہ تم اپنا داہنا پیر کھڑا کرلو اور بایاں دہرا کرلو میں نے کہا آپ جو ایسا کرتے ہیں، بولے کہ میرے پیر کمزور ہو گئے ہیں میرا بار برداشت نہیں کر سکتے۔

٧٨٧ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ ح قَالَ وَحَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ وَيَزِيدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا مَعَ نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا صَلَاةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ أَنَا كُنْتُ أَحْفَظَكُمْ لِصَلَاةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُهُ إِذَا كَبَّرَ جَعَلَ يَدَيْهِ حِذَاءَ مَنْكِبَيْهِ وَإِذَا رَكَعَ أَمْكَنَ يَدَيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ هَصَرَ ظَهْرَهُ فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ اسْتَوَى حَتَّى يَعُودَ كُلُّ فَقَارٍ مَكَانَهُ فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَ يَدَيْهِ غَيْرَ مُفْتَرِشٍ وَلَا قَابِضِهِمَا وَاسْتَقْبَلَ بِأَطْرَافِ أَصَابِعِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ فَإِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ جَلَسَ عَلَى رِجْلِهِ الْيُسْرَى وَنَصَبَ الْيُمْنَى فَإِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ قَدَّمَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَنَصَبَ الْأُخْرَى وَقَعَدَ عَلَى مَقْعَدَتِهِ وَسَمِعَ اللَّيْثُ يَزِيدَ بْنَ أَبِي حَبِيبٍ وَيَزِيدُ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَلْحَلَةَ

یحیی بن بکیر، لیث، خالد، سعید، محمد بن عمرو بن حلحلہ، محمد بن عمرو بن عطاء ح، لیث، یزید بن ابی حبیب، یزید بن محمد، محمد بن عمرو بن حلحلہ، محمد بن عمرو بن عطاء، روایت کرتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چند اصحاب کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو ہم لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا ذکر کیا، ابوحمید ساعدی بولے کہ مجھے تم سب سے زیادہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز یاد ہے میں نے آپ کو دیکھا کہ جب آپ نے تکبیر (تحریمہ) پڑھی تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں شانوں کے مقابل اٹھائے اور جب آپ نے رکوع کیا تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے گھٹنوں پر جما لئے اپنی پیٹھ کو جھکا دیا، جس وقت آپ نے اپنا سر (رکوع سے) اٹھایا تو اس حد تک سیدھے ہو گئے کہ ہر ایک عضو (کا جوڑ) اپنے اپنے مقام پر پہنچ گیا اور جب آپ نے سجدہ کیا تو دونوں ہاتھ زمین پر رکھ دیئے نہ انہیں بچھائے ہوئے تھے اور نہ سمیٹے ہوئے تھے اور پیر کی انگلیاں آپ نے قبلہ رخ کرلی تھیں پھر جس وقت آپ دو رکعتوں میں بیٹھے تو اپنے بائیں پیر پر بیٹھے اور داہنے پیر کو آپ نے کھڑا کر لیا جب آخری رکعت میں بیٹھے تو آپ نے اپنے بائیں پیر کو آگے کر دیا اور دوسرے پیر کو کھڑا کر لیا اور اپنی نشست گاہ کے بل بیٹھ گئے اور لیث نے یزید بن ابی حبیب سے اور یزید نے محمد بن حلحلہ سے اور ابن حلحلہ نے عطاء سے سنا ہے

عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اعتدلوا في السجود ولا يبسط احدكم ذراعيه انبساط الكلب ؞

اعتدال کرو، اور کوئی شخص اپنی دونوں کہنیاں ازمین پر جس طرح کہ کتا بچھا لیتا ہے نہ بچھائے۔

باب ۵۳۲ من استوى قاعدا في وتر من صلاته ثم نهض ؞

نماز کی طاق رکعت میں سیدھے بیٹھنے، پھر کھڑے ہونے کا بیان ؞

۷۸۲ ۔ حدثنا محمد بن الصباح قال اخبرنا هشيم اخبرنا خالد الحذاء عن ابي قلابة قال اخبرني مالك بن الحويرث الليثي انه رأى النبي صلى الله عليه وسلم يصلي فاذا كان في وتر من صلاته لم ينهض حتى يستوي قاعدا ؞

محمد بن صباح، ہشیم، خالد حذاء، ابو قلابہ، لیثی بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا تو (کیا دیکھا کہ) جب آپ اپنی نماز کی طاق رکعت میں ہوتے تھے تو جبتک سیدھے نہ بیٹھ جاتے تھے کھڑے نہ ہوتے تھے۔

باب ۵۳۳ كيف يعتمد على الارض اذا قام من الركعة ؞

جب رکعت پڑھ کر اٹھے تو کس طرح ٹیک لگائے ؞

۷۸۳ ۔ حدثنا معلى بن اسد قال حدثنا وهيب عن ايوب عن ابي قلابة قال جاءنا مالك بن الحويرث فصلى بنا في مسجدنا هذا فقال اني لاصلي بكم وما اريد الصلوة لكني اريد ان اريكم كيف رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي قال ايوب فقلت لابي قلابة وكيف كانت صلاته قال مثل صلوة شيخنا هذا يعني عمرو بن سلمة قال ايوب وكان ذلك الشيخ يتم التكبير واذا رفع رأسه عن السجدة الثانية جلس واعتمد على الارض ثم قام ۔

معلی بن اسد، وہیب، ابو قلابہ بیان کرتے ہیں کہ مالک بن حویرث ہمارے پاس آئے اور ہماری مسجد میں ہمیں نماز پڑھائی اور انہوں نے یہ کہدیا کہ میں تمہیں نماز پڑھاتا ہوں، لیکن میں نماز پڑھنا نہیں چاہتا بلکہ میں تمہیں یہ دکھانا چاہتا ہوں کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کس طرح نماز پڑھتے دیکھا، ایوب کہتے ہیں کہ میں نے ابو قلابہ سے کہا کہ مالک بن حویرث کی نماز کیسی تھی، وہ بولے کہ ہمارے ان شیخ یعنی عمرو بن سلمہ کی نماز کی طرح، ایوب کہتے ہیں کہ وہ شیخ پوری تکبیر کہتے تھے اور جب اپنا سر دوسرے سجدے سے اٹھاتے تھے تو بیٹھ جاتے تھے اور زمین پر ٹیک جاتے تھے اس کے بعد کھڑے ہوتے تھے۔

باب ۵۳۴ يكبر وهو ينهض من السجدتين وكان ابن الزبير يكبر في نهضته ؞

دونوں سجدوں سے اٹھتے وقت تکبیر کہے اور ابن زبیر اٹھتے وقت تکبیر کہتے تھے ؞

۷۸۴ ۔ حدثنا يحيى بن صالح قال حدثنا فليح بن سليمان عن سعيد بن الحارث قال صلى لنا ابو سعيد فجهر بالتكبير حين رفع رأسه من السجود وحين سجد وحين رفع وحين قام من الركعتين وقال هكذا رأيت النبي صلى الله عليه وسلم ۔

یحیی بن صالح، فلیح بن سلیمان، سعید بن حارث کہتے ہیں کہ ہمیں ابو سعید نے نماز پڑھائی تو جس وقت انہوں نے اپنا سر (پہلے) سجدے سے اٹھایا اور جب سجدہ کیا اور جب انہوں نے (دوسرے سجدے سے) سر اٹھایا اور جب دو رکعتوں سے (فراغت کر کے) اٹھے تو بلند آواز سے تکبیر کہی اور کہا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔

۷۸۵ ۔ حدثنا سليمان بن حرب قال حدثنا حماد بن زيد قال حدثنا غيلان بن جرير عن مطرف قال صليت انا وعمران بن الحصين صلوٰة خلف علي بن ابي طالب فكان اذا سجد كبر واذا رفع كبر واذا نهض من

سلیمان بن حرب، حماد بن زید، غیلان بن جریر، مطرف روایت کرتے ہیں کہ میں نے اور عمران بن حصین نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پیچھے ایک مرتبہ نماز پڑھی تو ہم نے انکو دیکھا کہ جب وہ سجدہ کرتے تھے تکبیر کہتے تھے اور جب وہ دو رکعتوں سے اٹھتے تھے، تکبیر

باب ۵۳۰ المكث بين السجدتين

٧٧٨ - حدثنا ابو النعمان قال حدثنا حماد عن ايوب عن ابي قلابة ان مالك ابن الحويرث قال لاصحابه الا انبئكم صلوٰة رسول الله صلى الله عليه وسلم قال وذاك في غير حين صلوٰة فقام ثم ركع فكبر ثم رفع راسه فقام هنية ثم سجد ثم رفع راسه هنية ثم سجد ثم رفع راسه هنية فصلى صلوٰة عمرو بن سلمة شيخنا هذا قال ايوب كان يفعل شيئا لم ارهم يفعلونه كان يقعد في الثالثة او الرابعة فاتينا النبي صلى الله عليه وسلم فاقمنا عنده فقال لو رجعتم الى اهاليكم صلوا صلوٰة كذا في حين كذا صلوا صلوٰة كذا في حين كذا فاذا حضرت الصلوٰة فليؤذن احدكم وليؤمكم اكبركم.

دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنے کا بیان۔

ابو النعمان، حماد، ایوب، ابو قلابہ روایت کرتے ہیں کہ مالک بن حویرث نے اپنے دوستوں سے کہا کہ کیا میں تمہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز (کی کیفیت) نہ بتلاؤں، ابو قلابہ کہتے ہیں وہ وقت کسی فرض نماز کا نہ تھا لہٰذا وہ کھڑے ہو گئے پھر انہوں نے رکوع کیا اور تکبیر کہی اس کے بعد اپنا سر اٹھایا اور تھوڑی دیر کھڑے رہے، اس کے بعد سجدہ کیا پھر تھوڑی دیر اپنا سر اٹھائے رکھا اس کے بعد سجدہ کیا پھر تھوڑی دیر اپنا سر اٹھائے رکھا پس انہوں نے ہمارے اس شیخ یعنی عمرو بن سلمہ کی جیسی نماز پڑھی، ایوب کہتے ہیں کہ وہ ایک بات ایسی کرتے تھے کہ ہم نے اور لوگوں کو اسے کرتے ہوئے نہیں دیکھا تیسری یا چوتھی رکعت میں بیٹھتے تھے (مالک بن حویرث) کہتے ہیں کہ ہم اسلام لانے کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ کی خدمت میں قیام کیا تو آپ نے فرمایا کہ اگر تم اپنے اہل وعیال میں پہنچ جاؤ تو اس طرح ان اوقات میں نماز ادا کیا کرنا لہٰذا جب نماز کا وقت آجائے تو تم میں سے کوئی اذان کہدے اور تم میں کا بڑا تمہاری امامت کرے

٧٧٩ - حدثنا محمد بن عبد الرحيم قال حدثنا ابو احمد محمد بن عبد الله الزبيري قال حدثنا مسعر عن الحكم عن عبد الرحمن ابن ابي ليلى عن البراء قال كان سجود النبي صلى الله عليه وسلم وركوعه وقعوده بين السجدتين قريبا من السواء.

محمد بن عبد الرحیم، ابو احمد محمد بن عبد اللہ زبیری، مسعر، حکم، عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ، براء سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا سجود اور آپ کا رکوع اور آپ کا بیٹھنا دونوں سجدوں کے درمیان میں (ٹھہرنا) تقریباً برابر ہی ہوتا تھا۔

٧٨٠ - حدثنا سليمان بن حرب قال حدثنا حماد بن زيد عن ثابت عن انس بن مالك قال اني لا آلو ان اصلي بكم كما رايت النبي صلى الله عليه وسلم يصلي بنا قال ثابت كان انس ابن مالك يصنع شيئا لم اركم تصنعونه كان اذا رفع راسه من الركوع قام حتى يقول القائل قد نسي وبين السجدتين حتى يقول القائل قد نسي.

سلیمان بن حرب، حماد بن زید، ثابت، انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ میں اس بات میں کمی نہ کروں گا کہ تمہیں ایسی ہی نماز پڑھاؤں جیسی کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھاتے دیکھا ہے، ثابت کہتے ہیں کہ انس بن مالک ایک بات ایسی کرتے تھے کہ میں نے تم لوگوں کو وہ عمل کرتے نہیں دیکھا وہ جب اپنا سر رکوع سے اٹھاتے اتنا کھڑے رہتے کہ کہنے والا کہتا کہ وہ سجدہ کرنا بھول گئے اور دونوں سجدوں کے درمیان میں اتنی (دیر تک بیٹھے رہتے تھے) کہ دیکھنے والا سمجھتا کہ وہ (دوسرا سجدہ) کرنا بھول گئے۔

باب ۵۳۱ لا يفترش ذراعيه في السجود

وقال ابو حميد سجد النبي صلى الله عليه وسلم ووضع يديه غير مفترش ولا قابضهما.

سجدے میں اپنی کہنیاں (زمین پر) نہ بچھائے اور ابو حمید نے کہا، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا اور اپنے دونوں ہاتھ زمین پر رکھ دیئے نہ انکو بچھائے ہوئے تھے اور نہ انکو سمیٹے ہوئے تھے۔

٧٨١ - حدثنا محمد بن بشار قال حدثنا محمد بن جعفر قال حدثنا شعبة قال سمعت قتادة عن انس بن مالك

محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، انس بن مالک، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا سجدوں میں

چوتھا پارہ ۴

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بَابٌ ۵۲۷ عَقْدِ الثِّيَابِ وَشَدِّهَا وَمَنْ ضَمَّ إِلَيْهِ ثَوْبَهُ إِذَا خَافَ أَنْ تَنْكَشِفَ عَوْرَتُهُ

۷۷۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَا سُفْيٰنُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ يُصَلُّونَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ عَاقِدُوا أُزْرِهِمْ مِنَ الصِّغَرِ عَلَى رِقَابِهِمْ فَقِيلَ لِلنِّسَاءِ لَا تَرْفَعْنَ رُءُوسَكُنَّ حَتّٰى يَسْتَوِيَ الرِّجَالُ جُلُوسًا۔

کپڑوں میں گرہ لگانے اوران کے باندھنے کا بیان اور ستر کھلنے کے خوف سے اگر کوئی شخص اپنا کپڑا لپیٹ لے

محمد بن کثیر، سفیان، ابو حازم، سہل بن سعد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تھے اور وہ اپنے تہبندوں کو چھوٹے ہونے کے سبب سے اپنی گردنوں پر باندھے ہوئے ہوتے تھے تو عورتوں سے کہہ دیا گیا تھا کہ جب تک مرد سیدھے ہو کر نہ بیٹھ جائیں اسوقت تک تم اپنے سر (سجدے سے) نہ اٹھانا۔

بَابٌ ۵۲۸ لَا يَكُفُّ شَعْرًا۔

۷۷۵ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أُمِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ وَّلَا يَكُفَّ شَعْرَهُ وَلَا ثَوْبَهُ۔

(نماز میں) بال درست نہ کرے۔

ابو النعمان، حماد بن زید، عمرو بن دینار، طاؤس روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو (خدا کی طرف سے) یہ حکم دیا گیا تھا کہ سات ہڈیوں کے بل سجدہ کریں (اور نماز پڑھنے میں) نہ اپنے بال درست کریں اور نہ کپڑا (سنبھالیں)۔

بَابٌ ۵۲۹ لَا يَكُفُّ ثَوْبَهُ فِي الصَّلٰوةِ

۷۷۶ - حَدَّثَنَا مُوسَى ابْنُ إِسْمٰعِيلَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ لَا أَكُفُّ شَعْرًا وَّلَا ثَوْبًا۔

(نماز میں) کپڑا نہ سمیٹے۔

موسیٰ بن اسمٰعیل، ابو عوانہ، عمرو، طاؤس، ابن عباس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں سات ہڈیوں پر سجدہ کروں اور (نماز کی حالت میں) نہ بال درست کروں اور نہ کپڑا۔

بَابٌ ۵۳۰ التَّسْبِيحِ وَالدُّعَاءِ فِي السُّجُودِ

۷۷۷ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيٰنَ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي يَتَأَوَّلُ الْقُرْاٰنَ۔

سجدوں میں دعا اور تسبیح کا بیان۔

مسدد، یحییٰ، سفیان، منصور، مسلم، مسروق، حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اپنے رکوع اور اپنے سجود میں کہا کرتے تھے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي آپ قرآن کے حکم کی تعمیل کرتے تھے۔

اَشَارَ بِيَدِهٖ عَلٰى اَنْفِهٖ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَاَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ وَلَا نَكْفِتَ الثِّيَابَ وَالشَّعْرَ۔

آپ نے اپنے ہاتھ سے اپنی ناک اور دونوں ہاتھوں اور دونوں گھٹنوں اور پیروں کی انگلیوں کی طرف اشارہ کیا اور (یہ بھی فرمایا کہ ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ نماز میں) کپڑوں کو اور بالوں کو نہ سمیٹیں۔

باب ۵۲۶ السُّجُوْدُ عَلَى الْاَنْفِ فِى الطِّيْنِ۔

کیچڑ میں بھی ناک کے بل سجدہ کرنے کا بیان۔

۷۷۳۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ قَالَ انْطَلَقْتُ اِلٰى اَبِىْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِىِّ فَقُلْتُ اَلَا تَخْرُجُ بِنَا اِلَى النَّخْلِ نَتَحَدَّثُ فَخَرَجَ فَقَالَ قُلْتُ حَدِّثْنِىْ مَا سَمِعْتَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ قَالَ اعْتَكَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ الْاَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ وَاعْتَكَفْنَا مَعَهٗ فَاَتَاهُ جِبْرِيْلُ فَقَالَ اِنَّ الَّذِىْ تَطْلُبُ اَمَامَكَ فَاعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ وَاعْتَكَفْنَا مَعَهٗ فَاَتَاهُ جِبْرِيْلُ فَقَالَ اِنَّ الَّذِىْ تَطْلُبُ اَمَامَكَ فَقَامَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيْبًا صَبِيْحَةَ عِشْرِيْنَ مِنْ رَمَضَانَ فَقَالَ مَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَرْجِعْ فَاِنِّىْ رَاَيْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ وَاِنِّىْ نُسِّيْتُهَا وَاِنَّهَا فِى الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فِىْ وِتْرٍ وَاِنِّىْ رَاَيْتُ كَاَنِّىْ اَسْجُدُ فِىْ طِيْنٍ وَّمَآءٍ وَكَانَ سَقْفُ الْمَسْجِدِ جَرِيْدَ النَّخْلِ وَمَا نَرٰى فِى السَّمَآءِ شَيْئًا فَجَآءَتْ قَزْعَةٌ فَاُمْطِرْنَا فَصَلّٰى بِنَا النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى رَاَيْتُ اَثَرَ الطِّيْنِ وَالْمَآءِ عَلٰى جَبْهَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَرْنَبَتِهٖ تَصْدِيْقَ رُؤْيَاهُ۔

موسیٰ، ہمام، یحییٰ، ابوسلمہ روایت کرتے ہیں کہ میں (ایک روز) ابوسعید خدری کے پاس گیا اور میں نے (ان سے کہا) کہ آپ ہمارے ساتھ (فلاں) درخت کی طرف کیوں نہیں چلتے تاکہ ہم ذکر و تذکرہ کریں پس وہ نکلے، ابوسلمہ کہتے ہیں میں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیجئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے شب قدر کے بارے میں کیا سنا ہے وہ بولے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک بار) رمضان کے پہلے عشرہ میں اعتکاف کیا اور ہم لوگوں نے بھی آپ کے ہمراہ اعتکاف کیا، (اس عرصہ میں) جبریل آپ کے پاس آئے اور کہا کہ جس کی آپ کو تلاش ہے (یعنی شب قدر) اس عشرہ کے آگے ہے، لہٰذا آپ نے درمیانی عشرہ میں اعتکاف فرمایا اور ہم نے بھی آپ کے ہمراہ اعتکاف کیا، پھر جبریل آپ کے پاس آئے اور کہا کہ جس کی تمہیں تلاش ہے وہ اس عشرہ کے آگے ہے پس بیسویں رمضان کی صبح کو آپ خطبہ پڑھنے کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ جس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اعتکاف کیا ہو وہ دوبارہ پھر کرے کیونکہ میں نے شب قدر کو دیکھ لیا لیکن میں اسے بھول گیا اور اب صرف اتنا یاد ہے کہ وہ آخر عشرہ میں طاق رات ہے اور میں نے (خواب میں) یہ دیکھا کہ گویا میں مٹی اور پانی میں سجدہ کر رہا ہوں اور (اس وقت تک) مسجد کی چھت چھوارے کی شاخ سے پٹی تھی اور (اس وقت) ہم آسمان میں کوئی چیز ابر وغیرہ نہ دیکھتے تھے، اتنے میں ایک ٹکڑا بادل کا آیا اور ہم پر پانی برسا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی یہاں تک کہ میں نے کیچڑ کا نشان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی اور آپ کی ناک پر دیکھا یہ آپ کے خواب کی تصدیق تھی۔

حَدَّثَنِیْ جَعْفَرُ ابْنُ رَبِیْعَةَ نَحْوَهٗ ۔

بَابٌ ۵۲۲ یَسْتَقْبِلُ بِاَطْرَافِ رِجْلَیْهِ الْقِبْلَةَ

قَالَهٗ اَبُوْحُمَیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ۔

بَابٌ ۵۲۳ اِذَا لَمْ یُتِمَّ سُجُوْدَهٗ

۷۶۸ ۔ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَهْدِیٌّ عَنْ وَّاصِلٍ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ حُذَیْفَةَ اَنَّهٗ رَاٰی رَجُلًا لَّا یُتِمُّ رُکُوْعَهٗ وَلَا سُجُوْدَهٗ فَلَمَّا قَضٰی صَلٰوتَهٗ قَالَ لَهٗ حُذَیْفَةُ مَا صَلَّیْتَ وَاَحْسِبُهٗ قَالَ لَوْ مُتَّ مُتَّ عَلٰی غَیْرِ سُنَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ۔

بَابٌ ۵۲۴ السُّجُوْدُ عَلٰی سَبْعَةِ اَعْظُمٍ

۷۶۹ ۔ حَدَّثَنَا قَبِیْصَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اُمِرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّسْجُدَ عَلٰی سَبْعَةِ اَعْضَاءٍ وَّلَا یَکُفَّ شَعْرًا وَّلَا ثَوْبًا الْجَبْهَةِ وَالْیَدَیْنِ وَالرُّکْبَتَیْنِ وَالرِّجْلَیْنِ ۔

۷۷۰ ۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُمِرْنَا اَنْ نَّسْجُدَ عَلٰی سَبْعَةِ اَعْظُمٍ وَّلَا نَکُفَّ شَعْرًا وَّلَا ثَوْبًا ۔

۷۷۱ ۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْرَائِیْلُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ وَّهُوَ غَیْرُ کَذُوْبٍ قَالَ کُنَّا نُصَلِّیْ خَلْفَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ لَمْ یَحْنِ اَحَدٌ مِّنَّا ظَهْرَهٗ حَتّٰی یَضَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَبْهَتَهٗ عَلَی الْاَرْضِ

بَابٌ ۵۲۵ السُّجُوْدُ عَلَی الْاَنْفِ

۷۷۲ ۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّی بْنُ اَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَیْبٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاؤُسٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰی سَبْعَةِ اَعْظُمٍ عَلَی الْجَبْهَةِ

مجھ سے جعفر بن ربیعہ نے اس کی مثل روایت کیا۔

سجدے میں اپنے پیروں کی انگلیاں قبلہ رُخ رکھے

اس کو ابو حمیدؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

اگر کوئی شخص اپنا سجدہ پورا نہ کرے

صلت بن محمد، مہدی، واصل، ابو وائل، حذیفہؓ کے متعلق روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ اپنا رکوع پورا کرتا ہے اور نہ اپنا سجدہ جب وہ اپنی نماز ختم کر چکا تو اس سے حذیفہ نے کہا کہ تو نے نماز نہیں پڑھی اور (ابو وائل کہتے ہیں کہ مجھے خیال ہے کہ حذیفہ نے یہ بھی کہا کہ) اگر تو مر جائیگا تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف طریقہ پر مرے گا۔

سجدہ سات ہڈیوں یعنی سات اعضاء پر کرنا چاہئے

قبیصہ، سفیان، عمرو بن دینار، طاوس، ابن عباسؓ کے متعلق روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سات اعضاء کے بل سجدہ کرنے کا حکم فرمایا ہے اور یہ کہ بالوں کو نہ سنوارے اور نہ کپڑے کو روکے وہ سات اعضاء یہ ہیں: پیشانی، دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے، دونوں پیر۔

مسلم بن ابراہیم، شعبہ، عمرو، طاوس، ابن عباسؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم سات ہڈیوں کے بل سجدہ کریں اور نہ بالوں کو روکیں اور نہ کپڑے کو۔

آدم، اسرائیل، ابو اسحاق، عبداللہ بن یزید کہتے ہیں کہ ہم سے براء بن عازبؓ نے بیان کیا اور وہ جھوٹے آدمی نہیں تھے وہ کہتے ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تھے تو جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو کوئی شخص ہم میں سے اپنی پیٹھ نہ جھکاتا تھا جب تک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی پیشانی زمین پر رکھتے (نہ دیکھ لیتا)۔

ناک کے بل سجدہ کرنے کا بیان۔

معلی ابن اسد، وہیب، عبداللہ بن طاوس، طاوس ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں سات ہڈیوں کے بل سجدہ کروں، پیشانی کے اور

فَيُقَدِّمُهُ إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَإِذَا بَلَغَ بَابَهَا فَرَأَى زَهْرَتَهَا وَمَا فِيهَا مِنَ النَّضْرَةِ وَالسُّرُورِ فَيَسْكُتُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَسْكُتَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ أَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَيْحَكَ يَا ابْنَ آدَمَ مَا أَغْدَرَكَ أَلَيْسَ قَدْ أَعْطَيْتَ الْعَهْدَ وَالْمِيثَاقَ أَنْ لَا تَسْأَلَ غَيْرَ الَّذِي أُعْطِيتَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ لَا تَجْعَلْنِي أَشْقَى خَلْقِكَ فَيَضْحَكُ اللَّهُ مِنْهُ ثُمَّ يَأْذَنُ لَهُ فِي دُخُولِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ تَمَنَّ فَيَتَمَنَّى حَتَّى إِذَا انْقَطَعَ أُمْنِيَّتُهُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ زِدْ مِنْ كَذَا وَكَذَا أَقْبَلَ يُذَكِّرُهُ رَبُّهُ حَتَّى إِذَا انْتَهَتْ بِهِ الْأَمَانِيُّ قَالَ اللَّهُ لَكَ ذَلِكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ لِأَبِي هُرَيْرَةَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَكَ ذَلِكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ لَمْ أَحْفَظْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا قَوْلَهُ لَكَ ذَلِكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ إِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ ذَلِكَ لَكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ.

دیگا، تب اللہ تعالیٰ اسکو جنت کے دروازے کے قریب کر دیگا، جب اسکے دروازے پر پہنچ جائیگا اور اسکی شگفتگی اور تر و تازگی اور سرور جو اس میں ہے دیکھے گا تو جتنی دیر مشیت الٰہی ہوگی چپ رہے گا اس کے بعد کہے گا کہ اے میرے پروردگار مجھے جنت میں داخل کر دے، اللہ عزوجل فرمائے گا کہ اے ابن آدم تیری خرابی ہو تو کس قدر عہد شکن ہے کیا تو نے اس بات پر قول و قرار نہ کئے تھے کہ اسکے سوا جو تجھے دیا جا چکا اور کچھ نہ مانگے گا وہ عرض کریگا کہ اے میرے پروردگار مجھے اپنی مخلوق میں سب سے زیادہ بدنصیب کر، پس اللہ تعالیٰ (اسکی باتوں) سے ہنسنے لگے گا اسکے بعد اسکو جنت میں لیجانے کی اجازت دیگا اور فرمائے گا کہ (جہاں تک تجھ سے ہو سکے) طلب کر، چنانچہ وہ خواہش کرنے لگے گا کہ یہاں تک کہ اس کی خواہشیں ختم ہو جائیں گی، تو اللہ بزرگ برتر فرمائیگا کہ یہ چیزیں اور مانگ، اسکا پروردگار اسے یاد دلانے لگے گا یہانتک کہ جب اس کی خواہشیں تمام ہو جائیں گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا، تجھے یہ بھی (دیا جاتا) ہے اور اسی کے مثل اس کے ساتھ اور (بھی) (یہ حدیث سنکر ابو سعید خدری نے ابو ہریرہ سے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس مقام پر) یہ فرمایا تھا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا کہ تجھے یہ اور اس کے (ساتھ اسکے) مثل دس (گنے دیئے جاتے ہیں) ابو ہریرہؓ نے جواب دیا کہ مجھے اس حدیث میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے صرف آپ کا یہی ارشاد یاد ہے کہ تجھے یہ بھی (دیا جاتا) ہے اور اسی کے مثل اسکے ساتھ اور (بھی)، ابو سعید نے کہا کہ میں نے خود آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تجھے یہ اور اسکے دس مثل (اسکے ساتھ دیئے جاتے) ہیں۔

ف: - ایسی تمام باتیں (ہنسنا وغیرہ) جو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب ہیں صرف بندوں کے سمجھانے کیلئے ہیں، کیونکہ بندہ اسی طرح سمجھ سکتا ہے جو اس کی عقل میں آسکے اور ایسے ہی طریقوں سے سمجھایا جا سکتا ہے جو اس کی عقل کے قریب ہوں۔

بَابُ ۵۲۱ يُبْدِي ضَبْعَيْهِ وَيُجَافِي فِي السُّجُودِ.

(مرد کو چاہیئے) کہ سجدہ میں اپنے دونوں پہلو کھولدے اور پیٹ کو زانوں سے جدا رکھے۔

۷۶۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ ابْنِ هُرْمُزَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكِ بْنِ بُحَيْنَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلَّى فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى يَبْدُوَ بَيَاضُ إِبْطَيْهِ وَقَالَ اللَّيْثُ

یحیی بن بکیر، بکر بن مضر، جعفر بن ربیعہ، ابن ہرمز، عبد اللہ بن مالک بن بحینہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھتے تھے تو اپنے دونوں ہاتھوں کے درمیان میں اس قدر کشادگی رکھتے تھے کہ آپ کے بغلوں کی سفیدی ظاہر ہوتی تھی اور لیث نے کہا

تَخْطَفُ النَّاسَ بِاَعْمَالِهِمْ فَمِنْهُمْ مَنْ يُوبَقُ بِعَمَلِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يُخَرْدَلُ ثُمَّ يَنْجُوْ حَتّٰى اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ رَحْمَةَ مَنْ اَرَادَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ اَمَرَ اللّٰهُ الْمَلٰئِكَةَ اَنْ يُخْرِجُوْا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ فَيُخْرِجُوْنَهُمْ وَيَعْرِفُوْنَهُمْ بِاٰثَارِ السُّجُوْدِ وَحَرَّمَ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ اَنْ تَاْكُلَ اَثَرَ السُّجُوْدِ فَيُخْرَجُوْنَ مِنَ النَّارِ فَكُلُّ ابْنِ اٰدَمَ تَاْكُلُهُ النَّارُ اِلَّا اَثَرَ السُّجُوْدِ فَيُخْرَجُوْنَ مِنَ النَّارِ قَدِ امْتَحَشُوْا فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مَآءُ الْحَيَاةِ فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِيْ حَمِيْلِ السَّيْلِ ثُمَّ يَفْرُغُ اللّٰهُ مِنَ الْقَضَآءِ بَيْنَ الْعِبَادِ وَيَبْقٰى رَجُلٌ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَهُوَ اٰخِرُ اَهْلِ النَّارِ دُخُوْلًا الْجَنَّةَ مُقْبِلًا بِوَجْهِهٖ قِبَلَ النَّارِ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ اصْرِفْ وَجْهِيْ عَنِ النَّارِ فَقَدْ قَشَبَنِيْ رِيْحُهَا وَاَحْرَقَنِيْ ذَكَاؤُهَا فَيَقُوْلُ هَلْ عَسَيْتَ اِنْ فُعِلَ ذٰلِكَ بِكَ اَنْ تَسْاَلَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَيَقُوْلُ لَا وَعِزَّتِكَ فَيُعْطِي اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ مَا يَشَآءُ مِنْ عَهْدٍ وَّمِيْثَاقٍ فَيَصْرِفُ اللّٰهُ وَجْهَهٗ عَنِ النَّارِ فَاِذَا اَقْبَلَ بِهٖ عَلَى الْجَنَّةِ رَاٰى بَهْجَتَهَا سَكَتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَّسْكُتَ ثُمَّ قَالَ يَا رَبِّ قَدِّمْنِيْ عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهٗ اَلَيْسَ قَدْ اَعْطَيْتَ الْعُهُوْدَ وَالْمِيْثَاقَ اَنْ لَّا تَسْاَلَ غَيْرَ الَّذِيْ كُنْتَ سَاَلْتَ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ لَا اَكُوْنُ اَشْقٰى خَلْقِكَ فَيَقُوْلُ فَمَا عَسَيْتَ اِنْ اُعْطِيْتَ ذٰلِكَ اَنْ لَّا تَسْاَلَ غَيْرَهٗ فَيَقُوْلُ لَا وَعِزَّتِكَ لَا اَسْاَلُكَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَيُعْطِيْ رَبَّهٗ مَا شَآءَ مِنْ عَهْدٍ وَّمِيْثَاقٍ

کے کوئی نہیں جانتا، وہ آنکڑے ہوں، پر ان کے اعمال کے موافق اچکیں گے تو ان میں سے کوئی اپنے اعمال کے سبب (جہنم میں گر کر) ہلاک ہو جائیگا اور کوئی ان میں سے (مارے زخموں کے) ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیگا، اس کے بعد نجات پا لے گا، یہاں تک کہ جب اللہ دوزخیوں میں سے جن پر مہربانی کرنا چاہے گا تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دیگا کہ جو اللہ کی پرستش کرتے تھے وہ نکال لئے جائیں گے اور فرشتے انہیں سجدوں کے نشانوں سے پہچان لیں گے، اللہ تعالیٰ نے (دوزخ کی) آگ پر حرام کر دیا ہے کہ وہ سجدے کے نشان کو کھائے چنانچہ سجدوں کے مقام کے علاوہ جہنم کی آگ ابن آدم کے تمام جسم کو کھا جائے گی، (اسی نشان سجدہ کی علامت سے لوگ) نکالے جائیں گے، اس وقت بالکل سیاہ (کوئلہ) ہو گئے ہوں گے، پھر ان کے اوپر آب حیات ڈالا جائیگا تو (اس کے پڑنے سے) وہ ایسے نکل آئیں گے، جیسے دانہ سیل کے بہاؤ میں اگتا ہے، اس کے بعد اللہ بندوں کے درمیان فیصلہ کرنے سے فارغ ہو جائیگا اور ایک شخص جنت اور دوزخ کے درمیان میں باقی رہ جائیگا اور وہ جنت میں سب دوزخیوں کے آخر میں داخل ہوگا اس کا منہ دوزخ کی طرف ہوگا، کہے گا اے میرے پروردگار میرا منہ دوزخ (کی طرف) سے پھیر دے کیونکہ مجھے اس کی ہوا نے زہر آلود کر دیا ہے اور مجھے اس کے شعلہ نے جلا دیا ہے، اللہ فرمائیگا کہ کیا (ایسا تو نہ کریگا کہ) اگر تیرے ساتھ یہ احسان کر دیا جائے تو تو اس کے علاوہ اور کچھ مانگے وہ کہے گا کہ تیری بزرگی کی قسم نہیں، پھر اللہ عزوجل کو (اس بات پر) جس قدر وہ چاہے گا اس سے پختہ وعدہ لے لیگا (اس کے بعد) اللہ تعالیٰ اس کا منہ دوزخ (کی طرف) سے پھیر دیگا، پھر جب وہ جنت کی طرف منہ کریگا اور وہ اس کی تر و تازگی دیکھے گا تو جس قدر مشیت الٰہی ہوگی وہ چپ رہے گا، اس کے بعد کہے گا کہ اے پروردگار! مجھے جنت کے دروازے کے قریب کر دے تو اللہ اس سے فرمائے گا کہ کیا تو نے اس بات پر قول و قرار نہ کئے تھے کہ اس کے سوا جو تو مانگ چکا اور کچھ سوال نہ کریگا، وہ عرض کریگا کہ اے میرے پروردگار! مجھے تیری مخلوق میں سب سے زیادہ بدنصیب نہ ہونا چاہئے اللہ فرمائے گا کہ ہو سکتا ہے کہ اگر تجھے یہ بھی عطا کر دیا جائے تو تو اس کے علاوہ اور کچھ سوال کرے وہ عرض کریگا کہ قسم تیری بزرگی کی نہیں، میں اس کے سوا سوال نہ کرونگا پھر اپنے پروردگار کو جس قدر قول و قرار وہ چاہے گا

فَكَبِّرُوا وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا وَإِذَا قَالَ
سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا سَجَدَ
فَاسْجُدُوا وَكَذَا جَاءَ بِهِ مَعْمَرٌ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ لَقَدْ حَفِظَ الخ

بَاب ٥٢٠ فَضْلِ السُّجُودِ :.

٧٦٦ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَطَاءُ
بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُمَا أَنَّ النَّاسَ
قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
قَالَ هَلْ تُمَارُونَ فِي الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ
دُونَهُ سَحَابٌ قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَهَلْ
تُمَارُونَ فِي الشَّمْسِ لَيْسَ دُونَهَا سَحَابٌ قَالُوا
لَا قَالَ فَإِنَّكُمْ تَرَوْنَهُ كَذٰلِكَ يُحْشَرُ النَّاسُ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَقُولُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا
فَلْيَتَّبِعْهُ فَمِنْهُمْ مَنْ يَتَّبِعُ الشَّمْسَ وَمِنْهُمْ
مَنْ يَتَّبِعُ الْقَمَرَ وَمِنْهُمْ مَنْ يَتَّبِعُ الطَّوَاغِيتَ
وَتَبْقَى هٰذِهِ الْاُمَّةُ فِيهَا مُنَافِقُوهَا
فَيَأْتِيهِمُ اللّٰهُ فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ
هٰذَا مَكَانُنَا حَتّٰى يَأْتِيَنَا رَبُّنَا فَإِذَا جَاءَ
رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ فَيَأْتِيهِمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ
فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ أَنْتَ رَبُّنَا
فَيَدْعُوهُمْ وَيُضْرَبُ الصِّرَاطُ بَيْنَ
ظَهْرَانَيْ جَهَنَّمَ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يَجُوزُ
مِنَ الرُّسُلِ بِأُمَّتِهِ وَلَا يَتَكَلَّمُ يَوْمَئِذٍ
أَحَدٌ إِلَّا الرُّسُلُ وَكَلَامُ الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ
اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ وَفِي جَهَنَّمَ كَلَالِيبُ
مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ هَلْ رَأَيْتُمْ
شَوْكَ السَّعْدَانِ قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَإِنَّهَا
مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ غَيْرَ أَنَّهُ
لَا يَعْلَمُ قَدْرَ عِظَمِهَا إِلَّا اللّٰهُ

کہے تو تم تکبیر کہو اور جب وہ رکوع کرے تو تم رکوع کرو اور جب وہ (سر) اٹھائے تو تم (سر) اٹھاؤ اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا لک الحمد کہو اور جب وہ سجدہ کرے تو تم سجدہ کرو۔

سجدہ کرنے کی فضیلت کا بیان :.

ابو الیمان، شعیب، زہری، سعید بن مسیب و عطاء بن یزید لیثی روایت کرتے ہیں کہ ابو ہریرہؓ نے ان دونوں سے بیان کیا کہ ایک مرتبہ لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ کیا ہم قیامت کے دن اپنے پروردگار کو دیکھیں گے، آپ نے فرمایا کیا تم کو شب بدر میں چاند (کے دیکھنے میں) جب کہ اس کے اوپر ابر نہ ہو کچھ شک ہوتا ہے، ان لوگوں نے کہا کہ یا رسول اللہؐ نہیں، آپ نے فرمایا تو کیا تم کو آفتاب (کے دیکھنے) میں جبکہ اس کے اوپر ابر نہ ہو کچھ شبہ ہوتا ہے، لوگوں نے عرض کیا کہ نہیں، آپ نے فرمایا بس تم اسی طرح اپنے پروردگار کو دیکھو گے، قیامت کے دن لوگ اٹھائے جائیں گے، پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جو (دنیا میں) جس کی پرستش کرتا تھا وہ اسکے ساتھ ہو جائے، چنانچہ کوئی ان میں سے آفتاب کے ساتھ ہو جائیگا اور کوئی ان میں سے چاند کے ساتھ ہو جائیگا اور کوئی ان میں سے بتوں کے پیچھے ہو لے گا اور یہ (ایماندار ذکا) گروہ باقی رہ جائیگا اور اسی میں اسکے منافق (بھی) شامل ہونگے، اللہ تعالیٰ اس صورت میں جس کو وہ نہیں پہچانتے ان کے پاس آئیگا اور فرمائیگا کہ میں تمہارا پروردگار ہوں تو وہ کہیں گے (ہم تجھے نہیں جانتے) ہم اس جگہ کھڑے رہیں گے یہاں تک کہ ہمارا پروردگار ہمارے پاس آجائے اور جب وہ آئے گا ہم اسے پہچان لیں گے، پھر اللہ عزوجل ان کے پاس (اس صورت میں) آئیگا جس کو وہ پہچانتے ہیں) اور فرمائے گا کہ میں تمہارا پروردگار ہوں تو وہ کہیں گے کہ ہاں تو ہمارا پروردگار ہے پس اللہ انہیں بلائیگا اور جہنم کی پشت پر (پل بنا کر) ایک راستہ بنایا جائیگا، تمام پیغمبر جو اپنی امتوں کے ساتھ (اس پل سے) گذریں گے، ان میں پہلا میں ہونگا اور اس دن سوائے پیغمبروں کے کوئی بول نہ سکیگا اور پیغمبروں کا کلام اس دن اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ ہوگا، جہنم میں سعدان کے کانٹوں کے مشابہ آنکڑے ہوں گے، کیا تم لوگوں نے سعدان کے کانٹے دیکھے ہیں، صحابہ نے عرض کیا ہاں! آپ نے فرمایا کہ وہ سعدان کے کانٹوں سے مشابہ ہوں گے البتہ ان کی بڑائی کا مقدار سوائے اللہ تعالیٰ

الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ صَلٰوةٍ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ وَغَيْرِهَا فِي رَمَضَانَ وَغَيْرِهِ فَيُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُولُ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ يَقُولُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ قَبْلَ أَنْ يَسْجُدَ ثُمَّ يَقُولُ اللهُ أَكْبَرُ حِينَ يَهْوِي سَاجِدًا ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَسْجُدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ مِنَ الْجُلُوسِ فِي الْاِثْنَتَيْنِ وَيَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنَ الصَّلٰوةِ ثُمَّ يَقُولُ حِينَ يَنْصَرِفُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَقْرَبُكُمْ شَبَهًا بِصَلٰوةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَتْ هٰذِهِ لَصَلٰوتَهُ حَتّٰى فَارَقَ الدُّنْيَا قَالَا وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ يَقُولُ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ يَدْعُو لِرِجَالٍ فَيُسَمِّيهِمْ بِأَسْمَائِهِمْ فَيَقُولُ اللّٰهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلٰى مُضَرَ وَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ وَأَهْلُ الْمَشْرِقِ يَوْمَئِذٍ مِنْ مُضَرَ مُخَالِفُونَ لَهُ.

۷۶۵ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ غَيْرَ مَرَّةٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ سَقَطَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَرَسٍ وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيٰنُ مِنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْأَيْمَنُ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ نَعُودُهُ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلّٰى بِنَا قَاعِدًا وَقَعَدْنَا وَقَالَ سُفْيٰنُ مَرَّةً صَلَّيْنَا قُعُودًا فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ

بن ہشام و ابوسلمہ بن عبدالرحمن روایت کرتے ہیں کہ ابوہریرہؓ ہر نماز میں تکبیر کہتے تھے فرض ہو یا کوئی اور، رمضان میں (بھی) اور غیر رمضان میں (بھی) پس جب کھڑے ہوتے تکبیر کہتے پھر جب رکوع کرتے تھے تکبیر کہتے تھے پھر سجدہ کرنے سے پہلے سمع اللہ لمن حمدہ کہتے اس کے بعد ربنا ولک الحمد کہتے، اسکے بعد جب سجدہ کرنے کیلئے جھکتے اللہ اکبر کہتے پھر جب سجدے سے اپنا سر اٹھاتے تکبیر کہتے، پھر جب (دوسرا) سجدہ کرتے تکبیر کہتے پھر جب سجدوں سے اپنا سر اٹھاتے تکبیر کہتے، پھر جب دو رکعتوں میں بیٹھ کر اٹھتے تکبیر کہتے (خلاصہ یہ کہ) اپنی ہر رکعت میں اسی طرح کرتے کہ نماز سے فارغ ہو جاتے اس کے بعد جب نماز ختم کر چکتے تو کہتے کہ اس کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے بلاشبہ میں تم سب میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے زیادہ مشابہت رکھتا ہوں بلاشبہ آپ کی نماز اس وقت تک بالکل ایسی ہی تھی جبکہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کو چھوڑا (عبدالرحمن اور ابوسلمہ راویان حدیث) کہتے ہیں کہ ابوہریرہؓ نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنا سر (رکوع سے) اٹھاتے تھے تو سمع اللہ لمن حمدہ اور ربنا ولک الحمد (دونوں) کہتے تھے (اور کچھ لوگوں کیلئے دعا کرتے تھے اور ان کے نام لیتے) اور فرماتے تھے کہ اے اللہ ولید بن ولید کو اور سلمہ بن ہشام کو اور عیاش بن ابی ربیعہ اور کمزور مسلمانوں کو (کفار مکہ کے پنجۂ ظلم سے) نجات دے، اے اللہ اپنی پامالی (قبیلہ) مضر پر سخت کر دے اور اسکو ان پر قحط سالیاں بنا دے جیسے یوسفؑ (کے زمانے) کی قحط سالیاں اور اس زمانے میں (قبیلہ) مضر کے مشرقی لوگ آپ کے مخالف تھے۔

علی بن عبداللہ، سفیان، زہری روایت کرتے ہیں کہ میں نے انس بن مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ (ایک مرتبہ) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے سے گر پڑے (اور سفیان اس روایت کو کبھی یوں بیان کرتے تھے) کہ گھوڑے سے گر پڑے اور آپ کی داہنی جانب چھل گئی (چنانچہ) ہم لوگ آپ کی خدمت میں عیادت کیلئے حاضر ہوئے اتنے میں نماز کا وقت ہو گیا تو آپ نے ہمیں بیٹھ کر نماز پڑھائی اور ہم بیٹھ گئے (اور سفیان نے ایک مرتبہ یہ کہا کہ ہم نے بیٹھ کر نماز پڑھی) جب آپ نماز پڑھ چکے تو فرمایا کہ امام اسی لئے بنایا گیا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے، لہذا جب وہ تکبیر

حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ قَالَ أَنَا قَالَ رَأَيْتُ بِضْعَةً وَثَلَاثِينَ مَلَكًا يَبْتَدِرُونَهَا أَيُّهُمْ يَكْتُبُهَا أَوَّلَ۔

باب ۵۱۸ الطُّمَأْنِينَةِ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَوَى حَتَّى يَعُودَ كُلُّ فَقَارٍ مَكَانَهُ۔

۷۶۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ كَانَ أَنَسٌ يَنْعَتُ لَنَا صَلَاةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ يُصَلِّي فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَامَ حَتَّى نَقُولَ قَدْ نَسِيَ۔

۷۶۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رُكُوعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُجُودُهُ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ۔

۷۶۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ كَانَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ يُرِينَا كَيْفَ كَانَ صَلَاةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَاكَ فِي غَيْرِ وَقْتِ صَلَاةٍ فَقَامَ فَأَمْكَنَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَمْكَنَ الرُّكُوعَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَأَنْصَتَ هُنَيَّةً قَالَ فَصَلَّى بِنَا صَلَاةَ شَيْخِنَا هَذَا أَبِي يَزِيدَ وَكَانَ أَبُو يَزِيدَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ الْآخِرَةِ اسْتَوَى قَاعِدًا ثُمَّ نَهَضَ۔

باب ۵۱۹ يَهْوِي بِالتَّكْبِيرِ حِينَ يَسْجُدُ وَقَالَ نَافِعٌ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَضَعُ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ۔

۷۶۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ

ہے بہت تعریف پاکیزہ جس میں برکت ہے تو آپ نے فارغ ہو کر فرمایا کہ یہ کلمات کہنے والا کون تھا، اس شخص نے عرض کیا کہ میں تھا، آپ نے فرمایا کہ میں نے کچھ اوپر تیس فرشتوں کو دیکھا کہ وہ ان کلمات کے لکھنے میں ایک دوسرے پر سبقت لیجانا چاہتے تھے۔

جب رکوع سے اپنا سر اٹھائے اس وقت اطمینان سے کھڑا ہونے کا بیان، ابوحمیدؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اٹھایا اور سیدھے (کھڑے) ہوگئے، یہاں تک کہ آپ کی ہر ہڈی اپنی جگہ پر آگئی۔

ابوالولید، شعبہ، ثابت، روایت کرتے ہیں کہ انس ہمارے سامنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی کیفیت بیان کرتے تھے تو وہ نماز پڑھ کر بتاتے تھے پس جس وقت وہ اپنا سر رکوع سے اٹھاتے تو اتنے کھڑے رہتے کہ ہم کہتے کہ یقیناً یہ (سجدے میں جانا) بھول گئے۔

ابوالولید، شعبہ، حکم، ابن ابی لیلیٰ، حضرت براءؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا رکوع اور آپ کے سجدے اور جب آپ اپنا سر رکوع سے اٹھاتے تھے اور دونوں سجدوں کی درمیانی نشست تقریباً (سب ہی) برابر ہوتے تھے۔

سلیمان بن حرب، حماد بن زید، ایوب، ابوقلابہ روایت کرتے ہیں کہ مالک بن حویرثؓ ہمیں نماز کے وقت کے علاوہ یہ دکھایا کرتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز اس طرح ہوتی تھی (ایک دن) وہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے پورا قیام کیا اور اس کے بعد رکوع کیا اور پورا رکوع کیا اس کے بعد سر اٹھایا اور تھوڑی دیر سیدھے کھڑے رہے، ابوقلابہ کہتے ہیں کہ (اس وقت) مالک بن حویرث نے ہمارے اس شیخ یعنی ابو یزید کی مثل نماز پڑھائی اور ابو یزید جب اپنا سر دوسرے سجدے سے اٹھاتے تھے تو سیدھے بیٹھ جاتے تھے، اس کے بعد کھڑے ہوتے تھے۔

جب سجدہ کرے، تو تکبیر (کہتا ہوا) جھکے، اور نافع کہتے ہیں کہ ابن عمر (سجدے) میں جاتے وقت زمین پر اپنے دونوں ہاتھ گھٹنوں سے پہلے رکھتے تھے۔

ابوالیمان، شعیب، زہری، ابوبکر بن عبدالرحمن بن حارث…

ربک الاعلی اور سبح اسم ربک العظیم نازل نہ ہوا تھا، اس وقت تک حضور انور اس قسم کی ادعیہ پڑھتے اس کے بعد سبحان ربی العظیم اور سبحان ربی الاعلی مقرر فرمالیا تھا۔

بَابُ ۵۱۵ مَا يَقُولُ الْإِمَامُ وَمَنْ خَلْفَهُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ

امام اور جو لوگ اس کے پیچھے (نماز پڑھ رہے) ہیں جب رکوع سے سر اٹھائیں تو کیا کہیں؟

۷۵۶ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ قَالَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ يُكَبِّرُ وَإِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ قَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ

آدم، ابن ابی ذئب، سعید مقبری، حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تھے تو (اس کے بعد) اللہم ربنا ولک الحمد (بھی) کہتے اور جب رکوع (اور رکوع سے) اپنا سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے تھے اور جب دونوں سجدوں سے (فارغ ہو کر) کھڑے ہوتے تھے تو اللہ اکبر کہتے تھے۔

بَابُ ۵۱۶ فَضْلِ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ

اللہم ربنا ولک الحمد (کہنے) کی فضیلت کا بیان۔

۷۵۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلٰئِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

عبداللہ بن یوسف، مالک، سمی، ابوصالح حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم اللہم ربنا ولک الحمد کہو کیونکہ جس کا قول ملائکہ کے قول سے موافق ہو جائے گا اس کے اگلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

بَابُ ۵۱۷

(یہ باب ترجمۃ الباب سے خالی ہے)

۷۵۸ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ يَحْيٰى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَأُقَرِّبَنَّ صَلٰوةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ أَبُوهُرَيْرَةَ يَقْنُتُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُخْرٰى مِنْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَصَلٰوةِ الْعِشَاءِ وَصَلٰوةِ الصُّبْحِ بَعْدَ مَا يَقُولُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَيَدْعُو لِلْمُؤْمِنِينَ وَيَلْعَنُ الْكُفَّارَ۔

معاذ بن فضالہ، ہشام، یحیی، ابوسلمہ روایت کرتے ہیں، کہ ابوہریرہؓ نے فرمایا کہ میں تمہاری نماز رسول اللہ علیہ وسلم کی نماز کے قریب کر دونگا، چنانچہ ابوہریرہؓ نے نماز ظہر اور نماز عشاء اور نماز فجر کی آخری رکعتوں میں سمع اللہ لمن حمدہ کے بعد قنوت کرتے مومنوں کے حق میں دعائے خیر اور کفار پر لعنت کرتے۔

۷۵۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ عَنْ خَالِدِ نِ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ الْقُنُوتُ فِي الْفَجْرِ وَالْمَغْرِبِ۔

عبداللہ بن ابی الاسود، اسمعیل، خالد حذاء، ابوقلابہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت انسؓ نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں فجر اور مغرب (کی نماز) میں قنوت پڑھی جاتی تھی۔

۷۶۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُجْمِرِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيٰى بْنِ خَلَّادٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الزُّرَقِيِّ قَالَ كُنَّا يَوْمًا نُصَلِّي وَرَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ قَالَ رَجُلٌ وَرَاءَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ

عبداللہ بن مسلمہ، مالک، نعیم بن عبداللہ مجمر، علی بن یحیی بن خلاد زرقی، یحیی بن خلاد روایت کرتے ہیں کہ رفاعہ بن رافع زرقی نے کہا کہ ہم ایکدن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے تو (ہم نے دیکھا کہ) جب آپ نے اپنا سر رکوع سے اٹھایا تو فرمایا کہ سمع اللہ لمن حمدہ ایک شخص نے آپ کے پیچھے کہا کہ اے ہمارے پروردگار تیرے ہی لئے تعریف

فِيهِ وَالْاِطْمَانِينَةِ ؞

٧٥٣ - حَدَّثَنَا بَدَلُ ابْنُ الْمُحَبَّرِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِي الْحَكَمُ عَنِ ابْنِ اَبِي لَيْلٰى عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رُكُوعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُجُودُهُ وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ وَاِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوعِ مَاخَلَا الْقِيَامَ وَالْقُعُودَ قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ -

حد کا بیان ؞

بدل بن مجبر، شعبہ، حکم، ابن ابی لیلیٰ، حضرت برار روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا رکوع اور آپ کے سجدے اور سجدوں کے درمیان کی نشست اور (وہ حالت) جبکہ آپ رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تھے تقریباً برابر ہوتے تھے، البتہ قیام اور قعود (کہ یہ طویل ہوتے تھے)۔

بَابٌ ٥١٣ اَمْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي لَا يُتِمُّ رُكُوعَهُ بِالْاِعَادَةِ ؞

٧٥٤ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامَ فَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَصَلّٰى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ ثَلَاثًا فَقَالَ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا اُحْسِنُ غَيْرَهُ فَعَلِّمْنِي فَقَالَ اِذَا قُمْتَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَاْ مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ افْعَلْ ذٰلِكَ فِي صَلٰوتِكَ كُلِّهَا -

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اس شخص کو جو رکوع کو پورا نہ کرے نماز کے دوبارہ پڑھنے کا حکم دینے کا بیان ؞

مسدد، یحییٰ بن سعید، عبید اللہ، سعید مقبری، ابو سعید ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لے گئے، اتنے میں ایک شخص آیا اور اس نے نماز پڑھی اسکے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اس نے سلام عرض کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سلام کا جواب دیکر فرمایا کہ جا نماز پڑھ اس لئے کہ تو نے نماز نہیں پڑھی، اس نے پھر نماز پڑھی اسکے بعد پھر آیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا، آپ نے فرمایا جا نماز پڑھ اس لئے کہ تو نے نماز نہیں پڑھی، اسی طرح تین مرتبہ (آپ نے) فرمایا تب اس نے کہا جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے اس ذات کی قسم! میں اس سے بہتر نہیں پڑھ سکتا، لہذا آپ مجھے تعلیم فرما دیجئے تو آپ نے فرمایا کہ جب تو نماز کیلئے کھڑا ہو، تو تکبیر کہہ، بعد اس کے جس قدر قرآن تجھے یاد ہو پڑھ اس کے بعد رکوع کر، جب اطمینان سے رکوع کر لے تو اسکے بعد سر اٹھا کر سیدھا کھڑا ہو جا، اس کے بعد سجدہ کر، جب اطمینان سے سجدہ کر چکے تو اسکے بعد سر اٹھا کر اطمینان سے بیٹھ جا، اس کے بعد دوسرا سجدہ کر، جب اطمینان سے سجدہ کر چکے تو اپنی پوری نماز میں اسی طرح کر۔

بَابٌ ٥١٤ الدُّعَاءِ فِي الرُّكُوعِ ؞

٧٥٥ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي -

رکوع کی حالت میں دعا کرنے کا بیان ؞

حفص بن عمر، شعبہ، منصور، ابو الضحیٰ، مسروق، حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رکوع اور اپنے سجدوں میں کہا کرتے تھے۔ سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي -

ف :- (ترجمہ) اے اللہ میں تیری پاکی بیان کرتا ہوں، اے ہمارے پروردگار میں تیری تعریف بیان کرتا ہوں اے اللہ مجھے بخش دے، جب تک سبح اسم

بْنُ الْحَارِثِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُوْمُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ حِيْنَ يَرْفَعُ صُلْبَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ ثُمَّ يَقُوْلُ وَهُوَ قَائِمٌ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَهْوِيْ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَسْجُدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ ثُمَّ يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي الصَّلٰوةِ كُلِّهَا حَتّٰى يَقْضِيَهَا وَيُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُوْمُ مِنَ الثِّنْتَيْنِ بَعْدَ الْجُلُوْسِ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ عَنِ اللَّيْثِ وَلَكَ الْحَمْدُ -

باب ۵۰۹ وَضْعِ الْأَكُفِّ عَلَى الرُّكَبِ فِي الرُّكُوْعِ

وَقَالَ أَبُوْ حُمَيْدٍ فِيْ أَصْحَابِهِ أَمْكَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ

۷۵۱ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِيْ يَعْفُوْرٍ قَالَ سَمِعْتُ مُصْعَبَ بْنَ سَعْدٍ صَلَّيْتُ إِلٰى جَنْبِ أَبِيْ فَطَبَّقْتُ بَيْنَ كَفَّيَّ ثُمَّ وَضَعْتُهُمَا بَيْنَ فَخِذَيَّ فَنَهَانِيْ أَبِيْ وَقَالَ كُنَّا نَفْعَلُهُ فَنُهِيْنَا عَنْهُ وَأُمِرْنَا أَنْ نَضَعَ أَيْدِيَنَا عَلَى الرُّكَبِ

باب ۵۱۰ إِذَا لَمْ يُتِمَّ الرُّكُوْعَ

۷۵۲ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ قَالَ رَأَى حُذَيْفَةُ رَجُلًا لَا يُتِمُّ الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ قَالَ مَا صَلَّيْتَ وَلَوْ مُتَّ مُتَّ عَلَى غَيْرِ الْفِطْرَةِ الَّتِيْ فَطَرَ اللّٰهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

باب ۵۱۱ اسْتِوَاءِ الظَّهْرِ فِي الرُّكُوْعِ

وَقَالَ أَبُوْ حُمَيْدٍ فِيْ أَصْحَابِهِ رَكَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ هَصَرَ ظَهْرَهُ

باب ۵۱۲ حَدِّ إِتْمَامِ الرُّكُوْعِ وَالْاِعْتِدَالِ

سنا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کیلئے کھڑے ہوتے تھے تو جس وقت کھڑے ہوتے تکبیر کہتے تھے پھر جس وقت رکوع کرتے تھے تکبیر کہتے تھے، پھر رکوع سے اپنی پیٹھ اٹھاتے تو سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تھے پھر کھڑے ہونے ہی کی حالت میں ربنا لک الحمد کہتے تھے، پھر جب سجدہ کیلئے جھکنے لگتے تکبیر کہتے تھے، پھر جب اپنا سر (سجدہ سے) اٹھاتے تکبیر کہتے تھے، پھر جب سجدہ کرتے تھے تکبیر کہتے تھے، پھر جب اپنا سر (سجدے سے) اٹھاتے تکبیر کہتے تھے، پوری نماز میں اسی طرح کر کے اس کو ختم کر دیتے اور جب دو رکعتوں سے بیٹھ کر اٹھتے تھے (تب بھی) تکبیر کہتے تھے۔

رکوع میں ہتھیلیوں کا گھٹنوں پر رکھنے کا بیان

ابوحمید نے اپنے دوستوں کے ایک جلسہ میں بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (رکوع میں) اپنے دونوں ہاتھ دونوں گھٹنوں پر جما دیئے تھے۔

ابوالولید، شعبہ، ابویعفور، مصعب بن سعدؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ کے پہلو میں (ایک مرتبہ نماز) پڑھی تو میں نے اپنی دونوں ہتھیلیوں کو ملا کر اپنے گھٹنوں کے درمیان دے لیا، مجھے میرے باپ نے منع کیا اور کہا کہ ہم ایسا کرتے تھے تو ہمیں اس سے منع کر دیا گیا اور ہمیں حکم دیا گیا کہ ہم اپنے ہاتھ (رکوع میں) گھٹنوں پر رکھ لیا کریں۔

اگر کوئی شخص رکوع کو پورا نہ کرے۔

حفص بن عمر، شعبہ، سلیمان، زید بن وہب کا بیان ہے کہ حذیفہؓ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ رکوع اور سجدوں کو پورا نہ کرتا تھا انہوں نے (اس سے) کہا کہ تو نے نماز نہیں پڑھی اور اگر تو مر گیا تو اس دین کے خلاف پر مرے گا جس پر اللہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا تھا۔

رکوع میں پیٹھ کے برابر کرنے کا بیان

اور ابوحمیدؓ نے اپنے دوستوں کے جلسہ میں یہ بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع فرمایا اس کے بعد اپنی پیٹھ کو جھکا دیا۔

رکوع کے پورا کرنے اور اس میں اعتدال و اطمینان کی

۷۴۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنِ ابْنِ شِہَابٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّہٗ کَانَ یُصَلِّیْ بِھِمْ فَیُکَبِّرُ کُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ فَاِذَا انْصَرَفَ قَالَ اِنِّیْ لَاَشْبَھُکُمْ صَلٰوۃً بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

بَاب ۵۰۷ اِتْمَامِ التَّکْبِیْرِ فِی السُّجُوْدِ

۷۴۷۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ غَیْلَانَ بْنِ جَرِیْرٍ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ صَلَّیْتُ خَلْفَ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اَنَا وَعِمْرَانُ بْنُ حُصَیْنٍ فَکَانَ اِذَا سَجَدَ کَبَّرَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَہٗ کَبَّرَ وَاِذَا نَھَضَ مِنَ الرَّکْعَتَیْنِ کَبَّرَ فَلَمَّا قَضَی الصَّلٰوۃَ اَخَذَ بِیَدِیْ عِمْرَانُ بْنُ حُصَیْنٍ فَقَالَ قَدْ ذَکَّرَنِیْ ھٰذَا صَلٰوۃَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْ قَالَ لَقَدْ صَلّٰی بِنَا صَلٰوۃَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

۷۴۸۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ اَخْبَرَنَا ھُشَیْمٌ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ عَنْ عِکْرِمَۃَ قَالَ رَاَیْتُ رَجُلًا عِنْدَ الْمَقَامِ یُکَبِّرُ فِیْ کُلِّ خَفْضٍ وَّرَفْعٍ وَّاِذَا قَامَ وَاِذَا وَضَعَ فَاَخْبَرْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ اَوَلَیْسَ تِلْکَ صَلٰوۃَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا اُمَّ لَکَ۔

بَاب ۵۰۸ التَّکْبِیْرِ اِذَا قَامَ مِنَ السُّجُوْدِ

۷۴۹۔ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ قَالَ حَدَّثَنَا ھَمَّامٌ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ عِکْرِمَۃَ قَالَ صَلَّیْتُ خَلْفَ شَیْخٍ بِمَکَّۃَ فَکَبَّرَ ثِنْتَیْنِ وَعِشْرِیْنَ تَکْبِیْرَۃً فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ اِنَّہٗ اَحْمَقُ فَقَالَ ثَکِلَتْکَ اُمُّکَ سُنَّۃُ اَبِی الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مُوْسٰی حَدَّثَنَا اَبَانُ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَۃُ حَدَّثَنَا عِکْرِمَۃُ۔

۷۵۰۔ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ بُکَیْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِہَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ بَکْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

عبد اللہ بن یوسف، مالک، ابن شہاب، ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہؓ کے متعلق روایت کرتے ہیں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھاتے تھے تو جب جھکتے تھے اور اٹھتے تھے تو تکبیر کہتے تھے اور جب (نماز سے) فارغ ہوتے تھے تو کہتے تھے کہ میں نماز میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تم سب سے زیادہ مشابہ ہوں۔

سجدوں میں تکبیر کے پورا کرنے کا بیان۔

ابوالنعمان، حماد بن زید، غیلان بن جریر، مطرف بن عبد اللہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے اور عمران بن حصین نے علی بن ابی طالبؓ کے پیچھے نماز پڑھی تو (میں نے ان کو دیکھا کہ) جب وہ سجدہ کرتے تھے، تکبیر کہتے تھے اور جب اپنا سر (سجدہ سے) اٹھاتے تھے تکبیر کہتے تھے اور جب دو رکعتوں سے (فراغت کر کے تیسری رکعت کیلئے) اٹھتے تھے تکبیر کہتے تھے، چنانچہ جب ہم نماز پڑھ چکے تو عمران بن حصین نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور (مجھ سے) کہا کہ اس شخص (یعنی علی مرتضیٰ) نے مجھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز یاد دلا دی، یا یہ کہا کہ بیشک انہوں نے ہمیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سی نماز پڑھائی۔

عمرو بن عون، ہشیم، ابوبشر، عکرمہ کا بیان ہے کہ میں نے ایک شخص کو مقام (ابراہیم) کے پاس دیکھا کہ وہ ہر جھکنے اور اٹھنے میں اور جب کھڑا ہوتا تھا اور جب بیٹھتا تھا تکبیر کہتا تھا میں نے ابن عباسؓ سے بیان کیا کہ یہ کیسی نماز ہے، انہوں نے کہا تیری ماں نہ رہے، کیا یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی (سی) نماز نہیں ہے۔

سجدوں سے جب (فارغ ہو کر) کھڑا ہو تو اس وقت تکبیر کہنے کا بیان۔

موسیٰ بن اسمٰعیل، ہمام، قتادہ، عکرمہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے ایک شخص کے پیچھے نماز پڑھی تو اس نے بائیس تکبیریں کہیں، میں نے ابن عباسؓ سے کہا کہ وہ احمق ہے، ابن عباس بولے کہ تیری ماں تجھے روئے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت یہی ہے اور موسیٰ نے کہا ہم سے ابان نے بہ سند قتادہ، عکرمہ روایت کیا۔

یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، ابوبکر بن عبدالرحمن بن حارثؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابوہریرہؓ کو یہ کہتے ہوئے

باب ۵۰۳ فَضْلِ التَّامِيْنِ :.

آمین کہنے کی فضیلت کا بیان۔

۷۴۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ آمِيْنَ وَقَالَتِ الْمَلٰئِكَةُ فِي السَّمَاءِ آمِيْنَ فَوَافَقَتْ إِحْدٰهُمَا الْأُخْرٰى غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

عبداللہ بن یوسف، مالک، ابوالزناد، اعرج، ابوہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی آمین کہتا ہے ملائکہ آسمان میں آمین کہتے ہیں پھر ان دونوں میں (جس کی) ایک دوسری کی موافق ہوگئی تو اس کے اگلے گناہ بخش دے جائیں گے۔

باب ۵۰۴ جَهْرِ الْمَأْمُوْمِ بِالتَّامِيْنِ :.

مقتدی کا بلند آواز سے آمین کہنے کا بیان :-

۷۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلٰى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ فَقُوْلُوْا آمِيْنَ فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلٰئِكَةِ غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

عبداللہ بن مسلمہ، مالک، سمی (ابوبکرؓ کے غلام) ابوصالح سمان، ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب امام غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ : کہے تو تم آمین کہو کیونکہ جس کا کہنا ملائکہ کے کہنے سے مل جائے گا اس کے اگلے گناہ بخش دیے جائیں گے۔

ف :- اس حدیث سے باب کے عنوان (بلند آواز سے آمین کہنا) ثابت نہیں ہوتا کیونکہ حدیث میں ایسے الفاظ موجود نہیں ہیں جن کا یہ مطلب ہو کہ بلند آواز سے آمین کہو بلکہ صرف اتنا ہے کہ (تم آمین کہو) ۱۲

باب ۵۰۵ إِذَا رَكَعَ دُوْنَ الصَّفِّ :.

صف میں پہنچنے سے پہلے رکوع کر لینے کا بیان۔

۷۴۴۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنِ الْأَعْلَمِ وَهُوَ زِيَادٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّهُ انْتَهٰى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَاكِعٌ فَرَكَعَ قَبْلَ أَنْ يَصِلَ إِلَى الصَّفِّ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ زَادَكَ اللّٰهُ حِرْصًا وَّلَا تَعُدْ۔

موسیٰ بن اسمٰعیل، ہمام، زیاد، حسن، ابوبکرہؓ روایت کرتے ہیں کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب اس حالت میں پہنچے کہ آپ رکوع میں تھے تو انہوں نے اس سے قبل کہ صف میں شامل ہوں رکوع کر دیا، اس کا ذکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تمہارا شوق زیادہ کرے مگر اب ایسا نہ کرنا۔

باب ۵۰۶ إِتْمَامِ التَّكْبِيْرِ فِي الرُّكُوْعِ قَالَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْهِ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ :.

رکوع میں تکبیر کو پورا کرنے کا بیان، اس کو ابن عباسؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے اور اس (حدیث کے راویوں) میں مالک بن حویرث (بھی) ہیں۔

۷۴۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ الْوَاسِطِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ صَلّٰى مَعَ عَلِيٍّ بِالْبَصْرَةِ فَقَالَ ذَكَّرَنَا هٰذَا الرَّجُلُ صَلٰوةً كُنَّا نُصَلِّيْهَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَفَعَ وَكُلَّمَا وَضَعَ :.

اسحاق واسطی، خالد، جریری، ابوالعلاء، مطرف عمران بن حصینؓ کا بیان ہے کہ میں نے بصرہ میں علی کے ساتھ نماز پڑھی، عمران کہتے ہیں کہ انہوں نے (یعنی علی مرتضیٰ) نے ہمیں وہ نماز یاد دلا دی جو ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھا کرتے تھے، پھر عمرانؓ نے کہا کہ وہ جب اٹھتے تھے اور جب جھکتے تھے تکبیر کہتے تھے۔

الاعمش عن عمارة ابن عمير عن ابي معمر قال قلنا لخباب أكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرأ في الظهر والعصر قال نعم قلنا من اين علمت قال باضطراب لحيته -

کرتے ہیں کہ ہم نے خبابؓ سے کہا کہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر میں قراءت کرتے تھے؟ خباب نے کہا، ہاں، ہم نے کہا تم نے کس طرح پہچانا، خبابؓ نے کہا کہ آپ کی داڑھی کی جنبش سے۔

باب ۵۰۰ اذا اسمع الامام الاية

امام اگر مقتدی کو کوئی آیت سنا دے

۷۳۹۔ حدثنا محمد بن يوسف قال حدثنا الاوزاعي قال حدثني يحيى بن ابي كثير قال حدثني عبد الله بن ابي قتادة عن ابيه ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يقرأ بام الكتاب وسورة معها في الركعتين الاوليين من صلوة الظهر وصلوة العصر ويسمعنا الاية احيانا وكان يطيل في الركعة الاولى

محمد بن یوسف، اوزاعی، یحییٰ بن ابی کثیر، عبداللہ بن ابی قتادہ، ابو قتادہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ اور اس کے ہمراہ ایک سورت پڑھا کرتے تھے اور کبھی کبھی کوئی آیت ہمیں سنا دیتے تھے اور پہلی رکعت میں (زیادہ) طول دیتے تھے۔

باب ۵۰۱ يطول في الركعة الاولى

پہلی رکعت کو طویل کرے

۷۴۰۔ حدثنا ابو نعيم قال حدثنا هشام عن يحيى بن ابي كثير عن عبد الله بن ابي قتادة عن ابيه ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يطول في الركعة الاولى من صلوة الظهر ويقصر في الثانية ويفعل ذلك في صلوة الصبح -

ابو نعیم، ہشام، یحییٰ بن ابی کثیر، عبداللہ بن ابی قتادہ، ابو قتادہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر کی پہلی رکعت طویل ادا فرماتے اور دوسری رکعت (پہلی کے اعتبار سے) کم ہوتی تھی اور یہی صبح کی نماز میں (بھی) کرتے تھے۔

باب ۵۰۲ جهر الامام بالتامين

وقال عطاء امين دعاء امن ابن الزبير ومن وراءه حتى ان للمسجد للجة وكان ابو هريرة ينادي الامام لا تفتني بامين وقال نافع كان ابن عمر لا يدعه ويحضهم وسمعت منه في ذلك خيرا

امام کا بلند آواز سے آمین کہنے کا بیان اور عطاء نے کہا ہے کہ آمین ایک دعا ہے، ابن زبیر نے اور ان لوگوں نے جو ان کے پیچھے تھے اتنی (بلند آواز سے) آمین کہی کہ مسجد گونج گئی ابوہریرہؓ امام سے کہہ دیا کرتے تھے کہ میری آمین نہ کھو دینا نافع کہتے ہیں کہ ابن عمرؓ آمین کو ترک نہ کرتے اور لوگوں کو ترغیب دیتے تھے اور میں نے ان سے اس بارے میں ایک حدیث سنی ہے۔

۷۴۱۔ حدثنا عبد الله بن يوسف قال اخبرنا مالك عن ابن شهاب عن سعيد بن المسيب وابي سلمة بن عبد الرحمن انهما اخبراه عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا امن الامام فامنوا فانه من وافق تامينه تامين الملئكة غفر له ما تقدم من ذنبه قال ابن شهاب وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول امين

عبداللہ بن یوسف، مالک، ابن شہاب، سعید بن مسیب و ابو سلمہ بن عبدالرحمن، ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو اس لیے کہ جس کی آمین ملائکہ کی آمین سے مل جائے گی اس کے اگلے گناہ بخش دیے جائیں گے (ابن شہاب کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آمین کہا کرتے تھے)۔

ف:۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک آمین کا آہستہ آواز سے کہنا مسنون ہے، ان کا خیال ہے کہ حدیث ان کے قول کی بھی تائید کرتی ہے جیسا کہ کتب فقہ میں مذکور ہے، یہ اسلاف مرویات کا اختلاف ہے، جس کے نزدیک جو حدیث قوی طریقہ سے ثابت ہوئی ہے اس نے اس پر عمل کیا ہے۔

تَرَكْتُكُمْ وَكَانُوا يَرَوْنَ أَنَّهُ مِنْ أَفْضَلِهِمْ وَكَرِهُوا أَنْ يَؤُمَّهُمْ غَيْرُهُ فَلَمَّا أَتَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرُوهُ الْخَبَرَ فَقَالَ يَا فُلَانُ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَفْعَلَ مَا يَأْمُرُكَ بِهِ أَصْحَابُكَ وَمَا يَحْمِلُكَ عَلَى لُزُومِ هٰذِهِ السُّورَةِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ فَقَالَ إِنِّي أُحِبُّهَا قَالَ حُبُّكَ إِيَّاهَا أَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ ۔

(کی امامت) چھوڑ دوں گا اور وہ لوگ جانتے تھے کہ وہ ان سب سے افضل ہے اور وہ اس بات کو اچھا نہ سمجھے کہ کوئی اور انکا امام بنے پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم (حسب معمول) انکے پاس تشریف لے گئے اور ان لوگوں نے یہ کیفیت آپ سے بیان کی، آپ نے فرمایا کہ اے فلاں تمہیں اس سے کون چیز مانع ہے کہ تم وہی کرو جو تمہارے اصحاب تم سے کہتے ہیں اور تمہیں ہر رکعت میں اس سورت کے لازم کرنے پر کس بات نے آمادہ کیا ہے وہ شخص بولا کہ میں اس سے محبت رکھتا ہوں، آپ نے فرمایا کہ اس کی محبت تمہیں جنت میں داخل کر دے گی۔

ف: قرآن مجید کی سورتوں کو باعتبار تعداد آیات کے علمائے چار قسمیں کر دی ہیں جن میں سو آیتوں سے زیادہ ہیں ان کو طوال کہتے ہیں اور جن میں سو یا سو کے قریب ہیں ان کو ذوات المئین کہتے ہیں اور جن میں سو سے بہت کم آیتیں ہیں ان کو مثانی کہتے ہیں اور سورہ حجرات سے اخیر قرآن تک جو سورتیں ہیں انکو مفصل کہتے ہیں۔

۷۳۶۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ قَرَأْتُ الْمُفَصَّلَ اللَّيْلَةَ فِي رَكْعَةٍ فَقَالَ هَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ لَقَدْ عَرَفْتُ النَّظَائِرَ الَّتِي كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرِنُ بَيْنَهُنَّ فَذَكَرَ عِشْرِينَ سُورَةً مِنَ الْمُفَصَّلِ سُورَتَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ ۔

آدم، شعبہ، عمرو بن مرہ، ابو وائلؓ کا بیان ہے کہ ابن مسعودؓ کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے کہا کہ میں نے رات کو مفصل کی سورت ایک رکعت میں پڑھی اور کہا کہ میں نے اس قدر جلد پڑھا جیسے شعر جلد پڑھا جاتا ہے، میں ان ہم شکل سورتوں کو جانتا ہوں جنہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک ساتھ پڑھ لیا کرتے تھے پھر انہوں نے مفصل میں سورتیں ذکر کیں (کہ ان میں سے) دو سورتیں ہر رکعت میں (آنحضرت صلعم پڑھا کرتے تھے)۔

باب ۴۹۸ يَقْرَأُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

آخری دونوں رکعتوں میں (صرف) سورہ فاتحہ پڑھی جائے

۷۳۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ فِي الْأُولَيَيْنِ بِأُمِّ الْكِتَابِ وَسُورَتَيْنِ وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُخْرَيَيْنِ بِأُمِّ الْكِتَابِ وَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ وَيُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى مَا لَا يُطِيلُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ وَهٰكَذَا فِي الْعَصْرِ وَهٰكَذَا فِي الصُّبْحِ ۔

موسیٰ بن اسمٰعیل، ہمام، یحییٰ، عبداللہ بن ابی قتادہ، ابو قتادہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ اور دو سورتیں اور (اس کے ساتھ) پڑھتے تھے اور پچھلی دونوں رکعتوں میں (صرف) سورہ فاتحہ پڑھتے تھے اور ہم کو کوئی آیت کبھی کبھی سنا دیتے تھے اور پہلی رکعت میں اس قدر طول دیتے تھے کہ دوسری رکعت میں نہ دیتے تھے اور عصر اور صبح میں بھی یہی صورت تھی۔

باب ۴۹۹ مَنْ خَافَتَ الْقِرَاءَةَ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ

جس نے ظہر اور عصر کی نماز میں آہستہ قرات کی اس کا بیان۔

۷۳۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ

قتیبہ، جریر، اعمش، عمارہ بن عمیر، ابو معمر روایت

أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ.

باب ٤٩ الْجَمْعِ بَيْنَ السُّورَتَيْنِ فِي رَكْعَةٍ وَالْقِرَاءَةِ بِالْخَوَاتِيمِ وَبِسُورَةٍ قَبْلَ سُورَةٍ وَبِأَوَّلِ سُورَةٍ وَيُذْكَرُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّائِبِ قَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُونَ فِي الصُّبْحِ حَتَّى إِذَا جَاءَ ذِكْرُ مُوسَى وَهَارُونَ أَوْ ذِكْرُ عِيسَى أَخَذَتْهُ سَعْلَةٌ فَرَكَعَ وَقَرَأَ عُمَرُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى بِمِائَةٍ وَعِشْرِينَ آيَةً مِنَ الْبَقَرَةِ وَفِي الثَّانِيَةِ بِسُورَةٍ مِنَ الْمَثَانِي وَقَرَأَ الْأَحْنَفُ بِالْكَهْفِ فِي الْأُولَى وَفِي الثَّانِيَةِ بِيُوسُفَ أَوْ يُونُسَ وَذَكَرَ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ عُمَرَ الصُّبْحَ بِهِمَا وَقَرَأَ ابْنُ مَسْعُودٍ بِأَرْبَعِينَ آيَةً مِنَ الْأَنْفَالِ وَفِي الثَّانِيَةِ بِسُورَةٍ مِنَ الْمُفَصَّلِ وَقَالَ قَتَادَةُ فِيمَنْ يَقْرَأُ بِسُورَةٍ وَاحِدَةٍ فِي رَكْعَتَيْنِ أَوْ يُرَدِّدُ سُورَةً وَاحِدَةً فِي رَكْعَتَيْنِ كُلٌّ كِتَابُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَؤُمُّهُمْ فِي مَسْجِدِ قُبَاءٍ وَكَانَ كُلَّمَا افْتَتَحَ سُورَةً يَقْرَأُ بِهَا لَهُمْ فِي الصَّلَاةِ مِمَّا يَقْرَأُ بِهِ افْتَتَحَ بِقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهَا ثُمَّ يَقْرَأُ بِسُورَةٍ أُخْرَى مَعَهَا وَكَانَ يَصْنَعُ ذَلِكَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ فَكَلَّمَهُ أَصْحَابُهُ وَقَالُوا إِنَّكَ تَفْتَتِحُ بِهَذِهِ السُّورَةِ ثُمَّ لَا تَرَى أَنَّهَا تُجْزِئُكَ حَتَّى تَقْرَأَ بِأُخْرَى فَإِمَّا تَقْرَأُ بِهَا وَإِمَّا أَنْ تَدَعَهَا وَتَقْرَأَ بِأُخْرَى فَقَالَ مَا أَنَا بِتَارِكِهَا إِنْ أَحْبَبْتُمْ أَنْ أَؤُمَّكُمْ بِذَلِكَ فَعَلْتُ وَإِنْ كَرِهْتُمْ

ایک اچھی پیروی ہے۔

ایک رکعت میں دو سورتوں کے ایک ساتھ پڑھنے اور سورتوں کی آخری آیتوں اور ایک سورت کا قبل ایک سورت کے اور سورت کی ابتدائی آیتوں کے پڑھنے کا بیان، عبداللہ بن سائب سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز میں سورہ مومنون پڑھی یہانتک کہ جب آپ موسیٰ اور ہارون کے ذکر پر پہنچے تو آپ کو کھانسی آگئی اور آپ نے رکوع کر دیا، عمرؓ نے پہلی رکعت میں ایک سو بیس آیتیں سورہ بقرہ کی اور دوسری رکعت میں ایک سورت مثانی کی پڑھی اور احنف نے پہلی رکعت میں سورہ کہف اور دوسری میں سورہ یوسف یا یونس ہی پڑھی اور بیان کیا کہ میں نے عمرؓ کے ہمراہ صبح کی نماز انہیں دونوں سورتوں کے ساتھ پڑھی ہے اور ابن مسعودؓ نے (پہلی رکعت میں انفال کی چالیس آیتیں اور دوسری رکعت میں ایک سورت مفصل کی پڑھی، قتادہؓ نے اس شخص کے بارے میں جو ایک سورت کو (دو حصہ کرکے) دو رکعتوں میں پڑھے یا ایک ہی سورت پوری پوری دونوں رکعتوں میں پڑھے یہ کہا کہ سب اللہ عزوجل کی کتاب ہے (جس طرح چاہو پڑھو) اور عبیداللہ نے ثابت سے انہوں نے انسؓ سے یہ روایت کی ہے کہ ایک انصاری شخص مسجد قبا میں انصار کی امامت کیا کرتا تھا اس کی عادت تھی کہ جن نمازوں میں قرأت (بلند آواز سے) کی جاتی ہے ان میں جب وہ کوئی سورت شروع کرنا چاہتا کہ ان کے آگے پڑھے تو قل ہو اللہ احد سے شروع کرتا اس کو پڑھ کر پھر کوئی دوسری سورت اسکے ساتھ پڑھتا، وہ ہر رکعت میں یہی کیا کرتا تھا، اس کے ساتھ والوں نے اس سے (اس سلسلہ میں) گفتگو کی اور کہا کہ تم اس سورت سے ابتدا کرتے ہو، پھر تم یہ نہیں سمجھتے کہ یہ تمہیں کافی ہے، یہانتک کہ دوسری سورت پڑھتے ہو، پس یا تو تم اسی کو پڑھو (دوسری سورت نہ ملاؤ) اور یا اس کو چھوڑ دو اور دوسری سورت پڑھا کرو، وہ شخص بولا کہ میں اس کو نہ چھوڑونگا اگر تم اسی کے ساتھ مجھے اپنا امام بنانا چاہو تو خیر ورنہ میں تم لوگوں

يَقْرَأُ بِالطُّوْرِ ۞

۷۳۴ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ انْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَائِفَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ عَامِدِينَ إِلَى سُوقِ عُكَاظٍ وَقَدْ حِيلَ بَيْنَ الشَّيَاطِينِ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ وَأُرْسِلَتْ عَلَيْهِمُ الشُّهُبُ فَرَجَعَتِ الشَّيَاطِينُ إِلَى قَوْمِهِمْ فَقَالُوا مَا لَكُمْ قَالُوا حِيلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ وَأُرْسِلَتْ عَلَيْنَا الشُّهُبُ قَالُوا مَا حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ إِلَّا شَيْءٌ حَدَثَ فَاضْرِبُوا مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا فَانْظُرُوا مَا هَذَا الَّذِي حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ فَانْصَرَفَ أُولَئِكَ الَّذِينَ تَوَجَّهُوا نَحْوَ تِهَامَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِنَخْلَةَ عَامِدِينَ إِلَى سُوقِ عُكَاظٍ وَهُوَ يُصَلِّي بِأَصْحَابِهِ صَلَاةَ الْفَجْرِ فَلَمَّا سَمِعُوا الْقُرْآنَ اسْتَمَعُوا لَهُ فَقَالُوا هَذَا وَاللّٰهِ الَّذِي حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ فَهُنَالِكَ حِينَ رَجَعُوا إِلَى قَوْمِهِمْ قَالُوا يَا قَوْمَنَا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ وَلَنْ نُشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ وَإِنَّمَا أُوحِيَ إِلَيْهِ قَوْلُ الْجِنِّ ۞

۷۳۵ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا أُمِرَ وَسَكَتَ فِيمَا أُمِرَ وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا وَلَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ

وَالطُّوْرِ پڑھ رہے تھے۔

مسدد، ابو عوانہ، ابو بشر، سعید بن جبیر، ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ (ایک دن) نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چند اصحاب کے ساتھ سوق عکاظ کی طرف ارادہ کر کے چلے اور (اس وقت) شیاطین کو آسمان کی خبریں لانے سے روک دیا گیا تھا اور انپر شعلے پھینکے جاتے تھے پس شیاطین اپنی قوم کے پاس لوٹ آئے، قوم نے کہا تمہارا کیا حال ہے (اب کی مرتبہ کوئی خبر نہیں لائے) شیاطین نے کہا کہ ہمارے لئے آسمان تک جانا ممنوع کر دیا گیا اور (اب) ہمارے اوپر شعلے پھینکے جاتے ہیں، قوم نے کہا کہ تمہارے آسمان تک جانے کی رکاوٹ کی (کوئی خاص ایسی نئی) وجہ پیدا ہوئی ہے جو حال ہی میں ظاہر ہوئی ہے، لہٰذا زمین کے مشرق اور مغرب کی تمام جوانب میں سفر کرو اور دیکھو وہ کیا چیز ہے جس نے تمہارے اور آسمانی خبر کے درمیان رکاوٹ ڈالدی (چنانچہ وہ لوگ اس تلاش میں نکلے) تو جو لوگ (ان میں سے) تہامہ کی طرف آئے تھے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ (اس وقت مقام) نخلہ میں سوق عکاظ جا رہے تھے (چنانچہ جب یہ جنات وہاں پہنچے تو) آپ اس وقت اپنے اصحاب کے ہمراہ فجر کی نماز پڑھ رہے تھے جب ان جنوں نے قرآن کو سنا تو اس کو سنتے رہے اور کہنے لگے کہ خدا کی قسم یہی ہے جس نے تمہارے اور آسمان کی خبر کے درمیان میں رکاوٹ ڈالدی، پس وہیں سے اپنی قوم کے پاس لوٹ کر گئے تو کہنے لگے کہ اے ہماری قوم (کے لوگو!) ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ہے جو ہدایت کی راہ بتاتا ہے پس ہم اس پر ایمان لے آئے اور (اب) ہم ہرگز اپنے پروردگار کا کسی کو شریک نہ بنائیں گے، پس اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیتیں نازل فرمائیں قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اور آپ پر جنوں کی گفتگو نقل کی گئی۔

مسدد، اسمٰعیل، ایوب، عکرمہ، ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جن نمازوں میں (جہر کا) حکم دیا گیا ان میں آپ نے قرأت کی اور جن میں (خاموشی کا) حکم دیا گیا ان میں سکوت کیا اور تمہارا پروردگار بھولنے والا نہیں ہے (کہ بھولے سے کوئی غلط حکم دے دے) اور یقیناً تم لوگوں کیلئے رسول اللہ ﷺ (کے افعال و اقوال) میں

بِكَ أَوْ ظَنِّي بِكَ -

ہی ہے)

باب ۴۹۵ الْقِرَاءَةِ فِي الْفَجْرِ وَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ قَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالطُّوْرِ۔

فجر کی نماز میں قرأت کا بیان، اور ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (فجر کی نماز میں) وَالطُّوْرِ پڑھی۔

۷۳۲۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سَيَّارُ بْنُ سَلَامَةَ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَأَبِي عَلَى أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَوَاتِ فَقَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ حِيْنَ تَزُوْلُ الشَّمْسُ وَالْعَصْرَ وَيَرْجِعُ الرَّجُلُ إِلَى أَقْصَى الْمَدِيْنَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَنَسِيْتُ مَا قَالَ فِي الْمَغْرِبِ وَلَا يُبَالِي بِتَأْخِيْرِ الْعِشَاءِ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ وَلَا يُحِبُّ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَلَا الْحَدِيْثَ بَعْدَهَا وَيُصَلِّي الصُّبْحَ فَيَنْصَرِفُ الرَّجُلُ فَيَعْرِفُ جَلِيْسَهُ وَكَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ أَوْ إِحْدَاهُمَا مَا بَيْنَ السِّتِّيْنَ إِلَى الْمِائَةِ۔

آدم، شعبہ، سیار بن سلامہ کا بیان ہے کہ میں اور میرے باپ ابوبرزہ اسلمی کے پاس گئے اور ان سے نمازوں کے اوقات پوچھے، تو انہوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز جب آفتاب ڈھل جاتا تھا اس وقت پڑھتے تھے اور عصر کی ایسے وقت (پڑھتے تھے) کہ آدمی مدینہ کی انتہا تک لوٹ کر چلا جاتا اور آفتاب میں زردی نہ آئی ہوتی (سیار کہتے ہیں) اور میں بھول گیا کہ مغرب کے بارے میں ابوبرزہ نے کیا کہا) اور آپ عشاء کی تاخیر میں ایک تہائی رات تک کچھ پرواہ نہ کرتے تھے اور عشاء سے پہلے سونے کو اور اس کے بعد بات کرنے کو ناپسند کرتے تھے اور صبح کی نماز آپ (ایسے وقت) پڑھ لیتے تھے کہ آدمی فارغ ہو کر اپنے پاس والے کو پہچان لیتا تھا اور آپ دونوں رکعتیں یا ہر ایک میں ساٹھ آیتوں سے لے کر سو تک پڑھتے تھے۔

۷۳۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ فِي كُلِّ صَلٰوةٍ يُقْرَأُ فَمَا أَسْمَعَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْمَعْنَاكُمْ وَمَا أَخْفَى عَنَّا أَخْفَيْنَا عَنْكُمْ وَإِنْ لَّمْ تَزِدْ عَلَى أُمِّ الْقُرْآنِ أَجْزَأَتْ وَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ۔

مسدد، اسمٰعیل بن ابراہیم، ابن جریج، عطاء، ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ تمام نمازوں میں قرآن پڑھا جاتا ہے جن (نمازوں) میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (بلند آواز سے پڑھ کر) ہمیں سنایا (ان میں) ہم (بھی بلند آواز سے پڑھ کر) تم کو سناتے ہیں اور جن میں (آہستہ آواز سے پڑھ کر) ہم سے چھپایا (ان میں) ہم (بھی آہستہ آواز سے پڑھ کر) تم سے چھپاتے ہیں، اور اگر سورہ فاتحہ سے زیادہ نہ پڑھو تو کافی ہے اور اگر زیادہ پڑھ لو تو بہتر ہے۔

ف:۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ سورہ فاتحہ کی قرأت ضروری سمجھتے تھے، صحابہؓ اس میں مختلف تھے بعض مقتدی پر قرأت کو ضروری نہ سمجھتے تھے بلکہ مکروہ سمجھتے اور بعض ضروری نہ جانتے تھے نہ مکروہ اور بعض ضروری سمجھتے تھے اسی وجہ سے جب حضرت ابوبکرؓ کے پوتے جناب قاسم سے یہ مسئلہ پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ بہت سے پیشواؤں نے منع کیا ہے اور بہت سے پیشواؤں نے اس کا حکم دیا ہے، اپنی طرف سے کچھ جواب انہوں نے نہ دیا، گویا حضرت قاسم نے اس طرف اشارہ کیا کہ چونکہ یہ تمام کے تمام صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے جس کی اقتدا کرو گے ہدایت یافتہ سمجھے جاؤ گے۔

باب ۴۹۶ الْجَهْرِ بِقِرَاءَةِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ طُفْتُ وَرَاءَ النَّاسِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي

نماز فجر کی قرأت میں بلند آواز سے پڑھنے کا بیان اور ام سلمہ کہتی ہیں کہ ہم نے لوگوں کے پیچھے سے طواف کیا، اس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم (فجر کی) نماز (کعبہ میں) ادا کر رہے تھے (اور

عَنْ اَبِیْهِ عَنْ بَکْرٍ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ اَبِیْ هُرَیْرَةَ الْعَتَمَةَ فَقَرَاَ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ فَقُلْتُ لَهٗ قَالَ سَجَدْتُّ خَلْفَ اَبِی الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَا اَزَالُ اَسْجُدُ بِهَا حَتّٰی اَلْقَاهُ۔

ہیں کہ میں نے (ایک مرتبہ) ابوہریرہؓ کے ساتھ عشار کی نماز پڑھی تو انہوں نے اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ پڑھی اور سجدہ کیا میں نے ان سے کہا (کہ یہ آپ نے کیا کیا) بولے کہ میں نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے (اس سورت کے اس مقام پر) سجدہ کیا ہے، لہٰذا میں ہمیشہ اسمیں سجدہ کرتا رہوں گا یہاں تک کہ ان سے مل جاؤں۔

۷۲۸۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِیٍّ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَآءَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ فِیْ سَفَرٍ فَقَرَاَ فِی الْعِشَآءِ فِیْ اِحْدَی الرَّکْعَتَیْنِ بِالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ۔

ابوالولید، شعبہ، عدی کا بیان ہے کہ میں نے براء سے سنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی سفر میں تھے تو آپ نے عشار کی کسی ایک رکعت میں وَالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ پڑھی۔

بَاب ۴۹۲ الْقِرَآءَةِ فِی الْعِشَآءِ بِالسَّجْدَةِ

عشار میں سجدے والی سورت پڑھنے کا بیان۔

۷۲۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ حَدَّثَنَا التَّیْمِیُّ عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ اَبِیْ هُرَیْرَةَ الْعَتَمَةَ فَقَرَاَ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ فَقُلْتُ مَا هٰذِهٖ قَالَ سَجَدْتُّ فِیْهَا خَلْفَ اَبِی الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَا اَزَالُ اَسْجُدُ فِیْهَا حَتّٰی اَلْقَاهُ۔

مسدد، یزید بن زریع، تیمی، ابوبکر، ابورافعؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے (ایک مرتبہ) ابوہریرہؓ کے ساتھ عشار کی نماز پڑھی تو انہوں نے اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ پڑھی اور سجدہ کیا میں نے ان سے کہا کہ یہ کیا کیا بولے کہ میں نے اس سورت میں ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سجدہ کیا، لہٰذا میں اس میں ہمیشہ سجدہ کرتا رہوں گا یہاں تک کہ آپ سے مل جاؤں۔

بَاب ۴۹۳ الْقِرَآءَةِ فِی الْعِشَآءِ

عشار (کی نماز) میں قرأت کا بیان۔

۷۳۰۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ یَحْیٰی حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ حَدَّثَنِیْ عَدِیُّ بْنُ ثَابِتٍ اَنَّهٗ سَمِعَ الْبَرَآءَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقْرَاُ فِی الْعِشَآءِ بِالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ وَمَا سَمِعْتُ اَحَدًا اَحْسَنَ صَوْتًا مِّنْهُ اَوْ قِرَآءَةً۔

خلاد بن یحییٰ، مسعر، عدی بن ثابت، براءؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو عشار (کی نماز) میں وَالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ پڑھتے ہوئے سنا اور میں نے آپ سے زیادہ خوش آواز یا اچھا پڑھنے والا نہیں سنا۔

بَاب ۴۹۴ یُطَوِّلُ فِی الْاُوْلَیَیْنِ وَیَحْذِفُ فِی الْاُخْرَیَیْنِ

پہلی دو رکعتوں کو طویل کرے اور پچھلی دو رکعتوں کو مختصر کرے۔

۷۳۱۔ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ عَوْنٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ عُمَرُ لِسَعْدٍ لَقَدْ شَکَوْکَ فِیْ کُلِّ شَیْءٍ حَتَّی الصَّلٰوةِ قَالَ اَمَّا اَنَا فَاَمُدُّ فِی الْاُوْلَیَیْنِ وَاَحْذِفُ فِی الْاُخْرَیَیْنِ وَلَا اٰلُوْ مَا اقْتَدَیْتُ بِهٖ مِنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَدَقْتَ ذَاکَ الظَّنُّ

سلیمان بن حرب، شعبہ، ابوعون، جابر بن سمرہؓ روایت کرتے ہیں کہ عمرؓ نے سعدؓ سے کہا کہ کوفے والوں نے تمہاری ہر بات میں شکایت کی ہے یہاں تک کہ نماز میں (بھی) سعدؓ نے کہا سنئے! میں پہلی دو رکعتوں میں طول دیتا تھا اور پچھلی دو رکعتوں میں اختصار کرتا تھا اور میں (ان کی شکایت کی کچھ) پرواہ نہیں کرتا جبکہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی متابعت کی ہے، عمرؓ نے کہا، سچ کہتے ہو، تمہاری نسبت ایسا ہی خیال ہے، یا یہ کہا کہ میرا خیال تمہاری طرف (ایسا

بِلِحْيَتِهٖ۔

کی وجہ سے۔

بَابُ ۴۸۸ اَلْقِرَاءَةِ فِي الْعَصْرِ

(نماز) عصر میں قرأت کا بیان۔

۷۲۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ ابْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِي مَعْمَرٍ قُلْتُ لِخَبَّابِ ابْنِ الْاَرَتِّ اَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ بِاَيِّ شَيْءٍ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ قِرَاءَتَهٗ قَالَ بِاضْطِرَابِ لِحْيَتِهٖ۔

محمد بن یوسف، سفیان، اعمش، عمارہ بن عمیر، ابو معمرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے خباب بن ارت سے کہا کہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر (کی نماز) میں قرآن مجید پڑھتے تھے، وہ بولے کہ ہاں، میں نے کہا کہ تم کس طرح آپ کا پڑھنا معلوم کر لیتے تھے وہ بولے کہ آپ کی داڑھی کی جنبش سے۔

۷۲۳۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ يَحْيَى ابْنِ اَبِي كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَةٍ سُوْرَةٍ وَيُسْمِعُنَا الْاٰيَةَ اَحْيَانًا۔

مکی بن ابراہیم، ہشام، یحییٰ بن ابی کثیر، عبداللہ بن ابی قتادہ، ابو قتادہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ اور کوئی ایک ایک دوسری سورت پڑھتے تھے اور کبھی کبھی کوئی آیت ہمیں سنائی دے جاتی تھی۔

بَابُ ۴۸۹ اَلْقِرَاءَةِ فِي الْمَغْرِبِ

مغرب (کی نماز) میں قرآن پڑھنے کا بیان۔

۷۲۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ اُمَّ الْفَضْلِ سَمِعَتْهُ وَهُوَ يَقْرَأُ وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا فَقَالَتْ يَا بُنَيَّ لَقَدْ ذَكَّرْتَنِيْ بِقِرَاءَتِكَ هٰذِهِ السُّوْرَةَ اِنَّهَا لَاٰخِرُ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا فِي الْمَغْرِبِ

عبداللہ بن یوسف، مالک، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ، ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ (میری والدہ) ام فضلؓ نے (ایک مرتبہ) نماز میں مجھے وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا پڑھتے سنا تو کہنے لگیں کہ اے میرے بیٹے تو نے یہ سورت پڑھ کر مجھے یاد دلا دیا کہ یہی آخری سورت ہے جو میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی، آپ اس کو مغرب میں پڑھتے تھے۔

۷۲۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ قَالَ لِيْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ مَا لَكَ تَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارٍ وَقَدْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِطُوْلَى الطُّوْلَيَيْنِ۔

ابو عاصم، ابن جریج، ابن ابی ملیکہ، عروہ بن زبیر، مروان بن حکم روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے زید بن ثابتؓ نے کہا یہ کیا بات ہے کہ تم مغرب میں چھوٹی چھوٹی سورتیں پڑھتے ہو حالانکہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دو بڑی سورتوں سے بھی بڑی سورتیں پڑھتے ہوئے سنا ہے۔

بَابُ ۴۹۰ اَلْجَهْرِ فِي الْمَغْرِبِ

(نماز) مغرب میں بلند آواز سے پڑھنے کا بیان۔

۷۲۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ ابْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّوْرِ

عبداللہ بن یوسف، مالک، ابن شہاب، محمد بن جبیر بن مطعم، جبیر بن مطعمؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب میں "وَالطُّوْرِ" پڑھتے سنا۔

بَابُ ۴۹۱ اَلْجَهْرِ فِي الْعِشَاءِ

(نماز) عشاء میں بلند آواز سے قرآن پڑھنے کا بیان

۷۲۷۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ

ابو النعمان، معتمر، سلیمان، بکر، ابو رافعؓ روایت کر

أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ
الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰى فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَرَدَّ فَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ
فَرَجَعَ فَصَلّٰى كَمَا صَلّٰى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ
لَمْ تُصَلِّ ثَلَاثًا فَقَالَ وَالَّذِي بَعَثَكَ
بِالْحَقِّ مَا أُحْسِنُ غَيْرَهُ فَعَلِّمْنِي فَقَالَ إِذَا قُمْتَ
إِلَى الصَّلٰوةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ
الْقُرْاٰنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ
ارْفَعْ حَتّٰى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ
سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا وَافْعَلْ
فِي صَلٰوتِكَ كُلِّهَا -

بَابُ ۴۸۷ الْقِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ

۷۱۹ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ
عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ
سَعْدٌ كُنْتُ أُصَلِّي بِهِمْ صَلٰوةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوتَيِ الْعَشِيِّ لَا أَخْرِمُ عَنْهَا كُنْتُ
أَرْكُدُ فِي الْأُولَيَيْنِ وَأَحْذِفُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ فَقَالَ
عُمَرُ ذٰلِكَ الظَّنُّ بِكَ -

۷۲۰ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عَبْدِ
اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي
الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَتَيْنِ يُطَوِّلُ فِي
الْأُولٰى وَيُقَصِّرُ فِي الثَّانِيَةِ وَيُسْمِعُ الْاٰيَةَ أَحْيَانًا وَكَانَ يَقْرَأُ فِي الْعَصْرِ
بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَتَيْنِ وَكَانَ يُطَوِّلُ فِي الْأُولٰى وَكَانَ يُطَوِّلُ فِي
الرَّكْعَةِ الْأُولٰى مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَيُقَصِّرُ فِي الثَّانِيَةِ -

۷۲۱ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا
الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَارَةُ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ قَالَ سَأَلْنَا خَبَّابًا
أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ قَالَ
نَعَمْ قُلْنَا بِأَيِّ شَيْءٍ كُنْتُمْ تَعْرِفُونَ قَالَ بِاضْطِرَابِ

(ایک مرتبہ) مسجد میں تشریف لے گئے، اسی وقت ایک شخص آیا اور اس نے نماز پڑھی، اسکے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا، آپ نے (سلام کا) جواب دیا اور فرمایا کہ جا نماز پڑھ کیونکہ تو نے نماز نہیں پڑھی وہ لوٹ گیا اور اس نے نماز پڑھی جیسے کہ اس نے (پہلے) پڑھی تھی، پھر آیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا، آپ نے فرمایا کہ جا نماز پڑھ، کیونکہ تو نے نماز نہیں پڑھی (اسی طرح) تین مرتبہ (ہوا)، تب وہ بولا کہ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں اس سے بہتر ادا نہیں کر سکتا لہذا آپ مجھے تعلیم کر دیجئے، آپ نے فرمایا کہ جب تم نماز کیلئے کھڑے ہو تو تکبیر کہو اس کے بعد جتنا قرآن تم کو یاد ہو اس کو پڑھو، پھر رکوع کرو یہاں تک کہ رکوع میں اطمینان سے ہو جاؤ پھر سر اٹھاؤ یہاں تک کہ سیدھے کھڑے ہو جاؤ، پھر سجدہ کرو یہاں تک کہ سجدہ میں اطمینان سے ہو جاؤ پھر سر اٹھاؤ یہاں تک کہ اطمینان سے بیٹھ جاؤ اور اپنی پوری نماز میں اسی طرح کرو۔

نماز ظہر میں قرأت کا بیان -

ابو النعمان، ابو عوانہ، عبد الملک بن عمیر، جابر بن سمرہؓ روایت کرتے ہیں کہ سعد نے (عمر سے بجواب اپنی شکایت کے) کہا کہ میں کوفہ والوں کو عشی کی دونوں نمازیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے مثل پڑھاتا تھا ان میں کسی قسم کا کوئی نقصان نہ کرتا تھا پہلی دو رکعتوں میں دیر لگاتا اور پچھلی دو رکعتوں میں تخفیف کرتا تھا، تو عمرؓ نے کہا کہ تمہاری طرف (میرا بھی) یہی خیال ہے۔

ابو نعیم، شیبان، یحییٰ، عبد اللہ بن ابی قتادہ، ابو قتادہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ اور (کوئی اور) دو سورتیں پڑھتے تھے پہلی رکعت میں بڑی سورت پڑھتے تھے اور نماز صبح کی پہلی رکعت میں (بھی) بڑی سورت پڑھتے تھے اور دوسری رکعت میں (اس سے) چھوٹی سورت پڑھتے تھے۔

عمر بن حفص، حفص بن غیاث، اعمش، عمارہ، ابو معمرؓ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے خباب سے پوچھا کہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر (کی نماز) میں قرآن پڑھتے تھے انہوں نے کہا کہ ہاں ہم نے کہا کہ تم کس طرح پہچان لیتے تھے وہ بولے کہ آپ کی داڑھی کی جنبش

وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ عَمَّارًا فَشَكَوْا حَتّٰى ذَكَرُوْا اَنَّهُ لَا يُحْسِنُ يُصَلِّيْ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ فَقَالَ يَا اَبَا اِسْحَاقَ اِنَّ هٰؤُلَاءِ يَزْعُمُوْنَ اَنَّكَ لَا تُحْسِنُ تُصَلِّيْ قَالَ اَمَّا اَنَا وَاللّٰهِ فَاِنِّيْ كُنْتُ اُصَلِّيْ بِهِمْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَخْرِمُ عَنْهَا اُصَلِّيْ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ فَاَرْكُدُ فِي الْاُوْلَيَيْنِ وَاُخِفُّ فِي الْاُخْرَيَيْنِ قَالَ ذَاكَ الظَّنُّ بِكَ يَا اَبَا اِسْحٰقَ فَاَرْسَلَ مَعَهُ رَجُلًا اَوْ رِجَالًا اِلَى الْكُوْفَةِ يَسْاَلُ عَنْهُ اَهْلَ الْكُوْفَةِ وَلَمْ يَدَعْ مَسْجِدًا اِلَّا سَاَلَ عَنْهُ وَيُثْنُوْنَ عَلَيْهِ مَعْرُوْفًا حَتّٰى دَخَلَ مَسْجِدًا لِبَنِيْ عَبْسٍ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ يُقَالُ لَهُ اُسَامَةُ بْنُ قَتَادَةَ يُكْنٰى اَبَا سَعْدَةَ فَقَالَ اَمَّا اِذْ نَشَدْتَنَا فَاِنَّ سَعْدًا لَا يَسِيْرُ بِالسَّرِيَّةِ وَلَا يَقْسِمُ بِالسَّوِيَّةِ وَلَا يَعْدِلُ فِي الْقَضِيَّةِ قَالَ سَعْدٌ اَمَا وَاللّٰهِ لَاَدْعُوَنَّ بِثَلَاثٍ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ عَبْدُكَ هٰذَا كَاذِبًا قَامَ رِيَاءً وَّسُمْعَةً فَاَطِلْ عُمْرَهُ وَاَطِلْ فَقْرَهُ وَعَرِّضْهُ بِالْفِتَنِ وَكَانَ بَعْدُ اِذَا سُئِلَ يَقُوْلُ شَيْخٌ كَبِيْرٌ مَّفْتُوْنٌ اَصَابَتْنِيْ دَعْوَةُ سَعْدٍ قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ فَاَنَا رَاَيْتُهُ بَعْدُ قَدْ سَقَطَ حَاجِبَاهُ عَلٰى عَيْنَيْهِ مِنَ الْكِبَرِ وَاِنَّهُ لَيَتَعَرَّضُ لِلْجَوَارِيْ فِي الطُّرُقِ يَغْمِزُهُنَّ ـ

۷۱۷ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَاْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ ـ

۷۱۸ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ

سی) شکایتیں کیں، یہاں تک کہ بیان کیا کہ وہ نماز اچھی طرح نہیں پڑھتے تو عمرؓ نے انکو بلا بھیجا اور کہا کہ اے ابو اسحاق! یہ لوگ کہتے ہیں کہ تم نماز اچھی طرح نہیں پڑھتے، انہوں نے کہا سنو! خدا کی قسم انکے ساتھ میں نے ویسی نماز ادا کی ہے جیسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ہوتی تھی، چنانچہ پہلی دو رکعتوں میں زیادہ دیر لگاتا تھا اور آخر کی دو رکعت میں تخفیف کرتا تھا، عمرؓ نے فرمایا کہ اے ابو اسحٰق تم سے یہی امید تھی، پھر عمرؓ نے ایک شخص یا چند شخصوں کو سعدؓ کے ہمراہ کوفہ بھیجا تاکہ وہ کوفہ والوں سے سعد کی بابت پوچھیں (چنانچہ وہ گئے) اور انہوں نے کوئی مسجد نہیں چھوڑی کہ جس میں سعد کی کیفیت نہ پوچھی ہو اور سب لوگ ان کی عمدہ تعریف کرتے رہے یہاں تک کہ بنی عبس کی مسجد میں گئے تو ان میں سے ایک شخص کھڑا ہو گیا اس کو اسامہ بن قتادہ کہتے تھے، کنیت اس کی ابو سعدہ تھی اس نے کہا کہ سنو! جب تم نے ہمیں قسم دلائی تو (مجبور ہو کر میں کہتا ہوں کہ) سعد لشکر کے ہمراہ (جہاد کو خود) نہ جاتے تھے اور (غنیمت کی) تقسیم برابر نہ کرتے تھے، سعد (یہ سنکر) کہنے لگے کہ دیکھ میں تین بددعائیں تجھ کو دیتا ہوں، اے اللہ اگر یہ بندہ تیرا جھوٹا ہو، نمود و نمائش کیلئے (اس وقت کھڑا ہوا ہو) تو اس کی عمر بڑھادے اور اسکو فقر میں مبتلا کر اور اسکو فتنوں میں مبتلا کر دے (چنانچہ ایسا ہی ہوا) اور اس کے بعد جب اس سے (اسکا حال) پوچھا جاتا تھا تو کہتا ایک بڑی عمر والا بوڑھا ہوں، فتنوں میں مبتلا، مجھے سعد کی بددعا لگ گئی، عبد الملک (راوی حدیث) کہتے ہیں کہ میں نے اسکو اب دیکھا ہے، اسکی دونوں ابرو اس کی آنکھوں پر بڑھاپے کے سبب سے جھک پڑی ہیں، وہ راستوں میں لڑکیوں کو چھیڑتا ہے، ان پر دست درازی کرتا ہے۔

علی بن عبد اللہ، سفیان، زہری، محمود بن ربیع، عبادہ بن صامت (رضی اللہ عنہ) روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو سورہ فاتحہ نہ پڑھے۔

محمد بن بشار، یحیٰی، عبید اللہ، سعید بن ابی سعید، ابی سعید (مقبری) ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

کو دیکھا۔

۷۱۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ رَأَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ وَهُوَ يُصَلِّي بَيْنَ يَدَيِ النَّاسِ فَحَتَّهَا ثُمَّ قَالَ حِينَ انْصَرَفَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا كَانَ فِي الصَّلٰوةِ فَإِنَّ اللّٰهَ قِبَلَ وَجْهِهِ فَلَا يَتَنَخَّمَنَّ أَحَدٌ قِبَلَ وَجْهِهِ فِي الصَّلٰوةِ رَوَاهُ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ وَابْنُ أَبِي رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ۔

قتیبہ، لیث، نافع، ابن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کے قبلہ (کی جانب) کچھ تھوک دیکھا اس وقت آپ لوگوں کے آگے (کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے) آپ نے اسکو چھیل ڈالا، اس کے بعد جب (نماز سے) فارغ ہوئے تو فرمایا کہ جب کوئی شخص نماز میں ہو تو (یہ خیال کرلے کہ) اللہ اسکے منہ کے سامنے ہے، لہذا کوئی شخص نماز میں اپنے منہ کے آگے نہ تھوکے، اس کو موسیٰ بن عقبہ اور ابن ابی رواد نے نافع سے روایت کیا۔

۷۱۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ بَيْنَمَا الْمُسْلِمُونَ فِي صَلٰوةِ الْفَجْرِ لَمْ يَفْجَأْهُمْ إِلَّا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَشَفَ سِتْرَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ فَنَظَرَ إِلَيْهِمْ وَهُمْ صُفُوفٌ فَتَبَسَّمَ يَضْحَكُ وَنَكَصَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى عَقِبَيْهِ لِيَصِلَ لَهُ الصَّفَّ فَظَنَّ أَنَّهُ يُرِيدُ الْخُرُوجَ وَهَمَّ الْمُسْلِمُونَ أَنْ يَفْتَتِنُوا فِي صَلٰوتِهِمْ فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَتِمُّوا صَلٰوتَكُمْ وَأَرْخَى السِّتْرَ وَتُوُفِّيَ مِنْ آخِرِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ۔

یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ (ایک دن) مسلمان نماز فجر میں مشغول تھے کہ یکایک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ان کے آگئے، آپ نے حضرت عائشہؓ کے حجرے کا پردہ اٹھایا اور مسلمانوں کی طرف دیکھا، اس وقت وہ صف بستہ تھے، پس آپ مسرت کے سبب سے مسکرانے لگے، ابوبکرؓ اپنے پچھلے پیروں ہٹنے لگے تاکہ آپ کے لئے (امامت کی) جگہ خالی کردیں (اور خود) صف میں شامل ہو جائیں، کیونکہ وہ یہ سمجھتے تھے کہ آپ باہر تشریف لانا چاہتے ہیں اور مسلمانوں نے (خوشی کے باعث) یہ قصد کیا کہ اپنی نمازوں کو توڑ دیں مگر آپ نے انہیں اشارہ فرمایا کہ تم اپنی نمازوں کو پورا کرلو اور آپ نے پردہ ڈالدیا اور اسی دن کے آخر میں آپ نے وفات پائی۔

باب ۴۸۶ وُجُوبِ الْقِرَاءَةِ لِلْإِمَامِ وَالْمَأْمُومِ فِي الصَّلَوَاتِ كُلِّهَا فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ وَمَا يُجْهَرُ فِيهَا وَمَا يُخَافَتُ۔

تمام نمازوں میں خواہ وہ سفر میں ہوں یا حضر میں ہوں سری ہوں یا جہری، امام اور مقتدی کیلئے قرأت کے واجب ہونے کا بیان۔

ف:۔ اس باب کے تحت میں جو حدیثیں منقول ہیں ان سے یہ واضح نہیں ہوتا کہ مقتدیوں کیلئے امام کے پیچھے قرأت واجب ہے، پہلی حدیث حضرت سعدؓ کی ہے جس میں صرف حضرت سعدؓ نے اپنی نماز کا طریقہ بیان کیا ہے اور یہ خود امامت کرتے تھے اور امام کے لئے بالاتفاق قرأت واجب ہے، دوسری حدیث عبادہؓ کی ہے جس میں فاتحہ پڑھنے کا حکم ہے لیکن یہ تفصیل نہیں کہ کن کن حالات میں کس کس کے لئے، تیسری حدیث ابوہریرہؓ کی ہے جس میں منفرد کا بیان ہے اور منفرد پر بھی بالاتفاق قرأت واجب ہے۔

۷۱۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ شَكَا أَهْلُ الْكُوفَةِ سَعْدًا إِلَى عُمَرَ فَعَزَلَهُ

موسیٰ، ابو عوانہ، عبدالملک بن عمیر، جابر بن سمرہؓ روایت کرتے ہیں کہ اہل کوفہ نے عمرؓ سے سعدؓ کی شکایت کی تو عمرؓ نے سعدؓ کو معزول کر دیا اور عمار کو ان لوگوں کا حاکم بنایا، ان لوگوں نے (سعدؓ کی بہت

لَا كَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا ۔

۷۱۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّى لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَقِيَ الْمِنْبَرَ فَأَشَارَ بِيَدَيْهِ قِبَلَ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ الْآنَ مُنْذُ صَلَّيْتُ لَكُمُ الصَّلٰوةَ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ مُمَثَّلَتَيْنِ فِي قِبْلَةِ هٰذَا الْجِدَارِ فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ ثَلَاثًا ۔

بَابُ ۴۸۳ رَفْعِ الْبَصَرِ إِلَى السَّمَاءِ فِي الصَّلٰوةِ ۔

۷۱۱ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَرُوبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَرْفَعُونَ أَبْصَارَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ فِي صَلٰوتِهِمْ فَاشْتَدَّ قَوْلُهُ فِي ذٰلِكَ حَتّٰى قَالَ لَيَنْتَهُنَّ عَنْ ذٰلِكَ أَوْ لَتُخْطَفَنَّ أَبْصَارُهُمْ ۔

بَابُ ۴۸۴ الْاِلْتِفَاتِ فِي الصَّلٰوةِ ۔

۷۱۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ قَالَ حَدَّثَنَا أَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاِلْتِفَاتِ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ هُوَ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلٰوةِ الْعَبْدِ ۔

۷۱۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِي خَمِيصَةٍ لَهَا أَعْلَامٌ فَقَالَ شَغَلَتْنِي أَعْلَامُ هٰذِهِ اذْهَبُوا بِهَا إِلٰى أَبِي جَهْمٍ وَأْتُونِي بِأَنْبِجَانِيَّتِهِ ۔

بَابُ ۴۸۵ هَلْ يَلْتَفِتُ لِأَمْرٍ يَنْزِلُ بِهِ أَوْ يَرَى شَيْئًا أَوْ بُصَاقًا فِي الْقِبْلَةِ وَقَالَ سَهْلٌ الْتَفَتَ أَبُوبَكْرٍ فَرَأَى النَّبِيَّ

سے کھایا کرتے، جب تک کہ دنیا باقی رہتی۔

محمد بن سنان، فلیح، ہلال بن علی، انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی، اس کے بعد منبر پر چڑھ گئے اور اپنے دونوں ہاتھوں سے مسجد کے قبلے کی طرف اشارہ کیا، پھر فرمایا کہ میں نے اس وقت جب کہ تمہیں نماز پڑھانی شروع کی جنت اور دوزخ کی مثال اس دیوار کے قبلے میں دیکھی ہیں تو آج کے دن کی طرح خیر اور شر کبھی نہیں دیکھی (یہ آپ نے) تین مرتبہ فرمایا۔

نماز میں آسمان کی طرف نظر اٹھانے کا بیان۔

علی بن عبداللہ، یحییٰ بن سعید، ابن ابی عروبہ، قتادہ، انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ یہ کیا کرتے ہیں کہ اپنی نماز میں اپنی نظر آسمان کی طرف اٹھاتے ہیں، پس اس کے بارے میں آپ کی گفتگو بہت سخت ہو گئی یہاں تک کہ آپ نے فرمایا کہ اس سے باز آئیں ورنہ انکی بینائیاں لے لی جائیں گی۔

نماز میں ادھر ادھر دیکھنے کا بیان

مسدد، ابوالاحوص، اشعث بن سلیم، سلیم، مسروق، حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز میں ادھر ادھر دیکھنے کی بابت پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ یہ ایک قسم کی چوری ہے، کہ شیطان بندے کی نماز میں سے کر لیتا ہے۔

قتیبہ، سفیان، زہری، عروہ، حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک روز) ان کے کپڑے میں نماز پڑھی جس میں نقش بنے ہوئے تھے (نماز سے فارغ ہو کر) آپ نے فرمایا کہ مجھے اس کپڑے کے نقوش نے (اپنی طرف) متوجہ کر لیا، اسے ابوجہم (تاجر) کے پاس (جن کے ہاں سے وہ کپڑا آیا تھا) لے جاؤ اور مجھے انبجانیہ لا دو۔

اگر نماز میں کوئی خاص واقعہ پیش آجائے یا سامنے تھوک یا کوئی چیز دیکھے تو کیا یہ جائز ہے کہ دزدیدہ نظر سے دیکھے اور سہل کہتے ہیں کہ ابوبکر پھرے تو انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

لَجِئْتُكُمْ بِقِطَافٍ مِنْ قِطَافِهَا وَدَنَتْ مِنِّي النَّارُ حَتّٰى قُلْتُ أَيْ رَبِّ أَوَأَنَا مَعَهُمْ فَإِذَا امْرَأَةٌ حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ تَخْدِشُهَا هِرَّةٌ قُلْتُ مَا شَأْنُ هٰذِهِ قَالُوا حَبَسَتْهَا حَتّٰى مَاتَتْ جُوعًا لَا أَطْعَمَتْهَا وَلَا أَرْسَلَتْهَا تَأْكُلُ قَالَ نَافِعٌ حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ مِنْ خَشِيشِ الْأَرْضِ أَوْ خَشَاشِ ۞

باب ۴۸۲ رَفْعَ الْبَصَرِ إِلَى الْإِمَامِ فِي الصَّلٰوةِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلٰوةِ الْكُسُوفِ رَأَيْتُ جَهَنَّمَ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا حِينَ رَأَيْتُمُونِي تَأَخَّرْتُ ۞

۷۰۷۔ حَدَّثَنَا مُوسٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ قَالَ قُلْنَا لِخَبَّابٍ أَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ قَالَ نَعَمْ قُلْنَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْرِفُونَ ذَاكَ قَالَ بِاضْطِرَابِ لِحْيَتِهِ ۞

۷۰۸۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَنْبَأَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ يَزِيدَ يَخْطُبُ قَالَ حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ وَكَانَ غَيْرَ كَذُوبٍ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا صَلَّوْا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَامُوا قِيَامًا حَتّٰى يَرَوْهُ قَدْ سَجَدَ۔

۷۰۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ رَأَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِي مَقَامِكَ ثُمَّ رَأَيْنَاكَ تَكَعْكَعْتَ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ الْجَنَّةَ فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنْقُودًا وَلَوْ أَخَذْتُهُ

خوشوں میں سے کوئی خوشہ تمہارے پاس لے آتا، اور دوزخ بھی میرے اتنے قریب ہوگئی تھی کہ میں کہنے لگا کہ اے میرے پروردگار! کیا میں ان لوگوں کے ہمراہ (رکھا جاؤں گا)، یکایک ایک عورت (نظر پڑی) مجھے خیال ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اسکو ایک بلی پنجہ مار رہی تھی میں نے کہا، اسکا کیا حال ہے، لوگوں نے کہا کہ اس نے بلی کو پال رکھا تھا نہ اسکو کھلاتی تھی نہ اس کو چھوڑتی تھی تاکہ وہ (از خود) کچھ کھالے، نافع کی روایت میں اس طرح ہے کہ (نہ اس کو چھوڑتی تھی) تاکہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھاکر (اپنا پیٹ بھرے)۔

نماز میں امام کی طرف نظر اٹھانے کا بیان اور حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسوف کے بارے میں فرمایا کہ میں نے جہنم کو دیکھا کہ اس کا ایک حصہ دوسرے حصہ کو دبا رہا ہے، جب تم نے مجھے دیکھا کہ میں پیچھے ہٹا تھا

موسیٰ، عبدالواحد، اعمش، عمارہ بن عمیر، ابومعمرؒ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے خبابؓ سے کہا کہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر (کی نماز میں) کچھ پڑھتے تھے، خبابؓ نے کہا ہاں! ہم نے کہا تم نے یہ کس طرح معلوم کر لیا، خبابؓ نے کہا کہ آپؐ کی داڑھی کے ہلنے سے۔

حجاج، شعبہ، ابواسحٰق، روایت کرتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن یزید کو خطبہ پڑھتے ہیں یہ کہتے ہوئے سنا کہ ہم سے براء (بن عازب) نے بیان کیا اور وہ جھوٹے نہ تھے، کہ صحابہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھتے تو صحابہ کھڑے رہتے یہاں تک کہ جب آپ اپنا سر رکوع سے اٹھا لیتے اور وہ آپ کو سجدہ کرتے ہوئے دیکھ لیتے (تب سجدہ کرتے)۔

اسمٰعیل، مالک، زید بن اسلم، عطاء بن یسار، عبداللہ بن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آفتاب میں گرہن پڑا تو آپ نے نماز کسوف پڑھی، صحابہؓ نے عرض کیا کہ ہم نے آپکو دیکھا کہ کوئی چیز آپ نے اپنی جگہ پر (کھڑے ہوکر) لی تھی، پھر ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ پیچھے ہٹے آپ نے فرمایا کہ میں نے جنت کو دیکھا تو اس سے ایک خوشہ میں نے لینا چاہا اگر میں اس کو لے لیتا تو تم اس میں

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَقِيْمُوا الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ فَوَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَرَاكُمْ مِنْ بَعْدِيْ وَرُبَّمَا مِنْ بَعْدِ ظَهْرِيْ اِذَا رَكَعْتُمْ وَسَجَدْتُمْ

رکوع اور سجدوں کو درست طریقہ پر کیا کرو (اس لئے) کہ جب تم رکوع سجدہ کرتے ہو تو میں پشت کی طرف سے بھی اسی طرح دیکھتا ہوں جیسے سامنے سے (دیکھا جاتا ہے)

بَاب ۴۸۰ مَا يَقْرَأُ بَعْدَ التَّكْبِيْرِ

تکبیر (تحریمہ) کے بعد کیا پڑھے۔

۷۰۴ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ كَانُوْا يَفْتَتِحُوْنَ الصَّلٰوةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

حفص بن عمر، شعبہ، قتادہ، حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ و عمرؓ نماز کی ابتدا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ سے کرتے تھے۔

۷۰۵ - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْكُتُ بَيْنَ التَّكْبِيْرِ وَبَيْنَ الْقِرَاءَةِ اِسْكَاتَةً قَالَ اَحْسِبُهُ قَالَ هُنَيَّةً فَقُلْتُ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِسْكَاتُكَ بَيْنَ التَّكْبِيْرِ وَبَيْنَ الْقِرَاءَةِ مَا تَقُوْلُ قَالَ اَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ نَقِّنِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ۔

موسیٰ بن اسمٰعیل، عبدالواحد بن زیاد، عمارہ بن قعقاع ابوزرعہ، ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر اور قرأت کے درمیان میں کچھ سکوت فرماتے تھے (ابوزرعہ کہتے ہیں مجھے خیال ہوتا ہے کہ ابوہریرہؓ نے کہا تھوڑی دیر) تو میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں تکبیر اور قرأت کے مابین سکوت کرنے میں آپ کیا پڑھتے ہیں، آپ نے فرمایا میں پڑھتا ہوں اے اللہ! میرے اور میرے گناہوں کے درمیان میں ایسا فصل کر دے جیسا تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان میں فصل کر دیا ہے، اے اللہ! مجھے گناہوں سے پاک کر دے جیسے سفید کپڑا میل سے صاف کیا جاتا ہے اے اللہ! میرے گناہوں کو پانی اور برف اور اولہ سے دھو ڈال۔

بَاب ۴۸۱

(یہ باب ترجمۃ الباب سے خالی ہے)

۷۰۶ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ اَخْبَرَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى صَلٰوةَ الْكُسُوْفِ فَقَامَ فَاَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ قَامَ فَاَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ ثُمَّ قَامَ فَاَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ رَفَعَ فَاَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ رَفَعَ فَسَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ قَدْ دَنَتْ مِنِّي الْجَنَّةُ حَتّٰى لَوِ اجْتَرَأْتُ عَلَيْهَا

ابن ابی مریم، نافع بن عمر، ابن ابی ملیکہ، اسماء بنت ابی بکرؓ روایت کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز کسوف پڑھنے کھڑے ہوئے تو آپ نے طویل قیام کیا، پھر طویل رکوع کیا، اس کے بعد قیام کیا اور قیام کو (بھی) طویل کیا، پھر رکوع کیا اور رکوع کو (بھی) بڑھایا پھر سر اٹھایا اس کے بعد (دوسرا سجدہ کیا اور (اس) سجدہ کو (بھی) بڑھایا پھر (دوسری رکعت کیلئے) آپ کھڑے ہوئے اور آپ نے قیام کو بڑھایا اس کے بعد رکوع کیا اور رکوع کو بڑھایا پھر سر اٹھا کر طویل قیام کیا پھر رکوع کیا اور رکوع کو بڑھایا پھر سر اٹھا کر سجدہ کیا سجدہ کو (بھی) بڑھایا اس کے بعد پھر سر اٹھایا تو (دوسرا سجدہ کیا اور اس سجدہ کو (بھی) بڑھایا اس کے بعد آپ نے (نماز سے) فراغت حاصل کی اور فرمایا کہ اس وقت جنت میرے اتنے قریب ہو گئی تھی کہ اگر میں چاہتا تو اس کے

٦٩٩۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَتَحَ التَّكْبِيرَ فِي الصَّلٰوةِ فَرَفَعَ يَدَيْهِ حِينَ يُكَبِّرُ حَتّٰى يَجْعَلَهُمَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَاِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوعِ فَعَلَ مِثْلَهُ وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَعَلَ مِثْلَهُ وَقَالَ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَلَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ حِينَ يَسْجُدُ وَلَا حِينَ يَرْفَعُ رَاْسَهُ مِنَ السُّجُودِ ؀

ابوالیمان، شعیب، زہری، سالم بن عبداللہ بن عمرؓ، عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے نماز میں تکبیر شروع کی تو تکبیر کہتے وقت آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اتنے اٹھائے کہ انکو اپنے دونوں شانوں کے برابر کر لیا اور جب آپ نے رکوع کیلئے تکبیر کہی تب بھی اسی طرح کیا، اور جب سمع اللہ لمن حمدہٗ کہا تب بھی اسی طرح کیا اور ربنا لک الحمد (بھی) کہا اور یہ (بات) آپ سجدہ کرتے وقت نہ کرتے تھے اور نہ اس وقت جب سجدے سے اپنا سر اٹھاتے۔

بَابُ ٤٧٧ رَفْعِ الْيَدَيْنِ اِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ ؀

دونوں ہاتھوں کے اٹھانے کا بیان جب دو رکعتیں پڑھ کر اٹھے۔

٧٠٠۔ حَدَّثَنَا عَيَّاشُ ابْنُ الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ اِذَا دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَاِذَا رَكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَفَعَ يَدَيْهِ وَاِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ وَرَفَعَ ذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

عیاش بن ولید، عبدالاعلیٰ، عبیداللہ، نافعؓ روایت کرتے ہیں کہ ابن عمرؓ جب نماز شروع کرتے وقت تکبیر کہتے تو اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے اور جب رکوع کرتے (تب بھی) اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے (تب بھی) اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے اور اس بات کو ابن عمرؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کیا ہے۔

بَابُ ٤٧٨ وَضْعِ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى فِي الصَّلٰوةِ

نماز میں داہنے ہاتھ کا بائیں ہاتھ پر رکھنے کا بیان۔

٧٠١۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ يُؤْمَرُونَ اَنْ يَضَعَ الرَّجُلُ الْيَدَ الْيُمْنٰى عَلٰى ذِرَاعِهِ الْيُسْرٰى فِي الصَّلٰوةِ وَقَالَ اَبُو حَازِمٍ لَا اَعْلَمُهُ اِلَّا يَنْمِي ذٰلِكَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

عبداللہ بن مسلمہ، مالک، ابوحازم، سہل بن سعدؓ روایت کرتے ہیں کہ لوگوں کو یہ حکم دیا جاتا تھا کہ نماز میں دایاں ہاتھ بائیں کلائی پر رکھیں اور ابوحازم نے کہا ہے کہ میں جانتا ہوں کہ یہ حکم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہے۔

بَابُ ٤٧٩ الْخُشُوعِ فِي الصَّلٰوةِ ؀

نماز میں خشوع کا بیان۔

٧٠٢۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِي هٰهُنَا وَاللّٰهِ مَا يَخْفٰى عَلَيَّ رُكُوعُكُمْ وَلَا خُشُوعُكُمْ اِنِّي لَاَرَاكُمْ وَرَاءَ ظَهْرِي ؀

اسمٰعیل، مالک، ابوالزناد، اعرج، ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک روز ہم لوگوں سے) فرمایا، تم لوگ یہ سمجھتے ہو کہ میرا منہ (قبلے) کی طرف ہے (لیکن) خدا کی قسم تمہارا رکوع اور تمہارا سجدہ، تمہارا خشوع اپنی پشت سے بھی میں ایسا دیکھتا ہوں (جیسا سامنے) سے۔

٧٠٣۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

محمد بن بشار، غندر، شعبہ، قتادہ، انس بن مالکؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا

قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَ اِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا وَاِذَا صَلّٰى جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا اَجْمَعُوْنَ

کہے، تو تم رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہو اور جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو اور جب وہ بیٹھ کر پڑھے تو تم سب بیٹھ کر پڑھو۔

بَابُ ۴۲۴ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي التَّكْبِيْرَةِ الْاُوْلٰى مَعَ الْاِفْتِتَاحِ سَوَاءً ۔

پہلی تکبیر میں نماز شروع کرنے کے ساتھ دونوں ہاتھوں کے اٹھانے کا بیان۔

۶۹۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ وَاِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوْعِ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ رَفَعَهُمَا كَذٰلِكَ اَيْضًا وَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَكَانَ لَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السُّجُوْدِ ۔

عبداللہ بن مسلمہ، مالک، ابن شہاب، سالم بن عبداللہ عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع فرماتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے دونوں شانوں کے برابر اٹھاتے اور جب رکوع کیلئے تکبیر کہتے اور جب اپنا سر رکوع سے اٹھاتے تب بھی دونوں ہاتھ اسی طرح اٹھاتے اور سمع اللہ لمن حمدہ، ربنا لک الحمد دونوں کہتے، (لیکن) سجدے میں یہ عمل نہ کرتے تھے۔

بَابُ ۴۲۵ رَفْعِ الْيَدَيْنِ اِذَا كَبَّرَ وَاِذَا رَكَعَ وَاِذَا رَفَعَ ۔

دونوں ہاتھوں کے اٹھانے کا بیان جب تکبیر تحریمہ کہے اور جب رکوع کرے اور جب (رکوع سے) سر اٹھائے۔

۶۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ فِي الصَّلٰوةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى تَكُوْنَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَكَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ حِيْنَ يُكَبِّرُ لِلرُّكُوْعِ وَيَفْعَلُ ذٰلِكَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ وَيَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ وَلَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السُّجُوْدِ

محمد بن مقاتل، عبداللہ بن مبارک، یونس، زہری، سالم بن عبداللہ، عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ نماز میں اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے دونوں شانوں کے برابر تک اٹھاتے اور جب آپ رکوع کیلئے تکبیر کہتے یہی (اس وقت بھی) کرتے اور یہی جب آپ (رکوع سے) اپنا سر اٹھاتے (اس وقت بھی کرتے) اور سمع اللہ لمن حمدہ کہتے (لیکن) سجدہ میں آپ یہ (عمل) نہ کرتے تھے۔

۶۹۸۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ الْوَاسِطِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ اَنَّهٗ رَاٰى مَالِكَ بْنَ الْحُوَيْرِثِ اِذَا صَلّٰى كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ رَفَعَ يَدَيْهِ وَحَدَّثَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ هٰكَذَا ۔

اسحاق، واسطی، خالد بن عبداللہ، خالد (حذاء) ابوقلابہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے مالک بن حویرث کو دیکھا کہ جب وہ نماز شروع کرتے تو تکبیر کہتے وقت اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے اور جب رکوع کرنا چاہتے تو بھی اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے اور مالک بن حویرثؓ نے یہ بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا تھا۔

بَابُ ۴۲۶ اِلٰى اَيْنَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ وَقَالَ اَبُوْ حُمَيْدٍ فِيْ اَصْحَابِهٖ رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ ۔

تکبیر تحریمہ میں ہاتھوں کو کہاں تک اٹھائے اور ابوحمید نے اپنے ساتھیوں میں (بیٹھ کر) یہ بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دونوں ہاتھ شانوں کے مقابل تک اٹھاتے تھے۔

قَدْ عَرَفْتُ الَّذِي رَأَيْتُ مِنْ صَنِيعِكُمْ فَصَلُّوا أَيُّهَا النَّاسُ فِي بُيُوتِكُمْ فَإِنَّ أَفْضَلَ الصَّلٰوةِ صَلٰوةُ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ وَقَالَ عَفَّانُ نَا وُهَيْبٌ قَالَ نَا مُوسٰى قَالَ سَمِعْتُ أَبَا النَّضْرِ عَنْ بُسْرٍ عَنْ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

کہ میں نے تمہارا فعل دیکھا، اسے سمجھ لیا (یعنی تم کو عبادت کا شوق ہے) تو اے لوگو! اپنے گھروں میں نماز پڑھو کیونکہ فرض نماز کے علاوہ آدمی کی نمازوں میں افضل نماز وہ ہے جو اس کے گھر میں ہو، اور عفان نے بسند وہیب، موسیٰ، ابوالنضر، بسر، زید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

باب ۴۰۳ اِيْجَابِ التَّكْبِيْرِ وَافْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ۔

تکبیر تحریمہ کے واجب ہونے اور نماز شروع کرنے کا بیان۔

۶۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ فَرَسًا فَجُحِشَ شِقُّهُ الْأَيْمَنُ وَقَالَ أَنَسٌ فَصَلّٰى لَنَا يَوْمَئِذٍ صَلٰوةً مِنَ الصَّلَوَاتِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهُ قُعُودًا ثُمَّ قَالَ لَمَّا سَلَّمَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا صَلّٰى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ۔

ابوالیمان، شعیب، زہری، انس بن مالک انصاری روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم (ایک مرتبہ) گھوڑے پر سوار ہوئے (اور گر پڑے) تو آپ کی بائیں جانب کچھ زخمی ہو گئی، انس کہتے ہیں کہ اس دن آپ نے کوئی سی نماز ہمیں بیٹھ کر پڑھائی تو ہم نے بھی آپ کے پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھی، پھر جب آپ نے سلام پھیرا تو فرمایا امام اسی لئے بنایا گیا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے لہٰذا جب وہ کھڑے ہو کر پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر پڑھو اور جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب وہ (سر) اٹھائے تو تم بھی اٹھاؤ اور جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا لک الحمد کہو۔

۶۹۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ خَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ فَصَلّٰى لَنَا قَاعِدًا فَصَلَّيْنَا مَعَهُ قُعُودًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ إِنَّمَا الْإِمَامُ أَوْ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا۔

قتیبہ بن سعید، لیث، ابن شہاب، انس بن مالک روایت کرتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے سے گر پڑے تو (کچھ بدن آپ کا) چھل گیا اس وجہ سے آپ نے بیٹھ کر نماز پڑھائی تو ہم نے بھی آپ کے ہمراہ بیٹھ کر نماز پڑھی، جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا کہ امام اسی لئے بنایا گیا ہے کہ اسکی اقتدا کی جائے، جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو جب وہ (سر) اٹھائے تو تم بھی اٹھاؤ اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا ولک الحمد کہو اور جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو۔

۶۹۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا

ابوالیمان، شعیب، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امام اسی لئے بنایا گیا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے، لہٰذا جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ

بِيَدِهٖ مِنْ وَرَآئِىْ ۔

بَابٌ ۴۷۱ اِذَا كَانَ بَيْنَ الْاِمَامِ وَبَيْنَ الْقَوْمِ حَائِطٌ اَوْ سُتْرَةٌ

وَقَالَ الْحَسَنُ لَا بَاْسَ اَنْ تُصَلِّىَ وَبَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ نَهْرٌ وَقَالَ اَبُوْ مِجْلَزٍ يَأْتَمُّ بِالْاِمَامِ وَاِنْ كَانَ بَيْنَهُمَا طَرِيْقٌ اَوْ جِدَارٌ اِذَا سَمِعَ تَكْبِيْرَ الْاِمَامِ ۔

۶۹۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ نَا عَبْدَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّىْ مِنَ اللَّيْلِ فِىْ حُجْرَتِهٖ وَجِدَارُ الْحُجْرَةِ قَصِيْرٌ فَرَاَى النَّاسُ شَخْصَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ اُنَاسٌ يُصَلُّوْنَ بِصَلٰوتِهٖ فَاَصْبَحُوْا فَتَحَدَّثُوْا بِذٰلِكَ فَقَامَ اللَّيْلَةَ الثَّانِيَةَ فَقَامَ مَعَهٗ اُنَاسٌ يُصَلُّوْنَ بِصَلٰوتِهٖ صَنَعُوْا ذٰلِكَ لَيْلَتَيْنِ اَوْ ثَلٰثًا حَتّٰى اِذَا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ جَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَخْرُجْ فَلَمَّا اَصْبَحَ ذَكَرَ النَّاسُ فَقَالَ اِنِّىْ خَشِيْتُ اَنْ تُكْتَبَ عَلَيْكُمْ صَلٰوةُ اللَّيْلِ ۔

بَابٌ ۴۷۲ صَلٰوةِ اللَّيْلِ ۔

۶۹۱۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ نَا ابْنُ اَبِىْ فُدَيْكٍ قَالَ نَا ابْنُ اَبِىْ ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِىِّ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَهٗ حَصِيْرٌ يَبْسُطُهٗ بِالنَّهَارِ وَيَحْتَجِرُهٗ بِاللَّيْلِ فَثَابَ اِلَيْهِ نَاسٌ فَصَفُّوْا وَرَآءَهٗ ۔

۶۹۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ نَا وُهَيْبٌ قَالَ نَا مُوْسٰى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ اَبِى النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ حُجْرَةً قَالَ حَسِبْتُ اَنَّهٗ قَالَ مِنْ حَصِيْرٍ فِىْ رَمَضَانَ فَصَلّٰى فِيْهَا لَيَالِىَ فَصَلّٰى بِصَلٰوتِهٖ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَلَمَّا عَلِمَ بِهِمْ جَعَلَ يَقْعُدُ فَخَرَجَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ

پیچھے اشارہ کیا۔

اگر امام اور لوگوں کے درمیان کوئی دیوار یا سترہ ہو

اور حسن بصری کا قول ہے کہ اگر تمہارے اور امام کے درمیان نہر حائل ہو تو بھی اقتدا کرو اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور ابو مجلز کہتے ہیں کہ امام کی اقتدا کرلے اگرچہ دونوں کے درمیان میں کوئی راستہ یا دیوار ہو بشرطیکہ امام کی تکبیر سن لے۔

محمد بن سلام، عبدہ، یحییٰ بن سعید الانصاری، عمرہ حضرت عائشہ رض روایت کرتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز شب اپنے حجرے میں پڑھا کرتے تھے اور حجرے کی دیوار چھوٹی تھی تو لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم دیکھ لیا اور کچھ لوگ آپ کی نماز کی اقتدا کرنے کھڑے ہوگئے، جب صبح ہوئی تو انہوں نے اس کا چرچا کیا پھر دوسری رات کو آپ کھڑے ہو گئے، دو رات یا تین رات لوگوں نے یہی کیا، یہاںتک کہ جب اس کے بعد رات ہوئی تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ رہے اور نماز نہیں پڑھی، صبح کو لوگوں نے اس کا ذکر کیا، آپ نے فرمایا مجھے یہ خوف ہو گیا کہ (اس التزام کی وجہ سے کہیں) نماز شب تم پر فرض نہ کر دی جائے۔

نماز شب کا بیان۔

ابراہیم بن منذر، ابن ابی فدیک، ابن ابی ذئب، مقبری ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن حضرت عائشہ رض روایت کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چٹائی تھی جس کو آپ دن میں بچھا لیتے تھے اور رات کو اسی کا پردہ ڈال لیتے تھے تو کچھ لوگ آپ کے پاس جمع ہونے لگے اور انہوں نے آپ کے پیچھے نماز پڑھنا شروع کر دی۔

عبدالاعلیٰ بن حماد، وہیب، موسیٰ بن عقبہ، سالم، ابوالنضر بسر بن سعید، زید بن ثابت رض روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان میں ایک حجرہ بنایا تھا (سعید کہتے ہیں مجھے خیال آتا ہے کہ زید بن ثابت نے یہ کہا تھا کہ وہ چٹائی کا تھا) اور اس میں چند شب آپ نے نماز پڑھی (اس کا علم آپ کے اصحاب کو ہوگیا) اس لئے انہوں نے آپ کی نماز کی اقتدا کی مگر جب آپ کو ان کا علم ہوا تو آپ بیٹھ رہے پھر (صبح کو) ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا

باب ۴۶۷ اِلْزَاقُ الْمَنْكِبِ بِالْمَنْكِبِ وَالْقَدَمِ بِالْقَدَمِ فِي الصَّفِّ

وَقَالَ النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيْرٍ رَأَيْتُ الرَّجُلَ مِنَّا يُلْزِقُ كَعْبَهُ بِكَعْبِ صَاحِبِهِ.

۶۸۶۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ نَا زُهَيْرٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَقِيْمُوْا صُفُوْفَكُمْ فَإِنِّيْ أَرَاكُمْ مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِيْ وَكَانَ أَحَدُنَا يُلْزِقُ مَنْكِبَهُ بِمَنْكِبِ صَاحِبِهِ وَقَدَمَهُ بِقَدَمِهِ.

باب ۴۶۸ إِذَا قَامَ الرَّجُلُ عَنْ يَسَارِ الْإِمَامِ وَحَوَّلَهُ الْإِمَامُ خَلْفَهُ إِلٰى يَمِيْنِهِ تَمَّتْ صَلٰوتُهُ.

۶۸۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا دَاوُدُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقُمْتُ عَنْ يَّسَارِهِ فَأَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَأْسِيْ مِنْ وَّرَائِيْ فَجَعَلَنِيْ عَنْ يَّمِيْنِهِ فَصَلّٰى وَرَقَدَ فَجَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ يُصَلِّيْ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

باب ۴۶۹ اَلْمَرْأَةُ وَحْدَهَا تَكُوْنُ صَفًّا

۶۸۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْحَاقَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّيْتُ أَنَا وَيَتِيْمٌ فِيْ بَيْتِنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُمِّيْ خَلْفَنَا أُمُّ سُلَيْمٍ.

باب ۴۷۰ مَيْمَنَةُ الْمَسْجِدِ وَالْإِمَامِ.

۶۸۹۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى قَالَ نَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ نَا عَاصِمٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قُمْتُ لَيْلَةً أُصَلِّيْ عَنْ يَّسَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ بِيَدِيْ أَوْ بِعَضُدِيْ حَتّٰى أَقَامَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهِ وَقَالَ

صف کے اندر شانہ کا شانے سے اور قدم کا قدم سے ملانے کا بیان اور نعمان بن بشیرؓ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا ہے کہ ہر شخص ہم سے اپنا ٹخنہ اپنے پاس والے آدمی کے ٹخنے سے ملا دیتا تھا۔

عمرو بن خالد، زہیر، حمید، حضرت انسؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ اپنی صفوں کو درست کر لیا کرو کیونکہ میں تمہیں اپنی پیٹھ کے پیچھے سے (بھی) دیکھتا ہوں اور ہم میں سے ہر شخص اپنا شانہ اپنے پاس والے کے شانے سے اور اپنا قدم اس کے قدم سے ملا دیتا تھا۔

اگر کوئی شخص امام کے بائیں طرف کھڑا ہو اور امام اس کو اپنے پیچھے سے اپنے دائیں طرف لے آئے تو اس کی نماز صحیح ہو جائے گی۔

قتیبہ بن سعید، داؤد، عمرو بن دینار، کریب (ابن عباسؓ کے آزاد کردہ غلام) ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے ایک شب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز (تہجد) پڑھی تو میں (ناواقفیت کی وجہ سے) آپ کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا، رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا سر میرے پیچھے سے پکڑ کر مجھے اپنی داہنی جانب کر لیا اور آپ نے نماز پڑھی اور سو رہے پھر آپ کے پاس مؤذن آیا تو آپ نماز پڑھنے کیلئے کھڑے ہو گئے اور وضو نہیں کیا۔

تنہا عورت (بھی) ایک صف (کی طرح) ہے۔

عبداللہ بن محمد، سفیان، اسحاق، انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے اور ایک بچے نے اپنے گھر میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی، تو میری ماں ام سلیمؓ ہم سب کے پیچھے تھیں۔

ایک مقتدی امام کی داہنی جانب کھڑا ہو۔

موسیٰ، ثابت بن یزید، عاصم، شعبی، ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک شب نماز (تہجد) پڑھنے کیلئے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا تو آپ نے میرا ہاتھ یا میرا شانہ پکڑ کر مجھے اپنی داہنی جانب کھڑا کر لیا اور اپنے ہاتھ سے میرے

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشُّهَدَآءُ الْغَرِقُ وَالْمَبْطُوْنُ وَالْمَطْعُوْنُ وَالْهَدِمُ وَقَالَ لَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِی التَّهْجِيْرِ لَاسْتَبَقُوْا اِلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِی الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِی الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ لَاسْتَهَمُوْا۔

علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ شہداء (یہ لوگ ہیں) جو ڈوب کے مرے اور جو پیٹ کے مرض میں مرے اور جو طاعون میں مرے اور جو دب کے مرے اور آپ نے فرمایا کہ اگر لوگ جان لیں کہ ابتدائے وقت نماز پڑھنے میں کیا (فضیلت) ہے تو بیشک اس کی طرف سبقت کریں اور اگر وہ جان لیں کہ عشاء اور صبح کی نماز (باجماعت) میں کیا (ثواب) ہے تو یقیناً ان میں آکر شریک ہوں، اگرچہ گھٹنوں کے بل (چلنا پڑے) اور اگر وہ جان لیں کہ پہلی صف میں کیا (فضیلت) ہے تو بے شبہ (اس کیلئے) قرعہ اندازی کریں۔

باب ۴۶۵ اِقَامَةُ الصَّفِّ مِنْ تَمَامِ الصَّلٰوةِ

صف کا درست کرنا نماز کا پورا کرنا ہے۔

۶۸۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَلَا تَخْتَلِفُوْا عَلَيْهِ فَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا وَاِذَا صَلّٰى جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا اَجْمَعُوْنَ وَاَقِيْمُوا الصَّفَّ فِی الصَّلٰوةِ فَاِنَّ اِقَامَةَ الصَّفِّ مِنْ حُسْنِ الصَّلٰوةِ۔

عبداللہ بن محمد، عبدالرزاق، معمر، ہمام، ابوہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا امام اسی لیے بنایا گیا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے، لہٰذا اس سے اختلاف نہ کرو جب وہ رکوع کرے تو تم لوگ بھی رکوع کرو اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم لوگ ربنا لک الحمد کہو، اور جب وہ سجدہ کرے تو تم لوگ بھی سجدہ کرو اور جب وہ بیٹھ کر پڑھے تو تم لوگ بھی بیٹھ کر پڑھو اور نماز میں صف کو درست کرو اس لئے کہ صف کا درست کرنا نماز کی خوبی کا ایک جزو ہے۔

۶۸۴۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ فَاِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوْفِ مِنْ اِقَامَةِ الصَّلٰوةِ۔

ابوالولید، شعبہ، قتادہ، حضرت انسؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ اپنی صفوں کو برابر کرو، کیونکہ صفوں کو برابر کرنا نماز کے درست کرنے کا جز ہے۔

باب ۴۶۶ اِثْمُ مَنْ لَّمْ يُتِمَّ الصُّفُوْفَ

اس شخص کا گناہ جو صفیں پوری نہ کرے۔

۶۸۵۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ اَسَدٍ قَالَ اَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّائِیُّ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ الْاَنْصَارِیِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَقِيْلَ لَهٗ مَا اَنْكَرْتَ مِنَّا مُنْذُ يَوْمَ عَهِدْتَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَنْكَرْتُ شَيْئًا اِلَّا اَنَّكُمْ لَا تُقِيْمُوْنَ الصُّفُوْفَ وَقَالَ عُقْبَةُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ قَدِمَ عَلَيْنَا اَنَسٌ الْمَدِيْنَةَ بِهٰذَا۔

معاذ بن اسد، فضل بن موسیٰ، سعید بن عبید طائی، بشیر بن یسار انصاری، انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ جب وہ مدینہ میں آئے تو ان سے کہا گیا کہ آپ نے ہم میں کون سی بات اس کے خلاف پائی جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دیکھی تھی، تو انہوں نے کہا کہ میں نے بجز اس کے کوئی چیز خلاف نہیں پائی کہ تم صفیں درست نہیں کرتے ہو اور عقبہ بن عبید نے بشیر بن یسار سے اسکو روایت کیا کہ ہم لوگوں کے پاس جب حضرت انسؓ مدینہ آئے الخ

فَمُرُ عُمَرَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ فَقَالَ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ قُوْلِيْ لَهٗ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ اِذَا قَامَ فِيْ مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ فَفَعَلَتْ حَفْصَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْ اِنَّكُنَّ لَاَنْتُنَّ صَوَاحِبُ يُوْسُفَ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ فَقَالَتْ حَفْصَةُ لِعَائِشَةَ مَا كُنْتُ لِاُصِيْبَ مِنْكِ خَيْرًا۔

بَابٌ ۴۶۲ تَسْوِيَةِ الصُّفُوْفِ عِنْدَ الْاِقَامَةِ وَبَعْدَهَا۔

۶۷۹۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ اَبِي الْجَعْدِ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَكُمْ اَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ۔

۶۸۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَقِيْمُوا الصُّفُوْفَ فَاِنِّيْ اَرَاكُمْ خَلْفَ ظَهْرِيْ۔

بَابٌ ۴۶۳ اِقْبَالِ الْاِمَامِ عَلَى النَّاسِ عِنْدَ تَسْوِيَةِ الصُّفُوْفِ۔

۶۸۱۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ رَجَاءٍ قَالَ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ نَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ نَا حُمَيْدُ الطَّوِيْلُ قَالَ نَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَاَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ اَقِيْمُوْا صُفُوْفَكُمْ وَتَرَاصُّوْا فَاِنِّيْ اَرَاكُمْ مِّنْ وَّرَاءِ ظَهْرِيْ۔

بَابٌ ۴۶۴ الصَّفِّ الْاَوَّلِ۔

۶۸۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبُوْ صَالِحٍ

نہ سنا سکیں گے، لہٰذا آپ عمرؓ کو حکم دیجئے کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں، پھر آپ نے فرمایا کہ ابوبکرؓ سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں حضرت عائشہؓ کہتی ہیں، میں نے حفصہؓ سے کہا کہ تم آپ سے عرض کرو کہ ابوبکر جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو رونے کے سبب لوگوں کو اپنی قرأت) نہ سنا سکیں گے لہٰذا آپ عمرؓ کو حکم دیجئے کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں تو حفصہؓ نے ایسا ہی کیا، اس پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم تو حضرت یوسفؑ کی (اغوا کرنے والی عورتوں کی طرح (معلوم ہوتی ہو) ابوبکرؓ سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں، پس حفصہؓ نے حضرت عائشہؓ سے کہا کہ میں نے کبھی تم سے کوئی (کبھی) بھلائی نہ پائی۔

اقامت کے وقت یا اس کے بعد صفوں کے برابر کرنے کا بیان۔

ابوالولید، ہشام بن عبدالملک، شعبہ، عمرو بن مرہ، سالم بن ابی الجعد، نعمان بن بشیرؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی صفوں کو برابر کرلیا کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے چہروں میں اختلاف ڈالدے گا۔

ابو معمر، عبدالوارث، عبدالعزیز بن صہیب حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صفوں کو درست کرو، میں تمہیں اپنی پیٹھ کے پیچھے سے (بھی) دیکھتا ہوں۔

صفوں کو برابر کرتے وقت امام کا لوگوں کی طرف متوجہ ہونے کا بیان۔

احمد بن ابی رجاء، معاویہ بن عمرو، زائدہ بن قدامہ، حمید طویل، انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نماز قائم کی گئی تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا منہ ہماری طرف کرکے فرمایا کہ تم لوگ اپنی صفوں کو درست کرلو اور مل کے کھڑے ہو اسلئے کہ میں تمہیں اپنی پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں

پہلی صف کا بیان۔

ابوعاصم، مالک، ابوصالح، ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ

فجاء النبي صلى الله عليه وسلم حتى جلس عن يسار ابي بكر فكان ابو بكر يصلي قائما وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي قاعدا يقتدي ابو بكر بصلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم والناس مقتدون بصلوة ابي بكر

نہیں) پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم آکر ابوبکرؓ کے بائیں جانب بیٹھ گئے، ابوبکرؓ کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے، ابوبکرؓ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا کرتے تھے اور لوگ ابوبکرؓ کی نماز کے مقتدی تھے۔

باب ٤٦٠ هل يأخذ الامام اذا شك بقول الناس :.

امام کو جب شک ہو جائے تو کیا وہ مقتدیوں کے کہنے پر عمل کرے۔

٦٧٦۔ حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك بن انس عن ايوب بن ابي تميمة السختياني عن محمد بن سيرين عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم انصرف من اثنتين فقال له ذو اليدين اقصرت الصلوة ام نسيت يا رسول الله فقال يا رسول الله صلى الله عليه وسلم اصدق ذو اليدين فقال الناس نعم فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلى اثنتين اخريين ثم سلم ثم كبر فسجد مثل سجوده او اطول :.

عبداللہ بن مسلمہ، مالک بن انس، ایوب بن ابی تمیمہ سختیانی، محمد بن سیرین، ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ (ایک مرتبہ چار رکعت والی نماز کی) دو رکعتیں پڑھ کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم علیحدہ ہو گئے تو آپ سے ذوالیدین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا نماز میں کمی کر دی گئی یا آپ بھول گئے، تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (دوسرے لوگوں سے) فرمایا کہ کیا ذوالیدین سچ کہتے ہیں، لوگوں نے کہا ہاں! پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور دو رکعتیں اور پڑھ لیں پھر سلام پھیر کر اپنے معمولی سجدوں کی طرح سجدے کئے، یا اس سے کچھ تھوڑے سے طویل (ہوں گے)

٦٧٧۔ حدثنا ابو الوليد قال نا شعبة عن سعد بن ابراهيم عن ابي سلمة عن ابي هريرة قال صلى النبي صلى الله عليه وسلم الظهر ركعتين فقيل قد صليت ركعتين فصلى ركعتين ثم سلم ثم سجد سجدتين :.

ابوالولید، شعبہ، سعد بن ابراہیم، ابوسلمہ، ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی دو رکعتیں پڑھیں تو (آپ سے) کہا گیا کہ آپ نے دو رکعتیں پڑھی ہیں، پس آپ نے دو رکعتیں (اور) پڑھ لیں، پھر سلام پھیر کر دو سجدے (سہو کے) آپ نے کئے۔

باب ٤٦١ اذا بكى الامام في الصلوة

وقال عبد الله بن شداد سمعت نشيج عمر وانا في اخر الصفوف يقرأ انما اشكوا بثي وحزني الى الله :.

جب امام نماز میں روئے

عبداللہ بن شداد کہتے ہیں کہ میں نے عمرؓ کے رونے کی آواز سنی حالانکہ میں سب سے پچھلی صف میں تھا، وہ انما اشکوا بثی وحزنی الی اللہ پڑھ رہے تھے۔

٦٧٨۔ حدثنا اسمعيل قال حدثني مالك بن انس عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة ام المؤمنين ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال في مرضه مروا ابا بكر يصلي بالناس قالت عائشة قلت له ان ابا بكر اذا قام في مقامك لم يسمع الناس من البكاء

اسمٰعیل، مالک بن انس، ہشام بن عروہ، حضرت عائشہؓ ام المومنینؓ روایت کرتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے (اخیر) مرض میں فرمایا کہ ابوبکرؓ سے کہو، وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں، حضرت عائشہؓ کہتی ہیں میں نے آپ سے کہا کہ ابوبکرؓ جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو رونے کے سبب سے لوگوں کو (اپنی قرأت)

فليصل فقلت مثله فقال في الثالثة او الرابعة انكن صواحب يوسف مروا ابا بكر فليصل فصلى وخرج النبي صلى الله عليه وسلم يهادى بين رجلين كاني انظر اليه يخط برجليه الارض فلما راه ابو بكر ذهب يتاخر فاشار اليه ان صل فتاخر ابو بكر وقعد النبي صلى الله عليه وسلم الى جنبه وابو بكر يسمع الناس التكبير تابعه محاضر عن الاعمش.

باب ۴۵۹ الرجل ياتم بالامام ويأتم الناس بالماموم ويذكر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ائتموا بي وليأتم بكم من بعدكم.

۶۷۵۔ حدثنا قتيبة بن سعيد قال نا ابو معاوية عن الاعمش عن ابراهيم عن الاسود عن عائشة قالت لما ثقل النبي صلى الله عليه وسلم جاء بلال يؤذنه بالصلوة فقال مروا ابا بكر ان يصلي بالناس فقلت يا رسول الله ان ابا بكر رجل اسيف وانه متى يقوم مقامك لا يسمع الناس فلو امرت عمر فقال مروا ابا بكر ان يصلي بالناس فقلت لحفصة قولي له ان ابا بكر رجل اسيف وانه متى ما يقوم مقامك لا يسمع الناس لو امرت عمر فقال انكن لانتن صواحب يوسف مروا ابا بكر ان يصلي بالناس فلما دخل في الصلوة وجد رسول الله صلى الله عليه وسلم في نفسه خفة فقام يهادى بين رجلين ورجلاه يخطان في الارض حتى دخل في المسجد فلما سمع ابو بكر حسه ذهب ابو بكر يتاخر فاومأ اليه رسول الله صلى الله عليه وسلم

پڑھا میں، میں نے پھر وہی عرض کیا تو تیسری بار یا چوتھی بار آپ نے یہ فرمایا کہ تم یوسف کی عورتوں کی مثل ہو، ابوبکرؓ سے کہو وہ نماز پڑھائیں تو ابوبکرؓ نے نماز شروع کردی اتنے میں نبی صلی اللہ کو مرض میں کچھ افاقہ محسوس ہوا) اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو آدمیوں کے بیچ میں سہارا لیتے ہوئے باہر تشریف لے گئے گویا میں اس وقت بھی آپ کی طرف دیکھ رہی ہوں کہ آپکے دونوں پیر زمین پر گھسٹتے جاتے ہیں جب ابوبکرؓ نے آپؐ کو دیکھا تو پیچھے ہٹنے لگے مگر آپ نے انکو اشارہ فرمایا کہ پڑھو، چنانچہ ابوبکرؓ کچھ پیچھے ہٹ گئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پہلو میں بیٹھ گئے اور ابوبکرؓ لوگوں کو تکبیر سناتے جاتے تھے۔

اگر ایک شخص امام کی اقتدا کرے اور (باقی) لوگ اس مقتدی کی اقتدا کریں، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ آپؐ نے فرمایا تم لوگ میری اقتدا کرو اور تمہارے بعد والے تمہاری اقتدا کریں۔

قتیبہ بن سعید، ابو معاویہ، اعمش، ابراہیم، اسود، حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو بلالؓ آپ کے پاس نماز کی اطلاع کرنے آئے، آپ نے فرمایا کہ ابوبکرؓ سے کہو وہ لوگوں کو نماز پڑھا دیں، میں نے کہا یا رسول اللہؐ ابوبکرؓ ایک نرم دل آدمی ہیں اور وہ جب آپکی جگہ پر کھڑے ہونگے تو لوگوں کو نہ سنا سکیں گے، کاش آپ عمرؓ کو حکم دیتے، پھر آپنے فرمایا کہ ابوبکرؓ سے کہو وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں، جب میں نے حفصہ سے کہا کہ تم عرض کرو کہ ابوبکرؓ نرم دل آدمی ہیں اسلئے جب آپ کی جگہ کھڑے ہونگے تو لوگوں کو اپنی آواز نہ سنا سکیں گے کاش! آپ عمرؓ کو حکم دیتے (چنانچہ حفصہؓ نے عرض کیا) اس پر آپنے فرمایا کہ تم ان عورتوں کی طرح ہو جو یوسف کو گھیرے ہوئے تھیں، ابوبکرؓ سے کہو وہ لوگوں کو نماز پڑھا دیں پھر جب وہ نماز شروع کر چکے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے میں کچھ خفت (مرض کی) پائی تو آپ دو آدمیوں کے درمیان میں سہارا دیکر باہر تشریف لے گئے اور آپ کے دونوں پیر زمین میں گھسٹتے جاتے تھے یہانتک کہ آپ مسجد میں داخل ہوئے، جب ابوبکرؓ نے آپ کی آہٹ سنی تو ابوبکرؓ پیچھے ہٹنے لگے مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اشارہ کیا کہ ٹھہرو

۶۷۰۔ حدثنا خالد بن مخلد قال حدثنا سليمان بن بلال قال حدثنا شريك بن عبد الله قال سمعت انس بن مالك يقول ما صليت وراء امام قط اخف صلوة ولا اتم من النبي صلى الله عليه وسلم وان كان ليسمع بكاء الصبي فيخفف مخافة ان تفتن امه

خالد بن مخلد، سلیمان بن بلال، شریک بن عبداللہ، انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے کسی امام کے پیچھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ ہلکی اور کامل نماز نہیں پڑھی اور بیشک آپ بچہ کا گریہ سنکر اس خوف سے کہ اس کی ماں پریشان ہوجائے گی نماز کو ہلکا کر دیتے تھے۔

۶۷۱۔ حدثنا علي بن عبد الله قال حدثنا يزيد بن زريع قال حدثنا سعيد قال حدثنا قتادة ان انس بن مالك حدثه ان النبي صلى الله عليه وسلم قال اني لادخل في الصلوة وانا اريد اطالتها فاسمع بكاء الصبي فاتجوز في صلوتي مما اعلم من شدة وجد امه من بكائه

علی بن عبداللہ، یزید بن زریع، سعید، قتادہ، انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں (جب) نماز شروع کرتا ہوں تو اسکو طول دینا چاہتا ہوں مگر بچہ کا رونا سن کے اپنی نماز میں تخفیف کر دیتا ہوں کیونکہ میں اس کے رونے سے اس کی ماں کی سخت پریشانی کو محسوس کرتا ہوں۔

۶۷۲۔ حدثنا محمد بن بشار قال انا ابن عدي عن سعيد عن قتادة عن انس بن مالك عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اني لادخل في الصلوة فاريد اطالتها فاسمع بكاء الصبي فاتجوز مما اعلم من شدة وجد امه من بكائه وقال موسى حدثنا ابان قال حدثنا قتادة قال انا انس عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله

محمد بن بشار، ابن عدی، سعید، قتادہ، انس بن مالکؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا میں نماز شروع کرتا ہوں تو اسکو طول دینا چاہتا ہوں مگر بچہ کے رونے کی آواز سنکر مختصر کر دیتا ہوں کیونکہ اس کے رونے کی وجہ سے مجھے خیال ہوتا ہے کہ اسکی ماں سخت پریشان ہوجائیگی اور موسیٰ نے کہا کہ ہم سے ابان نے بہ سند قتادہ، انسؓ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا

باب ۴۵۷ اذا صلى ثم ام قوما

جب خود فرض پڑھ چکا ہو اس کے بعد لوگوں کی امامت کرے۔

۶۷۳۔ حدثنا سليمان بن حرب و ابو النعمان قالا نا حماد بن زيد عن ايوب عن عمرو بن دينار عن جابر قال كان معاذ يصلي مع النبي صلى الله عليه وسلم ثم ياتي قومه فيصلي بهم۔

سلیمان بن حرب، ابوالنعمان، حماد بن زید، ایوب، عمرو بن دینار، حضرت جابرؓ روایت کرتے ہیں کہ معاذ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھ لیتے تھے، اس کے بعد اپنی قوم کے پاس جاتے تھے اور انہیں نماز پڑھاتے تھے۔

باب ۴۵۸ من اسمع الناس تكبير الامام

اس شخص کا بیان جو مقتدیوں کو امام کی تکبیر سنائے۔

۶۷۴۔ حدثنا مسدد قال نا عبد الله بن داود قال نا الاعمش عن ابراهيم عن الاسود عن عائشة قالت لما مرض النبي صلى الله عليه وسلم مرضه الذي مات فيه اتاه بلال يؤذنه بالصلوة قال مروا ابا بكر فليصل بالناس قلت ان ابا بكر رجل اسيف ان يقم مقامك يبك فلا يقدر على القراءة فقال مروا ابا بكر

مسدد، عبداللہ بن داؤد، اعمش، ابراہیم، اسود، حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرض وفات میں مبتلا ہوئے تو آپکے پاس بلالؓ نماز کی اطلاع کرنے آئے، آپ نے فرمایا ابوبکرؓ سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھادیں میں نے عرض کیا کہ ابوبکرؓ ایک نرم دل آدمی ہیں اگر آپ کی جگہ پر کھڑے ہونگے تو رونے لگیں گے اور قرأت پر قادر نہ ہوں گے، آپ نے فرمایا کہ ابوبکرؓ سے کہو کہ وہ نماز

كَانَ أَشَدَّ غَضَبًا مِنْهُ يَوْمَئِذٍ ثُمَّ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِينَ فَمَنْ أَمَّ مِنْكُمُ النَّاسَ فَلْيَتَجَوَّزْ فَإِنَّ خَلْفَهُ الضَّعِيفَ وَالْكَبِيرَ وَذَا الْحَاجَةِ.

وقت نہیں دیکھا، اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ لوگو! تم میں سے کچھ لوگ (آدمیوں کو) عبادت سے متنفر کرتے ہیں، تو جو شخص لوگوں کا امام بنے، اسکو تخفیف کرنا چاہیے کیونکہ اس کے پیچھے کمزور اور بوڑھے اور صاحب حاجت (سب ہی) ہوتے ہیں۔

۶۶۷۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا مُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ أَقْبَلَ رَجُلٌ بِنَاضِحَيْنِ وَقَدْ جَنَحَ اللَّيْلُ فَوَافَقَ مُعَاذًا يُصَلِّي فَتَرَكَ نَاضِحَيْهِ وَأَقْبَلَ إِلَى مُعَاذٍ فَقَرَأَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ أَوِ النِّسَاءِ فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ وَبَلَغَهُ أَنَّ مُعَاذًا نَالَ مِنْهُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَكَا إِلَيْهِ مُعَاذًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مُعَاذُ أَفَتَّانٌ أَنْتَ أَوْ قَالَ أَفَاتِنٌ أَنْتَ ثَلَاثَ مِرَارٍ فَلَوْلَا صَلَّيْتَ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى فَإِنَّهُ يُصَلِّي وَرَاءَكَ الْكَبِيرُ وَالضَّعِيفُ وَذُو الْحَاجَةِ أَحْسِبُ هٰذَا فِي الْحَدِيثِ وَتَابَعَهُ سَعِيدُ بْنُ مَسْرُوقٍ وَمِسْعَرٌ وَالشَّيْبَانِيُّ وَقَالَ عَمْرٌو وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مِقْسَمٍ وَأَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَرَأَ مُعَاذٌ فِي الْعِشَاءِ بِالْبَقَرَةِ وَتَابَعَهُ الْأَعْمَشُ عَنْ مُحَارِبٍ.

آدم بن ابی ایاس، شعبہ، محارب بن دثار، جابر بن عبداللہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص دو اونٹ پانی سے بھرے ہوئے لا رہا تھا، رات کا اول وقت تھا، اس نے جو معاذ کو نماز پڑھتے پایا تو اپنے دونوں اونٹوں کو بٹھلا دیا اور معاذ کی طرف متوجہ ہوا، معاذ نے سورۂ بقرہ یا سورۂ نسا پڑھنا شروع کی تو وہ شخص (نیت توڑ کر) چلا گیا پھر اسکو یہ خبر پہنچی کہ معاذ اس سے رنجیدہ ہیں لہٰذا وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے معاذ کی شکایت کی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا کہ اے معاذ! کیا تو فتنہ (برپا) کرنے والا ہے (اگر ایسا نہیں ہے) تو تو نے سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى اور وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا اور وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى کے ساتھ نماز کیوں نہ پڑھ لی، کیونکہ تیرے پیچھے بوڑھے اور کمزور اور صاحب حاجت (سب ہی طرح کے لوگ) نماز پڑھتے ہیں اور عمرو اور عبیداللہ بن مقسم اور ابوالزبیر نے جابر سے روایت کی ہے کہ معاذ نے عشاء میں سورۂ بقرہ پڑھی تھی اور اعمش نے محارب سے اسکی متابعت میں روایت کی۔

بَابٌ ۴۵۵ الْإِيجَازِ فِي الصَّلَاةِ وَإِكْمَالِهَا

نماز کو مختصر اور پورے طور پر پڑھنے کا بیان۔

۶۶۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوجِزُ الصَّلَاةَ وَيُكْمِلُهَا۔

ابومعمر، عبدالوارث، عبدالعزیز، انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز مختصر اور پوری پڑھتے تھے۔

بَابٌ ۴۵۶ مَنْ أَخَفَّ الصَّلَاةَ عِنْدَ بُكَاءِ الصَّبِيِّ

اس شخص کا بیان جو بچے کے رونے کی آواز سنکر نماز کو مختصر کر دے۔

۶۶۹۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي لَأَقُومُ فِي الصَّلَاةِ أُرِيدُ أَنْ أُطَوِّلَ فِيهَا فَأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَأَتَجَوَّزُ فِي صَلَاتِي كَرَاهِيَةَ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمِّهِ تَابَعَهُ بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ وَبَقِيَّةُ وَابْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ.

ابراہیم بن موسیٰ، ولید بن مسلم، اوزاعی، یحییٰ بن ابی کثیر، عبداللہ بن ابی قتادہ، ابوقتادہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا میں نماز میں کھڑا ہوتا ہوں تو چاہتا ہوں کہ اس میں طول دوں لیکن بچہ کے رونے کی آواز سنکر میں اپنی نماز میں اختصار کر دیتا ہوں اس امر کو برا سمجھ کر میں اس کی ماں کی تکلیف کا باعث ہو جاؤں، بشر بن بکر بقیہ اور ابن مبارک نے اوزاعی سے اس کے متابع حدیث روایت کی ہے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فَتَّانٌ فَتَّانٌ فَتَّانٌ ثَلٰثَ مِرَارٍ اَوْ قَالَ فَاتِنًا فَاتِنًا فَاتِنًا وَاَمَرَهٗ بِسُوْرَتَيْنِ مِنْ اَوْسَطِ الْمُفَصَّلِ قَالَ عَمْرٌو وَلَا اَحْفَظُهُمَا

(کے پڑھنے) کا حکم دیا، عمرو (راوی حدیث) کہتے ہیں کہ میں انکو بھول گیا ہوں۔

ف: فتان کے معنی لوگوں کو فتنہ میں ڈالنے والا اور فاتن کے بھی یہی معنی ہیں فرق صرف یہ ہے کہ فتان میں مبالغہ کے معنی پائے جاتے ہیں۔

بَابٌ ۴۵۲ تَخْفِيْفِ الْاِمَامِ فِي الْقِيَامِ وَاِتْمَامِ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

قیام میں امام کے تخفیف کرنے اور رکوع وسجود کے پورا کرنے کا بیان۔

۶۶۴۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ سَمِعْتُ قَيْسًا قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ لَاَتَاَخَّرُ عَنْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ مِنْ اَجْلِ فُلَانٍ مِمَّا يُطِيْلُ بِنَا فَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَوْعِظَةٍ اَشَدَّ غَضَبًا مِنْهُ يَوْمَئِذٍ ثُمَّ قَالَ اِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِيْنَ فَاَيُّكُمْ مَا صَلّٰى بِالنَّاسِ فَلْيَتَجَوَّزْ فَاِنَّ فِيْهِمُ الضَّعِيْفَ وَالْكَبِيْرَ وَذَا الْحَاجَةِ۔

احمد بن یونس، زہیر، اسمعیل، قیس، ابو مسعودؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے کہا کہ یا رسول اللہ خدا کی قسم! میں صبح کی نماز سے صرف فلاں شخص کے باعث رہ جاتا ہوں کیونکہ وہ نماز میں طول دیتا ہے پس میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی نصیحت (کے وقت) اس دن سے زیادہ غضبناک نہیں دیکھا، اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ تم میں کچھ لوگ (آدمیوں کو عبادت سے) نفرت دلانے ہیں لہذا جو شخص تم میں سے لوگوں کو نماز پڑھائے تو اسکو ہلکی نماز پڑھانا چاہیے کیونکہ مقتدیوں میں ضعیف اور بوڑھے اور صاحب حاجت (سب ہی قسم کے لوگ ہوتے ہیں)

بَابٌ ۴۵۳ اِذَا صَلّٰى لِنَفْسِهٖ فَلْيُطَوِّلْ مَا شَاءَ۔

جب کوئی شخص (تنہا) نماز پڑھے، تو جس قدر چاہے طول دے۔

۶۶۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَاِنَّ فِيْهِمُ الضَّعِيْفَ وَالسَّقِيْمَ وَالْكَبِيْرَ وَاِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ لِنَفْسِهٖ فَلْيُطَوِّلْ مَا شَاءَ

عبد اللہ بن یوسف، مالک، ابو الزناد، اعرج، ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص لوگوں کو نماز پڑھائے تو اسے تخفیف کرنا چاہیے کیونکہ مقتدیوں میں کمزور اور بیمار اور بوڑھے (سب ہی ہوتے ہیں) اور جب تم میں سے کوئی اپنی نماز پڑھے تو جس قدر چاہے طول دے۔

بَابٌ ۴۵۴ مَنْ شَكٰى اِمَامَهٗ اِذَا طَوَّلَ وَقَالَ اَبُوْ اُسَيْدٍ طَوَّلْتَ بِنَا يَا بُنَيَّ۔

جو شخص اپنے امام کی جب وہ نماز میں طوالت کرتا ہو شکایت کرے اور ابو اسید نے (اپنے بیٹے سے ایک مرتبہ کہا کہ بیٹے تو نے ہماری نماز کو طویل کر دیا۔

۶۶۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ ثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ ابْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ لَاَتَاَخَّرُ عَنِ الصَّلٰوةِ فِي الْفَجْرِ مِمَّا يُطِيْلُ بِنَا فُلَانٌ فِيْهَا فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَاَيْتُهٗ غَضِبَ فِيْ مَوْعِظَةٍ

محمد بن یوسف، سفیان، اسمعیل بن ابی خالد، قیس بن ابی حازم، ابو مسعودؓ روایت کرتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) ایک شخص نے آکر کہا کہ یا رسول اللہ میں نماز فجر سے رہ جاتا ہوں کیونکہ نماز میں فلاں شخص طول دیتا ہے، پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم غضبناک ہوئے کہ میں نے آپ کو اس دن سے زیادہ غصہ آتے ہوئے کسی نصیحت کے

باب ۴۴۹ إِذَا قَامَ الرَّجُلُ عَنْ يَسَارِ الْإِمَامِ فَحَوَّلَهُ الْإِمَامُ إِلَى يَمِينِهِ لَمْ تَفْسُدْ صَلَاتُهُمَا

۶۶۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نِمْتُ عِنْدَ مَيْمُونَةَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَنِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَصَلَّى ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ نَامَ حَتَّى نَفَخَ وَكَانَ إِذَا نَامَ نَفَخَ ثُمَّ أَتَاهُ الْمُؤَذِّنُ فَخَرَجَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ قَالَ عَمْرٌو فَحَدَّثْتُ بِهِ بُكَيْرًا فَقَالَ حَدَّثَنِي كُرَيْبٌ بِذَلِكَ۔

باب ۴۵۰ إِذَا لَمْ يَنْوِ الْإِمَامُ أَنْ يَؤُمَّ ثُمَّ جَاءَ قَوْمٌ فَأَمَّهُمْ

۶۶۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَقُمْتُ أُصَلِّي مَعَهُ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَ بِرَأْسِي وَأَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ

باب ۴۵۱ إِذَا طَوَّلَ الْإِمَامُ وَكَانَ لِلرَّجُلِ حَاجَةٌ فَخَرَجَ وَصَلَّى۔

۶۶۳۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ كَانَ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَؤُمُّ قَوْمَهُ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ قَالَ كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَؤُمُّ قَوْمَهُ فَصَلَّى الْعِشَاءَ فَقَرَأَ بِالْبَقَرَةِ فَانْصَرَفَ الرَّجُلُ فَكَانَ مُعَاذٌ يَنَالُ مِنْهُ فَبَلَغَ النَّبِيَّ

اگر کوئی شخص امام کے بائیں جانب کھڑا ہو اور امام اسکو اپنے دائیں طرف پھیر دے تو کسی کی نماز فاسد نہ ہو گی۔

احمد، ابن وہب، عمرو، عبدربہ بن سعید، مخرمہ بن سلیمان کریب (ابن عباسؓ کے آزاد کردہ غلام)، ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ میں ایک رات میمونہؓ کے ہاں سویا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس شب انہیں کے ہاں تھے تو (میں نے دیکھا کہ) آپ نے وضو فرمایا اس کے بعد آپ کھڑے ہو گئے اور نماز پڑھنے لگے میں بھی آپ کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا تو آپ نے مجھے پکڑ کے اپنے داہنی جانب کر لیا اور (کل) تیرہ رکعت نماز آپ نے پڑھی پھر سو رہے یہاں تک کہ سانس کی آواز آنے لگی اور جب کبھی آپ سوتے تھے سانس کی آواز ضرور آنے لگتی تھی، اسکے بعد موذن آپ کے پاس آیا اور آپ باہر تشریف لے گئے اور نماز فجر پڑھی۔

اگر امام نے امامت کی نیت نہ کی ہو، پھر کچھ لوگ آجائیں اور وہ ان کی امامت کرے۔

مسدد، اسمٰعیل بن ابراہیم، ایوب، عبداللہ بن سعید بن جبیر سعید بن جبیر، ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ میں ایک شب اپنی خالہ میمونہؓ کے ہاں سویا تو (میں نے دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز شب پڑھنے کھڑے ہوئے میں بھی آپ کے ساتھ بائیں جانب کھڑا ہو گیا، آپ نے میرا سر پکڑا اور اپنی داہنی جانب کھڑا کر لیا۔

اگر امام (نماز کو) طول دے اور کوئی شخص اپنی کسی ضرورت کی وجہ سے (نماز توڑ کر) چلا جائے اور (نماز) پڑھ لے

مسلم، شعبہ، عمرو، جابر بن عبداللہؓ روایت کرتے ہیں کہ معاذ بن جبل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (عشاء کی نماز) پڑھتے اسکے بعد (گھر) واپس جاتے تو اپنی قوم کی امامت کرتے (ایک مرتبہ) انہوں نے عشاء کی نماز پڑھائی تو سورۂ بقرہ شروع کر دی ایک شخص چل دیا اس سبب سے معاذؓ کو اس سے رنج رہنے لگا یہ خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپ نے معاذؓ سے تین مرتبہ فرمایا کہ فتان، فتان، فتان یا فرمایا کہ فاتن، فاتن، فاتن اور آپ نے انکو وسط مفصل کی دو سورتوں

باب ۴۴۷ إِمَامَةِ الْمَفْتُونِ وَالْمُبْتَدِعِ

وَقَالَ الْحَسَنُ صَلِّ وَعَلَيْهِ بِدْعَتُهُ. وَقَالَ لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ ابْنِ الْخِيَارِ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَهُوَ مَحْصُورٌ فَقَالَ إِنَّكَ إِمَامُ عَامَّةٍ وَنَزَلَ بِكَ مَا تَرَى وَيُصَلِّي لَنَا إِمَامُ فِتْنَةٍ وَنَتَحَرَّجُ فَقَالَ الصَّلٰوةُ أَحْسَنُ مَا يَعْمَلُ النَّاسُ فَإِذَا أَحْسَنَ النَّاسُ فَأَحْسِنْ مَعَهُمْ وَإِذَا أَسَاءُوا فَاجْتَنِبْ إِسَاءَتَهُمْ وَقَالَ الزُّبَيْدِيُّ قَالَ الزُّهْرِيُّ لَا نَرَى أَنْ يُصَلَّى خَلْفَ الْمُخَنَّثِ إِلَّا مِنْ ضَرُورَةٍ لَا بُدَّ مِنْهَا.

مبتلائے فتنہ اور بدعتی کی امامت کا بیان، حسن کا قول ہے (کہ بدعتی کے پیچھے نماز) پڑھ لو، اس کی بدعت (کا گناہ) اس پر ہے، ہم سے محمد بن یوسف نے بواسطہ اوزاعی، زہری، حمید بن عبدالرحمٰن، عبداللہ بن عدی بن خیار سے روایت کی ہے کہ وہ عثمان بن عفان کے پاس اس حالت میں گئے جب وہ اپنے گھر میں محصور تھے (باغیوں نے ہر طرف سے محاصرہ کر لیا تھا) ان سے کہا کہ آپ امام کل ہیں اور آپ کی یہ کیفیت ہے جو آپ دیکھ رہے ہیں، ہمیں امام فتنہ نماز پڑھاتا ہے جس سے ہم تنگدل ہوتے ہیں تو حضرت عثمانؓ نے فرمایا کہ نماز آدمی کے تمام اعمال میں سب سے عمدہ چیز ہے، جب لوگ عمدہ کام کریں تو تم بھی ان کے ہمراہ عمدہ کام کرو اور جب وہ برا کام کریں تو تم ان کی برائی سے علیحدہ رہو، اور زبیدی کہتے ہیں کہ زہری کا قول ہے کہ ہم مخنث کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں سمجھتے لیکن جب مجبوری ہو۔

۶۵۹. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي ذَرٍّ اسْمَعْ وَأَطِعْ وَلَوْ لِحَبَشِيٍّ كَأَنَّ رَأْسَهُ زَبِيبَةٌ.

محمد بن ابان، غندر، شعبہ، ابوالتیاح، انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوذر سے فرمایا کہ اگر ایک حبشی (کی اطاعت کیلئے تم سے کہا جائے) جس کا سر انگور کی مثل ہو، جب بھی اس کی سنو اور اطاعت کرو۔

باب ۴۴۸ يَقُومُ عَنْ يَمِينِ الْإِمَامِ بِحِذَائِهِ سَوَاءً إِذَا كَانَا اثْنَيْنِ

جب دو نمازی ہوں تو مقتدی امام کے دائیں طرف اس کے برابر کھڑا ہو۔

۶۶۰. حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ فِي بَيْتِ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَصَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ جَاءَ فَصَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ فَجِئْتُ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَصَلَّى خَمْسَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ نَامَ حَتَّى سَمِعْتُ غَطِيطَهُ أَوْ قَالَ خَطِيطَهُ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلٰوةِ.

سلیمان بن حرب، شعبہ، حکم، سعید بن جبیر، ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ میں اپنی خالہ میمونہؓ کے گھر میں ایک شب رہا (تو میں نے دیکھا کہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز (مسجد سے) پڑھ کر تشریف لائے اور چار رکعتیں آپ نے پڑھیں پھر سو رہے، اسکے بعد اٹھے (اور نماز پڑھنے کھڑے ہوئے) تو میں آیا اور آپ کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا، آپ نے مجھے اپنی داہنی جانب کر لیا پھر آپ نے پانچ رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں پڑھیں اسکے بعد سو رہے یہاں تک کہ میں نے آپ کے خراٹے کی آواز سنی اسکے بعد آپ نماز (فجر) کے لئے باہر تشریف لے گئے۔

باب ۴۴۴ إِثْمِ مَنْ رَفَعَ رَأْسَهُ قَبْلَ الإِمَامِ

اس شخص کے گناہ کا بیان جس نے امام سے پہلے سر اٹھایا۔

٦٥٥ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَا يَخْشَى أَحَدُكُمْ أَوْ أَلَا يَخْشَى أَحَدُكُمْ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ قَبْلَ الإِمَامِ أَنْ يَجْعَلَ اللهُ رَأْسَهُ رَأْسَ حِمَارٍ أَوْ يَجْعَلَ اللهُ صُورَتَهُ صُورَةَ حِمَارٍ

حجاج بن منہال، شعبہ، محمد بن زیاد، ابوہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کیا تم میں سے کوئی شخص جو اپنا سر امام سے پہلے اٹھا لیتا ہے، اس بات کا خوف نہیں کرتا کہ اللہ اس کے سر کو گدھے کا سا سر بنا دے، یا اللہ اس کی صورت گدھے کی (سی) صورت بنا دے۔

باب ۴۴۵ إِمَامَةِ الْعَبْدِ وَالْمَوْلَى وَكَانَتْ عَائِشَةُ يَؤُمُّهَا عَبْدُهَا ذَكْوَانُ مِنَ الْمُصْحَفِ وَوَلَدِ الْبَغِيِّ وَالأَعْرَابِيِّ وَالْغُلَامِ الَّذِي لَمْ يَحْتَلِمْ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّهُمْ أَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللهِ وَلَا يُمْنَعُ الْعَبْدُ مِنَ الْجَمَاعَةِ بِغَيْرِ عِلَّةٍ

غلام اور آزاد کردہ غلام کی امامت کا بیان، عائشہؓ کی امامت ان کا غلام ذکوان مصحف سے (دیکھ دیکھ کر) کیا کرتا تھا، اور ولد الزنا اور گنوار کی اور اس لڑکے کی امامت جو بالغ نہ ہوا ہو (درست ہے) کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ لوگوں کی امامت وہ شخص کرے جو ان سب میں کتاب اللہ کی قرأت زیادہ جانتا ہو اور بے وجہ غلام کو جماعت سے نہ روکا جائے۔

٦٥٦ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُونَ الأَوَّلُونَ الْعُصْبَةَ مَوْضِعًا بِقُبَاءٍ قَبْلَ مَقْدَمِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَؤُمُّهُمْ سَالِمٌ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ وَكَانَ أَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا

ابراہیم بن منذر، انس بن عیاض، عبید اللہ، نافع، عبد اللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لانے سے پہلے جب مہاجرین اولین محلہ قبا کے مقام عصبہ میں مقیم تھے تو ان کی امامت ابو حذیفہ کے آزاد کردہ غلام حضرت سالم کیا کرتے تھے کیونکہ وہ قرآن کا علم سب سے زیادہ رکھتے تھے۔

٦٥٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا وَإِنِ اسْتُعْمِلَ حَبَشِيٌّ كَأَنَّ رَأْسَهُ زَبِيبَةٌ

محمد بن بشار، یحییٰ، شعبہ، ابو التیاح، انس بن مالک، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ اگر کوئی حبشی (تم پر) حاکم بنا دیا جائے اور وہ ایسا بدرو ہو کہ گویا اس کا سر انگور ہے تب بھی اس کی سنو اور اطاعت کرو۔

باب ۴۴۶ إِذَا لَمْ يُتِمَّ الإِمَامُ وَأَتَمَّ مَنْ خَلْفَهُ

اگر امام اپنی نماز کو پورا نہ کرے اور مقتدی پورا کریں۔

٦٥٨ - حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى الأَشْيَبُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُصَلُّونَ لَكُمْ فَإِنْ أَصَابُوا فَلَكُمْ وَإِنْ أَخْطَئُوا فَلَكُمْ وَعَلَيْهِمْ

فضل بن سہیل، حسن بن موسیٰ اشیب، عبد الرحمن بن عبد اللہ بن دینار، زید بن اسلم، عطاء بن یسار، حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ لوگ جو تمہیں نماز پڑھاتے ہیں اگر ٹھیک ٹھیک پڑھائیں گے تو تمہارے لئے (ثواب) ہے اور اگر وہ غلطی کریں گے تو تمہارے لئے (تو ثواب) ہے ہی اور ان پر (گناہ) ہے۔

قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا صَلّٰى جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا أَجْمَعُوْنَ۔

فرمایا کہ امام اسی لئے مقرر کیا گیا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے، لہذا جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سر اٹھائے تو تم بھی اٹھاؤ اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا لک الحمد کہو اور جب وہ بیٹھ کر پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر پڑھو۔

۶۵۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ فَرَسًا فَصُرِعَ عَنْهُ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْأَيْمَنُ فَصَلّٰى صَلَاةً مِّنَ الصَّلَوَاتِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهٗ قُعُوْدًا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَإِذَا صَلّٰى قَائِمًا فَصَلُّوْا قِيَامًا وَّإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا صَلّٰى جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا أَجْمَعُوْنَ قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ الْحُمَيْدِيُّ قَوْلُهٗ وَإِذَا صَلّٰى جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا هُوَ فِيْ مَرَضِهِ الْقَدِيْمِ ثُمَّ صَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا وَّالنَّاسُ خَلْفَهٗ قِيَامٌ لَّمْ يَأْمُرْهُمْ بِالْقُعُوْدِ وَإِنَّمَا يُؤْخَذُ بِالْآخِرِ مِنْ فِعْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

عبداللہ بن یوسف، مالک، ابن شہاب، انس بن مالک رضی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ گھوڑے پر سوار ہوئے اور اس سے گر گئے تو آپ کے جسم مبارک کا داہنا پہلو اس سے کچھ زخمی ہو گیا اس لئے آپ نے نمازوں میں سے ایک نماز بیٹھ کر پڑھی، پھر جب آپ فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا امام اسی لئے مقرر کیا گیا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے پس اگر وہ کھڑا ہو کر پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر پڑھو اور جب رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سر اٹھائے تو تم بھی اٹھاؤ اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا لک الحمد کہو اور جب وہ بیٹھ کر پڑھے تو تم سب بیٹھ کر پڑھو (امام بخاری کہتے ہیں کہ حمیدی نے کہا ہے کہ یہ قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ "جب امام بیٹھ کر پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر پڑھو" آپ کی پہلی بیماری میں تھا اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (مرض وفات کے موقعہ پر) بیٹھ کر نماز پڑھی اور لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہوئے تھے آپ نے انہیں بیٹھنے کا حکم نہیں دیا اور یہ طے شدہ امر ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری سے آخری فعل پر عمل کیا جاتا ہے۔

باب ۴۴۳ مَتٰى يَسْجُدُ مَنْ خَلْفَ الْإِمَامِ

وَقَالَ أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا

جو لوگ امام کے پیچھے ہیں وہ کب سجدہ کریں اور انس رضی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ جب امام سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو۔

۶۵۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ وَهُوَ غَيْرُ كَذُوْبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ لَمْ يَحْنِ أَحَدٌ مِّنَّا ظَهْرَهٗ حَتّٰى يَقَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا ثُمَّ نَقَعُ سُجُوْدًا بَعْدَهٗ۔

مسدد، یحیی بن سعید، سفیان، ابو اسحاق، عبداللہ بن یزید روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے براء بن عازب رضی نے بیان کیا، (اور وہ سچے تھے) کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو ہم میں سے کوئی شخص اپنی پیٹھ اس وقت تک نہ جھکاتا جب تک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں نہ چلے جاتے، آپ کے بعد ہم لوگ سجدہ میں جاتے۔

قلنا لا هم ينتظرونك يا رسول الله قال ضعوا لي ماء في المخضب فقعد فاغتسل ثم ذهب لينوء فأغمي عليه ثم أفاق فقال أصلى الناس قلنا لا هم ينتظرونك يا رسول الله والناس عكوف في المسجد ينتظرون النبي صلى الله عليه وسلم لصلاة العشاء الآخرة فأرسل النبي صلى الله عليه وسلم إلى أبي بكر بأن يصلي بالناس فأتاه الرسول فقال إن رسول الله صلى الله عليه وسلم يأمرك أن تصلي بالناس فقال أبو بكر وكان رجلا رقيقا يا عمر صل بالناس فقال له عمر أنت أحق بذلك فصلى أبو بكر تلك الأيام ثم إن النبي صلى الله عليه وسلم وجد من نفسه خفة فخرج بين رجلين أحدهما العباس لصلاة الظهر وأبو بكر يصلي بالناس فلما رآه أبو بكر ذهب ليتأخر فأومأ إليه النبي صلى الله عليه وسلم بأن لا يتأخر فقال أجلساني إلى جنبه فأجلساه إلى جنب أبي بكر قال فجعل أبو بكر يصلي وهو يأتم بصلاة النبي صلى الله عليه وسلم والناس بصلاة أبي بكر والنبي صلى الله عليه وسلم قاعد قال عبيد الله فدخلت على عبد الله بن عباس فقلت له ألا أعرض عليك ما حدثتني عائشة عن مرض النبي صلى الله عليه وسلم قال هات فعرضت عليه حديثها فما أنكر منه شيئا غير أنه قال أسمت لك الرجل الذي كان مع العباس قلت لا قال هو علي.

۶۵۲ حدثنا عبد الله بن يوسف قال أخبرنا مالك عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة أم المؤمنين أنها قالت صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم في بيته وهو شاك فصلى جالسا وصلى وراءه قوم قياما فأشار إليهم أن اجلسوا فلما انصرف

چکے، ہم لوگوں نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ وہ آپ کے منتظر ہیں اور لوگ مسجد میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا عشاء کی نماز میں انتظار کر رہے تھے، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکرؓ کے پاس کہلا بھیجا تاکہ لوگوں کو نماز پڑھا دیں، چنانچہ قاصد ان کے پاس پہنچا اور اس نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو حکم دیتے ہیں کہ آپ لوگوں کو نماز پڑھائیں، ابوبکرؓ بولے اور وہ نرم دل آدمی تھے کہ اے عمرؓ تم لوگوں کو نماز پڑھاؤ، حضرت عمرؓ نے ان سے کہا کہ تم اس کے زیادہ حقدار ہو، تب ابوبکرؓ نے ان دنوں میں نماز پڑھائی، اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے میں (مرض کی) کچھ خفت پائی تو آپ دو آدمیوں کے درمیان میں جن میں ایک عباس تھے ظہر کی نماز کیلئے نکلے، اس وقت ابوبکرؓ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے جب آپ کو ابوبکرؓ نے دیکھا تو پیچھے ہٹنے لگے مگر آپ نے انہیں اشارہ فرمایا کہ پیچھے نہ ہٹیں، پھر آپ نے فرمایا کہ مجھے ان کے پہلو میں بٹھا دو، چنانچہ ان دونوں آدمیوں نے آپ کو ابوبکرؓ کے پہلو میں بٹھا دیا، عبیداللہ کہتے ہیں کہ اس وقت ابوبکرؓ اس طرح نماز پڑھنے لگے کہ وہ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی اقتدا کرتے تھے اور لوگ ابوبکرؓ کی نماز کی اقتدا کرتے تھے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے، عبیداللہ کہتے ہیں کہ پھر میں عبداللہ بن عباسؓ کے پاس چلا گیا اور ان سے کہا کہ میں تمہارے سامنے وہ حدیث پیش نہ کروں جو مجھ سے حضرت عائشہؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض کے متعلق بیان کی ہے، انہوں نے کہا لاؤ (سناؤ) میں نے ان کے سامنے حضرت عائشہ کی حدیث پیش کی، ابن عباسؓ نے ان میں سے کسی بات کا انکار نہیں کیا صرف اتنا کہا کہ عائشہؓ نے تمہیں اس شخص کا نام بھی بتایا جو عباس کے ہمراہ تھا، میں نے کہا نہیں، ابن عباسؓ نے کہا وہ علی تھے۔

عبداللہ بن یوسف، مالک، ہشام بن عروہ، عروہ حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بحالت مرض اپنے گھر ہی میں بیٹھ کر نماز پڑھی اور لوگوں نے آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھی تو آپ نے یہ دیکھ کر ان سے اشارہ فرمایا کہ بیٹھ جاؤ پھر جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے

فاستاذن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاذنت لہ فقال
این تحب ان اصلی من بیتک فاشرت لہ الی
المکان الذی احب فقام وصففنا خلفہ ثم
سلم وسلمنا۔

دی پھر آپ نے فرمایا کہ تم اپنے گھر میں کس مقام پر نماز پڑھوانا چاہتے ہو، جس مقام کو میں چاہتا تھا اس مقام کی طرف میں نے اشارہ کر دیا، آپ کھڑے ہو گئے اور ہم نے آپ کے پیچھے صف باندھ لی اس کے بعد ہم نے اور آپ نے (نماز پڑھ کر) سلام پھیرا۔

باب ۴۴ انما جعل الامام لیؤتم بہ

وصلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی مرضہ الذی توفی فیہ بالناس وھو جالس وقال ابن مسعود اذا رفع قبل الامام یعود فیمکث بقدر ما رفع ثم یتبع الامام وقال الحسن فیمن یرکع مع الامام رکعتین ولا یقدر علی السجود یسجد للرکعۃ الاخرۃ سجدتین ثم یقضی الرکعۃ الاولی بسجودھا وفیمن نسی سجدۃ حتی قام یسجد۔

امام اسی لئے مقرر کیا گیا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مرض وفات میں لوگوں کو بیٹھ کر نماز پڑھائی اور لوگ کھڑے ہوئے تھے اور ابن مسعودؓ کا قول ہے کہ اگر کوئی مقتدی امام سے پہلے سر اٹھائے تو اسے چاہیے کہ پھر لوٹ جائے اور بقدر اس مدت کے جس میں وہ سر اٹھائے رہا وہاں توقف کرے اس کے بعد امام کا اتباع کرے اور حسن بصری نے اس شخص کے بارے میں جو امام کے ساتھ دو رکعتیں پڑھے اور (لوگوں کی کثرت کے سبب سے) سجدہ کرنے پر قادر نہ ہو، یہ کہا ہے کہ اخیر رکعت میں دو سجدے کر لے، بعد اس کے پہلی رکعت کو مع اس کے سجدوں کے ادا کرے اور جو شخص کوئی سجدہ بھول کر کھڑا ہو جائے اس کے بارے میں کہا ہے کہ وہ سجدہ کر لے۔

۶۵۱۔ حدثنا احمد بن یونس قال اخبرنا زائدۃ عن موسی بن ابی عائشۃ عن عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبۃ قال دخلت علی عائشۃ فقلت الا تحدثینی عن مرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت بلی ثقل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اصلی الناس قلنا لا وھم ینتظرونک یا رسول اللہ قال ضعوا لی ماء فی المخضب قالت ففعلنا فاغتسل فذھب لینوء فاغمی علیہ ثم افاق فقال اصلی الناس قلنا لا وھم ینتظرونک یا رسول اللہ قال ضعوا لی ماء فی المخضب قالت ففعلنا فاغتسل ثم ذھب لینوء فاغمی علیہ ثم افاق فقال اصلی الناس

احمد بن یونس، زائدہ، موسیٰ بن ابی عائشہ، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہؓ روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت عائشہؓ کے پاس گیا اور میں نے کہا کہ آپ مجھ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اخیر مرض کی کیفیت کیوں نہیں بیان کرتیں، انہوں نے کہا اچھا سنو میں بیان کرتی ہوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے، پھر آپ نے پوچھا کیا لوگ نماز پڑھ چکے، ہم لوگوں نے عرض کیا کہ نہیں یا رسول اللہ، وہ آپ کے منتظر ہیں، آپ نے فرمایا کہ میرے لئے طشت میں پانی رکھ دو میں نہاؤں گا، حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ ہم لوگوں نے ایسا ہی کیا، پس آپ نے غسل فرمایا، پھر کھڑا ہونا چاہا مگر آپ بے ہوش ہو گئے اس کے بعد ہوش آیا تو آپ نے پھر فرمایا کہ کیا لوگ نماز پڑھ چکے؟ ہم نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ، وہ آپ کے منتظر ہیں، آپ نے فرمایا کہ میرے طشت میں پانی رکھ دو، چنانچہ رکھ دیا گیا پس آپ نے غسل فرمایا پھر کھڑا ہونا چاہا مگر بیہوش ہو گئے۔ پھر فرمایا کہ کیا لوگ نماز پڑھ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِ امْكُثْ مَكَانَكَ فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللَّهَ عَلَى مَا أَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذَٰلِكَ ثُمَّ اسْتَأْخَرَ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى اسْتَوَى فِي الصَّفِّ وَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَثْبُتَ إِذْ أَمَرْتُكَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا كَانَ لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لِي رَأَيْتُكُمْ أَكْثَرْتُمُ التَّصْفِيقَ مَنْ نَابَهُ شَيْءٌ فِي صَلَاتِهِ فَلْيُسَبِّحْ فَإِنَّهُ إِذَا سَبَّحَ الْتُفِتَ إِلَيْهِ وَإِنَّمَا التَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ

علیہ وسلم کو دیکھا، رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اشارہ کیا کہ تم اپنی جگہ پر کھڑے رہو تو ابوبکرؓ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کا شکریہ ادا کیا پھر پیچھے ہٹ گئے یہاں تک کہ صف میں آ گئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھ گئے آپ نے نماز پڑھائی پھر جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا کہ اے ابوبکرؓ جب میں نے تم کو حکم دیا تھا تو تم کیوں نہ کھڑے رہے؟ ابوبکرؓ نے عرض کیا کہ ابو قحافہؓ کے بیٹے کی یہ مجال نہیں ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے نماز پڑھائے پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (لوگوں سے) فرمایا کہ کیا سبب ہے کہ میں نے تم کو دیکھا تم نے تالیاں بکثرت بجائیں (دیکھو) جب کسی کو نماز میں کوئی بات پیش آئے تو اسے چاہیے کہ سبحان اللہ کہے کیونکہ جب وہ سبحان اللہ کہدیگا تو اس کی طرف التفات کیا جائے گا اور تالی بجانا صرف عورتوں کے لئے رکھا گیا ہے۔

بَابٌ ۴۲ إِذَا اسْتَوَوْا فِي الْقِرَاءَةِ فَلْيَؤُمَّهُمْ أَكْبَرُهُمْ

اگر کچھ لوگ قرأت میں مساوی ہوں تو جو ان میں زیادہ عمر والا ہو وہ امامت کرے۔

۶۴۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ فَلَبِثْنَا عِنْدَهُ نَحْوًا مِنْ عِشْرِينَ لَيْلَةً وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِيمًا فَقَالَ لَوْ رَجَعْتُمْ إِلَى بِلَادِكُمْ فَعَلَّمْتُمُوهُمْ مُرُوهُمْ فَلْيُصَلُّوا صَلَاةَ كَذَا فِي حِينِ كَذَا وَصَلَاةَ كَذَا فِي حِينِ كَذَا فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ

سلیمان بن حرب، حماد بن زید، ایوب، ابو قلابہ، مالک بن حویرثؓ روایت کرتے ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم چند جوان تھے، تقریباً ہم لوگ بیس یوم تک مقیم رہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم بڑے رحمدل تھے لہذا آپ نے (ہمارا گھر بار سے جدا رہنا پسند نہ کیا اور ہم سے) فرمایا کہ اگر تم اپنے وطن کو لوٹ جاؤ تو انہیں دین کی تعلیم کرنا، ان سے کہنا کہ اس طریقے سے اس وقت میں اور اس طریقے سے اس وقت میں نماز پڑھیں اور جب نماز کا وقت آجائے تو تم میں سے ایک شخص اذان دے اور جو عمر میں بڑا ہو وہ امامت کرے

ف:۔ یہ حدیث پہلے دو تین مقام پر گذر چکی ہے اس کے آخر میں یہ ٹکڑا بھی ہے کہ جب نماز کا وقت آجائے تو تم میں سے ایک شخص اذان دے اور جو بزرگ ہو نماز پڑھائے، اس آخر حصہ کے اعتبار سے یہ حدیث اس باب کے متعلق ہونے میں بالکل واضح ہو جاتی ہے

بَابٌ ۴۳ إِذَا زَارَ الْإِمَامُ قَوْمًا فَأَمَّهُمْ

اگر امام کچھ لوگوں سے ملنے جائے تو ان کا امام ہو سکتا ہے۔

۶۵۰۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ سَمِعْتُ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيَّ

معاذ بن اسد، عبداللہ، معمر، زہری، محمود بن ربیع، عتبان بن مالک انصاریؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے گھر میں آنے کی اجازت طلب فرمائی تو میں نے آپ کو اجازت

مُرُوهُ فَلْيُصَلِّ إِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ تَابَعَهُ الزُّبَيْدِيُّ وَابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ وَإِسْحٰقُ بْنُ يَحْيَى الْكَلْبِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ عُقَيْلٌ وَمَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَمْزَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَاب ۴۳۸ مَنْ قَامَ إِلَى جَنْبِ الْإِمَامِ لِعِلَّةٍ

۶۴۷۔ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فِي مَرَضِهِ فَكَانَ يُصَلِّي بِهِمْ قَالَ عُرْوَةُ فَوَجَدَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَفْسِهِ خِفَّةً فَخَرَجَ فَإِذَا أَبُو بَكْرٍ يَؤُمُّ النَّاسَ فَلَمَّا رَآهُ أَبُو بَكْرٍ اسْتَأْخَرَ فَأَشَارَ إِلَيْهِ أَنْ كَمَا أَنْتَ فَجَلَسَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِذَاءَ أَبِي بَكْرٍ إِلَى جَنْبِهِ فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي بِصَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلٰوةِ أَبِي بَكْرٍ

بَاب ۴۳۹ مَنْ دَخَلَ لِيَؤُمَّ النَّاسَ فَجَاءَ الْإِمَامُ الْأَوَّلُ فَتَأَخَّرَ الْأَوَّلُ أَوْ لَمْ يَتَأَخَّرْ جَازَتْ صَلٰوتُهُ فِيهِ عَائِشَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۶۴۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ إِلَى بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ فَحَانَتِ الصَّلٰوةُ فَجَاءَ الْمُؤَذِّنُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ أَتُصَلِّي لِلنَّاسِ فَأُقِيمُ قَالَ نَعَمْ فَصَلَّى أَبُو بَكْرٍ فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ فِي الصَّلٰوةِ فَتَخَلَّصَ حَتَّى وَقَفَ فِي الصَّفِّ فَصَفَّقَ النَّاسُ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِي صَلٰوتِهِ فَلَمَّا أَكْثَرَ النَّاسُ التَّصْفِيقَ الْتَفَتَ فَرَأَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

نے وہی کہا، پھر آپ نے فرمایا کہ ان ہی سے کہو کہ وہ نماز پڑھائیں تم تو یوسف کے زمانے کی عورتوں کی طرح (معلوم ہوتی ہو) زبیدی اور زہری کے بھتیجے نے اس کے متابع حدیث روایت کی ہے اور عقیل اور معمر نے بہ سند زہری حمزہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

کسی عذر کی بناء پر مقتدی کا امام کے پہلو میں کھڑے ہونے کا بیان۔

زکریا بن یحیی، ابن نمیر، ہشام بن عروہ، عروہ حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیماری میں حکم دیا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں، چنانچہ وہ لوگوں کو نماز پڑھانے لگے عروہ (راوی حدیث) کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے جسم میں (مرض کی) کچھ خفت دیکھی تو باہر تشریف لائے، اس وقت ابوبکرؓ لوگوں کے امام تھے لیکن جب ابوبکرؓ نے آپ کو دیکھا تو پیچھے ہٹنا چاہا آپ نے انہیں اشارہ فرمایا کہ تم اسی طرح رہو پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر کے برابر انکے پہلو میں کھڑے ہو گئے، پس ابوبکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز کی اقتدا کرتے تھے اور لوگ ابوبکر کی نماز کی اقتدا کرتے تھے۔

اگر کوئی آدمی لوگوں کی امامت کیلئے جائے پھر امام اول آجاوے تو پہلا شخص پیچھے ہٹے یا نہ ہٹے، اس کی نماز ہو جائے گی، اس مضمون میں حضرت عائشہؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک روایت نقل کی ہے۔

عبداللہ بن یوسف، مالک، ابو حازم بن دینار سہل بن سعد ساعدی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بنی عمرو بن عوف میں باہم صلح کرانے کیلئے تشریف لے گئے اتنے میں نماز کا وقت آگیا تو مؤذن ابوبکرؓ کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ اگر تم لوگوں کو نماز پڑھا دو تو میں اقامت کہوں، انہوں نے کہا اچھا پس ابوبکرؓ نماز پڑھانے لگے اتنے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آگئے اور لوگ نماز میں تھے آپ (صفوں میں) داخل ہوئے یہانتک کہ (پہلی) صف میں جا کر ٹھہر گئے لوگ تالی بجانے لگے چونکہ ابوبکرؓ نماز میں ادھر ادھر نہ دیکھتے تھے لیکن جب لوگ زیادہ تالیاں بجائیں تو انہوں نے دزدیدہ نظر سے دیکھا تو رسول خدا صلی اللہ

صَوَاحِبُ يُوسُفَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ فَقَالَتْ حَفْصَةُ لِعَائِشَةَ مَا كُنْتُ لِأُصِيبَ مِنْكِ خَيْرًا ‏‏

۶۴۴ـ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيُّ وَكَانَ تَبِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَدَمَهُ وَصَحِبَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ يُصَلِّي لَهُمْ فِي وَجَعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ الِاثْنَيْنِ وَهُمْ صُفُوفٌ فِي الصَّلَاةِ فَكَشَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتْرَ الْحُجْرَةِ يَنْظُرُ إِلَيْنَا وَهُوَ قَائِمٌ كَأَنَّ وَجْهَهُ وَرَقَةُ مُصْحَفٍ ثُمَّ تَبَسَّمَ يَضْحَكُ فَهَمَمْنَا أَنْ نَفْتَتِنَ مِنَ الْفَرَحِ بِرُؤْيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَكَصَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى عَقِبَيْهِ لِيَصِلَ الصَّفَّ وَظَنَّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَارِجٌ إِلَى الصَّلَاةِ فَأَشَارَ إِلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَتِمُّوا صَلَاتَكُمْ وَأَرْخَى السِّتْرَ فَتُوُفِّيَ مِنْ يَوْمِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ـ

۶۴۵ـ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمْ يَخْرُجِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا فَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَذَهَبَ أَبُو بَكْرٍ يَتَقَدَّمُ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحِجَابِ فَرَفَعَهُ فَلَمَّا وَضَحَ وَجْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا نَظَرْنَا مَنْظَرًا كَانَ أَعْجَبَ إِلَيْنَا مِنْ وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ وَضَحَ لَنَا فَأَوْمَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ إِلَى أَبِي بَكْرٍ أَنْ يَتَقَدَّمَ وَأَرْخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحِجَابَ فَلَمْ يُقْدَرْ عَلَيْهِ حَتَّى مَاتَ ‏‏

۶۴۶ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا اشْتَدَّ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُهُ قِيلَ لَهُ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ عَائِشَةُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ رَقِيقٌ إِذَا قَرَأَ غَلَبَهُ الْبُكَاءُ قَالَ مُرُوهُ فَلْيُصَلِّ فَعَاوَدَتْهُ فَقَالَ

ہو سے (یعنی) ابوبکرؓ کو حکم دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دیں تو حفصہ نے عائشہؓ سے کہا کہ میں نے کبھی تم سے فائدہ نہ پایا۔

ابوالیمان، شعیب، زہری، انس بن مالکؓ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنے والے آپکے خادم اور صحابی تھے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض وفات میں حضرت ابوبکرؓ لوگوں کو نماز پڑھاتے تھے یہاں تک کہ جب دوشنبہ کا دن ہوا اور لوگ نماز میں صف بستہ تھے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حجرہ کا پردہ اٹھایا اور ہم لوگوں کی طرف کھڑے ہوکر دیکھنے لگے اس وقت آپ کا چہرہ مبارک گویا مصحف کا صفحہ تھا، پھر آپ بشاشت سے مسکرائے ہم لوگوں نے خوشی کی وجہ سے چاہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دیکھنے میں مشغول ہوجائیں اور ابوبکرؓ اپنے پچھلے پیروں پیچھے ہٹ آئے کہ صف میں مل جائیں وہ سمجھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز کیلئے آنے والے ہیں لیکن آپنے ہماری طرف اشارہ کیا کہ اپنی نماز پوری کرلو اور آپ نے پردہ ڈالدیا اسی دن آپنے وفات پائی صلی اللہ علیہ وسلم۔

ابومعمر، عبدالوارث، عبدالعزیز، انسؓ روایت کرتے ہیں کہ (مرض وفات میں) نبی صلی اللہ علیہ وسلم تین دن باہر نہیں نکلے ایک دن نماز کی اقامت ہوئی اور ابوبکرؓ آگے بڑھنے لگے اتنے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ کو پکڑا اور اسکو اٹھا دیا پس جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ نظر آتے ہی ہمارے سامنے ایسا خوش کن منظر آگیا کہ اس سے زیادہ کبھی میسر آیا تھا، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے ابوبکر کو اشارہ کیا کہ آگے بڑھ جائیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ گرادیا پھر اس پر آپ کو قدرت نہ ہوئی یہاں تک کہ آپکی وفات ہوگئی

یحیی بن سلیمان، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، حمزہ بن عبداللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا مرض بڑھ گیا تو آپ سے نماز کی (امامت کے بارے میں عرض کیا گیا) آپ نے فرمایا کہ ابوبکرؓ سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھادیں، حضرت عائشہؓ بولیں کہ ابوبکرؓ ایک نرم دل آدمی ہیں جب (نماز میں قرآن مجید) پڑھیں گے تو ان پر رونا غالب آجائیگا، آپ نے فرمایا ان ہی سے کہو کہ وہ نماز پڑھائیں پھر دوبارہ حضرت عائشہؓ

إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُعَلِّمَكُمْ صَلَوٰةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُنَّتَهُ۔

کہ انہیں رسول اللہؐ کی نماز اور ان کی سنت سکھائے۔

۶۴۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ جَاءَنَا مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ فِي مَسْجِدِنَا هَذَا فَقَالَ إِنِّي لَأُصَلِّي بِكُمْ وَمَا أُرِيدُ الصَّلٰوةَ أُصَلِّي كَيْفَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فَقُلْتُ لِأَبِي قِلَابَةَ كَيْفَ كَانَ يُصَلِّي قَالَ مِثْلَ شَيْخِنَا هَذَا وَكَانَ الشَّيْخُ يَجْلِسُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ قَبْلَ أَنْ يَنْهَضَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى۔

موسیٰ بن اسمٰعیل، وہیب، ایوب، ابو قلابہؓ روایت کرتے ہیں کہ ہمارے پاس مالک بن حویرثؓ ہماری اسی مسجد میں آئے انہوں نے کہا کہ میں تمہارے سامنے نماز پڑھتا ہوں میرا مقصد پڑھنا نہیں ہے بلکہ جس طرح میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا ہے اسی طرح (تمہارے دکھلانے کو) پڑھتا ہوں، ایوب کہتے ہیں کہ میں نے ابو قلابہ سے کہا کہ وہ کس طرح نماز پڑھتے تھے؟ انہوں نے کہا کہ ہمارے اس شیخ کی مثل (اور شیخ کی عادت تھی کہ) پہلی رکعت میں جب سجدہ سے سر اٹھاتے تھے تو کھڑے ہونے سے پہلے بیٹھ جاتے تھے۔

بَاب أَهْلُ الْعِلْمِ وَالْفَضْلِ أَحَقُّ بِالْإِمَامَةِ

علم و فضل والا امامت کا زیادہ مستحق ہے۔

۶۴۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ مَرِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَدَّ مَرَضُهُ فَقَالَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ عَائِشَةُ إِنَّهُ رَجُلٌ رَقِيقٌ إِذَا قَامَ مَقَامَكَ لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ قَالَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَعَادَتْ فَقَالَ مُرِي أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَإِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ فَأَتَاهُ الرَّسُولُ فَصَلَّى بِالنَّاسِ فِي حَيٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

اسحاق بن نصر، حسین، زائدہ، عبدالملک بن عمیر، ابو بردہ، ابو موسیٰؓ روایت کرتے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے اور آپ کا مرض بڑھ گیا تو آپ نے فرمایا کہ ابو بکرؓ سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دیں، حضرت عائشہؓ نے کہا کہ (حضرت) وہ نرم دل ہیں، جب آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو لوگوں کو نماز نہ پڑھا سکیں گے لیکن (پھر بھی) آپ نے فرمایا کہ ابو بکرؓ سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں اور تم تو وہ عورتیں (معلوم ہوتی) ہو جنہوں نے یوسف کو گھیر لیا تھا پس ابو بکرؓ کے پاس قاصد (یہ حکم لیکر) آیا اور انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں لوگوں کو نماز پڑھائی۔

ف: یعنی جس طرح حضرت یوسفؑ سے مصر کی عورتیں ان کے خلاف مرضی گفتگو کرتی تھیں اسی طرح تم بھی مجھ سے میری خلاف مرضی گفتگو کرتی ہو یا یہ کہ حضرت یوسف کسی اور خیال میں تھے اور عورتیں کسی دوسرے خیال میں۔

۶۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهَا قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي مَرَضِهِ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ قَالَتْ عَائِشَةُ قُلْتُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ فَقَالَتْ فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ قُولِي لَهُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَفَعَلَتْ حَفْصَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْ إِنَّكُنَّ

عبداللہ بن یوسف، مالک، ہشام بن عروہ، عروہ، عائشہؓ روایت کرتی ہیں وہ کہتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیماری میں فرمایا کہ ابو بکرؓ سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں حضرت عائشہؓ کہتی ہیں میں نے حفصہؓ سے کہا کہ تم حضور سے عرض کرو کہ ابو بکرؓ جب آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو رونے کی وجہ سے لوگوں کو (اپنی قراءت) نہ سنا سکیں گے۔ لہٰذا آپ عمرؓ کو حکم دیجئے کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دیں پس حفصہ نے عرض کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ٹھہر (یقیناً) تم وہ عورتیں ہو جو یوسف

٦٣٨ـ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وُضِعَ عَشَاءُ أَحَدِكُمْ وَأُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَءُوا بِالْعَشَاءِ وَلَا يَعْجَلْ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهُ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُوضَعُ لَهُ الطَّعَامُ وَتُقَامُ الصَّلٰوةُ فَلَا يَأْتِيهَا حَتّٰى يَفْرُغَ وَإِنَّهُ لَيَسْمَعُ قِرَاءَةَ الْإِمَامِ وَقَالَ زُهَيْرٌ وَوَهْبُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ عَلَى الطَّعَامِ فَلَا يَعْجَلْ حَتّٰى يَقْضِيَ حَاجَتَهُ مِنْهُ وَإِنْ أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ وَحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ عَنْ وَهْبِ بْنِ عُثْمَانَ وَوَهْبٌ مَدَنِيٌّ ـ

عبید اللہ بن اسمٰعیل، ابواسامہ، عبید اللہ، نافع، ابن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کے سامنے (شام کا) کھانا رکھ دیا جائے اور نمازِ عشاء کی اقامت بھی ہو جائے تو پہلے کھانا کھالے اور جلدی نہ کرے یہانتک کہ اس سے فارغ نہ ہو جائے، ابن عمرؓ کی عادت تھی کہ جب انکے سامنے کھانا رکھا جاتا اور جماعت بھی کھڑی ہو جاتی تو جبتک کھانے سے فارغ نہ ہو لیتے نماز میں نہ آتے حالانکہ وہ یقیناً امام کی قرأت سنتے ہوتے تھے اور زہیر اور وہب بن عثمان نے بہ سند موسیٰ بن عقبہ، نافع، ابن عمرؓ سے نقل کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی کھانے پر (بیٹھ گیا) ہو تو جلدی نہ کرے یہانتک کہ اپنی اشتہا اس سے پوری کرلے اگرچہ جماعت کھڑی ہو گئی ہو، امام بخاری نے کہا کہ مجھ سے ابراہیم بن منذر نے وہب بن عثمان سے روایت کیا اور وہب مدینہ کے رہنے والے تھے،

بَابُ ۴۳۴ إِذَا دُعِيَ الْإِمَامُ إِلَى الصَّلٰوةِ وَبِيَدِهِ مَا يَأْكُلُ

جب نماز کے لئے امام کو بلایا جائے اور اس کے ہاتھ میں وہ چیز ہو جو کھا رہا ہو۔

٦٣٩ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ ذِرَاعًا يَحْتَزُّ مِنْهَا فَدُعِيَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَقَامَ فَطَرَحَ السِّكِّينَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ ۞

عبد العزیز بن عبد اللہ، ابراہیم بن سعد، صالح، ابن شہاب، جعفر بن عمرو بن امیہ، عمرو بن امیہؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک شانہ کھاتے ہوئے دیکھا آپ اس میں سے گوشت کاٹ لیتے تھے اتنے میں آپ کو نماز کیلئے بلایا گیا تو آپ اٹھ کھڑے ہوئے اور چھری آپ نے نیچے ڈال دی پھر آپ نے نماز پڑھی اور وضو نہیں فرمایا (یعنی گوشت کھانے کے بعد)

بَابُ ۴۳۵ مَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَهْلِهِ فَأُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَخَرَجَ

جو شخص گھر کے کام کاج میں ہو اور نماز کی تکبیر کہی جائے تو نماز کے لئے کھڑا ہو جائے۔

٦٤٠ـ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ فِي بَيْتِهِ قَالَتْ كَانَ يَكُونُ فِي مِهْنَةِ أَهْلِهِ تَعْنِي خِدْمَةَ أَهْلِهِ فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ خَرَجَ إِلَى الصَّلٰوةِ

آدم، شعبہ، حکم، ابراہیم، اسودؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں کیا کیا کرتے تھے! وہ بولیں کہ اپنے گھر والوں کی محنت یعنی خدمت میں (مصروف) رہتے تھے جب نماز کا وقت آجاتا تو آپ نماز کے لئے چلے جاتے۔

بَابُ ۴۳۶ مَنْ صَلّٰى بِالنَّاسِ وَهُوَ لَا يُرِيدُ

اس شخص کا بیان جو لوگوں کو صرف اس لئے نماز پڑھائے

كَرِهْتُ أَنْ أُؤَثِّمَكُمْ فَتَجِيئُونَ تَدُوسُونَ الطِّينَ إِلَى رُكَبِكُمْ.

ہے کہ انہوں نے کہا کہ مجھے اچھا نہ معلوم ہوا کہ تمہیں گنہگار کردوں یا تم مٹی کو گھٹنوں تک روندتے آؤ۔

٦٣٤ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ فَقَالَ جَاءَتْ سَحَابَةٌ فَمَطَرَتْ حَتَّى سَالَ السَّقْفُ وَكَانَ مِنْ جَرِيدِ النَّخْلِ فَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِي الْمَاءِ وَالطِّينِ حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ الطِّينِ فِي جَبْهَتِهِ.

سلمہ، ہشام، یحییٰ، ابوسلمہؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابوسعید خدریؓ سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ (ایک مرتبہ) ابر آیا اور وہ برسنے لگا، یہاں تک کہ چھت ٹپکنے لگی اور چھت (اس وقت تک) کھجور کی شاخوں سے (بنی ہوئی) تھی، پھر نماز کی اقامت ہوئی تو میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ پانی اور مٹی میں سجدہ کرتے تھے یہاں تک کہ مٹی کا اثر میں نے آپ کی پیشانی میں دیکھا

٦٣٥ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ سِيرِينَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِنِّي لَا أَسْتَطِيعُ الصَّلَاةَ مَعَكَ وَكَانَ رَجُلًا ضَخْمًا فَصَنَعَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا فَدَعَاهُ إِلَى مَنْزِلِهِ فَبَسَطَ لَهُ حَصِيرًا وَنَضَحَ طَرَفَ الْحَصِيرِ فَصَلَّى عَلَيْهِ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ آلِ الْجَارُودِ لِأَنَسٍ أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحَى قَالَ مَا رَأَيْتُهُ صَلَّاهَا إِلَّا يَوْمَئِذٍ.

آدم، شعبہ، انس بن سیرین، انسؓ روایت کرتے ہیں کہ انصار میں سے ایک شخص نے (نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے) عرض کیا کہ میں (معذور ہوں) آپ کے ہمراہ نماز نہیں پڑھ سکتا اور وہ فربہ آدمی تھا (اسکے بعد) اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کھانا تیار کیا اور آپ کو اپنے مکان میں بلایا اور آپ کے لئے چٹائی بچھا دی اور چٹائی کے ایک کنارے کو دھو دیا اس پر آپ نے دو رکعت نماز پڑھی اتنے میں آل جارود میں سے ایک شخص نے انسؓ سے پوچھا کہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز چاشت پڑھا کرتے تھے، انسؓ نے کہا کہ میں نے سوائے اس دن کے کبھی آپ کو پڑھتے نہیں دیکھا۔

باب ۴۳۳ إِذَا حَضَرَ الطَّعَامُ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَبْدَأُ بِالْعَشَاءِ وَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ مِنْ فِقْهِ الْمَرْءِ إِقْبَالُهُ عَلَى حَاجَتِهِ حَتَّى يُقْبِلَ عَلَى صَلَاتِهِ وَقَلْبُهُ فَارِغٌ.

اگر کھانا آ جائے اور نماز کی اقامت ہو جائے، ابن عمرؓ پہلے کھا لیتے تھے اور ابوالدرداء کا قول ہے کہ آدمی کے عقلمند ہونے کی علامت یہ ہے کہ پہلے اپنی ضروریات کو پورا کرے تاکہ نماز کی طرف اطمینان قلب کے ساتھ متوجہ ہو۔

٦٣٦ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي سَمِعْتُ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا وُضِعَ الْعَشَاءُ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَابْدَءُوا بِالْعَشَاءِ.

مسدد، یحییٰ، ہشام بن عروہ، عروہ، حضرت عائشہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا جب کھانا (سامنے) رکھ دیا جائے اور نماز کی اقامت ہو (تو) پہلے کھانا کھا لو۔

٦٣٧ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قُدِّمَ الْعَشَاءُ فَابْدَءُوا بِهِ قَبْلَ أَنْ تُصَلُّوا صَلَاةَ الْمَغْرِبِ وَلَا تَعْجَلُوا عَنْ عَشَائِكُمْ.

لیث، عقیل، ابن شہاب، حضرت انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کھانا سامنے رکھ دیا جائے تو مغرب کی نماز پڑھنے سے پہلے کھا لو اور اپنے کھانے میں عجلت نہ کرو۔

باب ۴۳۱ الرُّخْصَةِ فِي الْمَطَرِ وَالْعِلَّةِ أَنْ يُصَلِّيَ فِي رَحْلِهِ

بارش اور عذر کی بنا پر گھر میں نماز پڑھ لینے کی اجازت کا بیان۔

۶۳۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَذَّنَ بِالصَّلٰوةِ فِي لَيْلَةٍ ذَاتِ بَرْدٍ وَرِيحٍ ثُمَّ قَالَ أَلَا صَلُّوا فِي الرِّحَالِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ الْمُؤَذِّنَ إِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ ذَاتُ بَرْدٍ وَمَطَرٍ يَقُولُ أَلَا صَلُّوا فِي الرِّحَالِ۔

عبداللہ بن یوسف، مالک، نافع روایت کرتے ہیں کہ عمرؓ نے ایک سرد اور ہوادار شب میں نماز کی اذان دی جس میں یہ بھی کہدیا کہ لوگو! اپنے اپنے گھروں میں نماز پڑھ لو، اس کے بعد کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم موذن کو حکم دیتے تھے جب رات سرد اور مینہ کی ہو تو کہدے اَلَا صَلُّوا فِي الرِّحَالِ

۶۳۲- حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ كَانَ يَؤُمُّ قَوْمَهُ وَهُوَ أَعْمٰى وَأَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهَا تَكُونُ الظُّلْمَةُ وَالسَّيْلُ وَأَنَا رَجُلٌ ضَرِيرُ الْبَصَرِ فَصَلِّ يَا رَسُولَ اللهِ فِي بَيْتِي مَكَانًا أَتَّخِذُهُ مُصَلًّى فَجَاءَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ فَأَشَارَ إِلٰى مَكَانٍ مِّنَ الْبَيْتِ فَصَلّٰى فِيهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

اسمٰعیل، مالک، ابن شہاب، محمود بن ربیع انصاری روایت کرتے ہیں کہ عتبان اپنی قوم کی امامت کیا کرتے تھے (چونکہ) وہ نابینا تھے انہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ (کبھی) اندھیرا ہوتا ہے اور پانی (بہتا) ہوتا ہے اور میں اندھا آدمی ہوں (اس وقت نہیں آسکتا) تو یا رسول اللہ آپ میرے گھر میں کسی جگہ نماز پڑھا دیجئے تاکہ اسکو میں مصلے بنا لوں پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم (انکے ہاں) تشریف لائے اور فرمایا جہاں تم کہو نماز پڑھ دوں انہوں نے گھر کے ایک مقام کی طرف اشارہ کر دیا وہاں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی

ف: معلوم ہوا کہ بارش میں جب اندھیرا اور کیچڑ ہو راستہ خراب ہو تو جماعت کا ترک کر دینا جائز ہے معذور اپنے گھروں میں نماز پڑھ سکتے ہیں۔

باب ۴۳۲ هَلْ يُصَلِّي الْإِمَامُ بِمَنْ حَضَرَ وَهَلْ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي الْمَطَرِ

کیا امام جس قدر لوگ موجود ہیں ان ہی کے ساتھ نماز پڑھ لے اور کیا جمعہ کے دن بارش میں بھی خطبہ پڑھے (یا نہیں)

۶۳۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ صَاحِبُ الزِّيَادِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الْحَارِثِ قَالَ خَطَبَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ فِي يَوْمٍ ذِي رَدْغٍ فَأَمَرَ الْمُؤَذِّنَ لَمَّا بَلَغَ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ قَالَ قُلِ الصَّلٰوةُ فِي الرِّحَالِ فَنَظَرَ بَعْضُهُمْ إِلٰى بَعْضٍ كَأَنَّهُمْ أَنْكَرُوا فَقَالَ كَأَنَّكُمْ أَنْكَرْتُمْ هٰذَا إِنَّ هٰذَا فَعَلَهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنِّي يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا عَزْمَةٌ وَإِنِّي كَرِهْتُ أَنْ أُحْرِجَكُمْ وَعَنْ حَمَّادٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ

عبداللہ بن عبدالوہاب، حماد بن زید، عبدالحمید صاحب الزیادی، عبداللہ بن حارثؓ کا بیان ہے کہ (ایک مرتبہ بارش کی وجہ سے کیچڑ ہو گئی تھی) حضرت ابن عباسؓ نے اس دن خطبہ فرمایا اور موذن سے کہدیا تھا کہ اذان (کے بعد) یہ کہدے کہ اپنے اپنے گھروں میں نماز پڑھ لو (یہ سنکر) لوگ ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے گویا کہ انہوں نے (اسکو) برا سمجھا تو ابن عباسؓ نے کہا کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تم نے اسکو برا سمجھا بیشک اس کو اس نے کیا ہے جو مجھ سے بہتر تھے یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے، یہ یقینی امر ہے کہ اذان (سے مسجد میں آنا) واجب (ہو جاتا) ہے اور میں نے یہ اچھا نہ سمجھا کہ تمہیں تکلیف میں ڈالوں، حضرت عاصم نے بھی حضرت ابن عباسؓ سے اسی طرح نقل کیا ہے، صرف اتنا فرق

اَسِيفٌ اِذَا قَامَ مَقَامَكَ لَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يُّصَلِّيَ بِالنَّاسِ وَاَعَادَ فَاَعَادُوْا لَهُ فَاَعَادَ الثَّالِثَةَ فَقَالَ اِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوْسُفَ مُرُوْا اَبَابَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَخَرَجَ اَبُوْبَكْرٍ يُصَلِّيْ فَوَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَفْسِهٖ خِفَّةً فَخَرَجَ يُهَادٰى بَيْنَ رَجُلَيْنِ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى رِجْلَيْهِ تَخُطَّانِ الْاَرْضَ مِنَ الْوَجْعِ فَاَرَادَ اَبُوْبَكْرٍ اَنْ يَّتَاَخَّرَ فَاَوْمَاَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ مَكَانَكَ ثُمَّ اُتِيَ بِهٖ حَتّٰى جَلَسَ اِلٰى جَنْبِهٖ فَقِيْلَ لِلْاَعْمَشِ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَاَبُوْبَكْرٍ يُصَلِّيْ بِصَلٰوتِهٖ وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ بِصَلٰوةِ اَبِيْ بَكْرٍ فَقَالَ بِرَاْسِهٖ نَعَمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ بَعْضَهٗ وَزَادَ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ جَلَسَ عَنْ يَّسَارِ اَبِيْ بَكْرٍ فَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ يُصَلِّيْ قَائِمًا ۔

نرم دل آدمی ہیں، جب آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو رشدت غم سے وہ نماز نہ پڑھا سکیں گے، دوبارہ پھر آپ نے فرمایا پھر لوگوں نے وہی عرض کیا، سہ بارہ آپ نے پھر فرمایا اور فرمایا کہ تم یوسف کو دھوکہ دینے والی) عورتوں (کی طرح معلوم ہوتی) ہو، ابوبکرؓ سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھادیں چنانچہ (کہہ دیا گیا) ابوبکرؓ نماز پڑھانے چلے لتنے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آپ میں کچھ خفت (مرض کی) پائی تو آپ دو آدمیوں کے درمیان میں سہارا لیکر نکلے، گویا میں (اب بھی) آپ کے دونوں پیروں کی طرف دیکھ رہی ہوں کہ بسبب (ضعف) مرض کے زمین پر گھسٹتے ہوئے جاتے تھے پس ابوبکرؓ نے چاہا کہ پیچھے ہٹ جائیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اشارہ کیا کہ تم اپنی جگہ پر رہو پھر آپ لائے گئے یہاں تک کہ ابوبکرؓ کے پہلو میں آپ بیٹھ گئے، اعمش سے پوچھا گیا کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے اور ابوبکرؓ آپ کی نماز کی اقتدا کرتے تھے اور لوگ ابوبکرؓ کی نماز کی اقتدا کرتے تھے تو اعمش نے اپنے سر سے اشارہ کیا کہ ہاں! اور ابو معاویہ نے اتنے لفظ زیادہ روایت کیے کہ ابوبکرؓ آپ کے بائیں جانب بیٹھ گئے اور ابوبکرؓ کھڑے ہوئے نماز پڑھتے تھے۔

ف:۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب تک اتنی طاقت باقی ہو کہ کسی آدمی کے سہارے بھی مسجد میں جا سکے اس وقت تک اس کو جماعت چھوڑنا چاہیے۔

۶۳۰۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاشْتَدَّ وَجْعُهٗ اسْتَاْذَنَ اَزْوَاجَهٗ اَنْ يُّمَرَّضَ فِيْ بَيْتِيْ فَاَذِنَّ لَهٗ فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ تَخُطُّ رِجْلَاهُ الْاَرْضَ وَكَانَ بَيْنَ الْعَبَّاسِ وَبَيْنَ رَجُلٍ اٰخَرَ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَالَ لِيْ وَهَلْ تَدْرِيْ مَنِ الرَّجُلُ الَّذِيْ لَمْ تُسَمِّ عَائِشَةُ قُلْتُ لَا قَالَ هُوَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ ۔

ابراہیم بن موسیٰ، ہشام بن یوسف، معمر، زہری، عبید اللہ بن عبد اللہ حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے اور مرض آپ کا بڑھ گیا تو آپ نے اپنی بیبیوں سے اجازت مانگی کہ میرے گھر میں آپ کی تیمارداری کی جائے سب نے اجازت دیدی، پس آپ دو آدمیوں کے درمیان میں (سہارا لیکر) نماز کو نکلے آپ کے دونوں پیر زمین پر گھسٹتے جاتے تھے اور آپ عباسؓ کے اور ایک اور شخص کے درمیان میں سہارا لگائے ہوئے تھے، عبید اللہ کہتے ہیں کہ مجھ سے جو کچھ حضرت عائشہؓ نے بیان کیا تھا اس کا ذکر ابن عباسؓ سے کیا انہوں نے کہا تم جانتے ہو کہ وہ دوسرا شخص کون تھا جس کا نام حضرت عائشہؓ نے نہیں لیا، میں نے کہا نہیں! انہوں نے کہا وہ علی بن ابی طالب تھے

وَبَنِصِّ خَاتَمِهِ ∴

باب ۴۲۸ فَضْلِ مَنْ خَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ وَمَنْ رَاحَ

۶۲۷ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ أَوْ رَاحَ أَعَدَّ اللهُ لَهُ نُزُلَهُ مِنَ الْجَنَّةِ كُلَّمَا غَدَا أَوْ رَاحَ

باب ۴۲۹ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا صَلٰوةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ

۶۲۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَالِكِ بْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ ح قَالَ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ حَفْصَ بْنَ عَاصِمٍ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا مِنَ الْأَزْدِ يُقَالُ لَهُ مَالِكُ بْنُ بُحَيْنَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا وَقَدْ أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاثَ بِهِ النَّاسُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ أَرْبَعًا الصُّبْحَ أَرْبَعًا تَابَعَهُ غُنْدَرٌ وَمُعَاذٌ عَنْ شُعْبَةَ فِي مَالِكٍ وَقَالَ ابْنُ إِسْحٰقَ عَنْ سَعْدٍ عَنْ حَفْصٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُحَيْنَةَ وَقَالَ حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا سَعْدٌ عَنْ حَفْصٍ عَنْ مَالِكٍ ∴

باب ۴۳۰ حَدِّ الْمَرِيضِ أَنْ يَشْهَدَ الْجَمَاعَةَ

۶۲۹ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ الْأَسْوَدُ كُنَّا عِنْدَ عَائِشَةَ فَذَكَرْنَا الْمُوَاظَبَةَ عَلَى الصَّلٰوةِ وَالتَّعْظِيمَ لَهَا قَالَتْ لَمَّا مَرِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَضَهُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَأُذِّنَ فَقَالَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ

رہا ہوں۔

اس شخص کی فضیلت کا بیان جو صبح اور شام کے وقت مسجد جائے۔

علی بن عبداللہ، یزید بن ہارون، محمد بن مطرف، زید بن اسلم، عطاء بن یسار، ابوہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا جو شخص صبح و شام (دونوں وقت) مسجد جائے اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت سے اسکی (اسی قدر) مہمانی مہیا کریگا جس قدر وہ گیا ہوگا۔

جب نماز کی تکبیر ہو جائے تو سوائے فرض نماز کے اور کوئی نماز نہیں۔

عبدالعزیز بن عبداللہ، ابراہیم بن سعد، سعد، حفص بن عاصم مالک بن بحینہ، ح عبدالرحمٰن، بہز بن اسد، شعبہ، سعد بن ابراہیم حفص بن عاصم، عبداللہ بن مالک بن بحینہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دو رکعت نماز پڑھتے دیکھا حالانکہ نماز کی اقامت ہو چکی تھی تو جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو لوگ آپ کے گرد جمع ہو گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ صبح کی چار رکعتیں ہیں؟ کیا صبح کی چار رکعتیں ہیں؟ اور مالک کی حدیث میں غندر اور معاذ نے شعبہ سے اس نے متابع حدیث روایت کی ہے اور ابن اسحاق کے سعد، حفص، عبداللہ بن بحینہ سے روایت کیا اور حماد نے کہا کہ ہم سے سعد نے انہوں نے حفص سے انہوں نے مالکؓ سے روایت کیا۔

مریض کس حد تک کی بیماری میں حاضر جماعت ہو۔

عمر بن حفص بن غیاث، حفص بن غیاث، اعمش، ابراہیم اسودؓ روایت کرتے ہیں کہ ہم عائشہؓ کے پاس (بیٹھے ہوئے) نماز کی پابندی اور اسکی بزرگی کا بیان کر رہے تھے تو انہوں نے کہا کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اس مرض میں جس میں آپ نے وفات پائی مبتلا ہوئے اور نماز کا وقت آیا اور اذان ہوئی تو آپؐ نے فرمایا کہ ابوبکرؓ سے کہدو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دیں آپ سے عرض کیا گیا کہ ابوبکرؓ

قَالَ اِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَاَذِّنَا وَاَقِيْمَا ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمَا اَكْبَرُكُمَا۔

آجائے تو اذان دینا، اور تم دونوں میں جو بڑا ہو وہ تمہارا امام بن جائے۔

باب ۴۲۷ مَنْ جَلَسَ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ وَفَضْلِ الْمَسَاجِدِ۔

مسجد میں نماز کے انتظار میں بیٹھنے والے اور مسجدوں کی فضیلت کا بیان۔

۶۲۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَلٰٓئِكَةُ تُصَلِّيْ عَلٰى اَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِيْ مُصَلَّاهُ مَا لَمْ يُحْدِثْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ لَا يَزَالُ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوةٍ مَا كَانَتِ الصَّلٰوةُ تَحْبِسُهٗ لَا يَمْنَعُهٗ اَنْ يَّنْقَلِبَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ اِلَّا الصَّلٰوةُ۔

عبداللہ بن مسلمہ، مالک، ابوالزناد، اعرج، ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی شخص باوضو اپنے مصلیٰ پر (نماز کے انتظار میں) بیٹھا رہتا ہے تو فرشتے استغفار کرتے ہیں (وہ کہتے ہیں)، کہ اے اللہ! اس شخص کو بخش دے اے اللہ! اس پر رحم کر اور سنو! تم میں سے ہر ایک شخص گویا نماز میں ہے جبتک کہ واپس گھر جانے سے نماز کے علاوہ کوئی دوسری چیز مسجد میں بیٹھنے کا سبب نہ ہو (صرف نماز ہی کیلئے بیٹھا رہا ہو)

۶۲۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَةٌ يُّظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظِلِّهٖ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهُ الْاِمَامُ الْعَادِلُ وَشَابٌّ نَشَاَ فِيْ عِبَادَةِ رَبِّهٖ وَرَجُلٌ قَلْبُهٗ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ طَلَبَتْهُ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَّجَمَالٍ فَقَالَ اِنِّيْ اَخَافُ اللّٰهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ اِخْفَاءً حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهٗ مَا تُنْفِقُ يَمِيْنُهٗ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ۔

محمد بن بشار، یحییٰ، عبیداللہ، خبیب بن عبدالرحمٰن، حفص بن عاصم ابوہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا، سات آدمیوں کو اللہ اپنے سائے میں رکھیگا جس دن کہ سوائے اسکے سائے کے اور کوئی سایہ نہ ہوگا، حاکم عادل، اور وہ نوجوان جو اپنے پروردگار کی عبادت میں (بچپن سے) بڑا ہوا ہو اور وہ شخص جس کا دل مسجد میں لگا رہتا ہو اور وہ دو اشخاص جو باہم صرف خدا کیلئے دوستی کریں، جب جمع ہوں تو اسی کیلئے اور جب جدا ہوں تو اسی کیلئے اور وہ شخص جسکو کوئی منصب اور جمال والی عورت (زنا کیلئے) بلائے اور وہ یہ کہدے میں اللہ سے ڈرتا ہوں (اسلئے نہیں آسکتا)، اور وہ شخص جو چھپا کر صدقہ دے یہانتک کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی معلوم نہ ہو کہ اسکے داہنے ہاتھ نے کیا خرچ کیا اور وہ شخص جو خلوت میں اللہ کو یاد کرے اور اس کی آنکھیں (آنسوؤں سے) تر ہو جائیں۔

۶۲۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سُئِلَ اَنَسٌ هَلِ اتَّخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا فَقَالَ نَعَمْ اَخَّرَ لَيْلَةً صَلٰوةَ الْعِشَآءِ اِلٰى شَطْرِ اللَّيْلِ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ بَعْدَ مَا صَلّٰى فَقَالَ صَلَّى النَّاسُ وَرَقَدُوْا وَلَمْ تَزَالُوْا فِيْ صَلٰوةٍ مُّنْذُ انْتَظَرْتُمُوْهَا قَالَ فَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى

قتیبہ، اسمٰعیل بن جعفر، حمید روایت کرتے ہیں کہ انسؓ سے پوچھا گیا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوٹھی پہنی تھی (یا نہیں؟) انہوں نے کہا کہ ایک رات آپنے عشاء کی نماز میں نصف شب تک دیر کر دی پھر نماز پڑھنے کے بعد آپنے اپنا منہ ہماری طرف کیا اور فرمایا کہ لوگ نماز پڑھ کر سو رہے (لیکن) جب تک انتظار میں رہے گویا نماز ہی میں رہے، انسؓ کہتے ہیں، گویا میں (اب بھی) آپ کی انگوٹھی کی چمک دیکھ

وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا۔

اس کی طرف سبقت کریں اور اگر ان کو معلوم ہو جائے کہ عشاء اور صبح کی نماز (جماعت سے پڑھنے) میں کس قدر (ثواب) ہے تو یقیناً ان میں آکر شریک ہوں اگرچہ گھٹنوں کے بل چلنا پڑے۔

باب ۴۲۴ احْتِسَابِ الْاٰثَارِ

نیک کام میں ہر قدم پر ثواب ملنے کا بیان۔

۶۲۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ حَوْشَبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنِيْ حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍؓ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَنِيْ سَلِمَةَ اَلَا تَحْتَسِبُوْنَ اٰثَارَكُمْ وَزَادَ ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يَحْيَى ابْنُ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنِيْ حُمَيْدٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَنَسٌ اَنَّ بَنِيْ سَلِمَةَ اَرَادُوْا اَنْ يَتَحَوَّلُوْا عَنْ مَنَازِلِهِمْ فَيَنْزِلُوْا قَرِيْبًا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَكَرِهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُعْرُوا الْمَدِيْنَةَ فَقَالَ اَلَا تَحْتَسِبُوْنَ اٰثَارَكُمْ قَالَ مُجَاهِدٌ خُطَاهُمْ اٰثَارُ الْمَشْيِ فِي الْاَرْضِ بِاَرْجُلِهِمْ

محمد بن عبد اللہ بن حوشب، عبد الوہاب، حمید، انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے بنی سلمہ کیا تم اپنے قدموں (سے چل کر مسجد آنے) میں ثواب نہیں سمجھتے؟ اور ابن ابی مریم نے بواسطہ یحیی کے انس سے اتنی روایت اور زیادہ کی ہے کہ بنی سلمہ نے چاہا کہ اپنے مکانوں سے اٹھ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب کہیں قیام کریں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کو برا سمجھا کہ مدینہ کو ویران کردیں، پس آپ نے فرمایا کہ کیا تم اپنے قدموں (سے چل کر آنے) میں ثواب نہیں سمجھتے اور مجاہد نے کہا ہے کہ خطاہم کے معنی زمین میں اپنے پیروں سے چلنے کے نشانات

باب ۴۲۵ فَضْلِ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ فِي الْجَمَاعَةِ

نماز عشاء جماعت سے پڑھنے کی فضیلت کا بیان

۶۲۲۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ صَلٰوةٌ اَثْقَلَ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ مِنَ الْفَجْرِ وَالْعِشَاءِ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِيْهِمَا لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ الْمُؤَذِّنَ فَيُقِيْمَ ثُمَّ اٰمُرَ رَجُلًا يَؤُمُّ النَّاسَ ثُمَّ اٰخُذَ شُعَلًا مِنْ نَارٍ فَاُحَرِّقَ عَلٰى مَنْ لَا يَخْرُجُ اِلَى الصَّلٰوةِ بَعْدُ۔

عمر بن حفص، حفص، اعمش، ابو صالح، ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، فجر اور عشاء کی نماز سے زیادہ گراں منافقوں پر کوئی نماز نہیں لیکن اگر ان کو یہ معلوم ہو جائے کہ ان دونوں (کے وقت پر پڑھنے) میں کیا (ثواب) ہے تو ضرور ان میں آئیں اگرچہ انہیں گھٹنوں کے بل چلنا پڑے (میں نے یہ پختہ ارادہ کر لیا تھا کہ مؤذن کو اذان دینے کا حکم دوں پھر کسی سے کہوں کہ وہ لوگوں کی امامت کرے اور میں آگ کے شعلے لوں اور جو لوگ ابتک گھروں سے نماز کیلئے نہ نکلے ہوں انکے گھروں کو (انکے سمیت) جلا دوں (لیکن انکے اہل وعیال کا خیال آنے سے یہ ارادہ ترک کر دیا)

ف: پوری حدیث کے مضمون پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جن لوگوں کے مکان جلانے کا حضور پرنورؐ نے ارادہ فرمایا کفا منافق نہ تھے بلکہ مخلص تھے، صرف انکی سستی کی بنا پر انکو متوجہ کیا گیا اور اس عمل کو منافق کا عمل قرار دیکر خوف دلایا گیا۔

باب ۴۲۶ اِثْنَانِ فَمَا فَوْقَهُمَا جَمَاعَةٌ

دو یا دو سے زیادہ آدمی جماعت کے حکم میں داخل ہیں۔

۶۲۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مسدد، یزید بن زریع، خالد، ابو قلابہ، مالک بن حویرثؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ دو شخص آپ سے رخصت ہونے لگے تو آپ نے فرمایا کہ جب نماز کا وقت

وَحْدَهُ بِخَمْسَةٍ وَعِشْرِينَ جُزْءًا وَتَجْتَمِعُ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلَائِكَةُ النَّهَارِ فِي صَلٰوةِ الْفَجْرِ ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ وَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا قَالَ شُعَيْبٌ وَحَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ تَفْضُلُهَا بِسَبْعٍ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً

۶۱۸۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمًا قَالَ سَمِعْتُ أُمَّ الدَّرْدَاءِ تَقُولُ دَخَلَ عَلَيَّ أَبُو الدَّرْدَاءِ وَهُوَ مُغْضَبٌ فَقُلْتُ مَا أَغْضَبَكَ قَالَ وَاللّٰهِ مَا أَعْرِفُ مِنْ أَمْرِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا إِلَّا أَنَّهُمْ يُصَلُّونَ جَمِيعًا

۶۱۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْظَمُ النَّاسِ أَجْرًا فِي الصَّلٰوةِ أَبْعَدُهُمْ فَأَبْعَدُهُمْ مَمْشًى وَالَّذِي يَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ حَتّٰى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْإِمَامِ أَعْظَمُ أَجْرًا مِنَ الَّذِي يُصَلِّي ثُمَّ يَنَامُ۔

باب ۴۲۳ فَضْلِ التَّهْجِيرِ إِلَى الظُّهْرِ

۶۲۰۔ حَدَّثَنِي قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلٰى أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيقِ فَأَخَّرَهُ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ ثُمَّ قَالَ الشُّهَدَاءُ خَمْسَةٌ الْمَطْعُونُ وَالْمَبْطُونُ وَالْغَرِيقُ وَصَاحِبُ الْهَدْمِ وَالشَّهِيدُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَقَالَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَنْ يَسْتَهِمُوا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوا عَلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي التَّهْجِيرِ لَاسْتَبَقُوا إِلَيْهِ

فرشتے اور دن کے فرشتے فجر کی نماز میں جمع ہوتے ہیں اسکے بعد ابوہریرہؓ کہا کرتے تھے کہ اگر چاہو تو (اسکی دلیل میں) إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا پڑھ لو، شعیب کہتے ہیں مجھ سے نافع نے عبداللہ بن عمر سے نقل کیا کہ جماعت کی نماز تنہا نماز سے ستائیس درجے (ثواب میں) زیادہ ہے۔

عمر بن حفص، حفص، اعمش، سالم روایت کرتے ہیں کہ میں نے ام درداء کو کہتے ہوئے سنا وہ کہتی تھیں کہ (ایک دن) ابودرداء میرے پاس غصہ میں بھرے ہوئے آئے میں نے کہا کہ آپ کو کیوں اتنا غصہ آگیا؟ بولے کہ اللہ کی قسم! محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی کوئی بات (اب) میں نہیں دیکھتا صرف اتنا ضرور ہے کہ وہ جماعت سے نماز پڑھ لیتے ہیں (سو اب اس میں بھی کوتاہی ہونے لگی ہے)

محمد بن علا، ابواسامہ، برید بن عبداللہ، ابوبردہ، ابوموسیٰ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب لوگوں سے زیادہ ثواب ان لوگوں کو ملتا ہے جن کی مسافت (مسجد سے) سے دور ہے پھر جن کی ان سے دور ہے اور وہ شخص جو جماعت کا منتظر رہے تاکہ اس کو امام کے ہمراہ پڑھے باعتبار ثواب کے اس سے زیادہ ہے (جو جلدی سے) نماز پڑھ کے سو جاتا ہے۔

ظہر کی نماز اول وقت پڑھنے کی فضیلت کا بیان۔

قتیبہ، مالک، سمی (ابوبکر بن عبدالرحمٰن کے آزاد کردہ غلام)، ابوصالح، سمان، ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص کسی راستے میں چلا جا رہا تھا کہ اس نے راستے میں کانٹوں کی ایک شاخ (پڑی ہوئی) دیکھی تو اسکو ہٹا دیا پس اللہ تعالیٰ نے اس کا ثواب اسے یہ دیا کہ اسکو بخشدیا پھر آپ نے فرمایا کہ شہید پانچ لوگ ہیں جو طاعون میں مرے اور جو پیٹ کے مرض میں مرے اور جو ڈوب کر مرے اور جو دب کر مرے اور جو اللہ کی راہ میں شہید ہوا اور آپ نے فرمایا کہ اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ اذان دینے میں اور پہلی صف میں (شامل ہونے میں) کیا ثواب ہے؟ اور پھر یہ (نیک کام) قرعہ ڈالے بغیر نصیب نہ ہو تو یقیناً وہ اس پر قرعہ ڈالیں اور اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ سویرے نماز پڑھنے میں کیا (فضیلت) ہے تو بیشک

تشهد العشاء

پائے گا تو یقیناً عشاء کی نماز میں آئے۔

باب ۴۲۱ فضل صلوة الجماعة وكان الاسود اذا فاتته الجماعة ذهب الى مسجد آخر وجاء انس بن مالك الى مسجد قد صلي فيه فاذن واقام وصلى جماعة۔

نماز باجماعت کی فضیلت کا بیان اور اسود کی جماعت فوت ہو جاتی تو دوسری مسجد میں جاتے (انس بن مالک) ایک مسجد میں آئے جس میں نماز ہو چکی تھی تو انہوں نے اذان دی اور اقامت کہکر جماعت سے نماز پڑھی۔

۶۱ ـ حدثنا عبد الله بن يوسف قال اخبرنا مالك عن نافع عن عبد الله بن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال صلوة الجماعة تفضل صلوة الفذ بسبع وعشرين درجة۔

عبداللہ بن یوسف، مالک، نافع، عبداللہ بن عمر روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جماعت کی نماز تنہا نماز پڑھنے سے ستائیس درجہ ثواب میں زیادہ ہے۔

۶۱ ـ حدثنا عبد الله بن يوسف قال حدثني الليث قال حدثني يزيد بن الهاد عن عبد الله بن خباب عن ابي سعيد انه سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول صلوة الجماعة تفضل صلوة الفذ بخمس وعشرين درجة۔

عبداللہ بن یوسف، لیث، یزید بن ہاد، عبداللہ بن خباب ابو سعیدؓ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جماعت کی نماز اکیلے شخص کی نماز سے پچیس درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔

۶۱ ـ حدثنا موسى بن اسمعيل قال حدثنا عبد الواحد قال حدثنا الاعمش قال سمعت ابا صالح يقول سمعت ابا هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوة الرجل في الجماعة تضعف على صلوته في بيته وفي سوقه خمسة وعشرين ضعفا وذلك انه اذا توضأ فاحسن الوضوء ثم خرج الى المسجد لا يخرجه الا الصلوة لم يخط خطوة الا رفعت له بها درجة وحط عنه بها خطيئة فاذا صلى لم تزل الملئكة تصلي عليه ما دام في مصلاه اللهم صل عليه اللهم ارحمه ولا يزال احدكم في صلوة ما انتظر الصلوة۔

موسیٰ بن اسمٰعیل، عبدالواحد، اعمش، ابو صالح، ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آدمی کا جماعت سے نماز پڑھنا اس کے اپنے گھر میں اور اپنے بازار میں نماز پڑھنے سے پچیس درجہ (ثواب میں) زیادہ ہے کہ جب عمدہ طور پر وضو کر کے مسجد کی طرف چلے اور محض نماز ہی کیلئے چلے تو جو قدم رکھے گا اس کے عوض میں اس کا ایک درجہ بلند کریگا اور ایک گناہ اس کا معاف ہوگا پھر جب وہ نماز پڑھ لیگا تو برابر فرشتے اس کیلئے دعا کرتے رہیں گے جب تک کہ وہ اپنے مصلے میں رہے گا کہ یا اللہ اس پر رحمت نازل فرما، یا اللہ اس پر مہربانی فرما اور تم میں سے ہر شخص جبتک کہ نماز کا انتظار کرتا ہے نماز میں مصروف ہوتا ہے۔

ف :- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پچیس درجے زیادہ ثواب روایت کرتے ہیں اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ستائیس درجے یہی روایت زیادہ قوی ہے۔

باب ۴۲۲ فضل صلوة الفجر في جماعة

فجر کی نماز جماعت سے پڑھنے کی فضیلت کا بیان

۶۱ ـ حدثنا ابو اليمان قال اخبرنا شعيب عن الزهري قال اخبرني سعيد بن المسيب وابو سلمة بن عبد الرحمن ان ابا هريرة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول تفضل صلوة الجميع صلوة احدكم

ابوالیمان، شعیب، زہری، سعید بن مسیب، ابو سلمہ بن عبدالرحمن، ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ تم میں سے ہر شخص کی جماعت کی نماز تنہا نماز سے پچیس درجے ثواب میں زیادہ ہے اور رات کے

كَادَتِ الشَّمْسُ تَغْرُبُ وَذٰلِكَ بَعْدَ مَا أَفْطَرَ الصَّائِمُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ مَا صَلَّيْتُهَا فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى بُطْحَانَ وَأَنَا مَعَهُ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ ٭

ایسے وقت تھا کہ روزہ دار کے افطار کا وقت ہو جاتا ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ واللہ! میں نے بھی عصر کی نماز نہیں پڑھی، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم بطحان میں اترے اور میں آپ کے ہمراہ تھا، آپ نے وضو فرمایا اور آفتاب غروب ہونے کے بعد پہلے عصر کی نماز پڑھی اس کے بعد مغرب کی نماز پڑھی۔

بَابُ ۲۱۸ الْإِمَامُ تَعْرِضُ لَهُ الْحَاجَةُ بَعْدَ الْإِقَامَةِ

اقامت کے بعد (اگر) امام کو کوئی ضرورت پیش آجائے

۶۱۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَاجِي رَجُلًا فِي جَانِبِ الْمَسْجِدِ فَمَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ حَتّٰى نَامَ الْقَوْمُ ٭

ابو معمر عبداللہ بن عمر، عبدالوارث، عبدالعزیز بن صہیب، انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نماز کی اقامت ہو گئی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کے ایک گوشے میں کسی شخص سے آہستہ باتیں کر رہے تھے پس آپ نماز کیلئے کھڑے ہوئے یہاں تک کہ بعض لوگ اونگھنے لگے۔

بَابُ ۲۱۹ الْكَلَامِ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ ٭

اقامت ہو جانے کے بعد کلام کرنے کا بیان

۶۱۲۔ حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ قَالَ سَأَلْتُ ثَابِتًا الْبُنَانِيَّ عَنِ الرَّجُلِ يَتَكَلَّمُ بَعْدَ مَا تُقَامُ الصَّلٰوةُ فَحَدَّثَنِي عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَعَرَضَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَحَبَسَهُ بَعْدَ مَا أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ

عیاش بن ولید، عبدالاعلیٰ، حمید روایت کرتے ہیں کہ میں نے ثابت بنانی سے اس شخص کی بابت پوچھا جو نماز کی اقامت ہو جانے کے بعد کلام کرے، انہوں نے مجھ سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی حدیث بیان کی کہ انہوں نے کہا (ایک مرتبہ) نماز کی اقامت ہو چکی تھی، اتنے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آگیا اس نے آپ کو اقامت ہو جانے کے بعد روک لیا (اور باتیں کرتا رہا)۔

بَابُ ۲۲۰ وُجُوبِ صَلٰوةِ الْجَمَاعَةِ وَقَالَ الْحَسَنُ إِنْ مَنَعَتْهُ أُمُّهُ عَنِ الْعِشَاءِ فِي الْجَمَاعَةِ شَفَقَةً لَمْ يُطِعْهَا ٭

نماز باجماعت کے واجب ہونے کا بیان

حسن (بصری) نے کہا ہے کہ اگر کسی شخص کی ماں ازراہ محبت عشاء کی نماز باجماعت پڑھنے سے اس کو منع کرے تو وہ اس کا کہا نہ مانے۔

۶۱۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ بِحَطَبٍ لِيُحْطَبَ ثُمَّ آمُرَ بِالصَّلٰوةِ فَيُؤَذَّنَ لَهَا ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا فَيَؤُمَّ النَّاسَ ثُمَّ أُخَالِفَ إِلٰى رِجَالٍ فَأُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُهُمْ أَنَّهُ يَجِدُ عَرْقًا سَمِينًا أَوْ مِرْمَاتَيْنِ حَسَنَتَيْنِ

عبداللہ بن یوسف، مالک، ابوالزناد، اعرج، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے میرا یہ ارادہ ہوا کہ (اولاً) لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دوں (اس کے بعد حکم دوں) کہ عشاء کی نماز کوئی دوسرا شخص پڑھائے اور میں (خود) کچھ لوگوں کو ہمراہ لیے لوگوں کے گھروں تک پہنچوں (جو عشاء کی نماز جماعت سے نہیں پڑھتے) اور ان کے گھروں کو آگ لگادوں، قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر ان میں کسی کو یہ معلوم ہو جائے کہ وہ فربہ ہڈی یا دو عمدہ گوشت کی

وَلْيَقُمْ إِلَيْهَا بِالسَّكِينَةِ وَالْوَقَارِ ❁

۶۰۷ـ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي وَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ تَابَعَهُ عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ

بَابُ ۴۱۵ هَلْ يَخْرُجُ مِنَ الْمَسْجِدِ لِعِلَّةٍ

۶۰۸ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ وَقَدْ أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ وَعُدِّلَتِ الصُّفُوفُ حَتَّى إِذَا قَامَ فِي مُصَلَّاهُ انْتَظَرْنَا أَنْ يُكَبِّرَ انْصَرَفَ قَالَ عَلَى مَكَانِكُمْ فَمَكَثْنَا عَلَى هَيْئَتِنَا حَتَّى خَرَجَ إِلَيْنَا يَنْطُفُ رَأْسُهُ مَاءً وَقَدِ اغْتَسَلَ ❁

بَابُ ۴۱۶ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ مَكَانَكُمْ حَتَّى يَرْجِعَ انْتَظَرُوا ❁

۶۰۹ـ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَسَوَّى النَّاسُ صُفُوفَهُمْ فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَقَدَّمَ وَهُوَ جُنُبٌ ثُمَّ قَالَ عَلَى مَكَانِكُمْ فَرَجَعَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ خَرَجَ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ مَاءً فَصَلَّى بِهِمْ۔

بَابُ ۴۱۷ قَوْلِ الرَّجُلِ مَا صَلَّيْنَا ❁

۶۱۰ـ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ يَقُولُ أَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ وَاللهِ مَا كِدْتُ أَنْ أُصَلِّيَ حَتَّى

ساتھ اٹھے۔

ابو نعیم، شیبانی، یحییٰ، عبد اللہ بن ابی قتادہ، ابو قتادہ رضؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب نماز کی اقامت کہی جائے تو تم اس وقت تک نہ کھڑے ہو جبتک کہ مجھے نہ دیکھ لو، اور اپنے اوپر اطمینان کو لازم سمجھو (علی بن مبارک نے اس کی متابعت کی ہے۔

کیا مسجد سے کسی عذر کی بنا پر نکل سکتا ہے ❁

عبد العزیز بن عبد اللہ، ابراہیم بن سعد، صالح بن کیسان ابن شہاب، ابو سلمہ، ابو ہریرہ رضؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم (ایک مرتبہ مسجد سے) باہر چلے گئے، حالانکہ نماز کی اقامت ہو چکی تھی اور صفیں بھی برابر کر لی گئی تھیں، جب آپ (واپس آکر) اپنے مصلی میں کھڑے ہو گئے، ہم منتظر رہے کہ اب آپ تکبیر کہیں گے (لیکن) آپ پھر گئے (اور ہم سے) فرمایا کہ اپنی جگہ پر رہو ہم بحال خود کھڑے رہے (تھوڑے عرصہ میں) آپ ہمارے پاس تشریف لائے اور آپکے سر سے پانی ٹپک رہا تھا، آپ نے غسل کیا تھا۔

اگر امام کہے کہ اپنی جگہ پر ٹھہرے رہو جبتک کہ میں لوٹ کر نہ آؤں تو مقتدی اس کا انتظار کریں۔

اسحٰق، محمد بن یوسف، اوزاعی، زہری، ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن حضرت ابو ہریرہ رضؓ روایت کرتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) نماز کی اقامت ہو گئی اور لوگوں نے اپنی صفیں برابر کر لیں اتنے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے اور آگے بڑھ گئے، حالانکہ آپ جنب تھے یاد آنے پہ فرمایا کہ تم لوگ اپنی جگہ پر کھڑے رہو، چنانچہ آپ لوٹ گئے اور آپ نے غسل فرمایا پھر باہر تشریف لائے تو آپ کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا اب آپ نے نماز پڑھائی۔

آدمی کا یہ کہنا کہ ہم نے نماز نہیں پڑھی۔

ابو نعیم، شیبانی، یحییٰ، ابو سلمہ، جابر بن عبد اللہ روایت کرتے ہیں کہ خندق کے دن عمر بن الخطاب رضؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ واللہ میں نے ابتک عصر کی نماز نہیں پڑھی اور آفتاب غروب ہو گیا ہے (حضرت عمر رضؓ کا) یہ کہنا

٦٠٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَوْنِ ابْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ رَأَى بِلَالًا يُؤَذِّنُ فَجَعَلْتُ أَتَتَبَّعُ فَاهُ هٰهُنَا وَهٰهُنَا بِالْأَذَانِ.

محمد بن یوسف، سفیان، عون بن ابی جحیفہ، ابو جحیفہ رض سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے بلال رض کو اذان دینے میں انکو اپنا منہ اذان دینے وقت اِدھر اُدھر کرتے پایا۔

بَابُ (۴۱۱) قَوْلِ الرَّجُلِ فَاتَتْنَا الصَّلٰوةُ

وَكَرِهَ ابْنُ سِيرِينَ أَنْ يَقُولَ فَاتَتْنَا الصَّلٰوةُ وَلْيَقُلْ لَمْ نُدْرِكْ وَقَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَحُّ.

آدمی کا یہ کہنا کہ ہماری نماز جاتی رہی اور ابن سیرین نے اس کہنے کو کہ ہماری نماز جاتی رہی مکروہ سمجھا ہے، اس طرح کہنا چاہئے کہ ہم نے نماز نہیں پائی، مگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قول بہت درست ہے۔

٦٠٤ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ سَمِعَ جَلَبَةَ رِجَالٍ فَلَمَّا صَلَّى قَالَ مَا شَأْنُكُمْ قَالُوا اسْتَعْجَلْنَا إِلَى الصَّلٰوةِ قَالَ فَلَا تَفْعَلُوا إِذَا أَتَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا.

ابو نعیم، شیبان، یحیی، عبداللہ بن ابی قتادہ، ابو قتادہ رض روایت کرتے ہیں کہ ایکمرتبہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھ رہے تھے، آپ نے کچھ لوگوں کی آواز سنی جب آپ نماز پڑھ چکے تو فرمایا کہ تمہارا کیا حال ہے (یعنی یہ شور کیوں ہوا؟) انہوں نے عرض کیا کہ ہم نے نماز کیلئے عجلت کرنے کی وجہ سے، آپ نے فرمایا ایسا نہ کرنا، جب تم نماز کیلئے آؤ تو نہایت اطمینان سے آؤ پھر جس قدر نماز پاؤ اس قدر پڑھ لو اور جس قدر تم سے جاتی رہے اسکو پورا کرلو۔

بَابُ (۴۱۲) مَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا

قَالَهُ أَبُو قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(اس امر کا بیان) کہ جس قدر نماز تم کو مل جائے پڑھ لو اور جس قدر تم سے چھوٹ جائے اسکو پورا کرلو، اسکو ابو قتادہ رض نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

٦٠٥ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَعَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمُ الْإِقَامَةَ فَامْشُوا إِلَى الصَّلٰوةِ وَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ وَالْوَقَارُ وَلَا تُسْرِعُوا فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا.

آدم، ابن ابی ذئب، زہری، سعید بن مسیب، ابو ہریرہ رض نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جب تم اقامت سنو تو نماز کے لئے وقار اور اطمینان کو اختیار کئے ہوئے چلو اور دوڑو نہیں، پھر جس قدر نماز تمہیں مل جائے پڑھ لو اور جس قدر چھوٹ جائے اس کو پورا کرلو۔

بَابُ (۴۱۳) مَتَى يَقُومُ النَّاسُ إِذَا رَأَوُا الْإِمَامَ عِنْدَ الْإِقَامَةِ

تکبیر کے وقت جب لوگ امام کو دیکھ لیں تو کس وقت کھڑے ہوں۔

٦٠٦ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي.

مسلم بن ابراہیم، ہشام، یحیی، عبداللہ بن ابی قتادہ، ابو قتادہ رض روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نماز کی اقامت کے وقت جب تک مجھے نہ دیکھ لو اس وقت تک کھڑے نہ ہوا کرو۔

بَابُ (۴۱۴) لَا يَقُومُ إِلَى الصَّلٰوةِ مُسْتَعْجِلًا

نماز کے لئے جلدی نہ اٹھے بلکہ اطمینان اور وقار کے

وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُوْنَ فَاَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِيْنَ يَوْمًا وَلَيْلَةً وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِيْمًا رَفِيْقًا فَلَمَّا ظَنَّ اَنَّا قَدِ اشْتَهَيْنَا اَهْلَنَا اَوْ قَدِ اشْتَقْنَا سَاَلَنَا عَمَّنْ تَرَكْنَا بَعْدَنَا فَاَخْبَرْنَاهُ فَقَالَ ارْجِعُوْا اِلٰى اَهْلِيْكُمْ فَاَقِيْمُوْا فِيْهِمْ وَعَلِّمُوْهُمْ وَمُرُوْهُمْ وَذَكَرَ اَشْيَاءَ اَحْفَظُهَا اَوْ لَا اَحْفَظُهَا وَصَلُّوْا كَمَا رَاَيْتُمُوْنِيْ اُصَلِّيْ فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ اَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ اَكْبَرُكُمْ۔

میں رہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نرم دل مہربان تھے جب آپ نے خیال کیا کہ ہم کو اپنے گھر والوں کے پاس (پہنچنے کا) اشتیاق ستا رہا ہے تو ہم سے انکا حال پوچھا جن کو ہم اپنے پیچھے چھوڑ آئے تھے، ہم نے آپکو سب کچھ بتایا پس آپ نے فرمایا کہ واپس لوٹ جاؤ اور ان ہی لوگوں میں رہو اور انکو تعلیم دو اور (اچھی باتوں کا) حکم دو اور چند باتیں آپ نے بیان فرمائیں (جن کی نسبت مالک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ) مجھے یاد ہیں یا یہ کہا کہ یاد نہیں رہیں) اور جس طرح تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے اسی طرح نماز پڑھا کرو اور جب نماز کا وقت آجائے تو تم میں سے کوئی شخص اذان دیدے اور تم میں سے بڑا تمہارا امام بنے۔

۶۰۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ قَالَ اَذَّنَ ابْنُ عُمَرَ فِيْ لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ بِضَجْنَانَ ثُمَّ قَالَ صَلُّوْا فِيْ رِحَالِكُمْ وَاَخْبَرَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْمُرُ مُؤَذِّنًا يُؤَذِّنُ ثُمَّ يَقُوْلُ عَلٰى اَثَرِهِ اَلَا صَلُّوْا فِي الرِّحَالِ فِي اللَّيْلَةِ الْبَارِدَةِ اَوِ الْمَطِيْرَةِ فِي السَّفَرِ

مسدد، یحیی، عبید اللہ بن عمر، نافع روایت کرتے ہیں کہ ابن عمر نے ایک سردی کی رات کو ضجنان (نامی پہاڑی) پر (چڑھ کر) اذان دی، اذان دینے کے بعد یہ کہہ دیا کہ اَلصَّلٰوةُ فِيْ رِحَالِكُمْ اور ہم سے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سردی یا مینہ کی شب کو بحالت سفر موذن کو حکم دیدیتے تھے کہ اذان سے قبل اور اذان کے بعد وہ یہ کہدے کہ اَلَا صَلُّوْا فِي الرِّحَالِ

۶۰۲۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ قَالَ اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْعُمَيْسِ عَنْ عَوْنِ ابْنِ اَبِيْ جُحَيْفَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْاَبْطَحِ فَجَآءَهُ بِلَالٌ فَاٰذَنَهُ بِالصَّلٰوةِ ثُمَّ خَرَجَ بِلَالٌ بِالْعَنَزَةِ حَتّٰى رَكَزَهَا بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْاَبْطَحِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ

اسحق، جعفر بن عون، ابو العمیس، عون بن ابی جحیفہ، ابو جحیفہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو (وادی) ابطح میں دیکھا کہ آپ کے پاس بلال نے آکر آپکو نماز کی اطلاع دی پھر نیزہ لے کر چلے اور اس کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے (وادی ابطح) میں گاڑ دیا اور آپ نے نماز پڑھائی۔

باب ۳۱۰ هَلْ يَتَتَبَّعُ الْمُؤَذِّنُ فَاهُ هٰهُنَا وَهٰهُنَا وَهَلْ يَلْتَفِتُ فِي الْاَذَانِ

يُذْكَرُ عَنْ بِلَالٍ اَنَّهُ جَعَلَ اِصْبَعَيْهِ فِيْ اُذُنَيْهِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَجْعَلُ اِصْبَعَيْهِ فِيْ اُذُنَيْهِ وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ لَا بَاْسَ اَنْ يُؤَذِّنَ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ وَقَالَ عَطَاءٌ اَلْوُضُوْءُ حَقٌّ وَسُنَّةٌ وَقَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ اَحْيَانِهٖ

کیا موذن اپنا منہ ادھر ادھر پھیرے اور کیا وہ اذان میں ادھر ادھر دیکھ سکتا ہے، بلال رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ انہوں نے اپنی دو انگلیاں اپنے دونوں کانوں میں ڈالیں اور ابن عمر اپنے کانوں میں انگلیاں نہیں دیتے تھے، ابراہیم کہتے ہیں کہ بغیر وضو کے اذان دینے میں کچھ مضائقہ نہیں، عطاء کا قول ہے کہ (اذان کیلئے) وضو ثابت ہے اور مسنون ہے اور عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے تمام اوقات میں اللہ تعالی کا ذکر کیا کرتے تھے۔

ظاہر کیے بغیر از خود اجازت دے دی ۱۲ مترجم ÷

باب ۴۰۹ الْأَذَانِ لِلْمُسَافِرِ إِذَا كَانُوا جَمَاعَةً وَالْإِقَامَةِ وَكَذٰلِكَ بِعَرَفَةَ وَجَمْعٍ وَقَوْلِ الْمُؤَذِّنِ الصَّلٰوةُ فِي الرِّحَالِ فِي اللَّيْلَةِ الْبَارِدَةِ أَوِ الْمَطِيْرَةِ ÷

مسافر کیلئے اگر جماعت ہو تو اذان و اقامت کہنے کا بیان۔ اور اسی طرح (مقام عرفات اور) مزدلفہ میں بھی اور سردی والی رات یا پانی برسنے کی رات میں مؤذن کا یہ کہنا کہ الصلوٰۃ فی الرحال (نماز اپنی قیام گاہوں میں پڑھ لو)

۵۹۸۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُهَاجِرِ أَبِي الْحَسَنِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَأَرَادَ الْمُؤَذِّنُ أَنْ يُّؤَذِّنَ فَقَالَ لَهٗ أَبْرِدْ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يُّؤَذِّنَ فَقَالَ لَهٗ أَبْرِدْ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يُّؤَذِّنَ فَقَالَ لَهٗ أَبْرِدْ حَتّٰى سَاوَى الظِّلُّ التُّلُوْلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ ÷

مسلم بن ابراہیم، شعبہ، مہاجر ابوالحسن، زید بن وہب، ابوذر کہتے ہیں کہ ہم کسی سفر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے، موذن نے (ظہر کی) اذان دینا چاہی آپ نے اس سے فرمایا کہ (ابھی ذرا) ٹھنڈ ہو جانے دو، پھر اس نے چاہا کہ اذان دے آپ نے پھر اس سے فرمایا (ابھی ذرا اور) ٹھنڈ ہو جانے دو، اس نے پھر اذان دینی چاہی تو آپ نے اس سے فرمایا کہ (ابھی ذرا اور) ٹھنڈ ہو جانے دو، یہاں تک کہ سایہ ٹیلوں کے برابر ہو گیا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گرمی کی شدت جہنم کے شعلے سے ہوتی ہے۔

ف: یہ حدیث مذہب حنفی کی قوی موید ہے کہ موسم گرما میں ٹھنڈے وقت نماز پڑھنا مستحب ہے اور اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ جن احادیث میں آفتاب ڈھل جانے کے بعد فوراً حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہر کی نماز ادا فرمانے کا ذکر آیا ہے اور یہ بھی ذکر آیا ہے کہ بعض صحابہ گرمی کی شدت کی بنا پر اپنے کپڑے کو بچھا کر سجدہ کرتے تھے وہ احادیث ابتدائی حالات کی ہیں کیونکہ حدیث ہذا میں موذن کا اذان دینے کا ارادہ کرنا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا روکنا پھر اور پھر، یہ بتا رہا ہے کہ موذن نے مدینہ کے سابقہ عمل کے پیش نظر یہاں بھی عمل کرنا چاہا اسی وجہ سے حضور انور نے منع فرمایا اور بہت ممکن ہے کہ اس کے بعد سے حضورؐ کا عمل یہی ہو گیا ہو کہ موسم سرما میں اول وقت میں ادا فرماتے ہوں اور گرمی کی شدت کے زمانے میں ٹھنڈے وقت میں، یہ کہہ دینا کہ یہ واقعہ سفر کا ہے اس لئے سفر کے موقعہ پر اجازت نکلتی ہے جس طرح بعض دیگر امور سفر کے ساتھ مخصوص ہیں، یہ بھی ایک خصوصیت ہے درست نہیں، اس لئے کہ ٹھنڈے وقت میں نماز پڑھنے کی علت سفر و حضر دونوں میں یکساں ہے اور وہ گرمی کی شدت ہے، گرمی کی شدت جس طرح سفر میں اذیت کا باعث ہے اسی طرح حضر میں بھی ہے۔

۵۹۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ خَالِدِ نِ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ أَتَى رَجُلَانِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدَانِ السَّفَرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَنْتُمَا خَرَجْتُمَا فَأَذِّنَا ثُمَّ أَقِيْمَا ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمَا أَكْبَرُكُمَا۔

محمد بن یوسف، سفیان، خالد حذار، ابوقلابہ، مالک بن حویرث کہتے ہیں کہ دو شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سفر کے ارادے سے آئے تو ان سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم نکلو (اور نماز کا وقت آجائے) تو تم اذان دو پھر اقامت کہو، اس کے بعد تم میں جو بزرگ ہو وہ امام بنے۔

۶۰۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ أَخْبَرَنَا أَيُّوْبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ قَالَ أَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

محمد بن مثنیٰ، عبدالوہاب، ایوب، ابوقلابہ، مالک (بن حویرث) کہتے ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور ہم چند (تقریباً) برابر کی عمر کے جوان تھے، بیس شب و روز ہم آپ کی خدمت

يَخْرُجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ كَذٰلِكَ يُصَلُّوْنَ تَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ لَمْ يَكُنْ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ شَيْءٌ وَقَالَ بْنُ جَبَلَةَ وَأَبُوْ دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ لَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا إِلَّا قَلِيْلٌ

رکعت نماز پڑھتے ہوتے تھے اور اذان اور اقامت کے درمیان میں کچھ فصل نہ ہوتا تھا اور عثمان بن جبلہ اور ابو داؤد شعبہ سے ناقل ہیں کہ ان دونوں کے درمیان بہت ہی تھوڑا فصل ہوتا تھا۔

باب ۴۰۶ مَنِ انْتَظَرَ الْإِقَامَةَ

اس شخص کا بیان جو اقامت کا انتظار کرے۔

۵۹ . حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ بِالْأُوْلٰى مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ بَعْدَ أَنْ يَتَبَيَّنَ الْفَجْرُ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتّٰى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ لِلْإِقَامَةِ

ابو الیمان، شعیب، زہری، عروہ بن زبیرؓ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم (کی یہ عادت تھی کہ) جب مؤذن فجر کی اذان کہہ کر چپ ہو جاتا تو آپ فجر کے فرض سے پہلے بعد صبح ہو جانے کے دو رکعتیں ہلکی سی پڑھ لیتے تھے پھر اپنے بائیں پہلو پر آرام فرماتے جب مؤذن اقامت کے لئے آپ کے پاس آتا پھر آپ اٹھ جاتے۔

باب ۴۰۷ بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ لِمَنْ شَاءَ

اگر کوئی چاہے تو ہر اذان و اقامت کے درمیان نماز پڑھ سکتا ہے۔

۵۹ . حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا كَهْمَسُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ ثُمَّ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ لِمَنْ شَاءَ

عبد اللہ بن یزید، کہمس بن حسن، عبد اللہ بن بریدہ عبد اللہ بن مغفلؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر دو اذانوں (یعنی اذان و اقامت) کے درمیان ایک نماز ہے (دو مرتبہ) یہی فرمایا، تیسری مرتبہ فرمایا اگر کوئی پڑھنا چاہے۔

باب ۴۰۸ مَنْ قَالَ لِيُؤَذِّنْ فِي السَّفَرِ مُؤَذِّنٌ وَاحِدٌ

کیا سفر میں ایک ہی مؤذن کو اذان دینا چاہئے۔

ف: یعنی جس طرح حضر میں دو مؤذنوں کا اذان دینا درست ہے، ایک کا سحری کی اطلاع کے لئے اور دوسرے کا نماز کیلئے یا یہ بات سفر میں بھی ہونی چاہیے؟۔

۵۹ . حَدَّثَنَا مُعَلَّى ابْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَفَرٍ مِّنْ قَوْمِيْ فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِيْنَ لَيْلَةً وَكَانَ رَحِيْمًا رَفِيْقًا فَلَمَّا رَأٰى شَوْقَنَا إِلٰى أَهَالِيْنَا قَالَ ارْجِعُوْا فَكُوْنُوْا فِيْهِمْ وَعَلِّمُوْهُمْ وَصَلُّوْا فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ

معلی بن اسد، وہیب، ابو ایوب، ابو قلابہ، مالک بن حویرثؓ روایت کرتے ہیں کہ میں اپنی قوم کی ایک جماعت کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر بیس یوم تک مقیم رہا ہم نے آپکو نہایت رحمدل اور مہربانی کرنے والا پایا (چنانچہ اس عرصہ مقیم رہنے کے بعد) جب آپ نے ہمارا اشتیاق اپنے گھر والوں کی طرف محسوس کیا تو ارشاد فرمایا کہ تم لوٹ جاؤ اور اپنے گھر والوں میں رہو اور انہیں (دین کی) تعلیم دو اور نماز پڑھا کرو، جب نماز کا وقت آجایا کرے تو تم میں سے کوئی شخص اذان دیدیا کرے اور تم سب میں بزرگ آدمی تمہارا امام بنے۔

ف: آپ کے رحم دل ہونے کی یہ دلیل ہے کہ جب آپکو یہ محسوس ہوا کہ ہم اپنے گھروں کو واپس جانا چاہتے ہیں تو فوراً ہماری خواہش

نہیں، کہ یہ اذان فجر کی نماز کیلئے ہوتی تھی بلکہ حدیث صاف طور پر بتلا رہی ہے کہ یہ اذان سحری اور تہجد کیلئے دیجاتی تھی اور فجر کی اذان ابن ام مکتومؓ دیا کرتے تھے جو فجر کے وقت میں ہوا کرتی تھی، چنانچہ سابقہ احادیث میں اس کی تصریح گذر چکی ہے، مناسب یہ تھا کہ اس باب کا عنوان اس طرح مقرر کیا جاتا (فجر سے قبل سحری و تہجد کی بیداری کیلئے اذان دینا بھی جائز ہے ۱۲)۔

۵۹۱۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْنَعَنَّ اَحَدَكُمْ اَوْ اَحَدًا مِّنْكُمْ اَذَانُ بِلَالٍ مِّنْ سُحُوْرِهٖ فَاِنَّهٗ يُؤَذِّنُ اَوْ يُنَادِيْ بِلَيْلٍ لِيَرْجِعَ قَائِمَكُمْ وَلِيُنَبِّهَ نَائِمَكُمْ وَلَيْسَ اَنْ يَّقُوْلَ الْفَجْرُ اَوِ الصُّبْحُ وَقَالَ بِاَصَابِعِهٖ وَرَفَعَهَا اِلٰى فَوْقُ وَطَاْطَاَ اِلٰى اَسْفَلَ حَتّٰى يَقُوْلَ هٰكَذَا وَقَالَ زُهَيْرٌ بِسَبَّابَتَيْهِ اِحْدٰهُمَا فَوْقَ الْاُخْرٰى ثُمَّ مَدَّهُمَا عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَشِمَالِهٖ۔

محمد بن یونس، زہیر، سلیمان تیمی، ابو عثمان نہدی، عبداللہ بن مسعودؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص بلال کی اذان سنکر سحری کھانا نہ چھوڑے اس لئے کہ وہ رات کو اذان کہدیتے ہیں تاکہ تم میں سے تہجد پڑھنے والا فراغت کرلے اور تاکہ تم میں سے سونے والے کو بیدار کردیں اور یہ نہیں ہے کہ کوئی شخص سمجھے کہ صبح (ہوگئی) اور آپ نے اپنی انگلیوں سے اشارہ کیا اور انکو اوپر کی طرف اٹھایا اور پھر نیچے کی طرف جھکایا یہانتک کہ اس طرح (یعنی سفیدی پھیل جائے) اور زہیرؓ نے اپنی دو شہادت کی انگلیاں ایکدوسرے کے اوپر رکھیں پھر دونوں کو اپنے داہنے اور بائیں جانب پھیلا دیا (یعنی اس طرح ہر طرف سفیدی پھیل جائے) تب سمجھو کہ صبح ہوگئی۔

۵۹۲۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ وَعَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح قَالَ وَحَدَّثَنِيْ يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُؤَذِّنَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ۔

اسحٰق، ابو اسامہ، عبداللہ، قاسم بن محمد، عائشہؓ، نافع، ابن عمرؓ۔ رح یوسف بن عیسٰی، فضل، عبید اللہ بن عمر، قاسم بن محمد، حضرت عائشہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ بلالؓ رات میں اذان کہدیتے ہیں لہذا تم ابن ام مکتومؓ کے اذان دینے تک کھایا پیا کرو۔

بَابٌ ۴۰۵ كَمْ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ

اذان واقامت کے درمیان میں کتنا فصل ہونا چاہئے

۵۹۳۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ الْوَاسِطِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مُغَفَّلٍ نِ الْمُزَنِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَ كُلِّ اَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ ثَلٰثًا لِّمَنْ شَاءَ۔

اسحٰق، واسطی، خالد، جریری بن بریدہ، عبداللہ بن مغفل مزنیؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا کہ اگر کوئی پڑھنا چاہے تو دو اذانوں کے درمیان میں ایک نماز کے برابر فصل ہونا چاہیئے۔

۵۹۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرِ نِ الْاَنْصَارِيَّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ الْمُؤَذِّنُ اِذَا اَذَّنَ قَامَ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْتَدِرُوْنَ السَّوَارِيَ

محمد بن بشار، غندر، شعبہ، عمرو بن عامر انصاری، انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ جب مؤذن اذان کہتا تھا تو کچھ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں ستونوں کے پاس چلے جاتے تھے یہانتک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے اور وہ اسی طرح مغرب سے پہلے دو

فَلَمَّا بَلَغَ الْمُؤَذِّنُ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ فَأَمَرَهُ أَنْ يُنَادِيَ الصَّلَاةُ فِي الرِّحَالِ فَنَظَرَ الْقَوْمُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ فَقَالَ فَعَلَ هَذَا مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ وَإِنَّهَا عَزْمَةٌ

ہیں اذان ہونے لگی، جب موذن حی علی الصلوٰۃ پر پہنچا تو انہوں نے اسے حکم دیا کہ پکار دے کہ لوگ اپنی اپنی فرودگاہ میں نماز پڑھ لیں (جماعت کیلئے نہ آئیں، یہ سنکر) لوگ ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے، ابن عباسؓ نے کہا کہ یہ اس شخص نے کیا ہے جو مجھ سے بہتر تھا یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور یہی افضل ہے

باب ۴۰۲ أَذَانِ الْأَعْمَى إِذَا كَانَ لَهُ مَنْ يُخْبِرُهُ

جبکہ نابینا کے پاس کوئی ایسا شخص ہو جو اسے وقت بتلائے تو اس کا اذان دینا درست ہے۔

۵۸۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُنَادِيَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ قَالَ وَكَانَ رَجُلًا أَعْمَى لَا يُنَادِي حَتَّى يُقَالَ لَهُ أَصْبَحْتَ أَصْبَحْتَ

عبداللہ بن مسلمہ، مالک، ابن شہاب، سالم بن عبداللہ عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلالؓ رات کو اذان دیتے ہیں پس تم لوگ کھاؤ پیو یہاں تک کہ ابن ام مکتومؓ اذان دیں، عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ ابن ام مکتوم نابینا آدمی تھے، وہ اس وقت تک اذان نہ دیتے تھے جب تک لوگ یہ نہ کہدیں کہ صبح ہوگئی صبح ہوگئی۔

باب ۴۰۳ الْأَذَانِ بَعْدَ الْفَجْرِ

فجر کے (طلوع ہونے کے) بعد اذان کہنے کا بیان۔

۵۸۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ أَخْبَرَتْنِي حَفْصَةُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اعْتَكَفَ الْمُؤَذِّنُ لِلصُّبْحِ وَبَدَا الصُّبْحُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ تُقَامَ الصَّلَاةُ

عبداللہ بن یوسف، مالک، نافع، عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے حضرت حفصہؓ نے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ جب موذن صبح کی اذان کہنے کھڑا ہو جاتا اور صبح کی اذان ہو جاتی تو دو رکعتیں ہلکی سی فرض کے قائم ہونے سے پہلے پڑھ لیتے تھے۔

۵۸۹ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ بَيْنَ النِّدَاءِ وَالْإِقَامَةِ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ

ابو نعیم، شیبان، یحییٰ، ابوسلمہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز صبح کے وقت اذان واقامت کے درمیان میں دو رکعتیں ہلکی سی پڑھ لیتے تھے۔

۵۹۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ بِلَالًا يُنَادِي بِلَيْلٍ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُنَادِيَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ

عبداللہ بن یوسف، مالک، عبداللہ بن دینار، عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلال رات کو اذان دیتے ہیں تو تم لوگ کھاؤ اور پیو، یہاں تک کہ ابن ام مکتومؓ اذان دیں۔

باب ۴۰۴ الْأَذَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ

(فجر کی) اذان صبح ہونے سے پہلے کہنے کا بیان

ف: اس باب کے عنوان سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز فجر کی اذان فجر کے طلوع ہونے سے قبل دینا جائز ہے حالانکہ حدیث تحت باب سے یہ ثابت

٥٨٣ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى نَحْوَهُ قَالَ يَحْيَى وَحَدَّثَنِي بَعْضُ إِخْوَانِنَا أَنَّهُ قَالَ لَمَّا قَالَ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ وَقَالَ هَكَذَا سَمِعْنَا نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

بَابُ ٣٩٩ الدُّعَاءِ عِنْدَ النِّدَاءِ

٥٨٤ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ اللَّهُمَّ رَبَّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ آتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا الَّذِي وَعَدْتَهُ حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ

بَابُ ٤٠٠ الِاسْتِهَامِ فِي الْأَذَانِ وَيُذْكَرُ أَنَّ قَوْمًا اخْتَلَفُوا فِي الْأَذَانِ فَأَقْرَعَ بَيْنَهُمْ سَعْدٌ

٥٨٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَنْ يَسْتَهِمُوا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوا وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي التَّهْجِيرِ لَاسْتَبَقُوا إِلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا

بَابُ ٤٠١ الْكَلَامِ فِي الْأَذَانِ وَتَكَلَّمَ سُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ فِي أَذَانِهِ وَقَالَ الْحَسَنُ لَا بَأْسَ أَنْ يَضْحَكَ وَهُوَ يُؤَذِّنُ أَوْ يُقِيمُ

٥٨٦ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ وَعَبْدِ الْحَمِيدِ صَاحِبِ الزِّيَادِيِّ وَعَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ خَطَبَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ فِي يَوْمٍ رَزْغٍ

اسحاق، وہب بن جریر، ہشام، یحییٰ اسی کی مثل روایت کرتے ہیں اور یحییٰ کا بیان ہے کہ مجھ سے میرے بعض بھائیوں نے بیان کیا کہ مؤذن نے جب حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ کہا تو معاویہؓ نے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہا اور کہا کہ میں نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کہتے ہوئے سنا ہے۔

اذان کے وقت دعا کرنے کا بیان

علی بن عباس، شعیب بن ابی حمزہ، محمد بن منکدر، جابر بن عبداللہ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اذان سنتے وقت یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ تو اس کو قیامت کے دن میری شفاعت نصیب ہوگی۔

اذان دینے کیلئے قرعہ ڈالنے کا بیان اور بیان کیا جاتا ہے کہ کچھ لوگوں نے اذان (دینے) میں جھگڑا کیا تو سعد نے قرعہ ڈال کر (ان کے درمیان) فیصلہ کر دیا۔

عبداللہ بن یوسف، مالک، سمی (ابوبکرؓ کے آزاد کردہ غلام) ابوصالح، ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ اذان اور صف اول (میں شامل) ہونے کا کتنا ثواب ہے، پھر قرعہ ڈالنے کے بغیر یہ حاصل نہ ہوں تو ضرور قرعہ ڈالیں اور اگر یہ معلوم ہو جائے کہ اول وقت نماز پڑھنے میں کیا ثواب ہے تو بڑی کوشش سے آئیں اور اگر جان لیں کہ عشاء اور صبح کی نماز (باجماعت ادا کرنے میں کیا ثواب) ہے تو ضرور ان دونوں (کی جماعت) میں آئیں خواہ گھٹنوں کے بل چل کر ہی آنا پڑے۔

اذان میں کلام کرنے کا بیان، سلیمان بن صرد نے اپنی اذان میں کلام کیا حسن (بصری) نے کہا ہے کہ اذان یا اقامت کہتے وقت ہنس دینے میں کوئی حرج نہیں۔

مسدد، حماد، ایوب و عبدالحمید صاحب الزیادی، عاصم احول، عبداللہ بن حارث روایت کرتے ہیں کہ ایک دن جاڑوں میں ابر کے دن ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ہمارے سامنے خطبہ پڑھا (کہ اتنے

تُحِبُّ الْغَنَمَ وَالْبَادِيَةَ فَإِذَا كُنْتَ فِي غَنَمِكَ أَوْ بَادِيَتِكَ فَأَذَّنْتَ لِلصَّلٰوةِ فَارْفَعْ صَوْتَكَ بِالنِّدَاءِ فَإِنَّهُ لَا يَسْمَعُ مَدٰى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَّلَا إِنْسٌ وَّلَا شَيْءٌ إِلَّا شَهِدَ لَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ أَبُوْ سَعِيْدٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۳۹۷ مَا يُحْقَنُ بِالْأَذَانِ مِنَ الدِّمَاءِ

۵۸۰ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ ثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا غَزَا بِنَا قَوْمًا لَمْ يَكُنْ يُغِيْرُ بِنَا حَتّٰى يُصْبِحَ وَيَنْظُرَ فَإِنْ سَمِعَ أَذَانًا كَفَّ عَنْهُمْ وَإِنْ لَمْ يَسْمَعْ أَذَانًا أَغَارَ عَلَيْهِمْ قَالَ فَخَرَجْنَا إِلٰى خَيْبَرَ فَانْتَهَيْنَا إِلَيْهِمْ لَيْلًا فَلَمَّا أَصْبَحَ وَلَمْ يَسْمَعْ أَذَانًا رَكِبَ وَرَكِبْتُ خَلْفَ أَبِيْ طَلْحَةَ وَإِنَّ قَدَمِيْ لَتَمَسُّ قَدَمَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَخَرَجُوْا إِلَيْنَا بِمَكَاتِلِهِمْ وَمَسَاحِيْهِمْ فَلَمَّا رَأَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا مُحَمَّدٌ وَّاللّٰهِ مُحَمَّدٌ وَّالْخَمِيْسُ قَالَ فَلَمَّا رَاٰهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ

باب ۳۹۸ مَا يَقُوْلُ إِذَا سَمِعَ الْمُنَادِيَ

۵۸۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَاءَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ

۵۸۲ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنِيْ عِيْسَى بْنُ طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ يَوْمًا فَقَالَ بِمِثْلِهِ إِلٰى قَوْلِهِ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ

جب تم اپنی بکریوں (کے گلہ) میں یا اپنے جنگل میں ہو اور نماز کیلئے اذان کہو تو اذان دیتے وقت اپنی آواز بلند کرو اس لئے کہ مؤذن کی آواز کو جو کوئی جن یا انس یا اور کوئی سنے گا تو وہ اسکے لئے قیامت کے دن گواہی دیگا، ابوسعید کہتے ہیں کہ میں نے یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا۔

اذان سنکر قتال و خونریزی بند کرنا (چاہیئے)

قتیبہ، اسمٰعیل بن جعفر، حمید، حضرت انسؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جب آپ ہمارے ساتھ کسی قوم سے جہاد کرتے تو ہم سے لوٹ مار نہ کرواتے تھے یہانتک کہ صبح ہو جاتی اور آپ انتظار کرتے اگر اذان سن لیتے تو ان لوگوں (کے قتل) سے رک جاتے اور اگر اذان نہ سنتے تو ان پر حملہ کرتے، انسؓ کہتے ہیں ہم خیبر کی طرف (جہاد کو) نکلے تو ہم رات کو انکے قریب پہنچے جب صبح ہو گئی اور آپ نے اذان نہ سنی تو سوار ہو گئے اور میں ابوطلحہ کے پیچھے سوار ہو گیا، میرا پیر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیر کو چھو رہا تھا انسؓ کہتے ہیں کہ خیبر کے لوگ اپنے تھیلے اور پھاوڑے لئے ہوئے ہماری طرف آئے اور جب انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو کہنے لگے کہ محمدؐ اللہ کی قسم محمدؐ اور اسکا لشکر (آگئے)، انسؓ کہتے ہیں کہ جب انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو فرمایا کہ اللہ اکبر اللہ اکبر! خیبر برباد ہو گیا بے شک جب ہم کسی قوم کے میدان میں (بقصد جنگ) اترتے ہیں تو ان ڈرائے ہوؤں کی صبح خراب ہو جاتی ہے۔

اذان سنتے وقت کیا کہنا چاہیئے۔

عبداللہ بن یوسف، مالک، ابن شہاب، عطاء بن یزید لیثی ابوسعید خدریؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم اذان سنو تو اسی طرح کہو جس طرح مؤذن کہہ رہا ہو۔

معاذ بن فضالہ، ہشام، یحیٰی، محمد بن ابراہیم بن حارث عیسٰی بن طلحہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے ایک دن معاویہؓ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ انہوں نے اَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ تک اسی طرح کہا جس طرح مؤذن نے کہا۔

عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا كَثُرَ النَّاسُ قَالَ ذَكَرُوْا اَنْ يَّعْلَمُوْا وَقْتَ الصَّلٰوةِ بِشَیْءٍ يَّعْرِفُوْنَهٗ فَذَكَرُوْا اَنْ يُّوْرُوْا نَارًا اَوْ يَضْرِبُوْا نَاقُوْسًا فَاُمِرَ بِلَالٌ اَنْ يَّشْفَعَ الْاَذَانَ وَاَنْ يُّوْتِرَ الْاِقَامَةَ ۔

باب ۳۹۴ الْاِقَامَةُ وَاحِدَةٌ اِلَّا قَوْلَهٗ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ ۔

۵۷۷۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ نِ الْحَذَّاءُ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اُمِرَ بِلَالٌ اَنْ يَّشْفَعَ الْاَذَانَ وَاَنْ يُّوْتِرَ الْاِقَامَةَ قَالَ اِسْمٰعِيْلُ فَذَكَرْتُهٗ لِاَيُّوْبَ فَقَالَ اِلَّا الْاِقَامَةَ ۔

باب ۳۹۵ فَضْلِ التَّاْذِيْنِ ۔

۵۷۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ اَدْبَرَ الشَّيْطٰنُ لَهٗ ضُرَاطٌ حَتّٰى لَا يَسْمَعَ التَّاْذِيْنَ فَاِذَا قَضَى النِّدَآءَ اَقْبَلَ حَتّٰى اِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ اَدْبَرَ حَتّٰى اِذَا قَضَى التَّثْوِيْبَ اَقْبَلَ حَتّٰى يَخْطِرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهٖ يَقُوْلُ اذْكُرْ كَذَا اذْكُرْ كَذَا لِمَا لَمْ يَكُنْ يَّذْكُرُ حَتّٰى يَظَلَّ الرَّجُلُ لَا يَدْرِیْ كَمْ صَلّٰى

باب ۳۹۶ رَفْعِ الصَّوْتِ بِالنِّدَآءِ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اَذِّنْ اَذَانًا سَمْحًا وَّاِلَّا فَاعْتَزِلْنَا ۔

۵۷۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ صَعْصَعَةَ الْاَنْصَارِیِّ ثُمَّ الْمَازِنِیِّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَا سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِیَّ قَالَ لَهٗ اِنِّیْ اَرَاكَ

انہوں نے تجویز کی کہ نماز کے وقت کی کوئی ایسی علامت مقرر کریں جس سے وہ پہچان لیا کریں (کہ اب نماز ہو رہی ہے)، لہذا بعض نے کہا کہ آگ روشن کر دیں یا ناقوس بجا دیں تو بلال کو حکم دیا گیا کہ وہ اذان (میں) جفت (کلمات) کہیں اور اقامت (میں) طاق۔

قد قامت الصلوٰۃ کے علاوہ اقامت کے الفاظ ایک ایک بار کہنے کا بیان۔

علی بن عبداللہ، اسمٰعیل بن ابراہیم، خالد حذاء، ابوقلابہ، انسؓ روایت کرتے ہیں کہ بلال کو یہ حکم دیا گیا تھا کہ وہ اذان (میں) جفت (کلمات) کہیں اور اقامت (میں) طاق، اسمٰعیل (راوی حدیث) کہتے ہیں میں نے ایوب سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے کہا ہاں، اقامت اکہری ہونی چاہیے البتہ قد قامت الصلوٰۃ (دو مرتبہ کہا جائے)

اذان کہنے کی فضیلت کا بیان۔

عبداللہ بن یوسف، مالک، ابوالزناد، اعرج، ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کی اذان کہی جاتی ہے تو شیطان پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہے (اور مارے خوف کے) وہ گوز مارتا جاتا ہے اور اس حد تک بھاگتا چلا جاتا ہے کہ اذان کی آواز نہ سنے، جب اذان ختم ہو جاتی ہے تو واپس آ جاتا ہے یہانتک جب نماز کی اقامت کہی جاتی ہے تو پھر پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہے حتی کہ جب اقامت ختم ہو جاتی ہے تو پھر واپس آ جاتا ہے تاکہ آدمی کے دل میں وسوسے ڈالے، کہتا ہے کہ فلاں بات یاد کر فلاں بات یاد کر وہ (تمام) باتیں جو اسکو یاد نہ تھیں (یاد دلاتا ہے)، یہانتک کہ آدمی بھول جاتا ہے کہ اس نے کس قدر نماز پڑھی۔

اذان میں آواز بلند کرنے کا بیان، اور حضرت عمر بن عبدالعزیز نے (اپنے موذن سے) کہا تھا کہ صاف اور سیدھی سیدھی اذان کہو ورنہ دور ہو جاؤ۔

عبداللہ بن یوسف، مالک، عبدالرحمن بن عبداللہ بن عبدالرحمن بن صعصعہ انصاری مازنی، عبداللہ بن عبدالرحمن روایت کرتے ہیں کہ ان سے ابوسعید خدریؓ نے کہا کہ میں تم کو دیکھتا ہوں کہ تم بکریوں اور جنگل کو پسند کرتے ہو تو میری ایک نصیحت کو یاد رکھنا کہ

ذ کما قال ⁂

کتاب الاذان

باب ۳۹۲ بدء الاذان وقوله تعالیٰ اذا نادیتم الی الصلوٰۃ اتخذوھا ھزوا ولعبا ذلک بانھم قوم لا یعقلون وقوله اذا نودی للصلوٰۃ من یوم الجمعة ⁂

۵۷۲ حدثنا عمران بن میسرة قال حدثنا عبد الوارث قال حدثنا خالد عن ابی قلابة عن انس قال ذکروا النار والناقوس فذکروا الیھود والنصاریٰ فامر بلال ان یشفع الاذان وان یوتر الاقامة ⁂

۵۷۱ حدثنا محمود بن غیلان قال حدثنا عبد الرزاق قال اخبرنا ابن جریج قال اخبرنی نافع ان ابن عمر کان یقول کان المسلمون حین قدموا المدینة یجتمعون فیتحینون الصلوٰۃ لیس ینادی لھا فتکلموا یوما فی ذلک فقال بعضھم اتخذوا ناقوسا مثل ناقوس النصاریٰ وقال بعضھم بل بوقا مثل قرن الیھود فقال عمر اولا تبعثون رجلا ینادی بالصلوٰۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یا بلال قم فناد بالصلوٰۃ۔

باب ۳۹۳ الاذان مثنیٰ مثنیٰ

۵۷ ۔ حدثنا سلیمان ابن حرب قال حدثنا حماد بن زید عن سماک بن عطیة عن ایوب عن ابی قلابة عن انس قال امر بلال ان یشفع الاذان وان یوتر الاقامة الا الاقامة ⁂

۵۷ ۔ حدثنا محمد ھو ابن سلام قال حدثنا عبد الوھاب الثقفی قال حدثنا خالد ن الحذاء عن

کچھ بیان کیا ہو) ⁂

اذان کا بیان

اذان کی ابتدا کا بیان، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اور جب تم نماز کیلئے اعلان کرتے ہو تو وہ اس سے ہنسی مذاق کرتے ہیں یہ اس سبب سے کہ وہ نادان لوگ ہیں" اور اللہ تعالیٰ کا قول جب جمعہ کے دن نماز (جمعہ) کی اذان دی جائے۔

عمران بن میسرہ، عبدالوارث، خالد، ابوقلابہ انس رضی روایت کرتے ہیں کہ (نماز کے اعلان کیلئے) لوگوں نے آگ اور ناقوس تجویز کیا، پھر یہود و نصاریٰ کی طرف ذہن منتقل ہو گیا (کہ یہ باتیں وہ لوگ کرتے ہیں) تب بلال کو حکم دیا گیا کہ اذان کے کلمات دو دو مرتبہ کہیں اور اقامت کے ایک ایک مرتبہ

محمود بن غیلان، عبدالرزاق، ابن جریج، نافع، ابن عمر رضی روایت کرتے ہیں کہ مسلمان جب مدینہ آئے تھے تو نماز کیلئے نماز کے وقت کا اندازہ کر کے جمع ہو جاتے تھے، اس وقت تک نماز کیلئے اعلان نہ ہوتا تھا، ایک دن مسلمانوں نے اس بارے میں گفتگو کی (کہ کوئی اعلان ضرور ہونا چاہیے) بعض نے کہا کہ نصاریٰ کے ناقوس کی طرح ناقوس بنالو اور بعض نے کہا کہ نہیں یہود کی طرح کے سنکھ کی طرح ایک سنکھ بنالو، عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کیوں نہیں ایک آدمی کو مقرر کر دیتے کہ وہ الصلوٰۃ (الصلوٰۃ) پکار دیا کرے پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلال اٹھو اور نماز کی اطلاع کر دیا کرو۔

اذان کے الفاظ دو، دو بار کہنے کا بیان

سلیمان بن حرب، حماد بن زید، سماک بن عطیہ، ایوب ابوقلابہ، انس رضی روایت کرتے ہیں کہ بلال رضی کو یہ حکم دیا گیا تھا کہ اذان (میں) جفت (کلمات) کہیں اور اقامت (میں سوائے قد قامت الصلوٰۃ کے طاق کہیں،

محمد بن سلام، عبدالوہاب ثقفی، خالد حذاء، ابوقلابہ انس بن مالک رضی روایت کرتے ہیں کہ جب لوگ زیادہ (مسلمان) ہوئے تو

۵۷۲ - حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ
سُلَيْمَانَ ثَنَا اَبِي قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ
الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ اَنَّ اَصْحَابَ الصُّفَّةِ كَانُوا
اُنَاسًا فُقَرَاءَ وَاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
مَنْ كَانَ عِنْدَهٗ طَعَامُ اثْنَيْنِ فَلْيَذْهَبْ بِثَالِثٍ وَّ
اِنْ اَرْبَعٌ فَخَامِسٌ اَوْ سَادِسٌ وَّاَنَّ اَبَا بَكْرٍ جَاءَ
بِثَلَاثَةٍ وَّانْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَشَرَةٍ
قَالَ فَهُوَ اَنَا وَاَبِي وَاُمِّي وَلَا اَدْرِي هَلْ قَالَ
وَامْرَاَتِي وَخَادِمٌ بَيْنَ بَيْتِنَا وَبَيْتِ اَبِي بَكْرٍ وَّاِنَّ
اَبَا بَكْرٍ تَعَشّٰى عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ
لَبِثَ حَيْثُ صُلِّيَتِ الْعِشَاءُ ثُمَّ رَجَعَ فَلَبِثَ
حَتّٰى تَعَشَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ
بَعْدَ مَا مَضٰى مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللّٰهُ قَالَتْ لَهُ امْرَاَتُهٗ
مَا حَبَسَكَ عَنْ اَضْيَافِكَ اَوْ قَالَتْ ضَيْفِكَ قَالَ اَوَمَا
عَشَّيْتِيْهِمْ قَالَتْ اَبَوْا حَتّٰى تَجِيْءَ قَدْ عُرِضُوْا
فَاَبَوْا قَالَ فَذَهَبْتُ اَنَا فَاخْتَبَاْتُ فَقَالَ يَا غُنْثَرُ
فَجَدَّعَ وَسَبَّ وَقَالَ كُلُوْا لَا هَنِيْئًا لَّكُمْ فَقَالَ وَاللّٰهِ
لَا اَطْعَمُهٗ اَبَدًا وَّاَيْمُ اللّٰهِ مَا كُنَّا نَاْخُذُ مِنْ لُّقْمَةٍ
اِلَّا رَبَا مِنْ اَسْفَلِهَا اَكْثَرُ مِنْهَا قَالَ شَبِعُوْا وَصَارَتْ
اَكْثَرَ مِمَّا كَانَتْ قَبْلَ ذٰلِكَ فَنَظَرَ اِلَيْهَا اَبُوْ بَكْرٍ
فَاِذَا هِيَ كَمَا هِيَ اَوْ اَكْثَرُ فَقَالَ لِامْرَاَتِهٖ يَا اُخْتَ
بَنِيْ فِرَاسٍ مَا هٰذَا قَالَتْ لَا وَقُرَّةِ عَيْنِيْ لَهِيَ
الْاٰنَ اَكْثَرُ مِنْهَا قَبْلَ ذٰلِكَ بِثَلَاثِ مِرَارٍ
فَاَكَلَ مِنْهَا اَبُوْ بَكْرٍ وَّقَالَ اِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ مِنَ
الشَّيْطَانِ يَعْنِيْ يَمِيْنَهٗ ثُمَّ اَكَلَ مِنْهَا لُقْمَةً ثُمَّ حَمَلَهَا اِلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَصْبَحَتْ عِنْدَهٗ وَكَانَ
بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمٍ عَقْدٌ فَمَضَى الْاَجَلُ فَفَرَّقَنَا
اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا مَعَ كُلِّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ اُنَاسٌ اَللّٰهُ
اَعْلَمُ كَمْ مَّعَ كُلِّ رَجُلٍ فَاَكَلُوْا مِنْهَا اَجْمَعُوْنَ

ابو النعمان، معتمر بن سلیمان، سلیمان، ابو عثمان، عبدالرحمٰن
بن ابوبکر روایت کرتے ہیں کہ اصحاب صفہ غریب لوگ تھے اور نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرما دیا تھا کہ جس کے پاس دو آدمیوں کا کھانا ہو وہ تیسرے
کو (ان میں سے) لے جائے اور اگر چار کا ہو تو پانچواں (چھٹا ان میں سے
لے جائے) ابوبکر تین آدمی لے گئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم دس لے
گئے، عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ ہم تھے اور ہمارے باپ تھے اور ہماری ماں
تھیں اور میں نہیں جانتا کہ آیا انہوں نے یہ بھی کہا (یا نہیں) کہ ہماری
بی بی اور ہمارا خادم بھی تھا جو ہمارے گھر اور ابوبکرؓ کے گھر میں مشترک تھا (ایک
روز) ابوبکرؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں کھانا کھایا اور وہیں عشا
کی نماز ادا کی اس کے بعد بھی اتنے ٹھہرے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آرام
بھی فرما لیا، اسکے بعد اپنے گھر میں آئے، ان سے انکی بی بی نے کہا کہ تمہیں
تمہارے مہمانوں سے کس نے روک لیا، یا یہ کہا کہ تمہارے مہمان سے، وہ
بولے کیا تم نے انہیں کھانا نہیں کھلایا، انہوں نے کہا آپ کے آنے تک
ان لوگوں نے کھانے سے انکار کیا، کھانا انکے سامنے پیش کیا گیا تھا مگر
انہوں نے نہ مانا، عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ میں تو (مارے خوف کے) جا کر چھپ گیا (چنانچہ)
ابوبکرؓ نے (غصہ میں) غنثر (کہہ کر) اور بہت کچھ سخت سست مجھے کہہ ڈالا
اور کہا، تمہیں گوارا نہ ہو کھاؤ، اس کے بعد کہا کہ اللہ کی قسم! میں ہرگز
نہ کھاؤں گا، کہتے ہیں کہ خدا کی قسم! ہم جب کوئی لقمہ لیتے تھے تو اسکے نیچے اس
سے زیادہ بڑھ جاتا تھا، عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ مہمان سب آسودہ ہو گئے
اور کھانا جس قدر کہ پہلے تھا اس سے زیادہ رہ گیا تو ابوبکرؓ نے اسکی طرف دیکھا
وہ اسی قدر تھا جیسا کہ پہلے تھا یا اس سے بھی زیادہ تو اپنی بی بی سے کہا کہ
اے بنی فراس کی بہن! یہ کیا ماجرا ہے (وہ بولیں) کہ اپنی آنکھ کی ٹھنڈک
کی قسم یقیناً یہ اس وقت پہلے سے تگنا ہے، پھر اس میں سے ابوبکرؓ نے
کھایا اور کہا، یہ قسم شیطان ہی کی طرف سے تھی بالآخر اس میں سے ایک
لقمہ انہوں نے کھا لیا اس کے بعد اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اٹھا
لے گئے وہ صبح کو وہاں پہنچا اور ہمارے اور ایک قوم کے درمیان میں کچھ
عہد تھا، اس کی مدت گذر چکی تھی تو ہم نے بارہ آدمی علیحدہ علیحدہ کر دیئے
انمیں سے ہر ایک کے ساتھ کچھ کچھ آدمی تھے واللہ اعلم ہر شخص کے ساتھ کس
کس قدر آدمی تھے غرض اس کھانے سے سب نے کھا لیا، یا عبدالرحمٰن نے جیسا

دُنَا جَلِيسَهُ وَيَقْرَأُ مِنَ السِّتِّينَ إِلَى الْمِائَةِ

بَابُ ۳۹۰ السَّمَرِ فِي الْفِقْهِ وَالْخَيْرِ بَعْدَ الْعِشَاءِ

۵٦- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَنَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ انْتَظَرْنَا الْحَسَنَ وَرَاثَ عَلَيْنَا حَتَّى قَرُبْنَا مِنْ وَقْتِ قِيَامِهِ فَجَاءَ فَقَالَ دَعَانَا جِيرَانُنَا هَؤُلَاءِ ثُمَّ قَالَ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ نَظَرْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ حَتَّى كَانَ شَطْرُ اللَّيْلِ يَبْلُغُهُ فَجَاءَ فَصَلَّى لَنَا ثُمَّ خَطَبَنَا فَقَالَ أَلَا إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا ثُمَّ رَقَدُوا وَإِنَّكُمْ لَمْ تَزَالُوا فِي صَلَاةٍ مَا انْتَظَرْتُمُ الصَّلَاةَ قَالَ الْحَسَنُ وَإِنَّ الْقَوْمَ لَا يَزَالُونَ بِخَيْرٍ مَا انْتَظَرُوا الْخَيْرَ قَالَ قُرَّةُ هُوَ مِنْ حَدِيثِ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۵۷- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْعِشَاءِ فِي آخِرِ حَيَاتِهِ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَرَأَيْتَكُمْ لَيْلَتَكُمْ هَذِهِ فَإِنَّ رَأْسَ مِائَةِ سَنَةٍ لَا يَبْقَى مِمَّنْ هُوَ الْيَوْمَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَحَدٌ فَوَهِلَ النَّاسُ فِي مَقَالَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مَا يَتَحَدَّثُونَ فِي هَذِهِ الْأَحَادِيثِ عَنْ مِائَةِ سَنَةٍ وَإِنَّمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبْقَى مِمَّنْ هُوَ الْيَوْمَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ يُرِيدُ بِذَلِكَ أَنَّهَا تَخْرِمُ ذَلِكَ الْقَرْنَ

بَابُ ۳۹۱ السَّمَرِ مَعَ الْأَهْلِ وَالضَّيْفِ

پاس والے کو پہچان لیتا تھا اور اس میں آپ ساٹھ آیتوں سے سو آیتوں تک پڑھتے تھے۔

دین کے مسائل اور نیک بات کے متعلق عشاء کے بعد گفتگو کرنے کا بیان۔

عبداللہ بن صباح، ابو علی حنفی، قرہ بن خالد روایت کرتے ہیں کہ ہم حسن بصری کا انتظار کر رہے تھے انہوں نے آنے میں اتنی دیر کی کہ ان کے (مسجد سے) اٹھ جانے کا وقت قریب آگیا تب وہ آئے اور کہنے لگے کہ مجھے میرے پڑوسیوں نے بلا لیا تھا اس وجہ سے دیر ہوگئی، پھر انہوں نے بیان کیا کہ انس بن مالکؓ نے (مجھ سے) کہا کہ ہم نے ایک رات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کیا یہاں تک کہ نصف شب ہوگئی تب آپ تشریف لائے اور ہمیں نماز پڑھائی اس کے بعد آپ ہم سے خاطب ہو کر فرمایا کہ دیکھو لوگ نماز پڑھ چکے اور سو رہے اور تم برابر نماز میں رہے جبتک کہ تم نے نماز کا انتظار کیا اس حدیث کے پیش نظر خود حسن بصری کا یہ قول ہے کہ جبتک لوگ نیکی کے منتظر رہتے ہیں وہ اس نیکی کے کرنے کا ثواب پاتے رہتے ہیں، قرہ نے کہا ہے کہ حسن کا یہ قول انسؓ کی حدیث میں داخل ہے۔

ابو الیمان، شعیب، زہری، سالم بن عبداللہ بن عمر و ابوبکر بن ابی حثمہ، عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک مرتبہ) عشاء کی نماز اپنی اخیر زندگی میں پڑھی جب سلام پھیرا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور فرمایا کہ تم اپنی اس رات کے حال کے متعلق مجھ سے سنو! سو برس کے بعد جو شخص آج زمین کے اوپر ہے کوئی باقی نہ رہے گا (ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے (اس) ارشاد (کے سمجھنے) میں غلطی کی (اور سو برس کی توضیح کرنے میں دوسری باتوں کی طرف خیال دوڑانا شروع کر دیا (انہیں خیالوں کو) وہ (حدیث کی تفسیر میں) بیان کرتے ہیں حالانکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی فرمایا تھا کہ جو آج زمین کے اوپر موجود ہیں ان میں سے کوئی باقی نہ رہیگا مراد آپکی اس سے یہ تھی کہ یہ قرن گذر جائے گا۔

گھر والوں اور مہمانوں کے ساتھ عشاء کے بعد گفتگو کرنے کا بیان۔

صَلوٰةً وَّاحِدَةً عِشْرِيْنَ سَنَةً لَمْ يُعِدْ إِلَّا
تِلْكَ الصَّلوٰةَ الْوَاحِدَةَ ۔

۵۶۷ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ وَّمُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ قَالَا
حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَسِيَ صَلوٰةً فَلْيُصَلِّ
إِذَا ذَكَرَهَا لَا كَفَّارَةَ لَهَا إِلَّا ذٰلِكَ أَقِمِ الصَّلوٰةَ لِذِكْرِيْ
قَالَ مُوسَى قَالَ هَمَّامٌ سَمِعْتُهُ يَقُولُ بَعْدُ أَقِمِ الصَّلوٰةَ لِذِكْرِيْ
وَقَالَ حَبَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

بَابُ (۳۸۸) قَضَاءِ الصَّلَوَاتِ الْأُولٰى فَالْأُولٰى

۵۶۸ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا
هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى هُوَ ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ
عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَعَلَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ
يَسُبُّ كُفَّارَهُمْ فَقَالَ مَا كِدْتُ أُصَلِّي الْعَصْرَ حَتّٰى غَرَبَتِ
الشَّمْسُ قَالَ فَنَزَلْنَا بُطْحَانَ فَصَلّٰى بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ

بَابُ (۳۸۹) مَا يُكْرَهُ مِنَ السَّمَرِ بَعْدَ الْعِشَاءِ

السَّامِرُ مِنَ السَّمَرِ وَالْجَمِيْعُ السُّمَّارُ وَالسَّامِرُ
هٰهُنَا فِي مَوْضِعِ الْجَمِيْعِ ۔

۵۶۹ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ
حَدَّثَنَا عَوْفٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْمِنْهَالِ قَالَ
انْطَلَقْتُ مَعَ أَبِي إِلٰى أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ فَقَالَ لَهُ
أَبِي حَدِّثْنَا كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ قَالَ كَانَ يُصَلِّي الْهَجِيْرَ وَهِيَ الَّتِي
تَدْعُونَهَا الْأُولٰى حِيْنَ تَدْحَضُ الشَّمْسُ وَيُصَلِّي الْعَصْرَ
ثُمَّ يَرْجِعُ أَحَدُنَا إِلٰى أَهْلِهِ فِي أَقْصَى الْمَدِيْنَةِ وَالشَّمْسُ
حَيَّةٌ وَنَسِيْتُ مَا قَالَ فِي الْمَغْرِبِ قَالَ وَكَانَ
يَسْتَحِبُّ أَنْ يُؤَخِّرَ الْعِشَاءَ قَالَ وَكَانَ
يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيْثَ بَعْدَهَا
وَكَانَ يَنْفَتِلُ مِنْ صَلوٰةِ الْغَدَاةِ حِيْنَ يَعْرِفُ

ہے کہ جو شخص ایک نماز ترک کردے (اور بیس برس تک
کو ادا نہ کرے تب بھی) وہ صرف اسی نماز کا اعادہ کرے گا
ابو نعیم و موسیٰ بن اسمٰعیل، ہمام، قتادہ، انس بن مالکؓ
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جو
کسی نماز کو بھول جائے تو اسے چاہیے کہ جب یاد آئے تو
اس کا کفارہ یہی ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میری یاد کے
نماز قائم کرو اور حبان نے کہا کہ ہم سے ہمام نے ان سے قتادہ
اور ان سے انسؓ نے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
سے اسی کے مثل روایت کیا ہے۔

قضا نمازوں کو ترتیب کے ساتھ پڑھنے کا بیان

مسدد، یحییٰ، ہشام، یحییٰ بن ابی کثیر، ابوسلمہ، جابرؓ
کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ (غزوہ) خندق کے دن کفار قریش کو
لگے اور کہا کہ میں آفتاب غروب ہونے تک (انکی وجہ سے) عصر کی نماز نہ پڑھ
جابر کہتے ہیں پھر ہم لوگ (مقام) بطحان میں گئے تب آپ نے آفتاب
ہوجانے کے بعد نماز عصر پڑھی اسکے بعد مغرب کی نماز پڑھی

عشار کی نماز کے بعد باتیں کرنا مکروہ ہے (اس

ماخوذ ہے اور جمع سمار ہے اور سامر یہاں جمع
معنوں میں ہے)

مسدد، یحییٰ، عوف، ابو منہال روایت کرتے ہیں کہ
والد کے ساتھ ابو برزہ اسلمی کے پاس گیا، ان سے میرے والد نے
ہم سے بیان کیجئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرض نماز کو
پڑھتے تھے، وہ بولے ہجیر جسے تم پہلی نماز کہتے ہو آفتاب کے ڈھلتے ہی
کرتے تھے اور عصر کی نماز (ایسے وقت) پڑھتے تھے کہ جب
سے کوئی شخص (حضورؐ) کے ہمراہ نماز پڑھ کر حوالی مدینہ میں اپنے گھر
واپس جاتا تھا تو بھی آفتاب بالکل صاف ہوتا تھا ابو منہال کہتے
میں بھول گیا کہ مغرب کے بارے میں انہوں نے کیا کہا ابو برزہ کہتے ہیں
عشار کی نماز دیر میں پڑھنا پسند فرماتے تھے اور کہا کہ عشا سے پہلے
اور اس کے بعد بات کرنا مکروہ خیال فرماتے تھے اور صبح کی
فراغت کر کے) آپ ایسے وقت لوٹتے تھے کہ ہم میں سے ہر ایک

حدثنا قال كنا مع بريدة في يوم ذي غيم فقال بكروا بالصلوٰة فان النبي صلى الله عليه وسلم قال من ترك صلوٰة العصر حبط عمله

نے کہا کہ نماز سویرے پڑھ لو کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے نماز عصر چھوڑ دی تو سمجھ لو کہ اسکا (نیک) عمل ضائع ہو گیا

باب ۳۸۵ الاذان بعد ذهاب الوقت

وقت گذر جانے کے بعد نماز کیلیے اذان کہنے کا بیان

۵۶۵ - حدثنا عمران بن ميسرة قال حدثنا محمد بن فضيل قال حدثنا حصين عن عبد الله ابن ابي قتادة عن ابيه قال سرنا مع النبي صلى الله عليه وسلم ليلة فقال بعض القوم لو عرست بنا يا رسول الله قال اخاف ان تناموا عن الصلوٰة قال بلال انا اوقظكم فاضطجعوا واسند بلال ظهره الى راحلته فغلبته عيناه فنام فاستيقظ النبي صلى الله عليه وسلم وقد طلع حاجب الشمس فقال يا بلال اين ما قلت قال ما القيت على نومة مثلها قط قال ان الله قبض ارواحكم حين شاء وردها عليكم حين شاء يا بلال قم فاذن بالناس بالصلوٰة فتوضأ فلما ارتفعت الشمس وابياضت قام فصلى -

عمران بن میسرہ، محمد بن فضیل حصین، عبداللہ بن ابی قتادہ ابو قتادہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شب میں سفر کیا تو بعض لوگوں نے کہا کہ کاش آپ اخیر شب میں مع ہم سب لوگوں کے آرام فرماتے (تو کتنا اچھا ہوتا) آپ نے فرمایا کہ میں ڈرتا ہوں کہ کہیں تم نماز (فجر) سے غافل ہو کر) سو نہ جاؤ، بلال بولے کہ میں تم سب کو جگا دونگا، لہذا سب لوگ لیٹ رہے اور بلال اپنی پیٹھ اپنے اونٹ سے ٹیک کر بیٹھ گئے مگر ان پر بھی نیند غالب آگئی اور وہ بھی سو گئے (چنانچہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایسے وقت بیدار ہوئے کہ آفتاب کا کنارہ نکل آیا تھا، آپ نے فرمایا، اے بلال تمہارا کہنا کہاں گیا؟ انہوں نے عرض کیا کہ (یا رسول اللہ) ایسی نیند میرے اوپر کبھی مسلط نہ کی گئی (جیسی کہ آج مجھ پر طاری ہو گئی، آپ نے فرمایا یہ سچ ہے) اللہ نے تمہاری جانوں کو جس وقت چاہا قبض کر لیا اور جس وقت چاہا واپس کیا اے بلال اٹھو اور نماز کیلیے اذان دیدو، پھر آپ نے وضو فرمایا اور جب آفتاب بلند اور سفید ہو گیا آپ کھڑے ہو گئے اور نماز پڑھی۔

باب ۳۸۶ من صلى بالناس جماعة بعد ذهاب الوقت

اس شخص کا بیان جو وقت گذرنے کے بعد لوگوں کو جماعت سے نماز پڑھائے۔

۵۶۶ - حدثنا معاذ بن فضالة قال حدثنا هشام عن يحيى عن ابي سلمة عن جابر بن عبد الله ان عمر بن الخطاب رضي الله عنه جاء يوم الخندق بعد ما غربت الشمس فجعل يسب كفار قريش قال يا رسول الله ما كدت اصلي العصر حتى كادت الشمس تغرب قال النبي صلى الله عليه وسلم والله ما صليتها فقمنا الى بطحان فتوضأ للصلوٰة وتوضأنا لها فصلى العصر بعد ما غربت الشمس ثم صلى بعدها المغرب

معاذ بن فضالہ، ہشام، یحییٰ، ابو سلمہ، جابر بن عبداللہ روایت کرتے ہیں کہ (غزوہ) خندق میں آفتاب غروب ہونے کے بعد حضرت عمرؓ قریش کو برا بھلا کہتے ہوئے حضور انور کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگے کہ یا رسول اللہ میں نے عصر کی نماز ابھی تک نہیں پڑھی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ واللہ میں نے بھی عصر کی نماز نہیں پڑھی، پھر ہم سب (مقام) بطحان کی طرف متوجہ ہوئے آپ نے اور ہم سب نے (بھی) نماز کیلیے وضو کیا پھر آپ نے آفتاب غروب ہو جانے کے بعد پہلے عصر کی نماز پڑھی اس کے بعد مغرب کی ادا کی۔

باب ۳۸۷ من نسي صلوٰة فليصل اذا ذكر لا يعيد الا تلك الصلوٰة وقال ابراهيم من ترك

اس شخص کا بیان جو کسی نماز کو بھول جائے تو جس وقت یاد آئے پڑھ لے اور صرف اسی نماز کا اعادہ کرے ابراہیم نے کہا

وَلَا غُرُوبَهَا

بَاب ۳۸۳ مَا يُصَلَّى بَعْدَ الْعَصْرِ مِنَ الْفَوَائِتِ

وَنَحْوِهَا وَقَالَ كُرَيْبٌ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الْعَصْرِ الرَّكْعَتَيْنِ وَقَالَ شَغَلَنِي نَاسٌ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ۔

۵۶۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَيْمَنَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ قَالَتْ وَالَّذِي ذَهَبَ بِهِ مَا تَرَكَهُمَا حَتَّى لَقِيَ اللّٰهَ وَمَا لَقِيَ اللّٰهَ حَتَّى ثَقُلَ عَنِ الصَّلٰوةِ وَكَانَ يُصَلِّي كَثِيرًا مِنْ صَلٰوتِهِ قَاعِدًا تَعْنِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيهِمَا وَلَا يُصَلِّيهِمَا فِي الْمَسْجِدِ مَخَافَةَ أَنْ تُثْقِلَ عَلَى أُمَّتِهِ وَكَانَ يُحِبُّ مَا يُخَفِّفُ عَنْهُمْ۔

۵۶۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ابْنَ أُخْتِي مَا تَرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّجْدَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ عِنْدِي قَطُّ

۵۶۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَكْعَتَانِ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَعُهُمَا سِرًّا وَلَا عَلَانِيَةً رَكْعَتَانِ قَبْلَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَرَكْعَتَانِ بَعْدَ الْعَصْرِ

۵۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ رَأَيْتُ الْأَسْوَدَ وَمَسْرُوقًا شَهِدَا عَلَى عَائِشَةَ قَالَتْ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِينِي فِي يَوْمٍ بَعْدَ الْعَصْرِ إِلَّا صَلَّى رَكْعَتَيْنِ

بَاب ۳۸۴ التَّبْكِيرِ بِالصَّلٰوةِ فِي يَوْمِ غَيْمٍ

۵۶۴۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى هُوَ ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ أَنَّ أَبَا الْمَلِيحِ

اس کا تصدکرو۔

عصر کی نماز کے بعد قضا نمازیں اور اس کی مثل دوسری نمازوں کے پڑھنے کا بیان،

اور کریب نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر (کی نماز) کے بعد دو رکعتیں پڑھیں اور فرمایا کہ مجھے (قبیلہ) عبد القیس کے لوگوں نے ظہر کے بعد دو رکعتوں کا موقعہ نہ دیا۔

ابو نعیم، عبد الواحد بن ایمن، ایمن نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ اس کی قسم جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا سے لے گیا آپ نے اپنی وفات کے وقت تک عصر کے بعد دو رکعتیں ادا فرمانا کبھی نہیں چھوڑیں اور جب آپ اللہ سے ملے ہیں، اس وقت (بہ باعث ضعف عمر کے آپ کی یہ حالت تھی کہ آپ نماز سے تھک جاتے تھے اور آپ اپنی بہت سی نمازیں بیٹھ کر پڑھتے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں کو یعنی عصر کے بعد دو رکعتیں (ہمیشہ) پڑھا کرتے تھے، لیکن گھر ہی میں پڑھتے تھے اس خوف سے کہ آپ کی امت پر گراں نہ گذرے کیونکہ آپ وہی بات پسند فرماتے تھے جو آپ کی امت پر آسان ہو۔

مسدد، یحییٰ، ہشام، عروہ، روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اے میرے بھتیجے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کے بعد دو رکعتیں میرے ہاں کبھی ترک نہیں فرمائیں۔

موسیٰ بن اسمٰعیل، عبد الواحد، شیبانی، عبد الرحمٰن بن اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتوں کو پوشیدہ و آشکارا کبھی ترک نہ فرماتے تھے، دو رکعتیں صبح کی نماز سے پہلے اور دو رکعتیں عصر کی نماز کے بعد

محمد بن عرعرہ، شعبہ، ابو اسحٰق روایت کرتے ہیں کہ میں اسود اور مسروق کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اس قول کی گواہی دیتے ہوئے دیکھا کہ انہوں نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عصر کے بعد جس کسی دن میرے پاس آتے تھے تو دو رکعتیں ضرور ادا فرما لیا کرتے تھے

بادل کے دنوں میں نماز سویرے پڑھنے کا بیان۔

معاذ بن فضالہ، ہشام، یحییٰ بن ابی کثیر، ابو قلابہ، ابو الملیح روایت کرتے ہیں کہ ہم ایک دن بریدہ کے ہمراہ تھے یہ دن ابر کا تھا تو انہوں

يُفْضِيْ بِفَرْجِهٖ اِلَى السَّمَآءِ وَعَنِ الْمُنَابَذَةِ وَالْمُلَامَسَةِ۔

بَاب ۳۸۱ لَا تَتَحَرَّى الصَّلٰوةُ قَبْلَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ

۵۵۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَحَرّٰى اَحَدُكُمْ فَيُصَلِّيْ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَلَا عِنْدَ غُرُوْبِهَا۔

۵۵۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَطَاءُ بْنُ يَزِيْدَ الْجُنْدَعِيُّ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا صَلٰوةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغِيْبَ الشَّمْسُ۔

۵۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ حُمْرَانَ بْنَ اَبَانٍ يُحَدِّثُ عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّكُمْ لَتُصَلُّوْنَ صَلٰوةً لَقَدْ صَحِبْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَاَيْنَاهُ يُصَلِّيْهِمَا وَلَقَدْ نَهٰى عَنْهُمَا يَعْنِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ

۵۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ خُبَيْبٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوتَيْنِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ

بَاب ۳۸۲ مَنْ لَّمْ يَكْرَهِ الصَّلٰوةَ اِلَّا بَعْدَ الْعَصْرِ وَالْفَجْرِ رَوَاهُ عُمَرُ وَابْنُ عُمَرَ وَاَبُوْ سَعِيْدٍ وَّاَبُوْ هُرَيْرَةَ

۵۵۹۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اُصَلِّيْ كَمَا رَاَيْتُ اَصْحَابِيْ يُصَلُّوْنَ لَا اَنْهٰى اَحَدًا يُصَلِّيْ بِلَيْلٍ اَوْ نَهَارٍ مَا شَآءَ غَيْرَ اَنْ لَّا تَحَرَّوْا طُلُوْعَ الشَّمْسِ

کیلئے پردہ نہیں ہو سکتا اور بیع منابذہ اور ملامسہ سے۔

غروب آفتاب سے پہلے نماز کا قصد نہ کرے۔

عبداللہ بن یوسف، مالک، نافع، ابن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں سے کوئی شخص طلوع آفتاب کے وقت اور غروب آفتاب کے وقت نماز پڑھنے کا ارادہ نہ کرے۔

عبدالعزیز بن عبداللہ، ابراہیم بن سعد، صالح، ابن شہاب، عطاء بن یزید جندعی، ابو سعید خدریؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ صبح کی نماز کے بعد کوئی نماز (جائز) نہیں جبتک کہ آفتاب بلند نہ ہو جائے اور نہ عصر کی نماز کے بعد کوئی نماز (جائز) ہے یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو جائے۔

محمد بن ابان، غندر، شعبہ، ابو التیاح، حمران بن ابان معاویہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا (اے لوگو) تم ایک ایسی نماز پڑھتے ہو کہ ہم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اٹھانے کے باوجود آپ کو اسے پڑھتے نہیں دیکھا اور یقیناً آپ نے اس سے ممانعت فرمائی، یعنی عصر کے بعد دو رکعتیں۔

محمد بن سلام، عبدہ، عبیداللہ، خبیب، حفص بن عاصم ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو نمازوں سے ممانعت فرمائی ہے، فجر کے بعد آفتاب کے نکلنے تک اور عصر کے بعد آفتاب کے غروب ہونے تک۔

اس شخص کا بیان جس نے صرف عصر اور فجر (کے فرض) کے بعد نماز کو مکروہ سمجھا ہے اس کو عمر اور ابن عمر اور ابو سعید اور ابو ہریرہ نے روایت کیا ہے۔

ابو النعمان، حماد بن زید، ایوب، نافع، ابن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا، جیسے میں نے اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھتے دیکھا ہے اسی طرح میں ادا کرتا ہوں میں کسی کو منع نہیں کرتا کہ وہ دن رات میں جس قدر چاہے نماز پڑھے البتہ یہ ضرور کہتا ہوں کہ طلوع آفتاب (کے وقت) نماز پڑھنے کا قصد نہ کرو اور نہ غروب آفتاب کے وقت

فَقَدْ اَدْرَكَ الْعَصْرَ۔

کی نماز پالی۔

بَاب ۳۷۹ مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الصَّلٰوةِ رَكْعَةً

اس شخص کا بیان جس نے نماز کی ایک رکعت پائی۔

۵۵۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الصَّلٰوةِ فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلٰوةَ۔

عبداللہ بن یوسف، مالک، ابن شہاب، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص نماز کی ایک رکعت پالے تو اس نے (پوری) نماز پالی۔

بَاب ۳۸۰ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ

فجر کے بعد آفتاب بلند ہونے تک نماز پڑھنے کا بیان

۵۵۱۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ شَهِدَ عِنْدِيْ رِجَالٌ مَّرْضِيُّوْنَ وَاَرْضَاهُمْ عِنْدِيْ عُمَرُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَشْرُقَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ۔

حفص بن عمرو، ہشام، قتادہ، ابوالعالیہ، ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ میرے سامنے چند پسندیدہ لوگوں نے کہ ان میں سب سے زیادہ پسندیدہ میرے نزدیک عمرؓ تھے یہ بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز کے بعد آفتاب نکلنے سے پہلے اور عصر کے بعد غروب ہونے سے پہلے نماز پڑھنے کو منع فرمایا ہے

۵۵۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ اَبَا الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ نَاسٌ بِهٰذَا۔

مسدد، یحییٰ، شعبہ، قتادہ، ابوالعالیہ، حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے چند آدمیوں نے اس حدیث کو روایت کیا۔

۵۵۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ هِشَامٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحَرَّوْا بِصَلٰوتِكُمْ طُلُوْعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوْبَهَا قَالَ وَحَدَّثَنِي ابْنُ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَاَخِّرُوا الصَّلٰوةَ حَتّٰى تَرْتَفِعَ وَاِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَاَخِّرُوا الصَّلٰوةَ حَتّٰى تَغِيْبَ تَابَعَهٗ عَبْدَةُ۔

مسدد، یحییٰ بن سعید، ہشام، عروہ، ابن عمر روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنی نماز بوقت طلوع آفتاب کے وقت نہ پڑھو اور نہ غروب آفتاب کے وقت، عروہ کہتے ہیں مجھ سے ابن عمر نے (یہ بھی) کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب آفتاب کا کنارا نکل آئے تو آفتاب بلند ہونے تک نماز موقوف کر دو اور جب آفتاب کا کنارہ چھپ جائے تو جبتک پورا نہ چھپ جائے اس وقت تک نماز موقوف کردو عبدہ نے اس کے تابع حدیث روایت کی ہے۔

۵۵۴۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ اَبِيْ اُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعَتَيْنِ وَعَنْ لِبْسَتَيْنِ وَعَنْ صَلٰوتَيْنِ نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَعَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّآءِ وَعَنِ الْاِحْتِبَاءِ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ

عبید بن اسمٰعیل، ابواسامہ، عبیداللہ، خبیب بن عبدالرحمٰن حفص بن عاصم ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو قسم کی بیع اور دو قسم کے لباس اور دو نمازوں سے منع فرمایا، فجر کے بعد نماز پڑھنے سے جبتک کہ آفتاب اچھی طرح نہ نکل آئے اور عصر کے بعد (نماز سے) جبتک کہ (اچھی طرح) آفتاب غروب ہو جائے اور ایک کپڑے میں اشتمال صماء اور احتباء سے جو کہ پورے طور پر شرمگاہ

امٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو جَمْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

بَاب ٣٧٧ وَقْتِ الْفَجْرِ

٥٤ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ
قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ حَدَّثَهُ
هُمْ تَسَحَّرُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ
مُوا إِلَى الصَّلٰوةِ قُلْتُ كَمْ بَيْنَهُمَا قَالَ قَدْرُ خَمْسِينَ
سِتِّينَ يَعْنِي آيَةً -

٥٤ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ سَمِعَ رَوْحَ بْنَ
ادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ
لِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ
تَسَحَّرَا فَلَمَّا فَرَغَا مِنْ سَحُورِهِمَا قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى
الصَّلٰوةِ فَصَلَّى فَقُلْنَا لِأَنَسٍ كَمْ كَانَ بَيْنَ فَرَاغِهِمَا مِنْ سَحُورِهِمَا
وَدُخُولِهِمَا فِي الصَّلٰوةِ قَالَ قَدْرُ مَا يَقْرَأُ الرَّجُلُ خَمْسِينَ آيَةً

٥٤ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ عَنْ أَخِيهِ عَنْ
سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ يَقُولُ كُنْتُ
أَتَسَحَّرُ فِي أَهْلِي ثُمَّ تَكُونُ سُرْعَةٌ بِي أَنْ أُدْرِكَ صَلٰوةَ
الْفَجْرِ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

٥٤ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ
عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ
عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ كُنَّ نِسَاءُ الْمُؤْمِنَاتِ يَشْهَدْنَ
مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْفَجْرِ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوطِهِنَّ
ثُمَّ يَنْقَلِبْنَ إِلَى بُيُوتِهِنَّ حِينَ يَقْضِينَ الصَّلٰوةَ لَا يَعْرِفُهُنَّ أَحَدٌ مِنَ الْغَلَسِ

بَاب ٣٧٨ مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْفَجْرِ رَكْعَةً

٥٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ
بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ وَعَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ وَعَنِ الْأَعْرَجِ
يُحَدِّثُونَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الصُّبْحِ رَكْعَةً قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ
أَدْرَكَ الصُّبْحَ وَمَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ

عبداللہ، عبداللہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مثل روایت کیا ہے۔

نماز فجر کے وقت کا بیان

عمرو بن عاصم، ہمام، قتادہ، انس روایت کرتے ہیں کہ زید بن ثابت نے مجھ سے بیان کیا کہ صحابہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سحری کھائی اس کے بعد نماز کیلئے کھڑے ہو گئے، میں نے پوچھا کہ ان دونوں میں کتنا فصل تھا، زید نے کہا، پچاس یا ساٹھ آیت (کی تلاوت) کے اندازے پر۔

حسن بن صباح، روح بن عبادہ، سعید، قتادہ، انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور زید بن ثابت دونوں نے سحری کھائی، جب اپنی سحری سے فارغ ہو گئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز کیلئے کھڑے ہو گئے اور نماز پڑھی ہم لوگوں نے انس سے پوچھا کہ ان دونوں کے سحری سے فراغت کرنے اور نماز کے درمیان میں کس قدر فصل تھا انس نے کہا اس قدر کہ آدمی پچاس آیتیں پڑھ لے

اسمٰعیل بن ادریس، عبدالحمید بن ابی ادریس سلیمان، ابوحازم سہل بن سعدؓ روایت کرتے ہیں کہ میں اپنے گھر کے لوگوں میں بیٹھ کر سحری کھایا کرتا تھا پھر مجھے اس بات کی جلدی پڑ جاتی تھی کہ کسی طرح میں فجر کی نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ پڑھ لوں

یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، عروہ بن زبیر حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ ہم مسلمان عورتیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ فجر کی نماز میں اپنی چادروں میں لپٹ کر حاضر ہوتی تھیں جب نماز ختم کر چکتیں اور اپنے اپنے گھروں کی طرف لوٹ کر جاتیں تو کوئی شخص اندھیرے کے سبب سے انہیں پہچان نہ سکتا تھا۔

اس شخص کا بیان جو فجر کی ایک رکعت پائے۔

عبداللہ بن مسلمہ، مالک، زید بن اسلم، عطاء بن یسار، بسر بن سعید، اعرج، ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص آفتاب کے نکلنے سے پہلے صبح کی ایک رکعت پالے (تو) اس نے صبح کی نماز پالی، اور جو کوئی آفتاب کے غروب ہونے سے پہلے عصر کی ایک رکعت پالے تو بیشک اس نے عصر

وَقَالَ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ أَنْ يُصَلُّوا هٰكَذَا۔

بَاب ٣٧٥ وَقْتِ الْعِشَاءِ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ

وَقَالَ أَبُو بَرْزَةَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَحِبُّ تَأْخِيرَهَا

٥٤١۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ الْمُحَارِبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَخَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ ثُمَّ صَلَّى ثُمَّ قَالَ قَدْ صَلَّى النَّاسُ وَنَامُوا أَمَا إِنَّكُمْ فِي صَلٰوةٍ مَا انْتَظَرْتُمُوهَا وَزَادَ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ سَمِعَ أَنَسًا كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ خَاتَمِهِ لَيْلَتَئِذٍ۔

بَاب ٣٧٦ فَضْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ

٥٤٢۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ قَالَ قَالَ لِي جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ نَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ أَمَا إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا لَا تُضَامُّونَ أَوْ لَا تُضَاهُونَ فِي رُؤْيَتِهِ فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تُغْلَبُوا عَلَى صَلٰوةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا فَافْعَلُوا ثُمَّ قَالَ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ زَادَ ابْنُ شِهَابٍ عَنْ إِسْمٰعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ عِيَانًا

٥٤٣۔ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو جَمْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مُوسٰى عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى الْبَرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَقَالَ ابْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ قَيْسٍ أَخْبَرَهُ بِهٰذَا۔

٥٤٤۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا

فرمایا کہ اگر میں اپنی امت پر گراں نہ سمجھتا تو بیشک انہیں حکم کہ وہ (عشاء کی نماز) اسی طرح (یعنی اسی وقت) پڑھا کریں

عشاء کا وقت آدھی رات تک ہے اور ابو برزہ کا

ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کی تاخیر کو بہتر سمجھتے تھے

عبدالرحیم محاربی، زائدہ، حمید طویل، انس رضی اللہ عنہ روایت ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز میں (ایک مرتبہ شب تک تاخیر فرمائی، اس کے بعد نماز پڑھی اور فرمایا کہ لوگ پڑھ کر سو رہے اور تم نماز میں رہے جبتک کہ تم نے اسکا انتظ ابن ابی مریم نے اتنی بات زیادہ روایت کی ہے، وہ کہتے ہیں یحییٰ بن ایوب نے کہا وہ کہتے ہیں مجھ سے حمید نے بیان کیا انس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ گویا میں اس شب میں آپ کی انگوٹھی کو دیکھ رہا ہوں۔

نماز فجر کی فضیلت کا بیان۔

مسدد، یحییٰ، اسمٰعیل، قیس، جریر بن عبداللہ روایت ہیں کہ ہم (ایک مرتبہ) شب بدر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ آپ نے چاند کی طرف نظر فرمائی اور فرمایا، سنو، عنقریب تم پروردگار کو بے شک و شبہ اسی طرح دیکھو گے جس طرح (اس اس (چودھویں رات کے) چاند کو دیکھ رہے ہو، لہٰذا اگر تم کہ طلوع آفتاب سے قبل کی نماز پر (شیطان سے) مغلوب ہو تو پھر آپ نے فرمایا فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ امام بخاری کہتے ہیں کہ ابن شہاب نے اسمٰعیل سے انہوں نے انہوں نے جریر سے اتنے لفظ زیادہ روایت کیے ہیں کہ عنق اپنے پروردگار کو علانیہ دیکھو گے۔

ہدبہ بن خالد، ہمام، ابو جمرہ، ابوبکر بن ابی موسیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص دو ٹھنڈی نمازیں پڑھ لے گا وہ جنت میں داخل ابن رجاء نے کہا کہ ہم سے ہمام نے بواسطہ ابو جمرہ اور ابوبکر بن قیس نے اس کو بیان کیا۔

ہم سے اسحٰق نے بواسطہ حبان، ہمام، ابو جمرہ، ابوبکر

النساء والصبيان فخرج فقال ما ينتظرها من أهل الأرض أحد غيركم قال ولا يصلى يومئذ إلا بالمدينة قال وكانوا يصلون فيما بين أن يغيب الشفق إلى ثلث الليل الأول۔

۵۴۲۔ حدثنا محمود قال حدثنا عبد الرزاق قال أخبرنا ابن جريج قال أخبرني نافع قال حدثنا عبد الله بن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم شغل عنها ليلة فأخرها حتى رقدنا في المسجد ثم استيقظنا ثم رقدنا ثم استيقظنا ثم خرج علينا النبي صلى الله عليه وسلم ثم قال ليس أحد من أهل الأرض ينتظر الصلوة غيركم وكان ابن عمر لا يبالي أقدمها أم أخرها إذا كان لا يخشى أن يغلبه النوم عن وقتها وكان يرقد قبلها قال ابن جريج قلت لعطاء فقال سمعت ابن عباس يقول أعتم رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلة بالعشاء حتى رقد الناس واستيقظوا ورقدوا واستيقظوا فقام عمر بن الخطاب فقال الصلوة قال عطاء قال ابن عباس فخرج النبي صلى الله عليه وسلم كأني أنظر إليه الآن يقطر رأسه ماء واضعا يده على رأسه فقال لولا أن أشق على أمتي لأمرتهم أن يصلوها هكذا فاستثبت عطاء كيف وضع النبي صلى الله عليه وسلم على رأسه يده كما أنبأه ابن عباس فبدد لي عطاء بين أصابعه شيئا من تبديد ثم وضع أطراف أصابعه على قرن الرأس ثم ضمها يمرها كذلك على الرأس حتى مست إبهامه طرف الأذن مما يلي الوجه الصدغ وناحية اللحية لا يقصر ولا يبطش إلا كذلك

اور فرمایا کہ اس نماز کا تمہارے سوا کوئی انتظار نہیں کرتا (ابوبردہ کہتے ہیں کہ اس وقت تک مدینہ کے سوا اور کہیں نماز نہ پڑھی جاتی تھی وہ کہتے ہیں کہ صحابہ عشاء کی نماز شفق کے غائب ہو جانے کے بعد رات کی پہلی تہائی تک پڑھ لیتے تھے۔

محمود، عبدالرزاق، ابن جریج، نافع، عبداللہ بن عمر روایت کرتے ہیں کہ رات رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو عشاء کے وقت کوئی ضرورت پیش آگئی اس وجہ سے آپ کو (عشاء) کی نماز میں تشریف لانے میں تاخیر ہو گئی، یہاں تک کہ ہم مسجد میں سو رہے، پھر جاگے پھر سو رہے، اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا کہ اس وقت زمین والوں میں سوا تمہارے کوئی (اس) نماز کا انتظار نہیں کر رہا ہے (اور ابن عمر کچھ پرواہ نہ کرتے تھے کہ عشاء کی نماز جلد پڑھ لیں یا دیر میں پڑھیں بشرطیکہ نماز کے فوت ہو جانے کا خطرہ نہ ہوتا اور کبھی وہ عشاء کے پہلے سو رہتے تھے)، ابن جریج کہتے ہیں کہ میں نے عطاء سے اس حدیث کو بیان کیا تو انہوں نے کہا کہ میں نے ابن عباس سے سنا وہ کہتے تھے کہ ایک شب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز میں اس حد تک تاخیر کر دی کہ لوگ سو رہے اور پھر جاگے اور پھر سو رہے اور پھر جاگے تو عمر بن خطاب کھڑے ہو گئے اور انہوں نے (جا کر آپ سے) کہا کہ نماز (تیار ہے)، عطاء کہتے ہیں کہ ابن عباس نے کہا پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے (گویا کہ میں آپ کی طرف) اس وقت دیکھ رہا ہوں کہ آپکے سر سے پانی ٹپک رہا ہے اور آپ اپنا ہاتھ سر پر رکھے ہوئے ہیں، آپنے فرمایا کہ اگر میں اپنی امت پر گراں نہ سمجھتا تو یقیناً انہیں حکم دیدیتا کہ عشاء کی نماز اسی طرح (اسی وقت پڑھا کریں)، (ابن جریج کہتے ہیں) پھر میں نے عطاء سے بطور تحقیق کے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ اپنے سر پر کس طرح رکھا تھا جیسا کہ ابن عباس نے انکو خبر دی تو عطاء نے میرے (دکھلانے کیلئے) اپنی انگلیوں کے درمیان میں کچھ تفریق کر دی اس کے بعد اپنی انگلیوں کے سرے سر کے ایک جانب پر رکھدیئے پھر انکو ملا کر اس طرح سر پر کھینچ لائے، یہاں تک کہ انکا انگوٹھا ان کے کان کی لو سے جو چہرہ کے قریب ہے، داڑھی کے کنارہ مل گیا آپ جب پانی بالوں سے نچوڑنے اور جلدی کرنا چاہتے تو اسی طرح فرمایا کرتے، آپنے

ذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ يَفْشُوَا الْاِسْلَامُ فَلَمْ يَخْرُجْ حَتّٰى قَالَ عُمَرُ نَامَ النِّسَآءُ وَالصِّبْيَانُ فَخَرَجَ فَقَالَ لِاَهْلِ الْمَسْجِدِ مَا يَنْتَظِرُهَا اَحَدٌ مِّنْ اَهْلِ الْاَرْضِ غَيْرُكُمْ۔

۵۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَآءِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ كُنْتُ اَنَا وَاَصْحَابِيَ الَّذِيْنَ قَدِمُوْا مَعِيَ فِي السَّفِيْنَةِ نُزُوْلًا فِيْ بَقِيْعِ بُطْحَانَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ فَكَانَ يَتَنَاوَبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ كُلَّ لَيْلَةٍ نَفَرٌ مِّنْهُمْ فَوَافَقْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَاَصْحَابِيْ وَلَهٗ بَعْضُ الشُّغْلِ فِيْ بَعْضِ اَمْرِهٖ فَاَعْتَمَ بِالصَّلٰوةِ حَتّٰى ابْهَارَّ اللَّيْلُ ثُمَّ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِهِمْ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهٗ قَالَ لِمَنْ حَضَرَهٗ عَلٰى رِسْلِكُمْ اَبْشِرُوْا اِنَّ مِنْ نِّعْمَةِ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اَنَّهٗ لَيْسَ اَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ يُصَلِّيْ هٰذِهِ السَّاعَةَ غَيْرُكُمْ اَوْ قَالَ مَا صَلّٰى هٰذِهِ السَّاعَةَ اَحَدٌ غَيْرُكُمْ لَا يَدْرِيْ اَيَّ الْكَلِمَتَيْنِ قَالَ قَالَ اَبُوْ مُوْسٰى فَرَجَعْنَا فَرِحٰى بِمَا سَمِعْنَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۳۷۳ مَا يُكْرَهُ مِنَ النَّوْمِ قَبْلَ الْعِشَآءِ

۵۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ نِ الْحَذَّاءُ عَنْ اَبِي الْمِنْهَالِ عَنْ اَبِيْ بَرْزَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَ الْعِشَآءِ وَالْحَدِيْثَ بَعْدَهَا

باب ۳۷۴ النَّوْمِ قَبْلَ الْعِشَآءِ لِمَنْ غُلِبَ۔

۵۳۹۔ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ اَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ اَعْتَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعِشَآءِ حَتّٰى نَادَاهُ عُمَرُ الصَّلٰوةَ

سے پہلے (کا ہے) (چنانچہ) آپ اس وقت نکلے جس وقت (حضرت عمر) (آپ سے آکر) کہا کہ عورتیں اور بچے سو چکے، آپ باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ زمین والوں میں سوا تمہارے کوئی اس نماز کا منتظر نہیں ہے۔

محمد بن علاء، ابو اسامہ، برید، ابو بردہ، حضرت ابو موسیٰ روایت کرتے ہیں کہ میں اور میرے وہ ساتھی جو کشتی میں میرے ہمراہ آئے تھے بقیع بطحان میں مقیم تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تھے تو ان میں سے ایک ایک آدمی نوبت بہ نوبت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتا جاتا تھا (ایک دن) ہم سب یعنی میں اور میرے ساتھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور آپ کو اپنے (کسی) کام میں (ایسی) مصروفیت تھی (عشاء کی) نماز میں آپ نے تاخیر کر دی یہاں تک کہ رات آدھی ہو گئی، اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور لوگوں کو نماز پڑھائی، جب آپ نماز ختم کر چکے تو جو لوگ وہاں موجود تھے ان سے فرمایا کہ ٹھہرو، خوش ہو جاؤ، کیونکہ تم پر اللہ کا یہ احسان ہے کہ تمہارے سوا کوئی آدمی اس وقت نماز نہیں پڑھتا یا یہ فرمایا کہ اس وقت میں تمہارے سوا کسی نے نماز نہیں پڑھی، معلوم نہیں آپ نے (ان دو جملوں میں سے) کیا فرمایا، ابو موسیٰ کہتے ہیں کہ ہم اس بات سے جو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ہم نے سنی خوش ہو کر لوٹے۔

عشاء کی نماز سے پہلے سونا (مکروہ ہے)

محمد بن سلام، عبدالوہاب ثقفی، خالد حذاء، ابو المنہال، ابو برزہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عشاء سے پہلے سونے کو اور اس کے بعد بات کرنے کو مکروہ خیال کرتے تھے۔

جس شخص پر نیند کا غلبہ ہو اس کے لئے عشاء سے پہلے سونے کا بیان۔

ایوب بن سلیمان، ابوبکر، سلیمان، صالح بن کیسان، ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز میں تاخیر کر دی یہاں تک کہ عمر نے آپ کو آواز دی کہ نماز (تیار ہے)، عورتیں اور بچے سو گئے، تب آپ باہر تشریف لائے

وعند الله والاختيار ان يقول العشاء لقوله تعالى ومن بعد صلوة العشاء ويذكر عن ابى موسى قال كنا نتناوب النبى صلى الله عليه وسلم عند صلوة العشاء فاعتم بها وقال ابن عباس وعائشة اعتم النبى صلى الله عليه وسلم بالعشاء وقال بعضهم عن عائشة اعتم النبى صلى الله عليه وسلم بالعتمة وقال جابر كان النبى صلى الله عليه وسلم يصلى العشاء وقال ابو برزة كان النبى صلى الله عليه وسلم يؤخر العشاء وقال انس اخر النبى صلى الله عليه وسلم العشاء الآخرة وقال ابن عمر وابو ايوب وابن عباس صلى النبى صلى الله عليه وسلم المغرب والعشاء۔

حدثنا عبدان قال اخبرنا عبد الله قال اخبرنا يونس عن الزهرى قال سالم اخبرنى عبد الله قال صلى لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلة صلوة العشاء وهى التى يدعو الناس العتمة ثم انصرف فاقبل علينا فقال ارايتكم ليلتكم هذه فان راس مائة سنة منها لا يبقى ممن هو اليوم على ظهر الارض احد۔

باب ٣٠١ وقت العشاء اذا اجتمع الناس او تاخروا

حدثنا مسلم بن ابراهيم قال حدثنا شعبة عن سعد بن ابراهيم عن محمد بن عمرو وهو ابن الحسن بن على بن ابى طالب قال سالنا جابر بن عبد الله عن صلوة النبى صلى الله عليه وسلم فقال كان النبى صلى الله عليه وسلم يصلى الظهر بالهاجرة والعصر والشمس حية والمغرب اذا وجبت والعشاء اذا كثر الناس عجل واذا قلوا اخر والصبح بغلس۔

باب ٣٠٢ فضل العشاء

حدثنا يحيى بن بكير قال حدثنا الليث عن عقيل عن ابن شهاب عن عروة ان عائشة اخبرته قالت اعتم رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلة بالعشاء

ہے امام بخاری کہتے ہیں کہ بہتر یہ ہے کہ عشاء کہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے "ومن بعد صلوٰۃ العشاء" ابو موسیٰ سے منقول ہے کہ انہوں نے کہا کہ (ہم) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عشاء کی نماز میں باری باری سے جاتے تھے (ایک مرتبہ) آپ نے اس کو عتمہ میں پڑھا۔ ابن عباسؓ اور حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز عتمہ میں پڑھی، ابو برزہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عشاء میں تاخیر کرتے تھے، انسؓ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک مرتبہ) پچھلی عشاء میں تاخیر فرما دی ابن عمر اور ابو ایوب اور ابن عباسؓ نے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب اور عشاء کی نماز پڑھی۔

عبدان، عبداللہ، یونس، زہری، سالم، عبداللہ (ابن عمرؓ) روایت کرتے ہیں کہ ایک شب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عشاء کی نماز پڑھائی اور یہ وہی نماز ہے جس کو لوگ عتمہ کہتے ہیں، نماز سے فارغ ہو کر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ میں تمہیں تمہاری اس شب کی خبر دوں، اس سے سو برس کے شروع پر جو لوگ زمین کے اوپر ہیں ان میں سے کوئی باقی نہ رہے گا۔

عشاء (کی نماز) کا وقت جب لوگ جمع ہو جائیں، تو پڑھنا، اگر دیر میں آئیں تو دیر کر کے پڑھنا۔

مسلم بن ابراہیم، شعبہ، سعد بن ابراہیم، محمد بن عمرو بن حسن بن علی بن ابی طالبؓ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے جابر بن عبداللہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی کیفیت پوچھی انہوں نے کہا کہ ظہر کی نماز آپ دوپہر میں پڑھتے تھے اور عصر کی ایسے وقت کہ آفتاب صاف ہوتا اور مغرب کی جب وہ غروب ہو جاتا اور عشاء کی نماز جب آدمی بہت ہو جاتے جلد پڑھ لیتے اور جب کم ہوتے تو دیر میں پڑھتے اور صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھتے،

نماز عشاء کی فضیلت کا بیان

یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، عروہ حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ ایک شب عشاء کی نماز میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک مرتبہ) تاخیر کر دی، یہ واقعہ اسلام کے پھیلنے

خديج يقول كنا نصلي المغرب مع النبي صلى الله عليه وسلم فينصرف أحدنا وإنه ليبصر مواقع نبله.

٥٣٠ - حدثنا محمد بن بشار قال حدثنا محمد بن جعفر قال حدثنا شعبة عن سعد عن محمد بن عمرو بن الحسن بن علي قال قدم الحجاج فسألنا جابر بن عبد الله فقال كان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي الظهر بالهاجرة والعصر والشمس نقية والمغرب إذا وجبت والعشاء أحيانا وأحيانا إذا رآهم اجتمعوا عجل وإذا رآهم أبطؤوا أخر والصبح كانوا أو كان النبي صلى الله عليه وسلم يصليها بغلس.

٥٣١ - حدثنا المكي بن إبراهيم قال حدثنا يزيد بن أبي عبيد عن سلمة قال كنا نصلي مع النبي صلى الله عليه وسلم المغرب إذا توارت بالحجاب.

٥٣٢ - حدثنا آدم قال حدثنا شعبة قال حدثنا عمرو بن دينار قال سمعت جابر بن زيد عن ابن عباس قال صلى النبي صلى الله عليه وسلم سبعا جميعا وثمانيا جميعا.

باب ٣٦٩ من كره أن يقال للمغرب العشاء

٥٣٣ - حدثنا أبو معمر هو عبد الله بن عمرو قال حدثنا عبد الوارث عن الحسين قال حدثنا عبد الله بن بريدة قال حدثني عبد الله المزني أن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يغلبنكم الأعراب على اسم صلاتكم المغرب قال ويقول الأعراب هي العشاء.

باب ٣٧٠ ذكر العشاء والعتمة ومن رآه واسعا

وقال أبو هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم أثقل الصلاة على المنافقين العشاء والفجر وقال لو يعلمون ما في العتمة والفجر

کی نماز پڑھتے تھے تو ہم میں سے ہر ایک (نماز پڑھ کے) ایسے وقت لوٹ آتا تھا کہ وہ اپنے تیر کے گرنے کے مقامات دیکھ سکتا تھا۔

محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، سعد، محمد بن عمرو بن حسن بن علی رض (ابن ابی طالب) روایت کرتے ہیں کہ حجاج نماز میں تاخیر کر دیتا تھا، ہم نے جابر بن عبداللہ سے (اس کی بابت) پوچھا انہوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز دوپہر کو پڑھتے تھے اور عصر کی ایسے وقت کہ آفتاب صاف ہوتا تھا اور مغرب جب آفتاب غروب ہو جاتا اور عشا کی کبھی کسی وقت کبھی کسی وقت جب آپ دیکھتے کہ لوگ جمع ہو گئے ہیں جلد پڑھ لیتے اور جب آپ دیکھتے کہ لوگوں نے دیر کی تو دیر میں پڑھتے اور صبح کی نماز وہ لوگ یا یہ کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اندھیرے میں پڑھتے تھے۔

مکی بن ابراہیم، یزید بن ابی عبید سلمہ (بن اکوع رض) روایت کرتے ہیں کہ آفتاب غروب ہوتے ہی ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مغرب کی نماز ادا کر لیا کرتے تھے۔

آدم، شعبہ، عمرو بن دینار، جابر بن زید، حضرت ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب اور عشاء کی سات رکعتیں ایک ساتھ پڑھیں اور (ظہر و عصر کی) آٹھ رکعتیں ایک ساتھ پڑھیں۔

اس شخص کا بیان جس نے اس کو مکروہ سمجھا ہے کہ مغرب کو عشاء کہا جائے۔

ابو معمر، عبداللہ بن عمر، عبدالوارث حسین، عبداللہ بن بریدہ، عبداللہ مزنی روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اعراب مغرب کی نماز کو عشاء کہتے ہیں کہیں ایسا نہ ہو کہ تم پر اس اصطلاح میں غالب آجائیں (لہٰذا تم غروب آفتاب کے بعد والی نماز کو مغرب اور اس کے بعد والی کو عشاء کہا کرو۔

عشاء اور عتمہ کا ذکر، اور جس نے عشاء اور عتمہ دونوں کہنا جائز خیال کیا ہے، اور ابوہریرہ رض نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ منافقین پر عشاء اور فجر کی نماز تمام نمازوں سے زیادہ گراں ہے اور فرمایا کہ کاش وہ جان لیں کہ عتمہ اور فجر میں کیا ثواب

أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّمَا بَقَاؤُكُمْ فِيمَا سَلَفَ قَبْلَكُمْ مِنَ الْأُمَمِ كَمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَى غُرُوبِ الشَّمْسِ وَأُوتِيَ أَهْلُ التَّوْرَاةِ التَّوْرَاةَ فَعَمِلُوا حَتَّى إِذَا انْتَصَفَ النَّهَارُ عَجَزُوا فَأُعْطُوا قِيرَاطًا قِيرَاطًا ثُمَّ أُوتِيَ أَهْلُ الْإِنْجِيلِ الْإِنْجِيلَ فَعَمِلُوا إِلَى صَلَاةِ الْعَصْرِ ثُمَّ عَجَزُوا فَأُعْطُوا قِيرَاطًا قِيرَاطًا ثُمَّ أُوتِينَا الْقُرْآنَ فَعَمِلْنَا إِلَى غُرُوبِ الشَّمْسِ فَأُعْطِينَا قِيرَاطَيْنِ قِيرَاطَيْنِ فَقَالَ أَهْلُ الْكِتَابَيْنِ أَيْ رَبَّنَا أَعْطَيْتَ هٰؤُلَاءِ قِيرَاطَيْنِ قِيرَاطَيْنِ وَأَعْطَيْتَنَا قِيرَاطًا قِيرَاطًا وَنَحْنُ كُنَّا أَكْثَرَ عَمَلًا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ أَجْرِكُمْ مِنْ شَيْءٍ قَالُوا لَا قَالَ فَهُوَ فَضْلِي أُوتِيهِ مَنْ أَشَاءُ۔

علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ تمہاری بقا ان امتوں کے مقابلہ میں جو تم سے پہلے گذر چکی ہیں ایسی ہے جیسے نماز عصر سے لیکر غروب آفتاب تک، کہ تورات والوں کو تورات دی گئی اور انہوں نے اس پر عمل کیا یہاں تک کہ دوپہر کا وقت آگیا تو وہ تھک گئے اور انہیں ایک ایک قیراط دیدیا گیا اسکے بعد انجیل والوں کو انجیل دی گئی اور انہوں نے عصر کی نماز تک کام کیا پھر وہ تھک گئے تو انہیں ایک ایک قیراط دیدیا گیا اس کے بعد ہم لوگوں کو قرآن دیا گیا اور ہم نے غروب آفتاب تک کام کیا، تو ہمیں دو دو قیراط دیے گئے، اس پر دونوں اہل کتاب نے کہا کہ اے ہمارے پروردگار تو نے ان لوگوں کو دو دو قیراط دیے اور ہمیں ایک ہی قیراط دیا حالانکہ ہم کام کے اعتبار سے زیادہ ہیں، اللہ عزوجل نے فرمایا کیا میں نے تمہاری مزدوری میں سے کچھ کم کیا وہ بولے نہیں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ میرا فضل ہے جسے میں چاہتا ہوں دیتا ہوں۔

ف: یہ امت محمدیہ پر خدا کا فضل و احسان ہے کہ اگلی امتوں کے مقابلہ میں کام کرنے کے مواقع کی کمی کے باوجود ثواب دوچند ہے۔

۵۲۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُسْلِمِينَ وَالْيَهُودِ وَالنَّصَارَى كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَأْجَرَ قَوْمًا يَعْمَلُونَ لَهُ عَمَلًا إِلَى اللَّيْلِ فَعَمِلُوا إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ فَقَالُوا لَا حَاجَةَ لَنَا إِلَى أَجْرِكَ فَاسْتَأْجَرَ آخَرِينَ فَقَالَ أَكْمِلُوا بَقِيَّةَ يَوْمِكُمْ وَلَكُمُ الَّذِي شَرَطْتُ فَعَمِلُوا حَتَّى إِذَا كَانَ حِينُ صَلَاةِ الْعَصْرِ قَالُوا لَكَ مَا عَمِلْنَا فَاسْتَأْجَرَ قَوْمًا فَعَمِلُوا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمْ حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ وَاسْتَكْمَلُوا أَجْرَ الْفَرِيقَيْنِ۔

ابو کریب، ابواسامہ، برید، ابوبردہ، ابوموسیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا مسلمانوں کی اور یہود و نصاریٰ کی ایسی مثال ہے کہ جیسے ایک شخص نے کچھ لوگوں کو مزدوری پر لیا تاکہ رات تک اس کا کام کریں، چنانچہ انہوں نے دوپہر تک کام کیا اور کہا کہ ہمیں تیری مزدوری کی کچھ حاجت نہیں، لہذا اس نے دوسرے لوگوں کو مزدوری پر لگالیا اور ان سے کہا کہ باقی دن اپنا پورا کرو اور جو کچھ میں نے مزدوری مقرر کی ہے تمہیں دوں گا، لہذا انہوں نے کام کیا یہاں تک کہ عصر کی نماز کا وقت آگیا ان لوگوں نے کہا کہ جو کچھ ہم نے کام کیا وہ تیرے لئے اتنا ہی ہے، پھر اس نے دوسرے لوگوں کو مزدوری پر لگالیا تو انہوں نے بقیہ دن کام کیا یہاں تک کہ آفتاب غروب ہوگیا اور ان لوگوں نے دونوں فریق کی (برابر) مزدوری پوری لے لی۔

بَابُ (۳۶۸) وَقْتِ الْمَغْرِبِ وَقَالَ عَطَاءٌ يَجْمَعُ الْمَرِيضُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ

مغرب کے وقت کا بیان، عطاء نے کہا ہے کہ بیمار مغرب اور عشاء کی نماز ساتھ پڑھ سکتا ہے۔

۵۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو النَّجَاشِيِّ اسْمُهُ عَطَاءُ بْنُ صُهَيْبٍ مَوْلَى رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ

محمد بن مہران، ولید، اوزاعی، ابوالنجاشی، عطاء بن صہیب (رافع بن خدیج کے آزاد کردہ غلام) روایت کرتے ہیں کہ میں نے رافع بن خدیج کو کہتے ہوئے سنا کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مغرب

بَكِّرُوْا بِصَلٰوةِ الْعَصْرِ فَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ

ہے کہ جو شخص عصر کی نماز چھوڑ دے تو سمجھو کہ اس کا نیک عمل ضائع ہو گیا۔

باب ٣٦٦ فَضْلِ صَلٰوةِ الْعَصْرِ

نماز عصر کی فضیلت کا بیان۔

٥٢٤۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ اِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةً فَقَالَ اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُّوْنَ فِيْ رُؤْيَتِهٖ فَاِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَا تُغْلَبُوْا عَلٰى صَلٰوةٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا فَافْعَلُوْا ثُمَّ قَرَأَ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ قَالَ اِسْمٰعِيْلُ افْعَلُوْا لَا تَفُوْتَنَّكُمْ

حمیدی، مروان، بن معاویہ، اسمٰعیل، قیس، جریر بن عبداللہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ نے چاند کی طرف نظر فرمائی اور فرمایا کہ تم اپنے پروردگار کو یقیناً اسی طرح دیکھو گے جیسے اس چاند کو دیکھ رہے ہو، اس کے دیکھنے میں شک نہ کرو گے لہذا اگر تم یہ کر سکتے ہو کہ طلوع آفتاب سے پہلے کی نماز پر (شیطان غالب آکر) ادا کر لیا کرو تو (ضرور) کرو، پھر آپ نے فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ تلاوت فرمائی۔

٥٢٥۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتَعَاقَبُوْنَ فِيْكُمْ مَلٰٓئِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلٰٓئِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَجْتَمِعُوْنَ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِيْنَ بَاتُوْا فِيْكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِيْ فَيَقُوْلُوْنَ تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ وَاَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ۔

عبداللہ بن یوسف، مالک، ابوالزناد، اعرج، ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شب و روز میں فرشتوں کی ڈیوٹیاں بدلتی رہتی ہیں اور یہ سب فجر اور عصر کی نماز میں مجتمع ہوتے ہیں، جو فرشتے رات کو تمہارے پاس رہے ہیں (آسمان پر چڑھ جاتے ہیں) تو ان سے ان کا پروردگار پوچھتا ہے حالانکہ وہ خود اپنے بندوں سے خوب واقف ہے کہ تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا، وہ کہتے ہیں کہ ہم نے انہیں نماز پڑھتے ہوئے چھوڑا اور (جب ہم) ان کے پاس پہنچے تھے (تب بھی) وہ نماز پڑھ رہے تھے۔

باب ٣٦٧ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الْعَصْرِ قَبْلَ الْغُرُوْبِ

اس شخص کا بیان جو غروب آفتاب سے پہلے عصر کی ایک رکعت پائے۔

٥٢٦۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَدْرَكَ اَحَدُكُمْ سَجْدَةً مِّنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَلْيُتِمَّ صَلٰوتَهٗ وَاِذَا اَدْرَكَ سَجْدَةً مِّنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَلْيُتِمَّ صَلٰوتَهٗ۔

ابونعیم، شیبان، یحییٰ، ابوسلمہ، ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی شخص کو نماز عصر کی ایک رکعت آفتاب کے غروب ہونے سے پہلے مل گئی تو باقی نماز اسے پوری کر لینا چاہئے اور جب نماز فجر کی ایک رکعت طلوع آفتاب سے پہلے مل گئی تو باقی نماز (اسی طرح) پوری کر لینا چاہئے۔

ف:۔ احناف کے نزدیک فجر کی ایک رکعت طلوع آفتاب سے پہلے پائے تو نماز فاسد ہو جائے گی اور اگر عصر کی ایک رکعت غروب آفتاب سے پہلے پائے تو نماز فاسد نہ ہوگی تفصیل اس کی کتب فقہ میں مع دلیل مذکور ہے۔

٥٢٧۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ

عبدالعزیز بن عبداللہ، ابراہیم، ابن شہاب، سالم بن عبداللہ ابن عمرؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ

۵١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ
سْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
لَ كُنَّا نُصَلِّى الْعَصْرَ ثُمَّ يَخْرُجُ الْاِنْسَانُ اِلٰى بَنِىْ عَمْرِو
عَوْفٍ فَيَجِدُهُمْ يُصَلُّوْنَ الْعَصْرَ۔

عبداللہ بن مسلمہ، مالک، اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ، انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ ہم عصر کی نماز پڑھ چکے ہوتے تھے اس کے بعد آدمی بنی عمرو بن عوف کے قبیلے تک جاتا تو انہیں نماز عصر پڑھتے ہوئے پاتا۔

۵١ - حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ
لَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ سَمِعْتُ
اُمَامَةَ يَقُوْلُ صَلَّيْنَا مَعَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الظُّهْرَ
ثُمَّ خَرَجْنَا حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَوَجَدْنَاهُ يُصَلِّى
عَصْرَ فَقُلْتُ يَا عَمِّ مَا هٰذِهِ الصَّلٰوةُ الَّتِىْ صَلَّيْتَ قَالَ الْعَصْرُ
هٰذِهِ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِىْ كُنَّا نُصَلِّىْ مَعَهٗ

ابن مقاتل، عبداللہ، ابوبکر بن عثمان بن سہیل بن حنیف ابوامامہؓ روایت کرتے ہیں کہ ہم عمر بن عبدالعزیز کے ہمراہ ظہر کی نماز پڑھ کر باہر نکلے اور انس بن مالک کے پاس گئے تو انہیں نماز عصر پڑھتے ہوئے پایا، میں نے کہا کہ اے میرے چچا! یہ کونسی نماز آپنے پڑھی، انہوں نے کہا عصر، یہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا وقت ہے جو ہم آپ کے ہمراہ پڑھا کرتے تھے۔

۵١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا
لِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّى
عَصْرَ ثُمَّ يَذْهَبُ الذَّاهِبُ مِنَّا اِلٰى قُبَاءٍ فَيَاْتِيْهِمْ
الشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ۔

عبداللہ بن یوسف، مالک، ابن شہاب، انسؓ بن مالک روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ عصر کی نماز پڑھ چکتے تھے اس کے بعد ہم میں سے جانے والا (مقام) قبا تک جاتا اور اس کے پاس ایسے وقت پہنچ جاتا تھا کہ آفتاب بلند ہوتا تھا۔

۵٢ - حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ
زُّهْرِىِّ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
لَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّى الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ
فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ اِلَى الْعَوَالِىْ فَيَاْتِيْهِمْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ وَ
مِنَ الْعَوَالِىْ مِنَ الْمَدِيْنَةِ عَلٰى اَرْبَعَةِ اَمْيَالٍ اَوْ نَحْوِهٖ۔

ابوالیمان، شعیب، زہری، انس بن مالک روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز ایسے وقت پڑھتے تھے کہ آفتاب بلند اور تیز ہوتا تھا پھر جانے والا عوالی تک جاتا تھا اور ان لوگوں کے پاس ایسے وقت پہنچ جاتا تھا کہ آفتاب بلند ہوتا تھا، عوالی کے بعض مقامات مدینہ سے چار میل پر یا اس کے قریب تھے۔

باب ٣٦٤ اِثْمِ مَنْ فَاتَتْهُ الْعَصْرُ

اس شخص کو (کتنا گناہ ہے) جس کی نماز عصر جاتی رہے

۵٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا
لِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِىْ تَفُوْتُهٗ صَلٰوةُ الْعَصْرِ
كَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلَهٗ وَمَالَهٗ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ يَتِرَكُمْ وَتَرْتُ
رَّجُلَ قَتَلْتَ لَهٗ قَتِيْلًا اَوْ اَخَذْتَ مَالَهٗ۔

عبداللہ بن یوسف، مالک، نافع، عبداللہ بن عمر روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کی نماز عصر جاتی رہے ایسا ہے کہ گویا اس کے اہل و مال ضائع ہو گئے (امام بخاری کہتے ہیں یَتِرَکُمْ۔ وَتَرْتُ الرَّجُلَ سے ماخوذ ہے اور یہ اس وقت بولتے ہیں جب تم کسی کے عزیز کو قتل کر دو یا اسکا مال ضائع ہو جائے)

باب ٣٦٥ اِثْمِ مَنْ تَرَكَ الْعَصْرَ

اس شخص کا گناہ جو نماز عصر کو چھوڑ دے۔

۵٢ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا
هِشَامٌ قَالَ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِى
الْمَلِيْحِ قَالَ كُنَّا مَعَ بُرَيْدَةَ فِىْ غَزْوَةٍ فِىْ يَوْمٍ ذِىْ غَيْمٍ فَقَالَ

مسلم بن ابراہیم، ہشام، یحییٰ بن ابی کثیر، ابوقلابہ، ابوملیح روایت کرتے ہیں کہ ہم کسی غزوہ میں ابر کے دن بریدہ کے ہمراہ تھے تو انہوں نے کہا کہ عصر کی نماز سویرے پڑھ لو اس لئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

ثمانیا الظهر والعصر والمغرب والعشاء فقال أیوب لعله في ليلة مطيرة قال عسى.

باب ۳۶۳ وقت العصر

۵۱۴ - حدثنا إبراهيم بن المنذر قال حدثنا أنس بن عياض عن هشام عن أبيه أن عائشة قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي العصر والشمس لم تخرج من حجرتها.

۵۱۵ - حدثنا قتيبة قال حدثنا الليث عن ابن شهاب عن عروة عن عائشة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى العصر والشمس في حجرتها لم يظهر الفيء من حجرتها.

۵۱۶ - حدثنا أبو نعيم قال حدثنا ابن عيينة عن الزهري عن عروة عن عائشة قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي صلوة العصر والشمس طالعة في حجرتي ولم يظهر الفيء بعد قال أبو عبد الله وقال مالك ويحيى بن سعيد وشعيب وابن أبي حفصة والشمس قبل أن تظهر.

۵۱۷ - حدثنا محمد بن مقاتل قال أخبرنا عبد الله قال أخبرنا عوف عن سيار بن سلامة قال دخلت أنا وأبي على أبي برزة الأسلمي فقال له أبي كيف كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي المكتوبة فقال كان يصلي الهجير التي تدعونها الأولى حين تدحض الشمس ويصلي العصر ثم يرجع أحدنا إلى رحله في أقصى المدينة والشمس حية ونسيت ما قال في المغرب وكان يستحب أن يؤخر من العشاء التي تدعونها العتمة وكان يكره النوم قبلها والحديث بعدها وكان ينفتل من صلوة الغداة حين يعرف الرجل جليسه ويقرأ بالستين إلى المائة.

پڑھیں، تو ایوب نے (جابر سے) کہا کہ شاید یہ بارش والی رات ہوا ہوگا، جابر نے کہا کہ شاید۔

وقت عصر کا بیان

ابراہیم بن منذر، انس بن عیاض، ہشام بن عروہ، عروہ حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز ایسے وقت پڑھتے تھے کہ آفتاب ان کے حجرے سے باہر نہ نکلا ہوتا تھا۔

قتیبہ، لیث، ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز ایسے وقت پڑھی کہ آفتاب ان کے حجرے میں ہوتا تھا اور سایہ ان کے حجرے سے بلند ہوتا تھا۔

ابو نعیم، ابن عیینہ، زہری، عروہ، حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز ایسے وقت پڑھا کرتے تھے کہ آفتاب میرے حجرے میں ہوتا تھا اور ہنوز سایہ بلند ہوا ہوتا تھا امام بخاریؒ نے کہا کہ مالک و یحییٰ بن سعید، شعیب اور ابن ابی حفصہ نے بایں لفظ روایت کیا والشمس قبل أن تظهر

محمد بن مقاتل، عبداللہ، عوف، سیار بن سلامہ روایت کرتے ہیں کہ میں اور میرے والد ابو برزہ اسلمی کے پاس گئے، ان سے میرے والد نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرض نماز کس طرح پڑھتے تھے، انہوں نے کہا ہجر (یعنی ظہر) جس کو تم اولیٰ کہتے ہو اس وقت پڑھتے تھے جب آفتاب ڈھل جاتا اور عصر ایسے وقت پڑھتے کہ ہم میں سے کوئی (اس کے بعد) اپنی اقامت گاہ جو مدینہ کے حاشیہ پر ہوتی تھی واپس پہنچ جاتا اور آفتاب تیز ہوتا تھا (سیار کہتے ہیں) اور میں بھول گیا کہ مغرب کے بارہ میں ابو برزہ نے کیا کہا، اور آپ کو یہ پسند تھا کہ عشاء جس کو تم (عتمہ کہتے ہو) دیر کر کے پڑھیں اور اس سے پہلے سونے کو اور اس کے بعد بات کرنے کو برا جانتے تھے اور صبح کی نماز سے (فراغت پاکر) ایسے وقت لوٹتے تھے کہ آدمی اپنے پاس والے کو پہچان لیتا اور (صبح کی نماز میں) آپ ساٹھ سے سو تک آیتیں پڑھتے تھے۔

سَکَتَ ثُمَّ قَالَ عُرِضَتْ عَلَیَّ الْجَنَّۃُ وَالنَّارُ اٰنِفًا فِیْ عُرْضِ ھٰذَا الْحَائِطِ فَلَمْ اَرَ کَالْخَیْرِ وَالشَّرِّ

بنی ہیں، اس وقت آپ ساکت ہوگئے اس کے بعد فرمایا کہ جنت اور دوزخ میرے سامنے ابھی اس دیوار کے گوشے میں پیش کی گئی ہے، ایسی عمدہ چیز (جیسی جنت ہے) اور ایسی بری چیز (جیسی دوزخ ہے) کبھی نہیں دیکھنے میں آئی۔

---

۵۱۱ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ اَبِی الْمِنْھَالِ عَنْ اَبِیْ بَرْزَۃَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی الصُّبْحَ وَاَحَدُنَا یَعْرِفُ جَلِیْسَہٗ وَیَقْرَاُ فِیْھِمَا مَا بَیْنَ السِّتِّیْنَ اِلَی الْمِائَۃِ وَیُصَلِّی الظُّھْرَ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَالْعَصْرَ وَاَحَدُنَا یَذْھَبُ اِلٰی اَقْصَی الْمَدِیْنَۃِ رَجَعَ وَالشَّمْسُ حَیَّۃٌ وَنَسِیْتُ مَا قَالَ فِی الْمَغْرِبِ وَلَا یُبَالِیْ بِتَاْخِیْرِ الْعِشَآءِ اِلٰی ثُلُثِ اللَّیْلِ ثُمَّ قَالَ اِلٰی شَطْرِ اللَّیْلِ وَقَالَ مُعَاذٌ قَالَ شُعْبَۃُ ثُمَّ لَقِیْتُہٗ مَرَّۃً فَقَالَ اَوْ ثُلُثِ اللَّیْلِ۔

حفص بن عمر، شعبہ، ابوالمنہال، ابوبرزہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز ایسے وقت پڑھتے تھے کہ ہم میں سے ہر ایک اپنے پاس بیٹھنے والے کو پہچان لیتا تھا، اسمیں ساٹھ آیتوں اور سو آیتوں کے درمیان میں قرأت کرتے تھے، ظہر کی نماز جب آفتاب ڈھل جاتا تھا پڑھتے تھے اور عصر کی ایسے وقت کہ ہم میں سے کوئی مدینہ کے کنارے تک جاکر لوٹ آئے اور آفتاب متغیر نہ ہوا ہو (ابومنہال کہتے ہیں) اور مغرب کے بارے میں جو کچھ (ابوہریرہ) نے کہا تھا میں بھول گیا اور عشاء کی ... تاخیر میں تہائی رات تک آپ کچھ پرواہ نہ کرتے تھے، بعد اس کے ابوہریرہ نے کہا کہ نصف شب تک اور معاذ کہتے ہیں کہ شعبہ نے بیان کیا کہ اس کے بعد ایک مرتبہ میں نے ابومنہال سے ملاقات کی تو انہوں نے کہا یا تہائی (شب تک)۔

ابو برزہ

۵۱۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰہِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِیْ غَالِبُ نِ الْقَطَّانُ عَنْ بَکْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ الْمُزَنِیِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ کُنَّا اِذَا صَلَّیْنَا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالظَّھَائِرِ سَجَدْنَا عَلٰی ثِیَابِنَا اِتِّقَآءَ الْحَرِّ۔

محمد بن مقاتل، عبداللہ، خالد بن عبدالرحمٰن، غالب قطان بکر بن عبداللہ مزنی، انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ظہر کی نماز پڑھتے تھے تو گرمی کی تکلیف) سے بچنے کے لئے اپنے کپڑوں پر سجدہ کیا کرتے تھے۔

ف:- سابقہ احادیث جن میں گرمی کے شدت کے موقعہ پر ٹھنڈے وقت میں نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے اور اس حدیث میں بظاہر تضاد نظر آتا ہے لیکن چونکہ ہماری نظر کے سامنے ان احادیث کا موقعہ اور محل یا ماحول نہیں اس سے الجھن واقع ہوتی ہے، ہوسکتا ہے کہ ابتدا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی عمل ہو کہ زوال ہوتے ہی نماز ادا فرماتے ہوں لیکن کچھ عرصہ کے بعد جب آپ کو صحابہ کی تکلیف اور دشواری کا احساس ہوا ہو تو آپ نے حکم دیا ہو کہ ظہر کو ٹھنڈا کر کے پڑھو، اس طرح یہ حدیث مقدم ہوئی اور سابقہ متاخر اور قابل عمل حدیث متاخر ہوتی ہے، یہی مسلک حنفیہ کا ہے، نیز احادیث اولیٰ قولی ہیں اور ثانی عملی ہے، قولی حدیث عملی سے تعمیل میں مقدم ہے۔

باب ۳۶۲ تَاْخِیْرِ الظُّھْرِ اِلَی الْعَصْرِ

ظہر کی نماز کو عصر کے وقت تک موخر کرنے کا بیان۔

۵۱۳ - حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَیْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی بِالْمَدِیْنَۃِ سَبْعًا

ابوالنعمان، حماد بن زید، عمرو بن دینار، جابر بن زید ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں ظہر اور عصر کی آٹھ رکعتیں اور مغرب اور عشاء کی سات رکعتیں (ایک ساتھ

مِنَ الزَّمْهَرِيْرِ ۞

٥٠٨ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْرِدُوْا بِالظُّهْرِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ تَابَعَهُ سُفْيٰنُ وَيَحْيٰى وَأَبُوْ عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ

بَابُ (٣٦٠) الْإِبْرَادِ بِالظُّهْرِ فِي السَّفَرِ ۔

٥٠٩ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُهَاجِرٌ أَبُو الْحَسَنِ مَوْلًى لِبَنِي تَيْمِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَأَرَادَ الْمُؤَذِّنُ أَنْ يُّؤَذِّنَ لِلظُّهْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْرِدْ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يُّؤَذِّنَ فَقَالَ لَهُ أَبْرِدْ حَتّٰى رَأَيْنَا فَيْءَ التُّلُوْلِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَإِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوةِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تَتَفَيَّؤُ تَتَمَيَّلُ ۔

بَابُ (٣٦١) وَقْتِ الظُّهْرِ عِنْدَ الزَّوَالِ وَقَالَ جَابِرٌ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِالْهَاجِرَةِ

٥١٠ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ حِيْنَ زَاغَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى الظُّهْرَ فَقَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَذَكَرَ السَّاعَةَ وَذَكَرَ أَنَّ فِيْهَا أُمُوْرًا عِظَامًا ثُمَّ قَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَّسْأَلَ عَنْ شَيْءٍ فَلْيَسْأَلْ فَلَا تَسْأَلُوْنِيْ عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَخْبَرْتُكُمْ مَا دُمْتُ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا فَأَكْثَرَ النَّاسُ فِي الْبُكَاءِ وَأَكْثَرَ أَنْ يَّقُوْلَ سَلُوْنِيْ فَقَامَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُذَافَةَ السَّهْمِيُّ فَقَالَ مَنْ أَبِيْ قَالَ أَبُوْكَ حُذَافَةُ ثُمَّ أَكْثَرَ أَنْ يَّقُوْلَ سَلُوْنِيْ فَبَرَكَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا

کو معلوم ہوتی ہے ۔

عمر حفص، حفص، اعمش، ابوصالح، ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ظہر کی نماز ٹھنڈے وقت میں پڑھو، اس لئے کہ گرمی کی شدت جہنم کے جوش سے (ہوتی) ہے

سفر میں ظہر کی نماز ٹھنڈے وقت میں پڑھنے کا بیان

شعبہ، مہاجر، ابوالحسن (بنی تیم اللہ کے آزاد کردہ غلام) زید بن وہب، ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کسی سفر میں تھے، موذن نے چاہا کہ ظہر کی اذان دے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ٹھنڈا ہو جانے دو، اس نے پھر چاہا کہ اذان دے تو آپ نے اس سے فرمایا کہ ٹھنڈا ہو جانے دو، یہاں تک کہ ہم کو ٹیلوں کا سایہ نظر آنے لگا، تب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گرمی کی شدت جہنم کے جوش سے ہوتی ہے، لہٰذا جب گرمی کی شدت ہو جائے تو (ظہر کی نماز) ٹھنڈ میں پڑھو اور ابن عباس نے "تتفیأ" کی تفسیر "تتمیل" بیان کی، یعنی ہٹ جائے۔

ظہر کا وقت زوال کے وقت ہے، جابر کا بیان ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ٹھیک دوپہر کو نماز پڑھتے تھے۔

ابوالیمان، شعیب، زہری، انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ (ایک دن) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب آفتاب ڈھل گیا باہر تشریف لائے اور آپ نے ظہر کی نماز پڑھی، پھر آپ منبر پر تشریف لائے اور آپ نے قیامت کا ذکر شروع کیا، فرمایا کہ اس میں بڑے بڑے حوادث ہوں گے، اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ جو شخص کچھ پوچھنا چاہے وہ پوچھے، جب تک کہ اپنے اس مقام میں ہوں جو شخص مجھ سے کچھ پوچھنا چاہے گا میں اسے بتاؤں گا تو لوگوں نے کثرت سے رونا شروع کیا اور آپ نے اس قول کی کثرت فرمائی کہ "سلونی" پھر عبداللہ بن حذافہ سہمی کھڑے ہو گئے انہوں نے پوچھا کہ میرا باپ کون ہے، آپ نے فرمایا کہ تمہارا باپ حذافہ ہے آپ پھر بار بار یہ فرمانے لگے کہ "سلونی" تب عمر رضی اللہ عنہ اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے، اور عرض کرنے لگے کہ ہم اللہ سے راضی ہیں جو ہمارا پروردگار ہے اور اسلام سے جو (ہمارا) دین ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے جو (ہمارے)

لَا عَنْ يَمِيْنِهِ فَإِنَّهُ يُنَاجِيْ رَبَّهُ وَقَالَ سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ
يَتْفِلُ قُدَّامَهُ أَوْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلٰكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ
تَ قَدَمِهِ وَقَالَ شُعْبَةُ لَا يَبْزُقُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا عَنْ
يْنِهِ وَلٰكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ وَقَالَ حُمَيْدٌ عَنْ
نَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبْزُقُ فِي
قِبْلَةِ وَلَا عَنْ يَمِيْنِهِ وَلٰكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ
حْتَ قَدَمِهِ

باب ۳۵۹ الإِبْرَادِ بِالظُّهْرِ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ

۵۰ - حَدَّثَنَا أَيُّوْبُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا
وْ بَكْرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ حَدَّثَنَا
عْرَجُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَغَيْرُهُ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَ
نِعٌ مَوْلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُمَا
ثَاهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ
بْرِدُوْا بِالصَّلٰوةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ -

۵۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ
دَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُهَاجِرِ أَبِي الْحَسَنِ سَمِعَ زَيْدَ
وَهْبٍ عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ قَالَ أَذَّنَ مُؤَذِّنُ النَّبِيِّ صَلَّى
لّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فَقَالَ أَبْرِدْ أَبْرِدْ أَوْ قَالَ
نْتَظِرْ انْتَظِرْ وَقَالَ شِدَّةُ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ
إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوْا عَنِ الصَّلٰوةِ حَتّٰى رَأَيْنَا
ءَ التُّلُوْلِ :-

۵۰ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَدِيْنِيُّ قَالَ
دَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَفِظْنَاهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ
الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَّهُ قَالَ إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوةِ فَإِنَّ
دَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ وَاشْتَكَتِ النَّارُ إِلٰى رَبِّهَا
الَتْ يَا رَبِّ أَكَلَ بَعْضِيْ بَعْضًا فَأَذِنَ لَهَا بِنَفَسَيْنِ
سٍ فِي الشِّتَاءِ وَنَفَسٍ فِي الصَّيْفِ وَهُوَ أَشَدُّ
تَجِدُوْنَ مِنَ الْحَرِّ وَهُوَ أَشَدُّ مَا تَجِدُوْنَ

وہ اپنے پروردگار سے مناجات کرتا ہے اور سعید نے قتادہ سے روایت کی ہے کہ اپنے آگے یا اپنے سامنے نہ تھوکے بلکہ اپنے بائیں جانب یا اپنے قدم کے نیچے اور شعبہ نے کہا ہے کہ اپنے سامنے تھوکے اور نہ اپنے داہنی جانب، لیکن اپنے بائیں جانب یا اپنے قدم کے نیچے اور حمید نے انس سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ قبلہ کی جانب میں نہ تھوکے اور نہ اپنے داہنی جانب بلکہ اپنے بائیں جانب یا اپنے قدم کے نیچے تھوکے۔

گرمی کی شدت میں ظہر کو ٹھنڈا وقت کر کے پڑھنے کا بیان:

ایوب بن سلیمان، ابوبکر، سلیمان، صالح بن کیسان اعرج عبدالرحمن وغیرہ نے ابوہریرہؓ سے اور عبداللہ بن عمرؓ کے آزاد کردہ غلام نافع نے عبداللہ بن عمر سے اور دونوں (ابوہریرہ اور ابن عمرؓ) نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ آپ نے فرمایا جب گرمی زیادہ ہو جائے تو نماز کو ٹھنڈے وقت میں پڑھو، اس لئے کہ گرمی کی شدت جہنم کے جوش سے ہوتی ہے۔

محمد بن بشار، غندر، شعبہ، مہاجر ابوالحسن، زید بن وہب ابوذرؓ روایت کرتے ہیں کہ (ایک مرتبہ گرمی میں) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موذن (بلال) نے ظہر کی اذان دینی چاہی، تو آپ نے فرمایا کہ ٹھنڈا ہو جانے دو ٹھنڈا ہو جانے دو یا یہ فرمایا کہ ٹھہر جاؤ ٹھہر جاؤ پھر فرمایا کہ گرمی کی شدت جہنم کے جوش سے ہوتی ہے لہذا جب گرمی کی شدت ہو جائے تو نماز کو ٹھنڈ میں پڑھا کرو، اس وقت تک ٹھہرو کہ ٹیلوں کا سایہ نظر آنے لگے۔

علی بن عبداللہ مدینی، سفیان، زہری، سعید بن مسیب، ابوہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ جب گرمی زیادہ بڑھ جائے تو نماز کو ٹھنڈے وقت میں پڑھا کرو اس لئے کہ گرمی کی شدت جہنم کے جوش سے (ہوتی) ہے اور آگ نے اپنے پروردگار سے شکایت کی، عرض کیا، کہ اے میرے پروردگار میرے ایک حصہ نے دوسرے حصہ کو کھا لیا ہے، اللہ نے اسے دو مرتبہ سانس لینے کی اجازت دیدی ایک سانس کی جاڑوں میں اور ایک سانس کی گرمی میں اور وہی سخت گرمی ہے جس کو تم محسوس کرتے ہو اور سخت سردی ہے جو تم

أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهْرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسًا مَا تَقُولُ ذٰلِكَ يُبْقِي مِنْ دَرَنِهِ قَالُوا لَا يُبْقِي مِنْ دَرَنِهِ شَيْئًا قَالَ فَذٰلِكَ مِثْلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللّٰهُ بِهَا الْخَطَايَا۔

کہ اگر کسی کے دروازے پر کوئی نہر جاری ہو اور وہ اس میں ہر روز پانچ مرتبہ نہاتا ہو تو تم کیا کہتے ہو کہ یہ نہانا، اسکے میل کو باقی رکھے گا صحابہ نے عرض کیا کہ (نہ) اس کے جسم پر بالکل بھی میل نہ رہے گا آپ نے فرمایا کہ پانچوں نمازوں کی یہی مثال ہے، اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ سے گناہوں کو مٹاتا ہے۔

بَابٌ (۳۵۷) فِي تَضْيِيعِ الصَّلٰوةِ عَنْ وَقْتِهَا

نماز کے بے وقت پڑھنے کا بیان۔

۵۰۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ عَنْ غَيْلَانَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَا أَعْرِفُ شَيْئًا مِمَّا كَانَ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ الصَّلٰوةُ قَالَ أَلَيْسَ صَنَعْتُمْ مَا صَنَعْتُمْ فِيهَا

موسیٰ بن اسمٰعیل، مہدی، غیلان، حضرت انس رضی روایت کرتے ہیں کہ جو باتیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تھیں ان میں سے میں اب کوئی بات نہیں پاتا، کسی نے کہا کہ (اجی حضرت، نماز تو ویسے ہی) باقی ہے، حضرت انس نے کہا کہ (یہ تمہارا خیال ہے) کیا نمازیں جو کچھ تم نے کیا ہے وہ تم کو معلوم نہیں (کہ اس وقت کے اوقات میں تم کس قدر بے پروائی کرتے ہو)

۵۰۲۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ وَاصِلٍ أَبُو عُبَيْدَةَ الْحَدَّادُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ أَخِي عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ دَخَلْتُ عَلٰى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بِدِمَشْقَ وَهُوَ يَبْكِي فَقُلْتُ مَا يُبْكِيكَ فَقَالَ لَا أَعْرِفُ شَيْئًا مِمَّا أَدْرَكْتُ إِلَّا هٰذِهِ الصَّلٰوةَ وَهٰذِهِ الصَّلٰوةُ قَدْ ضُيِّعَتْ وَقَالَ بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي رَوَّادٍ نَحْوَهُ۔

عمرو بن زرارہ، عبدالواحد بن واصل، ابو عبیدہ حداد عبدالعزیز کے بھائی عثمان بن ابی رواد، زہری روایت کرتے ہیں کہ میں دمشق میں انس بن مالک کے پاس گیا وہ رو رہے تھے، میں نے کہا (حضرت) آپ کیوں رو رہے ہیں فرمایا کہ جو باتیں میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دیکھی ہیں، اب ان میں سے کوئی بات نہیں پاتا، صرف ایک نماز ہے (لیکن اگر دیکھا جائے) تو وہ بھی ضائع ہو چکی ہے اور بکر بن خلف نے کہا کہ مجھ سے محمد بن بکر برسانی نے بیان کیا کہ مجھ سے عثمان بن ابی رواد نے اسی طرح بیان کیا۔

بَابٌ (۳۵۸) الْمُصَلِّي يُنَاجِي رَبَّهُ

نماز پڑھنے والا اپنے پروردگار سے سرگوشی کرتا ہے۔

۵۰۳۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا صَلّٰى يُنَاجِي رَبَّهُ فَلَا يَتْفُلَنَّ عَنْ يَمِينِهِ وَلٰكِنْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى۔

مسلم بن ابراہیم، ہشام، قتادہ، حضرت انس رضی روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی نماز پڑھتا ہے اس وقت وہ اپنے پروردگار سے مناجات کرتا ہے، اسے چاہئے کہ اپنے داہنی جانب نہ تھوکے بلکہ اپنے بائیں قدم کے نیچے تھوکے۔

۵۰۴۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ اعْتَدِلُوا فِي السُّجُودِ وَلَا يَبْسُطْ أَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ كَالْكَلْبِ وَإِذَا بَزَقَ فَلَا يَبْزُقَنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ

حفص بن عمر، یزید بن ابراہیم، قتادہ، حضرت انس رضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا سجدوں میں اعتدال کرو اور تم میں سے کوئی شخص اپنے دونوں ہاتھ کتے کی طرح نہ بچھائے اور جب تھوکے تو نہ اپنے آگے تھوکے اور نہ اپنے داہنی جانب، اس لئے کہ

يُفْتَحُ قَالَ يُكْسَرُ قَالَ إِذًا لَا يُغْلَقُ أَبَدًا قُلْنَا أَكَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ الْبَابَ قَالَ نَعَمْ كَمَا أَنَّ دُونَ الْغَدِ اللَّيْلَةَ إِنِّي حَدَّثْتُهُ بِحَدِيثٍ لَيْسَ بِالْأَغَالِيطِ فَهِبْنَا أَنْ نَسْأَلَ حُذَيْفَةَ فَأَمَرْنَا مَسْرُوقًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ الْبَابُ عُمَرُ

٤٩٨ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَجُلًا أَصَابَ مِنِ امْرَأَةٍ قُبْلَةً فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللهِ أَلِي هٰذَا قَالَ لِجَمِيعِ أُمَّتِي كُلِّهِمْ

بَاب ٣٥٥ فَضْلِ الصَّلٰوةِ لِوَقْتِهَا

٤٩٩ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ الْوَلِيدُ بْنُ الْعَيْزَارِ أَخْبَرَنِي قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ يَقُولُ حَدَّثَنَا صَاحِبُ هٰذِهِ الدَّارِ وَأَشَارَ إِلَى دَارِ عَبْدِ اللهِ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللهِ قَالَ الصَّلٰوةُ عَلَى وَقْتِهَا قَالَ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ ثُمَّ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ قَالَ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي بِهِنَّ وَلَوِ اسْتَزَدْتُهُ لَزَادَنِي

بَاب ٣٥٦ الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ كَفَّارَةٌ لِلْخَطَايَا إِذَا صَلَّاهُنَّ لِوَقْتِهِنَّ فِي الْجَمَاعَةِ وَغَيْرِهَا

٥٠٠ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ وَالدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

یا کھولا جائیگا، حذیفہؓ نے کہا، توڑ ڈالا جائیگا عمرؓ نے کہا تو پھر کبھی بند نہ ہوگا، ہم لوگوں نے (حذیفہ سے کہا) کیا عمرؓ دروازہ کو جانتے تھے، انہوں نے کہا ہاں (اس طرح جانتے تھے) جیسے (تم) کل کے بعد رات ہونے کو جانتے ہو، میں نے ان سے وہ حدیث بیان کی جو غلط نہ تھی اور دروازہ کے متعلق ہم لوگوں کو حضرت حذیفہ سے دریافت کرنے میں خوف معلوم ہوا لیکن مسروق سے کہا انہوں نے حذیفہ سے پوچھا کہ دروازہ کون تھا، حذیفہ نے کہا کہ دروازہ عمرؓ تھے۔

قتیبہ، یزید بن زریع، سلیمان تیمی، ابو عثمان نہدی، ابن مسعودؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے کسی (اجنبی) عورت کا بوسہ لے لیا اس کے بعد وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور آپ سے بیان کیا تو اللہ بزرگ و برتر نے نازل فرمایا، نماز کو دن کے دونوں سروں میں اور کچھ رات گئے قائم کرو بے شک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں، وہ شخص بولا کہ یا رسول اللہ ﷺ کیا یہ میرے ہی لئے ہے آپ نے فرمایا میری تمام امت کے لئے۔

نماز اس کے وقت پر پڑھنے کی فضیلت کا بیان۔

ابو الولید، ہشام بن عبد الملک، شعبہ، ولید بن عیزار، ابو عمرو شیبانی نے عبداللہ بن مسعودؓ کے گھر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ ہم سے اس گھر کے مالک نے بیان کیا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اللہ کے نزدیک کونسا عمل زیادہ محبوب ہے آپ نے فرمایا اپنے وقت پر نماز کا پڑھنا، ابن مسعودؓ نے کہا کہ اس کے بعد کون؟ آپ نے فرمایا کہ اس کے بعد والدین کی اطاعت کرنا ابن مسعود نے کہا کہ اس کے بعد کون؟ آپ نے فرمایا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا، ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ آپ نے مجھ سے اسی قدر بیان فرمایا اور اگر میں آپ سے زیادہ پوچھتا تو (امید تھی کہ) آپ زیادہ بیان فرماتے۔

جب کہ پانچوں نمازوں کو ان کے وقت میں جماعت سے یا تنہا پڑھے تو یہ اس کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتی ہے۔

ابراہیم بن حمزہ، ابن ابی حازم، دراوردی، یزید بن عبداللہ محمد بن ابراہیم، ابو سلمہ بن عبدالرحمن، حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا

باب ۳۵۲ قَوْلِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ مُنِیْبِیْنَ اِلَیْہِ وَاتَّقُوْہُ وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَلَا تَکُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ

۴۹۵ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ نَا عَبَّادٌ وَّھُوَ ابْنُ عَبَّادٍ عَنْ اَبِیْ جَمْرَۃَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَیْسِ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اِنَّا ھٰذَا الْحَیَّ مِنْ رَّبِیْعَۃَ وَلَسْنَا نَصِلُ اِلَیْکَ اِلَّا فِی الشَّھْرِ الْحَرَامِ فَمُرْنَا بِشَیْءٍ نَاْخُذُہٗ عَنْکَ وَنَدْعُوْا اِلَیْہِ مَنْ وَّرَاءَنَا فَقَالَ اٰمُرُکُمْ بِاَرْبَعٍ وَّاَنْھَاکُمْ عَنْ اَرْبَعٍ الْاِیْمَانِ بِاللّٰہِ ثُمَّ فَسَّرَھَا لَھُمْ شَھَادَۃُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَاِقَامُ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَاءُ الزَّکٰوۃِ وَاَنْ تُؤَدُّوْا اِلَیَّ خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ وَاَنْھَاکُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُقَیَّرِ وَالنَّقِیْرِ

اللہ تعالیٰ کا قول کہ خدا کی طرف رجوع کرو اور اس سے ڈرتے رہو اور نماز قائم کرو اور مشرکین میں سے مت ہو جاؤ

قتیبہ بن سعید، عباد بن عباد، ابو جمرہ، ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ عبد القیس کا وفد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا ان لوگوں نے کہا کہ ہم قبیلہ ربیعہ کی ایک شاخ ہیں اور ہم آپ سے صرف حرام کے مہینہ میں مل سکتے ہیں اسلئے آپ ہمیں ایسی بات بتایئے جس پر عمل کریں اور اپنے پیچھے رہنے والوں کو اسکی طرف بلائیں تو آپ نے فرمایا کہ میں تمہیں چار باتوں کا حکم دیتا ہوں اور چار باتوں سے منع کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا اور اس کی تفسیر بیان کی کہ اس بات کی شہادت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ میں اللہ کا رسول ہوں اور نماز کا قائم کرنا اور زکوٰۃ کا دینا اور مال غنیمت کا پانچواں حصہ دینا اور میں تمہیں دباء، حنتم، مقیر اور نقیر کے استعمال سے روکتا ہوں

ف: کدو اور کھجور کے تنہ کو کھود کر شراب نوشی کے کام میں لاتے تھے اور اس کے استعمال سے اس لئے ممانعت کی گئی کہ اس کی حرمت دلوں میں راسخ ہو جائے، دباء، حنتم، مقیر اور نقیر ان ہی برتنوں کے نام تھے۔

باب ۳۵۳ اَلْبَیْعَۃِ عَلٰی اِقَامِ الصَّلٰوۃِ

۴۹۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ نَا یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ قَالَ نَا قَیْسٌ عَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ بَایَعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی اِقَامِ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَاءِ الزَّکٰوۃِ وَالنُّصْحِ لِکُلِّ مُسْلِمٍ

نماز کے قائم رکھنے پر بیعت کا بیان۔

محمد بن مثنیٰ، یحییٰ، اسمٰعیل، قیس، جریر بن عبد اللہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے اور ہر مسلمان کی خیر خواہی کرنے پر بیعت کی تھی۔

باب ۳۵۴ اَلصَّلٰوۃُ کَفَّارَۃٌ

۴۹۷ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنِیْ شَقِیْقٌ قَالَ سَمِعْتُ حُذَیْفَۃَ قَالَ کُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَقَالَ اَیُّکُمْ یَحْفَظُ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْفِتْنَۃِ قُلْتُ اَنَا کَمَا قَالَہٗ قَالَ اِنَّکَ عَلَیْہِ اَوْ عَلَیْھَا لَجَرِیْءٌ قُلْتُ فِتْنَۃُ الرَّجُلِ فِیْ اَھْلِہٖ وَمَالِہٖ وَوَلَدِہٖ وَجَارِہٖ تُکَفِّرُھَا الصَّلٰوۃُ وَالصَّوْمُ وَالصَّدَقَۃُ وَالْاَمْرُ وَالنَّھْیُ قَالَ لَیْسَ ھٰذَا اُرِیْدُ وَلٰکِنَّ الْفِتْنَۃَ الَّتِیْ تَمُوْجُ کَمَا یَمُوْجُ الْبَحْرُ قَالَ لَیْسَ عَلَیْکَ مِنْھَا بَاْسٌ یَّا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اِنَّ بَیْنَکَ وَبَیْنَھَا بَابًا مُّغْلَقًا قَالَ اَیُکْسَرُ اَمْ

نماز گناہوں کا کفارہ ہے

مسدد، یحییٰ، اعمش، شقیق، حذیفہ روایت کرتے ہیں کہ ہم عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، آپ فرمانے لگے کہ فتنے کے بارے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث تم میں سے کسی کو یاد ہے، میں نے کہا کہ مجھے (بالکل) اسی طرح یاد ہے جیسا آپ نے فرمایا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم سے اس جرأت کی امید بیشک ہو سکتی ہے میں نے کہا کہ آدمی کا وہ فتنہ جو اس کی بی بی اور اس کے مال اور اولاد میں ہوتا ہے اسکو نماز اور روزہ صدقہ اور امر (معروف) نہی (منکر) مٹا دیتا ہے، عمرؓ نے کہا میں یہ نہیں پوچھنا چاہتا بلکہ وہ فتنہ جو دریا کی طرح جوش زن ہوگا، حذیفہ نے کہا کہ اے امیر المومنین اس فتنہ سے آپ کو کچھ خوف نہیں کیونکہ آپکے اور اس کے درمیان میں بند دروازہ ہے، عمرؓ نے کہا، اچھا وہ دروازہ توڑ ڈالا جائیگا

تیسرا پارہ ۳

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کِتَابُ مَوَاقِیْتِ الصَّلوٰۃِ نماز کے اوقات کا بیان

بَابُ ۳۵ مَوَاقِیْتِ الصَّلٰوۃِ وَفَضْلِہَا وَقَوْلِہٖ تَعَالٰی اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا وَقَّتَہٗ عَلَیْہِمْ۔

نماز کے اوقات اور ان کی فضیلت کا بیان اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ بے شک مسلمانوں پر نماز موقوت فرض کی گئی ہے، یعنی اس کا وقت ان کے لئے مقرر کر دیا گیا ہے۔

۴۹۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْلَمَۃَ قَالَ قَرَأْتُ عَلٰی مَالِکٍ عَنِ ابْنِ شِہَابٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِیْزِ اَخَّرَ الصَّلٰوۃَ یَوْمًا فَدَخَلَ عَلَیْہِ عُرْوَۃُ بْنُ الزُّبَیْرِ فَاَخْبَرَہٗ اَنَّ الْمُغِیْرَۃَ ابْنَ شُعْبَۃَ اَخَّرَ الصَّلٰوۃَ یَوْمًا وَّہُوَ بِالْعِرَاقِ فَدَخَلَ عَلَیْہِ اَبُوْ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِیُّ فَقَالَ مَا ہٰذَا یَا مُغِیْرَۃُ اَلَیْسَ قَدْ عَلِمْتَ اَنَّ جِبْرِیْلَ عَلَیْہِ السَّلَامُ نَزَلَ فَصَلّٰی فَصَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰی فَصَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰی فَصَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰی فَصَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰی فَصَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ بِہٰذَا اُمِرْتُ فَقَالَ عُمَرُ لِعُرْوَۃَ اِعْلَمْ مَا تُحَدِّثُ بِہٖ اَوَ اَنَّ جِبْرِیْلَ ہُوَ اَقَامَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقْتَ الصَّلٰوۃِ قَالَ عُرْوَۃُ کَذٰلِکَ کَانَ بَشِیْرُ بْنُ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ یُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ عُرْوَۃُ وَلَقَدْ حَدَّثَتْنِیْ عَائِشَۃُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّی الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِیْ حُجْرَتِہَا قَبْلَ اَنْ تَظْہَرَ۔

عبداللہ بن مسلمہ، مالک بن شہاب روایت کرتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز نے ایک دن نماز تاخیر سے پڑھی تو ان کے پاس عروہ بن زبیر آئے اور ان سے بیان کیا کہ مغیرہ بن شعبہ نے ایک دن جب کہ وہ عراق میں تھے دیر سے نماز پڑھی تو ان کے پاس ابو مسعود انصاری آئے اور کہا کہ اے مغیرہ یہ کیا بات ہے کیا تمہیں معلوم نہیں کہ جبریل علیہ السلام آئے اور انہوں نے نماز پڑھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی، پھر انہوں نے نماز پڑھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی نماز پڑھی پھر انہوں نے نماز پڑھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی نماز پڑھی، پھر انہوں نے نماز پڑھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی نماز پڑھی، پھر انہوں نے نماز پڑھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی نماز پڑھی، پھر جبریل علیہ السلام نے کہا کہ مجھے ایسا ہی حکم دیا گیا ہے تو عمر ابن عبدالعزیز نے عروہ سے کہا کہ تم سمجھ لو کہ کیا بیان کر رہے ہو کیا جبریل علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے اوقات مقرر کیے تھے، عروہ نے کہا کہ بشیر بن مسعود اپنے والد سے اسی طرح حدیث بیان کرتے تھے، عروہ نے کہا کہ مجھ سے حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز اس حالت میں پڑھتے تھے جب دھوپ ان (حضرت عائشہؓ) کے حجرے میں رہتی تھی، قبل اس کے کہ ختم ہو جاوے۔

ثَبَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا فَضَحِكُوا
حَتّٰى مَالَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مِنَ الضَّحِكِ فَانْطَلَقَ
مُنْطَلِقٌ إِلٰى فَاطِمَةَ وَهِيَ جُوَيْرِيَةٌ فَأَقْبَلَتْ تَسْعٰى
وَثَبَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا حَتّٰى
أَلْقَتْهُ عَنْهُ وَأَقْبَلَتْ عَلَيْهِمْ تَسُبُّهُمْ فَلَمَّا قَضٰى
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ قَالَ اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ
بِقُرَيْشٍ ثَلٰثًا اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ
ثُمَّ سَمّٰى اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِعَمْرِو بْنِ هِشَامٍ وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَ
شَيْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَالْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ وَأُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ وَ
عُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ وَعُمَارَةَ بْنِ الْوَلِيدِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ
فَوَاللّٰهِ لَقَدْ رَأَيْتُهُمْ صَرْعٰى يَوْمَ بَدْرٍ ثُمَّ سُحِبُوا إِلَى
الْقَلِيبِ قَلِيبِ بَدْرٍ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَأُتْبِعَ أَصْحَابُ الْقَلِيبِ لَعْنَةً ؞

رکھدیا اسی وجہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں رہ گئے تو وہ ہنسنے
لگے، یہاں تک کہ ان میں سے ایکدوسرے پر مارے ہنسی کے گرنے لگا (ان
میں ایک جانے والا فاطمہ کے پاس گیا؛ اس وقت آپ بھی چھوٹی عمر کی تھیں، وہ دوڑ
ہوئی آئیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں تھے یہاں تک کہ فاطمہ رضؓ نے
اسے آپ کے جسم سے ہٹا دیا اور قریش کے سامنے انہیں برا بھلا کہتی
آئیں، جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پوری کر چکے تو فرمایا
اے اللہ! قریش کو ہلاک فرما، پھر (ہر ایک کے) نام لینا شروع کئے
کہ اے اللہ! عمرو بن ہشام کو، عتبہ بن ربیعہ کو اور شیبہ بن ربیعہ
اور ولید بن عتبہ اور امیہ بن خلف اور عقبہ بن ابی معیط اور عمارہ
ولید کو ہلاک فرما، عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ میں نے ان لوگوں کو
بدر کے دن زمین میں گرا ہوا دیکھا، اس کے بعد وہ گھسیٹ کر بدر کے
کنویں میں ڈالدیئے گئے پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (ان کے حق
میں) فرمایا کہ اس کنویں والوں پر لعنت کی گئی ہے۔

دوسرا پارہ ختم ہوا

...ہِ حَائِضٌ ؀

۴ ـ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ قَالَ نَا هُشَيْمٌ
شَيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ قَالَ أَخْبَرَتْنِي
...نَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ قَالَتْ كَانَ فِرَاشِي حِيَالَ مُصَلَّى النَّبِيِّ
...اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُبَّمَا وَقَعَ ثَوْبُهُ عَلَيَّ وَأَنَا عَلَى فِرَاشِي

۴ ـ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ
...دٍ قَالَ نَا الشَّيْبَانِيُّ سُلَيْمَانُ قَالَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَدَّادٍ
...الْهَادِ قَالَ سَمِعْتُ مَيْمُونَةَ تَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
...وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَأَنَا إِلَى جَنْبِهِ نَائِمَةٌ فَإِذَا سَجَدَ
...أَصَابَنِي ثَوْبُهُ وَأَنَا حَائِضٌ

بَابٌ ۳۴۹ هَلْ يَغْمِزُ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ
...نْدَ السُّجُودِ لِكَيْ يَسْجُدَ ؀

۴ ـ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ نَا يَحْيَى قَالَ نَا
...يْدُ اللّٰهِ قَالَ نَا الْقَاسِمُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ بِئْسَمَا
...عَدَلْتُمُونَا بِالْكَلْبِ وَالْحِمَارِ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
...وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَأَنَا مُضْطَجِعَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَإِذَا
...أَرَادَ أَنْ يَسْجُدَ غَمَزَ رِجْلَيَّ فَقَبَضْتُهُمَا ؀

بَابٌ ۳۵۰ الْمَرْأَةُ تَطْرَحُ عَنِ الْمُصَلِّي
...شَيْئًا مِنَ الْأَذَى

۴۵ ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ السُّرْمَارِيُّ قَالَ نَا
...عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى قَالَ نَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ
...عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
...اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يُصَلِّي عِنْدَ الْكَعْبَةِ وَجَمْعُ قُرَيْشٍ
...فِي مَجَالِسِهِمْ إِذْ قَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ أَلَا تَنْظُرُونَ إِلَى هٰذَا
...الْمُرَائِي أَيُّكُمْ يَقُومُ إِلَى جَزُورِ آلِ فُلَانٍ فَيَعْمِدُ إِلَى
...فَرْثِهَا وَدَمِهَا وَسَلَاهَا فَيَجِيءُ بِهِ ثُمَّ يُمْهِلُهُ
...حَتَّى إِذَا سَجَدَ وَضَعَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ فَانْبَعَثَ
...أَشْقَاهُمْ فَلَمَّا سَجَدَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
...عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ وَ

میں حائضہ (عورت بیٹی ہوتی) تھی۔

عمرو بن زرارہ، ہشیم، شیبانی، عبداللہ بن شداد بن ہاد، میمونہ بنت حارثؓ روایت کرتی ہیں کہ میرا فرش رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مصلی کے برابر ہوتا تھا، اکثر آپ کا کپڑا (نماز پڑھنے میں) مجھ پر پڑ جاتا تھا اور میں اپنے فرش پر ہوتی تھی۔

ابو النعمان، عبدالواحد بن زیاد، شیبانی سلیمان، عبداللہ بن شداد بن ہاد، حضرت میمونہؓ روایت کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے ہوتے تھے (میں آپ کے برابر سوتی تھی) جب آپ سجدہ کرتے تو آپ کا کپڑا مجھ پر پڑ جاتا تھا، حالانکہ میں حائضہ ہوتی تھی۔

کیا یہ جائز ہے کہ مرد اپنی بی بی کو سجدہ کے وقت دبا دے تاکہ سجدہ کر لے۔

عمرو بن علی، یحییٰ، عبیداللہ، قاسم حضرت عائشہ روایت کرتی ہیں کہ تم نے برا کیا جو ہم لوگوں کو کتے اور گدھے کے برابر کر دیا میں نے دیکھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے ہوتے تھے اور میں آپ کے اور قبلہ کے درمیان میں لیٹی ہوتی تھی جب آپ سجدہ کرنا چاہتے تو میرے پیروں کو دبا دیتے تو میں انکو ہٹا لیتی۔

اس امر کا بیان کہ عورت نماز پڑھنے والے کے جسم سے ناپاکی کو دور کرے۔

احمد بن اسحاق سرماری، عبیداللہ بن موسیٰ، اسرائیل، ابو اسحاق، عمرو بن میمون، عبداللہ (بن مسعود) روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے پاس کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے، قریش کی جماعت اپنی مجلسوں میں بیٹھی ہوئی تھی کہ ان میں سے کسی نے کہا کہ کیا تم اس ریاکار کو نہیں دیکھتے، تم میں سے کوئی ہے جو فلاں قبیلہ کے (ذبح کئے ہوئے) اونٹ کے مقام پر جائے اور اس کا گوبر خون اور بچہ دان لے آئے پھر انتظار کرے کہ جب یہ شخص سجدے میں جائے تو اسے اسکے دونوں شانوں کے درمیان میں رکھدے، چنانچہ انہیں کا بڑا بدبخت (عقبہ) اٹھا اور جا کر لے آیا، جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں گئے تو اس نے آپ کے دونوں شانوں کے درمیان میں

ورجلاي في قبلته فإذا سجد غمزني فقبضت رجلي فإذا قام بسطتهما قالت والبيوت يومئذ ليس فيها مصابيح.

باب ۳۴۶ من قال لا يقطع الصلوٰة شيء

۴۸۷ - حدثنا عمر بن حفص بن غياث ثنا أبي ثنا الأعمش قال ثنا إبراهيم عن الأسود عن عائشة ح قال الأعمش وحدثني مسلم عن مسروق عن عائشة ذكر عندها ما يقطع الصلوٰة الكلب والحمار والمرأة فقالت شبهتمونا بالحمر والكلاب والله لقد رأيت النبي صلى الله عليه وسلم يصلي وإني على السرير بينه وبين القبلة مضطجعة فتبدو لي الحاجة فأكره أن أجلس فأوذي النبي صلى الله عليه وسلم فأنسل من عند رجليه

۴۸۸ - حدثنا إسحٰق بن إبراهيم قال ثنا يعقوب بن إبراهيم قال ثنا ابن أخي ابن شهاب أنه سأل عمه عن الصلوٰة يقطعها شيء قال لا يقطعها شيء أخبرني عروة بن الزبير أن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت لقد كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقوم فيصلي من الليل وإني لمعترضة بينه وبين القبلة على فراش أهله

باب ۳۴۷ إذا حمل جارية صغيرة على عنقه في الصلوٰة

۴۸۹ - حدثنا عبد الله بن يوسف قال أنا مالك عن عامر بن عبد الله بن الزبير عن عمرو بن سليم الزرقي عن أبي قتادة الأنصاري أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصلي وهو حامل أمامة بنت زينب بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم ولأبي العاص بن ربيعة بن عبد شمس فإذا سجد وضعها وإذا قام حملها

باب ۳۴۸ إذا صلى إلى فراش

تھے، جب آپ سجدہ کرتے تو مجھے دبا دیتے اور میں اپنے پیر سمیٹ لیتی، جب آپ کھڑے ہو جاتے تو میں پیر پھیلا دیتی، عائشہؓ کہتی ہیں اس وقت گھروں میں چراغ نہ (جلتے) تھے۔

اس شخص کی دلیل جس نے کہا ہے کہ نماز کو کوئی چیز فاسد نہیں کرتی۔

عمر بن حفص بن غیاث، حفص بن غیاث، اعمش، ابراہیم، اسود، عائشہ، ح، اعمش، مسلم، مسروق، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے سامنے ان چیزوں کا ذکر کیا گیا جو نماز کو فاسد کر دیتی ہیں، یعنی کتے کا اور گدھے کا، حضرت عائشہ نے کہا کہ تم نے ہم لوگوں کو گدھوں اور کتوں کی مثل بنا دیا، واللہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا ہے، اس حال میں کہ میں تخت پر آپ کے اور قبلہ کے درمیان میں لیٹی ہوئی تھی، پھر مجھے کچھ ضرورت درپیش ہوتی تھی، چونکہ میں اس بات کو برا جانتی تھی کہ اٹھ بیٹھوں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دوں لہٰذا میں آپ کے پیروں کے پاس سے نکل جاتی تھی۔

اسحٰق بن ابراہیم، یعقوب بن ابراہیم، ابن شہاب کے بھتیجے (محمد بن عبداللہ) نے اپنے چچا ابن شہاب سے نماز کے متعلق پوچھا کہ اس کو کوئی چیز توڑتی ہے تو انہوں نے فرمایا کہ اسکو کوئی چیز نہیں توڑتی، مجھ سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا کہ حضرت عائشہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو کھڑے ہوتے اور نماز پڑھتے اور میں آپ کے اور قبلہ کے درمیان آپ کے گھر کے فرش پر عرضاً لیٹی ہوتی تھی۔

حالت نماز میں چھوٹی لڑکی کو اپنی گردن پر اٹھانے کا بیان۔

عبداللہ بن یوسف، مالک، عامر بن عبداللہ بن زبیر، عمرو بن سلیم زرقی، ابو قتادہ انصاریؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے اور آپ اسی حالت میں زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اور) ابو العاص بن ربیعہ بن عبدالشمس کی بیٹی (امامہ) کو اٹھائے ہوتے تھے، جب سجدہ کرتے تو ان کو اتار دیتے اور جب کھڑے ہوتے تو ان کو اٹھا لیتے۔

اپنے فرش کی طرف (منہ کر کے) نماز پڑھنے کا بیان، جس

لَيْ لَكَانَ اَنْ يَقِفَ اَرْبَعِيْنَ خَيْرًا لَّهُ مِنْ اَنْ يَّمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ اَبُو النَّضْرِ لَا اَدْرِيْ قَالَ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا اَوْ شَهْرًا اَوْ سَنَةً

بَابُ ٣٢٣ اِسْتِقْبَالِ الرَّجُلِ الرَّجُلَ وَهُوَ يُصَلِّيْ وَكَرِهَ عُثْمَانُ اَنْ يُّسْتَقْبَلَ الرَّجُلُ وَهُوَ يُصَلِّيْ وَهٰذَا اِذَا اشْتَغَلَ بِهٖ فَاَمَّا اِذَا لَمْ يَشْتَغِلْ فَقَدْ قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ مَّا بَالَيْتُ اِنَّ الرَّجُلَ لَا يَقْطَعُ صَلٰوةَ الرَّجُلِ

م حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ خَلِيْلٍ قَالَ اَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُّسْلِمٍ عَنْ مَّسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهُ ذُكِرَ عِنْدَهَا مَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ فَقَالُوْا يَقْطَعُهَا الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَالْمَرْاَةُ فَقَالَتْ لَقَدْ جَعَلْتُمُوْنَا كِلَابًا لَقَدْ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَاِنِّيْ لَبَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ وَاَنَا مُضْطَجِعَةٌ عَلَى السَّرِيْرِ فَتَكُوْنُ لِيَ الْحَاجَةُ فَاَكْرَهُ اَنْ اَسْتَقْبِلَهٗ فَاَنْسَلُّ اِنْسِلَالًا وَعَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَهٗ

بَابُ ٣٢٤ الصَّلٰوةِ خَلْفَ النَّائِمِ

م حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا يَحْيٰى قَالَ نَا هِشَامٌ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَاَنَا رَاقِدَةٌ مُّعْتَرِضَةٌ عَلٰى فِرَاشِهٖ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يُّوْتِرَ اَيْقَظَنِيْ فَاَوْتَرْتُ

بَابُ ٣٢٥ التَّطَوُّعِ خَلْفَ الْمَرْاَةِ

م حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ اَنَامُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پر کس قدر گناہ ہے تو اس کو نمازی کے سامنے نکلنے سے چالیس (برس) کھڑا رہنا زیادہ پسند ہوتا، ابو نضر (راوی حدیث) کہتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ چالیس دن کہا یا چالیس مہینے یا چالیس برس۔

نماز پڑھنے کی حالت میں ایک شخص کا دوسرے شخص کی طرف منہ کرنے کا بیان

اور حضرت عثمانؓ نے اس بات کو مکروہ جانا ہے کہ نماز پڑھنے کی حالت میں کسی شخص کا سامنا کیا جائے اور یہ (کراہت) اس وقت ہے کہ نماز پڑھنے والا اس کی طرف مشغول ہو جائے اور اگر مشغول نہ ہو تو زید بن ثابت کا قول ہے کہ مجھے اس کی کچھ پرواہ نہیں، کیونکہ کوئی آدمی کسی آدمی کی نماز کو فاسد نہیں کرتا۔

اسمٰعیل بن خلیل، علی بن مسہر، اعمش، مسلم، مسروق، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے سامنے ان اشیاء کا ذکر ہوا جو نماز کو فاسد کر دیتی ہیں تو لوگوں نے بیان کیا کہ کتا اور گدھا اور عورت نماز کو فاسد کر دیتی ہیں، حضرت عائشہؓ کہنے لگیں کہ بے شک تم نے ہم لوگوں کو کتا بنا دیا، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا اس حالت میں کہ میں آپ کے اور قبلہ کے درمیان میں تخت پر لیٹی ہوئی تھی پھر مجھے کچھ ضرورت ہوئی اور چونکہ میں اس بات کو برا جانتی تھی کہ آپ کے سامنے سے جاؤں تو میں آہستہ سے نکل جاتی تھی۔

سوئے ہوئے آدمی کے پیچھے نماز پڑھنے کا بیان

مسدد، یحییٰ، ہشام بن عروہ، عروہ، حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے اور میں آپ کے فرش پر عرضاً سوئی ہوتی تھی پھر جب آپ چاہتے کہ وتر پڑھیں تو مجھے جگا لیتے اور میں (بھی) وتر پڑھ لیتی تھی۔

عورت کے سامنے ہوتے ہوئے نفل نماز پڑھنے کا بیان۔

عبداللہ بن یوسف، مالک، ابو النضر، عمر بن عبیداللہ کے آزاد کردہ غلام، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت عائشہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ روایت کرتی ہیں کہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سوتی ہوتی تھی اور میرے پیر آپ کے قبلہ (کی جانب) میں ہوتے

أَشَدَّ مِنْ أَحَادِيثَ،

بَابٌ ٣٤١ يَرُدُّ الْمُصَلِّي مَنْ مَرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَرَدَّ ابْنُ عُمَرَ فِي التَّشَهُّدِ وَفِي الْكَعْبَةِ وَقَالَ إِنْ أَبَى إِلَّا أَنْ يُقَاتِلَهُ فَقَاتِلْهُ.

٤٨٢ ـ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ نَا يُونُسُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ قَالَ نَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ الْعَدَوِيُّ قَالَ نَا أَبُو صَالِحٍ السَّمَّانُ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ يُصَلِّي إِلَى شَيْءٍ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ فَأَرَادَ شَابٌّ مِنْ بَنِي أَبِي مُعَيْطٍ أَنْ يَجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَدَفَعَ أَبُو سَعِيدٍ فِي صَدْرِهِ فَنَظَرَ الشَّابُّ فَلَمْ يَجِدْ مَسَاغًا إِلَّا بَيْنَ يَدَيْهِ فَعَادَ لِيَجْتَازَ فَدَفَعَهُ أَبُو سَعِيدٍ أَشَدَّ مِنَ الْأُولَى فَنَالَ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ ثُمَّ دَخَلَ عَلَى مَرْوَانَ فَشَكَا إِلَيْهِ مَا لَقِيَ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ وَدَخَلَ أَبُو سَعِيدٍ خَلْفَهُ عَلَى مَرْوَانَ فَقَالَ مَا لَكَ وَلِابْنِ أَخِيكَ يَا أَبَا سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى شَيْءٍ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ فَأَرَادَ أَحَدٌ أَنْ يَجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلْيَدْفَعْهُ فَإِنْ أَبَى فَلْيُقَاتِلْهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ،

بَابٌ ٣٤٢ إِثْمِ الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي،

٤٨٣ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ أَرْسَلَهُ إِلَى أَبِي جُهَيْمٍ يَسْأَلُهُ مَاذَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي فَقَالَ أَبُو جُهَيْمٍ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي

ہو جاتی تھی،

نماز پڑھنے والے کو چاہیئے کہ جو شخص اس کے سامنے گذرے تو اسے روک دے اور ابن عمرؓ نے حالتِ تشہد میں جب وہ کعبہ میں تھے ایک شخص کو اپنے سامنے سے واپس کر دیا اور کہا کہ اگر وہ بغیر لڑے نہ مانے تو اس سے لڑے

ابو معمر، عبد الوارث، یونس، حمید بن ہلال، ابو صالح، ح آدم بن ابی ایاس، سلیمان بن مغیرہ، حمید بن ہلال عدوی، ابو صالح سمان روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابو سعید خدری کو جمعہ کے دن دیکھا کہ وہ کسی چیز کو سترہ کر کے نماز پڑھ رہے تھے پس ایک جوان نے جو (قبیلہ) بنی ابی معیط سے تھا یہ چاہا کہ ان کے آگے سے نکل جائے تو (حضرت) ابو سعید نے سینہ میں دھکا دیا، لیکن اس جوان نے کوئی راستہ نکلنے کا سوائے ان کے آگے کے نہ دیکھا تو پھر اس نے چاہا کہ نکل جائے، ابو سعید نے پہلے سے زیادہ سخت اسے دھکا دیا اس پر اس نے ابو سعیدؓ کی بے حرمتی کی اس کے بعد وہ مروان کے پاس گیا اور ابو سعیدؓ سے جو معاملہ ہوا تھا اس کی مروان سے شکایت کی، اور اس کے پیچھے (پیچھے) ابو سعید (بھی) مروان کے پاس گئے تو مروان نے کہا کہ اے ابو سعید! تمہارا اور تمہارے بھتیجے کا کیا معاملہ ہے ابو سعیدؓ نے کہا کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب تم میں سے کوئی شخص کسی ایسی چیز کی طرف نماز پڑھ رہا ہو جو اسے لوگوں سے چھپائے، پھر کوئی شخص اس کے سامنے سے نکلنا چاہے تو اسے چاہیئے کہ اسے ہٹا دے اور اگر وہ نہ مانے تو اس سے لڑے اس لئے کہ وہ شیطان ہی ہے،

نماز پڑھنے والے کے سامنے سے گذرنے والے کے گناہ کا بیان،

عبد اللہ بن یوسف، مالک، ابو النضر (عمر بن عبید اللہ کے آزاد کردہ غلام) بسر بن سعید روایت کرتے ہیں کہ زید بن خالد نے ان کو ابو جہیم کے پاس بھیجا تاکہ ان سے پوچھیں کہ انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے نماز پڑھنے والے کے آگے سے نکل جانے والے کے بارے میں کیا سنا ہے تو ابو جہیمؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر نماز پڑھنے والے کے سامنے سے نکلنے والا یہ جان لیتا کہ

وَسَلَّمَ قَالَ جَعَلَ عَمُودًا عَنْ يَسَارِهِ وَعَمُودًا عَنْ يَمِينِهِ وَثَلَاثَةَ أَعْمِدَةٍ وَرَاءَهُ وَكَانَ الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ عَلَى سِتَّةِ أَعْمِدَةٍ ثُمَّ صَلَّى وَقَالَ لَنَا إِسْمٰعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ فَقَالَ عَمُودَيْنِ عَنْ يَمِينِهِ،

کہا کہ آپ نے ایک ستون کو اپنی بائیں جانب اور تین ستونوں کو اپنے پیچھے کر لیا اس وقت کعبہ چھ ستونوں پر بنا ہوا تھا پھر آپ نے نماز پڑھی اور ہم سے اسمٰعیل نے کہا ہے کہ مجھ سے امام مالک نے یہ حدیث بیان کی تو کہا کہ ستونوں کو اپنی داہنی جانب کر لیا،

باب ٣٣٨

١- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ الْمُنْذِرِ قَالَ ثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ قَالَ ثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْكَعْبَةَ مَشَى قِبَلَ وَجْهِهِ حِينَ يَدْخُلُ وَجَعَلَ الْبَابَ قِبَلَ ظَهْرِهِ فَمَشَى حَتَّى يَكُونَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجِدَارِ الَّذِي قِبَلَ وَجْهِهِ قَرِيبًا مِنْ ثَلٰثَةِ أَذْرُعٍ صَلَّى يَتَوَخَّى الْمَكَانَ الَّذِي أَخْبَرَهُ بِهِ بِلَالٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِيهِ قَالَ وَلَيْسَ عَلَى أَحَدِنَا بَأْسٌ أَنْ يُصَلِّيَ فِي أَيِّ نَوَاحِي الْبَيْتِ،

(یہ باب ترجمۃ الباب سے خالی ہے)

ابراہیم بن منذر، ابو ضمرہ، موسیٰ بن عقبہ، نافع روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمرؓ جب کعبہ میں جاتے تو داخل ہوتے وقت سیدھے چلے جاتے جب اندر پہنچ جاتے اور دروازہ کو اپنی پشت کی طرف کر لیتے تو اور چلتے یہاں تک کہ جب ان کے اور اس دیوار کے درمیان میں جو ان کے منہ کے سامنے ہوتی تھی تین گز کا فاصلہ رہ جاتا تھا تو نماز پڑھتے وہ اس مقام میں نماز پڑھنے کی کوشش کرتے تھے جس کی نسبت بلالؓ نے ان کو خبر دی تھی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے وہاں نماز پڑھی ہے ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ ہم میں کسی پر کچھ تنگی نہیں ہے کعبہ کی جس طرف چاہے نماز پڑھ لے،

باب ٣٣٩ - الصَّلٰوةِ عَلَى الرَّاحِلَةِ وَالْبَعِيرِ وَالشَّجَرِ وَالرَّحْلِ

اونٹنی اور اونٹ اور درخت اور کجاوہ کو آڑ بنا کر نماز پڑھنے کا بیان،

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ الْبَصْرِيُّ قَالَ ثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُعَرِّضُ رَاحِلَتَهُ فَيُصَلِّي إِلَيْهَا قُلْتُ أَفَرَأَيْتَ إِذَا هَبَّتِ الرِّكَابُ قَالَ كَانَ يَأْخُذُ الرَّحْلَ فَيُعَدِّلُهُ فَيُصَلِّي إِلَى آخِرَتِهِ أَوْ قَالَ مُؤَخَّرِهِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ،

محمد بن ابی بکر مقدمی بصری، معتمر بن سلیمان، عبیداللہ بن عمرؓ، نافع، ابن عمرؓ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ آپ اپنی سواری کو عرضاً بٹھا دیتے تھے اور اس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے تھے نافع کہتے ہیں میں نے کہا کیا آپ نے دیکھا جب سواریاں چلنے لگتیں تو حضورؐ کیا کرتے تھے، بولے کہ آپ کجاوہ کو لے لیتے تھے، پھر اس کے پچھلے حصہ کی طرف (یا یہ کہا) اس کے موخر کی طرف نماز پڑھ لیتے تھے اور ابن عمرؓ بھی یہی کرتے تھے،

باب ٣٤٠ الصَّلٰوةِ إِلَى السَّرِيرِ

تخت کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کا بیان

٢- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَعَدَلْتُمُونَا بِالْكَلْبِ وَالْحِمَارِ لَقَدْ رَأَيْتُنِي مُضْطَجِعَةً عَلَى السَّرِيرِ فَيَجِيءُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَتَوَسَّطُ السَّرِيرَ فَيُصَلِّي فَأَكْرَهُ أَنْ أَسْنَحَهُ فَأَنْسَلُّ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيِ السَّرِيرِ حَتَّى

عثمان بن ابی شیبہ، جریر، منصور، ابراہیم، اسود، حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ (ایک مرتبہ) انہوں نے کہا کیا تم نے ہم کو کتے اور گدھے کی برابر کر دیا میں نے تو یہ دیکھا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے تھے تو تخت کے بیچ میں کھڑے ہو کر نماز پڑھتے (چونکہ تخت پر میں لیٹی ہوتی تو) میں اس بات کو برا جانتی تھی کہ (نماز میں) آپ کے سامنے رہوں، لہٰذا میں تخت کے پایوں کی طرف نکل کر اپنے لحاف سے باہر

باب ۳۳ الصَّلوٰةِ اِلَی الْاُسْطُوَانَةِ وَقَالَ عُمَرُ الْمُصَلُّوْنَ اَحَقُّ بِالسَّوَارِیْ مِنَ الْمُتَحَدِّثِیْنَ اِلَیْهَا وَرَاٰی ابْنُ عُمَرَ رَجُلًا یُّصَلِّیْ بَیْنَ اُسْطُوَانَتَیْنِ فَاَدْنَاهُ اِلٰی سَارِیَةٍ فَقَالَ صَلِّ اِلَیْهَا۔

۴۷۵ - حَدَّثَنَا الْمَکِّیُّ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ نَا یَزِیْدُ بْنُ اَبِیْ عُبَیْدٍ قَالَ کُنْتُ اٰتِیْ مَعَ سَلَمَةَ بْنِ الْاَکْوَعِ فَیُصَلِّیْ عِنْدَ الْاُسْطُوَانَةِ الَّتِیْ عِنْدَ الْمُصْحَفِ فَقُلْتُ یَا اَبَا مُسْلِمٍ اَرَاکَ تَتَحَرَّی الصَّلوٰةَ عِنْدَ هٰذِهِ الْاُسْطُوَانَةِ قَالَ فَاِنِّیْ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَتَحَرَّی الصَّلوٰةَ عِنْدَهَا۔

۴۷۶ - حَدَّثَنَا قَبِیْصَةُ قَالَ سُفْیَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ لَقَدْ اَدْرَکْتُ کِبَارَ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَبْتَدِرُوْنَ السَّوَارِیَ عِنْدَ الْمَغْرِبِ وَزَادَ شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ اَنَسٍ حَتّٰی یَخْرُجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

باب ۳۴ الصَّلوٰةِ بَیْنَ السَّوَارِیْ فِیْ غَیْرِ جَمَاعَةٍ

۴۷۷ - حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ قَالَ نَا جُوَیْرِیَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ دَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْبَیْتَ وَاُسَامَةُ بْنُ زَیْدٍ وَّعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ وَبِلَالٌ فَاَطَالَ ثُمَّ خَرَجَ وَکُنْتُ اَوَّلَ النَّاسِ دَخَلَ عَلٰی اَثَرِهٖ فَسَاَلْتُ بِلَالًا اَیْنَ صَلّٰی فَقَالَ بَیْنَ الْعَمُوْدَیْنِ الْمُقَدَّمَیْنِ۔

۴۷۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَنَا مَالِکُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْکَعْبَةَ وَاُسَامَةُ بْنُ زَیْدٍ وَّبِلَالٌ وَّعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْحَجَبِیُّ فَاَغْلَقَهَا عَلَیْهِ وَمَکَثَ فِیْهَا فَسَاَلْتُ بِلَالًا حِیْنَ خَرَجَ مَا صَنَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ

ستون کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کا بیان اور عمرؓ نے فرمایا ہے کہ کسی باتیں کرنے والے انسان کے پس پشت نماز پڑھنے سے یہ افضل ہے کہ ستون کی آڑ میں نماز ادا کرے اور ابن عمرؓ نے ایک مرتبہ کسی شخص کو دو ستونوں کے درمیان میں نماز پڑھتے دیکھا تو اسے ایک ستون کے قریب کر دیا اور فرمایا کہ اس کی آڑ میں نماز پڑھو۔

مکی بن ابراہیم، یزید بن ابی عبید روایت کرتے ہیں کہ میں سلمہ بن اکوع کے ہمراہ مسجد نبوی میں آیا کرتا تھا وہ اس ستون کے پاس نماز پڑھا کرتے تھے جو مصحف کے قریب تھا میں نے کہا کہ اے ابو مسلم میں دیکھتا ہوں کہ تم اس ستون کے پاس نماز پڑھنے کی کوشش کیا کرتے ہو، انہوں نے کہا اس لئے کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو اس کے پاس نماز پڑھنے کی کوشش فرماتے دیکھا ہے۔

قبیصہ، سفیان، عمرو بن عامر، انس بن مالک روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے بڑے بڑے صحابہ سے ملا ہوں کہ وہ مغرب کے وقت ستونوں کی طرف سبقت کیا کرتے تھے تاکہ ان کی آڑ میں نماز ادا کریں، اور شعبہ نے عمرو سے انہوں نے انس سے اتنی عبارت اور زیادہ روایت کی "یہاں تک کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لاتے"

اگر اکیلا ہو تو ستونوں کے درمیان نماز پڑھنے کا بیان،

موسیٰ بن اسمٰعیل، جویریہ، نافع، ابن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور اسامہ بن زید، اور عثمان بن طلحہ اور بلال کعبہ کے اندر گئے، پھر باہر آئے اور میں آپؐ کے بعد سب سے پہلے داخل ہوا تو میں نے بلالؓ سے پوچھا کہ آپؐ نے کہاں نماز پڑھی ہے بلالؓ نے کہا دونوں ستونوں کے درمیان میں۔

عبداللہ بن یوسف، مالک بن انس، نافع، عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور اسامہ بن زید اور بلال اور عثمان بن طلحہ حجبی کعبہ میں داخل ہو گئے تو عثمان نے کعبہ کو داخلہ کے بعد بند کر دیا اور آپؐ وہاں تھوڑی دیر ٹھیرے جب آپؐ باہر نکل آئے میں نے بلالؓ سے پوچھا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کعبہ کے اندر کیا کیا، بلال نے

حَازِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ بَيْنَ مُصَلّٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْجِدَارِ مَمَرُّ الشَّاةِ،

سہل بن سعد روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے نماز پڑھنے کی جگہ اور دیوار کے درمیان میں ایک بکری کے نکل جانے کے بقدر (فاصلہ) ہوتا تھا،

۴۷۰ ـ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ نَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ كَانَ جِدَارُ الْمَسْجِدِ عِنْدَ الْمِنْبَرِ مَا كَادَتِ الشَّاةُ تَجُوْزُهَا،

مکی بن ابراہیم، یزید بن ابی عبید، سلمہ ابن اکوع، روایت کرتے ہیں کہ مسجد (کی جانب قبلہ) کی دیوار منبر کے پاس تھی (اور دونوں) کے درمیان میں اس قدر فصل تھا کہ) بکری اس سے نکل سکتی تھی،

بَاب ۳۳۳ الصَّلٰوةِ اِلَى الْحَرْبَةِ،

نیزے کی طرف (منہ کرکے) نماز پڑھنے کا بیان

۴۷۱ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُرْكَزُ لَهُ الْحَرْبَةُ فَيُصَلِّيْ اِلَيْهَا

مسدد، یحییٰ، عبید اللہ، نافع، عبداللہ بن عمر روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے نیزہ گاڑ دیا جاتا تھا اور آپ اس کی طرف (منہ کرکے) نماز پڑھتے تھے،

بَاب ۳۳۴ الصَّلٰوةِ اِلَى الْعَنَزَةِ

عنزہ کی طرف (منہ کرکے) نماز پڑھنے کا بیان

۴۷۲ ـ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ نَا عَوْنُ بْنُ اَبِيْ جُحَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ بِالْهَاجِرَةِ فَاُتِيَ بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّاَ فَصَلّٰى بِنَا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ وَالْمَرْاَةُ وَالْحِمَارُ يَمُرَّانِ مِنْ وَّرَآئِهَا،

آدم، شعبہ، عون بن ابی جحیفہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ سے سنا وہ کہتے تھے کہ دوپہر کے وقت نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کے پاس تشریف لائے، آپ کے لئے وضو کا پانی حاضر کیا گیا آپ نے وضو فرمایا اور ہمیں ظہر اور عصر کی نماز پڑھائی اس وقت آپ کے سامنے نیزہ قائم کر دیا گیا تھا عورت اور گدھے اس کے پیچھے سے نکل رہے تھے،

۴۷۳ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ بَزِيْعٍ قَالَ نَا شَاذَانُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ مَيْمُوْنَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ لِحَاجَتِهٖ تَبِعْتُهٗ اَنَا وَغُلَامٌ وَّمَعَنَا عُكَّازَةٌ اَوْ عَصًا اَوْ عَنَزَةٌ وَّمَعَنَا اِدَاوَةٌ فَاِذَا فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهٖ نَاوَلْنَاهُ الْاِدَاوَةَ،

محمد بن حاتم بن بزیع، شاذان، شعبہ، عطاء بن ابی میمونہ، انس بن مالک روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب اپنی حاجت (رفع کرنے) کے لئے باہر تشریف لے جاتے تو میں اور ایک لڑکا آپ کے پیچھے جاتے، ہمارے ہمراہ ایک چھڑی یا لاٹھی یا چھوٹا سا نیزہ ہوتا تھا اور ایک پانی کا ظرف (بھی) ہوتا تھا جب آپ اپنی حاجت سے فارغ ہوتے تو وہ ظرف ہم آپ کو دیدیتے،

بَاب ۳۳۵ السُّتْرَةِ بِمَكَّةَ وَغَيْرِهَا،

مکہ اور دوسرے مقامات میں سترہ کا بیان

۴۷۴ ـ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْهَاجِرَةِ فَصَلّٰى بِالْبَطْحَاءِ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَنَصَبَ بَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةً وَّتَوَضَّاَ فَجَعَلَ النَّاسُ يَتَمَسَّحُوْنَ بِوَضُوْئِهٖ،

سلیمان بن حرب، شعبہ، حکم، ابو جحیفہ روایت کرتے ہیں کہ دوپہر کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کے پاس تشریف لائے، بطحا میں آپ نے ظہر اور عصر کی دو دو رکعتیں پڑھیں اور نیزہ آپ کے آگے گاڑ دیا گیا تھا، آپ نے وضو فرمایا (تھا) تو لوگ آپ کے وضو کا پانی (تبرکاً اپنے چہروں پر) ملنے لگے (تھے)

أَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ عَلَى أَكَمَةٍ غَلِيظَةٍ وَأَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَقْبَلَ فُرْضَةَ الْجَبَلِ الَّذِي بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَبَلِ الطَّوِيلِ نَحْوَ الْكَعْبَةِ فَجَعَلَ الْمَسْجِدَ الَّذِي بُنِيَ ثَمَّ يَسَارَ الْمَسْجِدِ بِطَرَفِ الْأَكَمَةِ وَمُصَلَّى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْفَلَ مِنْهُ عَلَى الْأَكَمَةِ السَّوْدَاءِ تَدَعُ مِنَ الْأَكَمَةِ عَشَرَةَ أَذْرُعٍ أَوْ نَحْوَهَا ثُمَّ تُصَلِّي مُسْتَقْبِلَ الْفُرْضَتَيْنِ مِنَ الْجَبَلِ الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْكَعْبَةِ،

بابٌ ۳۳۱ سُتْرَةُ الْإِمَامِ سُتْرَةُ مَنْ خَلْفَهُ،

۴۶۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ نَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَ أَقْبَلْتُ رَاكِبًا عَلَى حِمَارٍ أَتَانٍ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ قَدْ نَاهَزْتُ الْاِحْتِلَامَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ بِمِنًى إِلَى غَيْرِ جِدَارٍ فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ فَنَزَلْتُ وَأَرْسَلْتُ الْأَتَانَ تَرْتَعُ وَدَخَلْتُ فِي الصَّفِّ فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيَّ أَحَدٌ،

۴۶۷ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ يَوْمَ الْعِيدِ أَمَرَ بِالْحَرْبَةِ فَتُوضَعُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَيُصَلِّي إِلَيْهَا وَالنَّاسُ وَرَاءَهُ وَكَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السَّفَرِ فَمِنْ ثَمَّ اتَّخَذَهَا الْأُمَرَاءُ،

۴۶۸ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمْ بِالْبَطْحَاءِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ تَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ الْمَرْأَةُ وَالْحِمَارُ،

بابٌ ۳۳۲ قَدْرِ كَمْ يَنْبَغِي أَنْ يَكُونَ بَيْنَ الْمُصَلِّي وَالسُّتْرَةِ.

۴۶۹ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ قَالَ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ

نیچے اسی سخت ٹیلہ پر، اور عبداللہ بن عمرؓ نے نافع سے یہ (بھی) بیان کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اس پہاڑ کی گھاٹی کے سامنے آئے وہ گھاٹی جو اس پہاڑ اور بڑے پہاڑ کے درمیان میں کعبہ کی طرف ہے پھر آپؐ نے اس مسجد کو جو وہاں بنائی گئی ہے بائیں جانب چھوڑ دیا جو ٹیلہ کی طرف ہے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے نماز پڑھنے کی جگہ اس سے نیچے سیاہ ٹیلے کے اوپر ہے ٹیلے سے دس گز یا اس کے قریب چھوڑ دو، پھر پہاڑ کے اس گھاٹی کی طرف جو تمہارے اور کعبہ کے درمیان میں ہے منہ کر کے نماز پڑھو،

امام کا سترہ اس کے پیچھے والوں (کے لئے کافی ہے)

عبداللہ بن یوسف، مالک، ابن شہاب، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ، عبداللہ بن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ میں اپنی گدھی پر سوار آیا اس وقت میں قریب البلوغ تھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے دیوار کے علاوہ کسی دوسری چیز کا سترہ (آڑ) قائم تھی میں صف کے کچھ حصے کے سامنے سے سواری کی حالت میں گذر گیا اور پھر اتر کر گدھی کو میں نے چھوڑ دیا تو وہ چرنے لگی اور میں خود نماز کی صف میں شامل ہو گیا لیکن میرا س فعل کو دیکھکر، کسی نے مجھے منع نہ کیا،

اسحاق، عبداللہ بن نمیر، عبیداللہ، نافع، ابن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب عید کے دن (نماز پڑھانے) نکلتے تو حکم دیتے کہ نیزہ آپؐ کے سامنے گاڑ دیا جائے آپؐ اس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھاتے اور لوگ آپؐ کے پیچھے ہوتے سفر میں (بھی) آپؐ یہی کرتے تھے اسی جگہ سے اُمرا نے اسے اختیار کر لیا ہے،

ابوالولید، شعبہ، عون بن ابی جحیفہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے بطحا میں لوگوں میں نیزہ کا سترہ قائم کر کے نماز پڑھائی ظہر کی دو رکعت اور عصر کی دو رکعت (کیوں کہ آپؐ مسافر تھے) آپؐ کے سامنے سے عورت اور گدھے نکل رہے تھے،

نماز پڑھنے والے اور سترہ کے درمیان کتنا فاصلہ ہونا چاہیئے،

عمر بن زرارہ عبدالعزیز بن ابی حازم، ابوحازم

ذلك المكان فيصلي فيه الظهر وإذا أقبل من مكة
فإن مر به قبل الصبح بساعة أو من آخر السحر عرس حتى
يصلي بها الصبح وأن عبد الله حدثه أن النبي صلى الله
عليه وسلم كان ينزل تحت سرحة ضخمة دون الرويثة عن
يمين الطريق ووجاه الطريق في مكان بطح سهل حتى يفضي
من أكمة دوين بريد الرويثة بميلين وقد انكسر أعلاها
فانثنى في جوفها وهي قائمة على ساق وفي ساقها كثب
كثيرة وأن عبد الله بن عمر حدثه أن النبي صلى الله عليه
وسلم صلى في طرف تلعة من وراء العرج وأنت ذاهب
إلى حضبة عند ذلك المسجد قبران أو ثلاثة على القبور
رضم من حجارة عن يمين الطريق عند سلمات الطريق
بين أولئك السلمات كان عبد الله يروح من العرج بعد
أن تميل الشمس بالهاجرة فيصلي الظهر في ذلك المسجد
وأن عبد الله بن عمر حدثه أن رسول الله صلى الله عليه
وسلم نزل عند سرحات عن يسار الطريق في
مسيل دون هرشى ذلك المسيل لاصق بكراع هرشى
بينه وبين الطريق قريب من غلوة وكان عبد الله
بن عمر يصلي إلى سرحة هي أقرب السرحات إلى الطريق
وهي أطولهن وأن عبد الله بن عمر حدثه أن النبي
صلى الله عليه وسلم كان ينزل في المسيل الذي في أدنى
مر الظهران قبل المدينة حين يهبط من الصفراوات
ينزل في بطن ذلك المسيل عن يسار الطريق وأنت
ذاهب إلى مكة ليس بين منزل رسول الله صلى الله عليه
وسلم وبين الطريق إلا رمية بحجر وأن عبد الله
بن عمر حدثه أن النبي صلى الله عليه وسلم كان
ينزل بذي طوى ويبيت حتى يصبح يصلي
الصبح حين يقدم مكة ومصلى رسول الله
صلى الله عليه وسلم ذلك على أكمة غليظة
ليس في المسجد الذي بني ثم ولكن

آتے تو اگر صبح سے کچھ پہلے یا آخر شب میں اس مقام پر پہونچتے تو صبح
تک وہیں ٹھیر کر صبح کی نماز وہیں پڑھتے اور عبداللہؓ نے نافع سے یہ بھی بیان
کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اس مقام رویثہ کے قریب راستہ کے داہنی جانب اور
راستہ کے سامنے کسی گھنے درخت کے نیچے کسی وسیع اور نرم مقام میں اترتے
تھے یہاں تک کہ آپ اس ٹیلے سے جو برید رویثہ سے قریب دو میل کے ہے
باہر آتے اور اس درخت کے اوپر کا حصہ ٹوٹ گیا ہے وہ بیچ جوف میں دوہر
گیا ہے اور وہ درخت پیڑ کے بل کھڑا ہے اور اس کی جڑ میں ریگ کے
بہت ٹیلے ہیں اور عبداللہ بن عمرؓ نے نافع سے یہ بھی بیان کیا کہ نبی
صلے اللہ علیہ وسلم نے اس ٹیلہ پر بھی نماز پڑھی ہے جو مقام عرج کے
پیچھے ہے جب تم قریب ہضبہ کی طرف جاتے ہو اس مسجد کے پاس دو یا تین
قبریں ہیں قبروں پر پتھر رکھے ہیں وہاں آپ نے راستہ کی داہنی جانب
راستہ کے پتھروں کے پاس نماز پڑھی ہے انہیں پتھروں کے درمیان عبداللہؓ
آتے تھے اس کے بعد دوپہر کو آفتاب ڈھل جاتا تھا پھر وہ ظہر اسی مسجد
میں پڑھتے تھے اور عبداللہ بن عمرؓ نے نافع سے یہ بھی بیان کیا کہ
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اس سیل میں جو ہرشا (پہاڑ) کے کنارے ہے
راستہ کے داہنی جانب درختوں کے پاس اترے سیل ہرشا (پہاڑ) کے کنارے
سے ملی ہوتی ہے اس کے اور راستہ کے درمیان میں قریب ایک تیر کے
نشان کا فاصلہ ہے اور عبداللہؓ اس درخت کے پاس نماز پڑھتے تھے
جو سب درختوں سے زیادہ راستہ کے قریب تھا اور ان سب سے زیادہ لمبا تھا عبداللہ
بن عمرؓ نے نافع سے یہ بھی بیان کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اس سیل
میں بھی اترے تھے جو مقام مر الظہران کے اخیر میں مدینہ کی طرف ہے
جب کوئی شخص صفراوات (کے پہاڑوں) سے اترے آپ اس سیل کے
گہراؤ میں راستہ کے بائیں جانب جبکہ تو مکہ کو جا رہا ہو نزول فرماتے تھے
نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اترنے کی جگہ اور راستہ کے درمیان میں صرف
ایک پتھر کا نشان ہے اور عبداللہ بن عمرؓ نے نافع سے یہ بھی
بیان کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم مقام ذی طویٰ میں اترتے تھے اور رات
کو رہتے تھے جب صبح ہوتی اور صبح کی نماز پڑھتے (یہ اس وقت) جب آپ
مکہ تشریف لاتے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نماز پڑھنے کی جگہ
ایک سخت ٹیلہ پر ہے نہ اس مسجد میں جو وہاں بنائی گئی ہے بلکہ اس سے

نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي فِي تِلْكَ الْأَمْكِنَةِ وَسَأَلْتُ
سَالِمًا فَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا وَافَقَ نَافِعًا فِي الْأَمْكِنَةِ كُلِّهَا إِلَّا أَنَّهُمَا
اخْتَلَفَا فِي مَسْجِدٍ بِشَرَفِ الرَّوْحَاءِ،

۴۶۵ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ قَالَ ثَنَا
أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ قَالَ ثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ
بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
يَنْزِلُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ حِينَ يَعْتَمِرُ وَفِي حَجَّتِهِ حِينَ
حَجَّ تَحْتَ سَمُرَةٍ فِي مَوْضِعِ الْمَسْجِدِ الَّذِي بِذِي
الْحُلَيْفَةِ وَكَانَ إِذَا رَجَعَ مِنْ غَزْوَةٍ وَكَانَ فِي تِلْكَ
الطَّرِيقِ أَوْ حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ هَبَطَ بَطْنَ وَادٍ فَإِذَا ظَهَرَ مِنْ
بَطْنِ وَادٍ أَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِي عَلَى شَفِيرِ الْوَادِي
الشَّرْقِيَّةِ فَعَرَّسَ ثَمَّ حَتَّى يُصْبِحَ لَيْسَ عِنْدَ الْمَسْجِدِ
الَّذِي بِحِجَارَةٍ وَلَا عَلَى الْأَكَمَةِ الَّتِي عَلَيْهَا الْمَسْجِدُ كَانَ
ثَمَّ خَلِيجٌ يُصَلِّي عَبْدُ اللّٰهِ عِنْدَهُ فِي بَطْنِهِ كُثُبٌ كَانَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَّ يُصَلِّي فَدَحَا فِيهِ السَّيْلُ
بِالْبَطْحَاءِ حَتَّى دَفَنَ ذٰلِكَ الْمَكَانَ الَّذِي كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ
يُصَلِّي فِيهِ وَأَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى حَيْثُ الْمَسْجِدُ الصَّغِيرُ الَّذِي دُونَ
الْمَسْجِدِ الَّذِي بِشَرَفِ الرَّوْحَاءِ وَقَدْ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَعْلَمُ
الْمَكَانَ الَّذِي كَانَ صَلَّى فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
ثَمَّ عَنْ يَمِينِكَ حِينَ تَقُومُ فِي الْمَسْجِدِ تُصَلِّي وَذٰلِكَ
الْمَسْجِدُ عَلَى حَافَةِ الطَّرِيقِ الْيُمْنَى وَأَنْتَ ذَاهِبٌ إِلَى مَكَّةَ
بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْمَسْجِدِ الْأَكْبَرِ رَمْيَةٌ بِحَجَرٍ أَوْ نَحْوُ ذٰلِكَ وَأَنَّ ابْنَ
عُمَرَ كَانَ يُصَلِّي إِلَى الْعِرْقِ الَّذِي عِنْدَ مُنْصَرَفِ الرَّوْحَاءِ
وَذٰلِكَ الْعِرْقُ انْتِهَاءُ طَرَفِهِ عَلَى حَافَةِ الطَّرِيقِ دُونَ
الْمَسْجِدِ الَّذِي بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْمُنْصَرَفِ وَأَنْتَ ذَاهِبٌ إِلَى مَكَّةَ
وَقَدِ ابْتُنِيَ ثَمَّ مَسْجِدٌ فَلَمْ يَكُنْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يُصَلِّي فِي ذٰلِكَ الْمَسْجِدِ
كَانَ يَتْرُكُهُ عَنْ يَسَارِهِ وَوَرَاءَهُ وَيُصَلِّي أَمَامَهُ إِلَى الْعِرْقِ نَفْسِهِ
وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَرُوحُ مِنَ الرَّوْحَاءِ فَلَا يُصَلِّي الظُّهْرَ حَتَّى

سے نقل کیا کہ وہ انہیں مقامات میں نماز پڑھا کرتے تھے اور میں نے سالم سے پو
تو میں جانتا ہوں کہ انہوں نے بھی ان مقامات میں نافع کی موافقت کی الا
مسجد روحا کی بلندی پر واقع تھی اس میں دونوں کا اختلاف تھا۔

ابراہیم بن منذر حزامی، انس بن عیاض، موسیٰ بن عقبہ، نافع
عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ج
عمرہ فرماتے یا حج کرتے تو (مقام) ذوالحلیفہ میں بھی اترتے تھے اور جب کہ
غزوہ سے لوٹتے اور اس راہ میں سے ہو کر آتے یا حج یا عمرہ میں ہوتے تو واد
کے اندر اتر جاتے پھر جب وادی کے گہراؤ سے اوپر آجاتے تو اونٹ کو
بطحا میں بٹھا دیتے جو وادی کے کنارے پر بجانب مشرق ہے اور آخر شب
صبح تک ہیں آرام فرماتے (یہ مقام جہاں آپ استراحت فرماتے) اس مسجد
پاس نہیں ہے جو پتھروں پر ہے اور نہ اس ٹیلہ پر ہے جس کے اوپر مسجد (بنی
(بلکہ) اس جگہ ایک چشمہ تھا کہ عبداللہ اس کے پاس نماز پڑھا کرتے تھے او
اس کے اندر کچھ تودے (ریگ کے) تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم (وہیں) نما
پڑھتے تھے پھر اس میں بطحا سے سیل بہ کر آیا یہاں تک کہ وہ مقام جہاں عبداللہ
نماز پڑھتے تھے پر ہو گیا اور عبداللہ بن عمرؓ نے نافع سے بیان کیا کہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے اس مقام پر (بھی) نماز پڑھی ہے جہاں چھوٹی مسجد ہے ج
اس مسجد کے قریب ہے جو روحا کی بلندی پر ہے اور عبداللہ اس مقام کو
جانتے تھے جہاں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی تھی وہ کہا کرتے
کہ وہاں تمہارے داہنی طرف ہے جب تم مسجد میں نماز پڑھنے کھڑے ہو
یہ مسجد راستے کے داہنے کنارے پر ہے جب کہ تم مکہ کی طرف جا رہے ہو
کے اور بڑی مسجد کے درمیان میں ایک پتھر کا نشان ہے یا اس کے قریب
اور ابن عمر اس پہاڑی کے پاس (بھی) نماز پڑھا کرتے تھے جو روحا
خاتمہ کے پاس ہے اور اس پہاڑی کا کنارہ مسجد کے قریب کی جانب
ہے وہ مسجد جو اس پہاڑی اور واپسی راہ کے درمیان میں ہے اور
جگہ ایک دوسری مسجد بنادی گئی ہے مگر عبداللہ بن عمرؓ اس مسجد میں نماز
نہ پڑھتے تھے بلکہ اس کو اپنے پیچھے بائیں جانب چھوڑ دیتے تھے
اس کے آگے بڑھ کر خاص پہاڑی کے پاس نماز پڑھا کرتے تھے او
عبداللہ روحا سے صبح کے وقت چلتے تھے، پھر ظہر کی نماز نہ پڑھتے یہاں
کہ اس مقام میں پہونچ جاتے پس وہیں ظہر کی نماز پڑھتے اور جب کہ

شَبَّكَ أَصَابِعَهُ،

۴۶۲ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ قَالَ أَنَا ابْنُ شُمَيْلٍ قَالَ نَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدٰى صَلٰوتَيِ الْعَشِيِّ قَالَ ابْنُ سِيرِينَ قَدْ سَمَّاهَا أَبُو هُرَيْرَةَ وَلٰكِنْ نَسِيتُ أَنَا قَالَ فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَ إِلٰى خَشَبَةٍ مَعْرُوضَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَاتَّكَأَ عَلَيْهَا كَأَنَّهُ غَضْبَانُ وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ وَوَضَعَ خَدَّهُ الْأَيْمَنَ عَلٰى ظَهْرِ كَفِّهِ الْيُسْرٰى وَخَرَجَتِ السَّرَعَانُ مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالُوا قُصِرَتِ الصَّلٰوةُ وَفِي الْقَوْمِ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَهَابَاهُ أَنْ يُكَلِّمَاهُ وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ فِي يَدَيْهِ طُولٌ يُقَالُ لَهُ ذُو الْيَدَيْنِ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنَسِيتَ أَمْ قُصِرَتِ الصَّلٰوةُ قَالَ لَمْ أَنْسَ وَلَمْ تُقْصَرْ فَقَالَ أَكَمَا يَقُولُ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالُوا نَعَمْ فَتَقَدَّمَ فَصَلّٰى مَا تَرَكَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ فَرُبَّمَا سَأَلُوهُ ثُمَّ سَلَّمَ فَيَقُولُ نُبِّئْتُ أَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ قَالَ ثُمَّ سَلَّمَ،

بَابُ ۳۳ الْمَسَاجِدِ الَّتِي عَلٰى طُرُقِ الْمَدِينَةِ وَالْمَوَاضِعِ الَّتِي صَلّٰى فِيهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

۴۶۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ ثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا مُوسٰى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ رَأَيْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَتَحَرّٰى أَمَاكِنَ مِنَ الطَّرِيقِ فَيُصَلِّي فِيهَا وَيُحَدِّثُ أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يُصَلِّي فِيهَا وَأَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي تِلْكَ الْأَمْكِنَةِ قَالَ وَحَدَّثَنِي

ڈال کر بتلایا)

اسحاق، ابن شمیل، ابن عون، ابن سیرین، حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں زوال کے بعد کی دو نمازوں میں سے کوئی نماز پڑھائی (ابن سیرین کہتے ہیں، کہ ابوہریرہؓ نے اس کا نام لیا تھا مگر میں بھول گیا) ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ آپؐ نے ہمیں دو رکعت پڑھا کر سلام پھیر دیا پھر آپؐ ایک لکڑی کے پاس کھڑے ہو گئے جو عرضاً مسجد میں رکھی ہوئی تھی اور اس پر آپؐ نے تکیہ لگایا (ایسا معلوم ہوتا تھا کہ آپؐ غصہ میں ہیں) اس وقت آپؐ اپنے دونوں ہاتھوں میں پنجہ ڈالے ہوئے اور اپنا داہنا رخسار اپنی بائیں ہتھیلی کی پشت پر رکھے ہوئے تھے، جلد باز لوگ مسجد کے دروازوں سے نکل گئے تو صحابہؓ نے عرض کیا کہ کیا نماز کم کر دی گئی اور لوگوں میں ابوبکرؓ اور عمرؓ بھی تھے مگر وہ دونوں آپؐ سے کہتے ہوئے ڈرے انہیں لوگوں میں ایک شخص تھا جس کے ہاتھوں میں کچھ درازی تھی اس کو ذوالیدین کہتے تھے اس نے کہا کہ یا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم آپؐ بھول گئے یا نماز کم کر دی گئی آپؐ نے فرمایا کہ میرا یہ خیال ہے نہ بھولا ہوں اور نہ نماز کم کر دی گئی پھر آپؐ نے (لوگوں سے) فرمایا کہ کیا ایسا ہی ہے جیسا ذوالیدینؓ کہتے ہیں لوگوں نے کہا ہاں تب آپؐ آگے بڑھ گئے اور جسقدر نماز چھوڑ دی گئی تھی پڑھ لی اس کے بعد سلام پھیر کر تکبیر کہی اور مثل اپنے سابقہ سجدوں کے سجدہ کیا، یا وہ سجدہ (کچھ زیادہ طویل تھا) پھر آپؐ نے اپنا سر اٹھایا اور تکبیر کہی بعد اس کے پھر تکبیر کہی اور مثل اپنے سابقہ سجدوں کے یا اس سے کچھ زیادہ طویل سجدہ کیا پھر سر اٹھایا اور تکبیر کہی (اس کے بعد) ابن سیرین، راوی حدیث سے لوگوں نے پوچھا کہ کیا اس کے بعد حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم نے پھر سلام پھیرا ابن سیرین نے کہا ہاں عمران بن حصینؓ سے مجھے خبر ملی ہے کہ اس کے بعد حضورؐ نے سلام پھیرا،

وہ مسجدیں جو مدینہ کے راستوں پر ہیں اور وہ جگہیں جن میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی،

محمد بن ابی بکر مقدمی، فضیل بن سلیمان، موسیٰ بن عقبہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے سالم بن عبداللہ کو دیکھا کہ وہ راستہ میں کچھ مقامات کی تلاش کرتے تھے اور وہیں نماز پڑھا کرتے تھے اور بیان کرتے تھے کہ ان کے باپ وہیں نماز پڑھتے تھے اور انہوں نے ان مقامات میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا تھا موسیٰ بن عقبہ کہتے ہیں کہ مجھ سے نافع نے ابن عمرؓ

وَلَا يَمْلِكُ عَيْنَيْهِ إِذَا قَرَأَ الْقُرْآنَ فَأَفْزَعَ ذٰلِكَ أَشْرَافَ قُرَيْشٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ،

تک کہ جب وہ قرآن پڑھتے تھے تو اپنی آنکھوں پر اختیار نہ رکھتے تھے، لہٰذا اس بات نے اشراف قریش کو خوف میں ڈال دیا کہ کہیں یہ سب مسلمان نہ ہو جائیں)

باب ۳۲۸ الصَّلٰوۃ فِي مَسْجِدِ السُّوقِ وَصَلّٰی ابْنُ عَوْنٍ فِي مَسْجِدٍ فِي دَارٍ يُغْلَقُ عَلَيْهِمُ الْبَابُ،

بازار کے مقام میں نماز پڑھنے کا بیان ابن عون نے ایک گھر کی مسجد میں نماز پڑھی جس کا دروازہ لوگوں پر بند کر لیا جاتا تھا،

۴۶۰ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوۃُ الْجَمِيعِ تَزِيدُ عَلٰی صَلٰوتِهِ فِي بَيْتِهِ وَصَلٰوتِهِ فِي سُوقِهِ خَمْسًا وَعِشْرِينَ دَرَجَةً فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ وَأَتَی الْمَسْجِدَ لَا يُرِيدُ إِلَّا الصَّلٰوۃَ لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً حَتّٰی يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ وَإِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِي صَلٰوۃٍ مَا كَانَتْ تَحْبِسُهُ وَتُصَلِّي الْمَلٰئِكَةُ عَلَيْهِ مَا دَامَ فِي مَجْلِسِهِ الَّذِي يُصَلِّي فِيهِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ مَا لَمْ يُؤْذِ يُحْدِثْ فِيهِ،

مسدد، ابو معاویہ، اعمش، ابو صالح، حضرت ابوہریرہؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا جماعت کی نماز اپنے گھر کی نماز اور اپنے بازار کی نماز سے پچیس درجے (ثواب میں) زیادتی رکھتی ہے اس لئے کہ جب تم میں سے کوئی اچھا وضو کر کے مسجد میں محض نماز ہی کا ارادہ کر کے آئے تو وہ جو قدم رکھتا ہے اس پر اللہ ایک درجہ اس کا بلند کرتا ہے، ایک گناہ اس کا معاف کر دیتا ہے یہاں تک کہ وہ مسجد میں داخل ہو جاتا ہے تو نماز میں (سمجھا جاتا) ہے جب تک کہ نماز کی وجہ سے مسجد میں ہے اور فرشتے اس کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں جب تک کہ وہ اس مقام میں ہے جہاں نماز پڑھتا ہے (فرشتے یوں دعا کرتے ہیں) کہ اے اللہ اسے بخش دے اے اللہ اس پر رحم کر (یہ دعا اس وقت تک جاری رہتی ہے جب تک کہ وہ بے وضو نہ ہو،

باب ۳۲۹ تَشْبِيكُ الْأَصَابِعِ فِي الْمَسْجِدِ وَغَيْرِهِ

مسجد میں انگلیوں میں پنجہ ڈالنے کا بیان

۴۶۱ - حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ عَنْ بِشْرٍ نَا عَاصِمٌ نَا وَاقِدٌ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَوِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ شَبَّكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَابِعَهُ وَقَالَ عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ نَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ هٰذَا الْحَدِيثَ مِنْ أَبِي فَلَمْ أَحْفَظْهُ فَقَوَّمَهُ لِي وَاقِدٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي وَهُوَ يَقُولُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَمْرٍو قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو كَيْفَ بِكَ إِذَا بَقِيتَ فِي حُثَالَةٍ مِنَ النَّاسِ بِهٰذَا

حامد بن عمر، بشر، عاصم، واقد، محمد، ابن عمرؓ، یا ابن عمروؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیوں میں پنجہ ڈالا اور عاصم بن علی نے کہا ہے کہ ہم سے عاصم بن محمد نے بیان کیا کہ میں نے یہ حدیث اپنے باپ سے سنی تھی (مگر مجھے یاد نہ رہی) پھر اس کو واقد نے اپنے باپ سے نقل کر کے میرے لئے ٹھیک کر دیا وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ سے سنا وہ کہتے تھے کہ عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عبد اللہ بن عمرؓ تمہارا کیا حال ہوگا جب تم خراب لوگوں میں رہ جاؤ گے،

۴۶۲ - حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰی قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي مُوسٰی عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا

خلاد بن یحییٰ، سفیان، ابو بردہ بن عبد اللہ بن ابو بردہ، ابو بردہ، حضرت ابوموسیٰ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا مومن (دوسرے) مومن کے لئے مثل عمارت کے ہے کہ اس کا ایک حصہ دوسرے حصہ کو تقویت دیتا ہے اور آپؐ نے اپنی انگلیوں میں

وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ،

۴۵۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ أَبَا مُرَّةَ مَوْلَى عَقِيلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَأَقْبَلَ نَفَرٌ ثَلٰثَةٌ، فَأَقْبَلَ اثْنَانِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَهَبَ وَاحِدٌ، فَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَرَأَى فُرْجَةً فِي الْحَلْقَةِ فَجَلَسَ وَأَمَّا الْآخَرُ فَجَلَسَ خَلْفَهُمْ وَأَمَّا الْآخَرُ فَأَدْبَرَ ذَاهِبًا فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ عَنِ النَّفَرِ الثَّلٰثَةِ أَمَّا أَحَدُهُمْ فَأَوَى إِلَى اللّٰهِ فَآوَاهُ اللّٰهُ وَأَمَّا الْآخَرُ فَاسْتَحْيٰى فَاسْتَحْيَى اللّٰهُ مِنْهُ وَأَمَّا الْآخَرُ فَأَعْرَضَ فَأَعْرَضَ اللّٰهُ عَنْهُ،

بَابُ ۳۳۶ الْإِسْتِلْقَاءِ فِي الْمَسْجِدِ

۴۵۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ ..... عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ وَاضِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرٰى وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ كَانَ عُمَرُ وَعُثْمَانُ يَفْعَلَانِ ذٰلِكَ،

بَابُ ۳۳۷ الْمَسْجِدِ يَكُونُ فِي الطَّرِيقِ

وَغَيْرِ ضَرَرٍ بِالنَّاسِ فِيهِ وَبِهِ قَالَ الْحَسَنُ وَأَيُّوبُ وَمَالِكٌ،

۴۵۹ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ نَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمْ أَعْقِلْ أَبَوَيَّ إِلَّا وَهُمَا يَدِينَانِ الدِّينَ وَلَمْ يَمُرَّ عَلَيْنَا يَوْمٌ إِلَّا يَأْتِينَا فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفَيِ النَّهَارِ بُكْرَةً وَعَشِيَّةً ثُمَّ بَدَا لِأَبِي بَكْرٍ فَابْتَنٰى مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهِ فَكَانَ يُصَلِّي فِيهِ وَيَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ فَيَقِفُ عَلَيْهِ نِسَاءُ الْمُشْرِكِينَ وَأَبْنَاؤُهُمْ يَعْجَبُونَ مِنْهُ وَيَنْظُرُونَ إِلَيْهِ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَجُلًا بَكَّاءً

کو پکارا اور آپؐ مسجد میں تھے)

عبداللہ بن یوسف، مالک، اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ ابو مرہ (عقیل بن ابی طالب کے آزاد کردہ غلام) ابو واقد لیثی رضؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک روز رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم مسجد میں تھے کہ تین آدمی آئے (تو ان میں سے) دو تو رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے آگئے اور ایک چلا گیا، پھر ان دو میں سے ایک نے حلقہ کے اندر گنجائش دیکھی وہ تو (حلقہ کے اندر) بیٹھ گیا اور دوسرا سب سے پیچھے بیٹھ گیا جب رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم (وعظ سے) فارغ ہوئے تو آپؐ نے فرمایا کیا میں تمہیں تین آدمیوں کے حال سے خبر نہ دوں کہ ایک ان میں سے اللہ کی طرف آیا اور اللہ نے اسے جگہ دی اور دوسرے نے حیا کی تو اللہ نے (بھی) اس سے حیا کی اور تیسرے نے اعراض کیا تو اللہ نے بھی اس سے منہ پھیر لیا،

مسجد میں چت لیٹنے کا بیان،

عبداللہ بن مسلمہ، مالک، ابنِ شہاب، عباد بن تمیم اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں چت لیٹے ہوئے دیکھا کہ آپؐ اپنا ایک پیر دوسرے پیر پر رکھے ہوئے تھے، اور ابنِ شہاب سعید بن مسیب سے روایت کرتے ہیں کہ عمر اور عثمان (بھی) یہی کیا کرتے تھے،

مسجد راستہ میں (اگر بنی) ہو اور لوگوں کا اس میں نقصان نہ ہو (تو کچھ حرج نہیں) اور حسن (بصری) اور ایوب اور (امام) مالک اسی کے قائل ہیں،

یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابنِ شہاب، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ رضؓ زوجہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم روایت کرتی ہیں کہ میں نے اپنے ہوش بھر اپنے ماں باپ کو دین کی پیروی کرتے دیکھا اور کوئی دن ہم پر ایسا نہ گذرتا تھا کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم دن کے دونوں وقت صبح اور شام ہمارے پاس نہ آتے ہوں ایک مرتبہ ابوبکر رضؓ کو خیال آیا اور انہوں نے اپنے مکان کے احاطہ میں مسجد بنائی اور وہ اس میں نماز پڑھنے لگے اور قرآن کی تلاوت کرنے لگے تو مشرکوں کی عورتیں اور ان کے لڑکے ان کے پاس کھڑے ہوتے تھے اور ان (کے پڑھنے) سے خوش ہوتے اور ان کی طرف دیکھا کرتے تھے چونکہ ابوبکر رضؓ بہت رونے والے آدمی تھے اور دیہاں

قَالَ لَوْ كُنْتُمَا مِنْ أَهْلِ الْبَلَدِ لَأَوْجَعْتُكُمَا تَرْفَعَانِ أَصْوَاتَكُمَا فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

عمرؓ نے کہا کہ اگر تم اس شہر کے رہنے والوں میں ہوتے تو میں تمہیں سزا دیتا تم رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں اپنی آوازیں بلند کرتے ہو

۴۵۴ ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ تَقَاضَى ابْنَ أَبِي حَدْرَدٍ دَيْنًا كَانَ لَهُ عَلَيْهِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا حَتَّى سَمِعَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي بَيْتِهِ فَخَرَجَ إِلَيْهِمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى كَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِهِ وَنَادَى كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ فَقَالَ يَا كَعْبُ فَقَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَأَشَارَ بِيَدِهِ أَنْ ضَعِ الشَّطْرَ مِنْ دَيْنِكَ قَالَ كَعْبٌ قَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُمْ فَاقْضِهِ،

احمد بن صالح، ابنِ وہب، یونس بن یزید بن شہاب، عبداللہ بن کعب بن مالک، حضرت کعب بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ابنِ ابی حدردؓ سے اپنے ایک قرض کا جوان پر تھا رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مسجد کے اندر تقاضا کیا (چنانچہ باہمی گفتگو میں) دونوں کی آوازیں بلند ہوگئیں، جن کو کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی سنا حالانکہ آپؐ گھر میں تھے، رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم ان کے قریب ہوئے، آپؐ نے اپنے حجرہ کا پردہ کھول دیا اور کعب بن مالکؓ کو پکارا، کہ اے کعبؓ، انہوں نے کہا، کہ لبیک یارسول اللہؐ آپؐ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ اپنا آدھا قرض معاف کردو کعبؓ نے کہا یارسول اللہؐ میں نے (معاف) کردیا تب رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے (ابنِ ابی حدرد سے) فرمایا کہ اٹھو اور (باقی) قرض ادا کردو،

بَابُ الْحِلَقِ وَالْجُلُوسِ فِي الْمَسْجِدِ

مسجد میں حلقہ باندھنے اور بیٹھنے کا بیان،

۴۵۵ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ مَا تَرَى فِي صَلٰوةِ اللَّيْلِ قَالَ مَثْنٰى مَثْنٰى فَإِذَا خَشِيَ أَحَدُكُمُ الصُّبْحَ صَلَّى وَاحِدَةً فَأَوْتَرَتْ لَهُ مَا صَلَّى وَإِنَّهُ كَانَ يَقُولُ اجْعَلُوا آخِرَ صَلٰوتِكُمْ بِاللَّيْلِ وِتْرًا فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِهِ،

مسدد، بشر بن مفضل، عبیداللہ، نافع ابنِ عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اور (اس وقت) آپؐ منبر پر تھے کہ نمازِ شب کے بارے میں آپؐ کیا حکم دیتے ہیں آپؐ نے فرمایا کہ دو دو رکعت (پڑھنی چاہیئے) پھر جب تم میں کسی کو صبح ہوجا(نے) کا خوف ہو تو ایک رکعت (اور) پڑھ لے اور وہ ایک رکعت اس کے لئے جس قدر پڑھ چکا (سب کو) وتر کردے گی اور ابنِ عمرؓ کہا کرتے تھے کہ رات کی اپنی آخری نماز کو وتر بناؤ اس لئے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کا حکم دیا،

۴۵۶ ـ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ فَقَالَ كَيْفَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ فَقَالَ مَثْنٰى مَثْنٰى فَإِذَا خَشِيتَ فَأَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ تُوتِرُ لَكَ مَا قَدْ صَلَّيْتَ وَقَالَ الْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَجُلًا نَادَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابو النعمان، حماد بن زید، ایوب، نافع ابنِ عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) نبی صلے اللہ علیہ وسلم خطبہ فرمارہے تھے اتنے میں ایک شخص نے حاضر ہوکر عرض کیا کہ نمازِ شب کس طرح پڑھی جاتی ہے آپؐ نے فرمایا کہ دو دو رکعت اور جس وقت تمہیں صبح (ہوجانے) کا خوف ہو تو ایک رکعت (اور) پڑھ لو وہ تمہارے لئے جس قدر پڑھ چکے ہو سب کو وتر بنادے گی اور ولید بن کثیر نے کہا کہ مجھ سے عبیداللہ بن عبداللہ نے کہا کہ ابنِ عمرؓ نے ان سے بیان کیا کہ ایک شخص نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم

غَیْرَ خَوْخَۃِ اَبِیْ بَکْرٍ،

بند کردو، سوائے ابوبکرؓ کی کھڑکی کے،

باب ۳۲۲ الْاَبْوَابِ وَالْغَلْقِ لِلْکَعْبَۃِ وَالْمَسَاجِدِ

کعبہ اور مسجدوں میں دروازے رکھنا اور ان کا بند کر لینا

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰہِ وَقَالَ لِیْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ قَالَ لِی ابْنُ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ یَا عَبْدَ الْمَلِکِ لَوْ رَاَیْتَ مَسَاجِدَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبْوَابَھَا،

امام بخاریؒ کہتے ہیں، مجھ سے عبداللہ بن محمدؒ نے کہا وہ کہتے ہیں مجھ سے سفیان نے ابن جریج سے نقل کیا وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے ابن ابی ملیکہ نے کہا کہ اے عبدالملک اگر تم ابن عباسؓ اگر تم مسجدوں کو دیکھتے (تو تمہیں معلوم ہوتا) کہ اس میں کس قدر دروازے تھے وہ کس طرح بند کئے جاتے تھے،

۴۵۱۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ وَقُتَیْبَۃُ ابْنُ سَعِیْدٍ قَالَ نَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدِمَ مَکَّۃَ فَدَعَا عُثْمَانَ بْنَ طَلْحَۃَ فَفَتَحَ الْبَابَ فَدَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَبِلَالٌ وَاُسَامَۃُ بْنُ زَیْدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَۃَ ثُمَّ اَغْلَقَ الْبَابَ فَلَبِثَ فِیْہِ سَاعَۃً ثُمَّ خَرَجُوْا قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَبَدَرْتُ فَسَاَلْتُ بِلَالًا فَقَالَ صَلّٰی فِیْہِ فَقُلْتُ فِیْ اَیٍّ فَقَالَ بَیْنَ الْاُسْطُوَانَتَیْنِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَذَھَبَ عَلَیَّ اَنْ اَسْاَلَہٗ کَمْ صَلّٰی،

ابوالنعمان قتیبہ بن سعید حماد بن زید ایوب، نافع، ابن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم مکہ میں تشریف لائے تو عثمان بن طلحہ کو بلایا انہوں نے دروازہ کھول دیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور بلالؓ اور اسامہ بن زیدؓ اور عثمان بن طلحہ اندر گئے اس کے بعد دروازہ بند کر لیا گیا پھر آپؐ اسمیں تھوڑی دیر رہے اس کے بعد سب لوگ نکلے ابن عمرؓ کہتے ہیں میں نے تیز دستی کی اور بلالؓ سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ حضرت نے کعبہ کے اندر نماز پڑھی میں نے کہا کس مقام میں، انہوں نے کہا دونوں ستونوں کے درمیان میں، ابن عمرؓ کہتے ہیں، مجھ سے یہ بات رہ گئی کہ ان سے پوچھتا کہ آپؐ نے کس قدر نماز پڑھی،

باب ۳۲۳ دُخُوْلُ الْمُشْرِکِ فِی الْمَسْجِدِ

مسجد میں مشرک کے داخل ہونے کا بیان،

۴۵۲۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ قَالَ نَا اللَّیْثُ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّہٗ سَمِعَ اَبَا ھُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْلًا قِبَلَ نَجْدٍ فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِّنْ بَنِیْ حَنِیْفَۃَ یُقَالُ ثُمَامَۃُ بْنُ اُثَالٍ فَرَبَطُوْہُ بِسَارِیَۃٍ مِّنْ سَوَارِی الْمَسْجِدِ

قتیبہ، لیث، سعید بن ابی سعید حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کچھ سوار نجد کی طرف بھیجے، تو وہ ثمامہ حلیفہ کے ایک شخص کو جسے ثمامہ بن اثال کہتے تھے (پکڑ) لے آئے: پھر اسے مسجد کے ستون سے باندھ دیا،

باب ۳۲۴ رَفْعِ الصَّوْتِ فِی الْمَسْجِدِ،

مسجد میں آواز بلند کرنے کا بیان،

۴۵۳۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ نَجِیْحٍ الْمَدِیْنِیُّ قَالَ نَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ الْقَطَّانُ قَالَ نَا الْجُعَیْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِیْ یَزِیْدُ بْنُ خُصَیْفَۃَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ کُنْتُ قَائِمًا فِی الْمَسْجِدِ فَحَصَبَنِیْ رَجُلٌ فَنَظَرْتُ اِلَیْہِ فَاِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ اذْھَبْ فَاْتِنِیْ بِھٰذَیْنِ فَجِئْتُہٗ بِھِمَا فَقَالَ مِمَّنْ اَنْتُمَا اَوْ مِنْ اَیْنَ اَنْتُمَا قَالَا مِنْ اَھْلِ الطَّائِفِ

علی بن عبداللہ بن جعفر بن نجیح مدینی، یحیی بن سعید قطان، جعید بن عبدالرحمن، یزید بن خصیف، سائب بن زید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مسجد میں کھڑا تھا تو ایک شخص نے مجھے کنکری ماری میں نے اس کی طرف دیکھا تو وہ عمر بن خطابؓ تھے انہوں نے کہا سے کہا کہ ان دونوں کو میرے پاس لے آؤ، چنانچہ میں ان دونوں کو ان کے پاس لے گیا عمرؓ نے ان سے کہا کہ تم کس (قبیلہ) میں سے ہو یا یہ کہا کہ، تم کس مقام کے (رہنے والے) ہو انہوں نے کہا (ہم) طائف کے رہنے والوں میں سے ہیں

بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ أَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَا مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدُهُمَا عَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ وَأَحْسِبُ الثَّانِي أُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ فِي لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ وَمَعَهُمَا مِثْلُ الْمِصْبَاحَيْنِ يُضِيئَانِ بَيْنَ أَيْدِيهِمَا فَلَمَّا افْتَرَقَا صَارَ مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا وَاحِدٌ حَتَّى أَتَى أَهْلَهُ،

باب ۳۲ الْخَوْخَةِ وَالْمَمَرِّ فِي الْمَسْجِدِ

۴۴۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ نَا فُلَيْحٌ قَالَ نَا أَبُو النَّضْرِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهُ خَيَّرَ عَبْدًا بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَ اللّٰهِ فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي مَا يُبْكِي هٰذَا الشَّيْخَ إِنْ يَكُنِ اللّٰهُ خَيَّرَ عَبْدًا بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْعَبْدُ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ أَعْلَمَنَا فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ لَا تَبْكِ إِنَّ أَمَنَّ النَّاسِ عَلَيَّ فِي صُحْبَتِهِ وَمَالِهِ أَبُو بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ أُمَّتِي خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ وَلٰكِنْ أُخُوَّةُ الْإِسْلَامِ وَمَوَدَّتُهُ لَا يَبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ بَابٌ إِلَّا سُدَّ إِلَّا بَابُ أَبِي بَكْرٍ؛

۴۵۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ قَالَ نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ نَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ يَعْلَى بْنَ حَكِيمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ عَاصِبًا رَأْسَهُ بِخِرْقَةٍ فَقَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّهُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ أَمَنَّ عَلَيَّ فِي نَفْسِهِ وَمَالِهِ مِنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي قُحَافَةَ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنَ النَّاسِ خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا وَلٰكِنْ خُلَّةُ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ سُدُّوا عَنِّي كُلَّ خَوْخَةٍ فِي هٰذَا الْمَسْجِدِ

روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں دو شخص اندھیری رات میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سے نکل کر گئے ان میں سے ایک عباد بن بشر تھے اور دوسرے کو میں خیال کرتا ہوں کہ اسید بن حضیر تھے ان دونوں کے ہمراہ دو چراغوں کے مثل تھے جو ان کے سامنے روشن تھے پھر جب وہ دونوں علیحدہ ہو گئے تو ان میں سے ہر ایک کے ساتھ ایک ہو گیا یہاں تک کہ وہ اپنے گھر پہونچ گیا،

مسجد میں کھڑکی اور راستہ رکھنے کا بیان،

محمد بن سنان، فلیح، ابو النضر، عبید بن حنین، بسر بن سعید ابو سعید خدریؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے (ایک روز) خطبہ پڑھا تو فرمایا کہ یقین سمجھو کہ اللہ سبحانہ نے ایک بندے کو دنیا اور آخرت کے درمیان اختیار دیا (جاہے جس کو پسند کرلے) اس نے اس چیز کو اختیار کیا جو اللہ کے ہاں ہے ابو بکرؓ (یہ سنکر) رونے لگے میں نے اپنے دل میں کہا کہ ایسی کیا چیز ہے جو اس بوڑھے کو رلا رہی ہے اگر اللہ نے کسی بندہ کو دنیا کے اور اس عالم کے درمیان میں جو اللہ کے ہاں ہے اختیار دیا ہے اور اس نے اس عالم کو اختیار کرلیا جو اللہ کے ہاں ہے (تو اس میں رونے کی کیا بات ہے مگر آخر میں معلوم ہوا کہ) وہ بندہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تھے اور ابو بکرؓ ہم سب میں زیادہ علم رکھتے تھے پھر آپؐ نے فرمایا کہ اے ابو بکرؓ تم نہ روؤ، کیونکہ یہ بات یقینی ہے کہ سب لوگوں سے زیادہ مجھ پر احسان کرنیوالے اپنی جان اور اپنے مال میں ابو بکرؓ ہیں اور اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو خلیل بناتا تو یقیناً ابو بکرؓ کو بناتا، لیکن اسلام کی اخوت اور اس کی محبت (کافی) ہے دیکھو مسجد میں ابو بکرؓ کے دروازے کے سوا کسی کا دروازہ بغیر بند کئے نہ چھوڑا جائے،

عبد اللہ بن جعفی، وہب بن جریر، جریر، یعلی بن حکیم عکرمہ، حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اپنے مرض میں جس مرض میں آپؐ نے وفات پائی ہے اپنا سر ایک پٹی سے باندھے ہوئے باہر نکلے اور منبر پر بیٹھ گئے، پھر اللہ کی حمد وثنا کے بعد فرمایا کہ اے لوگو! ابو بکرؓ سے زیادہ اپنی جان اور اپنے مال سے مجھ پر احسان کرنیوالا کوئی نہیں اگر میں لوگوں میں سے کسی کو خلیل بناتا تو یقیناً ابو بکرؓ کو خلیل بناتا، لیکن اسلام کی دوستی افضل ہے، میری طرف سے ہر کھڑکی کو جو اس مسجد میں ہے

الغریم ان یحبس الی ساریۃ المسجد،

ستون میں باندھ دیا جائے،

ف:- حضرت شریح حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں قاضی تھے،

۴۴۵- حدثنا عبد اللہ بن یوسف قال حدثنا اللیث قال حدثنی سعید بن ابی سعید انہ سمع ابا ہریرۃ قال بعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم خیلا قبل نجد فجاءت برجل من بنی حنیفۃ یقال لہ ثمامۃ بن اثال فربطوہ بساریۃ من سواری المسجد فخرج الیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اطلقوا ثمامۃ فانطلق الی نخل قریب من المسجد فاغتسل ثم دخل المسجد فقال اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ،

عبد اللہ بن یوسف، لیث، سعید بن ابی سعید، حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے نجد کی طرف کچھ سوار بھیجے، وہ ایک شخص کو (قبیلہ) بنی حنیفہ سے پکڑ لے آئے اور اس کا نام ثمامہ بن اثال تھا، لوگوں نے اس کو مسجد کے ستونوں میں سے ایک ستون سے باندھ دیا پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم اس کے پاس تشریف لے آئے آپ نے فرمایا کہ ثمامہ کو چھوڑ دو (وہ چھوٹتے ہی) مسجد کے قریب ایک درخت کے پاس گیا اور غسل کرکے مسجد میں داخل ہوا اور کہنے لگا کہ اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمد رسول اللہ،

باب ۳۱۸ الخیمۃ فی المسجد للمرضی وغیرہم

مسجد میں بیمار وغیرہ کے لئے خیمہ کھڑا کرنے کا بیان،

۴۴۶- حدثنا زکریا بن یحیی قال حدثنا عبد اللہ بن نمیر قال حدثنا ہشام عن ابیہ عن عائشۃ قالت اصیب سعد یوم الخندق فی الاکحل فضرب النبی صلی اللہ علیہ وسلم خیمۃ فی المسجد لیعودہ من قریب فلم یرعہم وفی المسجد خیمۃ من بنی غفار الا الدم یسیل الیہم فقالوا یا اہل الخیمۃ ما ہذا الذی یاتینا من قبلکم فاذا سعد یغذو جرحہ دما فمات منہا،

زکریا بن یحیی، عبد اللہ بن نمیر، ہشام، عروہ، حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ جنگ خندق کے دن سعدؓ کے اکحل میں زخم لگ گیا تھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک خیمہ مسجد میں نصب کیا تاکہ قریب ہی سے اس کی عیادت کیا کریں چونکہ مسجد میں (بنی) غفار کا (بھی) خیمہ تھا، ان کی طرف خون بہہ کر آنے لگا تو ان لوگوں نے کہا کہ اے خیمہ والو یہ (خون) کیسا ہے جو ادھر سے بہہ کر ہماری طرف آرہا ہے (جب یہ دیکھا گیا) تو کیا دیکھتے ہیں کہ سعد کے زخم سے خون بہہ رہا ہے پس وہ اسی سے انتقال کرگئے،

باب ۳۱۹ ادخال البعیر فی المسجد للعلۃ وقال ابن عباس طاف النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی بعیرہ،

ضرورت کی بنا پر مسجد میں اونٹ لے جانے کا بیان اور ابن عباسؓ کا بیان ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے اونٹ پر طواف کیا،

۴۴۷- حدثنا عبد اللہ بن یوسف قال انا مالک عن محمد بن عبد الرحمن بن نوفل عن عروۃ بن الزبیر عن زینب بنت ابی سلمۃ عن ام سلمۃ قالت شکوت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی اشتکی قال طوفی من وراء الناس وانت راکبۃ فطفت ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی الی جنب البیت یقرأ بالطور وکتاب مسطور،

عبد اللہ بن یوسف، مالک، محمد بن عبد الرحمن بن نوفل، عروہ بن زبیر، زینب بنت ابی سلمہ، ام سلمہؓ روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ میں بیمار ہوں تو آپ نے فرمایا کہ تم سوار ہوکر لوگوں کے پیچھے سے طواف کرو، لہٰذا میں نے طواف کیا اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کعبہ کے ایک گوشہ میں نماز پڑھ رہے تھے جس میں آپ سورۂ طور کی تلاوت فرما رہے تھے،

باب ۳۲۰

(یہ باب ترجمۃ الباب سے خالی ہے)

۴۴۸- حدثنا محمد بن المثنی قال حدثنا معاذ

محمد بن مثنی، معاذ بن ہشام، ہشام دستوائی، قتادہ، انسؓ

۴۴۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا أَسْوَدَ أَوِ امْرَأَةً سَوْدَاءَ كَانَ يَقُمُّ الْمَسْجِدَ فَمَاتَ فَسَأَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ فَقَالُوا مَاتَ فَقَالَ أَفَلَا كُنْتُمْ آذَنْتُمُونِي بِهِ دُلُّونِي عَلَى قَبْرِهِ أَوْ قَالَ قَبْرِهَا فَأَتَى قَبْرَهُ فَصَلَّى عَلَيْهَا،

سلیمان بن حرب، حماد بن زید، ثابت، ابو رافع، ابوہریرہ رض روایت کرتے ہیں کہ ایک حبشی مرد، یا حبشی عورت مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھی جب وہ مر گئی تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کی بابت پوچھا، لوگوں نے کہا کہ وہ مر گئی آپ نے فرمایا کہ تم نے مجھے اطلاع کیوں نہ دی لاچھا اب مجھے اس کی قبر بتا دو، چنانچہ لوگوں نے بتائی، پھر آپ نے اس (قبر) پر نماز پڑھی،

بَابُ ۳۱۴ تَحْرِيمِ تِجَارَةِ الْخَمْرِ فِي الْمَسْجِدِ

مسجد میں شراب کی تجارت کا بیان کہنے کا بیان،

۴۴۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا أُنْزِلَتِ الْآيَاتُ مِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي الرِّبَا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَقَرَأَهُنَّ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ حَرَّمَ تِجَارَةَ الْخَمْرِ،

عبدان، ابوحمزہ، اعمش، مسلم، مسروق، حضرت عائشہ رض روایت کرتی ہیں کہ جب سود کے بارے میں سورۂ بقر کی آیتیں نازل کی گئیں تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم مسجد کی طرف تشریف لے گئے اور ان آیتوں کو لوگوں کے سامنے تلاوت فرمایا پھر آپ نے شراب کی تجارت حرام کر دی،

بَابُ ۳۱۵ الْخَدَمِ لِلْمَسْجِدِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِي بَطْنِي مُحَرَّرًا لِلْمَسْجِدِ يَخْدُمُهُ،

مسجد کے لئے خادم مقرر کرنے کا بیان اور ابن عباس رض نے کہا ہے نذرت لک ما فی بطنی محررا (کے معنی یہ ہیں) کہ میں نے اس کو مسجد کے لئے آزاد کرنے کی نذر مان لی ہے تاکہ مسجد کی خدمت کرے،

۴۴۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ امْرَأَةً أَوْ رَجُلًا كَانَتْ تَقُمُّ الْمَسْجِدَ وَلَا أُرَاهُ إِلَّا امْرَأَةً فَذَكَرَ حَدِيثَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى عَلَى قَبْرِهَا،

احمد بن واقد، حماد، ثابت، ابو رافع، ابوہریرہ روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت یا ایک مرد مسجد میں جھاڑو دیا کرتا تھا اور میرا خیال یہی ہے کہ وہ عورت تھی پھر ابوہریرہ رض نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کی کہ آپ نے اس کی قبر پر نماز پڑھی،

بَابُ ۳۱۶ الْأَسِيرِ أَوِ الْغَرِيمِ يُرْبَطُ فِي الْمَسْجِدِ،

۴۴۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنَا رَوْحٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ عِفْرِيتًا مِنَ الْجِنِّ تَفَلَّتَ عَلَيَّ الْبَارِحَةَ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا لِيَقْطَعَ عَلَيَّ الصَّلَاةَ فَأَمْكَنَنِي اللَّهُ مِنْهُ وَأَرَدْتُ أَنْ أَرْبِطَهُ إِلَى سَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ حَتَّى تُصْبِحُوا وَتَنْظُرُوا إِلَيْهِ كُلُّكُمْ فَذَكَرْتُ قَوْلَ أَخِي سُلَيْمَانَ رَبِّ هَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي قَالَ رَوْحٌ فَرَدَّهُ خَاسِئًا،

اسحاق بن ابراہیم، روح، محمد بن جعفر، شعبہ، محمد بن زیاد حضرت ابوہریرہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا ایک سرکش جن گذشتہ شب میرے سامنے آیا (یا اس کی مثل کوئی کلمہ فرمایا) تاکہ میری نماز فاسد کر دے مگر اللہ نے مجھے اس پر قابو دیدیا اور میں نے چاہا کہ میں اسے پکڑ لوں، تاکہ اسے تم لوگ بھی دیکھو پھر میں نے اپنے بھائی سلیمان کا قول یاد کیا کہ رب هب لی ملکا لا ینبغی لاحد من بعدی روح (راوی حدیث) کہتے ہیں پھر اسے ذلیل کر کے آپ نے واپس کر دیا،

بَابُ ۳۱۷ الِاغْتِسَالِ إِذَا أَسْلَمَ وَرَبْطِ الْأَسِيرِ أَيْضًا فِي الْمَسْجِدِ وَكَانَ شُرَيْحٌ يَأْمُرُ

جب اسلام لے آئے تو غسل کرلے اور مسجد میں قیدی کے باندھنے کا بیان، شریح قرضدار کو حکم دیتے تھے کہ وہ مسجد کے

يَسْتُرُنِي بِرِدَائِهِ أَنْظُرُ إِلَى لَعِبِهِمْ وَزَادَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَبَشَةُ يَلْعَبُونَ بِحِرَابِهِمْ

کہ مجھ سے ابن وہب نے بواسطہ یونس، ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت کیا ہے، انہوں نے فرمایا کہ میں نے دیکھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو اور حبشی اپنے ہتھیاروں سے کھیل رہے تھے،

باب ۳۱۱ ذِكْرِ الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ عَلَى الْمِنْبَرِ فِي الْمَسْجِدِ

مسجد کے منبر پر خرید و فروخت کا ذکر جائز ہے،

۴۳۹ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَتَتْهَا بَرِيرَةُ تَسْأَلُهَا فِي كِتَابَتِهَا فَقَالَتْ إِنْ شِئْتِ أَعْطَيْتُ أَهْلَكِ وَيَكُونُ الْوَلَاءُ لِي وَقَالَ أَهْلُهَا إِنْ شِئْتِ أَعْطَيْتِهَا مَا بَقِيَ وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً إِنْ شِئْتِ أَعْتَقْتِهَا وَيَكُونُ الْوَلَاءُ لَنَا فَلَمَّا جَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَّرَتْهُ ذَلِكَ فَقَالَ ابْتَاعِيهَا فَأَعْتِقِيهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً فَصَعِدَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللهِ مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللهِ فَلَيْسَ لَهُ وَإِنِ اشْتَرَطَ مِائَةَ مَرَّةٍ وَرَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَمْرَةَ أَنَّ بَرِيرَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ صَعِدَ الْمِنْبَرَ الخ

علی بن عبداللہ، سفیان، یحییٰ، عمرہ، حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ بریرہ اپنی کتابت کے بارے میں مجھ سے سوال کرنے میرے پاس آئیں تو حضرت عائشہؓ نے کہا کہ اگر تم چاہو تو میں تمہاری قیمت، تمہارے لوگوں کو دیدوں اور تمہیں آزاد کردوں، لیکن ولا کا حق مجھے ہوگا بریرہؓ کے مالکوں نے (صدیقہ) سے کہا کہ اگر تم چاہو تو جو کچھ باقی ہے اسے رہنے دو اور ابو سفیان (کبھی یوں) کہتے تھے کہ اگر تم چاہو (تو اسے آزاد کردو) لیکن ولا کا حق، ہمیں ہوگا جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم آئے تو میں نے آپؐ سے اس کا ذکر کیا آپؐ نے فرمایا کہ تم انہیں خرید لو پھر انہیں آزاد کردو اور ولا تو اسی کے لئے ہوتی ہے جو آزاد کرے پھر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوگئے، اور سفیان (کبھی یوں) کہتے تھے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھ گئے، اور فرمایا کہ ان لوگوں کا کیا حال ہے جو ایسی شرطیں کرتے ہیں جو کتاب اللہ میں نہیں (یاد رکھو) جو شخص ایسی شرط کرے کہ وہ کتاب اللہ میں نہ ہو تو وہ اس کو نہ ملے گی اگرچہ سو بار شرط کرے،

باب ۳۱۲ التَّقَاضِي وَالْمُلَازَمَةِ فِي الْمَسْجِدِ

مسجد میں تقاضا اور قرضدار کے پیچھے پڑنے کا بیان،

۴۴۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ كَعْبٍ أَنَّهُ تَقَاضَى ابْنَ أَبِي حَدْرَدٍ دَيْنًا كَانَ لَهُ عَلَيْهِ فِي الْمَسْجِدِ فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا حَتَّى سَمِعَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي بَيْتِهِ فَخَرَجَ إِلَيْهِمَا حَتَّى كَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِهِ فَنَادَى يَا كَعْبُ قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ ضَعْ مِنْ دَيْنِكَ هَذَا وَأَوْمَأَ إِلَيْهِ أَيِ الشَّطْرَ قَالَ لَقَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ قُمْ فَاقْضِهِ،

عبداللہ بن محمد، عثمان بن عمر، یونس، زہری، عبداللہ بن کعب بن مالک حضرت کعبؓ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے مسجد میں ابن ابی حدرد سے اس قرض کا تقاضا کیا جو ان کا ان پر تھا (اس تقاضے میں) دونوں کی آوازیں بلند ہوگئیں، کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنے گھر میں سنا آپؐ ان کے قریب اپنے حجرہ کا پردہ الٹ کر تشریف لائے اور آواز دی کہ اے کعب، انہوں نے عرض کیا لبیک یا رسول اللہ! آپؐ نے فرمایا کہ تم اپنے اس قرض سے کچھ کم کردو اور اس کی طرف اشارہ کیا یعنی نصف (کم) کردو کعبؓ نے کہا کہ یا رسول اللہ میں نے کم کردیا آپؐ نے (ابن ابی حدرد) سے فرمایا کہ اٹھ اور اس (باقی) کو ادا کردے،

باب ۳۱۳ كَنْسِ الْمَسْجِدِ وَالْتِقَاطِ الْخِرَقِ وَالْقَذَى وَالْعِيدَانِ

مسجد میں جھاڑو دینا اور چیتھڑوں اور کوڑے اور لکڑیوں کے چن لینے کا بیان،

حِينَ بَنَى مَسْجِدَ الرَّسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ أَكْثَرْتُمْ وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ بَنَى مَسْجِدًا قَالَ بُكَيْرٌ حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ يَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللهِ بَنَى اللهُ لَهُ مِثْلَهُ فِي الْجَنَّةِ،

کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص اللہ کی رضامندی کے لئے مسجد تعمیر کرے اللہ تعالیٰ اس کے عوض میں اسی طرح کا ایک مکان جنت میں تیار کرا دیتا ہے (بکیر اس حدیث کے راوی کہتے ہیں کہ یہ الفاظ "اللہ کی رضامندی کے لئے" میرے خیال میں عاصم نے نقل کئے تھے (جس میں مجھے کچھ شبہ سا ہو گیا ہے)،

باب ۳۰۷ يَأْخُذُ بِنُصُولِ النَّبْلِ إِذَا مَرَّ فِي الْمَسْجِدِ

جب مسجد میں گذرے تو تیر کا پھل پکڑے رہے،

۴۳۵ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قُلْتُ لِعَمْرٍو أَسَمِعْتَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ مَرَّ رَجُلٌ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ سِهَامٌ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكْ بِنِصَالِهَا،

قتیبہ بن سعید، سفیان روایت کرتے ہیں کہ میں نے عمرو سے کہا کہ کیا تم نے جابر بن عبداللہ رض کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ ایک شخص مسجد میں گذرا اور اس کے ہمراہ کچھ تیر تھے تو اس سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کی پیکان پکڑ لو،

باب ۳۰۸ الْمُرُورِ فِي الْمَسْجِدِ،

مسجد میں کس طرح گذرنا چاہیئے،

۴۳۶ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بُرْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَرَّ فِي شَيْءٍ مِنْ مَسَاجِدِنَا أَوْ أَسْوَاقِنَا بِنَبْلٍ فَلْيَأْخُذْ عَلَى نِصَالِهَا لَا يَعْقِرْ بِكَفِّهِ مُسْلِمًا،

موسیٰ بن اسمٰعیل، عبدالواحد، ابو بردہ اپنے باپ سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ جو شخص ہماری مسجدوں یا بازاروں میں سے کسی میں تیر لے کر گذرے تو اسے چاہیئے کہ اس کی پیکانوں کو پکڑ لے (کہیں بیساختہ ہو کر) اپنے ذریعہ کسی مسلمان کو زخمی کر دے،

باب ۳۰۹ الشِّعْرِ فِي الْمَسْجِدِ:

مسجد میں شعر پڑھنے کا بیان،

۴۳۷ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ حَسَّانَ بْنَ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيَّ يَسْتَشْهِدُ أَبَا هُرَيْرَةَ أَنْشُدُكَ اللهَ هَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَا حَسَّانُ أَجِبْ عَنْ رَسُولِ اللهِ اللّٰهُمَّ أَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ نَعَمْ،

ابوالیمان، حکم بن نافع، شعیب، زہری، ابوسلمہ بن عبدالرحمن بن عوف روایت کرتے ہیں کہ حسان بن ثابت انصاری رض سے سنا وہ ابوہریرہ کو قسم دیکر کہہ رہے تھے کہ میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں (یہ بتاؤ) کیا تم نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا ہے کہ آپ (مجھ سے) یہ فرمایا کرتے تھے کہ اے حسان! رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے (مشرکوں کو) جواب دے، اے اللہ حسان کی روح القدس سے تائید کر، ابوہریرہ بولے ہاں (میں نے سنا ہے)

باب ۳۱۰ أَصْحَابِ الْحِرَابِ فِي الْمَسْجِدِ

حراب والوں کا مسجد میں داخل ہونے کا بیان،

۴۳۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا عَلَى بَابِ حُجْرَتِي وَالْحَبَشَةُ يَلْعَبُونَ فِي الْمَسْجِدِ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عبدالعزیز بن عبداللہ، ابراہیم بن سعد، صالح بن کیسان، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ رض روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو ایک دن اپنے حجرہ کے دروازہ پر دیکھا اور حبش کے لوگ مسجد میں کھیل رہے تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے بھی اپنی چادر میں چھپا کر ان کا کھیل دکھایا ابراہیم بن منذر نے اس روایت میں بڑھایا کہا

باب ۳۰۴ التَّعَاوُنِ فِيْ بِنَاءِ الْمَسْجِدِ وَقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰهِ الْاٰيَةَ،

مسجد کی تعمیر میں ایک دوسرے کی مدد کرنے کا بیان اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ مشرکوں کو یہ جائز نہیں کہ اللہ کی مسجدوں کو آباد کریں،

۴۳۱ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُخْتَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ قَالَ لِيَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَّلِابْنِهٖ عَلِيٍّ اِنْطَلِقَا اِلٰى اَبِيْ سَعِيْدٍ فَاسْمَعَا مِنْ حَدِيْثِهٖ فَانْطَلَقْنَا فَاِذَا هُوَ فِيْ حَائِطٍ يُّصْلِحُهٗ فَاَخَذَ رِدَاءَهٗ فَاحْتَبٰى ثُمَّ اَنْشَاَ يُحَدِّثُنَا حَتّٰى اَتٰى عَلٰى ذِكْرِ بِنَاءِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ كُنَّا نَحْمِلُ لَبِنَةً لَبِنَةً وَّعَمَّارٌ لَبِنَتَيْنِ لَبِنَتَيْنِ فَرَاٰهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَنْفُضُ التُّرَابَ عَنْهُ وَيَقُوْلُ وَيْحَ عَمَّارٍ تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ يَدْعُوْهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ وَيَدْعُوْنَهٗ اِلَى النَّارِ فَقَالَ يَقُوْلُ عَمَّارٌ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ،

مسدد، عبدالعزیز بن مختار، خالد بن عذار، عکرمہؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن ابن عباسؓ نے مجھ سے اور اپنے بیٹے علی سے کہا کہ ابوسعیدؓ (خدری) کے پاس چلو، اور ان کی حدیث سنو، چنانچہ ہم چلے تو وہ اپنے باغ میں کچھ اس کی درستی کر رہے تھے جب ہم پہونچے تو انہوں نے اپنی چادر اٹھالی اور اس کو اوڑھ کر ہم سے حدیث بیان کرنے لگے جب مسجد (نبویؐ) کی تعمیر کے بیان پر آئے تو کہنے لگے کہ ہم ایک ایک اینٹ اٹھاتے تھے اور عمارؓ دو دو اٹھاتے تھے تو انہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھا پس آپؐ ان (جسم) سے مٹی جھاڑنے لگے اور یہ فرماتے جاتے تھے کہ عمارؓ پر مصیبت آئے گی انہیں ایک باغی گروہ قتل کرے گا یہ ان کو جنت کی طرف بلاتے ہوں گے اور وہ ان کو دوزخ کی طرف بلائیں گے ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ عمارؓ کہا کرتے تھے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ،

باب ۳۰۵ الْاِسْتِعَانَةِ بِالنَّجَّارِ وَالصُّنَّاعِ فِيْ اَعْوَادِ الْمِنْبَرِ وَالْمَسْجِدِ،

منبر اور مسجد کی لکڑیوں میں بڑھئی اور کاریگروں سے مدد لینے کا بیان،

۴۳۲ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ابْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى امْرَاَةٍ مُرِيْ غُلَامَكِ النَّجَّارَ يَعْمَلْ لِيْ اَعْوَادًا اَجْلِسُ عَلَيْهِنَّ،

قتیبہ بن سعید، عبدالعزیز، ابوحازم، سہلؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت سے یہ کہلا بھیجا کہ تم اپنے غلام سے جو بڑھئی ہے یہ کہدو کہ میرے لئے کچھ لکڑیاں درست کردے کہ میں ان پر بیٹھوں گا،

۴۳۳ - حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ اَيْمَنَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ امْرَاَةً قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا اَجْعَلُ لَكَ شَيْئًا تَقْعُدُ عَلَيْهِ فَاِنَّ لِيْ غُلَامًا نَجَّارًا قَالَ اِنْ شِئْتِ فَعَمِلَتِ الْمِنْبَرَ،

خلاد بن یحیی، عبدالواحد بن ایمن، ایمن، جابر بن عبداللہؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت نے کہا کہ یا رسول اللہؐ میں آپؐ کے لئے کچھ ایسی چیز بنوا دوں جس پر آپؐ بیٹھا کریں کیوں کہ میرا ایک غلام بڑھئی ہے آپؐ نے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو منبر بنوا دو،

باب ۳۰۶ مَنْ بَنٰى مَسْجِدًا.

جو شخص مسجد بنائے اس کا بیان،

۴۳۴ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو اَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهٗ اَنَّ عَاصِمَ بْنَ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ عُبَيْدَ اللّٰهِ الْخَوْلَانِيَّ اَنَّهٗ سَمِعَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ عِنْدَ قَوْلِ النَّاسِ فِيْهِ

یحیی بن سلیمان، ابن وہب، بکیر، عاصم بن عمرو بن قتادہؓ عبیداللہ خولانی روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت عثمانؓ کے مسجد تعمیر کرنے میں لوگوں نے گفتگو شروع کی تو حضرت عثمانؓ نے فرمایا تم لوگ میرے حق میں بہت کچھ کہہ رہے ہو، لیکن میں نے حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم

باب ۳۰۱ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يَّجْلِسَ،

۴۲۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ السَّلَمِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يَّجْلِسَ،

جب کوئی مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھ لے

عبد اللہ بن یوسف، مالک، عامر بن عبد اللہ بن زبیر، عمرو بن سلیم زرقی، ابو قتادہ سلمی رض روایت کرتے ہیں کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی مسجد میں داخل ہو تو اسے چاہیئے کہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھ لے،

اَلْحَدَثِ فِي الْمَسْجِدِ،

۴۲۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ تُصَلِّيْ عَلٰى اَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِيْ مُصَلَّاهُ الَّذِيْ صَلّٰى فِيْهِ مَا لَمْ يُحْدِثْ تَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ،

مسجد میں بے وضو ہو جانے کا بیان،

عبد اللہ بن یوسف، مالک، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رض روایت کرتے ہیں کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک پر ملائکہ دعا کرتے ہیں جب تک کہ وہ اپنے مصلّے میں بیٹھا رہے جہاں اس نے نماز پڑھی، تاوقتیکہ بے وضو نہ ہو، فرشتے کہتے ہیں کہ اے اللہ اسے بخشدے، اے اللہ اس پر رحم فرما،

باب ۳۰۳ بُنْيَانِ الْمَسْجِدِ وَقَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ كَانَ سَقْفُ الْمَسْجِدِ مِنْ جَرِيْدِ النَّخْلِ وَاَمَرَ عُمَرُ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ وَقَالَ اَكِنَّ النَّاسَ مِنَ الْمَطَرِ وَاِيَّاكَ اَنْ تُحَمِّرَ اَوْ تُصَفِّرَ فَتَفْتِنَ النَّاسَ وَقَالَ اَنَسٌ يَتَبَاهَوْنَ بِهَا ثُمَّ لَا يَعْمُرُوْنَهَا اِلَّا قَلِيْلًا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَتُزَخْرِفُنَّهَا كَمَا زَخْرَفَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى

مسجد کی تعمیر کا بیان،

ابو سعید (خدری) نے کہا ہے کہ مسجد نبوی کی چھت چھوہارے کی شاخوں سے (بنی ہوئی) تھی اور (حضرت) عمر رض نے مسجد کی تعمیر کا حکم دیا انہوں نے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ لوگوں کو مینہ سے بچاؤں، لیکن خبردار (مسجد میں) زردی یا سرخی کا استعمال نہ کرنا کہ لوگوں کو فتنہ میں ڈالے انس رض کہتے ہیں کہ (مطلب حضرت عمر فاروق رض کا یہ تھا کہ) لوگ اس کے ساتھ فخر کرنے لگیں گے اور ابن عباس رض نے کہا ہے کہ یقیناً تم لوگ مساجد کو ویسا ہی آراستہ کرو گے جیسا یہود و نصاریٰ نے (اپنے معابد کو) آراستہ کیا،

۴۳۰ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ ثَنَا اَبِيْ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ ثَنَا نَافِعٌ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ الْمَسْجِدَ كَانَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَبْنِيًّا بِاللَّبِنِ وَسَقْفُهُ الْجَرِيْدُ وَعُمُدُهٗ خَشَبُ النَّخْلِ فَلَمْ يَزِدْ فِيْهِ اَبُوْ بَكْرٍ شَيْئًا وَّزَادَ فِيْهِ عُمَرُ وَبَنَاهُ عَلٰى بُنْيَانِهٖ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّبِنِ وَالْجَرِيْدِ وَاَعَادَ عُمُدَهٗ خَشَبًا ثُمَّ غَيَّرَهٗ عُثْمَانُ فَزَادَ فِيْهِ زِيَادَةً كَثِيْرَةً وَّبَنٰى جِدَارَهٗ بِالْحِجَارَةِ الْمَنْقُوْشَةِ وَالْقَصَّةِ وَجَعَلَ عُمُدَهٗ مِنَ الْحِجَارَةِ مَنْقُوْشَةٍ وَّسَقَفَهٗ بِالسَّاجِ

علی بن عبد اللہ، یعقوب بن ابراہیم بن سعید، ابراہیم بن سعید صالح بن کیسان، نافع عبد اللہ بن عمر رض روایت کرتے ہیں کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مسجد کچی اینٹ سے (بنی ہوئی) تھی اور اس کی چھت چھوہارے کی شاخوں کی تھی اور اس کے ستون چھوہارے کی لکڑیوں کے تھے ابوبکر رض نے اس میں کچھ زیادتی نہیں کی البتہ عمر رض نے اس میں زیادتی کی اور اس کو رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے کی عمارت کے موافق کچی اینٹ اور چھوہارے کی شاخوں سے بنایا اور اس کے ستون پھر بھی لکڑی کے لگائے، بعد اس کے عثمان نے اس کو بدل دیا اور اس میں بہت سی ترمیم کردی اور اس کی دیوار نقشین پتھروں اور گچ کی بنائی اور اس کی چھت سال سے پاٹی،

۴۴۰ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَنَامُ وَهُوَ شَابٌّ أَعْزَبُ لَا أَهْلَ لَهُ فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

مسدد، یحییٰ، عبیداللہ، نافع، عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں سو رہتے تھے حالانکہ وہ کنوارے نوجوان تھے۔

۴۴۱ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ فَاطِمَةَ فَلَمْ يَجِدْ عَلِيًّا فِي الْبَيْتِ فَقَالَ أَيْنَ ابْنُ عَمِّكِ قَالَتْ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ شَيْءٌ فَغَاضَبَنِي فَخَرَجَ فَلَمْ يَقِلْ عِنْدِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِإِنْسَانٍ انْظُرْ أَيْنَ هُوَ فَجَاءَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هُوَ فِي الْمَسْجِدِ رَاقِدٌ فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ قَدْ سَقَطَ رِدَاؤُهُ عَنْ شِقِّهِ وَأَصَابَهُ تُرَابٌ فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُهُ عَنْهُ وَيَقُولُ قُمْ أَبَا تُرَابٍ قُمْ أَبَا تُرَابٍ۔

قتیبہ بن سعید، عبدالعزیز بن ابی حازم، ابوحازم، سہل بن سعدؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم فاطمہؓ کے گھر میں گئے تو علیؓ کو گھر میں نہ پایا آپؐ نے کہا کہ تمہارے چچا کے بیٹے کہاں ہیں وہ بولیں کہ میرے اور ان کے درمیان میں (کچھ) جھگڑا ہو گیا وہ مجھ پر غضبناک ہو کر چلے گئے اور میرے ہاں نہیں سوئے رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا کہ دیکھو وہ کہاں ہیں وہ دیکھ کر آیا اور اس نے کہا کہ وہ مسجد میں سو رہے ہیں رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم (مسجد میں) تشریف لے گئے تو وہ لیٹے ہوئے تھے ان کی چادر ان کے پہلو سے گر گئی تھی اور ان کے (جسم میں) مٹی بھر گئی تھی (یہ دیکھ کر) رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم ان کے (جسم) سے مٹی جھاڑنے لگے اور یہ فرماتے تھے کہ اے ابوتراب اٹھو، اے ابوتراب اٹھو۔

۴۴۲ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ سَبْعِينَ مِنْ أَصْحَابِ الصُّفَّةِ مَا مِنْهُمْ رَجُلٌ عَلَيْهِ رِدَاءٌ إِمَّا إِزَارٌ وَإِمَّا كِسَاءٌ قَدْ رَبَطُوا فِي أَعْنَاقِهِمْ فَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ نِصْفَ السَّاقَيْنِ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ الْكَعْبَيْنِ فَيَجْمَعُهُ بِيَدِهِ كَرَاهِيَةَ أَنْ تُرٰى عَوْرَتُهُ۔

یوسف بن عیسیٰ، ابن فضیل، فضیل، ابوحازم، ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے اصحابِ صفہ میں سے ستر آدمیوں کو دیکھا ان میں سے ہر کسی کے پاس روا نہ تھی یا ازار تھی، اور یا چادر جو اپنے گلے میں باندھ لیا کرتا ان میں سے کوئی (چادر) آدھی پنڈلیوں تک پہونچتی تھی اور کوئی ان میں ٹخنوں تک پہونچ جاتی تھی اور وہ اسے اپنے ہاتھ سے پکڑے رہتا تھا کہ کہیں اس کا (جسم) عورت نہ دکھائی دے۔

بَابُ ۳۰ الصَّلٰوةِ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ وَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَصَلّٰى فِيهِ۔

سفر سے واپس آنے پر نماز پڑھنے کا بیان اور کعبؓ بن مالک کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب سفر سے واپس آتے تو پہلے مسجد میں آتے اور وہاں نماز پڑھتے۔

۴۴۳ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ مِسْعَرٌ أُرَاهُ قَالَ ضُحًى فَقَالَ صَلِّ رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ لِي عَلَيْهِ دَيْنٌ فَقَضَانِي وَزَادَنِي۔

خلاد بن یحییٰ، مسعر، محارب بن دثار، جابر بن عبداللہؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اس وقت آپؐ مسجد میں تھے (مسعر راوی حدیث کہتے ہیں کہ میں سمجھتا ہوں کہ محارب نے کہا تھا کہ چاشت کا وقت تھا) تو آپؐ نے فرمایا کہ دو رکعت نماز پڑھ لے اور میرا کچھ قرض آپؐ پر تھا وہ آپؐ نے مجھے ادا کر دیا اور (اپنی طرف سے) مجھے زیادہ دیا۔

وَطَهُوْرًا فَأَيُّمَا رَجُلٍ مِّنْ أُمَّتِيْ أَدْرَكَتْهُ الصَّلٰوةُ فَلْيُصَلِّ وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ إِلٰى قَوْمِهٖ خَاصَّةً وَّبُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً وَّأُعْطِيْتُ الشَّفَاعَةَ،

نماز کا وقت آجائے وہ (وہیں) نماز پڑھ لے اور میرے لئے غنیمت کے مال حلال کر دیئے گئے، دیگر نبی خاص اپنی قوم کی طرف مبعوث ہوتا تھا اور میں تمام لوگوں کی طرف مبعوث کیا گیا ہوں اور مجھے شفاعت (کی اجازت) عنایت فرمائی گئی ہے،

بَابُ ۲۹۸ نَوْمِ الْمَرْأَةِ فِي الْمَسْجِدِ،

عورت کا مسجد میں سونے کا بیان،

۴۲۳ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ وَلِيْدَةً كَانَتْ سَوْدَاءَ لِحَيٍّ مِّنَ الْعَرَبِ فَأَعْتَقُوْهَا فَكَانَتْ مَعَهُمْ قَالَتْ فَخَرَجَتْ صَبِيَّةٌ لَّهُمْ عَلَيْهَا وِشَاحٌ أَحْمَرُ مِنْ سُيُوْرٍ قَالَتْ فَوَضَعَتْهُ أَوْ وَقَعَ مِنْهَا فَمَرَّتْ بِهٖ حُدَيَّاةٌ وَّهُوَ مُلْقًى فَحَسِبَتْهُ لَحْمًا فَخَطِفَتْهُ قَالَتْ فَالْتَمَسُوْهُ فَلَمْ يَجِدُوْهُ قَالَتْ فَاتَّهَمُوْنِيْ بِهٖ قَالَتْ فَطَفِقُوْا يُفَتِّشُوْنِيْ حَتّٰى فَتَّشُوْا قُبُلَهَا قَالَتْ وَاللّٰهِ إِنِّيْ لَقَائِمَةٌ مَّعَهُمْ إِذْ مَرَّتِ الْحُدَيَّاةُ فَأَلْقَتْهُ قَالَتْ فَوَقَعَ بَيْنَهُمْ قَالَتْ فَقُلْتُ هٰذَا الَّذِي اتَّهَمْتُمُوْنِيْ بِهٖ زَعَمْتُمْ وَأَنَا مِنْهُ بَرِيْئَةٌ وَّهُوَ ذَا هُوَ قَالَتْ فَجَاءَتْ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلَمَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ فَكَانَتْ لَهَا خِبَاءٌ فِي الْمَسْجِدِ أَوْ حِفْشٌ قَالَتْ فَكَانَتْ تَأْتِيْنِيْ فَتَحَدَّثُ عِنْدِيْ قَالَتْ فَلَا تَجْلِسُ عِنْدِيْ مَجْلِسًا إِلَّا قَالَتْ وَيَوْمُ الْوِشَاحِ مِنْ تَعَاجِيْبِ رَبِّنَا أَلَا إِنَّهٗ مِنْ بَلْدَةِ الْكُفْرِ أَنْجَانِيْ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ لَهَا مَا شَأْنُكِ لَا تَقْعُدِيْنَ مَعِيْ مَقْعَدًا إِلَّا قُلْتِ هٰذَا قَالَتْ فَحَدَّثَتْنِيْ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ،

عبید بن اسمٰعیل، ابو اسامہ، ہشام، عروہ، حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ عرب کے کسی قبیلے کی ایک حبشی لونڈی تھی، انہوں نے اسے آزاد کر دیا تھا، مگر وہ ان کے ساتھ رہا کرتی تھی وہ بیان کرتی ہے کہ ایک مرتبہ ان قبیلے کے لوگوں کی لڑکی باہر نکلی اور اس کے جسم پر سرخ کپڑے کی ایک حمائل تھی، کہتی ہے کہ اسے اس نے خود اتار دیا یا وہ گر پڑی، پھر ایک چیل اس کی طرف سے گذری اور وہ حمائل پڑی ہوئی تھی، چیل نے اسے گوشت سمجھا اور وہ جھپٹ لے گئی وہ کہتی ہے کہ ان لوگوں نے اس کی تلاش کی مگر اسے نہ پایا تو مجھے اس کی چوری سے متہم کیا کہتی ہے کہ وہ لوگ میری تلاشی لینے لگے یہاں تک کہ اس کی شرم گاہ کو بھی دیکھا وہ کہتی ہے کہ اللہ کی قسم! میں ان کے پاس کھڑی ہی تھی کہ ناگاہ وہ چیل گذری اور اس نے اس کو ڈال دیا اور وہ ان کے درمیان میں آکر گرا کہتی ہے کہ میں نے کہا یہی وہ ہے جس کے ساتھ تم نے مجھے متہم کیا تھا تم نے بدگمانی کی، حالاں کہ میں اس سے بری تھی عائشہؓ کہتی ہیں پھر وہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام لے آئی عائشہؓ کہتی ہیں کہ مسجد میں اس کا ایک خیمہ تھا یا یہ کہا، کہ ایک چھوٹا سا حجرہ تھا اور وہ میرے پاس آیا کرتی تھی اور مجھ سے باتیں کیا کرتی تھی میرے پاس جب وہ بیٹھتی تو یہ ضرور کہتی کہ حمائل والا دن میرے پروردگار کی عجیب قدرتوں میں سے ہے، سو اسی نے مجھے کفر و شرک سے نجات دی ہے، حضرت عائشہ کہتی ہیں میں نے اس سے کہا کہ یہ کیا بات ہے کہ جب کبھی تم میرے پاس بیٹھتی ہو تو یہ ضرور کہتی ہو عائشہ کہتی ہیں اس پر اس نے مجھ سے یہ قصہ بیان کیا،

بَابُ ۲۹۹ نَوْمِ الرِّجَالِ فِي الْمَسْجِدِ، وَقَالَ

أَبُوْ قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَدِمَ رَهْطٌ مِّنْ عُكْلٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانُوْا فِي الصُّفَّةِ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِيْ بَكْرٍ كَانَ أَصْحَابُ الصُّفَّةِ الْفُقَرَاءَ

مسجدوں میں مردوں کے سونے کا بیان! اور ابو قلابہؓ نے انس بن مالکؓ سے نقل کیا ہے کہ (قبیلہ) عکل کے کچھ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر صفہ میں رہے، عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ کہتے ہیں کہ اصحاب صفہ فقیر تھے،

رضي الله عنه إنا لا ندخل كنائسكم من أجل التماثيل التي فيها الصور وكان ابن عباس يصلي في البيعة إلا بيعة فيها تماثيل،

کہ ہم تمہارے گرجاؤں میں اس لئے نہیں جائیں گے کہ ان میں تصویریں ہوتی ہیں ابن عباس رض ایسے گرجا میں نماز پڑھ لیتے تھے، جس میں تصویریں (مورتیاں) نہ ہوتیں،

۴۱۹ - حدثنا محمد بن سلام قال أخبرنا عبدة عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة أن أم سلمة ذكرت لرسول الله صلى الله عليه وسلم كنيسة رأتها بأرض الحبشة يقال لها مارية فذكرت له ما رأت فيها من الصور فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أولئك قوم إذا مات فيهم العبد الصالح أو الرجل الصالح بنوا على قبره مسجدا وصوروا فيه تلك الصور أولئك شرار الخلق عند الله،

محمد بن سلام، عبدہ، ہشام بن عروہ، عروہ حضرت عائشہ رض روایت کرتی ہیں کہ ام سلمہ رض نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے ایک گرجہ کا ذکر کیا جو انہوں نے حبشہ کی سرزمین میں دیکھا تھا اس کو ماریہ کہتے تھے انہوں نے جو جو تصویریں اسمیں دیکھی تھیں آپ سے بیان کیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ایسے لوگ ہیں کہ جب ان میں کوئی نیک بندہ یا یہ فرمایا کہ، کوئی نیک مرد مرجاتا ہے اس کی قبر پر مسجد بنا دیتے ہیں اور اس میں ان کی صورتوں کو بنا دیتے ہیں یہ لوگ اللہ کے نزدیک بدترین خلق ہیں،

باب ۲۹۶

یہ باب ترجمۃ الباب سے خالی ہے،

۴۲۰ - حدثنا أبو اليمان قال أخبرنا شعيب عن الزهري قال أخبرني عبيد الله بن عبد الله بن عتبة أن عائشة وعبد الله بن عباس قالا لما نزل برسول الله صلى الله عليه وسلم طفق يطرح خميصة له على وجهه فإذا اغتم بها كشفها عن وجهه فقال وهو كذلك لعنة الله على اليهود والنصارى اتخذوا قبور أنبيائهم مساجد يحذر ما صنعوا،

ابوالیمان، شعیب، زہری، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ حضرت عائشہ رض اور عبداللہ بن عباس رض دونوں روایت کرتے ہیں کہ جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو (وفات) کی بیماری لاحق ہوئی تو آپ اپنی چادر بار بار اپنے منہ پر ڈالتے تھے جب اس سے آپ کو گرمی معلوم ہوتی تو اس کو اپنے چہرے سے ہٹا دیتے اسی حالت میں آپ نے فرمایا کہ یہود و نصاریٰ پر خدا کی لعنت ہو انہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا (راوی کہتے ہیں) اس سے آپ کا مقصد ان کے افعال سے ممانعت فرمانا تھا،

۴۲۱ - حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن ابن شهاب عن سعيد بن المسيب عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قاتل الله اليهود اتخذوا قبور أنبيائهم مساجد،

عبداللہ بن مسلمہ، مالک، ابن شہاب، سعید بن مسیب، حضرت ابوہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ یہودیوں کو ناس کردے کہ انہوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجد بنالیا،

باب ۲۹۷ قول النبي صلى الله عليه وسلم جعلت لي الأرض مسجدا وطهورا

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ زمین میرے لیے مسجد اور پاک کرنے والی بنائی گئی ہے،

۴۲۲ - حدثنا محمد بن سنان قال حدثنا هشيم قال حدثنا سيار هو أبو الحكم قال حدثنا يزيد الفقير قال حدثنا جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أعطيت خمسا لم يعطهن أحد من الأنبياء قبلي نصرت بالرعب مسيرة شهر وجعلت لي الأرض مسجدا

محمد بن سنان، ہشیم، سیار، ابوالحکم، یزید الفقیر، جابر بن عبداللہ رض روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے پانچ چیزیں ایسی دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہ دی گئی تھیں، ایک ماہ کی راہ سے بذریعہ رعب کے میری مدد کی گئی اور زمین میرے لئے مسجد اور طاہر کرنے والی بنائی گئی اور یہ اجازت مل گئی کہ، میری امت میں سے جس شخص کو (جہاں)

سَمِعْتُهُ بَعْدُ يَقُوْلُ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ قَبْلَ اَنْ يُبْنَى الْمَسْجِدُ،

یہ کہتے ہوئے سنا کہ آپ بکریوں کی بندھنے کی جگہ میں مسجد کی تعمیر سے پہلے نماز پڑھتے تھے،

باب ۲۹۱ الصَّلٰوةِ فِيْ مَوَاضِعِ الْاِبِلِ،

اونٹوں کے بندھنے کی جگہ میں نماز پڑھنے کا بیان

۴۱۵ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ قَالَ رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يُصَلِّيْ اِلٰى بَعِيْرِهٖ وَقَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ،

صدقہ بن فضل، سلیمان بن حبان، عبید اللہ، نافع رض روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رض کو اپنے اونٹ کی طرف نماز پڑھتے ہوئے دیکھا، اور انہوں نے کہا کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو (بھی) ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے،

باب ۲۹۲ مَنْ صَلّٰى وَقُدَّامَهٗ تَنُّوْرٌ اَوْ نَارٌ اَوْ شَيْءٌ مِّمَّا يُعْبَدُ فَاَرَادَ بِهٖ وَجْهَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ اَخْبَرَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ وَاَنَا اُصَلِّيْ،

جس شخص نے تنور یا آگ یا کوئی ایسی چیز جس کی پرستش کی جاتی ہے اس کے سامنے کھڑے ہو کر نماز پڑھی اور اس نماز میں ذات الٰہی کی رضامندی پیش نظر رہی، زہری نے کہا کہ مجھے انس بن مالک نے خبر دی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس وقت میں نماز میں تھا تو میرے سامنے دوزخ پیش کر دی گئی تھی،

۴۱۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ انْخَسَفَتِ الشَّمْسُ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اُرِيْتُ النَّارَ فَلَمْ اَرَ مَنْظَرًا كَالْيَوْمِ قَطُّ اَفْظَعَ

عبد اللہ بن مسلمہ، مالک، زید بن اسلم، عطاء بن یسار، عبد اللہ بن عباس رض روایت کرتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) آفتاب میں گرہن پڑا تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی پھر فرمایا کہ مجھے (اس وقت) دوزخ دکھائی گئی میں نے مثل آج کے کبھی کوئی برا منظر نہیں دیکھا،

باب ۲۹۳ كَرَاهِيَةِ الصَّلٰوةِ فِي الْمَقَابِرِ

مقبروں میں نماز پڑھنے کی کراہت کا بیان،

۴۱۷ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْعَلُوْا فِيْ بُيُوْتِكُمْ مِّنْ صَلٰوتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْهَا قُبُوْرًا

مسدد، یحییٰ، عبید اللہ بن عمر، نافع، ابن عمر رض، نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ کچھ نمازیں اپنے گھروں میں ادا کیا کرو اور انہیں قبریں نہ بناؤ،

باب ۲۹۴ الصَّلٰوةِ فِيْ مَوَاضِعِ الْخَسْفِ وَالْعَذَابِ وَيُذْكَرُ اَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَرِهَ الصَّلٰوةَ بِخَسْفِ بَابِلَ،

خسف اور عذاب کے مقامات میں نماز پڑھنے کا بیان

اور بیان کیا جاتا ہے کہ علی رضی اللہ عنہ نے خسف بابل میں نماز پڑھنا مکروہ سمجھا،

۴۱۸ - حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُوْا عَلٰى هٰؤُلَاءِ الْمُعَذَّبِيْنَ اِلَّا اَنْ تَكُوْنُوْا بَاكِيْنَ فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا بَاكِيْنَ فَلَا تَدْخُلُوْا عَلَيْهِمْ لَا يُصِيْبُكُمْ مَّا اَصَابَهُمْ

اسمٰعیل بن عبد اللہ، مالک، عبد اللہ بن دینار، عبد اللہ بن عمر رض روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان معذب لوگوں کے مقامات کے پاس مت جاؤ، بغیر اس کے کہ رونے والے ہو اور اگر رو نہ رہے ہوں تو ان کے قریب جاؤ (کہیں ایسا نہ ہو کہ) پہنچ جائے تمہیں (بھی) جو انہیں پہنچا،

باب ۲۹۵ الصَّلٰوةِ فِي الْبِيْعَةِ وَقَالَ عُمَرُ

گرجا میں نماز پڑھنے کا بیان اور عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا

قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ وَأُمَّ سَلَمَةَ ذَكَرَتَا كَنِيسَةً رَأَيْنَهَا بِالْحَبَشَةِ فِيهَا تَصَاوِيرُ فَذَكَرَتَا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أُولٰئِكَ إِذَا كَانَ فِيهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَمَاتَ بَنَوْا عَلَى قَبْرِهِ مَسْجِدًا وَصَوَّرُوا فِيهِ تِلْكَ الصُّوَرَ فَأُولٰئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ.

۴۱۱ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَنَزَلَ أَعْلَى الْمَدِينَةِ فِي حَيٍّ يُقَالُ لَهُمْ بَنُو عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَأَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمْ أَرْبَعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى بَنِي النَّجَّارِ فَجَاءُوا مُتَقَلِّدِي السُّيُوفِ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَأَبُو بَكْرٍ رِدْفُهُ وَمَلَأُ بَنِي النَّجَّارِ حَوْلَهُ حَتَّى أَلْقَى بِفِنَاءِ أَبِي أَيُّوبَ وَكَانَ يُحِبُّ أَنْ يُصَلِّيَ حَيْثُ أَدْرَكَتْهُ الصَّلٰوةُ وَيُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَأَنَّهُ أَمَرَ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ فَأَرْسَلَ إِلَى مَلَإِ بَنِي النَّجَّارِ فَقَالَ يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُونِي بِحَائِطِكُمْ هٰذَا قَالُوا لَا وَاللّٰهِ لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ أَنَسٌ فَكَانَ فِيهِ مَا أَقُولُ لَكُمْ قُبُورُ الْمُشْرِكِينَ وَفِيهِ خَرِبٌ وَفِيهِ نَخْلٌ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُبُورِ الْمُشْرِكِينَ فَنُبِشَتْ ثُمَّ بِالْخَرِبِ فَسُوِّيَتْ وَبِالنَّخْلِ فَقُطِعَ فَصَفُّوا النَّخْلَ قِبْلَةَ الْمَسْجِدِ وَجَعَلُوا عِضَادَتَيْهِ الْحِجَارَةَ وَجَعَلُوا يَنْقُلُونَ الصَّخْرَ وَهُمْ يَرْتَجِزُونَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُمْ وَهُوَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْآخِرَةِ فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ.

بَابٌ ۲۹۰ الصَّلٰوةُ فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ

۴۱۲ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ ثُمَّ

کہ ام حبیبہؓ اور ام سلمہؓ نے ایک گرجا حبش میں دیکھا تھا اسمیں تصویریں تھیں انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا آپؐ نے فرمایا کہ ان لوگوں میں جب کوئی نیک مرد ہوتا اور وہ مرجاتا تو اس کی قبر پر مسجد بنا لیتے اور اس میں یہ تصویریں بنا دیتے یہ لوگ اللہ کے نزدیک قیامت کے دن بدترین مخلوق ہوں گے،

مسدد، عبد الوارث، ابو التیاح، انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ میں (ہجرت کرکے) تشریف لائے تو مدینہ کی بلندی پر ایک قبیلہ میں جس کو بنی عمرو بن عوف کہتے ہیں اترے اور ان لوگوں میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے چودہ شب قیام فرمایا پھر آپؐ نے بنی نجار کو بلوا بھیجا تو وہ تلواریں لٹکائے ہوئے آپہونچے اب گویا میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھ رہا ہوں کہ آپؐ اپنی سواری پر ہیں اور ابو بکرؓ آپؐ کے ہم ردیف ہیں اور بنی نجار کی جماعت آپؐ کے گرد ہے الغرض آپؐ نے ابو ایوبؓ کے مکان میں (اپنا اسباب) اتارا آپؐ یہ اچھا سمجھتے تھے کہ جس جگہ نماز کا وقت آجائے وہیں نماز پڑھ لیں اور آپؐ بکریوں کے رہنے کی جگہ میں بھی نماز پڑھ لیتے (جب) آپؐ نے مسجد کی تعمیر کرنے کا حکم دیا تب بنی نجار کے لوگوں کو آپؐ نے بلوا بھیجا اور فرمایا کہ اے بنی نجار! اپنا یہ باغ تم میرے ہاتھ بیچ ڈالو، انہوں نے عرض کیا کہ خدا کی قسم! ہم اس کی قیمت نہ لیں گے مگر اللہ بزرگ و برتر سے، انسؓ کہتے ہیں کہ اس (باغ) میں وہ چیزیں تھیں جو میں تم سے کہتا ہوں یعنی مشرکوں کی قبریں اور اس میں ویرانہ تھا اور اس میں کھجور کے درخت تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مشرکوں کی قبروں کو حکم دیا کہ وہ کھود ڈالی گئیں پھر ویرانے کو برابر کر دیا گیا اور درختوں کو کاٹ ڈالا گیا اور ان درختوں کو مسجد کی (جانب) قبلہ میں نصب کر دیا گیا اور ان کی بندش پتھروں سے کر دی گئی، صحابہؓ پتھر لانے لگے اور وہ رجز پڑھتے جاتے تھے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم ان کے ہمراہ فرماتے جاتے تھے کہ اے میرے اللہ! بھلائی تو صرف آخرت کی بھلائی ہے، اس لئے انصارؓ اور مہاجرین کو بخشدے،

بکریوں کے بندھنے کی جگہ میں نماز پڑھنے کا بیان،

سلیمان بن حرب، شعبہ، ابو التیاح، انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم بکریوں کے بندھنے کی جگہ میں نماز پڑھ لیتے تھے (ابو التیاح راوی اس حدیث کے کہتے ہیں) پھر میں نے انھیں (یعنی

نصفنا فصلی رکعتین ثم سلم قال وحبسناه علی خزیرة صنعناها قال فثاب فی البیت رجال من أهل الدار ذوو عدد فاجتمعوا فقال قائل منهم أین مالک بن الدخیشن أو ابن الدخشن فقال بعضهم ذلک منافق لا یحب الله ورسوله فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تقل ذلک ألا تراه قد قال لا إله إلا الله یرید بذلک وجه الله قال الله ورسوله أعلم قال فإنا نری وجهه ونصیحته إلی المنافقین قال رسول الله صلی الله علیه وسلم فإن الله عز وجل قد حرم علی النار من قال لا إله إلا الله یبتغی بذلک وجه الله قال ابن شهاب ثم سألت الحصین بن محمد الأنصاری وهو أحد بنی سالم وهو من سراتهم عن حدیث محمود بن الربیع فصدقه بذلک،

باب ۲۸۸ التیمن فی دخول المسجد وغیره وکان ابن عمر یبدأ برجله الیمنی فإذا خرج بدأ برجله الیسری،

۴۱۱ - حدثنا سلیمان بن حرب قال نا شعبة عن الأشعث بن سلیم عن أبیه عن مسروق عن عائشة قالت کان النبی صلی الله علیه وسلم یحب التیمن ما استطاع فی شأنه کله فی طهوره وترجله وتنعله،

باب ۲۸۹ هل تنبش قبور مشرکی الجاهلیة ویتخذ مکانها مساجد لقول النبی صلی الله علیه وسلم لعن الله الیهود اتخذوا قبور أنبیائهم مساجد وما یکره من الصلاة فی القبور ورأی عمر بن الخطاب أنس بن مالک یصلی عند قبر فقال القبر القبر ولم یأمره بالإعادة،

۴۱۲ - حدثنا محمد بن المثنی قال نا یحیی عن هشام

بعد سلام پھیر دیا، عتبانؓ کہتے ہیں کہ ہم نے آپؐ کو خزیرہ (ایک قسم کا کھانا) کھانے کے لیے روک لیا جو آپؐ کے لیے ہم نے تیار کیا تھا، عتبانؓ کہتے ہیں کہ محلے والوں میں سے کئی لوگ گھر میں جمع ہو گئے اور ان میں سے ایک کہنے والے نے کہا کہ مالک بن دخیشن کہاں ہے یا یہ کہا کہ ابن دخشن کہاں ہے تو ان میں سے کسی نے کہا کہ وہ منافق ہے اللہ اور اس کے رسول کو دوست نہیں رکھتا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ نہ کہو کیا تم نے اسے نہیں دیکھا کہ اس نے اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے لا الٰہ الا اللہ کہا ہے وہ شخص بولا کہ اللہ اور اس کے رسولؐ کو زیادہ علم ہے اس لیے کہ ہم نے اس کی توجہ اور اس کی خیر خواہی منافقوں کے حق میں دیکھی ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ بزرگ و برتر نے اس شخص پر آگ کو حرام کر دیا ہے جو لا الٰہ الا اللہ کہہ دے اور اس سے اللہ کی رضامندی اس کا مقصود ہو (ابن شہاب زہری) کہتے ہیں پھر میں نے حصین بن محمد انصاری جو بنی سالم میں سے ایک شخص بلکہ ان کے سرداروں میں سے ہیں، محمود بن ربیع کی حدیث کے متعلق پوچھا انہوں نے اس حدیث کی تصدیق کی،

مسجد کے اندر داخل ہونے اور دوسرے کاموں میں داہنی طرف سے ابتدا کرنے کا بیان اور ابن عمرؓ (جب مسجد میں جاتے تو) اپنا داہنا پیر پہلے رکھتے اور جب نکلتے تو اپنا بایاں پیر پہلے نکالتے،

سلیمان بن حرب، شعبہ، اشعث بن سلیم، سلیم، مسروق، حضرت عائشہ رضؓ روایت کرتی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جہاں تک کر سکتے تھے اپنے کاموں میں داہنی جانب سے ابتدا کرنے کو دوست رکھتے تھے اپنی طہارت میں اور اپنی کنگھی کرنے میں اور اپنی جوتیاں پہننے میں

کیا جاہلیت کے مشرکوں کی قبریں کھود ڈالنا اور ان کی جگہ مسجد بنانا جائز ہے اس لئے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ یہود پر لعنت کرے کہ انہوں نے اپنے انبیاءؑ کی قبروں کو مسجد بنا لیا اور (کیا) قبروں میں نماز مکروہ ہے اور عمر بن خطابؓ نے انس بن مالکؓ کو ایک قبر کے پاس نماز پڑھتے دیکھا تو فرمایا کہ قبر قبر اور انہیں نماز لوٹانے کا حکم نہیں دیا،

محمد بن مثنیٰ، یحییٰ، ہشام، عروہ، حضرت عائشہ رضؓ روایت کرتی ہیں کہ

أَرَأَيْتَ رَجُلاً وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلاً أَيَقْتُلُهُ فَتَلاَعَنَا فِي الْمَسْجِدِ وَأَنَا شَاهِدٌ ؛

شخص اپنی بی بی کے ساتھ کسی (غیر) مرد کو پالے کیا (اسے جائز ہے کہ) وہ اس کو قتل کر دے، پھر ان دونوں (زوجین کے درمیان) میں مسجد میں ملاعنہ کیا گیا میں (اس وقت) موجود تھا ؛

باب ۲۸۶ إِذَا دَخَلَ بَيْتًا يُصَلِّي حَيْثُ شَاءَ أَوْ حَيْثُ أُمِرَ وَلاَ يَتَجَسَّسُ ؛

جب کسی کے گھر جائے تو جہاں چاہے نماز پڑھ لے یا جہاں اس کو بتایا جائے غرضیکہ زیادہ چھان بین نہ کرے ،

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ نَا إِبْرَاهِيمُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاهُ فِي مَنْزِلِهِ فَقَالَ أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ لَكَ بَيْتِكَ قَالَ فَأَشَرْتُ لَهُ إِلَى مَكَانٍ فَكَبَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَفْنَا خَلْفَهُ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ،

عبداللہ بن مسلمہ ابراہیم بن سعد ابن شہاب، محمود بن ربیع حضرت عتبان بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ان کے مکان میں آئے اور فرمایا کہ تم اپنے گھر میں سے کس جگہ چاہتے ہو کہ میں تمہارے لئے نماز پڑھ دوں، کہتے ہیں کہ میں نے ایک مقام کی طرف اشارہ کر دیا، نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی اور ہم نے آپؐ کے پیچھے صف باندھی پھر آپؐ نے دو رکعتیں پڑھیں ،

باب ۲۸۷ الْمَسَاجِدِ فِي الْبُيُوتِ وَصَلَّى الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ فِي مَسْجِدٍ فِي دَارِهِ جَمَاعَةً ،

گھروں میں مسجدیں بنانے کا بیان، اور براء بن عازبؓ نے اپنے گھر کی مسجد میں جماعت سے نماز پڑھی ہے ،

حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ نَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ وَهُوَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ قَدْ أَنْكَرْتُ بَصَرِي وَأَنَا أُصَلِّي لِقَوْمِي فَإِذَا كَانَتِ الْأَمْطَارُ سَالَ الْوَادِي الَّذِي بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ لَمْ أَسْتَطِعْ أَنْ آتِيَ مَسْجِدَهُمْ فَأُصَلِّيَ بِهِمْ وَوَدِدْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَنَّكَ تَأْتِينِي فَتُصَلِّيَ فِي بَيْتِي فَأَتَّخِذَهُ مُصَلًّى قَالَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَفْعَلُ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى قَالَ عِتْبَانُ فَغَدَا عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ حِينَ ارْتَفَعَ النَّهَارُ فَاسْتَأْذَنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذِنْتُ لَهُ فَلَمْ يَجْلِسْ حِينَ دَخَلَ الْبَيْتَ ثُمَّ قَالَ أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ قَالَ فَأَشَرْتُ لَهُ إِلَى نَاحِيَةٍ مِنَ الْبَيْتِ فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ فَقُمْنَا

سعید بن عفیر لیث عقیل، ابن شہاب، محمود بن ربیع انصاریؓ روایت کرتے ہیں کہ عتبان بن مالکؓ جو بدر میں شریک ہونیوالے انصاری صحابی تھے، رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا کہ یا رسول اللہ میں اپنی بینائی کو خراب پاتا ہوں اور میں اپنی قوم کو نماز پڑھاتا ہوں جس وقت مینہ برستا، ہوتا ہے تو وہ میدان جو میرے اور ان کے درمیان میں ہے بہنے لگتا ہے اس وجہ سے میں ان کی مسجد میں جا نہیں سکتا تاکہ میں انہیں نماز پڑھاؤں تو یا رسول اللہ میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے پاس تشریف لائیں اور میرے گھر میں نماز پڑھیں تاکہ میں اس مقام کو مصلے بنالوں، عتبانؓ کہتے ہیں کہ ان سے رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انشاء اللہ عنقریب (ایسا ہی) کروں گا عتبانؓ کہتے ہیں کہ دوسرے دن جب دن چڑھ گیا تو رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے (اندر آنے کی اجازت طلب فرمائی میں نے آپؐ کو اجازت دیدی جس وقت آپؐ گھر میں داخل ہوئے بیٹھے بھی نہیں اور فرمایا کہ تم اپنے گھر میں سے کس مقام میں چاہتے ہو کہ میں نماز پڑھوں، عتبانؓ کہتے ہیں کہ میں نے گھر کے ایک مقام کی طرف آپؐ کو اشارہ کیا رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم (وہاں) کھڑے ہو گئے اور تکبیر کہی اور ہم نے آپؐ کے پیچھے صف باندھی آپؐ نے دو رکعت نماز پڑھی اس کے

أَحَدًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِذْ جَاءَهُ الْعَبَّاسُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَعْطِنِيْ فَإِنِّيْ فَادَيْتُ نَفْسِيْ وَفَادَيْتُ عَقِيْلًا فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْ فَحَثَا فِيْ ثَوْبِهِ ثُمَّ ذَهَبَ يُقِلُّهُ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مُرْ بَعْضَهُمْ يَرْفَعْهُ إِلَيَّ قَالَ لَا قَالَ فَارْفَعْهُ أَنْتَ عَلَيَّ قَالَ لَا فَنَثَرَ مِنْهُ ثُمَّ ذَهَبَ يُقِلُّهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مُرْ بَعْضَهُمْ يَرْفَعْهُ عَلَيَّ قَالَ لَا قَالَ فَارْفَعْهُ أَنْتَ عَلَيَّ قَالَ لَا فَنَثَرَ مِنْهُ ثُمَّ احْتَمَلَهُ فَأَلْقَاهُ عَلٰى كَاهِلِهِ ثُمَّ انْطَلَقَ فَمَا زَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُتْبِعُهُ بَصَرَهُ حَتّٰى خَفِيَ عَلَيْنَا عَجَبًا مِّنْ حِرْصِهِ فَمَا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَمَّ مِنْهَا دِرْهَمٌ،

اتنے میں آپ کے پاس عباس آئے اور انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہ مجھے (بھی) دیجئے، کیوں کہ میں نے اپنا بھی فدیہ دیا اور عقیل کا بھی فدیہ دیا تو ان سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لو انہوں نے اپنے کپڑوں میں دونوں ہاتھوں سے لیا پھر اٹھانے لگے تو نہ اٹھا سکے تب کہنے لگے کہ یا رسول اللہ ان میں سے کسی کو حکم دیجئے کہ یہ مجھے اٹھا دیں آپ نے فرمایا نہیں، انہوں نے کہا پھر آپ خود میرے اوپر رکھ دیجئے، آپ نے فرمایا، نہیں، تو انہوں نے کچھ اس میں سے گرا دیا اور اسے اٹھانے لگے (تو نہ اٹھا سکے) کہنے لگے کہ یا رسول اللہ ان میں سے کسی کو حکم دیجئے کہ اس کو اٹھا دیں آپ نے فرمایا نہیں، انہوں نے کہا پھر آپ خود اسے میرے اوپر اٹھا کر رکھ دیجئے۔ آپ نے انکار فرمایا، تو عباسؓ نے اس میں سے کچھ اور گرا دیا، بعد اس کے اس کو اپنے کندھے پر رکھ لیا اور چل دیئے، تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ان کی حرص پر تعجب کر کے ان کے پیچھے برابر دیکھتے رہے یہاں تک کہ وہ ہم سے پوشیدہ ہو گئے، پس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اس مقام سے اس وقت اٹھے کہ جب تمام مال ختم ہو گیا،

بَابُ ۲۸۴ مَنْ دُعِيَ لِطَعَامٍ فِي الْمَسْجِدِ وَمَنْ أَجَابَ مِنْهُ،

جس کو کھانے کی دعوت مسجد میں دی جائے اور جس نے اسے قبول کر لیا،

۴۰۷ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ أَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا قَالَ وَجَدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ نَاسٌ فَقُمْتُ فَقَالَ لِيْ أَرْسَلَكَ أَبُوْ طَلْحَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ لِطَعَامٍ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ لِمَنْ حَوْلَهُ قُوْمُوْا فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيْهِمْ،

عبد اللہ بن یوسف، مالک، اسحاق بن عبد اللہ، حضرت انس رضؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں پایا، آپ کے ہمراہ کچھ لوگ اور بھی تھے، میں کھڑا ہو گیا، آپ نے مجھ سے فرمایا کہ تم کو ابو طلحہ رضؓ نے بھیجا ہے، میں نے کہا ہاں، آپ نے فرمایا کیا کھانے کے لیے، میں نے عرض کیا ہاں، پھر آپ نے اپنے پاس والوں سے فرمایا کہ اٹھو، اور آپ چلے اور میں آپ کے آگے چل دیا،

بَابُ ۲۸۵ الْقَضَاءِ وَاللِّعَانِ فِي الْمَسْجِدِ بَيْنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ،

مسجد میں مقدمات کا فیصلہ اور مردوں اور عورتوں کے درمیان لعان کرانے کا بیان،

۴۰۸ حَدَّثَنَا يَحْيٰى نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ

روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ بتائیے

باب ٢٨١ عِظَةِ الْإِمَامِ النَّاسَ فِي إِتْمَامِ الصَّلٰوةِ وَذِكْرِ الْقِبْلَةِ

امام کا لوگوں کو نصیحت کرنا کہ وہ اپنی نماز مکمل کریں اور قبلہ کا ذکر

٤٠٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِي هٰهُنَا فَوَاللّٰهِ مَا يَخْفٰى عَلَيَّ خُشُوعُكُمْ وَلَا رُكُوعُكُمْ إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي،

عبداللہ بن یوسف، مالک، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میرا منہ اس طرف سمجھتے ہو، حالاں کہ اللہ کی قسم! مجھ پر نہ تمہارا خشوع، اور تمہارا رکوع کچھ بھی پوشیدہ نہیں، بلکہ میں یقیناً تمہیں اپنی پیٹھ کے پیچھے سے دیکھتا ہوں،

٤٠٥ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ قَالَ نَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلّٰى لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةً ثُمَّ رَقِيَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ فِي الصَّلٰوةِ وَفِي الرُّكُوعِ إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ كَمَا أَرَاكُمْ،

یحییٰ بن صالح، فلیح بن سلیمان، ہلال بن علی، حضرت انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اس کے بعد منبر پر چڑھ گئے، اور نماز کے اور رکوع (کی تکمیل کے) بارہ میں فرمایا کہ میں یقیناً تمہیں پیچھے سے بھی ایسا ہی دیکھتا ہوں جیسا تمہیں (آگے سے) دیکھتا ہوں،

باب ٢٨٢ هَلْ يُقَالُ مَسْجِدُ بَنِي فُلَانٍ،

کیا بنی فلاں کی مسجد (کہنا جائز ہے) یا نہیں،

٤٠٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي أُضْمِرَتْ مِنَ الْحَفْيَاءِ وَأَمَدُهَا ثَنِيَّةُ الْوَدَاعِ وَسَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي لَمْ تُضْمَرْ مِنَ الثَّنِيَّةِ إِلٰى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ وَأَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ فِيمَنْ سَابَقَ بِهَا،

عبداللہ بن یوسف، مالک، نافع، عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ان گھوڑوں کے درمیان میں جو سدھائے گئے تھے (مقام حفیہ سے گھوڑ دوڑ کرائی اور اس کی انتہا ثنیۃ الوداع مقرر کی اور جو گھوڑے سدھائے ہوئے نہ تھے ان کے درمیان میں ثنیہ اور بنی زریق کی مسجد تک گھوڑ دوڑ کرائی، اور عبداللہ بن عمرؓ بھی ان لوگوں میں تھے، جنہوں نے یہ گھوڑ دوڑ کی تھی،

باب ٢٨٣ الْقِسْمَةِ وَتَعْلِيقِ الْقِنْوِ فِي الْمَسْجِدِ

مسجد میں کسی چیز کا تقسیم کرنا اور خوشہ لٹکانے کا بیان

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْقِنْوُ الْعِذْقُ وَالْاِثْنَانِ قِنْوَانِ وَالْجَمَاعَةُ أَيْضًا قِنْوَانٌ مِثْلُ صِنْوٍ وَصِنْوَانٍ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ طَهْمَانَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَقَالَ انْثُرُوهُ فِي الْمَسْجِدِ وَكَانَ أَكْثَرَ مَالٍ أُتِيَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الصَّلٰوةِ وَلَمْ يَلْتَفِتْ إِلَيْهِ فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ جَاءَ فَجَلَسَ إِلَيْهِ فَمَا كَانَ يَرٰى

امام بخاری کہتے ہیں کہ قنو (اور) عذق (ایک چیز) ہے اور دو کو قنوان اور جمع کو بھی قنوان کہتے ہیں جس طرح صنو اور صنوان کہتے ہیں ابراہیم یعنی طہمان کے بیٹے نے عبدالعزیز بن صہیب سے نقل کیا ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ مال بحرین سے لایا گیا آپؐ نے فرمایا کہ اسے مسجد میں پھیلا دو کیونکہ وہ تمام ان مالوں سے جو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اس وقت تک آ چکے تھے زیادہ تھا پھر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے چلے گئے اور اس کی طرف (التفات) بھی نہیں کیا جب آپؐ نماز پڑھ چکے، آئے اور اس کے پاس بیٹھ گئے اور جس جس کو دیکھتے اسے ضرور دیتے تھے

وَلَا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَلٰكِنْ عَنْ يَسَارِهٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمِهٖ

جانب بلکہ اپنی بائیں جانب یا اپنے پیر کے نیچے (تھوکے)

۴۰۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ نَا سُفْيٰنُ قَالَ نَا الزُّهْرِيُّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْصَرَ نُخَامَةً فِيْ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَحَكَّهَا بِحَصَاةٍ ثُمَّ نَهٰى اَنْ يَّبْزُقَ الرَّجُلُ بَيْنَ يَدَيْهِ اَوْ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَلٰكِنْ عَنْ يَسَارِهٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى وَعَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعَ حُمَيْدًا عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ نَحْوَهٗ،

علی، سفیان، زہری، حمید بن عبد الرحمٰن، ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مسجد کے قبلہ (کی جانب) میں کچھ بلغم لگا ہوا دیکھا تو ایک کنکری سے آپ نے اسے رگڑ دیا پھر آپ نے منع کر دیا کہ کوئی شخص اپنے آگے یا اپنی داہنی جانب تھوکے بلکہ اپنی بائیں جانب یا اپنے بائیں پیر کے نیچے (تھوکے)، اور زہری سے روایت ہے کہ انہوں نے حمید سے، انہوں نے ابو سعید خدری سے اسی طرح سنا،

باب ۲۷۸ كَفَّارَةُ الْبُزَاقِ فِي الْمَسْجِدِ،

مسجد میں تھوکنے کے کفارہ کا بیان،

۴۰۱۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ نَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْبُزَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيْئَةٌ وَّكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا،

آدم، شعبہ، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور اس کا کفارہ یہ ہے، کہ اس کو دفن کر دے،

باب ۲۷۹ دَفْنِ النُّخَامَةِ فِي الْمَسْجِدِ

مسجد میں بلغم کے دفن کر دینے کا بیان،

۴۰۲۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَلَا يَبْصُقْ اَمَامَهٗ فَاِنَّمَا يُنَاجِي اللّٰهَ مَا دَامَ فِيْ مُصَلَّاهُ وَلَا عَنْ يَمِيْنِهٖ فَاِنَّ عَنْ يَمِيْنِهٖ مَلَكًا وَّلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمِهٖ فَيَدْفِنُهَا،

اسحاق بن نصر، عبد الرزاق، معمر، ہمام، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز کے لئے کھڑا ہو تو وہ اپنے آگے نہ تھوکے، کیونکہ وہ جب تک اپنے مصلے میں ہے اللہ سے مناجات کر رہا ہے اور نہ اپنی داہنی جانب اس لئے کہ اس کی داہنی جانب ایک فرشتہ ہے، بلکہ اپنی بائیں جانب یا اپنے پیر کے نیچے تھوک لے پھر اسے دفن کر دے،

باب ۲۸۰ اِذَا بَدَرَهُ الْبُزَاقُ فَلْيَاْخُذْ بِطَرَفِ ثَوْبِهٖ،

جب تھوکنے پر مجبور ہو جائے تو اس کو اپنے کپڑے میں لے لینا چاہئے،

۴۰۳۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ نَا زُهَيْرٌ قَالَ نَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى نُخَامَةً فِي الْقِبْلَةِ فَحَكَّهَا بِيَدِهٖ وَرُئِيَ مِنْهُ كَرَاهِيَةٌ اَوْ رُئِيَ كَرَاهِيَتُهٗ لِذٰلِكَ وَشِدَّتُهٗ عَلَيْهِ وَقَالَ اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا قَامَ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَاِنَّمَا يُنَاجِيْ رَبَّهٗ اَوْ رَبُّهٗ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ قِبْلَتِهٖ فَلَا يَبْزُقَنَّ فِيْ قِبْلَتِهٖ وَلٰكِنْ عَنْ يَسَارِهٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمِهٖ ثُمَّ اَخَذَ طَرَفَ رِدَائِهٖ فَبَزَقَ فِيْهِ وَرَدَّ بَعْضَهٗ عَلٰى بَعْضٍ قَالَ اَوْ يَفْعَلُ هٰكَذَا،

مالک بن اسمٰعیل، زہیر، حمید، انس بن مالک روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی جانب میں کچھ بلغم دیکھا اس کو آپ نے اپنے ہاتھ سے صاف کر دیا اور آپ کو ناگواری معلوم ہوئی (یا یہ کہا کہ اس کے سبب سے آپ کی ناگواری اور آپ پر اس کی سختی معلوم ہوئی) اور آپ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص اپنی نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو وہ اپنے پروردگار سے مناجات کرتا ہے (یا یہ فرمایا کہ) اس کا پروردگار اس کے اور قبلہ کے درمیان میں ہوتا ہے، لہٰذا وہ اپنے قبلہ (کی جانب) نہ تھوکے بلکہ اپنے بائیں جانب یا اپنے پیر کے نیچے، پھر آپ نے اپنی چادر کا کنارہ لیا اور اس میں تھوکا اور اس کو مل دیا اور فرمایا کہ یا اس طرح کرے

۳۹۵ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ اَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى فِيْ جِدَارِ الْقِبْلَةِ مُخَاطًا اَوْ بُصَاقًا اَوْ نُخَامَةً فَحَكَّهٗ،

عبداللہ بن یوسف، مالک، ہشام بن عروہ، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ام المومنین روایت کرتی ہیں کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے (ایک مرتبہ) قبلہ کی دیوار میں کچھ ناک کا لعاب، یا بلغم یا تھوک دیکھا تو آپ نے اسے صاف کر دیا،

بَابُ ۲۷۵ حَكِّ الْمُخَاطِ بِالْحَصٰى مِنَ الْمَسْجِدِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنْ وَطِئْتَ عَلٰى قَذَرٍ رَطْبٍ فَاغْسِلْهُ وَاِنْ كَانَ يَابِسًا فَلَا،

رینٹ کا بذریعہ کنکریوں کے مسجد سے صاف کر دینے کا بیان

ابن عباسؓ نے کہا ہے کہ اگر تو تر نجاست پر چلے تو اسے دھو ڈال، اور خشک ہو تو مت دھو،

۳۹۶ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ نَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ نَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ وَاَبَا سَعِيْدٍ حَدَّثَاهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى نُخَامَةً فِيْ جِدَارِ الْمَسْجِدِ فَتَنَاوَلَ حَصَاةً فَحَكَّهَا فَقَالَ اِذَا تَنَخَّمَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَخَّمْ قِبَلَ وَجْهِهٖ وَلَا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى

موسیٰ بن اسمٰعیل، ابراہیم بن سعد ابن شہاب حمید بن عبدالرحمن روایت کرتے ہیں کہ ابوہریرہؓ اور ابوسعیدؓ (خدری) نے ان سے بیان کیا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے (ایک مرتبہ) مسجد کی دیوار میں کچھ بلغم دیکھا تو آپ نے کنکریاں لے کر اسے رگڑ دیا اور فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص بلغم تھوکے تو نہ اپنے منہ کے سامنے تھوکے اور نہ اپنی داہنی جانب بلکہ بائیں جانب یا اپنے بائیں قدم کے نیچے تھوکے،

بَابُ ۲۷۶ لَا يَبْصُقْ عَنْ يَمِيْنِهٖ فِي الصَّلٰوةِ

نماز میں داہنی طرف نہ تھوکے۔

۳۹۷ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ بُكَيْرٍ قَالَ نَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ وَاَبَا سَعِيْدٍ اَخْبَرَاهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى نُخَامَةً فِيْ حَائِطِ الْمَسْجِدِ فَتَنَاوَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَصَاةً فَحَتَّهَا ثُمَّ قَالَ اِذَا تَنَخَّمَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَخَّمْ قِبَلَ وَجْهِهٖ وَلَا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى

یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، حمید بن عبدالرحمن سے روایت کرتے ہیں کہ ابوہریرہؓ اور ابوسعیدؓ نے ان سے روایت کیا کہ (ایک مرتبہ) رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مسجد کی دیوار میں کچھ بلغم لگا ہوا دیکھا تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کنکریاں لیکر اسے رگڑ دیا اور فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص بلغم تھوکے تو نہ اپنے منہ کے سامنے تھوکے اور نہ اپنی داہنی جانب، بلکہ اپنی بائیں جانب تھوکے یا اپنے پیر کے نیچے،

۳۹۸ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتْفُلَنَّ اَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَلٰكِنْ عَنْ يَسَارِهٖ اَوْ تَحْتَ رِجْلِهِ الْيُسْرٰى،

حفص بن عمر، شعبہ، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی اپنے آگے اور اپنے داہنی جانب نہ تھوکے، بلکہ اپنے بائیں جانب، یا اپنے بائیں پیر کے نیچے (تھوکے)

بَابُ ۲۷۷ لِيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى،

حالتِ نماز میں اگر تھوکنے کی ضرورت ہو تو اپنے بائیں جانب یا اپنے پیر کے نیچے تھوکنا چاہیئے،

۳۹۹ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ نَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا كَانَ فِي الصَّلٰوةِ فَاِنَّمَا يُنَاجِيْ رَبَّهٗ فَلَا يَبْزُقَنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ

آدم، شعبہ، قتادہ، حضرت انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن نماز میں اپنے پروردگار سے مناجات کرتا ہے، اس لئے نہ وہ اپنے آگے تھوکے اور نہ اپنی داہنی

قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا بِهٰذَا،

یوں روایت کیا ہے کہ ہم سے یحییٰ بن ایوب نے ان سے حمید نے کہا کہ میں نے اس حدیث کو حضرت انس رضؓ سے سنا،

۳۹۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَ النَّاسُ بِقُبَاءٍ فِي صَلٰوةِ الصُّبْحِ إِذْ جَاءَهُمْ آتٍ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ قُرْآنٌ وَقَدْ أُمِرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوهَا وَكَانَتْ وُجُوهُهُمْ إِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوا إِلَى الْكَعْبَةِ،

عبداللہ بن یوسف، مالک، عبداللہ بن دینار، عبداللہ بن عمر رضؓ روایت کرتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) لوگ (مقام) قبا میں صبح کی نماز پڑھ رہے تھے کہ یکایک ان کے پاس ایک آنے والا آیا اس نے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر آج کی رات ایک آیت نازل کی گئی ہے آپ کو حکم دیا گیا ہے کہ کعبہ کی طرف منہ کر لیں یہ سن کر سب لوگوں نے کعبہ کی طرف منہ کر لئے (اس سے قبل) ان کے منہ شام کی طرف تھے،

۳۹۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ خَمْسًا فَقَالُوا أَزِيدَ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوا صَلَّيْتَ خَمْسًا فَثَنَى رِجْلَهُ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ،

مسدد، یحییٰ، شعبہ، حکم، ابراہیم، علقمہ، عبداللہ (ابن مسعودؓ) روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے (ایک مرتبہ) ظہر میں پانچ رکعتیں پڑھیں صحابہؓ نے عرض کیا کہ کیا نماز میں (کچھ) زیادتی کر دی گئی، آپ نے فرمایا وہ کیا، لوگوں نے عرض کیا کہ آپؐ نے پانچ رکعتیں پڑھیں، عبداللہ کہتے ہیں پس آپؐ نے پیر موڑ کر دو سجدے کئے،

بَابُ ۲۷۳ حَكِّ الْبُزَاقِ بِالْيَدِ مِنَ الْمَسْجِدِ

تھوک کا ہاتھ کے ذریعہ مسجد سے صاف کر دینے کا بیان،

۳۹۳ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى نُخَامَةً فِي الْقِبْلَةِ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِ حَتّٰى رُئِيَ فِي وَجْهِهِ فَقَامَ فَحَكَّهُ بِيَدِهِ فَقَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ فِي صَلٰوتِهِ فَإِنَّهُ يُنَاجِي رَبَّهُ أَوْ إِنَّ رَبَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَلَا يَبْزُقَنَّ أَحَدُكُمْ قِبَلَ قِبْلَتِهِ وَلٰكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ ثُمَّ أَخَذَ طَرَفَ رِدَائِهِ فَبَصَقَ فِيهِ ثُمَّ رَدَّ بَعْضَهُ عَلٰى بَعْضٍ فَقَالَ أَوْ يَفْعَلُ هٰكَذَا،

قتیبہ، اسمٰعیل بن جعفر، حمید، انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں، کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے قبلہ (کی جانب) میں کچھ تھوک دیکھا آپؐ کو ناگوار ہوا یہاں تک کہ (غصہ کا اثر) آپؐ کے چہرے میں ظاہر ہوا چنانچہ آپؐ کھڑے ہو گئے اور اس کو اپنے ہاتھ سے صاف کر دیا پھر فرمایا کہ تم میں سے کوئی جب کوئی اپنی نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو وہ اپنے پروردگار سے مناجات کرتا ہے، یا (آپؐ نے یہ فرمایا) اس کا پروردگار اس کے اور قبلہ کے درمیان میں ہے، لہٰذا اسے قبلہ کے سامنے نہ تھوکنا چاہیئے، بلکہ اپنے بائیں جانب یا اپنے قدم کے نیچے (تھوکے) پھر آپؐ نے اپنی چادر کا کنارہ لیا اور اس میں تھوک کر اسے پلٹ الٹا اور فرمایا، یا اس طرح کرلے،

۳۹۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى بُصَاقًا فِي جِدَارِ الْقِبْلَةِ فَحَكَّهُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَلَا يَبْصُقْ قِبَلَ وَجْهِهِ فَإِنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهُ قِبَلَ وَجْهِهِ إِذَا صَلّٰى

عبداللہ بن یوسف، مالک، نافع، عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے (ایک مرتبہ) قبلہ کی دیوار میں کچھ تھوک دیکھا، تو آپؐ نے اسے صاف کر کے لوگوں کی طرف منہ کیا اور فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو وہ اپنے منہ کے سامنے نہ تھوکے اس لئے کہ جب وہ نماز پڑھتا ہے تو اللہ سبحانہ اس کے منہ کے سامنے ہوتا ہے،

مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ،

۳ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ نَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ لَا أَدْرِي زَادَ أَوْ نَقَصَ فَلَمَّا سَلَّمَ قِيلَ لَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَحَدَثَ فِي الصَّلٰوةِ شَيْءٌ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوا صَلَّيْتَ كَذَا وَكَذَا فَثَنَى رِجْلَيْهِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَلَمَّا أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ قَالَ إِنَّهُ لَوْ حَدَثَ فِي الصَّلٰوةِ شَيْءٌ لَنَبَّأْتُكُمْ بِهِ وَلٰكِنْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ أَنْسَى كَمَا تَنْسَوْنَ فَإِذَا نَسِيتُ فَذَكِّرُونِي وَإِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلٰوتِهِ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ فَلْيُتِمَّ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيُسَلِّمْ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ،

بَابُ ۲۷۳ مَا جَاءَ فِي الْقِبْلَةِ وَمَنْ لَمْ يَرَ الْإِعَادَةَ عَلَى مَنْ سَهَا فَصَلَّى إِلَى غَيْرِ الْقِبْلَةِ وَقَدْ سَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَكْعَتَيِ الظُّهْرِ وَأَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ بِوَجْهِهِ ثُمَّ أَتَمَّ مَا بَقِيَ،

۲ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ نَا هُشَيْمٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَافَقْتُ رَبِّي فِي ثَلٰثٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوِ اتَّخَذْنَا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى فَنَزَلَتْ (سورة ۲) وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى وَآيَةُ الْحِجَابِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوْ أَمَرْتَ نِسَاءَكَ أَنْ يَحْتَجِبْنَ فَإِنَّهُ يُكَلِّمُهُنَّ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ فَنَزَلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ وَاجْتَمَعَ نِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَيْرَةِ عَلَيْهِ فَقُلْتُ لَهُنَّ عَسٰى رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَكُنَّ أَنْ يُبَدِّلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُنَّ مُسْلِمَاتٍ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ وَقَالَ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ

کی طرف منہ کر لیتے،

عثمان، جریر، منصور، ابراہیم، علقمہ، عبداللہ (بن مسعود) روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی، ابراہیم کہتے ہیں یہ مجھے یاد نہیں کہ آپ نے (نماز میں کچھ) زیادہ کر دیا تھا یا کم کر دیا تھا، الغرض جب آپ سلام پھیر چکے تو آپ سے عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ کیا کوئی بات نماز میں نئی ہو گئی، آپ نے فرمایا وہ کیا؟ لوگوں نے کہا کہ آپ نے اس قدر نماز پڑھی پس آپ نے اپنے دونوں پیروں کو سمیٹ لیا اور قبلہ کی طرف منہ کر کے دو سجدے کئے، اس کے بعد سلام پھیرا جب ہماری طرف اپنا منہ کیا تو فرمایا کہ اگر نماز میں کوئی نیا حکم ہو جاتا تو میں تمہیں (پہلے سے) مطلع کرتا لیکن میں تمہاری ہی طرح ایک بشر ہوں جس طرح تم بھولتے ہو میں بھی بھول جاتا ہوں لہٰذا جب میں بھول جاؤں تو مجھے یاد دلاؤ، اور جب تم میں سے کسی شخص کو اپنی نماز میں شک ہو جائے تو اسے چاہیئے کہ صحیح حالت کے معلوم کرنے کی کوشش کرے اور اسی پر نماز تمام کرے، پھر سلام پھیر کر دو سجدے کر لے،

قبلہ کے متعلق جو منقول ہے اور جنہوں نے بھول کر غیر قبلہ کی طرف نماز پڑھنے والے کے لئے اعادہ ضروری خیال نہیں کیا اور بے شک نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی دو رکعتوں میں سلام پھیر کر لوگوں کی طرف اپنا منہ کر لیا اس کے بعد جو باقی رہ گیا تھا اسے پورا کیا،

عمرو بن عون، ہشیم، حمید، انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میں نے اپنے پروردگار سے تین باتوں میں موافقت کی (ایک مرتبہ) میں نے کہا کہ یا رسول اللہ کاش ہم مقام ابراہیم کو مصلے بنا لیتے پس اس پر یہ نازل ہوا (وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى) اور حجاب کی آیت (بھی میری خواہش کے مطابق نازل ہوئی) کیونکہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کاش آپ اپنی بی بیوں کو پردہ کا حکم دیدیں اس لئے کہ ان سے ہر نیک و بد گفتگو کرتا ہے پس حجاب کی آیت نازل ہوئی، اور (ایک مرتبہ) نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی بی بیاں آپ پر غیرت کے جوش میں (اکٹھی) جمع ہوئیں تو میں نے ان سے کہا کہ اگر آپ تم کو طلاق دیدیں گے تو عنقریب آپ کا پروردگار تم سے اچھی بی بیاں آپ کو بدلے میں دے گا جو مسلمان ہوں گی تب یہ آیت نازل ہوئی ابن ابی مریم نے اس حدیث کو

بين الاسطوانتين قال بلال انصلى النبي صلى الله عليه وسلم في الكعبة قال نعم ركعتين بين الساريتين اللتين على يساره اذا دخلت ثم خرج فصلى في وجه الكعبة ركعتين،

۳۸۶ - حدثنا اسحٰق بن نصر قال ثنا عبد الرزاق قال انا ابن جريج عن عطاء قال سمعت ابن عباس قال لما دخل النبي صلى الله عليه وسلم البيت دعا في نواحيه كلها ولم يصل حتى خرج منه فلما خرج ركع ركعتين في قبل الكعبة وقال هذه القبلة،

۳۸۷ باب ۲۷۲ التوجه نحو القبلة حيث كان

وقال ابو هريرة قال النبي صلى الله عليه وسلم استقبل القبلة وكبر،

۳۸۷ - حدثنا عبد الله بن رجاء قال ثنا اسرائيل عن ابي اسحٰق عن البراء قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى نحو بيت المقدس ستة عشر شهرا او سبعة عشر شهرا وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يحب ان يوجه الى الكعبة فانزل الله عز وجل قد نرى تقلب وجهك في السماء فتوجه نحو القبلة وقال السفهاء من الناس وهم اليهود ما ولاهم عن قبلتهم التي كانوا عليها قل لله المشرق والمغرب يهدي من يشاء الى صراط مستقيم فصلى مع النبي صلى الله عليه وسلم رجل ثم خرج بعد ما صلى فمر على قوم من الانصار في صلوة العصر يصلون نحو بيت المقدس فقال هو يشهد انه صلى مع رسول الله صلى الله عليه وسلم وانه توجه نحو القبلة فتحرف القوم حتى توجهوا نحو الكعبة،

۳۸۸ - حدثنا مسلم بن ابراهيم قال ثنا هشام بن عبد الله قال ثنا يحيى بن ابي كثير عن محمد بن عبد الرحمٰن عن جابر بن عبد الله قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي على راحلته حيث توجهت به فاذا اراد الفريضة نزل

جاں رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کعبہ میں نماز پڑھی تھی؟ انہوں نے کہا کہ ہاں، ان دونوں ستونوں کے درمیان میں دو رکعت نماز پڑھی جو کعبہ میں آتے وقت بائیں جانب پڑتے ہیں، پھر آپؐ باہر نکل آئے اور آپؐ نے کعبہ کے سامنے دو رکعت نماز پڑھی،

اسحاق بن نصر، عبدالرزاق، ابن جریج، عطار، ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم کعبہ میں داخل ہوئے تو آپؐ نے اس کے تمام گوشوں میں دعا کی اور نماز نہیں پڑھی، یہاں تک کہ آپؐ کعبہ سے نکل آئے تو آپؐ نے کعبہ کے سامنے دو رکعت نماز پڑھی اور فرمایا کہ یہ قبلہ ہے،

جہاں بھی ہو، قبلہ کی طرف منہ کرنے کا بیان اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قبلہ کی طرف منہ کر اور تکبیر کہہ،

عبداللہ بن رجا، اسرائیل، ابواسحاق براء ابن (عازب رضی اللہ عنہ) روایت کرتے ہیں کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیت المقدس کی طرف سولہ مہینے یا سترہ مہینے نماز پڑھی اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم چاہتے تھے کہ کعبہ کی طرف منہ کیا جائے تو اللہ عزوجل نے (حکم) نازل فرمایا قد نرى تقلب وجهك في السماء پس آپؐ قبلہ (جدید) کی طرف پھر گئے، بعض لوگوں نے جو کہ یہود تھے کہا کہ مسلمانوں کو ان کے قبلہ سے جس پر وہ (اب تک) تھے کس نے پھیر دیا رب اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کہہ مشرق و مغرب اللہ ہی کا ہے وہ جسے چاہتا ہے راہ راست کی طرف ہدایت دیتا ہے، پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک شخص نے نماز پڑھی اور بعد نماز پڑھنے کے وہ چلا اور انصار کے کچھ لوگوں پر عصر کی نماز میں گذرا وہ بیت المقدس کی طرف نماز پڑھ رہے تھے تو اس نے اپنی نسبت کہا کہ وہ گواہی دیتا ہے کہ اس نے رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھی ہے اور آپؐ نے کعبہ کی طرف منہ کر لیا ہے تب سب لوگ کعبہ کی طرف منہ کر کے پھر گئے،

مسلم بن ابراہیم، ہشام بن عبداللہ، یحییٰ بن ابی کثیر، محمد بن عبدالرحمٰن حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر جس طرف وہ آپؐ کو لے کر چلتی (اسی طرف) نماز پڑھتے اور جب فرض (نماز پڑھنے) کا ارادہ کرتے تو (سواری) سے اتر پڑتے اور قبلہ

قبلتنا و صلی صلوتنا و اکل ذبیحتنا
مسلم له ما للمسلم و علیه ما علی المسلم
بن ابی مریم یحیی انا یحیی ابن ایوب
حمید قال نا انس عن النبی صلی الله
سلم.

سوا کوئی چیز نہیں اور ہمارے قبلہ کی طرف منہ کرے اور ہماری جیسی نماز پڑھے اور ہمارا ذبیحہ کھائے تو وہ مسلمان ہے اس کے وہی حقوق ہیں جو مسلمان کے ہوتے ہیں اور اس کے ذمہ وہی باتیں واجب ہیں جو مسلمان کے ذمہ ہوتی ہیں۔ ابن ابی مریم نے کہا کہ مجھ سے حمید نے بیان کیا انس نے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

٢٧ قبلة اهل المدينة واهل الشام
ليس في المشرق ولا في المغرب قبلة
صلى الله عليه وسلم لا تستقبلوا القبلة
بول ولكن شرقوا او غربوا.

مدینہ اور شام والوں کا قبلہ اور مشرق والوں کا نہ مشرق میں ہے اور نہ مغرب میں ہے یعنی دوسری سمتوں میں ہے جس کی دلیل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول ہے کہ پاخانے یا پیشاب میں قبلہ کی طرف منہ نہ کرو، ولیکن مشرق کی طرف منہ کرو یا مغرب کی طرف۔

حدثنا علی بن عبد الله قال نا سفين قال
عن عطاء بن یزید اللیثی عن ابی ایوب الانصاری
الله علیه وسلم قال اذا اتیتم الغائط فلا تستقبلوا
تستدبروها ولکن شرقوا او غربوا قال ابو ایوب
الشام فوجدنا مراحیض بنیت قبل القبلة
و نستغفر الله عز و جل.

علی بن عبداللہ، سفیان، زہری، عطاء بن یزید لیثی، ابو ایوب انصاری روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب پاخانے کو جاؤ تو قبلہ کی طرف منہ کرو اور نہ اس کی طرف پشت کرو، بلکہ مشرق کی طرف منہ کرو یا مغرب کی طرف۔ ابو ایوب کہتے ہیں جب ہم شام میں آئے تو ہم نے چند پاخانے ایسے پائے جو قبلہ کی طرف بنائے گئے تھے تو ہم مجبوراً حاجت ضروری کرنے جاتے تھے اور اللہ بزرگ و برتر سے استغفار کیا کرتے تھے۔

٢٨ قول الله عز و جل واتخذوا من مقام ابراهيم مصلى
حدثنا الحمیدی قال نا سفين قال
بن دینار قال سألنا ابن عمر عن رجل طاف
بالعمرة ولم یطف بین الصفا والمروة أیأتی
فقال قدم النبی صلی الله علیه وسلم فطاف
سبعا و صلی خلف المقام رکعتین و طاف
الصفا والمروة وقد کان لکم فی رسول
اسوة حسنة و سألنا جابر بن عبد الله
لا یقربنها حتی یطوف بین الصفا
والمروة.

اللہ تعالیٰ کا فرمانا کہ مقام ابراہیم کو مصلیٰ بناؤ

حمیدی، سفیان، عمرو بن دینار روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابن عمرؓ سے ایک شخص کے بارے میں پوچھا جس نے عمرہ کے لئے طواف کیا تھا اور صفا مروہ کے درمیان میں طواف نہ کیا کیا وہ اپنی عورت کے پاس جائے یا نہیں؟ انہوں نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے تشریف لائے تو سات مرتبہ کعبہ کا طواف کیا اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھی اور صفا مروہ کے درمیان میں طواف فرمایا پس اب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں تمہارے لئے عمدہ پیروی ہے اور ہم نے جابر بن عبداللہ سے یہی مسئلہ پوچھا تو انہوں نے کہا تا وقتیکہ صفا اور مروہ کے درمیان طواف نہ کرلے اس وقت تک عورت کے نزدیک نہ جائے۔

حدثنا مسدد قال نا یحیی عن سیف یعنی
ابن سلیمان قال سمعت مجاهدا قال اتی ابن عمر فقیل
رسول الله صلی الله علیه وسلم دخل الکعبة فقال ابن عمر
والنبی صلی الله علیه وسلم قد خرج واجد بلالا قائما

مسدد، یحییٰ، سیف بن ابی سلیمان، مجاہد روایت کرتے ہیں کہ ابن عمرؓ کے پاس کوئی آیا اور ان سے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ میں داخل ہوئے ہیں ابن عمرؓ کہتے ہیں میں بھی وہاں پہنچا مگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکل چکے تھے میں نے بلال کو دونوں دروازوں کے درمیان میں کھڑا ہوا پایا میں نے

۳۷۹ - حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ نَا مَهْدِيٌّ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ رَأَى رَجُلًا لَا يُتِمُّ رُكُوعَهُ وَلَا سُجُودَهُ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ قَالَ لَهُ حُذَيْفَةُ مَا صَلَّيْتَ قَالَ وَأَحْسِبُهُ قَالَ لَوْ مُتَّ مُتَّ عَلَى غَيْرِ سُنَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

صلت بن محمد، مہدی، واصل، ابو وائل، ابو حذیفہؓ [سے روایت کرتے] ہیں کہ انہوں نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ اپنا رکوع اور سجدہ [پورا نہیں کرتا] تھا جب اپنی نماز ختم کر چکا تو اس سے حذیفہؓ نے کہا تو نے نماز [نہیں] پڑھی اور میں خیال کرتا ہوں کہ انہوں نے یہ بھی [کہا کہ اگر تو مر جائے] گا تو محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر نہ مرے گا،

بَابٌ يُبْدِي ضَبْعَيْهِ وَيُجَافِي جَنْبَيْهِ فِي السُّجُودِ،

سجدہ میں اپنے شانوں کو کھول دے اور اپنے پہلو علیحدہ رکھے،

۳۸۰ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ جَعْفَرٍ عَنِ ابْنِ هُرْمُزَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَالِكِ ابْنِ بُحَيْنَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلَّى فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى يَبْدُوَ بَيَاضُ إِبْطَيْهِ،

یحییٰ بن بکیر، بکر بن مضر، جعفر، ابن ہرمز، عبداللہ بن [مالک ابن] بحینہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب [نماز پڑھتے تو] اپنے دونوں ہاتھوں کے درمیان اتنی کشادگی رکھتے کہ آپ [کی بغلوں] کی سپیدی ظاہر ہوتی تھی،

بَابُ فَضْلِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ يَسْتَقْبِلُ بِأَطْرَافِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ قَالَهُ أَبُو حُمَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

استقبال قبلہ کی فضیلت کا بیان، اپنے پیر[وں کی انگلیاں] کو بھی قبلہ رخ رکھنا چاہیے، اس کو ابو حمید نے [نبی صلے اللہ] علیہ وسلم سے نقل کیا ہے،

۳۸۱ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ نَا ابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ نَا مَنْصُورُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ سِيَاهٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى صَلَاتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَأَكَلَ ذَبِيحَتَنَا فَذَلِكَ الْمُسْلِمُ الَّذِي لَهُ ذِمَّةُ اللهِ وَذِمَّةُ رَسُولِهِ فَلَا تُخْفِرُوا اللهَ فِي ذِمَّتِهِ،

عمرو بن عباس، ابن مہدی، منصور بن سعد، میمون [بن سیاہ، انس] بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فر[مایا جو شخص] ہماری جیسی نماز پڑھے اور ہمارے قبلہ کی طرف منہ کر[ے اور ہمارا] ذبیحہ کھالے تو وہی مسلمان ہے جس کے لیے اللہ اور اس[کے رسول] کا ذمہ ہے تو تم اللہ کی ذمہ داری میں خیانت نہ کرو،

۳۸۲ - حَدَّثَنَا نُعَيْمٌ قَالَ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ فَإِذَا قَالُوهَا وَصَلَّوْا صَلَاتَنَا وَاسْتَقْبَلُوا قِبْلَتَنَا وَذَبَحُوا ذَبِيحَتَنَا فَقَدْ حَرُمَتْ عَلَيْنَا دِمَاؤُهُمْ وَأَمْوَالُهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللهِ وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ نَا حُمَيْدٌ قَالَ سَأَلَ مَيْمُونُ بْنُ سِيَاهٍ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فَقَالَ يَا أَبَا حَمْزَةَ وَمَا يُحَرِّمُ دَمَ الْعَبْدِ وَمَالَهُ فَقَالَ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ

نعیم، ابن مبارک، حمید طویل، انس بن مالکؓ روایت [کرتے ہیں کہ] رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اس وقت تک [لوگوں سے جنگ] کرنے کا حکم دیا گیا ہے جب تک وہ لا الٰہ الا اللہ نہ کہدیں پھر جب [وہ یہ کہدیں اور] ہماری جیسی نماز پڑھنے لگیں اور ہمارے قبلہ کی طرف منہ کر[یں اور ہمارا] ذبیحہ کھالیں تو یقیناً ان کے خون اور مال حرام ہو گئے مگر اس[کے حق کے ساتھ جو] اسلام نے ان پر مقرر کر دیا ہے، باقی ان کا حساب اللہ کے حوالہ ہے [اور علی بن عبداللہ نے] کہا ہے کہ ہم سے خالد بن حارث نے بیان کیا وہ کہتے ہیں کہ ہم [سے] حمید نے بیان کیا کہ میمون بن سیاہ نے انس بن مالکؓ سے پو[چھا کہ اے] ابو حمزہ وہ کونسی چیز ہے جس سے آدمی کا جان و مال دونوں [محفوظ] ہو جاتے ہیں تو انہوں نے کہا جو شخص اس بات کی گواہی د[ے]

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي وَهِيَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ عَلَى فِرَاشِ أَهْلِهِ اعْتِرَاضَ الْجَنَازَةِ.

وہ آپ کے اور قبلہ کے درمیان آپ کے گھر کے فرش پر جنازہ کی طرح لیٹی ہوتی تھیں۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ عَنْ عِرَاكٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي وَعَائِشَةُ مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ عَلَى الْفِرَاشِ الَّذِي يَنَامَانِ عَلَيْهِ.

عبداللہ بن یوسف، لیث، یزید، عراک، عروہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے ہوتے تھے اور عائشہ آپ کے اور قبلہ کے درمیان میں اس فرش پر جس پر وہ دونوں سوتے تھے بجانب عرض لیٹی ہوتی تھیں۔

باب ۲۶۴ السُّجُودِ عَلَى الثَّوْبِ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ

وَقَالَ الْحَسَنُ كَانَ الْقَوْمُ يَسْجُدُونَ عَلَى الْعِمَامَةِ وَالْقَلَنْسُوَةِ وَيَدَاهُ فِي كُمِّهِ.

سخت گرمی میں کپڑے پر سجدہ کرنے کا بیان حسن بصری نے کہا ہے کہ لوگ عمامہ اور ٹوپی پر سجدہ کر لیا کرتے تھے اور ان کے ہاتھ ان کی آستین میں ہوتے تھے۔

حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنِي غَالِبٌ الْقَطَّانُ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ أَحَدُنَا طَرَفَ الثَّوْبِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ فِي مَكَانِ السُّجُودِ.

ابوالولید ہشام بن عبدالملک، بشر بن مفضل، غالب قطان، بکر بن عبداللہ، انس بن مالک روایت کرتے ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھتے تھے تو ہم میں سے بعض لوگ گرمی کی شدت سے سجدہ کی جگہ پر کپڑا بچھا لیا کرتے تھے۔

باب ۲۶۵ الصَّلٰوةِ فِي النِّعَالِ

جوتیاں پہنے ہوئے نماز پڑھنے کا بیان۔

حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا أَبُو مَسْلَمَةَ سَعِيدُ بْنُ يَزِيدَ الْأَزْدِيُّ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي نَعْلَيْهِ قَالَ نَعَمْ.

آدم بن ابی ایاس، شعبہ، ابومسلمہ سعید بن یزید الازدی روایت کرتے ہیں کہ میں نے انس بن مالک سے پوچھا کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جوتیاں پہنے ہوئے نماز پڑھتے تھے انہوں نے جواب دیا کہ ہاں۔

باب ۲۶۶ الصَّلٰوةِ فِي الْخِفَافِ

موزے پہنے ہوئے نماز پڑھنے کا بیان۔

حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ يُحَدِّثُ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ رَأَيْتُ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بَالَ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى فَسُئِلَ فَقَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ هَذَا قَالَ إِبْرَاهِيمُ فَكَانَ يُعْجِبُهُمْ لِأَنَّ جَرِيرًا كَانَ مِنْ آخِرِ مَنْ أَسْلَمَ.

آدم، شعبہ، اعمش، ابراہیم، ہمام بن حارث روایت کرتے ہیں کہ میں نے جریر بن عبداللہ کو دیکھا انہوں نے پیشاب کیا بعد اس کے وضو کیا اور اپنے موزوں پر مسح کیا پھر نماز پڑھنے کھڑے ہو گئے تو ان سے پوچھا گیا انہوں نے کہا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہی کرتے دیکھا ہے ابراہیم کہتے ہیں، لوگوں کو یہ حدیث قابل عمل معلوم ہوتی تھی کیونکہ جریر سب کے آخر میں اسلام لائے تھے۔

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ وَضَّأْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ وَصَلَّى.

اسحاق بن نصر، ابواسامہ، اعمش، مسلم، مسروق، مغیرہ بن شعبہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرایا تو آپ نے موزوں پر مسح کیا اور نماز پڑھ لی۔

باب ۲۶۷ إِذَا لَمْ يُتِمَّ السُّجُودَ

جب کوئی سجدہ پورا نہ کرے۔

بَابُ الصَّلٰوةِ عَلَى الْحَصِيْرِ وَصَلّٰى جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَبُوْ سَعِيْدٍ فِي السَّفِيْنَةِ قِيَامًا وَقَالَ الْحَسَنُ تُصَلِّيْ قَائِمًا مَا لَمْ تَشُقَّ عَلٰى اَصْحَابِكَ تَدُوْرُ مَعَهَا وَاِلَّا فَقَاعِدًا۔

۳۷۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ جَدَّتَهٗ مُلَيْكَةَ دَعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَتْهُ لَهٗ فَاَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ قُوْمُوْا فَلِاُصَلِّ لَكُمْ قَالَ اَنَسٌ فَقُمْتُ اِلٰى حَصِيْرٍ لَنَا قَدِ اسْوَدَّ مِنْ طُوْلِ مَا لُبِسَ فَنَضَحْتُهٗ بِمَاءٍ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَفْتُ وَالْيَتِيْمُ وَرَاءَهٗ وَالْعَجُوْزُ مِنْ وَّرَائِنَا فَصَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ۔

بَابُ الصَّلٰوةِ عَلَى الْخُمْرَةِ

۳۷۱۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ عَلَى الْخُمْرَةِ۔

بَابُ الصَّلٰوةِ عَلَى الْفِرَاشِ وَصَلّٰى اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَلٰى فِرَاشِهٖ وَقَالَ اَنَسٌ كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَسْجُدُ اَحَدُنَا عَلٰى ثَوْبِهٖ۔

۳۷۲۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ اَنَامُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجْلَايَ فِيْ قِبْلَتِهٖ فَاِذَا سَجَدَ غَمَزَنِيْ فَقَبَضْتُ رِجْلَيَّ فَاِذَا قَامَ بَسَطْتُهُمَا قَالَتْ وَالْبُيُوْتُ يَوْمَئِذٍ لَيْسَ فِيْهَا مَصَابِيْحُ۔

۳۷۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ

چٹائی پر نماز پڑھنے کا بیان اور جابر بن عبد اللہ اور ابو سعید نے کشتی میں کھڑے ہو کر نماز پڑھی حسن بصری نے کہا کہ کشتی میں کھڑے ہو کر نماز پڑھ سکتے ہو تاوقتیکہ تمہارے ساتھیوں کو پریشانی نہ ہو کشتی کے ساتھ گھومتے جاؤ ورنہ بیٹھ کر پڑھو۔

عبد اللہ بن یوسف، مالک، اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ، انس بن مالک روایت کرتے ہیں کہ ان کی دادی ملیکہ نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کھانے کے لئے بلایا جو خاص آپ کے لئے انہوں نے تیار کیا تھا آپ نے اس میں سے کھایا پھر آپ نے فرمایا اٹھو میں تمہارے گھر میں نماز پڑھ دوں انس کہتے ہیں کہ میں اپنی ایک چٹائی کی طرف متوجہ ہوا جو کثرت استعمال سے سیاہ ہو گئی تھی میں نے اسے پانی سے دھویا پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس پر کھڑے ہو گئے میں نے اور ایک یتیم نے آپ کے پیچھے صف باندھی اور بڑھیا ہمارے پیچھے کھڑی ہو گئیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم سب کے ہمراہ دو رکعت نماز ادا فرمائی اس کے بعد آپ واپس تشریف لے گئے۔

خمرہ پر نماز پڑھنے کا بیان۔

ابو الولید، شعبہ، سلیمان شیبانی، عبد اللہ بن شداد، حضرت میمونہ روایت کرتی ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم خمرہ پر نماز ادا فرمایا کرتے تھے۔

فرش پر نماز پڑھنے کا بیان اور انس بن مالک نے بچھونے پر نماز پڑھی اور کہا کہ ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھتے تھے تو ہم میں سے کوئی اپنے کپڑے پر بھی سجدہ کر لیا کرتا تھا۔

اسمٰعیل، مالک، ابو النضر، جو عمر بن عبید اللہ کے آزاد کردہ غلام ہیں، ابو سلمہ بن عبد الرحمن، حضرت عائشہ سے روایت کرتی ہیں کہ میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے آگے سوئی ہوئی تھی اور میرے دونوں پیر آپ کے قبلہ کی طرف ہوتے تھے جب آپ سجدہ کرتے تھے تو مجھے دبا دیتے تھے میں پیر سکوڑ لیتی تھی اور جب آپ کھڑے ہو جاتے تھے تو میں انہیں پھیلا لیتی تھی عائشہ کہتی ہیں کہ اس وقت گھروں میں چراغ نہ تھے۔

یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہ سے روایت کرتی ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے ہوتے تھے

قام عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم حين عمل ووضع فاستقبل القبلة كبر وقام الناس خلفه فقرأ وركع وركع الناس خلفه ثم رفع راسه ثم رجع القهقرى فسجد على الارض ثم عاد الى المنبر ثم قرأ ثم ركع ثم رفع راسه ثم رجع القهقرى حتى سجد بالارض فهذا شأنه قال ابو عبد الله قال علي بن عبد الله سألني احمد بن حنبل عن هذا الحديث قال فانما اردت ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اعلى من الناس فلا بأس ان يكون الامام اعلى من الناس بهذا الحديث قال فقلت فان سفيان بن عيينة كان يسئل عن هذا كثيرا فلم تسمعه منه قال لا،

کے لئے بنایا تھا جب وہ بنا کر رکھا گیا تو رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم اس پر کھڑے ہوئے اور قبلہ رو ہو کر تکبیر (تحریمہ) کہی اور لوگ آپؐ کے پیچھے کھڑے ہوئے، پھر آپؐ نے قراءت کی اور رکوع فرمایا اور لوگوں نے آپؐ کے پیچھے رکوع کیا پھر آپؐ نے اپنا سر اٹھایا اس کے بعد پیچھے ہٹے یہاں تک کہ زمین پر سجدہ کیا امام بخاری کہتے ہیں علی بن عبداللہ نے کہا کہ امام احمد بن حنبل نے مجھ سے یہ حدیث پوچھی اور کہا کہ میرا مقصود یہ ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم لوگوں سے اونچے تھے تو یہ حدیث اس کی دلیل ہے کہ کچھ مضائقہ نہیں اگر امام لوگوں سے اونچا ہو علی بن عبداللہ کہتے ہیں میں نے کہا کہ (تمہارے استاد) سفیان بن عیینہ سے تو یہ حدیث اکثر پوچھی جاتی تھی کیا تم نے اسے ان سے نہیں سنا وہ بولے کہ نہیں،

۳۶۸۔ حدثنا محمد بن عبد الرحيم قال نا يزيد بن هرون قال انا حميد الطويل عن انس بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم سقط عن فرسه فجحشت ساقه او كتفه وآلى من نسائه شهرا فجلس في مشربة له درجتها من جذوع النخل فاتاه اصحابه يعودونه فصلى بهم جالسا وهم قيام فلما سلم قال انما جعل الامام ليؤتم به فاذا كبر فكبروا واذا ركع فاركعوا واذا سجد فاسجدوا وان صلى قائما فصلوا قياما ونزل لتسع وعشرين فقالوا يا رسول الله انك آليت شهرا فقال ان الشهر تسع وعشرون،

محمد بن عبدالرحیم، یزید بن ہارون، حمید طویل، انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم (ایک مرتبہ) اپنے گھوڑے سے گر پڑے تو آپؐ کی پنڈلی یا آپؐ کا شانہ چھل گیا اور (اسی زمانہ میں) آپؐ نے اپنی بی بیوں سے ایک مہینہ کا ایلاء کر لیا تھا چنانچہ آپؐ اپنے ایک بالاخانہ میں بیٹھ گئے جس کا زینہ کھجوروں کی شاخوں کا تھا پس آپؐ کے اصحاب آپؐ کی عیادت کے لئے آپؐ کے پاس آئے آپؐ نے بیٹھے بیٹھے انہیں نماز پڑھائی اور وہ کھڑے ہوئے تھے جب آپؐ نے سلام پھیرا تو فرمایا کہ امام اسی لئے بنایا گیا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے لہٰذا جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو اور وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور آپؐ انتیسویں تاریخ اتر آئے تو لوگوں نے کہا یا رسول اللہ آپؐ نے ایک مہینہ کا ایلاء فرمایا تھا تو آپؐ نے فرمایا کہ (یہ) مہینہ انتیس دن کا ہے،

باب ۲۶ اذا اصاب ثوب المصلي امرأته اذا سجد،

جب نماز پڑھنے والے کا کپڑا اس کی عورت کو سجدہ کرتے وقت چھو جائے،

۳۶۹۔ حدثنا مسدد عن خالد قال نا سليمان الشيباني عن عبد الله بن شداد عن ميمونة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي وانا حذاءه وانا حائض وربما اصابني ثوبه اذا سجد قالت وكان يصلي على الخمرة،

مسدد، خالد، سلیمان، شیبانی، عبداللہ بن شداد حضرت میمونہؓ روایت کرتی ہیں کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے (ہوتے) تھے اور میں آپؐ کے مقابل (بیٹھی) ہوتی تھی حالانکہ میں حائضہ ہوتی تھی اور اکثر جب آپؐ سجدہ کرتے تو آپؐ کا کپڑا مجھ پر پڑ جاتا تھا میمونہؓ کہتی ہیں کہ آپؐ خمرہ پر نماز پڑھتے تھے،

بَابٌ ۲۵۷ مَنْ صَلّٰى فِي فَرُّوْجِ حَرِيْرٍ ثُمَّ نَزَعَهٗ،

۳۶۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ نَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ أُهْدِيَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُّوْجُ حَرِيْرٍ فَلَبِسَهٗ فَصَلّٰى فِيْهِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَزَعَهٗ نَزْعًا شَدِيْدًا كَالْكَارِهِ لَهٗ وَقَالَ لَا يَنْبَغِي هٰذَا لِلْمُتَّقِيْنَ،

حریر کا جبہ پہن کر نماز پڑھنا پھر اس کو (مکروہ سمجھ کر) اتار کر پھینک دینا،

عبداللہ بن یوسف، لیث، یزید بن ابی الخیر عقبہ بن عامر روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک جبہ ہدیہ کیا گیا آپ نے اسے پہن لیا اور اس میں نماز پڑھی جب فارغ ہوئے تو اسے زور سے کھینچ کر اتار ڈالا گویا آپؐ نے اُسے مکروہ سمجھا اور فرمایا کہ پرہیزگاروں کو (یہ کپڑا) زیبا نہیں،

بَابٌ ۲۵۸ الصَّلٰوةِ فِي الثَّوْبِ الْأَحْمَرِ،

۳۶۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قُبَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ أَدَمٍ وَرَأَيْتُ بِلَالًا أَخَذَ وَضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَيْتُ النَّاسَ يَبْتَدِرُوْنَ ذٰلِكَ الْوَضُوْءَ فَمَنْ أَصَابَ مِنْهُ شَيْئًا تَمَسَّحَ بِهٖ وَمَنْ لَّمْ يُصِبْ مِنْهُ شَيْئًا أَخَذَ مِنْ بَلَلِ يَدِ صَاحِبِهٖ ثُمَّ رَأَيْتُ بِلَالًا أَخَذَ عَنَزَةً لَّهٗ فَرَكَزَهَا وَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مُشَمِّرًا صَلّٰى إِلَى الْعَنَزَةِ بِالنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ وَرَأَيْتُ النَّاسَ وَالدَّوَابَّ يَمُرُّوْنَ مِنْ بَيْنِ يَدَيِ الْعَنَزَةِ

سرخ کپڑے میں نماز پڑھنے کا بیان

محمد بن عرعرہ، عمر بن ابی زائدہ، عون بن ابی جحیفہ، ابوجحیفہؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو چمڑے کے ایک سرخ خیمہ میں دیکھا اور بلال کو میں نے دیکھا کہ انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے وضو کا پانی مہیا کیا اور لوگوں کو دیکھا کہ وہ اس وضو کے پانی کو ہاتھوں ہاتھ لینے لگے چنانچہ جس کو اس میں سے کچھ مل جاتا تو وہ اسے (اپنے چہرہ پر) مل لیتا تھا اور جسے اس میں سے کچھ نہ ملتا وہ اپنے پاس والے کے ہاتھ سے تری لیتا پھر میں نے بلال کو دیکھا کہ انہوں نے آپؐ کا ایک عنزہ اٹھا کر گاڑ دیا اور نبی صلعم ایک سرخ پوشاک میں (اپنی چادر) اٹھائے ہوئے برآمد ہوئے اور عنزہ کی طرف لوگوں کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھی میں نے لوگوں کو اور جانوروں کو دیکھا کہ وہ عنزہ کے آگے سے نکلتے جا رہے تھے (اور حضور بدستور نماز ادا فرما رہے ہیں)

بَابٌ ۲۵۹ الصَّلٰوةِ فِي السُّطُوْحِ وَالْمِنْبَرِ وَالْخَشَبِ

قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَلَمْ يَرَ الْحَسَنُ بَأْسًا أَنْ يُّصَلّٰى عَلَى الْجَمَدِ وَالْقَنَاطِيْرِ وَإِنْ جَرٰى تَحْتَهَا بَوْلٌ أَوْ فَوْقَهَا أَوْ أَمَامَهَا إِذَا كَانَ بَيْنَهُمَا سُتْرَةٌ وَصَلّٰى أَبُوْ هُرَيْرَةَ عَلٰى ظَهْرِ الْمَسْجِدِ بِصَلٰوةِ الْإِمَامِ وَصَلَّى ابْنُ عُمَرَ عَلَى الثَّلْجِ

۳۶۷ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَا سُفْيَانُ قَالَ نَا أَبُوْ حَازِمٍ قَالَ سَأَلُوْا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ الْمِنْبَرُ فَقَالَ مَا بَقِيَ فِي النَّاسِ أَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ هُوَ مِنْ أَثْلِ الْغَابَةِ عَمِلَهٗ فُلَانٌ مَوْلٰى فُلَانَةَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

چھتوں پر اور منبر پر اور لکڑیوں پر نماز پڑھنے کا بیان

امام بخاریؒ کہتے ہیں کہ حسن (بصریؒ) نے برف پر اور پلوں پر نماز پڑھنے کو جائز سمجھا ہے، اگرچہ پلوں کے نیچے یا اس کے اوپر یا اس کے آگے پیشاب رہا ہو جب کہ ان دونوں کے درمیان میں کوئی حائل ہو، ابوہریرہ رضہ نے مسجد کی چھت پر امام کے ساتھ شریک ہو کر نماز پڑھی، ابن عمر رضہ نے برف پر نماز پڑھی،

علی بن عبداللہ، سفیان، ابو حازم روایت کرتے ہیں کہ لوگوں نے سہل بن سعد رضہ سے پوچھا کہ منبر (نبویؐ) کس چیز کا تھا، وہ بولے اس بات کا جاننے والا لوگوں میں مجھ سے زیادہ (اب) کوئی باقی نہیں (رہا ہے) وہ مقام (غابہ) کے جھاؤ کا تھا فلاں عورت کے فلاں غلام نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم

بِنَا صَبِحَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَرُوْسًا فَقَالَ مَنْ عِنْدَہٗ شَیْءٌ فَلْیَجِیْءُ بِہٖ وَبَسَطَ نِطَعًا فَجَعَلَ الرَّجُلُ یَجِیْءُ بِالتَّمْرِ وَجَعَلَ الرَّجُلُ یَجِیْءُ بِالسَّمْنِ قَالَ وَاَحْسِبُہٗ ذَکَرَ السَّوِیْقَ قَالَ فَحَاسُوْا حَیْسًا فَکَانَتْ وَلِیْمَۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ،

بھیجا، صبح کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم دلہا تھے، پھر آپ نے فرمایا جس کے پاس جو کچھ ہو وہ لے آئے اور آپ نے ایک چمڑے کا دستر خوان کو بچھا دیا کوئی چھوہارے لا یا اور کوئی گھی لایا (عبد العزیز) کہتے ہیں میں خیال کرتا ہوں کہ انس نے ستو کا بھی ذکر کیا الغرض ان لوگوں نے حیس بنایا اور یہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا ولیمہ تھا،

بَابٌ ۲۵۴ فِیْ کَمْ تُصَلِّی الْمَرْاَۃُ مِنَ الثِّیَابِ وَقَالَ عِکْرِمَۃُ لَوْ وَارَتْ جَسَدَہَا فِیْ ثَوْبٍ جَازَ

عورت کتنے کپڑوں میں نماز پڑھے، عکرمہ کہتے ہیں کہ اگر ایک کپڑے میں اپنا بدن چھپا لے، تو جائز ہے،

۳ - حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ قَالَ اَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّہْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَۃُ اَنَّ عَائِشَۃَ قَالَتْ لَقَدْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی الْفَجْرَ فَیَشْہَدُ مَعَہٗ نِسَاءٌ مِّنَ الْمُؤْمِنَاتِ مُتَلَفِّعَاتٍ فِیْ مُرُوْطِہِنَّ ثُمَّ یَرْجِعْنَ اِلٰی بُیُوْتِہِنَّ مَا یَعْرِفُہُنَّ اَحَدٌ۔

ابوالیمان، شعیب، زہری، عروہ حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز پڑھتے تو آپ کے ہمراہ کچھ مسلمان عورتیں بھی اپنی چادروں میں لپٹی ہوئی حاضر ہوتی تھیں اور جب وہ اپنے گھروں کو واپس ہوتیں تو اتنا اندھیرا ہوتا کہ کوئی شخص عورتوں کو نہ پہچان سکتا تھا

بَابٌ ۲۵۵ اِذَا صَلّٰی فِیْ ثَوْبٍ لَہٗ اَعْلَامٌ وَنَظَرَ اِلٰی عَلَمِہَا،

ایسے کپڑے میں نماز پڑھنے کا بیان جس میں نقش و نگار ہوں اور ان پر نظر پڑے،

۳ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یُوْنُسَ قَالَ اَنَا اِبْرَاہِیْمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِہَابٍ عَنْ عُرْوَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی فِیْ خَمِیْصَۃٍ لَّہَا اَعْلَامٌ فَنَظَرَ اِلٰی اَعْلَامِہَا نَظْرَۃً فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اذْہَبُوْا بِخَمِیْصَتِیْ ہٰذِہٖ اِلٰی اَبِیْ جَہْمٍ وَّاْتُوْنِیْ بِاَنْبِجَانِیَّۃِ اَبِیْ جَہْمٍ فَاِنَّہَا اَلْہَتْنِیْ اٰنِفًا عَنْ صَلٰوتِیْ وَقَالَ ہِشَامُ بْنُ عُرْوَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُنْتُ اَنْظُرُ اِلٰی عَلَمِہَا وَاَنَا فِی الصَّلٰوۃِ فَاَخَافُ اَنْ تَفْتِنَنِیْ،

احمد بن یونس، ابراہیم بن سعید، ابن شہاب، عروہ حضرت عائشہ روایت کرتی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسی چادر میں نماز پڑھی جس میں نقش تھے آپ کی نظر اس کے نقوش کی طرف پڑی تو جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا کہ میری اس چادر کو ابوجہم کے پاس لے جاؤ اور مجھے ابوجہم کی انبجانیہ چادر لادو کیوں کہ اس خمیصہ چادر نے ابھی مجھے میری نماز سے غافل کر دیا اور ہشام کی روایت میں ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نماز میں اس کے نقش پر نظر کرتا رہا لہٰذا مجھے یہ خوف ہونے لگا کہ کہیں یہ فتنہ نہ ڈال دے (انبجانیہ اس قسم کی چادر کو کہتے ہیں)،

بَابٌ ۲۵۶ اِنْ صَلّٰی فِیْ ثَوْبٍ مُّصَلَّبٍ اَوْ تَصَاوِیْرَ ہَلْ تَفْسُدُ صَلٰوتُہٗ وَمَا یُنْہٰی عَنْ ذٰلِکَ،

اگر کسی کپڑے میں صلیب یا دیگر تصاویر بنی ہوں اور اس میں نماز پڑھے تو کیا نماز اس کی فاسد ہو جائے گی اور اس کی مخالفت کا بیان،

۳۰ - حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ نَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ صُہَیْبٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ قِرَامٌ لِّعَائِشَۃَ سَتَرَتْ بِہٖ جَانِبَ بَیْتِہَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمِیْطِیْ عَنَّا قِرَامَکِ ہٰذَا فَاِنَّہٗ لَا تَزَالُ تَصَاوِیْرُہٗ تَعْرِضُ فِیْ صَلٰوتِیْ،

ابو معمر، عبد اللہ بن عمر، عبد الوارث، عبد العزیز بن صہیب انسؓ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ کے پاس ایک پردہ تھا انہوں نے اپنے گھر کے ایک گوشہ میں ڈال لیا تھا تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارے سامنے سے اپنا یہ پردہ ہٹا دو اس لئے کہ اس کی تصویریں برابر میرے سامنے آتی رہتی ہیں،

أَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَخِذُهٗ عَلٰى فَخِذِيْ فَثَقُلَتْ عَلَيَّ حَتّٰى خِفْتُ أَنْ تُرَضَّ فَخِذِيْ،

(ایک مرتبہ) اللہ نے اپنے رسول صلے اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل کی اور آپ کی ران میری ران پر تھی پس وہ مجھ پر بھاری ہو گئی یہاں تک کہ مجھے اپنی ران کی ہڈی ٹوٹ جانے کا خوف ہونے لگا،

ف ۔ اس باب میں امام بخاریؒ نے حضرت انس کی جس حدیث کا حوالہ دیا ہے اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عامۃ الناس کے سامنے ایسا کیا تھا بلکہ وہ موقع تنہائی کا تھا اور بدوں نماز کی حالت تھی،

۳۶۱ - حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ نَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا خَيْبَرَ فَصَلَّيْنَا عِنْدَهَا صَلٰوةَ الْغَدَاةِ بِغَلَسٍ فَرَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكِبَ أَبُوْ طَلْحَةَ وَأَنَا رَدِيْفُ أَبِيْ طَلْحَةَ فَأَجْرٰى نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ زُقَاقِ خَيْبَرَ وَإِنَّ رُكْبَتِيْ لَتَمَسُّ فَخِذَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ حَسَرَ الْإِزَارَ عَنْ فَخِذِهٖ حَتّٰى إِنِّيْ أَنْظُرُ إِلٰى بَيَاضِ فَخِذِ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا دَخَلَ الْقَرْيَةَ قَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ قَالَهَا ثَلٰثًا قَالَ وَخَرَجَ الْقَوْمُ إِلٰى أَعْمَالِهِمْ فَقَالُوْا مُحَمَّدٌ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيْزِ وَقَالَ بَعْضُ أَصْحَابِنَا وَالْخَمِيْسُ يَعْنِي الْجَيْشَ قَالَ فَأَصَبْنَاهَا عَنْوَةً فَجُمِعَ السَّبْيُ فَجَاءَ دِحْيَةُ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أَعْطِنِيْ جَارِيَةً مِّنَ السَّبْيِ فَقَالَ اذْهَبْ فَخُذْ جَارِيَةً فَأَخَذَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أَعْطَيْتَ دِحْيَةَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ سَيِّدَةَ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيْرِ لَا تَصْلُحُ إِلَّا لَكَ قَالَ ادْعُوْهُ بِهَا فَجَاءَ بِهَا فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُذْ جَارِيَةً مِّنَ السَّبْيِ غَيْرَهَا قَالَ فَأَعْتَقَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَزَوَّجَهَا فَقَالَ لَهٗ ثَابِتٌ يَا أَبَا حَمْزَةَ مَا أَصْدَقَهَا قَالَ نَفْسَهَا أَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا حَتّٰى إِذَا كَانَ بِالطَّرِيْقِ جَهَّزَتْهَا لَهٗ أُمُّ سُلَيْمٍ فَأَهْدَتْهَا لَهٗ مِنَ

یعقوب بن ابراہیم، اسمٰعیل بن علیہ، عبدالعزیز بن صہیب حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی طرف جہاد کیا تو ہم نے صبح کی نماز خیبر کے قریب اندھیرے میں پڑھی، پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے اور ابو طلحہ (بھی) سوار ہوئے اور میں ابو طلحہ کا ردیف تھا، نبی صلے اللہ علیہ وسلم خیبر کی گلیوں میں چلے جا رہے تھے اور میرا گھٹنا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی ران سے مس کرتا جاتا تھا آپ نے ازار اپنی ران سے ہٹا دی یہاں تک کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی ران کی سفیدی کو دیکھ لیا پھر آپ بستی کے اندر داخل ہو گئے تو آپ نے فرمایا اللہ اکبر خربت خیبر انا اذا نزلنا بساحۃ قوم فساء صباح المنذرین تین بار فرمایا انس کہتے ہیں (بستی کے) لوگ اپنے کاموں کے لئے نکلے تو انہوں نے کہا محمد (آ گئے)، عبدالعزیز کہتے ہیں ہمارے بعض دوستوں نے کہا ہے (کہ ان لوگوں نے یہ بھی کہا کہ) اور خمیس یعنی لشکر (بھی آ گیا) چنانچہ ہم نے خیبر کو بزور (شمشیر) حاصل کیا پھر قیدی جمع کئے گئے تو دحیہ آئے اور انہوں نے کہا کہ یا نبی (اللہ) مجھے ان قیدیوں میں سے کوئی لونڈی دیجئے، آپ نے فرمایا کہ جاؤ کوئی لونڈی لے لو انہوں نے صفیہ بنت حیی کو لے لیا پھر ایک شخص نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ یا نبی اللہ آپ نے صفیہ بنت حیی (قبیلہ) قریظہ اور نضیر کی سردار دحیہ کو دیدی وہ آپ کے سوا کسی کے قابل نہیں ہیں آپ نے فرمایا ان کو مع صفیہ کے لے آؤ جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے صفیہؓ کی طرف نظر کی تو فرمایا کہ ان کے علاوہ کوئی اور لونڈی قیدیوں میں سے لے لو انسؓ کہتے ہیں پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے صفیہؓ کو آزاد کر دیا اور ان سے نکاح کر لیا ثابت نے انسؓ سے کہا کہ اے ابو حمزہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے صفیہ کا مہر کیا باندھا تھا (انس) نے کہا کہ یہ آزاد کر دینا ہی ان کا مہر قرار پایا یہاں تک کہ جب راہ میں (پہنچے) تو ام سلیمؓ نے صفیہ کو آپ کے لئے دلہن بنایا اور شب کو آپ کے پاس

٣٥ - حدثنا قبيصة بن عقبة قال حدثنا سفيان عن أبي الزناد عن الاعرج عن أبي هريرة قال نهى النبي صلى الله عليه وسلم عن بيعتين عن اللماس والنباذ وان يشتمل الصماء وان يحتبي الرجل في ثوب واحد ::

قبیصہ بن عقبہ، سفیان، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے دو (قسم کی) بیع سے منع فرمایا ہے لباس اور نباذ اور اسی طرح اشتمال صماء سے اور احتباء سے (ان دونوں کے معنی گذر چکے ہیں)

٣٥ - حدثنا إسحاق قال ثنا يعقوب بن إبراهيم انا ابن اخي ابن شهاب عن عمه قال اخبرني حميد بن عبد الرحمن بن عوف ان ابا هريرة قال بعثني ابو بكر في تلك الحجة في مؤذنين يوم النحر نؤذن بمنى ان لا يحج بعد العام مشرك ولا يطوف بالبيت عريان قال حميد ابن عبد الرحمن ثم اردف رسول الله صلى الله عليه وسلم عليا فامره ان يؤذن ببراءة قال ابو هريرة فأذن معنا علي في اهل منى يوم النحر لا يحج بعد العام مشرك ولا يطوف بالبيت عريان .

اسحاق، یعقوب بن ابراہیم ابن شہاب کے بھتیجے (محمد بن عبداللہ) زہری، حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت ابوہریرہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے ابوبکرؓ نے اپنے امیرِ حج ہونے کے دن زمرہ موذنین بھیجا تاکہ ہم منی میں یہ اعلان کریں کہ بعد اس سال کے کوئی مشرک حج نہ کرے اور نہ کوئی برہنہ ہو کر کعبہ کا طواف کرے حمید بن عبدالرحمٰن (جو ابوہریرہؓ سے اس حدیث کو روایت کرتے ہیں) کہتے ہیں پھر رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے (ابوبکرؓ کے) پیچھے علیؓ کو بھیجا اور ان کو حکم دیا کہ وہ سورۂ براءت کا اعلان کریں علیؓ نے قربانی کے دن ہمارے ساتھ منیٰ میں لوگوں میں اعلان کیا کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور نہ کوئی برہنہ (ہو کر) کعبہ کا طواف کرے

باب ٢٥٢ الصلاة بغير رداء

بغیر چادر کے نماز پڑھنے کا بیان،

٣١ - حدثنا عبد العزيز بن عبد الله قال حدثني ابن أبي الموال عن محمد بن المنكدر قال دخلت على جابر بن عبد الله وهو يصلي في ثوب واحد ملتحفا به ورداؤه موضوع فلما انصرف قلنا يا ابا عبد الله تصلي ورداؤك موضوع قال نعم احببت ان يراني الجهال مثلكم رأيت النبي صلى الله عليه وسلم يصلي هكذا ::

عبدالعزیز بن عبداللہ، ابن ابی الموالی، محمد بن منکدر روایت کرتے ہیں کہ میں جابر بن عبداللہ کے پاس گیا وہ ایک کپڑے میں التحاف کئے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے اور ان کی چادر رکھی ہوئی تھی جب وہ فارغ ہوئے تو ہم نے کہا کہ اے ابو عبداللہ آپ نماز پڑھ لیتے ہیں اور آپ کی چادر (علیحدہ) رکھی رہتی ہے انہوں نے کہا ہاں! میں نے چاہا کہ تمہارے جیسے جاہل مجھے دیکھیں (سنو) میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح نماز پڑھتے دیکھا تھا

باب ٢٥٣ ما يذكر في الفخذ قال ابو عبد الله

ويروى عن ابن عباس وجرهد ومحمد بن جحش عن النبي صلى الله عليه وسلم الفخذ عورة وقال انس حسر النبي صلى الله عليه وسلم عن فخذه قال ابو عبد الله وحديث انس اسند وحديث جرهد احوط حتى نخرج من اختلافهم وقال ابو موسى غطى النبي صلى الله عليه وسلم ركبتيه حين دخل عثمان وقال زيد بن ثابت

ران کے بارے میں جو روایتیں آتی ہیں ان کا بیان (یعنی آیا اس کا چھپانا ضروری ہے یا نہیں) امام بخاریؒ کہتے ہیں ابن عباس اور جرہد اور محمد بن جحش کی روایت نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ ہے کہ ران عورت ہے انسؓ کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی ران کھول دی تھی ابو عبداللہ کہتا ہے انسؓ کی حدیث قوی السند ہے اور جرہد کی حدیث میں احتیاط زیادہ ہے کہ علماء کے اختلاف کے باہر ہو جاتے ہیں ابو موسیٰ کہتے ہیں کہ جب عثمان آئے تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھٹنے چھپا لئے اور زید بن ثابت کہتے ہیں کہ

۳۵۴ - حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْقُلُ مَعَهُمُ الْحِجَارَةَ لِلْكَعْبَةِ وَعَلَيْهِ إِزَارُهُ فَقَالَ لَهُ الْعَبَّاسُ عَمُّهُ يَا ابْنَ أَخِي لَوْ حَلَلْتَ إِزَارَكَ فَجَعَلْتَهُ عَلَى مَنْكِبَيْكَ دُونَ الْحِجَارَةِ قَالَ فَحَلَّهُ فَجَعَلَهُ عَلَى مَنْكِبَيْهِ فَسَقَطَ مَغْشِيًّا عَلَيْهِ فَمَا رُئِيَ بَعْدَ ذَلِكَ عُرْيَانًا

مطر بن فضل، روح، زکریا بن اسحاق، عمرو بن دینار، جابر بن عبداللہ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کعبہ کی تعمیر کیلئے قریش کے ہمراہ پتھر اٹھاتے تھے اور آپؐ (کے جسم) پر آپؐ کی ازار (بندھی ہوئی) تھی تو آپؐ سے آپؐ کے چچا عباسؓ نے کہا کہ اے میرے بھتیجے کاش تم اپنی ازار اتار لیتے اور اسے اپنے شانوں پر پتھر کے نیچے رکھ لیتے جابر کہتے ہیں کہ آپؐ نے ازار کھول کر اسے اپنے شانوں پر رکھ لیا تو بے ہوش ہو کر گر پڑے اس کے بعد آپؐ کبھی برہنہ نہیں دیکھے گئے۔

باب ۲۵۰ الصَّلَاةِ فِي الْقَمِيصِ وَالسَّرَاوِيلِ وَالتُّبَّانِ وَالْقَبَاءِ

قمیص سراویل اور تبان اور قبا میں نماز پڑھنے کا بیان

۳۵۵ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنِ الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ فَقَالَ أَوَكُلُّكُمْ يَجِدُ ثَوْبَيْنِ ثُمَّ سَأَلَ رَجُلٌ عُمَرَ فَقَالَ إِذَا وَسَّعَ اللَّهُ فَأَوْسِعُوا جَمَعَ رَجُلٌ عَلَيْهِ ثِيَابَهُ صَلَّى رَجُلٌ …… فِي إِزَارٍ وَرِدَاءٍ فِي إِزَارٍ وَقَمِيصٍ فِي إِزَارٍ وَقَبَاءٍ فِي سَرَاوِيلَ وَرِدَاءٍ فِي سَرَاوِيلَ وَقَمِيصٍ فِي سَرَاوِيلَ وَقَبَاءٍ فِي تُبَّانٍ وَقَبَاءٍ فِي تُبَّانٍ وَقَمِيصٍ قَالَ وَأَحْسِبُهُ قَالَ فِي تُبَّانٍ وَرِدَاءٍ

سلیمان بن حرب، حماد بن زید، ایوب، محمد، حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف (متوجہ) ہو کر کھڑا ہوا اور اس نے آپؐ سے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کا حکم پوچھا آپؐ نے فرمایا کیا تم میں سے ہر شخص کو دو کپڑے مل جاتے ہیں پھر ایک شخص نے وہی مسئلہ عمرؓ سے پوچھا تو انہوں نے کہا جب اللہ وسعت کرے تو تم بھی وسعت کرو (اب) چاہیے کہ ہر شخص اپنے کپڑے (دو دو) پہنے کوئی ازار اور چادر میں نماز پڑھے کوئی ازار و قمیص میں، کوئی ازار اور قبا میں کوئی سراویل اور چادر میں کوئی سراویل اور قمیص میں کوئی سراویل اور قبا میں کوئی تبان اور قبا میں کوئی تبان اور قمیص میں، ابوہریرہؓ کہتے ہیں میں خیال کرتا ہوں کہ حضرت عمرؓ نے یہ بھی کہا کہ کوئی تبان اور چادر میں)

۳۵۶ - حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ فَقَالَ لَا يَلْبَسُ الْقَمِيصَ وَلَا السَّرَاوِيلَ وَلَا الْبُرْنُسَ وَلَا ثَوْبًا مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَلَا وَرْسٌ فَمَنْ لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا حَتَّى يَكُونَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَعَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ،

عاصم بن علی، ابن ابی ذئب، زہری، سالم، حضرت ابن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ محرم کیا پہنے؟ آپؐ نے فرمایا نہ قمیص پہنے، اور نہ سراویل اور نہ برنس اور نہ ایسا کپڑا جس میں زعفران لگ گیا ہو اور نہ ایسا جس میں ورس لگا ہو، پھر جو کوئی نعلین نہ پائے تو موزے پہن لے اور ان کو کاٹ دینا چاہیے تاکہ ٹخنوں سے نیچے ہو جائیں (اور) نافع نے ابن عمرؓ سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کی ہے۔

باب ۲۵۱ مَا يَسْتُرُ مِنَ الْعَوْرَةِ

ستر عورت کا بیان،

۳۵۷ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَأَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ،

قتیبہ بن سعید، لیث، ابن شہاب، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ حضرت ابوسعید خدریؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اشتمال صماء سے اور اس طرح کپڑا اوڑھنے سے کہ شرم گاہ کھلی رہے اور نماز پڑھے، منع فرمایا ہے۔

۲ - حَدَّثَنَا یَحْیَی ابْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا فُلَیْحُ
بْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ سَأَلْنَا جَابِرَ
بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ عَنِ الصَّلٰوۃِ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ فَقَالَ
خَرَجْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ بَعْضِ اَسْفَارِہٖ
فَجِئْتُ لَیْلَۃً لِبَعْضِ اَمْرِیْ فَوَجَدْتُّہٗ یُصَلِّیْ وَعَلَیَّ ثَوْبٌ
وَاحِدٌ فَاشْتَمَلْتُ بِہٖ وَصَلَّیْتُ اِلٰی جَانِبِہٖ فَلَمَّا انْصَرَفَ
قَالَ مَا السُّرٰی یَا جَابِرُ فَاَخْبَرْتُہٗ بِحَاجَتِیْ فَلَمَّا فَرَغْتُ
قَالَ مَا ھٰذَا الْاِشْتِمَالُ الَّذِیْ رَاَیْتُ قُلْتُ کَانَ ثَوْبًا
قَالَ فَاِنْ کَانَ وَاسِعًا فَالْتَحِفْ بِہٖ وَاِنْ کَانَ ضَیِّقًا
فَاتَّزِرْ بِہٖ،

یحییٰ بن صالح، فلیح بن سلیمان، سعید بن حارث کہتے ہیں کہ ہم نے جابر بن عبداللہؓ سے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کا حکم پوچھا انہوں نے کہا میں نبی صلے اللہ علیہ سلم کے ہمراہ آپؐ کے کسی سفر میں نکلا ایک رات کو اپنی کسی ضرورت میں (آپؐ کے پاس) آیا میں نے آپؐ کو نماز پڑھتے ہوئے پایا اور میرے (جسم) کے اوپر ایک کپڑا تھا تو میں نے اس سے اشتمال کیا اور آپؐ کے پہلو میں (کھڑے ہو کر) میں نے بھی نماز پڑھی جب آپؐ فارغ ہوئے تو فرمایا کہ اے جابر رات کو کیسے آنا ہوا میں نے آپؐ کو اپنی ضرورت بتائی جب میں فارغ ہوا تو آپؐ نے فرمایا یہ اشتمال جو میں نے دیکھا کیا تھا میں نے کہا ایک کپڑا تھا آپؐ نے فرمایا اگر کپڑا وسیع ہو تو اس سے التحاف کر لیا کرو، اگر تنگ ہو تو اس کی تہ بند بنا لو،

۳ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا یَحْیٰی عَنْ سُفْیَانَ قَالَ
حَدَّثَنِیْ اَبُوْ حَازِمٍ عَنْ سَہْلٍ قَالَ کَانَ رِجَالٌ یُصَلُّوْنَ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَاقِدِیْ اُزُرِھِمْ عَلٰی اَعْنَاقِھِمْ کَھَیْئَۃِ الصِّبْیَانِ
وَقَالَ لِلنِّسَاءِ لَا تَرْفَعْنَ رُءُوْسَکُنَّ حَتّٰی یَسْتَوِیَ الرِّجَالُ جُلُوْسًا

مسدد، یحییٰ، سفیان، ابوحازم، سہل روایت کرتے ہیں کہ کچھ لوگ نبی صلے اللہ علیہ سلم کے ہمراہ اس طرح نماز پڑھتے تھے، جیسے لڑکے اپنے تہ بندوں کو اپنے شانوں پر باندھ لیتے ہیں عورتوں سے کہہ دیا جاتا تھا کہ جب تک مرد سیدھے بیٹھ نہ جائیں اپنے سروں کو نہ اٹھانا،

بَابُ ۲۴۸ الصَّلٰوۃِ فِی الْجُبَّۃِ الشَّامِیَّۃِ وَقَالَ

الْحَسَنُ فِی الثِّیَابِ یَنْسُجُھَا الْمَجُوْسُ لَمْ یَرَ بِھَا
بَاْسًا وَقَالَ مَعْمَرٌ رَاَیْتُ الزُّھْرِیَّ یَلْبَسُ مِنْ
ثِیَابِ الْیَمَنِ مَا صُبِغَ بِالْبَوْلِ وَصَلّٰی عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ
طَالِبٍ فِیْ ثَوْبٍ غَیْرِ مَقْصُوْرٍ،

جبہ شامیہ میں نماز پڑھنے کا بیان، حسن بصری نے کہا کہ ان کپڑوں میں نماز پڑھنا، جن کو مجوس بنتے ہیں کچھ حرج نہیں ہے معمر نے کہا ہے کہ میں نے زہری کو یمن کے وہ کپڑے پہنے دیکھے جو پیشاب سے رنگے جاتے تھے اور علی بن ابی طالبؓ نے بے دھوئے کپڑے میں نماز پڑھی ہے،

۳۵ - حَدَّثَنَا یَحْیٰی قَالَ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَۃَ
عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ مُغِیْرَۃَ بْنِ شُعْبَۃَ
قَالَ کُنْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَقَالَ
یَا مُغِیْرَۃُ خُذِ الْاِدَاوَۃَ فَاَخَذْتُھَا فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی تَوَارٰی عَنِّیْ فَقَضٰی حَاجَتَہٗ
وَعَلَیْہِ جُبَّۃٌ شَامِیَّۃٌ فَذَھَبَ لِیُخْرِجَ یَدَہٗ مِنْ
کُمِّھَا فَضَاقَتْ فَاَخْرَجَ یَدَہٗ مِنْ اَسْفَلِھَا فَصَبَبْتُ
عَلَیْہِ فَتَوَضَّاَ وُضُوْءَہٗ لِلصَّلٰوۃِ وَمَسَحَ عَلٰی خُفَّیْہِ
ثُمَّ صَلّٰی،

یحییٰ، ابومعاویہ، اعمش، مسلم، مسروق، مغیرہ بن شعبہ روایت کرتے ہیں کہ میں نبی صلے اللہ علیہ سلم کے ہمراہ ایک سفر میں تھا آپؐ نے فرمایا کہ اے مغیرہ پانی کا برتن (اٹھا لو) تو میں نے اٹھا لیا پھر آپ چلے یہاں تک کہ مجھ سے چھپ گئے اور آپؐ نے اپنی ضرورت رفع کی (اس وقت) آپؐ (کے جسم) پر جبہ شامیہ تھا، آپؐ اپنا ہاتھ اس کی آستین سے نکالنے لگے تو وہ تنگ ہونے کی وجہ سے اوپر نہ چڑھا، لہٰذا آپؐ نے اپنے ہاتھ کو اس کے اندر سے نکالا پھر میں نے آپؐ (کے اعضائے شریفہ) پر پانی ڈالا اور آپؐ نے نماز کے وضو کی طرح وضو فرمایا اور آپؐ نے موزوں پر مسح کیا پھر نماز پڑھی،

بَابُ ۲۴۹ کَرَاھِیَۃِ التَّعَرِّیْ فِی الصَّلٰوۃِ وَغَیْرِھَا

نماز میں اور غیر نماز میں ننگے ہونے کی کراہت کا بیان،

رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُشْتَمِلًا بِهِ فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ وَاضِعًا طَرَفَيْهِ عَلَى عَاتِقَيْهِ

۳۲۷ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ أَنَّ أَبَا مُرَّةَ مَوْلَى أُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ هَانِئٍ بِنْتَ أَبِي طَالِبٍ تَقُولُ ذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهُ تَسْتُرُهُ قَالَتْ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَنْ هٰذِهِ فَقُلْتُ أَنَا أُمُّ هَانِئٍ بِنْتُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ مَرْحَبًا بِأُمِّ هَانِئٍ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهِ قَامَ فَصَلَّى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ مُلْتَحِفًا فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ زَعَمَ ابْنُ أُمِّي أَنَّهُ قَاتِلٌ رَجُلًا قَدْ أَجَرْتُهُ فُلَانُ بْنُ هُبَيْرَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَجَرْنَا مَنْ أَجَرْتِ يَا أُمَّ هَانِئٍ قَالَتْ أُمُّ هَانِئٍ وَذَاكَ ضُحًى ،

۳۲۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ سَائِلًا سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَلِكُلِّكُمْ ثَوْبَانِ

بَابٌ ۲۳۶ إِذَا صَلَّى فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ فَلْيَجْعَلْ عَلَى عَاتِقَيْهِ ،

۳۲۹ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّي أَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلَى عَاتِقِهِ شَيْءٌ

۳۳۰ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ سَمِعْتُهُ أَوْ كُنْتُ سَأَلْتُهُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَلَّى فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَلْيُخَالِفْ بَيْنَ طَرَفَيْهِ ،

بَابٌ ۲۳۷ إِذَا كَانَ الثَّوْبُ ضَيِّقًا ،

کپڑے میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا آپ اس کا اشتمال کئے ہوئے تھے یعنی اس کے دونوں سرے اپنے دونوں شانوں پر ڈالے ہوئے تھے،

اسمٰعیل بن ابی اویس، مالک بن انس ابوالنضر (عمر بن عبیداللہ کے آزاد کردہ غلام) ابومرہ (ام ہانی بنت ابی طالب کے آزاد کردہ غلام) ام ہانی بنت ابی طالب رض روایت کرتی ہیں کہ میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس فتح (مکہ) کے سال گئی میں نے آپ کو غسل کرتے ہوئے پایا اور آپ کی بیٹی فاطمہ رض آپ پر پردہ کئے ہوئے تھیں ام ہانی رض کہتی ہیں میں نے آپ کو سلام کیا آپ نے فرمایا کون ہے میں نے عرض کیا کہ میں ام ہانی بنت ابی طالب رض ہوں آپ نے فرمایا مرحبا یا ام ہانی، پھر جب آپ اپنے غسل سے فارغ ہوئے تو کھڑے ہو گئے اور ایک کپڑے میں التحاف کر کے آٹھ رکعت نماز پڑھی جب فارغ ہوئے تو میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے ماں باپ کے بیٹے (علی مرتضیٰ رض) کہتے ہیں کہ میں ایک شخص کو مار ڈالوں گا حالانکہ میں نے اسے پناہ دی، ہبیرہ کے فلاں بیٹے کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ام ہانی جسے تم نے پناہ دی اسے ہم نے بھی پناہ دی ام ہانی کہتی ہیں یہ (نماز) چاشت کی تھی،

عبداللہ بن یوسف، مالک، ابن شہاب، سعید بن مسیب، ابوہریرہ روایت کرتے ہیں کہ کسی نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کا حکم پوچھا تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم میں سے ہر ایک کے پاس دو کپڑے ہیں؟ (یعنی جائز ہے)،

جب ایک کپڑے میں نماز پڑھے تو چاہیئے کہ اس کا کچھ حصہ اپنے شانے پر ڈال لے،

ابو عاصم، مالک، ابوالزناد، عبدالرحمٰن، اعرج حضرت ابوہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں کوئی ایسے ایک کپڑے میں نماز نہ پڑھے جس میں اس کے شانہ پر کچھ نہ ہو

ابونعیم، شیبان، یحییٰ بن ابی کثیر، عکرمہ حضرت ابوہریرہ رض روایت کرتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو میں نے یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص ایک کپڑے میں نماز پڑھے تو اس کے دونوں سروں کے درمیان تفریق کر لینا چاہیئے (کہ دونوں سروں کو شانوں پر ڈال لے)

جب کپڑا تنگ ہو تو کس طرح نماز پڑھے،

ازرِهِم عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ صَلَّوْا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى
سَلَّمَ عَاقِدِي أُزْرِهِمْ عَلَى عَوَاتِقِهِمْ ؛
حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ ثَنَا عَاصِمُ
مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي وَاقِدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
قَالَ صَلَّى جَابِرٌ فِي إِزَارٍ قَدْ عَقَدَهُ مِنْ قِبَلِ
وَثِيَابُهُ مَوْضُوعَةٌ عَلَى الْمِشْجَبِ فَقَالَ لَهُ
تُصَلِّي فِي إِزَارٍ وَاحِدٍ فَقَالَ إِنَّمَا صَنَعْتُ ذَلِكَ
أَحْمَقُ مِثْلُكَ وَأَيُّنَا كَانَ لَهُ ثَوْبَانِ عَلَى عَهْدِ
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ أَبُو مُصْعَبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ
بْنُ أَبِي الْمَوَالِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ رَأَيْتُ
جَابِرًا يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَقَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ

بَاب ٢٣٥ الصَّلٰوةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ
مُلْتَحِفًا بِهِ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ فِي حَدِيثِهِ الْمُلْتَحِفُ
الْمُتَوَشِّحُ وَهُوَ الْمُخَالِفُ بَيْنَ طَرَفَيْهِ عَلَى عَاتِقَيْهِ
وَالِاشْتِمَالُ عَلَى مَنْكِبَيْهِ وَقَالَتْ أُمُّ هَانِئٍ
الْتَحَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَوْبٍ
وَخَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ عَلَى عَاتِقَيْهِ ؛

١- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى قَالَ أَنَا
هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ
قَدْ خَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ

٢- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى
قَالَ ثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ
أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ
فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ قَدْ أَلْقٰى طَرَفَيْهِ عَلَى عَاتِقَيْهِ ؛

٣- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ
عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَهُ قَالَ

سہل بن سعدؓ سے روایت کیا ہے کہ صحابہؓ نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تہبندوں کو اپنے شانوں پر باندھ کر نماز پڑھی تھی

احمد بن یونس، عاصم بن محمد، واقد بن محمد، محمد بن منکدر روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ جابرؓ نے ایسے تہبند میں جس کو انہوں نے اپنی پشت کی طرف باندھا تھا نماز پڑھی بحالیکہ ان کے کپڑے کھونٹی پر رکھے تھے ان سے ایک کہنے والے نے کہا کہ آپ ایک ازار میں نماز پڑھتے ہیں انہوں نے کہا میں نے یہ اس واسطے کیا کہ تیرے جیسا احمق مجھے دیکھے اور تو اتنا بھی نہیں جانتا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہم میں سے کسی کے پاس دو کپڑے نہ تھے۔

مطرف ابو مصعب عبدالرحمن بن ابی الموالی محمد بن منکدر رضی روایت کرتے ہیں کہ میں نے جابرؓ کو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور انہوں نے کہا کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے دیکھا ہے

صرف ایک کپڑے کو لپیٹ کر نماز پڑھنے کا بیان اور زہری نے اپنی حدیث میں بیان کیا ہے کہ ملتحف کے معنی متوشح کے ہیں اور متوشح وہ شخص ہے جو چادر کے دونوں سرے اپنے دونوں مونڈھوں پر ڈال لے اور یہی اشتمال علی منکبیہ کا مطلب ہے، اور ام ہانی نے کہا ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک کپڑے سے التحاف کیا جس کے دونوں سرے دونوں مونڈھوں پر ڈال لیے۔

عبیداللہ بن موسیٰ، ہشام بن عروہ، عروہ عمر بن سلمہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک کپڑے میں نماز پڑھی اس کے دونوں سروں کے درمیان میں تفریق کر دی (کہ ایک سرا ایک شانہ پر اور دوسرا دوسرے شانہ پر ڈال لیا)

محمد بن مثنیٰ، یحییٰ، ہشام، عروہ، عمر بن ابی سلمہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو ام ہانی رضی کے گھر میں ایک کپڑے میں نماز پڑھتے دیکھا آپ نے اس کے دونوں سرے دونوں شانوں پر ڈال لیے تھے،

عبید بن اسمٰعیل ابو اسامہ ہشام، عروہ، عمر و بن ابی سلمہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے ام سلمہ کے گھر میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو

شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ ارْجِعْ إِلَى
رَبِّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذَلِكَ فَرَاجَعْتُهُ
فَقَالَ هِيَ خَمْسٌ وَهِيَ خَمْسُونَ لَا يُبَدَّلُ
الْقَوْلُ لَدَيَّ فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى
فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ فَقُلْتُ اسْتَحْيَيْتُ مِنْ
رَبِّي ثُمَّ انْطَلَقَ بِي حَتَّى انْتَهَى بِي إِلَى
السِّدْرَةِ الْمُنْتَهَى وَغَشِيَهَا أَلْوَانٌ لَا
أَدْرِي مَا هِيَ ثُمَّ أُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا
فِيهَا حَبَايِلُ اللُّؤْلُؤِ وَإِذَا تُرَابُهَا
الْمِسْكُ

۳۴۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ
صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ
الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ فَرَضَ اللَّهُ الصَّلٰوةَ حِينَ فَرَضَهَا رَكْعَتَيْنِ
رَكْعَتَيْنِ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ فَأُقِرَّتْ صَلٰوةُ السَّفَرِ وَزِيدَ فِي صَلٰوةِ الْحَضَرِ

بَابُ وُجُوبِ الصَّلٰوةِ فِي الثِّيَابِ وَ
قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ
مَسْجِدٍ وَمَنْ صَلَّى مُلْتَحِفًا فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَيُذْكَرُ
عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ يَزُرُّهُ وَلَوْ بِشَوْكَةٍ وَفِي إِسْنَادِهِ نَظَرٌ وَمَنْ
صَلَّى فِي الثَّوْبِ الَّذِي يُجَامِعُ فِيهِ مَا لَمْ يَرَ
فِيهِ أَذًى وَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنْ لَا يَطُوفَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ

۳۴۱ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ
بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ أُمِرْنَا أَنْ
نُخْرِجَ الْحُيَّضَ يَوْمَ الْعِيدَيْنِ وَذَوَاتِ الْخُدُورِ فَيَشْهَدْنَ
جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَدَعْوَتَهُمْ وَيَعْتَزِلُ الْحُيَّضُ عَنْ مُصَلَّاهُنَّ
قَالَتِ امْرَأَةٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِحْدَانَا لَيْسَ لَهَا جِلْبَابٌ
قَالَ لِتُلْبِسْهَا صَاحِبَتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا

بَابُ عَقْدِ الْإِزَارِ عَلَى الْقَفَا فِي الصَّلٰوةِ وَقَالَ

ایک حصہ اس کا، اور معاف کر دیا پھر میں ان کے پاس لوٹ کر آیا اور
کہا تو وہ بولے کہ آپ اپنے پروردگار کے پاس لوٹ جائیے کیونکہ آپ
امت کی بھی اس کی طاقت نہیں رکھتی چنانچہ پھر میں نے اللہ سے رجوع کیا تو ا
فرمایا کہ اچھا اب یہ پانچ رکھی جاتی ہیں اور یہ در حقیقت باعتبار ثو
پچاس ہیں میرے ہاں بات بدلی نہیں جاتی پھر میں موسیٰؑ کے پاس لوٹ
انہوں نے کہا پھر اپنے پروردگار سے رجوع کیجئے میں نے کہا اب مجھے
پروردگار سے بار بار کہتے ہوئے شرم آتی ہے پھر مجھے روانہ کیا گیا
یہاں تک کہ میں سدرۃ المنتہیٰ پہونچایا گیا اور اس پر بہت سے رنگ چھ
تھے میں نہیں سمجھا کہ یہ کیا ہیں پھر میں جنت میں داخل کیا گیا تو دیکھا
ہوا کہ اس میں موتی کی لڑیاں ہیں اور اس کی مٹی مشک ہے،

عبداللہ بن یوسف، مالک، صالح بن کیسان، عروہ بن زبیر
حضرت عائشہ روایت کرتی ہیں کہ اللہ نے جب نماز فرض کی تھی تو دو دو
رکعتیں کی تھیں حضر میں بھی اور سفر میں بھی، سفر کی نماز تو اپنی اصلی
قائم رکھی گئی اور حضر کی نماز میں زیادتی کر دی گئی،

کپڑے پہن کر نماز پڑھنا فرض ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد "تم
کے وقت اپنی آرائش یعنی لباس کو پہن لیا کرو" اس پر دلیل
اور جو شخص ایک ہی کپڑے میں لپٹ کر نماز پڑھے (اگرچہ درست
اور سلمہ بن اکوع سے مروی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
(قبا کو) باندھ لے اگرچہ کانٹے سے سہی اور اس کی اسناد میں اعتراض
ہے اور جو شخص اس لباس میں نماز پڑھے جس میں جماع کرتا ہو
اس میں نجاست نہ دیکھے تو یہ بھی جائز ہے، اور نبی صلے اللہ علیہ
وسلم نے حکم دیا تھا کہ کعبہ کا طواف کوئی برہنہ نہ کرے،

موسیٰ بن اسمعیل، یزید بن ابراہیم، محمد، ام عطیہ روایت کرتی
ہیں کہ ہمیں آپ نے حکم دیا تھا کہ عید کے دن حائضہ اور پردہ نشین عورتیں
جائیں تاکہ وہ مسلمانوں کی جماعت میں اور ان کی دعا میں شریک ہوں
حائضہ عورتیں نماز سے علیحدہ رہیں ایک عورت نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ
ہم میں سے کسی کے پاس دوپٹہ نہیں ہوتا وہ کیا کرے، آپ نے فرمایا کہ اس
ساتھ والی کو چاہیے کہ اپنا دوپٹہ اسے اڑھا دے،

نماز میں تہبند کا پشت پر باندھنے کا بیان اور ابو حازم

جِلَتَهٗ وَاِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهٖ بَكٰى حَتّٰى عَرَجَ بِيْ
اِلَى السَّمَآءِ الثَّانِيَةِ فَقَالَ لِخَازِنِهَا افْتَحْ فَقَالَ
لَهٗ خَازِنُهَا مِثْلَ مَا قَالَ الْاَوَّلُ فَفَتَحَ قَالَ اَنَسٌ
فَذَكَرَ اَنَّهٗ وَجَدَ فِي السَّمٰوٰتِ اٰدَمَ وَاِدْرِيْسَ وَ
مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَاِبْرَاهِيْمَ وَلَمْ يُثْبِتْ كَيْفَ مَنَازِلُهُمْ
غَيْرَ اَنَّهٗ ذَكَرَ اَنَّهٗ وَجَدَ اٰدَمَ فِي السَّمَآءِ الدُّنْيَا
وَاِبْرَاهِيْمَ فِي السَّمَآءِ السَّادِسَةِ قَالَ اَنَسٌ فَلَمَّا
مَرَّ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِاِدْرِيْسَ قَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْاَخِ
الصَّالِحِ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا اِدْرِيْسُ
ثُمَّ مَرَرْتُ بِمُوْسٰى فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ
وَالْاَخِ الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا
مُوْسٰى ثُمَّ مَرَرْتُ بِعِيْسٰى فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ
الصَّالِحِ وَالْاَخِ الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هٰذَا
قَالَ هٰذَا عِيْسٰى ثُمَّ مَرَرْتُ بِاِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ
مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْاِبْنِ الصَّالِحِ قُلْتُ
مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا اِبْرَاهِيْمُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَاَخْبَرَنِيْ
ابْنُ حَزْمٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَاَبَا حَبَّةَ الْاَنْصَارِيَّ
كَانَا يَقُوْلَانِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ
عُرِجَ بِيْ حَتّٰى ظَهَرْتُ لِمُسْتَوًى اَسْمَعُ فِيْهِ صَرِيْفَ
الْاَقْلَامِ قَالَ ابْنُ حَزْمٍ وَاَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَرَضَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ
عَلٰى اُمَّتِيْ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً فَرَجَعْتُ بِذٰلِكَ
حَتّٰى مَرَرْتُ عَلٰى مُوْسٰى فَقَالَ مَا فَرَضَ
اللّٰهُ لَكَ عَلٰى اُمَّتِكَ قُلْتُ فَرَضَ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً
قَالَ فَارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَاِنَّ اُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ
فَرَاجَعْتُ فَوَضَعَ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى
قُلْتُ وَضَعَ شَطْرَهَا فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ فَاِنَّ
اُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ ذٰلِكَ فَرَاجَعْتُ فَوَضَعَ

جانب نظر کرتے ہیں تو ہنس دیتے ہیں اور جب بائیں طرف دیکھتے ہیں تو رونے
لگتے ہیں یہاں تک کہ مجھے دوسرے آسمان تک لے گئے اور اس کے داروغہ
سے کہا کہ (دروازہ) کھول دے تو ان سے داروغہ نے اسی قسم کی گفتگو کی جیسے
پہلے کی تھی پھر (دروازہ) کھول دیا گیا انسؓ کہتے ہیں پھر ابوذرؓ نے ذکر
کیا کہ آپ نے آسمانوں میں آدم اور ادریس، اور موسیٰ اور عیسیٰ اور ابراہیم علیہم
السلام کو پایا اور یہ نہیں بیان کیا کہ ان کے مقامات کس طرح ہیں سوا اس
کے کہ انہوں نے ذکر کیا ہو کہ آدمؑ کو آسمان دنیا میں اور ابراہیمؑ کو چھٹے آسمان
میں پایا انسؓ کہتے ہیں پھر جبریل علیہ السلام نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو لیکر
حضرت ادریسؑ کے پاس سے گذرے تو انہوں نے کہا مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ
الصَّالِحِ وَالْاَخِ الصَّالِحِ (آپ فرماتے ہیں) میں نے (جبریلؑ سے) پوچھا کہ یہ
کون ہیں جبریلؑ نے کہا یہ ادریسؑ ہیں پھر میں موسیٰؑ کے پاس سے گذرا تو
انہوں نے مجھے دیکھکر کہا مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْاَخِ الصَّالِحِ میں نے
(جبریلؑ سے) پوچھا کہ یہ کون ہیں جبریلؑ نے کہا یہ موسیٰؑ ہیں پھر میں عیسیٰؑ کے
پاس سے گذرا تو انہوں نے کہا مرحبا بالنبی الصالح والاخ الصالح
میں نے (جبریلؑ) سے پوچھا یہ کون ہیں جبریلؑ نے کہا یہ عیسیٰؑ ہیں پھر میں
ابراہیمؑ کے پاس سے گذرا تو انہوں نے کہا مرحبا بالنبی الصالح والابن الصالح
میں نے (جبریلؑ) سے پوچھا یہ کون ہیں جبریلؑ نے کہا یہ ابراہیم ہیں ابن شہاب
کہتے ہیں مجھے ابن حزم نے خبر دی کہ ابن عباسؓ اور ابو حبہ انصاری کہتے ہیں کہ
نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر مجھے چڑھا لے گئے یہاں تک کہ میں ایک ایسے
بلند مقام میں پہنچا جہاں (فرشتوں کے) قلموں کی کشش کی آواز میں نے سنی
ابن حزم اور انس بن مالک کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر اللہ تعالیٰ
نے میری امت پر پچاس نمازیں فرض کیں جب میں یہ فریضہ لے کر لوٹا اور موسیٰؑ
پر گذرا تو موسیٰ نے کہا کہ اللہ نے آپ کیلئے آپؐ کی امت پر کیا فرض
کیا میں نے کہا کہ پچاس نمازیں فرض کی ہیں انہوں نے یہ سن کر کہا کہ اپنے اللہ
کے پاس لوٹ جائیے اس لئے کہ آپؐ کی امت (اس قدر عبادت کی) طاقت
نہیں رکھتی تب میں لوٹ گیا تو اللہ نے اس کا ایک حصہ معاف کر دیا
پھر میں موسیٰؑ کے پاس لوٹ کر آیا اور کہا کہ اللہ نے اس کا ایک حصہ معاف
کر دیا ہے حضرت موسیٰؑ نے پھر وہی کہا کہ اپنے پروردگار سے رجوع کیجئے کیونکہ
آپؐ کی امت (اس کی بھی) طاقت نہیں رکھتی پھر میں نے رجوع کیا تو اللہ نے

الْفَجْرِ حَتّٰى رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مُعْتَزِلًا لَمْ يُصَلِّ فِي الْقَوْمِ فَقَالَ يَا فُلَانُ مَا مَنَعَكَ اَنْ تُصَلِّيَ فِي الْقَوْمِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَصَابَتْنِيْ جَنَابَةٌ وَّلَا مَاءَ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّعِيْدِ فَاِنَّهٗ يَكْفِيْكَ.

کہ اس نے لوگوں کے ہمراہ نماز ادا نہیں کی، تو آپ نے فرمایا کہ اے فلاں تجھے لوگوں کے ہمراہ نماز پڑھنے سے کیا چیز مانع آگئی، اس نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے جنابت ہو گئی اور پانی نہیں ہے، آپ نے فرمایا تیرے لئے مٹی سے تیمم کرنا کافی ہے،

كِتَابُ الصَّلٰوةِ

نماز کا بیان

بَابٌ كَيْفَ فُرِضَتِ الصَّلٰوةُ فِي الْاِسْرَاءِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ فِيْ حَدِيْثِ هِرَقْلَ فَقَالَ يَاْمُرُنَا يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّلٰوةِ وَالصِّدْقِ وَالْعَفَافِ

۳۴۹ — حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ اَبُوْ ذَرٍّ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُرِجَ عَنْ سَقْفِ بَيْتِيْ وَاَنَا بِمَكَّةَ فَنَزَلَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَفَرَجَ صَدْرِيْ ثُمَّ غَسَلَهٗ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ جَاءَ بِطَسْتٍ مِّنْ ذَهَبٍ مُّمْتَلِئٍ حِكْمَةً وَّاِيْمَانًا فَاَفْرَغَهٗ فِيْ صَدْرِيْ ثُمَّ اَطْبَقَهٗ ثُمَّ اَخَذَ بِيَدِيْ فَعَرَجَ بِيْ اِلَى السَّمَاءِ فَلَمَّا جِئْتُ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا قَالَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِخَازِنِ السَّمَاءِ افْتَحْ قَالَ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا جِبْرِيْلُ قَالَ هَلْ مَعَكَ اَحَدٌ قَالَ نَعَمْ مَعِيْ مُحَمَّدٌ فَقَالَ اَاُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا فَتَحَ عَلَوْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَاِذَا رَجُلٌ قَاعِدٌ عَلٰى يَمِيْنِهٖ اَسْوِدَةٌ وَّعَلٰى يَسَارِهٖ اَسْوِدَةٌ اِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَمِيْنِهٖ ضَحِكَ وَاِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهٖ بَكٰى فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْاِبْنِ الصَّالِحِ قُلْتُ لِجِبْرِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا اٰدَمُ وَهٰذِهِ الْاَسْوِدَةُ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَشِمَالِهٖ نَسَمُ بَنِيْهِ فَاَهْلُ الْيَمِيْنِ مِنْهُمْ اَهْلُ الْجَنَّةِ وَالْاَسْوِدَةُ الَّتِيْ عَنْ شِمَالِهٖ اَهْلُ النَّارِ فَاِذَا نَظَرَ عَنْ يَمِيْنِهٖ

شب معراج میں نماز کس طرح فرض کی گئی، ابن عباس نے کہا ہے، کہ مجھ سے ابو سفیان بن حرب نے ہرقل کی حدیث بیان کیا، کہ وہ یعنی نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہمیں نماز اور صدق اور پرہیزگاری کا حکم دیتے ہیں۔

یحییٰ بن بکیر، لیث، یونس، ابن شہاب، انس بن مالکؓ روایت ہیں کہ ابوذرؓ بیان کیا کرتے تھے، کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے (فرمایا) ایک شب میرے گھر کی چھت پھٹ گئی، اور میں مکہ میں تھا، پھر جبرائیل علیہ السلام اترے اور انہوں نے میرے سینہ کو چاک کیا پھر اسے زمزم کے پانی سے دھویا، پھر ایک طشت سونے کا حکمت و ایمان سے بھرا ہوا لائے اور اسے میرے سینہ میں ڈال دیا، پھر سینہ کو بند کر دیا اس کے بعد میرا ہاتھ پکڑ کر اور مجھے آسمان پر چڑھا لے گئے، جب میں دنیا کے آسمان پر پہنچا تو جبرئیل علیہ السلام نے آسمان کے داروغہ سے کہا کہ (دروازہ) کھول دے اس نے کہا کون ہے وہ بولے جبرئیلؑ ہے پھر اس نے کہا کیا تمہارے ساتھ کوئی ہے، جبرئیلؑ نے کہا ہاں میرے ہمراہ محمدؐ ہیں، اس نے کہا کیا وہ بلائے گئے تھے جبرئیلؑ نے کہا ہاں، جب دروازہ کھول دیا گیا تو ہم آسمان دنیا پر چڑھے یکایک ایک ایسے شخص پر نظر پڑی، جو بیٹھا ہوا تھا اس کے داہنی جانب کچھ لوگ تھے اور اس کی بائیں جانب (بھی) کچھ لوگ تھے جب وہ داہنی جانب دیکھتے تو ہنس دیتے اور جب بائیں طرف دیکھتے تو روتے، انہوں نے مجھے (دیکھ کر) کہا کہ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْاِبْنِ الصَّالِحِ، میں نے جبرئیلؑ سے پوچھا کہ یہ کون ہیں انہوں نے کہا کہ یہ آدمؑ ہیں اور ان کے داہنے اور بائیں ان کی اولاد کی روحیں ہیں، داہنی طرف جنت والے ہیں اور بائیں جانب دوزخ والے، اسی سبب سے جب وہ اپنی

هذا فقال نعم،

باب ٢٢٠ التيمم ضربة،

٣٣٣ - حدثنا محمد بن سلام قال اخبرنا ابو
معاوية عن الاعمش عن شقيق قال كنت جالسا مع
عبد الله وابي موسى الاشعري فقال له ابو موسى لو
ان رجلا اجنب فلم يجد الماء شهرا اما كان يتيمم
ويصلي قال فقال عبد الله لا يتيمم وان كان لم
يجد شهرا فقال له ابو موسى فكيف تصنعون بهذه
الآية في سورة المائدة فلم تجدوا ماء فتيمموا
صعيدا طيبا فقال عبد الله لو رخص في هذا لهم لاوشكوا
اذا برد عليهم الماء ان يتيمموا الصعيد قلت وانما
كرهتم هذا لذا قال نعم فقال ابو موسى الم تسمع قول
عمار لعمر بن الخطاب بعثني رسول الله صلى الله عليه
وسلم في حاجة فاجنبت فلم اجد الماء فتمرغت
في الصعيد كما تمرغ الدابة فذكرت ذلك للنبي صلى
الله عليه وسلم فقال انما كان يكفيك ان تصنع
هكذا وضرب بكفه ضربة على الارض ثم
نفضها ثم مسح بها ظهر كفه بشماله او ظهر
شماله بكفه ثم مسح بهما وجهه فقال عبد الله
افلم تر عمر لم يقنع بقول عمار وزاد يعلى عن الاعمش
عن شقيق قال كنت مع عبد الله وابي موسى
فقال ابو موسى الم تسمع قول عمار لعمر ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم بعثني انا وانت
فاجنبت فتمعكت بالصعيد فاتينا رسول الله صلى
الله عليه وسلم فاخبرناه فقال انما كان يكفيك
هكذا ومسح وجهه وكفيه واحدة،

باب ٢٢١

٣٣٤ - حدثنا عبدان قال انا عبد الله قال
اخبرنا عوف عن ابي رجاء قال ثنا عمران بن حصين

نہ دی، انہوں نے کہا ہاں،

تیمم (میں) صرف ایک ضرب ہے،

محمد بن سلام، ابومعاویہ، اعمش، شقیق روایت کرتے ہیں، کہ میں (ایک دن) عبد اللہ (بن مسعود رض) اور ابوموسیٰ اشعری رض کے پاس بیٹھا ہوا تھا، تو عبد اللہ رض سے ابوموسیٰ رض نے کہا کہ اگر کوئی شخص جنب ہو جائے، اور ایک مہینہ تک پانی نہ پائے" کیا وہ تیمم کرکے نماز پڑھے گا شقیق کہتے ہیں کہ عبد اللہ رض نے کہا کہ تیمم نہ کرے اگرچہ مہینہ تک پانی نہ ملے تو ان سے ابوموسیٰ رض نے کہا کہ تم سورہ مائدہ کی اس آیت کو نظر انداز کروگے فَلَمْ تَجِدُوْا مَاءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا تو عبد اللہ رض نے کہا کہ اگر لوگوں کو اس بارہ میں اجازت دیدی جائے گی، تو بس جب انہیں پانی ٹھنڈا معلوم ہوگا مٹی سے تیمم کرلیں گے (سلیمان کہتے ہیں) میں نے شقیق سے کہا کہ تم نے تیمم کی اجازت صرف اسی خیال سے نہ دی، انہوں نے کہا ہاں، پھر ابوموسیٰ رض نے کہا کیا تم نے عمار رض کا عمر بن خطاب رض سے یہ کہنا نہیں سنا کہ مجھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی کام کے لئے (باہر) بھیجا (راہ میں) مجھے غسل کی ضرورت ہوگئی اور میں نے پانی نہ پایا تو میں (تیمم کے لئے) زمین میں جانور کی طرح لوٹ گیا، پھر میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا تمہیں صرف اس طرح کرلینا کافی تھا، اور آپ نے اپنی ہتھیلی سے ایک ضرب زمین پر ماری پھر اسے جھاڑ دیا، اس کے بعد اپنے ہاتھ کی پشت کو بائیں ہاتھ سے مسح فرمایا یا (یہ کہا کہ) اپنے بائیں ہاتھ کی پشت کو ہاتھ سے مسح فرمایا، پھر ان سے اپنے چہرہ کو مسح کرلیا، عبد اللہ رض نے کہا کیا تم نے نہیں دیکھا کہ عمر رض نے عمار رض کے قول پر بھروسہ نہیں کیا یعلیٰ نے اعمش سے انہوں نے شقیق سے اتنی زیادہ روایت کی کہ شقیق نے کہا، میں عبد اللہ رض اور ابوموسیٰ رض کے ہمراہ تھا تو ابوموسیٰ نے (عبد اللہ سے) کہا کیا تم نے عمار رض کا کہنا عمر رض سے نہیں سنا، کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور تمہیں (کہیں باہر) بھیجا تھا (اثنائے سفر میں) میں جنب ہوگیا تو میں (بغرض تیمم) زمین پر لوٹ گیا پھر ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ کو خبر دی تو آپ نے فرمایا، تمہیں صرف اس طرح کرلینا کافی تھا، اور آپ نے اپنے منہ اور ہاتھوں کو ایک مرتبہ مسح فرمایا،

(یہ باب ترجمۃ الباب سے خالی ہے)

عبدان، عبد اللہ، عوف، ابورجاء، عمران بن حصین خزاعی رض روایت کرتے ہیں، کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو گوشہ میں بیٹھا ہوا دیکھا

فَاَطَاعُوْهَا فَدَخَلُوْا فِي الْاِسْلَامِ قَالَ اَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ صَبَا خَرَجَ مِنْ دِيْنٍ اِلٰى غَيْرِهٖ وَقَالَ اَبُوالْعَالِيَةِ الصَّابِئِيْنَ فِرْقَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ يَقْرَءُوْنَ الزَّبُوْرَ اَصْبُ اَمِلْ ؛

باب ۲۳۹ اِذَا خَافَ الْجُنُبُ عَلٰى نَفْسِهِ الْمَرَضَ اَوِ الْمَوْتَ اَوْ خَافَ الْعَطَشَ تَيَمَّمَ وَيُذْكَرُ اَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ اَجْنَبَ فِي لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ فَتَيَمَّمَ وَتَلَا وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُعَنِّفْ ،،

۳۳۵ ۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ قَالَ اَبُوْمُوْسٰى لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اِذَا لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ لَا يُصَلِّيْ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ نَعَمْ اِنْ لَمْ اَجِدِ الْمَاءَ شَهْرًا لَمْ اُصَلِّ لَوْ رَخَّصْتُ لَهُمْ فِيْ هٰذَا كَانَ اِذَا وَجَدَ اَحَدُهُمُ الْبَرْدَ قَالَ هٰكَذَا يَعْنِيْ تَيَمَّمَ وَصَلّٰى قَالَ قُلْتُ فَاَيْنَ قَوْلُ عَمَّارٍ لِعُمَرَ قَالَ اِنِّيْ لَمْ اَرَ عُمَرَ قَنِعَ بِقَوْلِ عَمَّارٍ ،،

۳۳۶ ۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ ثَنَا اَبِيْ قَالَ ثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ شَقِيْقَ بْنَ سَلَمَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَبِيْ مُوْسٰى فَقَالَ لَهٗ اَبُوْمُوْسٰى اَرَاَيْتَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِذَا اَجْنَبَ فَلَمْ يَجِدْ مَاءً كَيْفَ يَصْنَعُ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا يُصَلِّيْ حَتّٰى يَجِدَ الْمَاءَ فَقَالَ اَبُوْمُوْسٰى فَكَيْفَ تَصْنَعُ بِقَوْلِ عَمَّارٍ حِيْنَ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكْفِيْكَ قَالَ اَلَمْ تَرَ عُمَرَ لَمْ يَقْنَعْ بِذٰلِكَ مِنْهُ فَقَالَ اَبُوْمُوْسٰى فَدَعْنَا مِنْ قَوْلِ عَمَّارٍ كَيْفَ تَصْنَعُ بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ فَمَا دَرٰى عَبْدُ اللّٰهِ مَا يَقُوْلُ فَقَالَ اِنَّا لَوْ رَخَّصْنَا لَهُمْ فِيْ هٰذَا لَاَوْشَكَ اِذَا بَرَدَ عَلٰى اَحَدِهِمُ الْمَاءُ اَنْ يَّدَعَهٗ وَيَتَيَمَّمَ فَقُلْتُ لِشَقِيْقٍ فَاِنَّمَا كَرِهَ عَبْدُ اللّٰهِ

تو انہوں نے اس کی بات مان لی اور اسلام میں داخل ہو گئے (ابو عبداللہ کہتے ہیں کہ صَبَا (کے معنی ہیں) ایک دین سے دوسرے دین کی طرف چلا گیا اور ابو العالیہ نے کہا ہے کہ صابئین اہل کتاب کا ایک فرقہ ہے، جو زبور پڑھتا ہے (اور) اصب (کے معنی) میں مائل ہوں گا،

جس شخص کو غسل کی ضرورت ہو جائے اگر اسے مریض ہو جانے یا مر جانے کا خوف ہو تو تیمم کرلے، بیان کیا جاتا ہے کہ عمرو بن عاص ایک سردی کی رات میں جنب ہو گئے تو انہوں نے تیمم کر لیا اور "تم اپنی جانوں کو قتل نہ کرو بے شک اللہ تعالیٰ تم پر مہربان ہے" کی تلاوت کی، پھر یہ (واقعہ) نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا گیا تو آپ نے ملامت نہیں کی،

بشر بن خالد، محمد بن جعفر، غندر، شعبہ، سلیمان ابو وائل رض روایت کرتے ہیں، کہ ابو موسیٰ نے عبداللہ بن مسعود رض سے کہا کہ اگر (غسل کی ضرورت والا) پانی نہ پائے تو نماز نہ پڑھے، عبداللہ نے کہا ہاں اگر ایک مہینہ تک پانی نہ پائے تب بھی نماز نہ پڑھے، میں اگر انہیں اس بارہ میں اجازت دیدوں گا تو جب ان میں سے کوئی سردی دیکھے گا تو تیمم کرکے نماز پڑھ لے گا، ابو موسیٰ کہتے ہیں میں نے کہا، کہ عمار رض کا عمر رض سے کہنا کہاں گیا، عبداللہ رض بولے کہ عمر رض نے عمار رض کے قول پر بھروسہ نہیں کیا،

عمر بن حفص، حفص بن غیاث، اعمش، شقیق بن سلمہ رض روایت کرتے ہیں کہ میں عبداللہ (بن مسعود رض) اور ابو موسیٰ رض کے پاس تھا تو ابو موسیٰ رض نے عبداللہ سے کہا کہ اے ابو عبدالرحمٰن! بتاؤ، جب کسی شخص کو غسل کی ضرورت ہو جائے اور پانی نہ پائے تو کیا کرے؟ عبداللہ رض نے کہا نماز نہ پڑھے جب تک پانی نہ پالے، ابو موسیٰ رض نے کہا کہ تم عمار رض کے واقعہ کے متعلق کیا کہو گے، جب ان سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہیں (تیمم کرلینا) کافی تھا، عبداللہ رض بولے کہ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ عمر رض نے عمار رض کے اس قول پر بھروسہ نہیں کیا ابو موسیٰ رض نے کہا اچھا عمار رض کے قول کو بھی رہنے دو تم آیت (تیمم) کے متعلق کیا کہو گے؟ تو عبداللہ رض کی سمجھ میں نہ آیا کہ کیا جواب دیں، پھر بھی انہوں نے یہ کہا کہ ہم اگر ان لوگوں کو اس بارے میں اجازت دے دیں گے، تو بس جب ان میں سے کسی کو پانی سرد معلوم ہوگا، اسے چھوڑ دے گا اور تیمم کرلے گا (سلیمان کہتے ہیں) میں نے شقیق سے کہا کہ عبداللہ (بن مسعود رض) نے (تیمم کی اجازت صرف) اسی وجہ سے

رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت الذي
يقال له الصابئ قال هو الذي تعنين فانطلقي
فجاءا بها إلى رسول الله صلى الله عليه وحدثاه
الحديث قال فاستنزلوها عن بعيرها
ودعا النبي صلى الله عليه وسلم بإناء ففرغ
فيه من أفواه المزادتين أو السطيحتين وأوكأ
أفواههما وأطلق العزالي ونودي في الناس اسقوا
واستقوا فسقى من سقى واستقى من شاء وكان
آخر ذاك أن أعطى الذي أصابته الجنابة
إناء من ماء قال اذهب فأفرغه عليك وهي
قائمة تنظر إلى ما يفعل بمائها وايم الله لقد
أقلع عنها وإنه ليخيل إلينا أنها أشد ملأة
منها حين ابتدأ فيها فقال النبي صلى الله عليه و
سلم اجمعوا لها فجمعوا لها من بين عجوة
ودقيقة وسويقة حتى جمعوا لها طعاما فجعلوه
في ثوب وحملوها على بعيرها ووضعوا الثوب
بين يديها فقال لها تعلمين ما رزئنا
من مائك شيئا ولكن الله هو الذي أسقانا
فأتت أهلها وقد احتبست عنهم قالوا ما
حبسك يا فلانة قالت العجب لقيني رجلان
فذهبا بي إلى هذا الرجل الذي يقال له
الصابئ ففعل كذا وكذا فوالله إنه
لأسحر الناس من بين هذه وهذه وقالت ب
إصبعيها الوسطى والسبابة فرفعتهما إلى السماء
تعني السماء والأرض أو إنه لرسول الله حقا
فكان المسلمون بعد يغيرون على من حولها
من المشركين ولا يصيبون الصرم الذي هي
منه فقالت يوما لقومها ما أرى أن هؤلاء
القوم يدعونكم عمدا فهل لكم في الإسلام

انہوں نے کہا رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس، اس نے کہا وہی شخص جسے بے دین کہا جاتا ہے؟ انہوں نے کہا ہاں وہی ہیں جن کو تم یہ کہتی ہو، تو چلو، لہٰذا وہ دونوں اسے رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے، اور آپ سے ساری کیفیت بیان کی، عمران کہتے ہیں، پھر لوگوں نے اسے اس کے اونٹ سے اتارا اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک ظرف منگوایا اور دونوں تھیلوں یا مشکیزوں کے منہ اس میں کھول دیئے اور بعد اس کے ان کے بڑے منہ کو بند کر دیا، اور ان کے چھوٹے منہ کو کھول دیا، لوگوں میں آواز دی گئی کہ (چلو) پانی پیو، اور (اپنے جانوروں کو بھی) پلاؤ، پس جس نے چاہا خود پیا، اور جس نے چاہا پلایا، اخیر میں یہ ہوا کہ جس شخص کو غسل کی ضرورت ہو گئی تھی، اس کو ظرف پانی کا دیا گیا، آپ نے فرمایا، جا اور اس کو اپنے اوپر ڈال لے، وہ عورت کھڑی ہوئی دیکھ رہی تھی کہ اس کے پانی کے ساتھ کیا کیا جا رہا ہے، اللہ کی قسم (جب پانی لینا) اس کے تھیلے سے موقوف کیا گیا تو یہ حال تھا کہ ہمارے خیال میں وہ اب اس وقت سے بھی زیادہ بھرا ہوا تھا جب آپ نے اس سے پانی لینا شروع کیا تھا، پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کچھ اس کے لئے جمع کر دو، لوگوں نے اس کے لئے عجوہ دقیق اور سویق وغیرہ جمع کر دیا، جو ایک اچھی مقدار میں جمع ہو گیا اور اس کو ایک کپڑے میں باندھ کر اس عورت کو اس کے اونٹ پر سوار کر کے کپڑا اس کے سامنے رکھ دیا، پھر آپ نے اس سے فرمایا کہ تم جانتی ہو کہ ہم نے تمہارے پانی میں سے کچھ بھی کم نہیں کیا، لیکن اللہ ہی نے ہمیں پلایا، اب عورت اپنے گھر والوں کے پاس آئی چونکہ اس کو واپس ہونے میں تاخیر ہو گئی تھی تو انہوں نے کہا اے فلانہ! تجھے کس نے روک لیا؟ اس نے کہا، کہ ایک تعجب (کی بات) ہے مجھے دو آدمی ملے اور وہ مجھے اس شخص کے پاس لے گئے، جسے بے دین کہا جاتا ہے، اس نے ایسا ایسا کام کیا، قسم اللہ کی یقیناً وہ شخص اس کے اور اس کے درمیان میں سب سے بڑھ کر جادوگر ہے، اور اس نے اپنی دونوں انگلیوں یعنی انگشت شہادت اور بیچ کی انگلی سے اشارہ کیا، پھر ان کو آسمان کی طرف اٹھایا، مراد اس کی آسمان و زمین تھی، یا وہ سچ مچ خدا کا رسول ہے اس کے بعد مسلمان اس کے آس پاس کے مشرکوں کو غارت کرتے تھے، اور ان مکانات کو جن میں وہ تھی نہ چھوتے تھے، چنانچہ اس نے ایک دن اپنی قوم سے کہا کہ میں سمجھتی ہوں کہ بے شک یہ لوگ عمداً تمہیں چھوڑ دیتے ہیں، تو اب بھی تمہیں اسلام میں کچھ پس و پیش ہے

۳۴۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ
سَعِيدٍ قَالَ ثَنَا عَوْفٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْرَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ
قَالَ كُنَّا فِيْ سَفَرٍ مَّعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّا
اَسْرَيْنَا حَتّٰى كُنَّا فِيْ اٰخِرِ اللَّيْلِ وَقَعْنَا وَقْعَةً وَّلَا
وَقْعَةَ اَحْلٰى عِنْدَ الْمُسَافِرِ مِنْهَا فَمَا اَيْقَظَنَا اِلَّا حَرُّ
الشَّمْسِ فَكَانَ اَوَّلَ مَنِ اسْتَيْقَظَ فُلَانٌ ثُمَّ فُلَانٌ
ثُمَّ فُلَانٌ يُسَمِّيْهِمْ اَبُوْرَجَاءٍ فَنَسِيَ عَوْفٌ ثُمَّ عُمَرُ
بْنُ الْخَطَّابِ الرَّابِعُ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِذَا نَامَ لَمْ نُوْقِظْهُ حَتّٰى يَكُوْنَ هُوَ يَسْتَيْقِظُ لِاَنَّا
لَا نَدْرِيْ مَا يَحْدُثُ لَهٗ فِيْ نَوْمِهٖ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ
عُمَرُ وَرَاٰى مَا اَصَابَ النَّاسَ وَكَانَ رَجُلًا جَلِيْدًا
فَكَبَّرَ وَرَفَعَ صَوْتَهٗ بِالتَّكْبِيْرِ فَمَا زَالَ يُكَبِّرُ وَ
يَرْفَعُ صَوْتَهٗ بِالتَّكْبِيْرِ حَتَّى اسْتَيْقَظَ بِصَوْتِهِ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ شَكَوْا
اِلَيْهِ الَّذِيْ اَصَابَهُمْ فَقَالَ لَا ضَيْرَ اَوْ لَا يَضِيْرُ
اِرْتَحِلُوْا فَارْتَحَلَ فَسَارَ غَيْرَ بَعِيْدٍ ثُمَّ نَزَلَ فَدَعَا
بِالْوَضُوْءِ فَتَوَضَّاَ وَنُوْدِيَ بِالصَّلٰوةِ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ
فَلَمَّا انْفَتَلَ مِنْ صَلٰوتِهٖ اِذَا هُوَ بِرَجُلٍ مُّعْتَزِلٍ
لَمْ يُصَلِّ مَعَ الْقَوْمِ قَالَ مَا مَنَعَكَ يَا فُلَانُ اَنْ
تُصَلِّيَ مَعَ الْقَوْمِ قَالَ اَصَابَتْنِيْ جَنَابَةٌ وَّلَا مَاءَ
قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّعِيْدِ فَاِنَّهٗ يَكْفِيْكَ ثُمَّ سَارَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَكٰى اِلَيْهِ
النَّاسُ مِنَ الْعَطَشِ فَنَزَلَ فَدَعَا فُلَانًا كَانَ
يُسَمِّيْهِ اَبُوْرَجَاءٍ نَسِيَهٗ عَوْفٌ وَّدَعَا عَلِيًّا فَقَالَ
اذْهَبَا فَابْتَغِيَا الْمَاءَ فَانْطَلَقَا فَتَلَقَّيَا امْرَاَةً
بَيْنَ مَزَادَتَيْنِ اَوْ سَطِيْحَتَيْنِ مِنْ مَّاءٍ عَلٰى
بَعِيْرٍ لَّهَا فَقَالَا لَهَا اَيْنَ الْمَاءُ قَالَتْ عَهْدِيْ
بِالْمَاءِ اَمْسِ هٰذِهِ السَّاعَةَ وَنَفَرُنَا خُلُوْفًا
قَالَا لَهَا انْطَلِقِيْ اِذًا قَالَتْ اِلٰى اَيْنَ قَالَا

مسدد، یحییٰ بن سعید، عوف، ابورجاء، حضرت عمران رضی روایت کرتے
ہیں کہ ہم ایک سفر میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے، ہم رات کو چلتے رہے
جب اخیر رات (ہوئی تو اس وقت) میں ہم (مقیم) ہوئے اور مسافر کے
نزدیک اس سے زیادہ کوئی نیند شیریں نہیں ہوتی، ابھی ہم تھوڑا عرصہ سوئے تھے
کہ ہمیں آفتاب کی گرمی نے بیدار کیا، سب سے پہلے جو جاگا فلاں شخص تھا، پھر فلاں
شخص، پھر فلاں شخص (ابورجاء نے ان سب کے نام لئے تھے مگر عوف بھول
گئے) پھر عمر بن خطاب رض جاگے والوں میں چوتھے شخص تھے اور نبی صلے اللہ علیہ
وسلم جب آرام فرماتے تو آپ کو کوئی بیدار نہ کرتا تھا جب تک کہ آپ خود
بیدار نہ ہو جائیں، کیونکہ ہم نہیں سمجھ سکتے تھے کہ آپ کے لئے آپ کی خواب
میں کیا امور پیش آنے والے ہیں، مگر جب عمر بیدار ہوئے اور انہوں نے وہ
حالت دیکھی جو لوگوں پر طاری تھی اور وہ سخت مزاج آدمی تھے تو انہوں نے
تکبیر کہی اور تکبیر کے ساتھ اپنی آواز بلند کی اور برابر تکبیر کہتے رہے اور تکبیر کے
ساتھ اپنی آواز بلند کرتے رہے، یہاں تک کہ ان کی آواز کے سبب سے نبی صلے
اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے، جب آپ بیدار ہوئے، تو جو مصیبت لوگوں پر
گذری تھی اس کی شکایت آپ سے کی گئی، آپ نے فرمایا کچھ نقصان نہیں
یا یہ فرمایا کہ، کچھ نقصان نہ کرے گا، چلو، پھر چلے، اور تھوڑی دور جا کر
اتر پڑے، وضو کا پانی منگایا، پھر وضو کیا، اور نماز کی اذان کہی گئی، آپ نے
لوگوں کو نماز پڑھائی، جب آپ نماز سے فارغ ہوئے، یکایک ایک ایسے شخص پر
(آپ کی نظر پڑی) جو گوشہ میں بیٹھا ہوا تھا لوگوں کے ساتھ اس نے نماز نہ پڑھی
تھی، آپ نے فرمایا: اے فلاں! تجھے لوگوں کے ساتھ نماز پڑھنے سے کیا چیز
مانع آگئی، اس نے عرض کیا کہ مجھے غسل کی ضرورت ہوگئی تھی اور پانی نہ تھا
آپ نے فرمایا تیرے اوپر مٹی سے تیمم کرنا کافی ہے، پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم چلے
تو لوگوں نے آپ سے پیاس کی شکایت کی آپ اتر پڑے، اور فلاں شخص کو
بلایا (ابورجاء نے اس کا نام لیا تھا مگر عوف بھول گئے) اور حضرت علی کو بلایا
فرمایا کہ دونوں جاؤ، اور پانی تلاش کرو، یہ دونوں چلے، تو ایک عورت ملی جو
پانی کے دو تھیلے، یا دو مشکیزے اونٹ پر دونوں طرف لٹکائے اور خود درمیان
میں بیٹھی (ہوئی چلی جا رہی تھی) ان دونوں نے اس سے پوچھا کہ پانی
کہاں ہے، اس نے کہا کہ کل اسی وقت میں پانی پر تھی اور ہمارے مرد گم ہو گئے
ہیں، ان دونوں نے اس سے کہا کہ (اچھا تو) اب چل وہ بولی کہاں تک

مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ ،،

باب ۲۳ التَّيَمُّمِ لِلْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ ،

۳ ـ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ أَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي الْحَكَمُ عَنْ ذَرٍّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ عَمَّارٌ بِهٰذَا وَضَرَبَ شُعْبَةُ بِيَدَيْهِ الْأَرْضَ ثُمَّ أَدْنَاهُمَا مِنْ فِيهِ ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ وَقَالَ النَّضْرُ أَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ سَمِعْتُ ذَرًّا عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزَى قَالَ الْحَكَمُ وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ عَمَّارٌ ،

۳ ـ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ ذَرٍّ عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ شَهِدَ عُمَرَ وَقَالَ لَهُ عَمَّارٌ كُنَّا فِي سَرِيَّةٍ فَأَجْنَبْنَا وَقَالَ تَفَلَ فِيهِمَا :

۳ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ ذَرٍّ عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ قَالَ عَمَّارٌ لِعُمَرَ تَمَعَّكْتُ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَكْفِيكَ الْوَجْهُ وَالْكَفَّيْنِ ،،

۳ ـ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ ذَرٍّ عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ شَهِدْتُ عُمَرَ قَالَ لَهُ عَمَّارٌ وَسَاقَ الْحَدِيثَ ،

۳۳ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ ذَرٍّ عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ عَمَّارٌ فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ الْأَرْضَ فَمَسَحَ وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ ،

باب ۲۳ الصَّعِيدُ الطَّيِّبُ وَضُوءُ الْمُسْلِمِ يَكْفِيهِ مِنَ الْمَاءِ

وَقَالَ الْحَسَنُ يُجْزِئُهُ التَّيَمُّمُ مَا لَمْ يُحْدِثْ وَأَمَّ ابْنُ عَبَّاسٍ وَهُوَ مُتَيَمِّمٌ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ لَا بَأْسَ بِالصَّلٰوةِ عَلَى السَّبْخَةِ وَالتَّيَمُّمِ بِهَا ،،

اور ہاتھوں پر مسح فرمالیا،

(صرف) منہ اور ہاتھوں کے تیمم کا بیان

حجاج، شعبہ، حکم، ذر، سعید بن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ عمارؓ نے یہ (سب واقعہ) بیان کیا۔ اور شعبہ حماد ی اس کے ہمراہ دونوں ہاتھ زمین پر مارے، پھر انہیں اپنے منہ سے قریب کیا اور اس سے اپنے منہ اور ہاتھوں کا مسح کیا، اور نضر نے کہا کہ مجھ سے شعبہ نے اور شعبہ نے حکم سے روایت کیا، حکم نے کہا کہ میں نے ذر کو ابن عبدالرحمٰن ابزیٰ سے روایت کرتے ہوئے سنا حکم نے کہا کہ میں نے اس کو ابن عبدالرحمٰن سے بھی سنا۔ انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا کہ عمارؓ نے کہا،

سلیمان بن حرب، شعبہ، حکم، ذر، ابن عبدالرحمٰن ابزیٰ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، کہ وہ حضرت عمرؓ کے پاس حاضر تھے، ان سے عمار نے کہا کہ ہم ایک سریہ میں گئے تھے، کہ ہم کو غسل کی ضرورت ہو گئی اور نفخ فیہما کی جگہ، نفل فیہما کہا۔

محمد بن کثیر، شعبہ، حکم، ذر، ابن عبدالرحمٰن ابزیٰ اپنے والد عبدالرحمٰن سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ عمارؓ نے حضرت عمرؓ سے بیان کیا کہ میں (تیمم جنابت کے لئے زمین میں) لوٹ گیا، پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا، تو آپؐ نے فرمایا کہ تمہیں منہ اور دونوں ہاتھوں کا مسح کرنا کافی تھا،

مسلم بن ابراہیم، شعبہ، حکم، ذر، ابن عبدالرحمٰن ابزیٰ، عبدالرحمٰن سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ میں حضرت عمرؓ کے پاس حاضر ہوا، اور باقی پوری حدیث بیان کی،

محمد بن بشار، غندر، شعبہ، حکم، ذر، ابن عبدالرحمٰن ابزیٰ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ عمارؓ نے کہا، کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ زمین پر مار کر اپنے چہرے اور دونوں ہاتھوں کو مسح کیا تھا۔

پاک مٹی (تیمم کے لئے) ایک مسلمان کے حق میں پانی سے وضو کرنے کا کام دیتی ہے۔

حسن (بصری) نے کہا ہے کہ تیمم اس وقت تک کافی ہوگا، جب تک دوبارہ بے وضو نہ ہو، ابن عباسؓ نے تیمم کی حالت میں امامت کی اور یحییٰ بن سعید نے کہا ہے کہ شورزمین پر نماز پڑھنا اور اس سے تیمم کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں،

آيَةَ التَّيَمُّمِ فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ لِعَائِشَةَ جَزَاكِ اللّٰهُ خَيْرًا فَوَاللّٰهِ مَا نَزَلَ بِكِ أَمْرٌ تَكْرَهِيْنَهُ إِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ ذٰلِكِ لَكِ وَلِلْمُسْلِمِيْنَ فِيْهِ خَيْرًا:

بَابُ ٢٣٥ التَّيَمُّمِ فِي الْحَضَرِ إِذَا لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ وَخَافَ فَوْتَ الصَّلٰوةِ وَبِهٖ قَالَ عَطَاءٌ وَقَالَ الْحَسَنُ فِي الْمَرِيْضِ عِنْدَهُ الْمَاءُ وَلَا يَجِدُ مَنْ يُنَاوِلُهُ يَتَيَمَّمُ وَأَقْبَلَ ابْنُ عُمَرَ مِنْ أَرْضِهٖ بِالْجُرُفِ فَحَضَرَتِ الْعَصْرُ بِمَرْبَدِ النَّعَمِ فَصَلّٰى ثُمَّ دَخَلَ الْمَدِيْنَةَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ فَلَمْ يُعِدْ:

٣٢٧ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَيْرًا مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَقْبَلْتُ أَنَا وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَسَارٍ مَوْلٰى مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى أَبِيْ جُهَيْمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصِّمَّةِ الْأَنْصَارِيِّ فَقَالَ أَبُوْ جُهَيْمٍ أَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَحْوِ بِئْرِ جَمَلٍ فَلَقِيَهُ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى أَقْبَلَ عَلَى الْجِدَارِ فَمَسَحَ بِوَجْهِهٖ وَيَدَيْهِ

بَابُ ٢٣٦ هَلْ يَنْفُخُ فِيْ يَدَيْهِ بَعْدَ مَا يَضْرِبُ بِهِمَا الصَّعِيْدَ لِلتَّيَمُّمِ:

٣٢٨ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا الْحَكَمُ عَنْ ذَرٍّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى عَنْ أَبِيْهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ إِنِّيْ أَجْنَبْتُ فَلَمْ أُصِبِ الْمَاءَ فَقَالَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَمَا تَذْكُرُ أَنَّا كُنَّا فِيْ سَفَرٍ أَنَا وَأَنْتَ فَأَجْنَبْنَا فَأَمَّا أَنْتَ فَلَمْ تُصَلِّ وَأَمَّا أَنَا فَتَمَعَّكْتُ فَصَلَّيْتُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْكَ هٰكَذَا فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَفَّيْهِ الْأَرْضَ وَنَفَخَ فِيْهِمَا

تب اسید بن حضیر رض نے حضرت عائشہ رض سے کہا کہ اللہ تمہیں جزا خیر دے، اللہ کی قسم جب تم پر کوئی بات ایسی ہوئی جس کو تم دشوار سمجھ ہو، تو اللہ تعالیٰ نے اس میں تمہارے لئے اور تمام مسلمانوں کے ـ فائدہ کیا،

قیام کی حالت میں جب پانی نہ پائے، اور نماز کے فوت ہو جانے کا خوف ہو، تو تیمم کرنے کا بیان، اور عطاء اسی کے قائل ہیں، حسن (بصری) نے اس مریض کے متعلق جس کے پاس پانی ہو (مگر خود اتنی طاقت نہ رکھتا ہو کہ اٹھ کر پانی لے) اور وہ ایسے آدمی کو (بھی) نہ پائے، اسے پانی دے، یہ کہا ہے، کہ وہ تیمم کرلے، ابن عمر رض اپنی زمین ـ جو (مقام) جرف میں تھی آئے، اور عصر کا وقت مربد النعم میں آ گیا تو انہوں نے (تیمم کرکے) نماز پڑھ لی، پھر مدینہ میں ایسے وقت پہنچ گئے، کہ آفتاب بلند تھا، اور نماز (کا اعادہ) نہیں کیا،

یحییٰ بن بکیر، لیث، جعفر بن ربیعہ، اعرج، ابن عباس رض کے آزاد کردہ غلام، عمیر روایت کرتے ہیں، کہ میں اور عبداللہ بن یسار، حضرت میمونہ زوجہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے آزاد شدہ غلام، ابو جہیم بن حارث بن صمہ انصاری کے پاس گئے، ابو جہیم نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم بیر جمل کی طرف سے آرہے تھے، آپ کو ایک شخص مل گیا، اس نے آپ کو سلام کیا، نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے جواب نہیں دیا، بلکہ آپ دیوار کی طرف متوجہ ہوئے، اور اس سے اپنے منہ اور ہاتھوں کو مسح فرمایا، پھر اسے سلام کا جواب دیا،

جب تیمم کے لئے زمین پر ہاتھ مارے تو (کیا یہ جائز ہے) کہ ان کو پھونک کر مٹی جھاڑ دے،

آدم، شعبہ، حکم، ذر، سعید بن عبدالرحمن بن ابزی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، کہ انہوں نے کہا کہ ایک شخص حضرت عمر بن خطاب رض کے پاس آیا اور کہا مجھے غسل کی ضرورت ہو گئی اور پانی نہ مل سکا، تو عمار بن یاسر نے عمر بن خطاب رض سے کہا کہ کیا آپ کو یاد نہیں کہ ہم اور آپ سفر میں تھے اور جنب ہو گئے تھے، تو آپ نے نماز نہیں پڑھی اور میں (مٹی میں) لوٹ گیا اور نماز پڑھ لی، پھر میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کو بیان کیا تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تجھے صرف یہ کافی تھا (یہ کہہ کر) آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو زمین پر مارا اور ان میں پھونک دیا، پھر ان سے اپنے منہ

مَا بِهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَعْضِ اَسْفَارِہٖ حَتّٰی اِذَا کُنَّا بِالْبَیْدَاءِ اَوْ بِذَاتِ الْجَیْشِ
انْقَطَعَ عِقْدٌ لِّیْ فَاَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی
الْتِمَاسِہٖ وَاَقَامَ النَّاسُ مَعَهٗ وَلَیْسُوْا عَلٰی مَاءٍ فَاَتَی النَّاسُ اِلٰی اَبِیْ
بَکْرِ الصِّدِّیْقِ فَقَالُوْا اَلَا تَرٰی مَا صَنَعَتْ عَائِشَةُ اَقَامَتْ بِرَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسِ وَلَیْسُوْا عَلٰی مَاءٍ وَّلَیْسَ مَعَهُمْ
مَاءٌ فَجَاءَ اَبُوْ بَکْرٍ وَّرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعٌ رَاْسَهٗ
عَلٰی فَخِذِیْ قَدْ نَامَ فَقَالَ حَبَسْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
وَالنَّاسَ وَلَیْسُوْا عَلٰی مَاءٍ وَّلَیْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَعَاتَبَنِیْ
اَبُوْ بَکْرٍ وَّقَالَ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ یَّقُوْلَ وَجَعَلَ یَطْعُنُنِیْ بِیَدِہٖ فِیْ
خَاصِرَتِیْ فَلَا یَمْنَعُنِیْ مِنَ التَّحَرُّكِ اِلَّا مَکَانُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی فَخِذِیْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ
اَصْبَحَ عَلٰی غَیْرِ مَاءٍ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اٰیَةَ التَّیَمُّمِ فَتَیَمَّمُوْا
فَقَالَ اُسَیْدُ بْنُ الْحُضَیْرِ مَا هِیَ بِاَوَّلِ بَرَکَتِکُمْ یَا اٰلَ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَتْ
فَبَعَثْنَا الْبَعِیْرَ الَّذِیْ کُنْتُ عَلَیْهِ فَوَجَدْنَا الْعِقْدَ تَحْتَهٗ

۳۲۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ هُوَ الْعَوْقِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا
هُشَیْمٌ ح قَالَ وَحَدَّثَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ النَّضْرِ قَالَ اَخْبَرَنَا هُشَیْمٌ
قَالَ اَخْبَرَنَا سَیَّارٌ قَالَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ الْفَقِیْرُ قَالَ اَخْبَرَنَا
جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُعْطِیْتُ
خَمْسًا لَّمْ یُعْطَهُنَّ اَحَدٌ قَبْلِیْ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِیْرَةَ شَهْرٍ
وَّجُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُوْرًا فَاَیُّمَا رَجُلٍ مِّنْ اُمَّتِیْ
اَدْرَکَتْهُ الصَّلٰوةُ فَلْیُصَلِّ وَاُحِلَّتْ لِیَ الْمَغَانِمُ وَلَمْ تَحِلَّ
لِاَحَدٍ قَبْلِیْ وَاُعْطِیْتُ الشَّفَاعَةَ وَکَانَ النَّبِیُّ یُبْعَثُ اِلٰی
قَوْمِہٖ خَاصَّةً وَّبُعِثْتُ اِلَی النَّاسِ عَامَّةً ؛

بَابٌ ۲۳۴ اِذَا لَمْ یَجِدْ مَاءً وَّلَا تُرَابًا،

۳۲۶ - حَدَّثَنَا زَکَرِیَّاءُ بْنُ یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَیْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ
عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا اسْتَعَارَتْ مِنْ اَسْمَاءَ قِلَادَةً فَهَلَکَتْ
فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فَوَجَدَهَا
فَاَدْرَکَتْهُمُ الصَّلٰوةُ وَلَیْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَصَلَّوْا
فَشَکَوْا ذٰلِكَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ

تو میرا ہار ٹوٹ کر گر گیا۔ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کے ڈھونڈنے کے لئے قیام کر دیا۔ لوگ بھی آپ کے ہمراہ ٹھیر گئے۔ اس مقام میں کہیں پانی نہ تھا لہٰذا لوگ حضرت ابوبکر صدیق رض کے پاس گئے اور کہا کہ آپ نہیں دیکھتے کہ عائشہ رض نے کیا کیا، رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور سب لوگوں کو ٹھہرا لیا۔ ان کے پاس پانی نہیں ہے۔ عائشہ رض کہتی ہیں کہ ابوبکر رض مجھ پر غصہ ہوئے، اور جو کچھ اللہ نے چاہا، کہ وہ کہیں، انہوں نے کہا اور اپنے ہاتھ سے میرے کولہ میں کو چونچنے لگے، کیونکہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم میرے زانوں پر سر مبارک رکھے ہوئے آرام فرما رہے تھے۔ اس وجہ سے میں حرکت نہ کر سکی چونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایسے مقام پر (مقیم) ہو گئے تھے، جہاں پانی نہ تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے تیمم کی آیت نازل فرمائی۔ سب نے تیمم کیا۔ اسی دن حضیر رض نے کہا کہ اے آلِ ابوبکر رض یہ تمہاری پہلی برکت نہیں ہے (جس سے مومنین فیضیاب ہوئے ہیں بلکہ اس قبل بھی فیض پہونچ چکا ہے) حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ جس اونٹ پر میں تھی اس کو ہٹایا، تو اس کے نیچے ہار بھی مل گیا۔

محمد بن سنان عوفی، ہشیم، ح سعید بن نضر، ہشیم، سیار، یزید فقیر، جابر بن عبداللہ رض روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے پانچ چیزیں ایسی دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہ دی گئی تھیں (۱) مجھے ایک مہینہ کی راہ سے رعب کے ذریعہ مدد دی گئی (۲) اور زمین میرے لئے مسجد اور پاک بنا دی گئی، لہٰذا میری امت میں سے جس شخص پر نماز کا وقت (جہاں) آجائے اسے چاہیئے کہ (زمین پر) نماز پڑھ لے (۳) اور میرے لئے غنیمت کے مال حلال کر دیئے گئے۔ حالاں کہ مجھ سے پہلے کسی (نبی) کے لئے حلال نہ کئے گئے تھے (۴) اور مجھے شفاعت (کی اجازت) دی گئی (۵) اور ہر نبی خاص اپنی قوم کی طرف مبعوث ہوتا تھا اور میں تمام آدمیوں کی طرف بھیجا گیا ہوں۔

اگر کسی شخص کو نہ پانی ملے نہ مٹی (تو وہ کیا کرے)

زکریا بن یحییٰ، عبداللہ بن نمیر، ہشام بن عروہ، عروہ حضرت عائشہ رض روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے (اپنی بہن) اسماء رض کا ہار مانگ لیا تھا اور اس کو پہن کر آپ کے ہمراہ (سفر میں گئیں) اور وہ کھو گیا تو رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی آدمی کو اس کی تلاش میں بھیجا، ہار تو مل گیا، لیکن نماز کا وقت آگیا اور لوگوں کے پاس پانی موجود نہ تھا۔ لہٰذا انہوں نے (بے وضو) نماز پڑھ لی۔ اور رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی شکایت کی تو اللہ نے تیمم کی آیت نازل فرمائی

الصَّلٰوۃَ اَعْظَمُ؛ نماز پڑھ لی ہو نماز بڑی چیز ہے"

ف ا۔ یعنی جب حیض کا خون قلیل مدت تک آکر بند ہو گیا، تو مرد اس وقت عورت کے پاس جا سکتا ہے، کہ وہ غسل کرے، اور نماز ادا کرے غسل کرنے سے قبل صحبت نہیں کر سکتا،

۳۲۱۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلٰوةَ وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْسِلِيْ عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّيْ

احمد بن یونس، زہیر، ہشام بن عروہ، عروہ، حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں، کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب حیض (کا زمانہ) پیش آجائے تو نماز چھوڑ دو، اور جب گذر جائے تو اپنے (جسم) سے خون کو دھو کر نماز پڑھو،

بَابُ ۲۳۱ اَلصَّلٰوةِ عَلَى النُّفَسَاءِ وَسُنَّتِهَا،

نفاس والی عورت (کے جنازہ) پر نماز اور اس کے طریقہ کا بیان،

۳۲۲۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ سُرَيْجٍ قَالَ ثَنَا شَبَابَةُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ امْرَاَةً مَاتَتْ فِيْ بَطْنٍ فَصَلّٰى عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ وَسَطَهَا،

احمد بن ابی سریج، شبابہ، شعبہ، حسین معلم عبد اللہ بن بریدہ حضرت سمرہ بن جندب روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت پیٹ (کی بیماری) میں مر گئی، نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کے بیچ میں کھڑے ہو کر اس کی نماز ادا کی،

بَابُ ۲۳۲

(یہ باب ترجمۃ الباب سے خالی ہے)

۳۲۳۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُدْرِكٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ اَبُوْ عَوَانَةَ مِنْ كِتَابِهِ فَقَالَ اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ خَالَتِيْ مَيْمُوْنَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا كَانَتْ تَكُوْنُ حَائِضًا لَا تُصَلِّيْ وَهِيَ مُفْتَرِشَةٌ بِحِذَاءِ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ عَلٰى خُمْرَتِهِ اِذَا سَجَدَ اَصَابَنِيْ بَعْضُ ثَوْبِهِ

حسن بن مدرک، یحییٰ بن حماد، ابو عوانہ، سلیمان، شیبانی حضرت عبد اللہ بن شدادؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے خالہ میمونہؓ زوجہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ حائضہ ہونے کی حالت میں نماز نہ پڑھتی رہتیں اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی مسجد کے سامنے فرش بچھائے ہوئے (بیٹھی) ہوتی تھیں، آپ اپنی چادر پر نماز پڑھتے، جب سجدہ کرتے تو آپ کا کچھ کپڑا میرے جسم سے چھو جاتا تھا

كِتَابُ التَّيَمُّمِ

تیمم کا بیان

بَابُ ۲۳۳ وَقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَلَمْ تَجِدُوْا مَاءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِنْهُ:

تیمم کے احکام، اللہ عزوجل کا ارشاد ہے، کہ "پس تم پاک مٹی سے تیمم کرو، اور اس سے اپنے منہ کو اور ہاتھوں کو ملو" (جو تیمم کی اجازت دیتا ہے،

۳۲۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عبد اللہ بن یوسف، مالک، عبد الرحمن بن قاسم، قاسم بن محمد حضرت عائشہؓ زوجہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم روایت کرتی ہیں کہ ہم کسی سفر میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے، جب ہم بیدار میں یا ذات الجیش میں پہنچے

الأيام التي كنت تحيضين فيها ثم اغتسلي وصلي

باب ٢٢٧ الصفرة والكدرة في غير أيام الحيض

٣١٧ - حدثنا قتيبة بن سعيد قال ثنا إسمعيل عن أيوب عن محمد عن أم عطية قالت كنا لا نعد الكدرة والصفرة شيئا

باب ٢٢٨ عرق الاستحاضة

٣١٨ - حدثنا إبراهيم بن المنذر الحزامي قال ثنا معن بن عيسى عن ابن أبي ذئب عن ابن شهاب عن عروة وعن عمرة عن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم أن أم حبيبة استحيضت سبع سنين فسألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ذلك فأمرها أن تغتسل فقال هذا عرق فكانت تغتسل لكل صلوة

باب ٢٢٩ المرأة تحيض بعد الإفاضة

٣١٩ - حدثنا عبد الله بن يوسف قال أخبرنا مالك عن عبد الله بن أبي بكر بن محمد بن عمرو بن حزم عن أبيه عن عمرة بنت عبد الرحمن عن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم أنها قالت لرسول الله صلى الله عليه وسلم يا رسول الله إن صفية بنت حيي قد حاضت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لعلها تحبسنا ألم تكن طافت معكن فقالوا بلى

٣٢٠ - حدثنا معلى بن أسد قال ثنا وهيب عن عبد الله بن طاؤس عن أبيه عن عبد الله بن عباس قال رخص للحائض أن تنفر إذا حاضت وكان ابن عمر يقول في أول أمره أنها لا تنفر ثم سمعته يقول تنفر إن رسول الله صلى الله عليه وسلم رخص لهن

باب ٢٣٠ إذا رأت المستحاضة الطهر

قال ابن عباس تغتسل وتصلي ولو ساعة من نهار ويأتيها زوجها إذا صلت

گذر جائے تو غسل کرو اور نماز پڑھو،

اگر حیض کا زمانہ نہ ہو، تو زردی یا مٹیلے پن کے دیکھنے کا بیان

قتیبہ بن سعید، اسمٰعیل، ایوب، محمد، حضرت ام عطیہؓ روایت کرتی ہیں، کہ ہم مٹیلے پن کو اور زردی کو کوئی حقیقت نہ سمجھتے تھے (یعنی حیض میں شمار نہ کرتے تھے)

استحاضہ کی رگ کا بیان،

ابراہیم بن منذر خزامی، معن بن عیسیٰ، ابن ابی ذئب، ابن شہاب عروہ و عمرہ، حضرت عائشہؓ زوجہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم روایت کرتی ہیں کہ حضرت ام حبیبہؓ سات برس مستحاضہ رہیں انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں پوچھا، تو آپؐ نے انہیں غسل کرنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ یہ ایک رگ (کا خون) ہے، اس وجہ سے وہ ہر نماز کے لئے غسل کیا کرتی تھیں،،

طواف افاضہ کے بعد عورت کے حائضہ ہونے کا بیان

عبداللہ بن یوسف، مالک، عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن ابوبکر بن محمد، عمرہ بنت عبدالرحمٰن، حضرت عائشہؓ زوجہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ یا رسول اللہ صفیہ بنت حیی کو حیض آ گیا، تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، شاید وہ ہمیں روکیں گی، کیا انہوں نے تم لوگوں کے ہمراہ طواف نہیں کیا، لوگوں نے کہا کہ ہاں کر لیا ہے، آپؐ نے فرمایا پھر (کچھ حرج نہیں) چلو،

معلی بن اسد، وہیب، عبداللہ بن طاؤس، طاؤس، حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ عورت کو (طواف افاضہ کے بعد) جب حیض آ جائے، تو اسے (اپنے گھر) واپس جانے کی اجازت دی گئی ہے ابن عمرؓ اپنے پہلے زمانہ میں کہا کرتے تھے کہ واپس نہ جائے، پھر میں نے انہیں یہ کہتے ہوئے سنا کہ واپس جا سکتی ہے بے شک رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں اجازت دی ہے،

جب مستحاضہ طہر کو دیکھے (تو کیا کرے)

ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ غسل کرے اور نماز پڑھے خواہ (صرف) ایک گھڑی دن باقی ہو اور اس کا شوہر بھی اس کے پاس آ سکتا ہے، جب کہ اس نے

وَنَقُومُ عَلَى الْمَرْضَى فَسَأَلَتْ أُخْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعَلَى إِحْدَانَا بَأْسٌ إِذَا لَمْ يَكُنْ لَهَا جِلْبَابٌ أَنْ لَا تَخْرُجَ قَالَ لِتُلْبِسْهَا صَاحِبَتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا وَلْتَشْهَدِ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُؤْمِنِينَ فَلَمَّا قَدِمَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ سَأَلْتُهَا أَسَمِعْتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ بِأَبِي نَعَمْ وَكَانَتْ لَا تَذْكُرُهُ إِلَّا قَالَتْ بِأَبِي سَمِعْتُهُ يَقُولُ تَخْرُجُ الْعَوَاتِقُ وَذَوَاتُ الْخُدُورِ وَالْحُيَّضُ وَلْيَشْهَدْنَ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُؤْمِنِينَ وَتَعْتَزِلُ الْحُيَّضُ الْمُصَلَّى قَالَتْ حَفْصَةُ فَقُلْتُ الْحُيَّضُ فَقَالَتْ أَلَيْسَتْ تَشْهَدُ عَرَفَةَ وَكَذَا وَكَذَا،

بَابٌ ۲۲۶ إِذَا حَاضَتْ فِي شَهْرٍ ثَلَاثَ حِيَضٍ وَمَا يُصَدَّقُ النِّسَاءُ فِي الْحَيْضِ وَالْحَمْلِ فِيمَا يُمْكِنُ مِنَ الْحَيْضِ

لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ أَنْ يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِي أَرْحَامِهِنَّ وَيُذْكَرُ عَنْ عَلِيٍّ وَشُرَيْحٍ إِنْ جَاءَتْ بِبَيِّنَةٍ مِنْ بِطَانَةِ أَهْلِهَا مِمَّنْ يُرْضَى دِينُهُ أَنَّهَا حَاضَتْ ثَلَاثًا فِي شَهْرٍ صُدِّقَتْ وَقَالَ عَطَاءٌ أَقْرَاؤُهَا مَا كَانَتْ بِهِ قَالَ إِبْرَاهِيمُ وَقَالَ عَطَاءٌ الْحَيْضُ يَوْمٌ إِلَى خَمْسَةَ عَشَرَ وَقَالَ مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ سِيرِينَ عَنِ الْمَرْأَةِ تَرَى الدَّمَ بَعْدَ قُرْئِهَا بِخَمْسَةِ أَيَّامٍ قَالَ النِّسَاءُ أَعْلَمُ بِذَلِكَ،

۳۱۶ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهُرُ أَفَأَدَعُ الصَّلَاةَ فَقَالَ لَا إِنَّ ذَلِكِ عِرْقٌ وَلَكِنْ دَعِي الصَّلَاةَ قَدْرَ

نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا جب ہم میں سے کسی کے پاس برقع نہ ہو تو اس کو باہر نکلنے میں کچھ حرج ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اس کی ساتھ والی کو چاہیئے، کہ وہ اپنا برقع اسے اڑھا دے، اور اسے چاہیئے کہ خیر (مجالس) میں اور مسلمانوں کی دعا میں شریک ہو، جب ام عطیہؓ آئیں تو میں نے ان سے کہا کہ کیا تم نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے (اس کے بارے میں) کچھ سنا ہے، تو انہوں نے کہا بابی نعم! اور وہ جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتی تھیں تو بابی (ضرور) کہتی تھیں میں نے آپؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جوان اور پردہ نشین اور حائضہ عورتیں باہر نکلیں، اور مجالس خیر میں اور مسلمانوں کی دعا میں شریک ہوں، صرف حائضہ عورتیں نماز سے علیحدہ رہیں، حفصہؓ کہتی ہیں میں نے کہا کہ حائضہ عورتیں (بھی شریک) ہوں وہ بولیں کیا حائضہ عورتیں عرفہ میں اور فلاں فلاں کام میں شریک نہیں ہوتیں،

جب کوئی عورت ایک مہینہ میں تین بار حائضہ ہو اور یہ کہ حیض اور حمل کے بارے میں جب کہ حیض کا آنا ممکن ہو، عورتوں کی بات کا اعتبار کیا جائے اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے کہ عورتوں کو جائز نہیں کہ اللہ نے جو کچھ ان کے رحم میں پیدا کیا ہے اس کو چھپائیں، اور حضرت علیؓ سے اور شریح سے منقول ہے کہ اگر عورت کے خاص اعزہ میں سے کوئی ایسا آدمی گواہی دے جو دیندار ہو کہ وہ مہینہ میں تین بار حائضہ ہوئی تو اس کی تصدیق کی جائے، عطاء نے کہا کہ حیض اس کے اسی قدر ہوں گے جس قدر پہلے ہوتے تھے اور ابراہیم (نخعی بھی) اسی کے قائل ہیں، اور عطاء نے کہا ہے کہ حیض ایک دن سے پندرہ دن تک (ہو سکتا) ہے معتمر نے اپنے باپ سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا میں نے ابن سیرین سے اس عورت کے بارہ میں پوچھا جو اپنے حیض کے پانچ دن بعد خون دیکھے، تو انہوں نے کہا اس سے عورتیں خوب واقف ہیں،

احمد بن رجاء، ابواسامہ، ہشام بن عروہ، حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ فاطمہ بنت ابی حبیشؓ نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ مجھے استحاضہ کا خون آتا ہے، اور (دنوں تک) پاک نہیں ہوتی، تو کیا میں نماز چھوڑ دوں؟ آپؐ نے فرمایا نہیں یہ ایک رگ کا خون ہے، ولیکن بقدر ان دنوں کے جن میں تم حائضہ ہوتی تھیں نماز چھوڑ دیا کرو، پھر جب اسقدر زمانہ

... قتادة قال حدثتني معاذة ان امرأة قالت لعائشة أتجزي إحدانا صلاتها إذا طهرت فقالت أحرورية أنت قد كنا نحيض مع النبي صلى الله عليه وسلم فلا يأمرنا به أو قالت فلا نفعله ۔

باب ٢٢٣ النوم مع الحائض وهي في ثيابها ۔

٣١٣ حدثنا سعد بن حفص قال ثنا شيبان عن يحيى عن أبي سلمة عن زينب بنت أبي سلمة حدثته أن أم سلمة قالت حضت وأنا مع النبي صلى الله عليه وسلم في الخميلة فانسللت فخرجت منها فأخذت ثياب حيضتي فلبستها فقال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم أنفست قلت نعم فدعاني فأدخلني معه في الخميلة قالت وحدثتني أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يقبلها وهو صائم وكنت أغتسل أنا والنبي صلى الله عليه وسلم من إناء واحد من الجنابة ۔

باب ٢٢٤ من اتخذ ثياب الحيض سوى ثياب الطهر

٣١٤ حدثنا معاذ بن فضالة قال ثنا هشام عن يحيى عن أبي سلمة عن زينب بنت أبي سلمة عن أم سلمة قالت بينا أنا مع النبي صلى الله عليه وسلم مضطجعة في خميلة حضت فانسللت فأخذت ثياب حيضتي فقال أنفست فقلت نعم فدعاني فاضطجعت معه في الخميلة ۔

باب ٢٢٥ شهود الحائض العيدين ودعوة المسلمين ويعتزلن المصلى ۔

٣١٥ حدثنا محمد بن سلام قال أخبرنا عبد الوهاب عن أيوب عن حفصة قالت كنا نمنع عواتقنا أن يخرجن في العيدين فقدمت امرأة فنزلت قصر بني خلف فحدثت عن أختها وكان زوج أختها غزا مع النبي صلى الله عليه وسلم ثنتي عشرة غزوة وكانت أختي معه في ست قالت كنا نداوي الكلمى

کہ ایک عورت نے حضرت عائشہؓ سے کہا کہ کیا ہم میں سے کسی کو اس کی نماز، صرف اسی قدر زمانہ میں جب کہ وہ طاہر رہے کافی ہے؟ تو حضرت عائشہؓ نے کہا کہ کیا تو حروریہ ہے یقیناً ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رہتے تھے، (ہمیں حیض آتا) مگر آپ ہمیں (نماز کی قضا پڑھنے) کا حکم نہ دیتے تھے، (یا عائشہؓ نے یہ کہا کہ ہم قضا نہ پڑھتے تھے۔

حائضہ عورت کے ساتھ اس حال میں سونا کہ وہ حیض کے لباس میں ہو۔

سعد بن حفص، شیبان، یحییٰ، ابوسلمہ، زینب بنت ام سلمہ، حضرت ام سلمہؓ روایت کرتی ہیں کہ میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چادر میں (لیٹی) ہوئی تھی، کہ مجھے ناگہاں حیض آ گیا، پس میں آہستہ سے چادر سے باہر ہو گئی، پھر میں نے اپنے حیض کے کپڑے لے کر ان کو پہن لیا، مجھ سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تمہیں نفاس آ گیا، ہم نے عرض کیا کہ ہاں، آپ نے مجھے بلایا اور اپنے پاس چادر کے اندر داخل کر لیا، زینب کہتی ہیں، مجھ سے ام سلمہؓ نے یہ بھی بیان کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ان کا بوسہ لیتے تھے اور آپ روزہ دار ہوتے تھے اور میں اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم غسل جنابت ایک ہی برتن سے کر لیا کرتے تھے

جس نے حیض کے زمانہ کے لئے علیحدہ لباس تیار کر لیا۔

معاذ بن فضالہ، ہشام، یحییٰ، ابوسلمہ، زینب بنت ابی سلمہ، حضرت ام سلمہؓ روایت کرتی ہیں کہ میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چادر میں لیٹی ہوئی تھی کہ حائضہ ہو گئی، تو میں آہستہ سے نکل گئی، اور میں نے اپنے حیض کا لباس پہن لیا، آپ نے فرمایا کیا تمہیں نفاس آ گیا، میں نے عرض کیا ہاں، آپ نے مجھے بلایا اور میں آپ کے ہمراہ چادر میں لیٹ رہی۔

حائضہ عورت کا عیدین میں اور مسلمانوں کی دعا میں حاضر ہونے کا بیان، عورتیں نماز کی جگہ سے علیحدہ رہیں۔

محمد بن سلام، عبدالوہاب، ایوب، حضرت حفصہؓ روایت کرتی ہیں کہ ہم جوان عورتوں کو عیدین میں جانے سے منع کیا کرتے تھے، ایک عورت آئی اور قصر بنی خلف میں اتری، اس نے اپنی بہن سے نقل کیا اور کہا کہ میری بہن کے شوہر نے بارہ غزوہ میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جہاد کیا تھا، اور چھ غزوات میں میری بہن ان کے ہمراہ تھیں، انہوں نے کہا کہ ہم زخمیوں کی دوا کیا کرتے تھے، اور مریض کی تیمارداری کرتے تھے (ایک مرتبہ) میری بہن نے

عقيل عن ابن شهاب عن عروة عن عائشة قالت خرجنا مع النبي صلى الله عليه وسلم في حجة الوداع فمنا من أهل بعمرة ومنا من أهل بحج فقدمنا مكة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من أحرم بعمرة ولم يهد فليحلل ومن أحرم بعمرة وأهدى فلا يحل حتى يحل بنحر هديه ومن أهل بحج فليتم حجه قالت فحضت فلم أزل حائضا حتى كان يوم عرفة ولم أهلل إلا بعمرة فأمرني النبي صلى الله عليه وسلم أن أنقض رأسي وأمتشط وأهل بالحج وأترك العمرة ففعلت ذلك حتى قضيت حجي فبعث معي عبد الرحمن بن أبي بكر فأمرني أن أعتمر مكان عمرتي من التنعيم ۔

کرتی ہیں کہ ہم حجۃ الوداع میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے، ہم میں سے بعض لوگ وہ تھے، جنہوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا جب ہم مکہ میں آئے تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے عمرہ کا احرام باندھا ہو ہدی نہ لایا ہو تو اس کو احرام سے باہر ہو جانا چاہیئے، اور جس نے عمرہ کا باندھا ہو، اور ہدی لایا ہو، تو وہ جب تک قربانی نہ کرلے احرام سے باہر نہ جس نے حج کا احرام باندھا ہو وہ اپنا حج پورا کرلے، حضرت عائشہ رض کہتی میں حائضہ ہو گئی اور برابر حیض آتا رہا یہاں تک کہ عرفہ کا دن آگیا۔ اور صرف عمرہ کا احرام باندھا تھا، تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا اپنا سر کھول ڈالوں اور کنگھی کروں اور حج کا احرام باندھوں اور عمرہ کو چھوڑ دوں، چنانچہ میں نے یہی کیا، جب میں نے اپنا حج پورا کر لیا، تو نے میرے ہمراہ عبدالرحمن بن ابی بکر کو بھیج دیا اور مجھے حکم دیا کہ میں عمرہ کے بدلہ تنعیم سے عمرہ کر آؤں،

باب ۲۲۱ ـ إقبال المحيض وإدباره وكن نساء يبعثن إلى عائشة بالدرجة فيها الكرسف فيه الصفرة فتقول لا تعجلن حتى ترين القصة البيضاء تريد بذلك الطهر من الحيضة وبلغ بنت زيد بن ثابت أن نساء يدعون بالمصابيح من جوف الليل ينظرن إلى الطهر فقالت ما كان النساء يصنعن هذا وعابت عليهن ۔

حیض کا زمانہ کب آتا ہے، اور کب ختم ہو جاتا ہے، اور عورتیں عائشہ رض کے پاس لکڑی کی ڈبیا میں روئی رکھ کر بھیجتی تھیں میں زردی ہوتی تھی، تو حضرت عائشہ رض کہدیتی تھیں، کہ جلدی یہاں تک کہ صاف شفاف (پانی نہ) دیکھ لو، مراد ان کی اس حیض سے پاکی ہے (کہ جب تک رنگ بالکل نہ رہے اس وقت تک پاکی نہیں ہوتی) زید بن ثابت کی لڑکی کو یہ خبر پہونچی، کہ شب کے وقت چراغ منگاتی ہیں، اور پاکی کو دیکھتی ہیں، تو نے ان پر طعنہ زنی کی،

۳۱۱ ـ حدثنا عبد الله بن محمد قال ثنا سفيان عن هشام عن أبيه عن عائشة أن فاطمة بنت أبي حبيش كانت تستحاض فسألت النبي صلى الله عليه وسلم فقال ذلك عرق وليست بالحيضة فإذا أقبلت الحيضة فدعي الصلوة وإذا أدبرت فاغتسلي وصلي ۔

عبداللہ بن محمد، سفیان، ہشام، عروہ، حضرت عائشہ رض روایت ہیں، کہ فاطمہ بنت ابی حبیش کو استحاضہ کا خون آتا تھا تو انہوں نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے (اس کا مسئلہ) پوچھا، آپ نے فرمایا، یہ رگ (کا خون) ہے حیض نہیں ہے، جب حیض کا (زمانہ) پیش آئے تو چھوڑ دو، اور جب گذر جائے تو غسل کرو، اور نماز پڑھو،

باب ۲۲۲ لا تقضي الحائض الصلوة وقال جابر بن عبد الله وأبو سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم تدع الصلوة ۔

حائضہ عورت نماز کی قضا نہ کرے، جابر بن عبداللہ ابو سعید (خدری) نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے (حائضہ عورت) نماز چھوڑ دے،

۳۱۲ ـ حدثنا موسى بن إسمعيل قال ثنا همام

موسیٰ بن اسماعیل ہمام قتادہ، حضرت معاذہ رض روایت کر

عمرة فقال لها رسول الله صلى الله عليه
[وسلم] انقضي رأسك وامتشطي وامسكي عن
عمرتك ففعلت فلما قضيت الحج امر عبد الرحمن
ليلة الحصبة فاعمرني من التنعيم مكان
عمرتي التي نسكت

باب نقض المرأة شعرها عند غسل المحيض

حدثنا عبيد بن اسمعيل قال حدثنا ابو اسامة
عن هشام عن ابيه عن عائشة قالت خرجنا موافين
لهلال ذي الحجة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
من احب ان يهل بعمرة فليهلل فاني لولا اني اهديت
لاهللت بعمرة فاهل بعضهم بعمرة واهل بعضهم
بحج وكنت انا ممن اهل بعمرة فادركني يوم عرفة
وانا حائض فشكوت الى النبي صلى الله عليه وسلم
فقال دعي عمرتك وانقضي راسك وامتشطي
واهلي بحج ففعلت حتى اذا كان ليلة الحصبة
ارسل معي اخي عبد الرحمن بن ابي بكر فخرجت الى
التنعيم فاهللت بعمرة مكان عمرتي قال هشام ولم
يكن في شيء من ذلك هدي ولا صوم ولا صدقة

باب ٢١٩ قول الله عز وجل مخلقة
وغير مخلقة

حدثنا مسدد قال حدثنا حماد عن عبيد
الله بن ابي بكر عن انس بن مالك عن النبي
صلى الله عليه وسلم قال ان الله تبارك وتعالى
وكل بالرحم ملكا يقول يا رب نطفة يا رب علقة
يا رب مضغة فاذا اراد الله ان يقضي خلقه
قال اذكر ام انثى شقي ام سعيد فما الرزق
والاجل قال فيكتب في بطن امه

باب ٢٢٠ كيف تهل الحائض بالحج والعمرة

حدثنا يحيى بن بكير قال حدثنا الليث عن

...... تھا ان سے فرمایا کہ تم اپنا سر کھول ڈالو اور کنگھی کرو اور اپنے عمرہ کو رہنے دو اور حج کرو چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا جب میں نے حج کر لیا تو آپ نے عبد الرحمن بن ابی بکر کو حصبہ کی رات میں حکم دیا وہ مجھ کو اس عمرہ کے بدلے جس کا میں نے احرام باندھا تھا اور نہیں کیا تھا مجھے تنعیم سے عمرہ کرا لائے۔

غسل حیض کے وقت عورت کو اپنے بالوں کے کھولنے کا بیان

عبید بن اسمعیل ابو اسامہ ہشام عروہ حضرت عائشہ روایت کرتی ہیں کہ ہم ذی الحجہ کا چاند دیکھتے ہی حج کو نکلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی عمرہ کا احرام باندھنا چاہے تو عمرہ کا احرام باندھ لے اگر میں قربانی نہ لایا ہوتا تو عمرہ کا احرام باندھتا۔ بعض لوگوں نے عمرہ کا احرام باندھا اور بعض لوگوں نے حج کا احرام باندھا اور میں ان لوگوں میں تھی جنہوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا جب عرفہ کا دن آیا تو میں حائضہ ہو گئی تھی میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی شکایت کی آپ نے فرمایا اپنے عمرہ کو چھوڑ دو اور اپنا سر کھول ڈالو اور کنگھی کرو اور حج کا احرام باندھ لو چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا یہاں تک کہ جب حصبہ کی رات آئی تو آپ نے عبد الرحمن بن ابی بکر کو میرے ساتھ کر دیا وہ تنعیم تک گئی میں نے اپنے عمرہ کے عوض عمرہ کا احرام باندھا ہشام کہتے ہیں کہ ان میں سے کسی بات میں نہ ہدی دینا پڑا اور نہ روزہ رکھنا پڑا اور نہ ہی صدقہ دینا پڑا۔

اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد مخلقۃ وغیر مخلقۃ کا کیا مطلب ہے۔

مسدد حماد عبید اللہ بن ابی بکر حضرت انس بن مالک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ اللہ بزرگ و برتر نے رحم پر ایک فرشتہ مقرر کر دیا ہے جو کہتا ہے یا رب نطفہ یا رب علقہ یا رب مضغہ پس جب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ اس کی خلقت پوری کر دے تو وہ فرشتہ کہتا ہے کہ مرد ہے یا عورت شقی ہے یا سعید پھر رزق کس قدر ہو اور عمر کتنی ہو آپ فرماتے ہیں پھر یہ فرشتہ یہ سب پوچھ کر اس کے ماں کے پیٹ میں اس کی پیشانی پر لکھ دیتا ہے۔

حائضہ عورت حج اور عمرہ کا احرام کس طرح باندھے۔

یحیی بن بکیر لیث عقیل ابن شہاب عروہ حضرت عائشہ روایت

ترجمہ

ولا نكتحل ولا نتطيب ولا نلبس ثوبا مصبوغا الا ثوب عصب وقد رخص لنا عند الطهر اذا اغتسلت احدانا من محيضها في نبذة من كست اظفار وكنا ننهى عن اتباع الجنائز رواه هشام بن حسان عن حفصة عن ام عطية عن النبي صلى الله عليه وسلم

باب دلك المرأة نفسها اذا تطهرت من المحيض وكيف تغتسل وتأخذ فرصة ممسكة فتتبع بها اثر الدم

٣٠٥ - حدثنا يحيى قال حدثنا ابن عيينة عن منصور بن صفية عن امه عن عائشة ان امرأة سألت النبي صلى الله عليه وسلم عن غسلها من المحيض فامرها كيف تغتسل قال خذي فرصة من مسك فتطهري بها قالت كيف اتطهر بها قال تطهري بها قالت كيف قال سبحان الله تطهري فاجتبذتها الي فقلت تتبعي بها اثر الدم

باب غسل المحيض

٣٠٦ - حدثنا مسلم قال حدثنا وهيب قال حدثنا منصور عن امه عن عائشة ان امرأة من الانصار قالت للنبي صلى الله عليه وسلم كيف اغتسل من المحيض قال خذي فرصة ممسكة وتوضئي ثلاثا ثم ان النبي صلى الله عليه وسلم استحيى فاعرض بوجهه او قال توضئي بها فاخذتها فجذبتها فاخبرتها بما يريد النبي صلى الله عليه وسلم

باب امتشاط المرأة عند غسلها من المحيض

٣٠٧ - حدثنا موسى بن اسمعيل قال حدثنا ابراهيم قال حدثنا ابن شهاب عن عروة ان عائشة قالت اهللت مع النبي صلى الله عليه وسلم في حجة الوداع فكنت ممن تمتع ولم يسق الهدي فزعمت انها حاضت ولم تطهر حتى دخلت ليلة عرفة فقالت يا رسول الله هذه ليلة يوم عرفة وانما كنت

نہ ہم سرمہ لگاتے اور نہ خوشبو لگاتے، اور نہ عصب کے علاوہ رنگا ہوا کپڑا پہنتے، اور جب کوئی ہم میں سے حیض کے بعد پاک ہو جاتا تو اس کو کست اظفار کی اجازت دی گئی تھی، اور ہمیں جنازوں کے ساتھ جانے کی ممانعت بھی کر دی گئی تھی۔

عورت جب کہ حیض سے پاک ہو تو غسل میں بدن کو ملے اور وہ کیونکر غسل کرے اور کس طرح مشک کا پھایا لے کر اسے خون نکلنے کے مقام پر رکھے،

یحییٰ، ابن عیینہ، منصور بن صفیہ، صفیہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ایک عورت نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اپنے غسل حیض کے متعلق پوچھا، آپ نے اسے حکم دیا کہ اس طرح غسل کرے، فرمایا ایک ٹکڑا کپڑے کا، مشک سے بسا ہوا لے اور طہارت کر، اس نے عرض کیا کہ اس سے کس طرح طہارت کروں، فرمایا سبحان اللہ طہارت کر لے، تو میں نے اس عورت کو اپنی طرف کھینچ لیا اور کہا کہ اسے خون کے مقام پر پھیر لے،

حیض کے غسل کا بیان،

مسلم، وہیب، منصور، صفیہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ایک انصاری عورت نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ میں غسل حیض کس طرح کروں؟ آپ نے فرمایا کہ ایک ٹکڑا کپڑے کا مشک سے بسا ہوا لے اور تین مرتبہ وضو کر، پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم (صاف صاف بیان کرتے ہوئے) شرما گئے اور اپنا منہ پھیر لیا، اور فرمایا کہ اس سے صفائی کر، پس میں نے اسے اپنی طرف کھینچ لیا اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے مقصود سے اس کو مطلع کر دیا،

عورت کا اپنے غسل حیض کے وقت کنگھی کرنے کا بیان

موسیٰ بن اسمٰعیل، ابراہیم، ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حجۃ الوداع میں احرام باندھا، میں ان لوگوں میں تھی جنہوں نے تمتع کیا تھا اور ہدی نہ لائے تھے، پھر انہوں نے اپنے متعلق کہا کہ وہ حائضہ ہو گئیں اور شب عرفہ تک پاک نہ ہوئیں، تب انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ عرفہ کی رات ہے اور میں نے عمرہ کے ساتھ تمتع کیا تھا، تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

بَابُ ٢١٢ ـ اِعْتِكَافِ الْمُسْتَحَاضَةِ ـ

١ ـ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ شَاهِيْنَ أَبُوْ بِشْرٍ الْوَاسِطِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَكَفَ مَعَهُ بَعْضُ نِسَائِهِ وَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ تَرَى الدَّمَ فَرُبَّمَا وَضَعَتِ الطَّسْتَ تَحْتَهَا مِنَ الدَّمِ وَزَعَمَ أَنَّ عَائِشَةَ رَأَتْ مَاءَ الْعُصْفُرِ فَقَالَتْ كَأَنَّ هٰذَا شَيْءٌ كَانَتْ فُلَانَةُ تَجِدُهُ ـ

٣٠٠ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اعْتَكَفَتْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةٌ مِنْ أَزْوَاجِهِ فَكَانَتْ تَرَى الدَّمَ وَالصُّفْرَةَ وَالطَّسْتُ تَحْتَهَا وَهِيَ تُصَلِّيْ ـ

٣٠١ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ بَعْضَ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ اعْتَكَفَتْ وَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ ـ

استحاضہ والی عورت کے اعتکاف کا بیان،

اسحاق بن شاہین، ابوبشر واسطی، خالد بن عبداللہ، خالد، عکرمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں، کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ آپ کی کسی بی بی نے بھی اعتکاف کیا، حالاں کہ وہ مستحاضہ تھیں خون کو (خارج ہوتے ہوئے) دیکھتی تھیں، اکثر اپنے نیچے خون (کی کثرت کے سبب) سے طشت رکھ لیا کرتی تھیں، عکرمہ رضہ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضہ نے (ایکبار) کسم کا پانی دیکھا تو کہا، یہ رنگ بالکل ویسا ہے، جیسے فلاں بی بی (بحالتِ استحاضہ) دیکھتی تھیں،

قتیبہ، یزید بن زریع، خالد، عکرمہ، حضرت عائشہ رضہ روایت کرتی ہیں کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ آپ کی بی بیوں میں سے کسی بی بی نے (باوجود مستحاضہ ہونے کے) بھی اعتکاف کیا اور وہ خون اور زردی کو (خارج ہوتے) دیکھتی تھیں اور نماز پڑھنے کی حالت میں طشت ان کے نیچے (رکھا) رہتا تھا،

مسدد، معتمر، خالد، عکرمہ، حضرت عائشہ رضہ روایت کرتی ہیں، کہ ام المومنین میں سے کسی نے مستحاضہ ہونے کی حالت میں اعتکاف کیا،

بَابُ ٢١٣ هَلْ تُصَلِّي الْمَرْأَةُ فِيْ ثَوْبٍ حَاضَتْ فِيْهِ ؛

٣٠٢ ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ أَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا كَانَ لِإِحْدَانَا إِلَّا ثَوْبٌ وَاحِدٌ تَحِيْضُ فِيْهِ فَإِذَا أَصَابَهُ شَيْءٌ مِنْ دَمٍ قَالَتْ بِرِيْقِهَا فَمَصَعَتْهُ بِظُفُرِهَا

کیا عورت اس کپڑے میں نماز پڑھ سکتی ہے، جس میں حائضہ ہوئی تھی،

ابونعیم، ابراہیم بن نافع، ابن ابی نجیح، مجاہد حضرت عائشہ رضہ روایت کرتی ہیں، کہ ہم میں سے کسی کے پاس ایک کپڑے سے زائد نہ ہوتا تھا، اسی میں حائضہ ہوتی تھیں، پھر جب اس میں خون لگ جاتا تو اس پر تھوک دیتی اور اپنے ناخن سے اسے مل ڈالتی تھی،

ف ۱ ۔ یہ حکم بوقت ضرورت ہے، چونکہ عرب میں پانی کی قلت تھی، اس لئے شریعت کی طرف سے حدیث مذکورہ کا طریقہ جائز قرار دیا گیا لیکن جب پانی ممکن ہو تو ایسی صورت میں دیگر نجاست کی طرح دھونا ضروری ہے،

بَابُ ٢١٤ الطِّيْبِ لِلْمَرْأَةِ عِنْدَ غُسْلِهَا مِنَ الْمَحِيْضِ

٣٠٤ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ كُنَّا نُنْهٰى أَنْ نُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلٰثٍ إِلَّا عَلٰى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَّعَشْرًا وَّلَا نَكْتَحِلُ

عورت کا اپنے حیض کے غسل کے وقت خوشبو لگانے کا بیان

عبداللہ بن وہاب، حماد بن زید، ایوب حفصہ، حضرت ام عطیہ رضہ روایت کرتی ہیں (رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں) ہمیں کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کی ممانعت کی جاتی تھی، مگر (ہاں) زوج پر چار مہینہ دس دن (سوگ کا حکم تھا)، اور (ایسی حالت میں)

عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْكُرُ إِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا جِئْنَا سَرِفَ طَمِثْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي فَقَالَ مَا يُبْكِيكِ قُلْتُ لَوَدِدْتُ وَاللّٰهِ أَنِّي لَمْ أَحُجَّ الْعَامَ قَالَ لَعَلَّكِ نُفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ ذٰلِكِ شَيْءٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ فَافْعَلِي مَا يَفْعَلُ الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ حَتّٰى تَطْهُرِي:

ہمراہ نکلے، ہم صرف حج کا ارادہ رکھتے تھے جب (مقام) سرف میں پہونچے تو مجھے حیض آگیا، نبی صلے اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے، میں رو رہی تھی آپ نے فرمایا کیوں رو رہی ہو میں نے عرض کیا یہ چاہتی ہوں، کہ کاش میں نے اس سال حج (کا ارادہ) نہ کیا ہوتا، آپ نے فرمایا شاید تمہیں نفاس آگیا، میں نے عرض کیا، کہ ہاں، آپ نے فرمایا یہ تو ایک ایسی چیز ہے، جو اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کی تمام بیٹیوں پر لکھدی ہے، (اس میں) تمام جو افعال حج کرنے والا کرتا ہے تم (بھی) کرو صرف کعبہ کا طواف نہ کرو، جب تک کہ پاک نہ ہو جاؤ،

بَاب ٢١٠ ـ الْاِسْتِحَاضَةِ:

استحاضہ کا بیان،

٢٩٧ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ قَالَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي لَا أَطْهُرُ أَفَأَدَعُ الصَّلٰوةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَاتْرُكِي الصَّلٰوةَ فَإِذَا ذَهَبَ قَدْرُهَا فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّي:

عبد اللہ بن یوسف، مالک، ہشام، عروہ، حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ فاطمہ بنت ابی حبیش نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں (کبھی) پاک ہوتی (معلوم) نہیں ہوتی (برابر حیض جاری ہے) تو کیا میں نماز چھوڑ دوں، رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہ تو صرف ایک رگ (کا خون) ہے اور حیض نہیں، جب (زمانہ حیض (کا) آجائے تو نماز چھوڑ دو، اور جب حیض کے ایام کا اندازہ گذر جائے، تو اپنے جسم سے خون کو دھو ڈالو، اور نماز پڑھو،

بَاب ٢١١ ـ غَسْلِ دَمِ الْحَيْضِ:

حیض کا خون دھونے کا بیان،

٢٩٨ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرِ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهَا قَالَتْ سَأَلَتِ امْرَأَةٌ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ إِحْدَانَا إِذَا أَصَابَ ثَوْبَهَا الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ كَيْفَ تَصْنَعُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَصَابَ ثَوْبَ إِحْدَاكُنَّ الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ فَلْتَقْرُصْهُ ثُمَّ لِتَنْضَحْهُ بِمَاءٍ ثُمَّ لِتُصَلِّي فِيهِ:

عبد اللہ بن یوسف، مالک، ہشام بن عروہ، فاطمہ بنت منذر، حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ روایت کرتی ہیں کہ ایک عورت نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، کہ یا رسول اللہ آپ بتائیے، کہ جب ہم میں سے کسی کے کپڑے میں حیض کا خون لگ جائے، تو وہ کیا کرے، رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب کسی کے کپڑے میں حیض کا خون لگ جائے، تو اسے مل ڈالے پھر اسے پانی سے دھولے، اور اسی میں نماز پڑھے،

٢٩٩ ـ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ إِحْدَانَا تَحِيضُ ثُمَّ تَقْتَرِصُ الدَّمَ مِنْ ثَوْبِهَا عِنْدَ طُهْرِهَا فَتَغْسِلُهُ وَتَنْضَحُ عَلَى سَائِرِهِ ثُمَّ تُصَلِّي فِيهِ،

اصبغ، ابن وہب، عمرو بن حارث، عبد الرحمن بن قاسم، قاسم بن محمد، حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں، کہ ہم میں سے کسی کو حیض آتا تھا، تو وہ پاک ہو جانے کے بعد اپنے کپڑے سے خون چھڑا کر اسے دھو لیتی تھی، اور باقی کپڑے پر پانی چھڑک دیتی تھی، پھر اسی میں نماز پڑھتی تھی،

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَضْحَى أَوْ فِطْرٍ إِلَى الْمُصَلَّى فَمَرَّ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَإِنِّي أُرِيتُكُنَّ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ فَقُلْنَ وَبِمَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ مَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَدِينٍ أَذْهَبَ لِلُبِّ الرَّجُلِ الْحَازِمِ مِنْ إِحْدَاكُنَّ قُلْنَ وَمَا نُقْصَانُ دِينِنَا وَعَقْلِنَا يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ أَلَيْسَ شَهَادَةُ الْمَرْأَةِ مِثْلَ نِصْفِ شَهَادَةِ الرَّجُلِ قُلْنَ بَلَى قَالَ فَذٰلِكِ مِنْ نُقْصَانِ عَقْلِهَا أَلَيْسَ إِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ قُلْنَ بَلَى قَالَ فَذٰلِكِ مِنْ نُقْصَانِ دِينِهَا۔

بَابُ ۲۰۹ تَقْضِي الْحَائِضُ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا إِلَّا الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ

وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ لَا بَأْسَ أَنْ تَقْرَأَ الْآيَةَ وَلَمْ يَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِالْقِرَاءَةِ لِلْجُنُبِ بَأْسًا وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ اللهَ عَلَى كُلِّ أَحْيَانِهِ وَقَالَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ كُنَّا نُؤْمَرُ أَنْ نُخْرِجَ الْحُيَّضَ فَيُكَبِّرْنَ بِتَكْبِيرِهِمْ وَيَدْعُونَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سُفْيَانَ أَنَّ هِرَقْلَ دَعَا بِكِتَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَهُ فَإِذَا فِيهِ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ وَيَا أَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا إِلَى قَوْلِهِ مُسْلِمُونَ وَقَالَ عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ حَاضَتْ عَائِشَةُ فَنَسَكَتِ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا غَيْرَ الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ وَلَا تُصَلِّي وَقَالَ الْحَكَمُ إِنِّي لَأَذْبَحُ وَأَنَا جُنُبٌ وَقَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ۔

۲۹۶ — حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ

(کی جماعت) پر گذرے تو آپ نے فرمایا کہ اے عورتو! صدقہ دو اس لئے کہ میں نے تم کو دوزخ میں زیادہ دیکھا ہے، وہ بولیں کہ یا رسول اللہ صلعم یہ کیوں؟ آپ نے فرمایا کہ تم کثرت سے لعنت کرتی ہو، اور شوہر کی ناشکری کرتی ہو، اور تمہارے علاوہ میں نے کسی کو نہیں دیکھا کہ وہ کسی پختہ عقل والے مرد کی عقل پر غالب آجائے، عورتوں نے کہا یا رسول اللہ صلعم ہمارے دین میں اور ہماری عقل میں کیا نقصان ہے، آپ نے فرمایا کیا عورت کی شہادت (شرعاً) مرد کی نصف شہادت کے برابر نہیں ہے، انہوں نے کہا ہاں! آپ نے فرمایا، یہی اس کے عقل کا نقصان ہے، کیا ایسا نہیں ہے، کہ جب عورت حائضہ ہوتی ہے، نہ نماز پڑھ سکتی ہے، اور نہ روزہ رکھ سکتی ہے؟ انہوں نے کہا، ہاں! آپ نے فرمایا ہاں، ...... بس یہی اس کے دین کا نقصان ہے،

حائضہ عورت طواف کعبہ کے علاوہ (باقی) تمام مناسک حج کے ادا کر سکتی ہے، ابراہیم نے کہا ہے، کہ حائضہ عورت کو (ایک) آیت قرآن مجید کی تلاوت کرنے میں کوئی حرج نہیں اور ابن عباس رض نے جنب کے لئے تلاوت کرنے میں کچھ حرج نہیں سمجھا، اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم اپنے تمام اوقات میں اللہ کی یاد کرتے تھے، ام عطیہ رض کہتی ہیں کہ ہمیں (عید کے دن) حکم دیا جاتا تھا کہ ہم حائضہ عورتوں کو (بھی) باہر لائیں تاکہ وہ (بھی) مردوں کے ساتھ تکبیر کہیں، اور دعا کریں، ابن عباس رض کہتے ہیں، کہ مجھے ابو سفیان نے خبر دی کہ ہرقل نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا خط (جو اس کے نام گیا تھا) منگایا اور اسے پڑھا تو اس میں یہ لکھا تھا، بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ يَا أَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ إِلَى قَوْلِهِ مُسْلِمُونَ، اور عطاء نے جابر رض سے نقل کیا ہے، کہ عائشہ رض کو حیض آیا اور انہوں نے طواف کعبہ کے علاوہ تمام مناسک ادا کئے، نماز بھی نہ پڑھتی تھیں اور حکم نے کہا ہے کہ میں (حالت) جنابت میں ذبح کر دیتا ہوں اور چونکہ اللہ عزوجل نے فرمایا ہے کہ اس چیز کو نہ کھاؤ جس پر (بوقت ذبح) اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو لہٰذا بسم اللہ ضرور پڑھتا ہوں۔

ابو نعیم، عبد العزیز بن ابی سلمہ، عبد الرحمٰن بن قاسم، قاسم بن محمد حضرت عائشہ رض روایت کرتی ہیں، کہ ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے

باب ٢٠٦ مَنْ سَمَّى النِّفَاسَ حَيْضًا:

٢٩١ - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهَا قَالَتْ بَيْنَا أَنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُضْطَجِعَةٌ فِي خَمِيصَةٍ إِذْ حِضْتُ فَانْسَلَلْتُ فَأَخَذْتُ ثِيَابَ حِيضَتِي فَقَالَ أَنُفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ فَدَعَانِي فَاضْطَجَعْتُ مَعَهُ فِي الْخَمِيصَةِ

باب ٢٠٧ مُبَاشَرَةِ الْحَائِضِ:

٢٩٢ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ كِلَانَا جُنُبٌ وَكَانَ يَأْمُرُنِي فَأَتَّزِرُ فَيُبَاشِرُنِي وَأَنَا حَائِضٌ وَكَانَ يُخْرِجُ رَأْسَهُ إِلَيَّ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَأَغْسِلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ:

٢٩٣ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَاقَ هُوَ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ إِحْدَانَا إِذَا كَانَتْ حَائِضًا فَأَرَادَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُبَاشِرَهَا أَمَرَهَا أَنْ تَتَّزِرَ فِي فَوْرِ حَيْضَتِهَا ثُمَّ يُبَاشِرُهَا قَالَتْ وَأَيُّكُمْ يَمْلِكُ إِرْبَهُ كَمَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْلِكُ إِرْبَهُ تَابَعَهُ خَالِدٌ وَجَرِيرٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ:

٢٩٤ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ مَيْمُونَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُبَاشِرَ امْرَأَةً مِنْ نِسَائِهِ أَمَرَهَا فَاتَّزَرَتْ وَهِيَ حَائِضٌ

باب ٢٠٨ تَرْكِ الْحَائِضِ الصَّوْمَ

٢٩٥ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدٌ هُوَ ابْنُ أَسْلَمَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ

حیض کو نفاس کہنے کا بیان،

مکی بن ابراہیم، ہشام، یحیٰی بن ابی کثیر، ابوسلمہ، زینب بنت ام سلمہؓ روایت کرتی ہیں، کہ اس درمیان میں کہ میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک چادر میں لیٹی تھی، یکایک مجھے حیض آگیا، میں نے اپنے حیض کے کپڑے پہن لئے، آپؐ نے فرمایا کیا تمہیں نفاس آگیا، میں نے کہا ہاں، آپؐ نے مجھے بلایا، اور میں آپؐ کے ہمراہ (اسی ایک) چادر میں لیٹ رہی،

حائضہ عورت سے اختلاط کرنے کا بیان،

قبیصہ، سفیان، منصور، ابراہیم، اسود، حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں، کہ میں اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم ایک ظرف سے غسل کرتے تھے، اور ہم دونوں جنب ہوتے تھے، اور حیض کی حالت میں آپؐ مجھے حکم دیتے تھے، میں ازار پہن لیتی تھی، پھر آپؐ مجھ سے اختلاط کرتے تھے (یہ بھی ہوتا تھا کہ) آپؐ بحالتِ اعتکاف اپنا سر میری طرف نکال دیتے تھے، اور میں اس کو دھو دیتی تھی، حالاں کہ میں حائضہ ہوتی تھی،

اسمٰعیل بن خلیل، علی بن مسہر، ابواسحاق، شیبانی، عبدالرحمٰن بن اسود، اسود، حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ ہم میں سے جب کسی بی بی کو حیض آتا اور رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم اس سے اختلاط کرنا چاہتے، تو اسے حکم دیتے تھے کہ اپنے حیض (کے غلبہ) کی حالت میں ازار پہن لے اس کے بعد آپؐ اس سے اختلاط کرتے تھے، عائشہؓ نے کہا، کہ تم میں سے کوئی اپنی حاجت پر اس قدر قابو نہیں رکھتا جس قدر نبی صلے اللہ علیہ وسلم اپنی خواہش پر قابو رکھتے تھے،

ابوالنعمان، عبدالواحد، شیبانی، عبداللہ بن شداد، حضرت میمونہؓ روایت کرتی ہیں کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب اپنی بی بیوں میں سے کسی بی بی کے ساتھ اختلاط کرنا چاہتے تو اسے حکم دیتے کہ وہ حالتِ حیض میں اپنا ازار پہن لے،

حیض والی عورت کا روزے کو چھوڑ دینے کا بیان،

سعید بن ابی مریم، محمد بن جعفر، زید بن اسلم، عیاض بن عبداللہ، حضرت ابوسعید خدریؓ روایت کرتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم عید الاضحیٰ یا عید الفطر میں نکلے (واپسی میں) عورتوں

حِضْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي فَقَالَ مَا لَكِ أَنُفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ إِنَّ هٰذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ فَاقْضِي مَا يَقْضِي الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ قَالَتْ وَضَحّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِسَائِهِ بِالْبَقَرِ ؛

بَابٌ ۲۰۴ غَسْلِ الْحَائِضِ رَأْسَ زَوْجِهَا وَتَرْجِيلِهِ ؛

۲۸۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أُرَجِّلُ رَأْسَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا حَائِضٌ

۲۸۹ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّهُ سُئِلَ أَتَخْدُمُنِي الْحَائِضُ أَوْ تَدْنُو مِنِّي الْمَرْأَةُ وَهِيَ جُنُبٌ فَقَالَ عُرْوَةُ كُلُّ ذٰلِكَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَكُلُّ ذٰلِكَ تَخْدُمُنِي وَلَيْسَ عَلٰى أَحَدٍ فِي ذٰلِكَ بَأْسٌ أَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ أَنَّهَا كَانَتْ تُرَجِّلُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حَائِضٌ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَئِذٍ مُجَاوِرٌ فِي الْمَسْجِدِ يُدْنِي لَهَا رَأْسَهُ وَهِيَ فِي حُجْرَتِهَا فَتُرَجِّلُهُ وَهِيَ حَائِضٌ ؛

بَابٌ ۲۰۵ قِرَاءَةِ الرَّجُلِ فِي حَجْرِ امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ وَكَانَ أَبُو وَائِلٍ يُرْسِلُ خَادِمَهُ وَهِيَ حَائِضٌ إِلٰى أَبِي رَزِينٍ فَتَأْتِيهِ بِالْمُصْحَفِ فَتُمْسِكُهُ بِعِلَاقَتِهِ ؛

۲۹۰ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ سَمِعَ زُهَيْرًا عَنْ مَنْصُورِ بْنِ صَفِيَّةَ أَنَّ أُمَّهُ حَدَّثَتْهُ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَّكِئُ فِي حَجْرِي وَأَنَا حَائِضٌ ثُمَّ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ

.... میرے پاس تشریف لائے، میں رو رہی تھی، آپ نے فرمایا تمہارا کیا حال ہے، کیا تمہیں حیض آگیا، میں نے کہا ہاں، آپ نے فرمایا یہ ایک ایسی چیز ہے، جو اللہ تعالیٰ نے آدم کی بیٹیوں پر لکھ دی ہے، لہٰذا جو افعال حج کرنے والا کرتا ہے تم بھی کرو، صرف کعبہ کا طواف نہ کرو عائشہ رض کہتی ہیں، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیوں کی طرف سے گائے کی قربانی کی تھی،

حالتِ حیض میں عورت کا اپنے شوہر کے سر کو دھونے اور اس میں کنگھی کرنے کا بیان،

عبد اللہ بن یوسف، مالک، ہشام بن عروہ، عروہ، حضرت عائشہ رض روایت کرتی ہیں کہ میں بحالتِ حیض نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے سر میں کنگھی کر دیا کرتی تھی،

ابراہیم بن موسیٰ، ہشام بن یوسف، ابن جریج، ہشام بن عروہ عروہ سے روایت ہے کہ ان سے پوچھا گیا، کہ حائضہ عورت میری خدمت کر سکتی ہے، یا عورت بحالتِ جنابت میرے قریب آسکتی ہے؟ تو عروہ نے کہا، یہ سب میرے نزدیک آسان ہے، اور یہ سب عورتیں میری خدمت کرتی ہیں اور میری کیا تخصیص اس (بات) میں کسی کے لئے بھی کوئی حرج نہیں ہے، مجھے عائشہ رض نے خبر دی ہے، کہ وہ بحالتِ حیض رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سر میں کنگھی کر دیتی تھیں، اور رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم اس وقت مسجد میں معتکف ہوتے تھے، آپ اپنا سر عائشہ رض کے قریب کر دیتے تھے، اور عائشہ رض اپنے حجرہ میں ہوتی تھیں وہ بحالتِ حیض ہی آپ کے کنگھی کر دیتی تھیں،

مرد کا اپنی بی بی کی گود میں (سر رکھ کر) حیض کی حالت میں قرآن کی تلاوت کرنے کا بیان، ابو وائل اپنی خادمہ کو بحالتِ حیض ابو رزین کے پاس بھیج دیتے تھے، تو وہ انہیں قرآن مجید اس کے (جزدان کے) فیتہ کو پکڑ کے لا دیتی تھی،

ابو نعیم الفضل بن دکین، زہیر، منصور بن صفیہ، صفیہ حضرت عائشہ رض روایت کرتی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم میری گود میں تکیہ لگا لیتے تھے، حالاں کہ میں حائض ہوتی تھی، پھر آپ قرآن مجید کی تلاوت فرماتے تھے،

سَمِعَ ذٰلِكَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۸۶ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ اَيُّوْبَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ اَنَّهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِذَا جَامَعَ الرَّجُلُ الْمَرْاَةَ فَلَمْ يُنْزِلْ قَالَ يَغْسِلُ مَا مَسَّ الْمَرْاَةَ مِنْهُ ثُمَّ يَتَوَضَّاُ وَيُصَلِّيْ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْغُسْلُ اَحْوَطُ وَذٰلِكَ الْاٰخِرُ اِنَّمَا بَيَّنَّاهُ لِاخْتِلَافِهِمْ وَالْمَاءُ اَنْقٰى:

اس کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے،

مسدد، یحیٰی، ہشام بن عروہ، عروہ، ابو ایوب، ابی بن کعب روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ، جب مرد اپنی عورت سے جماع کرے اور انزال نہ ہو تو کیا کرے، آپ نے فرمایا اس کے جس مقام نے عورت سے مس کیا ہے، اسے دھوڈالے پھر وضو کرلے اور نماز پڑھے (ابو عبد اللہ کہتے ہیں غسل میں زیادہ احتیاط ہے اور ہم نے اس اخیر حدیث کو صرف لوگوں کے اختلاف کے سبب سے بیان کردیا ہے (ہمارے نزدیک) پانی زیادہ پاک کرنے والا ہے (یعنی بہر حال غسل کرلینا چاہیئے، انزال ہو یا نہ ہو)

ف:- یہ حدیث باتفاق سلف منسوخ ہے، جب مرد اور عورت کے دونوں مقام مل جائیں تو غسل فرض ہو جاتا ہے جیسا کہ سابقہ احادیث سے معلوم ہوتا ہے، ۱۲ منہ

كِتَابُ الْحَيْضِ

حیض کا بیان

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ قُلْ هُوَ اَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيْضِ وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ:

حیض (کے مسائل)، اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "اور آپ سے لوگ حیض کے متعلق دریافت کرتے ہیں، آپ کہدیجئے کہ وہ نجاست ہے، اس لئے عورتوں سے حالت حیض میں الگ رہو، اور ان کے قریب نہ جاؤ، یہاں تک کہ وہ پاک ہو جاؤ، تو تم ان کے پاس اس طرح آؤ، جس طرح تمہیں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے بے شک اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں کو پسند کرتا ہے، اور پاک رہنے والوں کو پسند فرماتا ہے،

بَابٌ كَيْفَ كَانَ بَدْءُ الْحَيْضِ وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا شَيْءٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلٰى بَنَاتِ اٰدَمَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ كَانَ اَوَّلُ مَا اُرْسِلَ الْحَيْضُ عَلٰى بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَحَدِيْثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثَرُ:

حیض کا آنا کس طرح شروع ہوا اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمانا کہ یہ ایک چیز ہے، جو اللہ تعالیٰ نے آدم کی بیٹیوں کی قسمت میں لکھدی ہے، بعض لوگوں نے کہا ہے، کہ سب سے پہلے حیض بنی اسرائیل پر بھیجا گیا، ابو عبد اللہ نے کہا، کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث تمام عورتوں کو شامل ہے،

۲۸۷ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُوْلُ خَرَجْنَا لَا نُرٰى اِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا كُنَّا بِسَرِفَ

علی بن عبد اللہ، سفیان، عبد الرحمن بن قاسم، قاسم بن محمد حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں، کہ ہم سب لوگ مدینہ سے صرف حج کا خیال کرکے نکلے، جب (مقام) سرف میں پہونچے تو مجھے حیض آگیا، رسول خدا صلعم

٢٨٢ - حدثنا موسى ابن إسمعيل قال ثنا جويرية عن نافع عن عبد الله بن عمر قال استفتى عمر النبي صلى الله عليه وسلم أينام أحدنا وهو جنب قال نعم إذا توضأ ؛

موسیٰ بن اسماعیل، جویریہ، نافع، عبداللہ بن عمر روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فتویٰ طلب کیا کہ کیا ہم میں سے کوئی بحالت جنابت سو سکتا ہے، تو آپؐ نے فرمایا ہاں! وضو کرکے (سو سکتا ہے)،

٢٨٣ - حدثنا عبد الله بن يوسف قال أخبرنا مالك عن عبد الله بن دينار عن عبد الله بن عمر أنه قال ذكر عمر بن الخطاب لرسول الله صلى الله عليه وسلم أنه تصيبه الجنابة من الليل فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم توضأ واغسل ذكرك ثم نم

عبداللہ بن یوسف، مالک، عبداللہ بن دینار، عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں، کہ عمر بن خطابؓ نے رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا کہ مجھے رات کو جنابت ہو جاتی ہے، تو رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ وضو کرلو، اور اپنے عضوِ خاص کو دھو ڈالو اس کے بعد سو رہو،

باب ٢٠١ إذا التقى الختانان ،

اس کا بیان کہ جب دونوں ختان مل جائیں،

٢٨٤ - حدثنا معاذ بن فضالة قال ثنا هشام ح وحدثنا أبو نعيم عن هشام عن قتادة عن الحسن عن أبي رافع عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا جلس بين شعبها الأربع ثم جهدها فقد وجب الغسل تابعه عمرو عن شعبة وقال موسى حدثنا أبان قال ثنا قتادة قال أنا الحسن مثله قال أبو عبد الله هذا أجود وأوكد وإنما بينا الحديث الآخر لاختلافهم والغسل أحوط ،

معاذ بن فضالہ، ہشام ح ابونعیم، ہشام، قتادہ، حسن، ابورافع حضرت ابوہریرہؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپؐ نے فرمایا، جب مرد عورت کے چاروں شعبوں کے درمیان بیٹھ گیا، پھر اس کے ساتھ کوشش کی تو یقیناً غسل واجب ہو گیا، عمروؒ نے شعبہ سے اس کے متابع حدیث روایت کی ہے، اور موسیٰ نے بیان کیا کہ مجھ سے ابان نے بواسطہ قتادہ اور حسن اس کے مثل روایت کیا، امام بخاریؒ نے کہا کہ یہ زیادہ بہتر اور ضروری ہے، ہم نے دوسری حدیث صرف ان کے اختلاف کے باعث بیان کی ہے اور غسل میں زیادہ احتیاط ہے،

باب ٢٠٢ غسل ما يصيب من فرج المرأة ،

اس چیز کے دھونے کا بیان، جو عورت کی شرمگاہ سے لگ جائے،

٢٨٥ - حدثنا أبو معمر قال ثنا عبد الوارث عن الحسين المعلم قال يحيى أخبرني أبو سلمة أن عطاء بن يسار أخبره أن زيد بن خالد الجهني أخبره أنه سأل عثمان بن عفان فقال أرأيت إذا جامع الرجل امرأته فلم يمن قال عثمان يتوضأ كما يتوضأ للصلوة ويغسل ذكره وقال عثمان سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم فسألت عن ذلك علي بن أبي طالب والزبير بن العوام وطلحة بن عبيد الله وأبي بن كعب فأمروه بذلك وأخبرني أبو سلمة أن عروة بن الزبير أخبره أن أبا أيوب أخبره أنه

ابومعمر، عبدالوارث، حسین معلم، یحییٰ، ابوسلمہ، عطاء بن یسار روایت کرتے ہیں کہ زید بن خالد جہنی نے عثمان بن عفانؓ سے پوچھا اور کہا کہ بتاؤ جب مرد اپنی عورت سے جماع کرے اور انزال نہ ہو تو اس کا کیا حکم ہے؟ عثمانؓ نے کہا جس طرح نماز کے لئے وضو کرتا ہے اسی طرح وضو کرلے اور اپنے عضوِ خاص کو دھو ڈالے، عثمانؓ نے کہا کہ میں نے یہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، پھر میں نے اس کے متعلق علی بن ابی طالبؓ اور زبیر بن عوامؓ اور طلحہ بن عبیداللہؓ اور ابی بن کعبؓ سے پوچھا، انہوں نے بھی اسی بات کا حکم دیا اور مجھ سے ابوسلمہؓ نے بیان کیا، کہ عروہ بن زبیرؓ نے ان سے ابوایوبؓ نے بیان کیا کہ انہوں نے

باب ١٩٧ الجنب يخرج ويمشي في السوق وغيره وقال عطاء يحتجم الجنب ويقلم أظفاره ويحلق رأسه وإن لم يتوضأ

٢٧٧ - حدثنا عبد الأعلى بن حماد قال ثنا يزيد بن زريع حدثنا سعيد عن قتادة أن أنس بن مالك حدثهم أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يطوف على نسائه في الليلة الواحدة وله يومئذ تسع نسوة :

٢٧٨ - حدثنا عياش قال حدثنا عبد الأعلى قال ثنا حميد عن بكر عن أبي رافع عن أبي هريرة قال لقيني رسول الله صلى الله عليه وسلم وأنا جنب فأخذ بيدي فمشيت معه حتى قعد فانسللت وأتيت الرحل فاغتسلت ثم جئت وهو قاعد فقال أين كنت يا أبا هريرة فقلت له فقال سبحان الله إن المؤمن لا ينجس :

جنب کے نکلنے اور بازار وغیرہ میں چلنے کا بیان، عطاء نے کہا، کہ جنب پچھنے لگوا سکتا ہے، اور اپنے ناخن کٹوا سکتا ہے اور اپنا سر منڈوا سکتا ہے، اگرچہ اس نے وضو نہ کیا ہو،

عبد الاعلیٰ ابن حماد، یزید بن زریع، سعید، قتادہ رض روایت کرتے ہیں کہ انس بن مالک رض نے ان لوگوں سے بیان کیا، کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ایک رات میں اپنی تمام بی بیوں کے پاس دورہ کر لیتے تھے اور اس وقت آپ کے نو بی بیاں تھیں،

عیاش، عبد الاعلیٰ، حمید، بکر، ابو رافع، ابو ہریرہ رض روایت کرتے ہیں، کہ مجھے رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم مل گئے (اس وقت میں جنب تھا، آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا، میں آپ کے ہمراہ چلا، یہاں تک کہ آپ (ایک جگہ) بیٹھ گئے، تو میں آہستہ سے نکل گیا اور اپنے مقام پر جا کر غسل کیا، پھر آیا، آپ بیٹھے ہوئے تھے، آپ نے فرمایا کہ اے ابوہریرہ رض! تم کہاں (چلے گئے) تھے، میں نے آپ سے کہدیا کہ میں ناپاک تھا نہانے گیا تھا، آپ نے فرمایا، سبحان اللہ! مومن (کسی حال میں) نجس نہیں ہوتا،

باب ١٩٨ كينونة الجنب في البيت إذا توضأ قبل أن يغتسل :

٢٧٩ - حدثنا أبو نعيم قال حدثنا هشام وشيبان عن يحيى عن أبي سلمة قال سألت عائشة أكان النبي صلى الله عليه وسلم يرقد وهو جنب قالت نعم ويتوضأ

جنب کا گھر میں رہنے کا بیان، جب کہ غسل سے پہلے وضو کر لے،

ابو نعیم، ہشام، وشیبان، یحییٰ، ابو سلمہ رض روایت کرتے ہیں، کہ میں نے عائشہ رض سے پوچھا، کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جنابت کی حالت میں سوتے تھے، وہ بولیں، کہ ہاں! صرف وضو کر لیتے تھے،

باب ١٩٩ نوم الجنب :

٢٨٠ - حدثنا قتيبة بن سعيد قال حدثنا الليث عن نافع عن ابن عمر أن عمر بن الخطاب سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم أيرقد أحدنا وهو جنب قال نعم إذا توضأ أحدكم فليرقد وهو جنب

جنب کے سونے کا بیان،

قتیبہ بن سعید، لیث، نافع، ابن عمر رض سے روایت کرتے ہیں، کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، کہ کیا ہم میں سے کوئی بحالت جنابت سو سکتا ہے، آپ نے فرمایا ہاں! جب تم میں سے کوئی جنب ہو تو وضو کر لے اور سو جائے،

باب ٢٠٠ الجنب يتوضأ ثم ينام،

٢٨١ - حدثنا يحيى بن بكير قال ثنا الليث عن عبيد الله بن أبي جعفر عن محمد بن عبد الرحمن عن عروة عن عائشة قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم إذا أراد أن ينام وهو جنب غسل فرجه وتوضأ للصلوة ..

جنب کا بیان کہ وضو کرنے کے بعد سونا چاہیئے،

یحییٰ ابن بکیر، لیث، عبید اللہ بن ابو جعفر، محمد بن عبد الرحمن، عروہ حضرت عائشہ رض روایت کرتی ہیں کہ جب رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم بحالتِ جنابت سونے کا ارادہ کرتے تو اپنی شرم گاہ کو دھو ڈالتے اور نماز (جیسا) وضو کر لیتے،

بِنْتَ أَبِي طَالِبٍ تَقُولُ ذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ تَسْتُرُهُ فَقَالَ مَنْ هَذِهِ فَقُلْتُ أَنَا أُمُّ هَانِئٍ ۔

تو میں نے آپ کو غسل کرتے ہوئے پایا، اور فاطمہؓ آپؐ پر پردہ کئے ہوئے تھیں، آپؐ نے فرمایا کون ہے، میں نے عرض کیا کہ میں ام ہانی ہوں،

۲۷۴ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ سَتَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ صَبَّ بِيَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ فَغَسَلَ فَرْجَهُ وَمَا أَصَابَهُ ثُمَّ مَسَحَ بِيَدِهِ عَلَى الْحَائِطِ أَوِ الْأَرْضِ ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ غَيْرَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ أَفَاضَ عَلَى جَسَدِهِ الْمَاءَ ثُمَّ تَنَحَّى فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ تَابَعَهُ أَبُو عَوَانَةَ وَابْنُ فُضَيْلٍ فِي السَّتْرِ ۔

عبدان، عبداللہ، سفیان، اعمش، سالم، کریب، ابن عباسؓ حضرت میمونہؓ روایت کرتی ہیں کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر غسل جنابت کے لئے پردہ کیا، پس آپؐ نے اپنے دونوں ہاتھ دھوئے، پھر اپنے داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی گرایا اور اپنی شرم گاہ کو اور جہاں کہیں نجاست لگ گئی تھی اس کو دھویا، پھر اپنا ہاتھ دیوار پر یا زمین پر ملا، پھر وضو فرمایا، جس طرح آپؐ کا وضو نماز کے لئے ہوتا تھا، پیروں کے علاوہ پھر آپؐ نے اپنے بدن پر پانی بہایا، بعد اس کے (وہاں سے) ہٹ گئے اور اپنے دونوں پیر دھو ڈالے، ابن فضیل اور ابن عوانہ نے ستر کے متعلق اس کے متابع حدیث روایت کی ہے،

باب ۱۹۵ إِذَا احْتَلَمَتِ الْمَرْأَةُ ۔

عورت کو احتلام ہونے کا بیان

۲۷۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهَا قَالَتْ جَاءَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ امْرَأَةُ أَبِي طَلْحَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ هَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ مِنْ غُسْلٍ إِذَا هِيَ احْتَلَمَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ إِذَا رَأَتِ الْمَاءَ

عبداللہ بن یوسف، مالک، ہشام بن عروہ، عروہ، زینب بنت ام سلمہ، ام المومنین ام سلمہؓ روایت کرتی ہیں، کہ ابو طلحہؓ کی بی بی ام سلیمؓ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں، اور عرض کیا، یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ حق بات (کے کہنے) سے نہیں شرماتا، جب عورت کو احتلام ہو تو اس پر بھی غسل فرض ہے، تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ ہاں، اگر (منی کی تری کپڑوں پر) دیکھے (تو غسل فرض ہے)،

باب ۱۹۶ عَرَقِ الْجُنُبِ وَأَنَّ الْمُسْلِمَ لَا يَنْجُسُ

جنب کے پسینہ کا بیان اور مومن نجس نہیں ہوتا،

ف:- یعنی جب کسی شخص کو غسل کی ضرورت ہو، اور غسل کرنے سے قبل اس کو پسینہ آئے، اور وہ کپڑوں میں جذب ہو جائے، تو کیا کپڑے پاک رہیں گے، یا پلید ہو جائیں گے،

۲۷۶ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ حَدَّثَنَا بَكْرٌ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَهُ فِي بَعْضِ طَرِيقِ الْمَدِينَةِ وَهُوَ جُنُبٌ فَانْخَنَسْتُ مِنْهُ فَذَهَبْتُ فَاغْتَسَلْتُ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ أَيْنَ كُنْتَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ كُنْتُ جُنُبًا فَكَرِهْتُ أَنْ أُجَالِسَكَ وَأَنَا عَلَى غَيْرِ طَهَارَةٍ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجُسُ

علی بن عبداللہ، یحییٰ، حمید، بکر، ابورافع، ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں، کہ مدینہ کی کسی گلی میں انہیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مل گئے اور ابوہریرہؓ جنب تھے (وہ کہتے ہیں کہ) میں آپؐ سے علیحدہ ہو گیا، اور جا کر غسل کیا، پھر آیا، تو آپؐ نے فرمایا، کہ اے ابوہریرہؓ تم کہاں (چلے گئے) تھے، ابوہریرہؓ نے کہا کہ میں جنب تھا، اور ناپاکی کی حالت میں میں نے آپؐ کے پاس بیٹھنا برا جانا، آپؐ نے فرمایا، سبحان اللہ! مومن (کسی حالت میں) نجس نہیں ہوتا،

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُ أَحَقُّ أَنْ يُسْتَحْيٰى مِنْهُ مِنَ النَّاسِ ؛

انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے، کہ آپ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ اور لوگوں سے زیادہ اس امر کا مستحق ہے، کہ اس سے شرم کی جائے،

۲۷۲ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ يَغْتَسِلُونَ عُرَاةً يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ وَكَانَ مُوسٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ وَحْدَهُ فَقَالُوا وَاللّٰهِ مَا يَمْنَعُ مُوسٰى أَنْ يَغْتَسِلَ مَعَنَا إِلَّا أَنَّهُ آدَرُ فَذَهَبَ مَرَّةً يَغْتَسِلُ فَوَضَعَ ثَوْبَهُ عَلَى حَجَرٍ فَفَرَّ الْحَجَرُ بِثَوْبِهِ فَجَمَعَ مُوسٰى فِي إِثْرِهِ يَقُولُ ثَوْبِي يَا حَجَرُ ثَوْبِي يَا حَجَرُ حَتّٰى نَظَرَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ إِلَى مُوسٰى وَقَالُوا وَاللّٰهِ مَا بِمُوسٰى مِنْ بَأْسٍ وَأَخَذَ ثَوْبَهُ وَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَاللّٰهِ إِنَّهُ لَنَدَبٌ بِالْحَجَرِ سِتَّةٌ أَوْ سَبْعَةٌ ضَرْبًا بِالْحَجَرِ ۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا أَيُّوبُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا فَخَرَّ عَلَيْهِ جَرَادٌ مِنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ أَيُّوبُ يَحْتَثِي فِي ثَوْبِهِ فَنَادَاهُ رَبُّهُ يَا أَيُّوبُ أَلَمْ أَكُنْ أَغْنَيْتُكَ عَمَّا تَرٰى قَالَ بَلٰى وَعِزَّتِكَ وَلٰكِنْ لَا غِنٰى بِي عَنْ بَرَكَتِكَ ۔ وَرَوَاهُ إِبْرَاهِيمُ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَيُّوبُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا

اسحاق بن نصر، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منبہ، ابوہریرہؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپؐ فرماتے ہیں بنی اسرائیل برہنہ غسل کیا کرتے تھے، ایک دوسرے کی طرف دیکھتا جاتا تھا اور موسیٰ علیہ السلام تنہا غسل کیا کرتے تھے، تو بنی اسرائیل نے کہا واللہ موسیٰؑ کو ہم لوگوں کے ہمراہ غسل کرنے سے صرف یہ چیز مانع ہے، کہ وہ فتق میں مبتلا ہیں۔ اتفاق سے ایکدن موسیٰؑ غسل کرنے لگے، اور اپنا لباس پتھر پر رکھ دیا، وہ پتھر ان کا لباس لے بھاگا، اور حضرت موسیٰؑ بھی اس کے تعاقب میں یہ کہتے دوڑے کہ "ثوبی یا حجر ثوبی یا حجر" (اے پتھر میرے کپڑے دیدے، اے پتھر میرے کپڑے دیدے) یہاں تک کہ بنی اسرائیل نے موسیٰؑ کو دیکھ لیا، اور کہا کہ واللہ! موسیٰؑ کو کچھ بیماری نہیں ہے تب (پتھر ٹھہر گیا) موسیٰؑ نے اپنا لباس لے لیا اور پتھر کو مارنے لگے، ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ خدا کی قسم! (حضرت موسیٰؑ کی) مار سے (اس پتھر پر) چھ یا سات نشان (اب تک باقی) ہیں، اور اسی سند سے حضرت ابوہریرہؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپؐ نے فرمایا (ایکدن) حضرت ایوبؑ برہنہ نہا رہے تھے، ان پر سونے کی ٹڈیاں برسنے لگیں تو ایوبؑ ان کو اپنے کپڑے میں سمیٹنے لگے، انہیں ان کے پروردگار نے آواز دی، کہ اے ایوب! کیا میں نے تمہیں اس (سونے کی ٹڈی) سے جو تم دیکھ رہے ہو بے نیاز نہیں کر دیا؟ انہوں نے کہا ہاں! تیری بزرگی کی قسم! (تو نے مجھے بے نیاز کر دیا ہے) ولیکن مجھے تیری برکت سے بے نیازی نہیں ہو سکتی، اور اس کو ابراہیم نے بواسطہ موسیٰ ابن عقبہ صفوان، عطاء بن یسار، ابوہریرہؓ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ بینا ایوب یغتسل عریانا :

بَابُ ۱۹۴ التَّسَتُّرِ فِي الْغُسْلِ عِنْدَ النَّاسِ

لوگوں کے پاس نہانے کی حالت میں پردہ کرنے کا بیان،

۲۷۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ أَنَّ أَبَا مُرَّةَ مَوْلَى أُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ هَانِئٍ

عبداللہ بن مسلمہ، مالک، ابوالنضر (عمرو بن عبیداللہ کے آزاد کردہ غلام) ابومرہ (ام ہانی کے آزاد کردہ غلام) ام ہانی بنت ابی طالب روایت کرتی ہیں کہ فتح (مکہ) کے سال رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی

خرج إلينا رسول الله صلى الله عليه وسلم
ام في مصلاه ذكر انه جنب فقال لنا
لكم ثم رجع فاغتسل ثم خرج إلينا
سه يقطر فكبر فصلينا معه تابعه
الاعلى عن معمر عن الزهري ورواه
ذاعي عن الزهري ؛

اب ۱۹۱ نفض اليدين من غسل الجنابة
حدثنا عبدان قال اخبرنا ابو حمزة
سمعت الاعمش عن سالم بن ابي الجعد عن
يب عن ابن عباس قال قالت ميمونة
ت للنبي صلى الله عليه وسلم غسلا فسترته
ب وصب على يديه فغسلهما ثم صب
نه على شماله فغسل فرجه فضرب
ه الارض فمسحها ثم غسلها فمضمض
تنشق وغسل وجهه وذراعيه ثم
على راسه وافاض على جسده ثم
فغسل قدميه فناولته ثوبا فلم ياخذه
طلق وهو ينفض يديه ؛

باب ۱۹۲ من بدأ بشق راسه الايمن
الغسل ؛
حدثنا خلاد بن يحيى قال حدثنا ابراهيم
افع عن الحسن بن مسلم عن صفية بنت
بة عن عائشة قالت كنا اذا اصاب احدانا
بة اخذت بيديها ثلاثا فوق راسها ثم
ذ بيدها على شقها الايمن وبيدها
خرى على شقها الايسر ؛

باب ۱۹۳ من اغتسل عريانا وحده
لخلوة ومن تستر والتستر افضل
ال بهز عن ابيه عن جده

تشریف لائے تو جب آپؐ اپنی نماز پڑھنے کی جگہ پر کھڑے ہو گئے اس وقت یاد کیا کہ غسل کی ضرورت ہے ہم سے فرمایا کہ تم اپنی جگہ پر رہو، اور آپؐ لوٹ گئے اور غسل کیا اس کے بعد تشریف لائے اور آپؐ کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا پھر آپؐ نے تکبیر تحریمہ کہی اور ہم سب نے آپؐ کے ہمراہ نماز پڑھی عبدالاعلیٰ نے بواسطہ معمر زہری اس کے متابع حدیث روایت کی ہے اور اسی کو اوزاعی نے زہری سے روایت کیا ہے ۔

غسل جنابت کے بعد ہاتھوں کا جھاڑنا ۔

عبدان، ابوحمزہ، اعمش، سالم بن ابی الجعد، کریب، ابن عباسؓ حضرت میمونہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے غسل کا پانی رکھ دیا، اور آپؐ کے لئے پردہ ڈال دیا آپؐ نے اپنے ہاتھوں پر پانی ڈالا اور ان کو دھویا، پھر اپنے داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا اور استنجا کیا، پھر اپنا ہاتھ زمین پر مار کر اس کو ملا پھر اسے دھویا بعد اس کے کلی کی اور ناک میں پانی لیا اور منہ اور ہاتھوں کو دھویا، پھر اپنے سر پر پانی ڈالا، اور (باقی) بدن پر پانی بہایا اس کے بعد (وہاں سے) ہٹ گئے اور اپنے دونوں پیر دھوئے، پھر میں نے ایک کپڑا (بدن پونچھنے کو) آپؐ کی طرف بڑھایا مگر آپؐ نے اسے نہیں لیا اور اپنے دونوں ہاتھوں سے بدن جھاڑتے ہوئے چلے آئے ؛

غسل میں اپنے سر کے داہنے حصہ سے ابتدا کرنے والے کا بیان ۔

خلاد بن یحییٰ، ابراہیم بن نافع، حسن بن مسلم، صفیہ بنت شیبہ عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ جب ہم میں کسی کو جنابت ہو جاتی تھی تو وہ (اس طرح غسل کرتی تھی کہ) اپنے دونوں ہاتھوں سے تین مرتبہ اپنے سر پر (پانی) لے کر ڈالتی تھی، پھر اپنے ہاتھ سے سر کے داہنے حصہ کو پکڑ کر ملتی تھی، اور دوسرے ہاتھ سے سر کے بائیں حصہ کو (ملتی تھی)

اس شخص کا بیان جس نے ایک گوشے میں بحالت تنہائی ننگے ہو کر غسل کیا اور جس شخص نے پردہ کیا، مگر پردہ کر لینا افضل ہے، بہز نے اپنے باپ سے انہوں نے ان کے دادا سے

أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ الطِّيبِ فِي مَفْرِقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ ۔

کی چمک اب تک دیکھ رہی ہوں اس حال میں کہ آپ محرم تھے،

ف:۔ چونکہ یہ حدیث سابقہ دو حدیثوں کا اختصار ہے، جن میں بی بیوں پر دورہ کرنے کا ذکر آیا ہے، اور اسی میں خوشبو کے استعمال بعد غسل کا بھی ذکر تھا، بدیں وجہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس باب میں بھی اس کو نقل کر دیا،

بابُ ۱۸۶ تَخْلِيلِ الشَّعَرِ حَتَّى إِذَا ظَنَّ أَنَّهُ قَدْ أَرْوَى بَشَرَتَهُ أَفَاضَ عَلَيْهِ ؛

بالوں کا خلال کرنا یہاں تک کہ جب سمجھ لے کہ (کھال) کو تر کر چکا تو پھر اس پر پانی بہا دے ،

۲۶۷ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ غَسَلَ يَدَيْهِ وَتَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ اغْتَسَلَ ثُمَّ يُخَلِّلُ بِيَدِهِ شَعَرَهُ حَتَّى إِذَا ظَنَّ أَنَّهُ قَدْ أَرْوَى بَشَرَتَهُ أَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَاءَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ سَائِرَ جَسَدِهِ وَقَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ نَغْرِفُ مِنْهُ جَمِيعًا ؛

عبدان، عبداللہ، ہشام بن عروہ، عروہ حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب غسل جنابت کرتے تو اپنے ہاتھ دھوتے اور وضو فرماتے، جس طرح آپ کا وضو نماز کے لئے ہوتا پھر غسل کرنے میں اپنے بالوں کا خلال کرتے حتیٰ کہ جب آپ سمجھ لیتے کہ کھال کو تر کر دیا، تو اس پر تین بار پانی بہاتے، پھر اپنے بدن کو دھوتے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایک ظرف سے نہاتے تھے دونوں اس سے چلو بھر بھر کر لیتے تھے،

بابُ ۱۸۷ مَنْ تَوَضَّأَ فِي الْجَنَابَةِ ثُمَّ غَسَلَ سَائِرَ جَسَدِهِ وَلَمْ يُعِدْ غَسْلَ مَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مِنْهُ مَرَّةً أُخْرَى ؛

اس شخص کا بیان جس نے حالت جنابت میں وضو کیا، (پھر) اپنے باقی جسم کو دھویا، اور وضو کے مقامات کو دوبارہ نہیں دھویا۔

۲۶۸ ۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسَى قَالَ أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَالِمٍ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ وَضَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضُوءَ الْجَنَابَةِ فَأَكْفَأَ بِيَمِينِهِ عَلَى يَسَارِهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ فَرْجَهُ ثُمَّ ضَرَبَ يَدَهُ بِالْأَرْضِ أَوِ الْحَائِطِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ ثُمَّ أَفَاضَ عَلَى رَأْسِهِ الْمَاءَ ثُمَّ غَسَلَ جَسَدَهُ ثُمَّ تَنَحَّى فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ قَالَتْ فَأَتَيْتُهُ بِخِرْقَةٍ فَلَمْ يُرِدْهَا فَجَعَلَ يَنْقُضُ بِيَدِهِ ؛

یوسف بن عیسیٰ، فضل بن موسیٰ، اعمش، سالم، کریب (ابن عباس کے آزاد کردہ غلام) ابن عباس حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے غسل کے لئے پانی رکھا گیا، آپ نے اپنے داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر دو مرتبہ، یا تین مرتبہ پانی ڈالا اور اپنی شرم گاہ کو دھویا، پھر اپنا ہاتھ زمین یا دیوار میں دو مرتبہ یا تین مرتبہ مارا، پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اپنے دونوں ہاتھ اور کہنیاں دھوئیں پھر اپنے (باقی) بدن کو دھویا پھر (وہاں سے) ہٹ گئے اور اپنے دونوں پیر دھوئے، میمونہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں، پھر میں آپ کے پاس ایک کپڑا لے گئی تو آپ نے اسے نہ لیا اور اپنے ہاتھ سے پانی نچوڑتے رہے،

بابُ ۱۸۸ إِذَا ذَكَرَ فِي الْمَسْجِدِ أَنَّهُ جُنُبٌ خَرَجَ كَمَا هُوَ وَلَا يَتَيَمَّمُ ؛

جب مسجد میں یاد آئے کہ وہ جنب ہے، تو اسی حالت میں نکل جائے اور تیمم نہ کرے۔

۲۶۹ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَعُدِّلَتِ الصُّفُوفُ

عبداللہ بن محمد، عثمان بن عمر، یونس، زہری، ابوسلمہ، ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) نماز قائم کی گئی، اور صفیں کھڑے ہو کر برابر کی گئیں اتنے میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہماری طرف

نَضَعُ طِيبًا ؛ (خوشبو کی مہک (آپ کے جسم سے) نکلتی رہتی تھی)

ف ١- اس حدیث کا تعلق باب سے صرف اسی لفظ (بی بیوں) کی بنا پر ہے، ورنہ یہ حدیث حج کی احادیث سے متعلق ہے، چونکہ اس حدیث میں بی بیوں کا لفظ جمع کے ساتھ آیا ہے جو اس امر کی دلیل ہے، کہ آپ ایک شب و روز میں متعدد بی بیوں سے استفادہ فرمالیا کرتے تھے (مترجم)

٢٦١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدُورُ عَلَى نِسَائِهِ فِي السَّاعَةِ الْوَاحِدَةِ مِنَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُنَّ إِحْدَى عَشْرَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسٍ أَوَكَانَ يُطِيقُهُ قَالَ كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّهُ أُعْطِيَ قُوَّةَ ثَلَاثِينَ وَقَالَ سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ إِنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ تِسْعُ نِسْوَةٍ ؛

محمد بن بشار، معاذ بن ہشام، ہشام، قتادہ، انس بن مالکؓ کہتے ہیں، کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اپنی (تمام) بی بیوں کے پاس ایک ہی ساعت کے اندر رات اور دن میں دورہ کر لیتے تھے اور وہ گیارہ تھیں۔ قتادہؓ کہتے ہیں میں نے انسؓ سے کہا کیا آپ ان سب کی طاقت رکھتے تھے؟ وہ بولے کہ (ہاں) بلکہ ہم کہا کرتے تھے، کہ آپ کو تیس مردوں کی طاقت دی گئی ہے (سعید نے قتادہؓ سے نقل کیا ہے کہ انسؓ نے ان سے نو بی بیاں بیان کیں)۔

بَابٌ ١٨٦ غَسْلِ الْمَذْيِ وَالْوُضُوءِ مِنْهُ

مذی کے دھونے اور اس کے سبب سے وضو کا بیان،

٢٦٢ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَأَمَرْتُ رَجُلًا يَسْأَلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَكَانِ ابْنَتِهِ فَسَأَلَ فَقَالَ تَوَضَّأْ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ ؛

ابوالولید، زائدہ، ابوحصین، ابوعبدالرحمٰن، حضرت علیؓ فرماتے ہیں، کہ میری مذی زیادہ خارج ہوتی تھی، میں نے ایک شخص (مقدادؓ) سے کہا کہ وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کا حکم پوچھے (اور میں خود پوچھتے ہوئے) اس سبب سے شرمایا کہ آپ کی صاحبزادی میرے نکاح میں تھیں، اس شخص نے پوچھا، تو آپ نے فرمایا کہ وضو کر لو اور اپنے عضوِ خاص کو دھو ڈالو،

بَابٌ ١٨٧ مَنْ تَطَيَّبَ ثُمَّ اغْتَسَلَ وَبَقِيَ أَثَرُ الطِّيبِ ؛

اس شخص کا بیان جس نے خوشبو لگائی، پھر غسل کیا، اور خوشبو کا اثر باقی رہ جائے ؛

٢٦٥ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ وَذَكَرْتُ لَهَا قَوْلَ ابْنِ عُمَرَ مَا أُحِبُّ أَنْ أُصْبِحَ مُحْرِمًا أَنْضَخُ طِيبًا فَقَالَتْ عَائِشَةُ أَنَا طَيَّبْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ طَافَ فِي نِسَائِهِ ثُمَّ أَصْبَحَ مُحْرِمًا ؛

ابوالنعمان، ابوعوانہ، ابراہیم بن محمد بن منتشر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ میں نے عائشہؓ سے پوچھا، اور ان سے ابن عمرؓ کا یہ قول بھی بیان کیا کہ میں اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ صبح کو احرام باندھوں اس حالت میں کہ (میرا بدن خوشبو سے) مہک رہا ہو؛ تو عائشہؓ بولیں کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے خوشبو لگائی، اس کے بعد آپ نے اپنی بی بیوں کے پاس دورہ فرمایا، پھر صبح کو احرام باندھ لیا،

٢٦٦ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَأَنِّي

آدم بن ابی ایاس، شعبہ، حکم، ابراہیم، اسود، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ وہ کہتی ہیں کہ گویا میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی مانگ میں خوشبو

في الغسل ؛

٢٦٠ - حدثنا موسى بن إسمعيل قال حدثنا أبو عوانة قال ثنا الأعمش عن سالم بن أبي الجعد عن كريب مولى ابن عباس عن ابن عباس عن ميمونة بنت الحارث قالت وضعت لرسول الله صلى الله عليه وسلم غسلا وسترته فصب على يده فغسلها مرة أو مرتين قال سليمان لا أدري أذكر الثالثة أم لا ثم أفرغ بيمينه على شماله فغسل فرجه ثم دلك يده بالأرض أو بالحائط ثم تمضمض واستنشق وغسل وجهه ويديه وغسل رأسه ثم صب على جسده ثم تنحى فغسل قدميه فناولته خرقة فقال بيده هكذا ولم يردها ؛

باب ١٨٤ تفريق الغسل والوضوء ويذكر عن ابن عمر أنه غسل قدميه بعد ما جف وضوءه

٢٦١ - حدثنا محمد بن محبوب قال حدثنا عبد الواحد قال حدثنا الأعمش عن سالم بن أبي الجعد عن كريب مولى ابن عباس عن ابن عباس قال قالت ميمونة وضعت للنبي صلى الله عليه وسلم ماء يغتسل به فأفرغ على يديه فغسلهما مرتين مرتين أو ثلاثا ثم أفرغ بيمينه على شماله فغسل مذاكيره ثم دلك يده بالأرض ثم تمضمض واستنشق ثم غسل وجهه ويديه ثم غسل رأسه ثلاثا ثم صب على جسده ثم تنحى من مقامه فغسل قدميه

باب ١٨٥ إذا جامع ثم عاد ومن دار على نسائه في غسل واحد ؛

٢٦٢ - حدثنا محمد بن بشار قال حدثنا ابن أبي عدي ويحيى بن سعيد عن شعبة عن إبراهيم بن محمد بن المنتشر عن أبيه قال ذكرته لعائشة فقالت يرحم الله أبا عبد الرحمن كنت أطيب رسول الله صلى الله عليه وسلم فيطوف على نسائه ثم يصبح محرما

کا بیان،

موسیٰ بن اسمعیل، ابوعوانہ، اعمش، سالم بن ابی الجعد کریب (ابن عباسؓ کے آزاد کردہ غلام) ابن عباسؓ، حضرت میمونہؓ بنت حارث کہتی ہیں، میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے غسل کے لئے پانی رکھا، اور آپؐ کے لئے پردہ ڈال دیا، آپؐ نے اپنے ہاتھ پر پانی گرایا، اور اسے ایکبار یا دوبار دھویا (سلیمان راوی حدیث) کہتے ہیں، مجھے یاد نہیں تیسری بار کا بھی ذکر کیا یا نہیں، پھر آپؐ نے داہنے ہاتھ سے اپنے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا اور اپنی شرمگاہ کو دھویا، اس کے بعد اپنا ہاتھ زمین پر یا دیوار پر ملا، پھر کلی کی اور ناک میں پانی لیا اور منہ اور دونوں ہاتھوں کو دھویا، اور اپنا سر دھویا، پھر اپنے بدن پر پانی بہایا، پھر اس (مقام) سے ہٹ گئے، اور اپنے دونوں پیر دھوئے میں نے آپؐ کو ایک کپڑا (بدن پونچھنے کے لئے) دیا، تو آپؐ نے ہاتھ سے بدن کا پانی نچوڑ دیا، اور اس کو نہ لیا،

غسل اور وضو میں تفریق کرنے کا بیان، ابن عمرؓ سے منقول ہے، کہ انہوں نے اپنے پیروں کو خشک ہو جانے کے بعد دھویا

محمد بن محبوب، عبدالواحد، اعمش، سالم بن ابی الجعد، کریب (ابن عباسؓ کے آزاد کردہ غلام) ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت میمونہؓ نے فرمایا کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے پانی رکھدیا، تاکہ آپؐ اس سے غسل فرمادیں، آپؐ نے اپنے دونوں ہاتھوں پر پانی ڈالا اور ان کو دو دو مرتبہ، یا تین تین مرتبہ دھویا، پھر آپؐ نے کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اس کے بعد اپنے منہ اور دونوں ہاتھوں کو دھویا، پھر اپنے سر کو تین بار دھویا، اس کے بعد اپنے (باقی) بدن پر پانی بہایا، اور اپنی جگہ سے ہٹ کر اپنے دونوں پیروں کو دھویا،

جب جماع کرے اور پھر دوبارہ کرنا چاہے، اور جس نے ایک ہی غسل میں اپنی تمام بی بیوں کے پاس دورہ کیا،

محمد بن بشار، ابن ابی عدی، یحییٰ بن سعید، شعبہ، ابراہیم بن محمد بن منتشر اپنے والد منتشر سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ میں نے یہ بات عائشہؓ سے بیان کی، تو انہوں نے کہا اللہ ابو عبدالرحمن پر رحم کرے میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے خوشبو لگا دیا کرتی تھی، اور آپؐ اپنی بی بیوں کے پاس جاتے تھے، پھر صبح کو احرام باندھ لیتے تھے

فَلَمْ يَنْفُضْ بِهَا ؛

بَابُ ۱۸۱ مَسْحِ الْيَدِ بِالتُّرَابِ لِتَكُونَ أَنْقَى

۲۵۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ فَغَسَلَ فَرْجَهُ بِيَدِهِ ثُمَّ دَلَكَ بِهَا الْحَائِطَ ثُمَّ غَسَلَهَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلٰوةِ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهِ غَسَلَ رِجْلَيْهِ

بَابُ ۱۸۲ هَلْ يُدْخِلُ الْجُنُبُ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ قَبْلَ أَنْ يَغْسِلَهَا إِذَا لَمْ يَكُنْ عَلَى يَدِهِ قَذَرٌ غَيْرُ الْجَنَابَةِ

وَأَدْخَلَ ابْنُ عُمَرَ وَالْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ يَدَهُ فِي الطَّهُورِ وَلَمْ يَغْسِلْهَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وَلَمْ يَرَ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ بَأْسًا بِمَا يَنْتَضِحُ مِنْ غُسْلِ الْجَنَابَةِ ؛

۲۵۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ تَخْتَلِفُ أَيْدِينَا فِيهِ

۲۵۷ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ غَسَلَ يَدَهُ ؛

۲۵۸ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ مِنْ جَنَابَةٍ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ ؛

۲۵۹ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمَرْأَةُ مِنْ نِسَائِهِ يَغْتَسِلَانِ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ زَادَ مُسْلِمٌ وَوَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ شُعْبَةَ مِنَ الْجَنَابَةِ

بَابُ ۱۸۳ مَنْ أَفْرَغَ بِيَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ

دیا گیا مگر آپؐ نے اس سے نہیں پونچھا،

مٹی سے ہاتھ رگڑنے کا بیان: تاکہ خوب صاف ہو جائے،

عبداللہ بن زبیر، حمیدی، سفیان، اعمش، سالم بن ابی الجعد، کریب، ابن عباسؓ، حضرت میمونہؓ سے روایت ہے، کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جنابت سے غسل فرمایا، تو سب سے پہلے، اپنی شرمگاہ کو اپنے ہاتھ سے دھویا، پھر آپؐ دیوار میں رگڑ کر دھو ڈالا، اس کے بعد وضو کیا، جس طرح نماز کے لئے آپؐ کا وضو ہوتا تھا، پھر آپؐ اپنے غسل سے فارغ ہو گئے، تو اپنے دونوں پیر دھوئے،

کیا جنب اپنے ہاتھ ظرف کے اندر دھونے سے قبل ڈال سکتا سکتا ہے، جب کہ اس کے ہاتھ پر جنابت کے علاوہ کوئی نجاست نہ ہو ابن عمرؓ اور براء بن عازبؓ نے اپنا ہاتھ پانی میں ڈال دیا، حالانکہ اسے دھویا نہ تھا، پھر وضو کیا، ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ نے اس پانی میں جو غسل جنابت سے ٹپک (کر برتن میں گر) جائے کسی چیز کو لگ جانے میں کچھ حرج خیال نہ کیا۔

عبداللہ بن مسلمہ، افلح بن حمید، قاسم حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں میں اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل کرتے تھے، اور ہمارے ہاتھ اس میں پڑتے تھے،

مسدد، حماد، ہشام بن عروہ، عروہ حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں، کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب جنابت کا غسل فرماتے تھے، تو اپنا ہاتھ پہلے دھو لیتے تھے،

ابوالولید، شعبہ، ابوبکر بن حفص، عروہ، حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں میں اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل جنابت کرتے تھے اور عبدالرحمن بن قاسم، قاسم، حضرت عائشہؓ سے اسی طرح روایت ہے،

ابوالولید، شعبہ، عبداللہ بن عبداللہ بن جبیر، انس بن مالکؓ کہتے ہیں، نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور کوئی بی بی آپؐ کی بی بیوں میں سے (دونوں مل کر) ایک برتن سے غسل کرتے تھے، مسلم اور وہب بن جریر نے بواسطہ شعبہ من الجنابۃ کا لفظ زیادہ بیان کیا ہے،

جو شخص غسل میں داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالے، اس

سالم قال حدثنا ابو جعفر قال لی جابر اتانی ابن عمک یعرض بالحسن بن محمد بن الحنفیة قال کیف الغسل من الجنابة فقلت کان النبی صلی الله علیه وسلم یاخذ ثلاث اکف فیفیضها علی راسه ثم یفیض علی سائر جسده فقال لی الحسن انی رجل کثیر الشعر فقلت کان النبی صلی الله علیه وسلم اکثر منک شعرا

باب ۱۷۸ الغسل مرة واحدة :

۲۵۲ - حدثنا موسی بن اسمعیل قال حدثنا عبد الواحد عن الاعمش عن سالم بن ابی الجعد عن کریب عن ابن عباس قال قالت میمونة وضعت للنبی صلی الله علیه وسلم ماء للغسل فغسل یدیه مرتین او ثلاثا ثم افرغ علی شماله فغسل مذاکیره ثم مسح یده بالارض ثم مضمض واستنشق وغسل وجهه ویدیه ثم افاض علی جسده ثم تحول من مکانه فغسل قدمیه

باب ۱۷۹ من بدا بالحلاب او الطیب عند الغسل

۲۵۳ - حدثنا محمد بن المثنی قال حدثنا ابو عاصم عن حنظلة عن القاسم عن عائشة قالت کان النبی صلی الله علیه وسلم اذا اغتسل من الجنابة دعا بشیء نحو الحلاب فاخذ بکفه فبدا بشق راسه الایمن ثم الایسر فقال بهما علی وسط راسه،

باب ۱۸۰ المضمضة والاستنشاق فی الجنابة

۲۵۴ - حدثنا عمر بن حفص بن غیاث قال حدثنا ابی قال حدثنا الاعمش قال حدثنی سالم عن کریب عن ابن عباس قال حدثتنا میمونة قالت للنبی صلی الله علیه وسلم غسلا فافرغ بیمینه علی یساره فغسلهما ثم غسل فرجه ثم قال بیده علی الارض فمسحها بالتراب ثم غسلها ثم مضمض واستنشق ثم غسل وجهه وافاض علی راسه ثم تنحی فغسل قدمیه ثم اتی بمندیل

مجھ سے جابرؓ نے کہا کہ میرے پاس تمہارے چچا کے بیٹے حسن بن محمد بن حنفیہ آئے اور مجھ سے کہا کہ جنابت سے غسل کس طرح (کیا جاتا) ہے میں نے کہا، کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم تین چلو لیتے تھے اور اس کو اپنے سر پر ڈالتے تھے، پھر اپنے باقی بدن پر بہاتے تھے، تو مجھ سے حسن نے کہا کہ میں بہت بالوں والا آدمی ہوں (مجھے اس قدر قلیل پانی کافی نہ ہوگا) میں نے کہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے بال تم سے زیادہ تھے،

اعضاء کو غسل میں ایک بار دھونے کا بیان

موسیٰ بن اسمٰعیل، عبد الواحد، اعمش، سالم بن ابی الجعد، کریب حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا، کہ میمونہؓ نے فرمایا، کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے غسل کے لئے پانی رکھدیا، تو آپؐ نے اپنا ہاتھ دو مرتبہ یا تین مرتبہ دھویا، پھر اپنے بائیں ہاتھ پر پانی گرا کر اپنے خاص مقامات کو دھویا، پھر اپنا ہاتھ زمین پر رگڑ کر دھویا اسکے بعد کلی کی اور ناک میں پانی لیا اور منہ اور دونوں ہاتھ دھوئے، پھر اپنے بدن پر پانی بہا لیا، پھر اپنے (اس) مقام سے ہٹ گئے اور دونوں پیروں کو دھو ڈالا،

نہاتے وقت حلاب اور خوشبو سے ابتدا کرنے والے کا بیان

محمد بن مثنیٰ، ابو عاصم، حنظلہ، قاسم، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا، کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب جنابت سے غسل کرتے تھے، تو کوئی چیز مثل حلاب (ایک قسم کی خوشبو) وغیرہ کے منگاتے تھے، اور اسے اپنے ہاتھوں میں لے کر پہلے سر کے داہنے حصے سے ابتدا کرتے، پھر بائیں (جانب) میں (لگاتے تھے) پھر دونوں ہاتھ اپنے بیچ سر پر رکھتے تھے،

غسل جنابت میں کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کا بیان

عمرو بن حفص بن غیاث، حفص بن غیاث، اعمش، سالم، کریب حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ہم سے حضرت میمونہؓ نے بیان کیا کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کیلئے غسل کا پانی رکھدیا، تو آپؐ نے داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر (پانی) گرایا اور دونوں کو دھویا، پھر اپنی شرم گاہ کو دھویا اس کے بعد اپنے ہاتھ زمین پر رکھ کر دونوں کو مٹی سے مل کر دھویا اور کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا، پھر اپنے منہ کو دھو کر سر پر پانی بہایا پھر (اس جگہ سے) ہٹ گئے، اور اپنے پیر دھوئے، اس کے بعد ایک کپڑا بدن پوچھنے کا آپکو

باب الغسل بالصاع ونحوه

٢٤٦ - حدثنا عبد الله بن محمد قال ثنا عبد الصمد قال ثنا شعبة قال حدثني ابو بكر بن حفص قال سمعت ابا سلمة يقول دخلت انا واخو عائشة على عائشة فسألها اخوها عن غسل رسول الله صلى الله عليه وسلم فدعت باناء نحو من صاع فاغتسلت وافاضت على رأسها وبيننا وبينها حجاب قال ابو عبد الله قال يزيد بن هارون وبهز والجدي عن شعبة قدر صاع.

٢٤٧ - حدثنا عبد الله بن محمد قال ثنا يحيى بن آدم قال ثنا زهير عن ابي اسحاق قال ثنا ابو جعفر انه كان عند جابر بن عبد الله هو وابوه وعنده قوم فسألوه عن الغسل قال يكفيك صاع فقال رجل ما يكفيني قال جابر كان يكفي من هو اوفى منك شعرا وخيرا منك ثم امنا في ثوب.

٢٤٨ - حدثنا ابو نعيم قال ثنا ابن عيينة عن عمرو عن جابر بن زيد عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم وميمونة كانا يغتسلان من اناء واحد قال ابو عبد الله كان ابن عيينة يقول اخيرا عن ابن عباس عن ميمونة والصحيح ما روى ابو نعيم.

باب من افاض على رأسه ثلاثا

٢٤٩ - حدثنا ابو نعيم قال ثنا زهير عن ابي اسحاق قال حدثني سليمان بن صرد قال حدثني جبير بن مطعم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اما انا فافيض على رأسي ثلاثا واشار بيديه كلتيهما.

٢٥٠ - حدثنا محمد بن بشار قال حدثنا غندر قال حدثنا شعبة عن مخول بن راشد عن محمد بن علي عن جابر بن عبد الله قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يفرغ على رأسه ثلاثا.

٢٥١ - حدثنا ابو نعيم قال ثنا معمر بن يحيى بن

صاع وغیرہ سے غسل کرنے کا بیان

عبد اللہ بن محمد، عبد الصمد، شعبہ، ابوبکر بن حفص نے کہا، کہ میں نے ابوسلمہ کو کہتے ہوئے سنا، کہ میں اور حضرت عائشہؓ کے بھائی، حضرت عائشہؓ کے پاس آئے ان سے ان کے بھائی نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے غسل کا حال پوچھا تو انہوں نے تقریباً ایک صاع پانی منگوایا، پھر انہوں نے غسل کیا اور اپنے سر پر پانی بہایا، اس حال میں کہ ہمارے اور ان کے درمیان پردہ حائل تھا ابو عبد اللہ (بخاری) نے کہا کہ یزید بن ہارون اور بہز اور جدی نے شعبہ سے (نحو من صاع) کی جگہ قدر صاع بیان کیا ہے،

عبد اللہ بن محمد، یحییٰ بن آدم، زہیر، ابی اسحاق، ابوجعفر (امام باقرؒ) فرماتے ہیں، کہ میں اور میرے والد (امام زین العابدین)، جابر بن عبد اللہؓ کے پاس تھے، اور ان کے پاس کچھ لوگ (اور بھی) تھے، انہوں نے ان سے غسل کی بابت پوچھا (کہ کس قدر پانی سے کیا جائے) انہوں نے کہا کہ ایک صاع پانی تجھے کافی ہے ایک شخص بولا کہ مجھے کافی نہیں ہے، تو جابرؓ نے کہا کہ ایک صاع پانی اس شخص کو کافی ہو جاتا تھا جس کے بال تجھ سے زیادہ تھے اور جو ہر بات میں، تجھ سے اچھے تھے (یعنی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم) پھر جابرؓ نے صرف ایک کپڑا پہن کر ہماری امامت کی،

ابو نعیم، ابن عیینہ، عمرو، جابر بن زید، ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں، کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور میمونہؓ دونوں ایک ہی ظرف سے غسل کر لیا کرتے تھے، امام بخاریؒ نے کہا ابن عیینہ اپنی اخیر عمر میں عن ابن عباس عن میمونہ روایت کرتے تھے، لیکن صحیح وہ ہے جو ابو نعیم نے روایت کیا

اس شخص کا بیان جس نے اپنے سر پر تین بار پانی بہایا،

ابو نعیم، زہیر، ابو اسحاق، سلیمان بن صرد، جبیر بن مطعمؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں تو اپنے سر پر تین مرتبہ پانی بہاتا ہوں، اور یہ کہہ کر اپنے دونوں ہاتھوں سے اشارہ کیا،

محمد بن بشار، غندر، شعبہ، مخول بن راشد، محمد بن علی (یعنی امام باقرؒ) جابر بن عبد اللہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اپنے سر پر تین بار پانی بہاتے تھے،

ابو نعیم، معمر بن یحییٰ بن سام، ابوجعفرؓ یعنی امام باقرؒ کہتے ہیں، کہ

دوسرا پارہ ٢

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْغُسْلِ

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا اِلٰى قَوْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ وَقَوْلِهٖ يَاۤ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِلٰى قَوْلِهٖ عَفُوًّا غَفُوْرًا ؎

بَابُ الْوُضُوْءِ قَبْلَ الْغُسْلِ ؎

٢٤٢ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَاَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ يَتَوَضَّاُ كَمَا يَتَوَضَّاُ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ يُدْخِلُ اَصَابِعَهٗ فِي الْمَاۤءِ فَيُخَلِّلُ بِهَا اُصُوْلَ الشَّعْرِ ثُمَّ يَصُبُّ عَلٰى رَاْسِهٖ ثَلٰثَ غُرَفٍ بِيَدَيْهِ ثُمَّ يُفِيْضُ الْمَاۤءَ عَلٰى جِلْدِهٖ كُلِّهٖ ؎

٢٤٣ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ تَوَضَّاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ غَيْرَ رِجْلَيْهِ وَغَسَلَ فَرْجَهٗ وَمَا اَصَابَهٗ مِنَ الْاَذٰى ثُمَّ اَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَاۤءَ ثُمَّ نَحّٰى رِجْلَيْهِ فَغَسَلَهُمَا هٰذِهٖ غُسْلُهٗ مِنَ الْجَنَابَةِ ؎

بَابُ غُسْلِ الرَّجُلِ مَعَ امْرَاَتِهٖ

٢٤٥ ـ حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاۤءٍ وَّاحِدٍ مِّنْ قَدَحٍ يُّقَالُ لَهُ الْفَرَقُ ؎

غسل کا بیان

اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ اگر تم جنابت کی حالت میں ہو تو غسل کر لو آخر آیت لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ تک اور اللہ تعالیٰ کا قول يَاۤ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا۔ عَفُوًّا غَفُوْرًا تک۔

غسل سے وضو کرنے کا بیان ؎

عبد اللہ بن یوسف، مالک، ہشام، عروہ، ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب جنابت کا غسل فرماتے تو شروع میں دونوں ہاتھ دھوتے، پھر وضو کرتے جس طرح کہ نماز کے لئے وضو فرماتے تھے، پھر اپنی انگلیوں کو پانی میں ڈالتے اور اس سے بالوں کی جڑ میں خلال کرتے، پھر اپنے سر پر دونوں ہاتھوں سے تین چلو پانی ڈالتے، پھر اپنے سارے جسم پر پانی بہاتے۔

محمد بن یوسف، سفیان، اعمش، سالم بن ابی الجعد، کریب، حضرت ابن عباس، ام المومنین حضرت میمونہ رضہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز کے وضو کی طرح وضو کیا، اپنے دونوں پاؤں نہ دھوئے اور اپنی شرم گاہ کو اور اس نجاست کو جو لگی تھی دھویا، پھر اپنے اوپر پانی بہایا، پھر دونوں پاؤں کو ہٹا کر ان کو دھویا یہ آپ کا غسل جنابت تھا۔

مرد کا اپنی بیوی کے ساتھ غسل کرنے کا بیان ؎

آدم بن ابی ایاس، ابن ابی ذئب، زہری، عروہ، حضرت عائشہ رضہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ میں اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم دونوں ایک ہی برتن سے یعنی قدح سے جس کو فرق کہا جاتا تھا غسل کرتے تھے۔

بَابُ ۱۰۲ دَفْعِ السِّوَاكِ إِلَى الْأَكْبَرِ وَقَالَ

عَفَّانُ حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرَانِي أَتَسَوَّكُ بِسِوَاكٍ فَجَاءَنِي رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ فَنَاوَلْتُ السِّوَاكَ الْأَصْغَرَ مِنْهُمَا فَقِيلَ لِي كَبِّرْ فَدَفَعْتُهُ إِلَى الْأَكْبَرِ مِنْهُمَا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ اخْتَصَرَهُ نُعَيْمٌ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ أُسَامَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛

مسواک کو بڑے شخص کو دینے کا بیان۔ اور عفان نے کہا کہ ہم سے صخر بن جویریہ نے بروایت نافع ابن عمر روایت کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے خواب دیکھا کہ میں ایک مسواک سے مسواک کر رہا ہوں پھر اتنے میں دیکھا کہ میرے پاس دو شخص آگئے۔ ایک ان میں سے دوسرے سے بڑا تھا میں نے ان میں سے چھوٹے کو مسواک دیدی تو مجھ سے کہا گیا کہ بڑے کو دیدیجئے۔ میں نے وہ مسواک ان میں سے بڑے کو دیدی ؛

بَابُ ۱۰۳ فَضْلِ مَنْ بَاتَ عَلَى الْوُضُوْءِ

۲۴۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَيْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وُضُوْءَكَ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلَى شِقِّكَ الْأَيْمَنِ ثُمَّ قُلِ اللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ وَجْهِيَ إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَّرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ اللّٰهُمَّ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ فَإِنْ مُتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ فَأَنْتَ عَلَى الْفِطْرَةِ وَاجْعَلْهُنَّ اٰخِرَ مَا تَتَكَلَّمُ بِهٖ قَالَ فَرَدَّدْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا بَلَغْتُ اللّٰهُمَّ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ قُلْتُ وَرَسُوْلِكَ قَالَ لَا وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ ؛

اس شخص کی فضیلت کا بیان جو باوضو رات کو سو گئے ؛

محمد بن مقاتل، عبد اللہ، سفیان، منصور، سعد بن عبیدہ، براء بن عازب سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ جب تم اپنی خواب گاہ میں آؤ تو نماز کی طرح وضو کرو۔ پھر اپنے داہنی جانب پر لیٹ رہو اس کے بعد کہو (ترجمہ) اے اللہ! میں تجھ سے امید وار اور خائف ہو کر اپنا منہ تیری طرف جھکا دیا اور اپنا امر بھی تیرے سپرد کر دیا اور میں نے تجھے اپنا پشت و پناہ بنا لیا اور میں یقین رکھتا ہوں کہ تجھ سے (یعنی تیرے غضب سے) سوا تیرے پاس کے کوئی پناہ کی جگہ نہیں ہے اے اللہ میں اس کتاب پر ایمان لایا جو تو نے نازل فرمائی ہے۔ اور تیرے اس نبی پر (بھی) جسے تو نے (ہدایت خلق کے لئے) بھیجا ہے پس اگر تو اس رات میں مرا تو ایمان پر مرے گا اور اس دعا کو اپنا آخری کلام بنا۔ براء کہتے ہیں میں نے ان کلمات کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے دوہرایا تو جب میں اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ پر پہونچا تو میں نے کہا وَرَسُوْلِكَ آپ نے فرمایا نہیں بلکہ وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ کہو ؛

پارہ اوّل تمام شد!

۲۳۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ بَزَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَوْبِهِ ؛

محمد بن یوسف سفیان، حمید، انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے (ایک مرتبہ) اپنے کپڑے میں تھوکا،

بَابُ ۱۶۹ لَا يَجُوزُ الْوُضُوْءُ بِالنَّبِيذِ وَلَا بِالْمُسْكِرِ وَكَرِهَهُ الْحَسَنُ وَأَبُو الْعَالِيَةِ وَقَالَ عَطَاءٌ التَّيَمُّمُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الْوُضُوءِ بِالنَّبِيذِ وَاللَّبَنِ ؛

نہ نبیذ سے اور نہ کسی اور نشہ لانے والی چیز سے وضو جائز ہے اور حسن (بصری) اور ابوالعالیہ نے اسے مکروہ سمجھا ہے عطا نے کہا ہے، کہ مجھے نبیذ اور دودھ کے ساتھ وضو کرنے سے تیمم اچھا معلوم ہوتا ہے،،

۲۳۸ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ ؛

علی بن عبد اللہ، سفیان، زہری، ابوسلمہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں، کہ آپ نے فرمایا، پینے کی جو چیز نشہ لائے وہ حرام ہے،

بَابُ ۱۷۰ غَسْلِ الْمَرْأَةِ أَبَاهَا الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَقَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ امْسَحُوا عَلَى رِجْلِي فَإِنَّهَا مَرِيضَةٌ ؛

عورت کا اپنے باپ کے چہرے سے خون کو دھونے کا بیان: اور ابوالعالیہ نے اپنے بیٹوں سے کہا کہ میرے پیر پر مالش کردو کیونکہ وہ بیمار ہے،

۲۳۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ وَسَأَلَهُ النَّاسُ وَمَا بَيْنِي وَبَيْنَهُ أَحَدٌ بِأَيِّ شَيْءٍ دُوِيَ جُرْحُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَقِيَ أَحَدٌ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي كَانَ عَلِيٌّ يَجِيءُ بِتُرْسِهِ فِيهِ مَاءٌ وَفَاطِمَةُ تَغْسِلُ عَنْ وَجْهِهِ الدَّمَ فَأُخِذَ حَصِيرٌ فَأُحْرِقَ فَحُشِيَ بِهِ جُرْحُهُ ؛

محمد، سفیان بن عیینہ، ابوحازم سے روایت ہے، کہ سہل بن سعد ساعدی سے لوگوں نے پوچھا تھا اور میں بھی وہاں موجود سن رہا تھا کہ کس چیز سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے زخم کا علاج کیا گیا تھا، تو وہ بولے کہ اس کا جاننے والا مجھ سے زیادہ (اب) کوئی باقی نہیں ہے، علی رضی اللہ عنہ اپنی ڈھال میں پانی لے آئے تھے، اور فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ کے چہرے سے خون دھوتی تھیں، پھر ایک چٹائی لے کر جلائی گئی اور آپ کے زخم میں بھر دی گئی،،

ف :- یہ جنگ احد کا واقعہ ہے جس میں حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ مبارک زخمی ہوگیا تھا ۱۲ منہ،

بَابُ ۱۷۱ السِّوَاكِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِتُّ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَنَّ ؛

مسواک کرنے کا بیان اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس رات گذاری تو آپ نے مسواک کیا،

۲۴۰ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُهُ يَسْتَنُّ بِسِوَاكٍ بِيَدِهِ يَقُولُ أُعْ أُعْ وَالسِّوَاكُ فِي فِيهِ كَأَنَّهُ يَتَهَوَّعُ ؛

ابوالنعمان، حماد بن زید، غیلان بن جریر، ابوبردہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا، میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو آپ کو دیکھا کہ مسواک آپ کے دست مبارک میں ہے اور منہ میں اس طرح مسواک فرما رہے ہیں کہ اُع اُع کی آواز نکلتی ہے جیسے کوئی قے کرتا ہے،

۲۴۱ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ ؛

عثمان بن ابی شیبہ، جریر، منصور، ابووائل، حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم رات کو اٹھتے، تو اپنے منہ کو مسواک سے صاف کرتے تھے،

غَيْرِ الْقِبْلَةِ أَوْ تَيَمَّمَ فَصَلَّى ثُمَّ أَدْرَكَ الْمَاءَ فِي وَقْتِهِ لَا يُعِيدُ ؛

۲۳ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ قَالَ بَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدٌ ح قَالَ وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي عِنْدَ الْبَيْتِ وَأَبُو جَهْلٍ وَأَصْحَابٌ لَهُ جُلُوسٌ إِذْ قَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ أَيُّكُمْ يَجِيءُ بِسَلَا جَزُورِ بَنِي فُلَانٍ فَيَضَعُهُ عَلَى ظَهْرِ مُحَمَّدٍ إِذَا سَجَدَ فَانْبَعَثَ أَشْقَى الْقَوْمِ فَجَاءَ بِهِ فَنَظَرَ حَتَّى إِذَا سَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَهُ عَلَى ظَهْرِهِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ وَأَنَا أَنْظُرُ لَا أُغْنِي شَيْئًا لَوْ كَانَ لِي مَنَعَةٌ قَالَ فَجَعَلُوا يَضْحَكُونَ وَيُحِيلُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدٌ لَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ حَتَّى جَاءَتْهُ فَاطِمَةُ فَطَرَحَتْ عَنْ ظَهْرِهِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَشَقَّ عَلَيْهِمْ إِذْ دَعَا عَلَيْهِمْ قَالَ وَكَانُوا يَرَوْنَ أَنَّ الدَّعْوَةَ فِي ذٰلِكَ الْبَلَدِ مُسْتَجَابَةٌ ثُمَّ سَمَّى اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِأَبِي جَهْلٍ وَعَلَيْكَ بِعُتْبَةَ ابْنِ أَبِي رَبِيعَةَ وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَالْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ وَأُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ وَعُقْبَةَ ابْنِ أَبِي مُعَيْطٍ وَعَدَّ السَّابِعَ فَلَمْ نَحْفَظْهُ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ رَأَيْتُ الَّذِينَ عَدَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَرْعَى فِي الْقَلِيبِ قَلِيبِ بَدْرٍ ؛

بَابُ ۱۶۸ الْبُزَاقِ وَالْمُخَاطِ وَنَحْوِهِ فِي الثَّوْبِ وَقَالَ عُرْوَةُ عَنِ الْمِسْوَرِ وَمَرْوَانَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَمَا تَنَخَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُخَامَةً إِلَّا وَقَعَتْ فِي كَفِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ فَدَلَكَ بِهَا وَجْهَهُ وَجِلْدَهُ

نماز پڑھی ہو، یا تیمم کرکے نماز پڑھی ہو، پھر نماز کے وقت کے اندر پانی مل جائے، یا بعد میں قبلے کی سمت معلوم ہو جائے، تو ان سب صورتوں میں، نماز کا اعادہ نہ کرے؛

عبدان، عثمان، شعبہ، ابو اسحٰق، عمرو بن میمون، عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کعبہ کے قریب نماز پڑھ رہے تھے، اور ابوجہل اور اس کے چند دوست بیٹھے ہوئے تھے ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ تم میں سے کوئی شخص فلاں قبیلہ کی اونٹنی ذبح کی گئی ہے اس کی اوجھڑی لے کر آئے اور اس کو محمد کی پشت پر جب وہ سجدہ میں جائیں رکھ دے۔ پس سب سے زیادہ بدبخت (عقبہ) اٹھا اور اس کو لے آیا اور دیکھتا رہا جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم سجدہ میں گئے (فوراً ہی) اس نے اس کو آپ کے دونوں شانوں کے درمیان میں رکھ دیا میں یہ حال دیکھ رہا تھا مگر کچھ نہ کر سکتا تھا، کاش میرے ہمراہ کچھ لوگ ہوتے (تو میں کیوں یہ حالت دیکھتا) عبداللہؓ کہتے ہیں پھر وہ لوگ ہنسنے لگے، اور ایک دوسرے پر مارے ہنسی کے گرنے لگے، اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سجدہ میں تھے اپنا سر نہ اٹھا سکتے تھے یہاں تک کہ فاطمہؓ آئیں اور انہوں نے اسے آپ کی پیٹھ سے پھینکا تب آپ نے اپنا سر اٹھایا، اور کہا کہ یا اللہ قریش کی ہلاکت یقینی فرما دے، تین مرتبہ (فرمایا) یہ ان پر شاق ہوا کیونکہ آپ نے انہیں بددعا دی، عبداللہؓ کہتے ہیں وہ جانتے تھے کہ اس شہر (مکہ) میں دعا قبول ہوتی ہے۔ پھر آپ نے (ہر ایک کے) نام لے کر (کہا) اے اللہ ابوجہل کی ہلاکت یقینی فرما، اور عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ، اور ولید بن عتبہ، اور امیہ بن خلف، اور عقبہ بن ابی معیط (کی) ہلاکت یقینی فرما، اور ساتویں کو گنایا مگر اس کا نام مجھے یاد نہیں رہا، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں نے ان لوگوں کی لاشوں کو جن کا نام رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لیا تھا کنوئیں میں یعنی بدر کے کنوئیں میں گرا ہوا دیکھا۔

کپڑے میں تھوک اور رینٹ وغیرہ کے لگنے کا بیان۔ اور عروہ نے مسور اور مروان سے روایت کیا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم حدیبیہ کے زمانہ میں نکلے، پھر انہوں نے پوری حدیث ذکر کرنے کے بعد کہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جتنی مرتبہ تھوکا وہ کسی نہ کسی شخص کے ہاتھ میں پڑا اور اس نے اسے اپنے چہرہ اور جلد پر مل لیا؛

يَرَوْنَ بِهِ بَأْسًا وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ وَإِبْرَاهِيمُ لَا بَأْسَ بِتِجَارَةِ الْعَاجِ ؛

٢٣٢ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ فَأْرَةٍ سَقَطَتْ فِي سَمْنٍ فَقَالَ أَلْقُوهَا وَمَا حَوْلَهَا فَاطْرَحُوهُ وَكُلُوا سَمْنَكُمْ

٢٣٣ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ فَأْرَةٍ سَقَطَتْ فِي سَمْنٍ فَقَالَ خُذُوهَا وَمَا حَوْلَهَا فَاطْرَحُوهُ قَالَ مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ مَا لَا أُحْصِيهِ يَقُولُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ ؛

٢٣٤ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ كَلْمٍ يُكْلَمُهُ الْمُسْلِمُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَكُونُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَهَيْئَتِهَا إِذْ طُعِنَتْ تَفَجَّرُ دَمًا اللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ وَالْعَرْفُ عَرْفُ الْمِسْكِ

بَابُ الْبَوْلِ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ ؛

٢٣٥ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو الزِّنَادِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ هُرْمُزَ الْأَعْرَجَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ وَبِإِسْنَادِهِ قَالَ لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِي لَا يَجْرِي ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيهِ ؛

بَابُ إِذَا أُلْقِيَ عَلَى ظَهْرِ الْمُصَلِّي قَذَرٌ أَوْ جِيفَةٌ لَمْ تَفْسُدْ عَلَيْهِ صَلَاتُهُ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا رَأَى فِي ثَوْبِهِ دَمًا وَهُوَ يُصَلِّي وَضَعَهُ وَمَضَى فِي صَلَاتِهِ وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَالشَّعْبِيُّ إِذَا صَلَّى وَفِي ثَوْبِهِ دَمٌ أَوْ جَنَابَةٌ أَوْ

نہیں سمجھتے تھے ابن سیرین اور ابراہیم نے کہا کہ ہاتھی دانت کی تجارت میں کچھ حرج نہیں۔

اسمٰعیل، مالک، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبد اللہ، ابن عباس، میمونہ سے روایت ہے، کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے ایک چوہے کے بارے میں پوچھا گیا جو گھی میں گر گئی تھی، آپ نے فرمایا کہ اس کو نکال ڈالو اور اس کے قریب جس قدر گھی ہو، وہ نکال ڈالو اور اپنا باقی گھی کھاؤ۔

علی بن عبد اللہ، معن، مالک، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود حضرت ابن عباس میمونہ رض سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اس چوہے کے متعلق پوچھا گیا، جو گھی میں گر گیا تو آپ نے فرمایا کہ اس چوہے کو اور اس کے آس پاس کے گھی کو نکال کر پھینک دو، معن نے کہا کہ ہم سے مالک نے بے شمار مرتبہ ابن عباس سے اور انہوں نے میمونہ رض سے روایت کیا،

احمد بن محمد، عبد اللہ، معمر، ہمام بن منبہ، ابوہریرہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا مسلمان کو جو زخم اللہ کی راہ میں پہونچایا جاتا ہے، وہ قیامت کے دن اپنی اسی (تازگی کی) حالت میں (جیسے کہ وہ اس وقت تھا جب وہ لگایا گیا تھا) ہوگا، خون بہتا ہوا، رنگ تو خون کا سا ہوگا اور خوشبو اس کی مشک کی سی ہوگی۔

ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے کا بیان

ابوالیمان، شعیب، ابوالزناد، عبد الرحمٰن بن ہرمز اعرج ابوہریرہ سے روایت ہے، کہ انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ہم (اگرچہ دنیا میں) پچھلے ہیں (مگر آخرت میں سب سے) سبقت لے جانے والے ہیں اور اسی سند سے یہ بھی روایت کیا گیا ہے، کہ حضرت نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں جو جاری نہ ہو، پیشاب نہ کرے کیونکہ شاید پھر (کبھی) اسی میں غسل کرے،

جب نمازی کی پیٹھ پر نجاست یا مردار ڈال دیا جائے تو اس کی نماز فاسد نہ ہوگی۔ ابن عمر رض جب اپنے کپڑے میں خون دیکھتے اور نماز پڑھتے ہوتے تو اس کپڑے کو اتار ڈالتے اور اپنی نماز کو پورا کر لیتے۔ ابن مسیب اور شعبی نے کہا ہے جب کوئی شخص نماز پڑھے اور اس کے کپڑے میں خون یا نجاست لگی ہو یا جنابت کے علاوہ جا

باب ۱۶۴ أبوال الإبل والدواب والغنم ومرابضها وصلى أبو موسى في دار البريد والسرقين والبرية إلى جنبه فقال ههنا وثم سواء ؛

اونٹ، چوپایوں، اور بکریوں کے پیشاب اور ان کے رہنے کی جگہوں کا بیان۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے دارالبرید میں نماز پڑھی اور ان کے ایک طرف گوبر تھا، اور (دوسری طرف) جنگل۔ تو انہوں نے کہا کہ یہ جگہ اور وہ جگہ برابر ہے۔

ف:- حنفیہ کے نزدیک ان جانوروں کا پیشاب جن کا گوشت حلال ہے، نجاست خفیفہ میں سے ہے جو چوتھائی کپڑے کی بقدر معاف ہے۔ لیکن افضل یہی ہے، کہ صاف ستھری جگہ ہو

ھ دارالبرید کوفہ میں ایک مکان کا نام ہے، جہاں کہ جانور باندھے جاتے تھے۔

٢- حدثنا سليمان بن حرب عن حماد بن زيد عن أيوب عن أبي قلابة عن أنس قال قدم أناس من عكل أو عرينة فاجتووا المدينة فأمرهم النبي صلى الله عليه وسلم بلقاح وأن يشربوا من أبوالها وألبانها فانطلقوا فلما صحوا قتلوا راعي النبي صلى الله عليه وسلم واستاقوا النعم فجاء الخبر في أول النهار فبعث في آثارهم فلما ارتفع النهار جيء بهم فأمر فقطع أيديهم وأرجلهم وسمرت أعينهم وألقوا في الحرة يستسقون فلا يسقون قال أبو قلابة فهؤلاء سرقوا وقتلوا وكفروا بعد إيمانهم وحاربوا الله ورسوله ؛

سلیمان بن حرب، حماد بن زید، ایوب، ابوقلابہ، انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، کہ کچھ لوگ عکل کے یا عرینہ کے آئے، مگر وہ مدینہ میں بیمار ہو گئے، تو آپ نے انہیں صدقہ کے اونٹوں میں لے جانے کا حکم دیا، اور یہ کہ وہ لوگ ان کا پیشاب اور ان کا دودھ پئیں۔ چنانچہ وہ (جنگل میں) چلے گئے (اور ایسا ہی کیا) جب اچھے ہو گئے، تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے چرواہے کو قتل کر ڈالا اور جانوروں کو ہانک لے گئے۔ ابتدا، دن ہی میں (یہ) خبر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی۔ چنانچہ آپ نے ان کے تعاقب میں آدمی بھیجے، اور دن چڑھے وہ (گرفتار کر کے) لائے گئے۔ آپ نے حکم دیا تو ان کے ہاتھ اور پیر کاٹ دیئے گئے، اور ان کی آنکھوں میں گرم سلائیں پھیر دی گئیں، اور گرم سنگلاخ پر ڈال دیئے گئے، پانی مانگتے تھے، تو انہیں پانی نہیں پلایا جاتا تھا، ابوقلابہ کہتے ہیں کہ اس کی وجہ یہ تھی، کہ ان لوگوں نے چوری کی اور قتل کیا اور ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے، اور اللہ اور اس کے رسول سے لڑے

ف:- انہوں نے بھی اسی صورت سے ان مسلمانوں کو۔۔۔ قتل کیا تھا، جو آپ کے چرواہے تھے، بالکل اسی کا بدلہ ان کے ساتھ کیا گیا۔

٢٢- حدثنا آدم قال ثنا شعبة قال أنا أبو التياح عن أنس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي قبل أن يبنى المسجد في مرابض الغنم ؛

آدم، شعبہ، ابوالتیاح، انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، مسجد کے بنائے جانے سے پہلے نبی صلے اللہ علیہ وسلم بکریوں کے بیٹھنے کے مقامات میں نماز پڑھ لیا کرتے تھے،،

باب ۱۶۵- ما يقع من النجاسات في السمن والماء وقال الزهري لا بأس بالماء ما لم يغيره طعم أو ريح أو لون وقال حماد لا بأس بريش الميتة وقال الزهري في عظام الموتى نحو الفيل وغيره أدركت ناسا من سلف العلماء يمتشطون بها ويدهنون فيها لا

جو نجاستیں گھی اور پانی میں گر جائیں، ان کا بیان، زہری نے کہا ہے کہ پانی میں کچھ حرج نہیں، جب تک کہ اس کا مزہ یا بو یا رنگ نہ بدلے حماد نے کہا ہے کہ مردار (پرندہ) کے پروں (کے پانی میں پڑ جانے) سے کچھ حرج نہیں، زہری نے مردوں کی ہڈیوں کے بارے میں مثل ہاتھی وغیرہ کے کہا ہے، کہ میں نے اگلے علماء میں سے کچھ لوگوں کو ان کی کنگھیاں، اور ان کے روغن دان بناتے ہوئے دیکھا ہے، وہ اس میں کچھ حرج

٢٢٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهُرُ أَفَأَدَعُ الصَّلٰوةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا إِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَ بِحَيْضٍ فَإِذَا أَقْبَلَتْ حَيْضَتُكِ فَدَعِي الصَّلٰوةَ وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ ثُمَّ صَلِّي قَالَ وَقَالَ أَبِي ثُمَّ تَوَضَّئِي لِكُلِّ صَلٰوةٍ حَتّٰى يَجِيْءَ ذٰلِكَ الْوَقْتُ ؛

بَابٌ ١٦٢ غَسْلِ الْمَنِيِّ وَفَرْكِهٖ وَغَسْلِ مَا يُصِيْبُ مِنَ الْمَرْأَةِ ؛

٢٢٦ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ نَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُوْنِ الْجَزَرِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْسِلُ الْجَنَابَةَ مِنْ ثَوْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَخْرُجُ إِلَى الصَّلٰوةِ وَإِنَّ بُقَعَ الْمَاءِ فِي ثَوْبِهٖ

٢٢٧ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ نَا يَزِيْدُ قَالَ نَا عَمْرٌو عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ ح وَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ نَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُوْنٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْمَنِيِّ يُصِيْبُ الثَّوْبَ فَقَالَتْ كُنْتُ أَغْسِلُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَخْرُجُ إِلَى الصَّلٰوةِ وَأَثَرُ الْغَسْلِ فِي ثَوْبِهٖ بُقَعُ الْمَاءِ ؛

بَابٌ ١٦٣ إِذَا غَسَلَ الْجَنَابَةَ أَوْ غَيْرَهَا فَلَمْ يَذْهَبْ أَثَرُهٗ

٢٢٨ - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ نَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُوْنٍ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ فِي الثَّوْبِ تُصِيْبُهُ الْجَنَابَةُ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ كُنْتُ أَغْسِلُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَخْرُجُ إِلَى الصَّلٰوةِ وَأَثَرُ الْغَسْلِ فِيْهِ بُقَعُ الْمَاءِ ؛

٢٢٩ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ نَا زُهَيْرٌ قَالَ نَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَغْسِلُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَرَاهُ فِيْهِ

محمد، معاویہ، ہشام بن عروہ، عروہ، حضرت عائشہ رضؓ نے فرمایا کہ فا بنت ابی حبیش نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور کہا یارسول اللہ میں ایک ایسی عورت ہوں کہ (اکثر) مستحاضہ رہتی ہوں، اور ایک عرصہ تک پا نہیں ہوتی تو کیا میں نماز چھوڑدوں؟ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فر نہیں، یہ تو ایک (رگ) کا خون ہے، اور حیض نہیں ہے، جب تمہارے ح کا زمانہ آجائے، تو نماز چھوڑدو، اور جب گذر جائے، تو خون اپنے (سے دھوڈالو، بعد اس کے نماز پڑھو، ہشام کہتے ہیں (اس حدیث میں اس کے میرے باپ نے (یہ بھی) کہا کہ پھر ہر نماز کے لئے وضو کیا کرو، یہاں تک کہ پھر (حیض کا) آجائے (تو پھر نماز ترک کردینا،

منی دھونے اور اس کے رگڑنے اور اس تری کے دھونے کا بیان جو کہ عورت کی شرمگاہ سے لگ جائے ؛

عبدان، عبداللہ بن مبارک، عمرو بن جزری، سلیمان بن یسار، عائشہ کہتی ہیں، کہ میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے جنابت کو دھودیتی آپ (اسی کپڑے کو پہن کر) نماز کے لئے باہر تشریف لے جاتے تھے، حا کپڑے میں پانی (کی تری) باقی ہوتی تھی،

قتیبہ، یزید، عمرو، سلیمان بن یسار، عائشہ رضؓ ح مسدد، عبدالواحد، عمر بن میمون، سلیمان بن یسار کہتے ہیں، میں نے عائشہ رضؓ سے اس منی کے بارے میں پوچھا، جو کپڑے پر لگ جائے، تو انہوں نے کہا میں رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے دھوڈالتی تھی، اور آپ نماز کے لئے باہر تشریف لے جاتے تھے، حالانکہ آپؐ کے لباس میں دھونے کا اثر یعنی پانی کے دھبے ہوتے تھے،

جنابت وغیرہ کو دھوئے مگر اس کا دھبہ نہ جائے ؛

موسیٰ بن اسمٰعیل، عبدالواحد، عمرو بن میمون کہتے ہیں کہ میں نے سلیمان بن یسار سے اس کپڑے کے بارہ میں جس کو جنابت لگ جائے سنا ہے، وہ کہتے تھے کہ عائشہ رضؓ کہتی تھیں کہ میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کو دھوڈالتی تھی، پھر بھی اس میں پانی کا دھبہ یا کئی دھبے دیکھتی تھی ؛

عمرو بن خالد، زہیر، عمرو بن میمون بن مہران، سلیمان بن یسار حضرت عائشہ رضؓ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کو دھوڈالتی تھیں، پھر میں کپڑوں میں ایک یا متعدد دھبے دیکھتی تھی،،

۲۲۰ - حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ حُذَیْفَةَ قَالَ اَتَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَجِئْتُهُ بِمَاءٍ فَتَوَضَّاَ:

آدم، شعبہ، اعمش، ابو وائل، حذیفہ رضہ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کسی قوم کے گھورے پر تشریف لائے اور وہاں، کھڑے ہو کر پیشاب کیا پھر پانی منگایا میں آپ کے پاس پانی لے آیا تب آپ نے وضو کیا:

بَابُ ۱۵۹ الْبَوْلِ عِنْدَ صَاحِبِهٖ وَالتَّسَتُّرِ بِالْحَائِطِ:

اپنے ساتھی کے پاس پیشاب کرنا، اور دیوار سے آڑ کر لینے کا بیان:

۲۲۱ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ قَالَ ثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ حُذَیْفَةَ قَالَ رَاَیْتُنِیْ اَنَا وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَتَمَاشٰی فَاَتٰی سُبَاطَةَ قَوْمٍ خَلْفَ حَائِطٍ فَقَامَ كَمَا یَقُوْمُ اَحَدُكُمْ فَبَالَ فَانْتَبَذْتُ مِنْهُ فَاَشَارَ اِلَیَّ فَجِئْتُهُ فَقُمْتُ عِنْدَ عَقِبِهٖ حَتّٰی فَرَغَ:

عثمان بن ابی شیبہ، جریر، منصور، ابو وائل، حذیفہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے یاد ہے کہ ایک مرتبہ، میں حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چلا جا رہا تھا، کہ آپ ایک قوم کے گھورے پر دیوار کے پیچھے آئے، اور جس طرح تم میں کوئی کھڑا ہوتا ہے کھڑے ہو گئے اور پیشاب کرنے لگے، تو میں آپ سے الگ ہو گیا آپ نے میری طرف اشارہ کیا چنانچہ میں آپ کے پاس آ گیا اور آپ کی ایڑیوں کے قریب کھڑا ہو گیا۔ یہاں تک کہ آپ فارغ ہو چکے:

ف:۔ کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کے متعلق احادیث مختلف آئی ہیں، چنانچہ حضرت عمر کی ایک حدیث میں ممنوع قرار دیا گیا ہے، لیکن دونوں احادیث میں اس طرح توفیق ممکن ہے کہ اگر زمین کچی ہو اور چھینٹ اڑنے کا خوف نہ ہو یا مقام ایسا ہو، کہ بیٹھنے سے لباس کے خراب ہونے کا خطرہ ہو تو کھڑے ہو کر پیشاب کرنا جائز ہے یا کوئی ایسا مرض لاحق ہو گیا ہو کہ بیٹھنا تکلیف دہ ہو تو بھی جائز ہے ورنہ کھڑے ہو کر پیشاب کرنے سے پرہیز کیا جائے:

بَابُ ۱۶۰ الْبَوْلِ عِنْدَ سُبَاطَةِ قَوْمٍ:

کسی قوم کے گھورے کے پاس پیشاب کرنے کا بیان

۲۲۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ قَالَ كَانَ اَبُوْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیُّ یُشَدِّدُ فِی الْبَوْلِ وَیَقُوْلُ اِنَّ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ كَانَ اِذَا اَصَابَ ثَوْبَ اَحَدِهِمْ قَرَضَهٗ فَقَالَ حُذَیْفَةُ لَیْتَهٗ اَمْسَكَ اَتٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا:

محمد بن عرعرہ، شعبہ، منصور، ابو وائل سے روایت ہے، کہ ابو موسیٰ اشعری رضہ پیشاب کے بارے میں سختی کیا کرتے تھے، کہتے تھے کہ بنی اسرائیل میں جب کسی کے کپڑے پر پیشاب لگ جاتا تھا تو وہ اسے کاٹ ڈالتا تھا حذیفہ نے (جب اس کو سنا تو) کہا، کہ اگر وہ (اپنی اس سختی سے) باز آ جائیں تو بہتر ہے، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کسی قوم کے گھورے پر تشریف لائے تھے، اور (وہاں) کھڑے ہو کر پیشاب کیا تھا،

ف:۔ یعنی خفیف باریک باریک ایک دو چھینٹیں بھی اگر کپڑے پر پڑ جائیں تو وہ اس کو نجس کہہ دیتے تھے حالانکہ ایسی چھینٹیں معاف ہیں:

بَابُ ۱۶۱ غَسْلِ الدَّمِ:

خون دھونے کا بیان:

۲۲۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَتْنِیْ فَاطِمَةُ عَنْ اَسْمَاءَ قَالَتْ جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اَرَاَیْتَ اِحْدَانَا تَحِیْضُ فِی الثَّوْبِ كَیْفَ تَصْنَعُ قَالَ تَحُتُّهٗ ثُمَّ تَقْرُصُهٗ بِالْمَاءِ وَتَنْضَحُهٗ بِالْمَاءِ وَتُصَلِّیْ فِیْهِ

محمد بن مثنیٰ، یحییٰ، ہشام، فاطمہ، حضرت اسماء رضہ سے روایت کرتی ہیں کہ ایک عورت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی، اور اس نے کہا کہ بتایئے ہم میں سے کسی کو کپڑے میں حیض آ جائے تو وہ (اسے) کیا کرے آپ نے فرمایا کہ اسے مل ڈالے پھر پانی سے رگڑ کر اور دھو کر صاف کر لے، اور اس سے نماز پڑھے:

الاعرابی حتی فرغ من بولہ فی المسجد

۲۱۶- حدثنا موسی ابن اسمٰعیل قال ثنا ھمام قال ثنا اسحاق عن انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رای اعرابیا یبول فی المسجد فقال دعوہ حتی اذا فرغ دعا بماء فصبہ علیہ ؛

وہ اپنے پیشاب سے (جو) مسجد میں (کر رہا تھا) فارغ ہو جائے ؛

موسیٰ بن اسمٰعیل، ہمام، اسحاق، انس بن مالک کہتے ہیں، کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک اعرابی کو مسجد میں پیشاب کرتے ہوئے دیکھا، آپ نے فرمایا اسے چھوڑ دو، جب وہ فارغ ہو چکا، تو آپ نے پانی منگایا اور اس (مقام) پر ڈال دیا ؛

باب ۱۵۶ صب الماء علی البول فی المسجد

پیشاب پر مسجد میں پانی ڈالنے کا بیان ؛

۲۱۷- حدثنا ابو الیمان قال انا شعیب عن الزھری قال اخبرنی عبید اللہ بن عباس بن عتبۃ بن مسعود ان ابا ھریرۃ قال قام اعرابی فبال فی المسجد فتناولہ الناس فقال لھم النبی صلی اللہ علیہ وسلم دعوہ وھریقوا علی بولہ سجلا من ماء او ذنوبا من ماء فانما بعثتم میسرین ولم تبعثوا معسرین ؛

ابوالیمان، شعیب، زہری، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود سے روایت ہے، کہ حضرت ابوہریرہ رضہ نے فرمایا، کہ ایک اعرابی کھڑا ہو گیا اور مسجد میں پیشاب کرنے لگا تو لوگوں نے اسے پکڑا۔ ان سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو، اور اس کے پیشاب پر ایک ڈول کا خواہ کم بھرا ہو یا پورا بھرا ہو، (بہا دو) اس لئے کہ تم لوگ نرمی کرنے کیلئے بھیجے گئے ہو، سختی کرنے کے لئے نہیں ؛

۲۱۸- حدثنا عبدان قال انا عبد اللہ قال انا یحیی بن سعید قال سمعت انس بن مالک عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ح وحدثنا خالد بن مخلد قال حدثنا سلیمان عن یحیی بن سعید قال سمعت انس بن مالک قال جاء اعرابی فبال فی طائفۃ المسجد فزجرہ الناس فنھاھم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما قضی بولہ امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بذنوب من ماء فاھریق علیہ ؛

عبدان، عبد اللہ، یحییٰ بن سعید، انس رضہ ح خالد بن مخلد، سلیمان، یحییٰ بن سعید، انس بن مالک رضہ کہتے ہیں، کہ ایک اعرابی آیا اور اس نے مسجد کے گوشہ میں پیشاب کر دیا، لوگوں نے اسے ڈانٹا، تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں منع فرمایا، جب وہ اپنے پیشاب سے فارغ ہوا تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے پانی کا ایک ڈول بہانے کا حکم دیا، چنانچہ اس پر بہا دیا گیا ؛

باب ۱۵۷ بول الصبیان ؛

بچوں کے پیشاب کا بیان

۲۱۹- حدثنا عبد اللہ بن یوسف قال اخبرنا مالک عن ھشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ ام المؤمنین انھا قالت اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بصبی فبال علی ثوبہ فدعا بماء فاتبعہ ایاہ ؛

عبد اللہ بن یوسف، مالک، ہشام بن عروہ، عروہ، عائشہ ام المؤمنین کہتی ہیں، کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک بچہ لایا گیا، اس نے آپ کے کپڑے پر پیشاب کر دیا، آپ نے پانی منگایا، اور فوراً اس پر ڈال دیا ؛

۲۲۰- حدثنا عبد اللہ بن یوسف قال انا مالک عن ابن شھاب عن عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبۃ عن ام قیس بنت محصن انھا اتت بابن لھا صغیر لم یاکل الطعام الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاجلسہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجرہ فبال علی ثوبہ فدعا بماء فنضحہ ولم یغسلہ

عبد اللہ بن یوسف، مالک، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ، ام قیس بنت محصن رضہ سے روایت ہے کہ وہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنا چھوٹا بچہ لے کر آئیں، جو کھانا نہ کھاتا تھا اسے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی گود میں بٹھا لیا، اس نے آپ کے کپڑے پر پیشاب کر دیا، آپ نے پانی منگایا، اور اس پر چھڑک دیا اور اسے دھویا نہیں

ف :- حنفیہ کے نزدیک اس کا مطلب یہ ہے کہ مبالغہ کے ساتھ مل مل کر نہیں دھویا

باب ۱۵۸ البول قائما وقاعدا ؛

کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر پیشاب کرنے کا بیان ؛

۲۱۳ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ ثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَائِطٍ مِنْ حِيطَانِ الْمَدِينَةِ أَوْ مَكَّةَ فَسَمِعَ صَوْتَ إِنْسَانَيْنِ يُعَذَّبَانِ فِي قُبُورِهِمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ ثُمَّ قَالَ بَلَى كَانَ أَحَدُهُمَا لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ وَكَانَ الْآخَرُ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ ثُمَّ دَعَا بِجَرِيدَةٍ فَكَسَرَهَا كِسْرَتَيْنِ فَوَضَعَ عَلَى كُلِّ قَبْرٍ مِنْهُمَا كِسْرَةً فَقِيلَ لَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا قَالَ لَعَلَّهُ أَنْ يُخَفَّفَ عَنْهُمَا مَا لَمْ تَيْبَسَا ؛

عثمان، جریر، منصور، مجاہد، ابن عباسؓ سے روایت ہو فرمایا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ یا مکہ کے باغات میں تشریف لے گئے تو دو آدمیوں کی آواز سنی، جن پر ان کی قبروں میں عذاب کیا جاتا تھا، پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان دونوں پر عذاب کیا جاتا ہے، لیکن کسی بڑی بات کی وجہ سے نہیں کیا جارہا ہے، پھر آپؐ نے فرمایا ہاں، ان میں سے ایک تو اپنے پیشاب سے نہ بچتا تھا اور دوسرا چغلی کھایا کرتا تھا، پھر آپؐ نے ایک شاخ منگائی اور اس کے دو ٹکڑے کئے۔ ان دونوں میں سے ہر ایک کی قبر پر ایک ٹکڑا رکھ دیا آپؐ سے عرض کیا گیا، کہ یا رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) یہ آپؐ نے کیوں کیا؟ آپؐ نے فرمایا۔ امید ہے، جب تک یہ خشک نہ ہو جائیں ان دونوں پر عذاب کم رہے؛

بَابُ ۱۵۳ مَا جَاءَ فِي غَسْلِ الْبَوْلِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَاحِبِ الْقَبْرِ كَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ سِوَى بَوْلِ النَّاسِ ؛

پیشاب کے دھونے کے متعلق کیا منقول ہے، نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک قبر والے کے حق میں ارشاد فرمایا تھا کہ یہ اپنے پیشاب سے نہ بچتا تھا، آدمیوں کے پیشاب کے علاوہ (اور کسی کے پیشاب کا) دوسرا ذکر نہیں فرمایا؛

ف ۱:- حنفیہ کے نزدیک آدمی کا پیشاب ناپاک ہے، مرد ہو یا عورت، بالغ ہو یا نابالغ؛

۲۱۴ - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَبَرَّزَ لِحَاجَتِهِ أَتَيْتُهُ بِمَاءٍ فَيَغْسِلُ بِهِ

یعقوب بن ابراہیم، اسمٰعیل بن ابراہیم، روح بن قاسم عطاء بن ابی میمونہ، انس بن مالکؓ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب اپنی ضرورت (رفع کرنے) کے لئے باہر تشریف لیجاتے تو میں آپؐ کے لئے پانی لاتا تھا اور اس سے آپؐ استنجا کرتے تھے؛

بَابُ ۱۵۴

(یہ باب ترجمۃ الباب سے خالی ہے؛

۲۱۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَبْرَيْنِ فَقَالَ إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ وَأَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ ثُمَّ أَخَذَ جَرِيدَةً رَطْبَةً فَشَقَّهَا بِنِصْفَيْنِ فَغَرَزَ فِي كُلِّ قَبْرٍ وَاحِدَةً قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا قَالَ لَعَلَّهُ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى وَحَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا مِثْلَهُ ؛

محمد بن مثنیٰ، محمد بن حازم، اعمش، مجاہد، طاؤس، ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) نبی صلے اللہ علیہ وسلم دو قبروں پر گذرے، آپؐ نے فرمایا ان دونوں پر عذاب ہو رہا ہے، لیکن کسی بڑے گناہ کی وجہ سے نہیں ہو رہا ہے ایک تو ان میں سے پیشاب سے نہ بچتا تھا، اور دوسرا چغل خوری کرتا تھا پھر آپؐ نے ایک شاخ تر لی اور اسے چیر کر دو ٹکڑے کر دیئے، اور ہر ایک قبر پر ایک ٹکڑا گاڑ دیا، صحابہ رضؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ آپؐ نے کیوں کیا؟ فرمایا امید ہے کہ جب تک یہ دونوں (لکڑیاں) خشک نہ ہوں ان پر عذاب کم رہے؛

بَابُ ۱۵۵ تَرْكِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسِ

نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور سب لوگوں کا اعرابی کو مہلت دینا تاکہ

باب ١٤٩ هَلْ يُمَضْمِضُ مِنَ اللَّبَنِ ؛

٢٠٨ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ وَقُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا فَمَضْمَضَ وَقَالَ إِنَّ لَهُ دَسَمًا تَابَعَهُ يُونُسُ وَصَالِحُ ابْنُ كَيْسَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ

بَابُ ١٥٠ الْوُضُوْءِ مِنَ النَّوْمِ وَمَنْ لَّمْ يَرَ مِنَ النَّعْسَةِ وَالنَّعْسَتَيْنِ أَوِ الْخَفْقَةِ وُضُوْءًا ؛

٢٠٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ يُصَلِّي فَلْيَرْقُدْ حَتَّى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا صَلَّى وَهُوَ نَاعِسٌ لَا يَدْرِي لَعَلَّهُ يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبَّ نَفْسَهُ ؛

٢١٠ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ ثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا نَعَسَ فِي الصَّلٰوةِ فَلْيَنَمْ حَتَّى يَعْلَمَ مَا يَقْرَأُ ؛

بَابُ ١٥١ الْوُضُوْءِ مِنْ غَيْرِ حَدَثٍ ؛

٢١١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ ثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا ح وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَامِرٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ قُلْتُ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ قَالَ يُجْزِئُ أَحَدَنَا الْوُضُوْءُ مَا لَمْ يُحْدِثْ

٢١٢ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي بُشَيْرُ بْنُ يَسَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سُوَيْدُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالصَّهْبَاءِ صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ فَلَمَّا صَلَّى دَعَا بِالْأَطْعِمَةِ فَلَمْ يُؤْتَ إِلَّا بِالسَّوِيقِ فَأَكَلْنَا وَشَرِبْنَا ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَغْرِبِ فَمَضْمَضَ ثُمَّ صَلَّى لَنَا الْمَغْرِبَ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ ؛

بَابُ ١٥٢ مِنَ الْكَبَائِرِ أَنْ لَّا يَسْتَتِرَ مِنْ بَوْلِهِ ؛

کیا دودھ پی کر کلی کی جائے ؛

یحییٰ بن بکیر و قتیبہ، لیث، عقیل ابن شہاب، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ، ابن عباس رض سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیا، تو کلی کی اور فرمایا کہ دودھ میں چکناہٹ ہوتی ہے، یونس و صالح بن کیسان نے اس کے متابع حدیث روایت کی ہے ؛

نیند سے وضو کرنے کا بیان، اور بعض وہ لوگ جو ایک دو مرتبہ اونگھ جانے سے یا سر کے ہل جانے کو وضو کو فرض، نہیں سمجھتے

عبد اللہ بن یوسف، مالک، ہشام، عروہ عائشہ سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی شخص اونگھ جائے اور وہ نماز پڑھ رہا ہو، تو اسے چاہیئے، کہ لیٹ رہے، یہاں تک کہ اس کی نیند جاتی رہے، اس لئے کہ جب کوئی نیند کی حالت میں نماز پڑھے گا تو یہ نہیں سمجھ سکتا کہ استغفار کرتا ہوں، یا اپنے کو بد دعا دے رہا ہوں،

ابو معمر، عبد الوارث، ابو قلابہ، انس نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا، جب کوئی شخص نیند کے خمار میں ہو تو اس کو سو جانا چاہیئے، یہاں تک کہ (نیند جاتی رہے اور) سمجھنے لگے کہ کیا پڑھ رہا ہوں؛

بغیر حدث کے وضو کرنے کا بیان ؛

محمد بن یوسف، سفیان، عمرو بن عامر، انس رض ح مسدد، یحییٰ، سفیان عمرو بن عامر، حضرت انس سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے وقت وضو کیا کرتے تھے (عمرو بن عامر کہتے ہیں) میں نے کہا تم لوگ کس طرح کیا کرتے تھے، انس رض نے کہا کہ ہم میں سے ہر ایک کو جب تک وہ بے وضو نہ ہو (ایک ہی) وضو کافی ہوتا تھا ؛

خالد بن مخلد، سلیمان، یحییٰ بن سعید، بشیر بن یسار، سوید بن نعمان نے فرمایا کہ ہم (فتح) خیبر کے سال رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے، جب ہم صہبا میں پہونچے، تو رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عصر کی نماز پڑھائی جب نماز پڑھ چکے، کھانا مانگا تو (صحابہ رض) آپؐ کے پاس فقط ستو لائے ہم سب لوگوں نے کھایا پیا، بعد اس کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم مغرب کی نماز پڑھانے کھڑے ہو گئے، آپؐ نے صرف کلی کی اس کے بعد نماز پڑھا دی (جدید) وضو نہیں کیا ؛

پیشاب سے نہ بچنا گناہ کبیرہ میں سے ہے ؛

خفيه وتابعه معمر عن يحيى عن ابي سلمة عن عمرو رايت النبي صلى الله عليه وسلم ؛

عمرو نے اسی کے متابع حدیث روایت کی ہے، کہ میں نے آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا؛

باب ١٢٦ اذا ادخل رجليه وهما طاهرتان

موزوں کو وضو کی حالت میں پہننے کا بیان؛

٢٠٣ - حدثنا ابو نعيم قال ثنا زكريا عن عامر عن عروة بن المغيرة عن ابيه قال كنت مع النبي صلى الله عليه وسلم في سفر فاهويت لانزع خفيه فقال دعهما فاني ادخلتهما طاهرتين فمسح عليهما ؛

ابونعیم، زکریا، عامر، عروہ بن مغیرہ، مغیرہ رضؓ کہتے ہیں، میں ایک سفر میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا، میں نے (وضو کے وقت) چاہا کہ آپؐ کے دونوں موزوں کو اتار ڈالوں آپؐ نے فرمایا کہ ان کو رہنے دو، میں نے ان کو طہارت کی حالت میں پہنا تھا، پھر آپؐ نے ان پر مسح کیا؛

باب ١٢٧ من لم يتوضا من لحم الشاة والسويق واكل ابو بكر وعمر وعثمان رضي الله عنهم لحما فلم يتوضؤا ؛

بکری کا گوشت اور ستو کھانے سے وضو نہ کرنے کا بیان اور ابوبکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم نے گوشت کھایا اس کے بعد وضو نہیں کیا؛

٢٠٤ - حدثنا عبد الله بن يوسف قال انا مالك عن زيد بن اسلم عن عطاء بن يسار عن عبد الله بن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اكل كتف شاة ثم صلى ولم يتوضا ،

عبداللہ بن یوسف، مالک، زید بن اسلم، عطاء بن یسار عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بکری کا ایک شانہ کھایا اس کے بعد نماز پڑھی اور (جدید) وضو نہیں کیا،

٢٠٥ - حدثنا يحيى بن بكير قال ثنا الليث عن عقيل عن ابن شهاب قال اخبرني جعفر بن عمرو بن امية ان اباه اخبره انه راى النبي صلى الله عليه وسلم يحتز من كتف شاة فدعي الى الصلوة فالقى السكين فصلى ولم يتوضا

یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابنِ شہاب، جعفر بن عمرو بن امیہ سے ان کے والد عمرو بن امیہ نے بیان کیا کہ انہوں نے آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بکری کا شانہ کاٹ کاٹ کر کھاتے ہوئے دیکھا، پھر نماز کے لئے بلائے گئے تو چھری پھینک دی اور نماز پڑھی، لیکن وضو نہیں کیا؛

باب ١٢٨ من مضمض من السويق ولم يتوضا

اگر کسی نے ستو کھا کر کلی کی اور وضو نہیں کیا؛

٢٠٦ - حدثنا عبد الله بن يوسف قال انا مالك عن يحيى بن سعيد عن بشير بن يسار مولى بني حارثة ان سويد بن النعمان اخبره انه خرج مع رسول الله صلى الله عليه وسلم عام خيبر حتى اذا كانوا بالصهباء وهي ادنى خيبر فصلى العصر ثم دعا بالازواد فلم يؤت الا بالسويق فامر به فثري فاكل رسول الله صلى الله عليه وسلم واكلنا ثم قام الى المغرب فمضمض ومضمضنا ثم صلى ولم يتوضا

عبداللہ بن یوسف، مالک، یحییٰ بن سعید، بشیر بن یسار (بنی حارثہ کے آزاد کردہ غلام) سوید بن نعمان سے روایت ہے کہ (فتح) خیبر کے سال وہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، جب (مقام) صہبا میں پہونچے اور وہ خیبر سے بہت قریب تھا، تو آپؐ نے عصر کی نماز پڑھی، اور پھر زادراہ منگوائی کر صحابہؓ صرف ستو آپؐ کے پاس لائے، آپؐ نے اس کے گھولنے کا حکم دیا، پھر رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور ہم سب نے کھایا بعد اس کے آپؐ مغرب کی نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہو گئے اور (صرف کلی کر لی)، اور ہم نے (بھی) کلی کر لی، بعد اس کے آپؐ نے نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا؛

٢٠٧ - حدثنا اصبغ قال انا ابن وهب قال اخبرني عمرو عن بكير عن كريب عن ميمونة ان النبي صلى الله عليه وسلم اكل عندها كتفا ثم صلى ولم يتوضا ؛

اصبغ، ابنِ وہب، عمرو، بکیر، کریب، میمونہ رضؓ سے روایت ہے کہ ان کے ہاں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے (بکری کا) شانہ کھایا، اس کے بعد نماز پڑھی (اور جدید وضو نہیں کیا؛

رَحْرَاحٍ فِيهِ شَيْءٌ مِّنْ مَّاءٍ فَوَضَعَ أَصَابِعَهُ فِيهِ قَالَ أَنَسٌ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَى الْمَاءِ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ قَالَ أَنَسٌ فَحَزَرْتُ مَنْ تَوَضَّأَ مَا بَيْنَ السَّبْعِينَ إِلَى الثَّمَانِينَ ؛

گیا جس میں کچھ پانی تھا، آپ نے اپنی انگلیاں اس میں رکھدیں، انسؓ کہتے ہیں میں دیکھ رہا تھا کہ پانی آپ کی انگلیوں کے درمیان سے جوش کر رہا تھا میں نے ان لوگوں کا جنھوں نے (اس پانی سے) وضو کیا، اندازہ کیا (تو) ستر اسی کے درمیان تھے ؛

باب ۱۴۴ الْوُضُوْءِ بِالْمُدِّ ؛

ایک مد سے وضو کرنے کا بیان ؛

۱۹۸ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا مِسْعَرٌ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُ أَوْ كَانَ يَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ إِلَى خَمْسَةِ أَمْدَادٍ وَيَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ ؛

ابو نعیم، مسعر، ابن جبیر نے بیان کیا کہ میں نے حضرت انس کو کہتے ہوئے سنا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب دھوتے تھے یا (یہ کہا کہ) جب نہاتے تھے (اس میں) ایک صاع سے پانچ مد تک (پانی) صرف کیا کرتے تھے، اور وضو ایک مد (پانی) سے کرتے تھے ؛

باب ۱۴۵ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ ؛

موزوں پر مسح کرنے کا بیان ؛

۱۹۹ - حَدَّثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرٌو قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَأَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ سَأَلَ عُمَرَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ نَعَمْ إِذَا حَدَّثَكَ شَيْئًا سَعْدٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَسْأَلْ عَنْهُ غَيْرَهُ وَقَالَ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ أَخْبَرَنِي أَبُو النَّضْرِ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ سَعْدًا حَدَّثَهُ فَقَالَ عُمَرُ لِعَبْدِ اللهِ نَحْوَهُ

اصبغ بن فرج، ابن وہب، عمرو، ابوالنضر، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، عبداللہ بن عمر، سعد بن ابی وقاص سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے موزوں پر مسح فرمایا، عبداللہ بن عمر نے عمر رضی اللہ عنہ سے اس کی بابت پوچھا تو انہوں نے کہا ہاں، جب تم سے سعد کوئی روایت نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے بیان کریں، تو اس کی بابت کسی دوسرے سے نہ پوچھا کرو اور موسیٰ بن عقبہ نے کہا، مجھ سے ابوالنضر نے بیان کیا کہ عمرؓ نے عبداللہ سے اسی طرح بیان کیا ؛

۲۰۰ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ الْحَرَّانِيُّ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ خَرَجَ لِحَاجَتِهِ فَاتَّبَعَهُ الْمُغِيرَةُ بِإِدَاوَةٍ فِيهَا مَاءٌ فَصَبَّ عَلَيْهِ حِينَ فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهِ فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ ؛

عمرو بن خالد حرانی، لیث، یحییٰ بن سعید، سعد بن ابراہیم، نافع بن جبیر، عروہ بن مغیرہ اپنے والد مغیرہ بن شعبہ اور وہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ (ایکدن) اپنی حاجت (رفع کرنے) کے لئے تشریف لے گئے، تو مغیرہ (بھی) ایک برتن لے کر جس میں پانی تھا آپ کے پیچھے (پیچھے) چلے گئے، اور جب آپ اپنی حاجت سے فارغ ہوئے تو مغیرہؓ نے آپ (کے ہاتھ پاؤں) پر پانی ڈالا، اور آپ نے وضو فرمایا اور موزوں پر مسح کیا ؛

۲۰۱ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَتَابَعَهُ

ابونعیم، شیبان، یحییٰ، ابوسلمہ، جعفر بن عمرو بن امیہ ضمری، عمرو بن امیہ ضمری سے روایت ہے، کہ انہوں نے رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ؛

۲۰۲ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عِمَامَتِهِ وَ

عبدان، عبداللہ، اوزاعی، یحییٰ، ابوسلمہ، جعفر بن عمرو بن امیہ، عمرو بن امیہ سے روایت ہے، فرمایا، کہ میں نے رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے عمامہ اور دونوں موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے، اور معمر نے بروایت یحییٰ ابوسلمہ

اسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهُ فِي أَنْ يُمَرَّضَ فِي بَيْتِي فَأَذِنَّ لَهُ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ تَخُطُّ رِجْلَاهُ فِي الْأَرْضِ بَيْنَ عَبَّاسٍ وَرَجُلٍ آخَرَ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ فَأَخْبَرْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ أَتَدْرِي مَنِ الرَّجُلُ الْآخَرُ قُلْتُ لَا قَالَ هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَكَانَتْ عَائِشَةُ تُحَدِّثُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَعْدَمَا دَخَلَ بَيْتَهُ وَاشْتَدَّ وَجَعُهُ هَرِيقُوا عَلَيَّ مِنْ سَبْعِ قِرَبٍ لَمْ تُحْلَلْ أَوْكِيَتُهُنَّ لَعَلِّي أَعْهَدُ إِلَى النَّاسِ وَأُجْلِسَ فِي مِخْضَبٍ لِحَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ طَفِقْنَا نَصُبُّ عَلَيْهِ تِلْكَ حَتَّى طَفِقَ يُشِيرُ إِلَيْنَا أَنْ قَدْ فَعَلْتُنَّ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى النَّاسِ۔

[illegible]

۱۔ [illegible]

بَابُ الْوُضُوءِ مِنَ التَّوْرِ

طشت سے وضو کرنے کا بیان

حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ عَمِّي يُكْثِرُ مِنَ الْوُضُوءِ فَقَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ أَخْبِرْنِي كَيْفَ رَأَيْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ فَدَعَا بِتَوْرٍ مِنْ مَاءٍ فَكَفَأَ عَلَى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا ثَلَاثَ مِرَارٍ ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي التَّوْرِ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مِنْ غَرْفَةٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَيْهِ فَاغْتَرَفَ بِهِمَا فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِهِ مَاءً فَمَسَحَ رَأْسَهُ فَأَدْبَرَ بِيَدَيْهِ وَأَقْبَلَ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ فَقَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ۔

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا بِإِنَاءٍ مِنْ مَاءٍ فَأُتِيَ بِقَدَحٍ

[illegible]

خالد بن مخلد [illegible] عمرو بن یحییٰ [illegible]

[illegible]

مسدد، حماد، ثابت، حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی کا ایک برتن منگایا۔ [illegible]

۱۹۱ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي وَأَنَا مَرِيضٌ لَا أَعْقِلُ فَتَوَضَّأَ وَصَبَّ عَلَيَّ مِنْ وَضُوئِهِ فَعَقَلْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَنِ الْمِيرَاثُ إِنَّمَا يَرِثُنِي كَلَالَةٌ فَنَزَلَتْ آيَةُ الْفَرَائِضِ ؛

ابوالولید، شعبہ، محمد بن منکدر، جابر رضہ کہتے ہیں کہ رسول صلے اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لئے تشریف لائے اور میں (ایسا سخت) بیمار تھا کہ (کوئی بات) سمجھ نہ سکتا تھا آپ نے وضو فرمایا اور اپنے وضو سے (بچا ہوا پانی) میرے اوپر ڈالا، تو میں ہوش میں آگیا اور میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ (میری) میراث کس کے لئے ہے، میرا تو صرف ایک کلالہ وارث ہے اس پر فرائض کی آیت نازل ہوئی ؛

ف: جو ایسے شخص کا وارث ہو جس کے نہ باپ زندہ ہو اور نہ کوئی اولاد ہو اس کو کلالہ کہتے ہیں ؛

بَابُ الْغُسْلِ وَالْوُضُوءِ فِي الْمِخْضَبِ وَالْقَدَحِ وَالْخَشَبِ وَالْحِجَارَةِ ؛

لگن پیالے اور لکڑی و پتھر کے برتن سے وضو اور غسل کرنے کا بیان ؛

۱۹۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُنِيرٍ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَقَامَ مَنْ كَانَ قَرِيبَ الدَّارِ إِلَى أَهْلِهِ وَبَقِيَ قَوْمٌ فَأُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِخْضَبٍ مِنْ حِجَارَةٍ فِيهِ مَاءٌ فَصَغُرَ الْمِخْضَبُ أَنْ يَبْسُطَ فِيهِ كَفَّهُ فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ قُلْنَا كَمْ كُنْتُمْ قَالَ ثَمَانِينَ وَزِيَادَةً ؛

عبداللہ بن منیر، عبداللہ بن بکر، حمید، انس رضہ کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) نماز کا وقت آیا، تو جس شخص کا گھر وہاں سے قریب تھا وہ (وضو کرنے) اپنے گھر چلا گیا اور چند لوگ رہ گئے، رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پتھر کا ایک مخضب لایا گیا جس میں پانی تھا، مخضب میں یہ گنجائش نہ تھی کہ آپ اپنی ہتھیلی اس میں پھیلا سکیں چنانچہ تمام لوگوں نے (اسی تھوڑے سے پانی سے) وضو کر لیا (حمید کہتے ہیں) ہم نے انس سے کہا کہ تم لوگ (اس وقت) کس قدر تھے انہوں نے کہا کہ اسی اور (کچھ اسی سے) کچھ زیادہ ؛

۱۹۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا بِقَدَحٍ فِيهِ مَاءٌ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ فِيهِ وَمَجَّ فِيهِ ؛

محمد بن علاء، ابو اسامہ، برید، ابی بردہ، ابو موسیٰ رضہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک قدح منگایا جس میں پانی تھا پھر اسی میں آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں اور چہرے کو دھویا اور اسی میں کلی کی ؛

۱۹۴ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْرَجْنَا لَهُ مَاءً فِي تَوْرٍ مِنْ صُفْرٍ فَتَوَضَّأَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَيَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ فَأَقْبَلَ بِهِ وَأَدْبَرَ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ؛

احمد بن یونس، عبدالعزیز بن ابی سلمہ، عمرو بن یحییٰ، یحییٰ، عبداللہ بن زید سے روایت ہے، کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں، تشریف لائے، ہم نے آپ کے لئے پیتل کے ایک طشت میں پانی (بھر کر) نکالا (اس سے) آپ نے وضو فرمایا، اپنے منہ کو تین مرتبہ دھویا، اور دونوں ہاتھوں کو دو دو مرتبہ اور اپنے سر کا مسح کیا یعنی سر پر ہاتھ رکھ کر اسے (پیچھے سے) آگے لائے اور (آگے سے) پیچھے لے گئے، اور دونوں پیر دھوئے ؛

۱۹۵ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاشْتَدَّ بِهِ

ابوالیمان، شعیب، زہری، عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ، عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم (آخری مرض میں) بیمار ہوئے (اور آپ کا) مرض سخت ہو گیا تو آپ نے اپنی بیویوں سے اجازت مانگی کہ میرے

وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ مَا أَقْبَلَ وَمَا أَدْبَرَ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا وُضُوءُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

کے حصہ کا بھی اور پیچھے کے حصہ کا بھی (غرضیکہ پورے سر کا) اور اپنے دونوں پیر ٹخنوں تک دھوئے۔ اس کے بعد کہا کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا وضو اسی طرح ہوتا تھا

بَابُ ۱۳۹ مَسْحِ الرَّأْسِ مَرَّةً ؛

سر کا مسح ایک مرتبہ کرنے کا بیان،

١٨٩ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ شَهِدْتُ عَمْرَو بْنَ أَبِي حَسَنٍ سَأَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ عَنْ وُضُوءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا بِتَوْرٍ مِنْ مَاءٍ فَتَوَضَّأَ لَهُمْ فَكَفَأَهُ عَلَى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا ثَلٰثًا ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلٰثًا بِثَلٰثِ غَرَفَاتٍ مِنْ مَاءٍ ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلٰثًا ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ فَمَسَحَ بِرَأْسِهِ فَأَقْبَلَ بِيَدَيْهِ وَأَدْبَرَ بِهِمَا ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ حَدَّثَنَا مُوسٰى قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ مَسَحَ بِرَأْسِهِ مَرَّةً

سلیمان بن حرب، وہیب، عمرو بن یحییٰ، یحییٰ، عمرو بن ابی حسن نے عبداللہ بن زید سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے وضو کی کیفیت پوچھی، تو انہوں نے پانی کا ایک طشت منگایا، اور ان کے (سمجھانے کے) لئے وضو کیا اپنے دونوں ہاتھوں پر پانی گرایا اور تین مرتبہ ان کو دھویا پھر اپنا ہاتھ برتن میں ڈالدیا اور تین مرتبہ تین چلو پانی سے کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور ناک صاف کی۔ پھر اپنا ہاتھ برتن میں ڈالا۔ اور اپنے دونوں ہاتھ کہنیوں تک دو دو مرتبہ دھوئے۔ پھر اپنے ہاتھ سے جدید پانی لے کر سر کا مسح فرمایا، یعنی اپنے ہاتھوں کو سر پر رکھ کر پیچھے سے آگے لائے) اور (آگے سے پیچھے لے گئے، پھر برتن سے پانی لے کر اپنے دونوں پیر دھوئے (امام بخاریؒ) کہتے ہیں، ہم سے موسیٰ نے اور ان سے وہیب نے حدیث بیان کی۔ اور کہا کہ آپ نے اپنے سر کا ایک مرتبہ مسح فرمایا؛

ف :- سابقہ تمام احادیث سے حسب ذیل امور ثابت ہوئے (۱) یہ کم از کم ایک مرتبہ اعضاء وضو کا دھونا فرض ہے، دو مرتبہ پر کفایت ہے، تین مرتبہ سنت یا افضل ہے (۲) یہ کہ کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا تین مرتبہ اس طرح بھی ہو سکتا ہے، کہ ایک چلو پانی لے کر اس سے تھوڑا پانی کلی کے لئے منہ میں لے، اور تھوڑا پانی ناک میں ڈال لے اس طرح تین مرتبہ کرنے سے تین کلیاں اور تین مرتبہ ناک میں پانی پڑ جائے گا اور اس طرح بھی ہو سکتا ہے کہ تین چلو تین کلیوں کے لئے اور تین چلو تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالنے کے لئے (۳) یہ کہ سر کا مسح اس طرح کرے کہ پورا سر مسح میں شامل ہو جائے یہ افضل ہے، اگرچہ صرف چوتھائی سر کے مسح سے فرض ادا ہو جاتا ہے (۴) یہ کہ سر کا مسح ہر صورت میں صرف ایک مرتبہ کرنا ہوگا، دیگر اعضاء کی طرح دو، دو یا تین تین مرتبہ نہیں ہوگا۔ ۱۲ منہ

بَابُ ۱۴۰ وُضُوءِ الرَّجُلِ مَعَ امْرَأَتِهِ وَفَضْلِ وَضُوءِ الْمَرْأَةِ وَتَوَضَّأَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِالْحَمِيمِ وَمِنْ بَيْتِ نَصْرَانِيَّةٍ ؛

مرد کا اپنی بیوی کے ساتھ وضو کرنا اور عورت کے وضو کا بچا ہوا پانی استعمال کرنا، عمر رضی اللہ عنہ نے گرم پانی سے اور نصرانیہ کے گھر (کے پانی) سے وضو فرمایا؛

١٩٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ كَانَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ يَتَوَضَّؤُنَ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمِيعًا

عبداللہ بن یوسف، مالک، نافع ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مرد اور عورت (سب ایک برتن سے) وضو کرتے تھے؛

بَابُ ۱۴۱ صَبِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضُوءَهُ عَلَى الْمُغْمٰى عَلَيْهِ ؛

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا اپنے وضو کے پانی کو بیہوش پر چھڑکنے کا بیان؛

١٨٥ - حدثنا آدم قال حدثنا شعبة قال حدثنا الحكم قال سمعت أبا جحيفة يقول خرج علينا النبي صلى الله عليه وسلم بالهاجرة فأتي بوضوء فتوضأ فجعل الناس يأخذون من فضل وضوئه فيتمسحون به فصلى النبي صلى الله عليه وسلم الظهر ركعتين والعصر ركعتين وبين يديه عنزة وقال أبو موسى دعا النبي صلى الله عليه وسلم بقدح فيه ماء فغسل يديه ووجهه فيه ومج فيه ثم قال لهما اشربا منه وأفرغا على وجوهكما ونحوركما :

آدم، شعبہ، حکم، ابوجحیفہ کہتے ہیں کہ (ایک دن) نبی صلے اللہ علیہ وسلم دوپہر کے وقت ہمارے پاس تشریف لائے تو وضو کا پانی آپ کے پاس لایا گیا آپ نے وضو کیا، جب آپ وضو کر چکے تو، لوگ آپ کے وضو کا بچا ہوا پانی لیکر اس کو اپنے چہرے اور آنکھوں پر ملنے لگے پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں (ظہر کی) اور عصر کی دو رکعتیں پڑھیں، اور آپ کے سامنے عنزہ، گڑا ہوا تھا، ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک قدح منگایا جس میں پانی تھا آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اور اپنا منہ اسی میں دھویا اور اسی میں کلی کی، پھر ان دونوں یعنی ابوموسیٰ اور بلال سے کہا کہ یہ پانی کچھ پی لو اور کچھ اپنے چہروں پر اور اپنے سینوں پر ڈال لو،

١٨٦ - حدثنا علي بن عبد الله قال حدثنا يعقوب بن إبراهيم بن سعد قال حدثنا أبي عن صالح عن ابن شهاب قال أخبرني محمود بن الربيع قال وهو الذي مج رسول الله صلى الله عليه وسلم في وجهه وهو غلام من بئرهم وقال عروة عن المسور وغيره يصدق كل واحد منهما صاحبه وإذا توضأ النبي صلى الله عليه وسلم كادوا يقتتلون على وضوئه :

علی بن عبداللہ، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، ابراہیم بن سعد، صالح ابن شہاب کہتے ہیں، مجھ سے محمود بن ربیع نے بیان کیا کہ محمود بن ربیع وہ شخص ہے، کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کے منہ پر بچپن کی حالت میں کلی کی تھی انہیں کے کنویں سے پانی لے کر، عروہ نے (اس حدیث کو) مسور وغیرہ سے روایت کی اور یہ دونوں روایتیں ایک دوسرے کی تصدیق کرتی ہیں کہ جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم وضو فرماتے تو آپ کے وضو سے بچے ہوئے پانی پر صحابہ ٹوٹے پڑتے تھے :

باب ۳۷

(یہ باب ترجمۃ الباب سے خالی ہے)

١٨٧ - حدثنا عبد الرحمن بن يونس قال حدثنا حاتم بن إسماعيل عن الجعد قال سمعت السائب بن يزيد يقول ذهبت بي خالتي إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله إن ابن أختي وقع فمسح رأسي ودعا لي بالبركة ثم توضأ فشربت من وضوئه ثم قمت خلف ظهره فنظرت إلى خاتم النبوة بين كتفيه مثل زر الحجلة :

عبدالرحمن بن یونس، حاتم بن اسمٰعیل، جعد، سائب بن یزید کہتے ہیں کہ مجھے میری خالہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئیں عرض کیا کہ یارسول اللہ یہ میری بہن کا لڑکا بیمار ہے، آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لئے برکت کی دعا کی، پھر آپ نے وضو فرمایا، اور میں نے آپ کے وضو سے بچے ہوئے پانی کو پی لیا، اس کے بعد میں آپ کے پس پشت کھڑا ہو گیا تو میں نے خاتم نبوت کو دیکھ لیا (جو) آپ کے دونوں شانوں کے درمیان مثل حجلہ (یعنی چھپر کھٹ کے پردہ) کی گھنڈی کی گھنڈی کے (تھی)،

باب ۳۸ من مضمض واستنشق من غرفة واحدة

ایک ہی چلو سے کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کا بیان،

١٨٨ - حدثنا مسدد قال حدثنا خالد بن عبد الله قال حدثنا عمرو بن يحيى عن أبيه عن عبد الله بن زيد أنه أفرغ من الإناء على يديه فغسلهما ثم غسل أو مضمض واستنشق من كفة واحدة ففعل ذلك ثلاثا فغسل يديه إلى المرفقين مرتين مرتين

مسدد، خالد بن عبداللہ، عمرو بن یحییٰ، عبداللہ بن زید سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے دونوں ہاتھوں پر برتن سے پانی گرایا، اور ان کو دھویا پھر ایک چلو سے کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا، پس اسی طرح تین بار کیا پھر دو دو مرتبہ اپنے دونوں ہاتھ کہنیوں تک دھوئے اور اپنے سر کا مسح کیا، آگے

لَا أَدْرِي سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ شَيْئًا فَقُلْتُهٗ ؛

بَابُ ۱۳۴ مَسْحِ الرَّأْسِ كُلِّهٖ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ الْمَرْأَةُ بِمَنْزِلَةِ الرَّجُلِ تَمْسَحُ عَلٰى رَأْسِهَا وَسُئِلَ مَالِكٌ أَيُجْزِئُ أَنْ يَمْسَحَ بَعْضَ رَأْسِهٖ فَاحْتَجَّ بِحَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ ؛

۱۸۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ أَنَا مَالِكٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ وَّهُوَ جَدُّ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى أَتَسْتَطِيْعُ أَنْ تُرِيَنِيْ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ نَعَمْ فَدَعَا بِمَآءٍ فَأَفْرَغَ عَلٰى يَدِهٖ فَغَسَلَ يَدَهٗ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلٰثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهٗ بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ بَدَأَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهٖ حَتّٰى ذَهَبَ بِهِمَا إِلٰى قَفَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا إِلَى الْمَكَانِ الَّذِيْ بَدَأَ مِنْهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ؛

بَابُ ۱۳۵ غَسْلِ الرِّجْلَيْنِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ؛

۱۸۴ - حَدَّثَنَا مُوْسٰى نَا قَالَ نَا وُهَيْبٌ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِيْهِ شَهِدْتُّ عَمْرَو بْنَ أَبِيْ حَسَنٍ سَأَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ عَنْ وُضُوْءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا بِتَوْرٍ مِّنْ مَّآءٍ فَتَوَضَّأَ لَهُمْ وُضُوْءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكْفَأَ عَلٰى يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثَلٰثًا ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهٗ فِي التَّوْرِ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلٰثَ غَرَفَاتٍ ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهٗ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلٰثًا ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهٗ فَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهٗ فَمَسَحَ رَأْسَهٗ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ مَرَّةً وَّاحِدَةً ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ؛

بَابُ ۱۳۶ - اِسْتِعْمَالِ فَضْلِ وَضُوْءِ النَّاسِ وَأَمَرَ جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَهْلَهٗ أَنْ يَّتَوَضَّأُوْا بِفَضْلِ سِوَاكِهٖ ؛

حال تو، نہیں جانتا (لیکن) لوگو نے لوگوں کو کچھ کہتے سنا تھا وہی میں (بھی) کہہ دیا ؛

پورے سر کے مسح کرنے کا بیان بدلیل قول اللہ تعالیٰ کے وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ، اور ابن مسیب نے کہا کہ عورت بھی مثل مرد کے ہے، وہ بھی اپنے سر پر مسح کرے (امام) مالکؒ سے پوچھا گیا کہ کیا بعض سر کا مسح کافی ہے، تو انہوں نے عبداللہ بن زید کی حدیث سے استدلال کیا (اور کہا کہ کافی نہیں)

عبداللہ بن یوسف، مالک، یحییٰ، مازنی، یحییٰ مازنی سے روایت ہے کہ ایک شخص نے جو عمرو بن یحییٰ کے دادا ہیں، عبداللہ بن زید سے پوچھا کہ کیا آپ یہ کر سکتے ہیں کہ مجھے یہ دکھلا دیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم وضو کس طرح کرتے تھے، عبداللہ بن زیدؓ نے کہا، ہاں (میں دکھا سکتا ہوں) پھر انہوں نے پانی منگایا، اور اپنے ہاتھ پر ڈالا، ہاتھ دو مرتبہ دھوئے پھر تین مرتبہ کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا، پھر اپنے منہ کو تین مرتبہ دھویا، پھر دونوں ہاتھ کہنیوں تک دو مرتبہ دھوئے، پھر اپنے سر کا اپنے دونوں ہاتھوں سے مسح کیا، یعنی ان کو آگے لائے اور پیچھے لے گئے، سر کے پہلے حصہ سے ابتدا کی اور دونوں ہاتھ گدی تک لے گئے، پھر ان دونوں کو وہیں تک واپس لائے، جہاں سے شروع کیا تھا، پھر اپنے دونوں پیر دھوئے ؛

دونوں پاؤں ٹخنوں تک دھونے کا بیان۔

موسیٰ، وہیب، عمرو بن یحییٰ، یحییٰ، عمرو بن حسن نے عبداللہ بن زیدؓ سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی بابت پوچھا، انہوں نے پانی کا طشت منگایا اور ان لوگوں (کے دکھانے) کے لئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا سا وضو کر کے دکھا دیا یعنی اپنے دونوں ہاتھوں پر طشت سے پانی گرایا اور دونوں ہاتھ تین مرتبہ دھوئے پھر ہاتھوں کو طشت میں ڈال دیا اور (اس سے پانی لے کر) کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور صاف کیا، تین چلو (پانی لے کر) پھر اپنا ہاتھ ڈالا اور اپنے منہ کو تین مرتبہ دھویا، پھر نئے پانی سے اپنے سر کا مسح کیا، یعنی ان کو ایک مرتبہ آگے لائے اور پیچھے لے گئے، پھر اپنے دونوں پیر ٹخنوں تک دھوئے ؛

لوگوں کے وضو کے بچے ہوئے پانی کے استعمال کرنے کا بیان

جریر بن عبداللہ نے اپنے گھر والوں سے کہا تھا کہ ان کے وضو کے بچے ہوئے پانی سے وضو کریں ؛

ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَوْتَرَ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتَّى أَتَاهُ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ ؛

باب ۱۳۳

مَنْ لَمْ يَتَوَضَّأْ إِلَّا مِنَ الْغَشْيِ الْمُثْقِلِ ؛

۱۸۲- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنِ امْرَأَتِهِ فَاطِمَةَ عَنْ جَدَّتِهَا أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا قَالَتْ أَتَيْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَإِذَا النَّاسُ قِيَامٌ يُصَلُّونَ وَإِذَا هِيَ قَائِمَةٌ تُصَلِّي فَقُلْتُ مَا لِلنَّاسِ فَأَشَارَتْ بِيَدِهَا نَحْوَ السَّمَاءِ وَقَالَتْ سُبْحَانَ اللَّهِ فَقُلْتُ آيَةٌ فَأَشَارَتْ أَنْ نَعَمْ فَقُمْتُ حَتَّى تَجَلَّانِي الْغَشْيُ وَجَعَلْتُ أَصُبُّ فَوْقَ رَأْسِي مَاءً فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْ شَيْءٍ كُنْتُ لَمْ أَرَهُ إِلَّا قَدْ رَأَيْتُهُ فِي مَقَامِي هَذَا حَتَّى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَلَقَدْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ مِثْلَ أَوْ قَرِيبًا مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ لَا أَدْرِي أَيَّ ذَلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ يُؤْتَى أَحَدُكُمْ فَيُقَالُ لَهُ مَا عِلْمُكَ بِهَذَا الرَّجُلِ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ أَوِ الْمُوقِنُ لَا أَدْرِي أَيَّ ذَلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ فَيَقُولُ هُوَ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَى فَأَجَبْنَا وَآمَنَّا وَاتَّبَعْنَا فَيُقَالُ نَمْ صَالِحًا فَقَدْ عَلِمْنَا إِنْ كُنْتَ لَمُؤْمِنًا وَأَمَّا الْمُنَافِقُ أَوِ الْمُرْتَابُ لَا أَدْرِي أَيَّ ذَلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ فَيَقُولُ

دو رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں پڑھیں، ان کے بعد آپؐ نے وتر پڑھے، پھر آپ لیٹ گئے، جب مؤذن آپؐ کے پاس آیا تو آپؐ کھڑے ہو گئے، اور دو رکعتیں ہلکی (سنت فجر کی) پڑھیں، پھر آپؐ تشریف لے گئے، اور صبح کی نماز پڑھی۔

ایسے (علماء) بھی ہیں جو معمولی غشی کی وجہ سے وضو جاتے رہنے کے قائل نہیں ہیں (ان کے نزدیک جب تک شدید غشی کا دورہ نہ ہو وضو باقی رہتا ہے)۔

اسمٰعیل، مالک، ہشام بن عروہ، فاطمہ بنت منذر، اپنی دادی اسماء بنت ابی بکرؓ سے روایت کیا، حضرت اسماءؓ نے فرمایا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ عائشہؓ کے پاس آئی اور اس وقت سورج گرہن ہو رہا تھا تو کیا دیکھتی ہوں کہ لوگ کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے ہیں اور عائشہؓ بھی کھڑی ہوئی نماز پڑھ رہی ہیں، میں نے کہا (آج) لوگوں کا کیا حال ہے (یہ بے وقت کیسی نماز پڑھ رہے ہیں)، تو عائشہؓ نے اپنے ہاتھ سے آسمان کی طرف اشارہ کیا اور کہا کہ سبحان اللہ! میں نے کہا کہ (یہ سورج گرہن کیا) کوئی نشانی (عذاب وغیرہ کی) ہے، انہوں نے اشارہ کیا کہ ہاں، تو میں (بھی نماز پڑھنے) کھڑی ہو گئی، یہاں تک کہ مجھ پر غشی طاری ہونے لگی اور میں اپنے سر پر پانی ڈالنے لگی، جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم (نماز) سے فارغ ہوئے، تو آپؐ نے اللہ کی حمد وثنا بیان فرمائی اس کے بعد فرمایا کہ جس کسی چیز کو میں نے (اب تک) نہ دیکھا تھا اس کو اس وقت اپنی اسی جگہ میں (کھڑے کھڑے) دیکھ لیا، یہاں تک کہ جنت و دوزخ کو (بھی) اور بیشک میرے پاس وحی آئی ہے، کہ قبروں میں تم لوگوں کی آزمائش ہوگی مثل، یا قریب آزمائش دجال کے (فاطمہ کہتی ہیں، میں نہیں جانتی کہ ان دو لفظوں میں سے اسماءؓ نے کون سا لفظ کہا تھا) تم میں سے ہر ایک کے پاس (فرشتے) بھیجے جائیں گے، اور اس سے کہا جائے گا کہ اس مرد کے متعلق تم کو کیا علم ہے مومن یا موقن (فاطمہ کہتی ہیں) مجھے یاد نہیں کہ اسماءؓ ان دو لفظوں میں سے کون سا لفظ کہا تھا تو کہے گا وہ محمدؐ ہیں اللہ کے رسولؐ، ہمارے پاس معجزے اور ہدایت لے کر آئے تھے، ہم نے ان کی بات مانی، اور ایمان لائے اور پیروی کی، پس اس سے کہا جائے گا کہ آرام سے سو جا، اس لئے کہ یقیناً ہم نے جان لیا تھا کہ تو مومن ہے لیکن منافق یا شک کرنے والا (فاطمہ کہتی ہیں) مجھے یاد نہیں، کہ ان دونوں لفظوں میں سے اسماءؓ نے کون سا لفظ کہا تھا کہے گا کہ میں (حقیقت

عَنْ يَحْيَى عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ عَدَلَ إِلَى الشِّعْبِ فَقَضَى حَاجَتَهُ قَالَ أُسَامَةُ فَجَعَلْتُ أَصُبُّ عَلَيْهِ وَيَتَوَضَّأُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَتُصَلِّي قَالَ الْمُصَلَّى أَمَامَكَ ؛

آزاد کردہ غلام) اسامہ بن زید رضؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب عرفہ سے چلے تو شعب (پہاڑ کا درہ) کی طرف مڑ گئے، اور اپنی حاجت رفع کی۔ اسامہؓ کہتے ہیں، بعد اس کے کہ میں آپؐ کے اعضاء شریفہ پر پانی ڈالتا رہا اور آپؐ وضو کرتے رہے، میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ کیا آپؐ (یہاں) نماز پڑھیں گے، آپؐ نے فرمایا نہیں، نماز پڑھنے کی جگہ تمہارے آگے ہے (یعنی مزدلفہ میں)

۱۸۰ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ أَخْبَرَنِي سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ يُحَدِّثُ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ وَأَنَّهُ ذَهَبَ لِحَاجَةٍ لَهُ فَإِنَّ الْمُغِيرَةَ جَعَلَ يَصُبُّ الْمَاءَ عَلَيْهِ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَمَسَحَ

عمرو بن علی، عبدالوہاب، یحییٰ بن سعید، سعد بن ابراہیم، نافع بن جبیر مطعم، عروہ بن مغیرہ بن شعبہ، مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ وہ کسی سفر میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے، آپؐ اپنی حاجت رفع کرنے کے لئے تشریف لے گئے (جب آپؐ واپس آئے) تو مغیرہ آپؐ کے اعضائے شریفہ پر پانی ڈالتے گئے۔ آپؐ وضو کرنے لگے، یعنی آپؐ نے اپنے منہ اور ہاتھوں کو دھویا اور سر کا مسح کیا اور موزوں پر مسح کیا ؛

بَابُ ۱۳۲ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ بَعْدَ الْحَدَثِ

وَغَيْرِهِ وَقَالَ مَنْصُورٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ لَا بَأْسَ بِالْقِرَاءَةِ فِي الْحَمَّامِ وَبِكَتْبِ الرِّسَالَةِ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ وَقَالَ حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ إِنْ كَانَ عَلَيْهِمْ إِزَارٌ فَسَلِّمْ وَإِلَّا فَلَا تُسَلِّمْ ؛

اگر وضو نہ ہو تو (بے وضو کے) قرآن کی تلاوت کرنے کا بیان

اور منصور نے ابراہیم سے نقل کیا ہے کہ حمام میں تلاوت کرنا اور بے وضو خط کا لکھنا جائز ہے، حماد نے ابراہیم سے نقل کیا ہے کہ اگر حمام کے لوگوں (کے بدن) پر ازار ہو تو (انہیں) سلام کرو ورنہ نہیں ؛

۱۸۱ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رضؓ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَاتَ لَيْلَةً عِنْدَ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ خَالَتُهُ فَاضْطَجَعْتُ فِي عَرْضِ الْوِسَادَةِ وَاضْطَجَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلُهُ فِي طُولِهَا فَنَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا انْتَصَفَ اللَّيْلُ أَوْ قَبْلَهُ بِقَلِيلٍ أَوْ بَعْدَهُ بِقَلِيلٍ اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ بِيَدِهِ ثُمَّ قَرَأَ الْعَشْرَ الْآيَاتِ الْخَوَاتِمَ مِنْ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ ثُمَّ قَامَ إِلَى شَنٍّ مُعَلَّقَةٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا فَأَحْسَنَ وُضُوءَهُ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى رَأْسِي وَأَخَذَ بِأُذُنِي الْيُمْنَى يَفْتِلُهَا فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ

اسمٰعیل، مالک، مخرمہ بن سلیمان، کریب (ابن عباس کے آزاد کردہ غلام) عبداللہ ابن عباس کہتے ہیں کہ وہ ایک شب نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی زوجہ میمونہؓ کے گھر میں رہے اور وہ ان کی خالہ ہیں، (ابن عباس کہتے ہیں) میں مسند کے عرض میں لیٹ گیا اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کی بی بی اس کے طول میں لیٹیں، رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سو رہے، جب آدھی رات ہوئی یا اس سے کچھ پہلے یا اس کے کچھ بعد، تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے اور نیند میں اپنے چہرہ کو اپنے ہاتھ سے ملتے ہوئے بیٹھ گئے، پھر آخر کی دس آیتیں سورہ آل عمران کی پڑھیں، اس کے بعد ایک لٹکی ہوئی (مشک کی طرف متوجہ ہو کر) آپؐ کھڑے ہو گئے اور اس سے وضو کیا۔ اس کے بعد نماز پڑھنے کھڑے ہو گئے۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں میں (بھی) اٹھا، اور جس طرح آپؐ نے کیا تھا میں نے (بھی) کیا، پھر گیا اور آپؐ کے (بائیں) پہلو میں کھڑا ہو گیا آپؐ نے اپنا داہنا ہاتھ میرے سر پر رکھا اور میرا داہنا کان پکڑ کر اسے مروڑا اور مجھے اپنے داہنے جانب کر لیا، آپؐ نے دو رکعت نماز پڑھی، پھر دو رکعتیں پڑھیں پھر

قال ثنا سعيد المقبري عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يزال العبد في صلوة ما كان في المسجد ينتظر الصلوة ما لم يحدث فقال رجل اعجمي ما الحدث يا ابا هريرة قال الصوت يعني الضرطة

خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ برابر نماز میں سمجھا جاتا ہے، جب تک کہ مسجد میں نماز کا انتظار کر رہا ہے، تا وقتیکہ حدث نہ کرے۔ ایک عجمی شخص نے کہا کہ اے ابوہریرہ رضہ حدث کیا چیز ہے؟ انہوں نے کہا کہ آواز یعنی ریح۔

١٧٥ - حدثنا ابو الوليد قال ثنا ابن عيينة عن الزهري عن عباد بن تميم عن عمه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا ينصرف حتى يسمع صوتا او يجد ريحا:

ابوالولید ابن عیینہ، زہری، عباد بن تمیم اپنے چچا سے، وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا نماز فاسد نہ کرتا وقتیکہ آواز (ریح کی نکلنے کی) نہ سن لے، یا بدبو (اس کی) نہ پائے:

١٧٦ - حدثنا قتيبة قال ثنا جرير عن الاعمش عن منذر ابي يعلى الثوري عن محمد بن الحنفية قال قال علي كنت رجلا مذاء فاستحييت ان اسأل رسول الله صلى الله عليه وسلم فامرت المقداد بن الاسود فسأله فقال فيه الوضوء ورواه شعبة عن الاعمش:

قتیبہ، جریر، اعمش، منذر، ابویعلی ثوری، محمد بن حنفیہ رح سے روایت ہے علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے، کہ میری مذی بکثرت نکلتی تھی، تو میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھتے ہوئے شرمایا، اور میں نے مقداد بن اسود رضہ سے کہا، انہوں نے آپ سے پوچھا، تو آپ نے فرمایا کہ مذی کے نکلنے میں وضو (فرض) ہے یعنی وضو جاتا رہتا ہے:

١٧٧ - حدثنا سعد بن حفص قال ثنا شيبان عن يحيى عن ابي سلمة ان عطاء بن يسار اخبره ان زيد بن خالد اخبره انه سال عثمان بن عفان قلت ارايت اذا جامع ولم يمن قال عثمان يتوضأ كما يتوضأ للصلوة ويغسل ذكره قال عثمان سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم فسألت عن ذلك عليا والزبير وطلحة وابي بن كعب رضي الله عنهم فامروه بذلك:

سعد بن حفص، شیبان، یحیٰی، ابوسلمہ، عطاء بن یسار، زید بن خالد رضہ نے عثمان بن عفان رضہ سے پوچھا (کہتے ہیں) میں نے کہا کہ بتاؤ اگر (کوئی شخص) جماع کرے اور منی کا اخراج نہ ہو، تو عثمان رضہ نے کہا، جس طرح نماز کے لئے وضو کرتا ہے وضو کرلے اور اپنے عضو خاص کو دھو ڈالے، عثمان رضہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے (زید کہتے ہیں) تو میں نے یہ مسئلہ علی اور زبیر اور طلحہ اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہم سے پوچھا، انہوں نے (بھی) اس شخص کو یہی حکم دیا:

ف:- یہ حکم ابتدائی ہے، اسلام کی ابتدائی حالات میں احکام میں زیادہ سخت گیری نہ تھی لیکن جسقدر زمانہ گذرتا گیا، اور لوگ احکام اسلامی سے مانوس و مالوف ہوتے گئے، تو حقیقی احکام ثابت ہوتے گئے، اب تمام امت کا اجماع ہے کہ عورت سے صحبت کرنے پر خواہ انزال ہو یا نہ ہو غسل فرض ہو جاتا ہے، اس سلسلہ میں بکثرت احادیث منقول ہیں جو آئندہ آئیں گی:

١٧٨ - حدثنا اسحق بن منصور قال اخبرنا النضر قال اخبرنا شعبة عن الحكم عن ذكوان عن ابي صالح عن ابي سعيد الخدري ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ارسل الى رجل من الانصار فجاء ورأسه يقطر فقال النبي صلى الله عليه وسلم لعلنا اعجلناك فقال نعم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اعجلت او قحطت فعليك الوضوء:

اسحاق بن منصور، نضر، شعبہ، حکم، ذکوان، ابوصالح، ابوسعید خدری رضہ سے روایت ہے، کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری شخص کے پاس (بلانے کو) آدمی بھیجا جس وقت وہ آئے ہیں تو ان کے سر سے (غسل کا) پانی ٹپک رہا تھا، نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، شاید ہمارے بلانے سے تم عجلت کے ساتھ چلے آئے، انہوں نے عرض کیا کہ ہاں، آپ نے فرمایا کہ جب ایسا موقعہ ہو اور کسی سبب سے انزال نہ ہو، تو تمہارے اوپر (وضو فرض) ہے۔

باب ١٣١ الرجل يوضئ صاحبه

اس شخص کا بیان جو اپنے ساتھی کو وضو کرادے:

١٧٩ - حدثنا ابن سلام قال ثنا يزيد بن هارون

ابن سلام، زید بن ہارون، یحیٰی، موسیٰ ابن عقبہ، کریب، ابن عباس رضہ کے

وَإِذَا أَكَلَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا أَمْسَكَ
عَلَى نَفْسِهِ قُلْتُ أُرْسِلُ فَأَجِدُ كَلْبِي
مَعَهُ كَلْبًا آخَرَ قَالَ فَلَا تَأْكُلْ
فَإِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ
عَلَى كَلْبٍ آخَرَ:

اور جب کہ وہ خود کھائے تو نہ کھاؤ، اس لئے کہ (وہ شکار) اس نے اپنے ہی لئے پکڑا ہے۔ میں نے کہا (کبھی ایسا ہوتا ہے) کہ میں اپنے کتے کو چھوڑتا ہوں اور (شکار کے موقع پر جاکر) اس کے ہمراہ دوسرے کتے کو پاتا ہوں آپ نے فرمایا کہ (اس شکار کو) مت کھاؤ، اس لئے کہ بسم اللہ تم نے اپنے کتے پر پڑھی تھی دوسرے کتے پر تو نہیں پڑھی:

بَابُ مَنْ لَمْ يَرَ الْوُضُوءَ إِلَّا مِنَ
الْمَخْرَجَيْنِ الْقُبُلِ وَالدُّبُرِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى
أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنَ الْغَائِطِ وَقَالَ
عَطَاءٌ فِيمَنْ يَخْرُجُ مِنْ دُبُرِهِ الدُّودُ أَوْ
مِنْ ذَكَرِهِ نَحْوُ الْقَمْلَةِ يُعِيدُ الْوُضُوءَ وَقَالَ
جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ إِذَا ضَحِكَ فِي الصَّلٰوةِ
أَعَادَ الصَّلٰوةَ وَلَمْ يُعِدِ الْوُضُوءَ وَقَالَ الْحَسَنُ
إِنْ أَخَذَ مِنْ شَعَرِهِ أَوْ أَظْفَارِهِ أَوْ خَلَعَ
خُفَّيْهِ فَلَا وُضُوءَ عَلَيْهِ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ
لَا وُضُوءَ إِلَّا مِنْ حَدَثٍ وَيُذْكَرُ عَنْ جَابِرٍ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي
غَزْوَةِ ذَاتِ الرِّقَاعِ فَرُمِيَ رَجُلٌ بِسَهْمٍ
فَنَزَفَهُ الدَّمُ فَرَكَعَ وَسَجَدَ وَمَضَى فِي
صَلٰوتِهِ وَقَالَ الْحَسَنُ مَا زَالَ الْمُسْلِمُونَ
يُصَلُّونَ فِي جِرَاحَاتِهِمْ وَقَالَ طَاؤُسٌ
وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ وَعَطَاءٌ وَأَهْلُ الْحِجَازِ لَيْسَ فِي الدَّمِ
وُضُوءٌ وَعَصَرَ ابْنُ عُمَرَ بَثْرَةً فَخَرَجَ مِنْهَا دَمٌ
وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَبَزَقَ ابْنُ أَبِي أَوْفَى دَمًا فَمَضَى
فِي صَلٰوتِهِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَالْحَسَنُ فِيمَنِ
احْتَجَمَ لَيْسَ عَلَيْهِ إِلَّا غَسْلُ مَحَاجِمِهِ:

سلف میں کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو صرف پاخانہ پیشاب کے بعد وضو کو فرض سمجھتے ہیں (اس کے علاوہ کسی چیز سے وضو فرض نہیں سمجھتے) ان کی دلیل آیت ہے اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ عطاء نے اس شخص کے بارہ میں جس کے پیچھے سے کیڑا خارج ہو، یا اس کے عضو خاص سے جوئیں کی مثل (کوئی چیز) نکلے، یہ کہا ہے کہ وضو کا اعادہ کرلے، جابر بن عبداللہ نے کہا ہے کہ جب (کوئی) نماز میں ہنس دے تو وہ (اس) نماز کا اعادہ کرلے، اور وضو کا اعادہ نہ کرے۔ حسن (بصری) نے کہا ہے، اگر (کوئی) شخص اپنے بال یا اپنے ناخن کتروائے یا اپنے موزے اتار ڈالے تو اس پر وضو فرض نہیں، ابوہریرہؓ نے کہا ہے کہ وضو فرض نہیں (ہوتا) مگر حدث کے سبب، اور جابرؓ سے نقل کیا جاتا ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم غزوات الرقاع میں تھے، ایک شخص کے تیر مارا گیا جس سے ان کے خون نکل آیا مگر انہوں نے رکوع کیا اور سجدہ کیا اور اپنی نماز میں قائم رہے، حسن (البصری) کہتے ہیں کہ مسلمان برابر اپنے زخموں میں نماز پڑھا کرتے تھے اور طاؤس اور محمد بن علی اور عطاء اور اہل حجاز کہتے ہیں کہ خون نکلنے سے وضو (فرض) نہیں ہوتا، ابن عمرؓ نے اپنی ایک پھنسی کو دبا دیا اور اس سے خون نکلا مگر انہوں نے وضو نہیں کیا اور ابن ابی اوفی نے خون تھوکا مگر وہ اپنی نماز میں قائم رہے اور ابن عمرؓ اور حسن (البصری) اس شخص کے بارے میں جو پچھنے لگوائے یہ کہتے ہیں کہ اس پر صرف اپنے پچھنے کے مقامات کا دھونا ضروری ہے:

ف!- امام شافعیؒ کے نزدیک خون نکلنے سے وضو نہیں ٹوٹتا مگر حنفیہ کے نزدیک وضو ٹوٹ جاتا ہے دلائل حنفیہ کے ان کی کتابوں میں ہیں، امام بخاریؒ کا مقصد ان آثار کے نقل کرنے سے حنفیہ پر رد کرنا ہے، حالانکہ حنفیہ کے پاس بھی ایسے آثار و احادیث ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ ایسی حالت میں وضو جاتا رہتا ہے:

۱۷۴ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ

آدم بن ابی ایاس، ابن ابی ذئب، سعید مقبری، ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول

وَهٰذَا مَآءٌ وَّفِي النَّفْسِ مِنْهُ شَيْءٌ يَتَوَضَّأُ بِهٖ وَيَتَيَمَّمُ ؛

اس کی (طہارت کی) طرف سے کچھ (شک) ہے (لہٰذا) اس سے وضو کیا جائے اور بعد (اس کے) تیمم (بھی) کرلیا جائے ؛

ف :- لیکن امام ابوحنیفہ رح کے نزدیک کتے کا جھوٹا نجس ہے اور دوسرا پانی ممکن نہ ہو تو تیمم کیا جائے، وضو نہ کیا جائے، اس کی تائید میں تمام احادیث موجود ہیں، چنانچہ آیندہ احادیث سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے ؛

۱۶۹ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ ثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ قُلْتُ لِعَبِيدَةَ عِنْدَنَا مِنْ شَعَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَبْنَاهُ مِنْ قِبَلِ أَنَسٍ أَوْ مِنْ قِبَلِ أَهْلِ أَنَسٍ فَقَالَ لَأَنْ تَكُونَ عِنْدِي شَعَرَةٌ مِنْهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا ؛

مالک بن اسمٰعیل، اسرائیل، عاصم، ابن سیرین کہتے ہیں کہ میں نے عبیدہ رض سے کہا کہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے کچھ (مقدس) بال ہیں، ہم نے انہیں انس رض کے پاس سے پایا ہے یا یہ کہا کہ انس رض کے گھر والوں کے پاس سے پایا ہے، ابو عبیدہ رض نے فرمایا، اگر ان بالوں میں سے ایک بال بھی مجھے مل جائے تو یقیناً مجھے تمام دنیاوی کائنات سے زیادہ محبوب ہوگا

۱۷۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا عَبَّادٌ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا حَلَقَ رَأْسَهٗ كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَوَّلَ مَنْ أَخَذَ مِنْ شَعَرِهٖ ؛

محمد بن ابراہیم سعید بن سلیمان، عباد، ابن عون، ابن سیرین انس رض سے روایت ہے، کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب اپنا سر منڈایا تھا، تو سب سے پہلے ابو طلحہ رض نے آپ کے بال لئے تھے ؛

بَابٌ ۱۲۹ إِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ فِي الْإِنَاءِ ؛

جب کتا برتن میں منہ ڈال کر پی لے ؛

۱۷۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعًا

عبداللہ بن یوسف، مالک، ابوالزناد، اعرج ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی برتن کے برتن میں کتا پانی پئے، تو چاہیئے، کہ اسے سات مرتبہ دھو ڈالے ؛

۱۷۲ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا رَأَى كَلْبًا يَأْكُلُ الثَّرَى مِنَ الْعَطَشِ فَأَخَذَ الرَّجُلُ خُفَّهٗ فَجَعَلَ يَغْرِفُ لَهٗ بِهٖ حَتّٰى أَرْوَاهُ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهٗ فَأَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ شَبِيبٍ ثَنَا أَبِي عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَتِ الْكِلَابُ تُقْبِلُ وَتُدْبِرُ فِي الْمَسْجِدِ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَكُونُوا يَرُشُّونَ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ ؛

اسحاق، عبدالصمد، عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار، دینار، ابو صالح ابوہریرہ رض نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا (اگلے زمانہ میں) ایک شخص نے ایک کتے کو دیکھا کہ وہ پیاس کے سبب گیلی مٹی کھا رہا ہے، اس شخص نے موزہ لیا اور اس (کتے) کے لئے اس سے پانی بھرنے لگا، یہاں تک کہ اسے سیراب کردیا اللہ نے اسے (اس کام کا) ثواب دیا اور اسے جنت میں داخل کردیا، احمد بن شبیب نے کہا، کہ مجھ سے میرے والد نے بواسطہ یونس ابن شہاب، حمزہ بن عبداللہ، عبداللہ بن عمر رض سے روایت کیا، انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد میں کتے مسجد میں آتے جاتے اور پیشاب کرتے تھے، تو صحابہ رض اس کے سبب سے پانی نہ چھڑکتے تھے ؛

۱۷۳ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ ابْنِ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ الْمُعَلَّمَ فَقَتَلَ فَكُلْ

حفص بن عمر شعبہ، ابن ابی السفر، شعبی، عدی بن حاتم کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے (کتے کے شکار کا مسئلہ) پوچھا، آپ نے فرمایا کہ جب تم اپنے سکھائے ہوئے کتے کو چھوڑو، اور وہ شکار کرے (اس شکار کو) تم کھالو

أَنْ أَصْبُغَ بِهَا وَأَمَّا الْإِهْلَالُ فَإِنِّي لَمْ أَرَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ حَتَّى تَنْبَعِثَ بِهِ رَاحِلَتُهُ ؛

بَابُ ١٢٦ التَّيَمُّنِ فِي الْوُضُوْءِ وَالْغُسْلِ ؛

١٦٦ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ ثَنَا خَالِدٌ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِيْنَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُنَّ فِي غُسْلِ ابْنَتِهِ ابْدَأْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنْهَا ؛

١٦٧ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ التَّيَمُّنُ فِي تَنَعُّلِهِ وَتَرَجُّلِهِ وَطُهُوْرِهِ فِي شَأْنِهِ كُلِّهِ ؛

بَابُ ١٢٧ الْتِمَاسِ الْوُضُوْءِ إِذَا حَانَتِ الصَّلٰوةُ

قَالَتْ عَائِشَةُ حَضَرَتِ الصُّبْحُ فَالْتُمِسَ الْمَاءُ فَلَمْ يُوْجَدْ فَنَزَلَ التَّيَمُّمُ ؛

١٦٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ أَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَانَتْ صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَالْتَمَسَ النَّاسُ الْوَضُوْءَ فَلَمْ يَجِدُوْا فَأُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَضُوْءٍ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ الْإِنَاءِ يَدَهُ وَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَتَوَضَّؤُا مِنْهُ قَالَ فَرَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ تَحْتِ أَصَابِعِهِ حَتَّى تَوَضَّؤُا مِنْ عِنْدِ آخِرِهِمْ

بَابُ ١٢٨ الْمَاءِ الَّذِي يُغْسَلُ بِهِ شَعْرُ الْإِنْسَانِ

وَكَانَ عَطَاءٌ لَا يَرَى بِهِ بَأْسًا أَنْ يُتَّخَذَ مِنْهَا الْخُيُوْطُ وَالْحِبَالُ وَسُؤْرِ الْكِلَابِ وَمَمَرِّهَا فِي الْمَسْجِدِ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ إِذَا وَلَغَ فِي إِنَاءٍ لَيْسَ لَهُ وَضُوْءٌ غَيْرُهُ يَتَوَضَّأُ بِهِ وَقَالَ سُفْيَانُ هٰذَا الْفِقْهُ بِعَيْنِهِ لِقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَلَمْ تَجِدُوْا مَاءً فَتَيَمَّمُوْا

ہوئے دیکھا ہے، لہٰذا میں دوست رکھتا ہوں کہ اس سے رنگوں، باقی رہا احرام باندھنا تو میں نے رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا جب تک کہ آپ سواری نہ چلے،

وضو اور غسل کرنے میں دائیں طرف سے شروع کرنے کا بیان

مسدد، اسمٰعیل، خالد، حفصہ بنت سیرین، امّ عطیہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے اپنی بیٹی زینبؓ کے غسل (دینے) کی حالت میں، فرمایا کہ ان کے داہنی طرف سے اور ان کے وضو کے مقامات سے شروع کرو،،

حفص بن عمر، شعبہ، اشعث بن سلیم، سلیم، مسروق، عائشہ رضؓ کہتی ہیں، کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو جوتی پہننے میں اور کنگھی کرنے اور طہارت کرنے میں (غرض) تمام کاموں میں دائیں طرف سے شروع اچھا معلوم ہوتا تھا،

جب نماز کا وقت آجائے تو پانی تلاش کرنا، اور عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ ایک سفر میں صبح ہو گئی اور پانی ڈھونڈا گیا نہ ملا تو تیمم (کا حکم) نازل ہوا،،

عبداللہ بن یوسف، مالک، اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ، انس بن مالک رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ نماز کا وقت آگیا تھا اور لوگوں نے پانی وضو کے لئے ڈھونڈا کچھ نہیں پایا تب رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس (ایک برتن) میں وضو کے لئے پانی لایا گیا آپ نے اس برتن میں اپنا ہاتھ رکھدیا اور لوگوں کو حکم دیا کہ اس سے وضو کریں انس رضؓ کہتے ہیں، میں نے پانی دیکھا آپ کی انگلیوں کے نیچے سے ابل رہا تھا یہاں تک کہ سب لوگوں نے وضو کر لیا:

اس پانی کا بیان جس سے انسان کے بال دھوئے جائیں اور عطاء اس میں کچھ حرج نہ سمجھتے تھے، کہ ان کے بالوں کے تاگے اور رسیاں بنائی جائیں اور کتوں کا جھوٹا اور مسجد میں ان کی آمد و رفت کا بیان،

زہری نے کہا ہے کہ جب کتا کسی برتن میں منہ ڈالے اور اس کے علاوہ پانی وضو کا نہ ہو تو اس سے وضو کر لیا جائے اور سفیان ثوریؒ نے کہا قرآن سے بھی یہ مسئلہ نکلتا ہے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، کہ اگر پانی نہ پاؤ، تو تیمم کر لو، اور یہ پانی تو ہے مگر دل میں

ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلٰثًا وَيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثَلٰثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ كُلَّ رِجْلٍ ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ نَحْوَ وُضُوْئِي هٰذَا وَقَالَ مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوْئِي هٰذَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيْهِمَا نَفْسَهُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ ؞

کر، کلی کی اور ناک صاف کی، پھر اپنے منہ کو تین مرتبہ اور ہاتھوں کو کہنیوں تک تین بار دھویا، پھر اپنے سر کا مسح کر کے پیر کو تین مرتبہ دھویا، بعد اس کے کہا کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے اسی وضو کو مثل وضو کرتے دیکھا، آپ نے فرمایا ہے، کہ جو کوئی میرے اس وضو کی مثل وضو کرے بعد اس کے دو رکعت نماز خلوص کے ساتھ پڑھے تو اس کے اگلے گناہ بخشدیئے جائیں گے،،

بَابُ ۱۲۴ غَسْلِ الْأَعْقَابِ وَكَانَ ابْنُ سِيْرِيْنَ يَغْسِلُ مَوْضِعَ الْخَاتَمِ إِذَا تَوَضَّأَ ؞

ایڑیوں کے دھونے کا بیان، ابنِ سیرین جب وضو کرتے تھے تو انگوٹھی کے نیچے کی جگہ کو بھی دھوتے تھے،،

۱۶۴ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ وَكَانَ يَمُرُّ بِنَا وَالنَّاسُ يَتَوَضَّؤُوْنَ مِنَ الْمِطْهَرَةِ فَقَالَ أَسْبِغُوا الْوُضُوْءَ فَإِنَّ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ ؞

آدم بن ابی ایاس، شعبہ، محمد بن زیاد کہتے ہیں، کہ میں نے ابوہریرہ رضہ سے سنا (اور وہ ہمارے پاس آمد و رفت رکھتے تھے) چونکہ لوگ مطہرہ سے وضو کرتے تھے تو انہوں نے کہا کہ وضو کو پورا کرو، اس لیے کہ ابوالقاسم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ وَیلٌ لِلْاَعقَابِ مِنَ النَّارِ

بَابُ ۱۲۵ غَسْلِ الرِّجْلَيْنِ فِي النَّعْلَيْنِ وَلَا يَمْسَحُ عَلَى النَّعْلَيْنِ ؞

نعلین پہنے ہوئے ہو تو دونوں پاؤں کا دھونا ضروری ہے، نعلین پر مسح نہیں ہو سکتا ؞

۱۶۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ أَنَا مَالِكٌ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ جُرَيْجٍ أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رَأَيْتُكَ تَصْنَعُ أَرْبَعًا لَمْ أَرَ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِكَ يَصْنَعُهَا قَالَ وَمَا هِيَ يَا ابْنَ جُرَيْجٍ قَالَ رَأَيْتُكَ لَا تَمَسُّ مِنَ الْأَرْكَانِ إِلَّا الْيَمَانِيَيْنِ وَرَأَيْتُكَ تَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ وَرَأَيْتُكَ تَصْبُغُ بِالصُّفْرَةِ وَرَأَيْتُكَ إِذَا كُنْتَ بِمَكَّةَ أَهَلَّ النَّاسُ إِذَا رَأَوُا الْهِلَالَ وَلَمْ تُهِلَّ أَنْتَ حَتّٰى كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ أَمَّا الْأَرْكَانُ فَإِنِّي لَمْ أَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمَسُّ إِلَّا الْيَمَانِيَيْنِ وَأَمَّا النِّعَالُ السِّبْتِيَّةُ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ يَلْبَسُ النِّعَالَ الَّتِي لَيْسَ فِيْهَا شَعْرٌ وَيَتَوَضَّأُ فِيْهَا فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَلْبَسَهَا وَأَمَّا الصُّفْرَةُ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْبُغُ بِهَا فَأَنَا أُحِبُّ

عبد اللہ بن یوسف، مالک، سعید مقبری، عبید بن جریج رضہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عبد اللہ بن عمر رضہ سے کہا، اے عبد الرحمٰن میں نے تمہیں چار ایسے کام کرتے ہوئے دیکھا ہے، جنہیں تمہارے ساتھیوں کو کرتے ہوئے نہیں دیکھا انہوں نے کہا کہ اے جریج، وہ کون سے کام ہیں؟ ابن جریج نے کہا کہ تمہیں دیکھا کہ (حج میں) سوا دونوں یمانی (رکنوں) کے اور کسی رکن کو تم نہیں چھوتے اور میں نے دیکھا کہ تم سبتی جوتیاں پہنتے ہو اور میں نے دیکھا کہ تم زردی سے رنگ لیتے ہو، اور میں نے دیکھا کہ اور لوگ تو جب چاند دیکھتے ہیں احرام باندھ لیتے ہیں اور تم جب تک ترویہ کا دن نہیں آ جاتا احرام نہیں باندھتے، عبد اللہ بولے کہ (بیشک میں یہ باتیں کرتا ہوں لیکن ارکان (کا حج میں مس کرنا، اس لئے ہے کہ میں نے رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو سوا دونوں یمانی (رکنوں) کے اور کسی کا مس کرتے نہیں دیکھا لیکن سبتی جوتیاں پہننے کی وجہ یہ ہے کہ میں نے رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ جوتیاں پہنتے دیکھی ہیں، جن میں بال نہ ہوں، اور انہیں میں آپ وضو فرماتے تھے، لہٰذا میں دوست رکھتا ہوں کہ ان ہی جوتیوں کو پہنوں، اور لیکن زردی (کا رنگ)، تو میں نے رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اس سے رنگتے

باب ١٢٠ الإستنثار في الوضوء ذكره عثمان وعبد الله بن زيد وابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم

وضو میں ناک صاف کرنے کا بیان۔ اس کو عثمانؓ عبداللہ بن زیدؓ اور ابن عباسؓ نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے:

١٦٠۔ حدثنا عبدان قال انا عبد الله قال انا يونس عن الزهري قال اخبرني ابو ادريس انه سمع ابا هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال من توضا فليستنثر ومن استجمر فليوتر:

عبدان، عبداللہ، یونس، زہری، ابو ادریس نے ابو ہریرہؓ کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے سنا آپ نے فرمایا جو کوئی وضو کرے، تو اسے ناک صاف کرنا چاہیئے، اور جو کوئی پتھر سے استنجا کرے، تو چاہیئے کہ طاق (پتھروں) سے کرے۔

باب ١٢١ الإستجمار وترا:

طاق پتھروں سے استنجا کرنے کا بیان:

١٦١۔ حدثنا عبد الله بن يوسف قال انا مالك عن ابي الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا توضا احدكم فليجعل في انفه ماء ثم لينتثر ومن استجمر فليوتر واذا استيقظ احدكم من نومه فليغسل يده قبل ان يدخلها في وضوئه فان احدكم لا يدري اين باتت يده:

عبداللہ بن یوسف، مالک، ابو الزناد، اعرج، ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی وضو کرے تو چاہیئے کہ وہ اپنی ناک میں پانی ڈالے، پھر اس کو صاف کرے اور جو کوئی پتھر سے استنجا کرے تو چاہیئے کہ طاق (پتھروں سے) کرے اور جب کوئی اپنی نیند سے بیدار ہو تو وہ اپنے ہاتھ کو قبل اس کے کہ اسے وضو کے پانی میں ڈالے، دھولے، اس وجہ سے کہ تم میں سے کوئی (بھی) یہ نہیں جانتا کہ رات کو اس کا ہاتھ کہاں رہا ہے:

باب ١٢٢ غسل الرجلين ولا يمسح على القدمين:

دونوں پاؤں دھونے کا بیان، اور دونوں قدموں پر مسح نہ کرے:

١٦٢۔ حدثنا موسى قال ثنا ابو عوانة عن ابي بشر عن يوسف بن ماهك عن عبد الله بن عمرو قال تخلف النبي صلى الله عليه وسلم عنا في سفرة فادركنا وقد ارهقنا العصر فجعلنا نتوضا ونمسح على ارجلنا فنادى باعلى صوته ويل للاعقاب من النار مرتين او ثلثا:

ابو عوانہ، ابو بشر، یوسف بن ماہک، عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ کسی سفر میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہم سے پیچھے رہ گئے، پھر آپ نے ہمیں پالیا، اور ہم کو عصر کی نماز میں دیر ہو گئی تھی، لہٰذا ہم وضو کرنے لگے اور اپنے پیروں پر جلدی کے مارے مسح کرنے لگے آپ نے اپنی بلند آواز سے پکار کر دو مرتبہ یا تین مرتبہ فرمایا کہ وَیْلٌ لِلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ (ترجمہ ایڑیوں کے لئے آگ سے تباہی ہو گی)،

باب ١٢٣ المضمضة في الوضوء قاله ابن عباس وعبد الله بن زيد عن النبي صلى الله عليه وسلم

وضو میں کلی کرنے کا بیان اس کو ابن عباسؓ اور عبداللہ بن زیدؓ نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے:

١٦٣۔ حدثنا ابو اليمان قال اخبرنا شعيب عن الزهري قال اخبرني عطاء بن يزيد عن حمران مولى عثمان بن عفان انه راى عثمان دعا بوضوء فافرغ على يديه من انائه فغسلهما ثلث مرات ثم ادخل يمينه في الوضوء

ابو الیمان، شعیب، زہری، عطاء بن یزید، حمران (عثمان بن عفان کے آزاد کردہ غلام) نے عثمان بن عفان کو دیکھا، کہ انہوں نے وضو کا پانی مانگا، پھر اپنے دونوں ہاتھوں پر برتن سے (پانی) ڈالا۔ اور ان دونوں کو تین مرتبہ دھویا، پھر اپنا داہنا ہاتھ پانی میں ڈال دیا، اس سے پانی لے

أستنفض بها أو نحوه ولا تأتني بعظم ولا روث فأتيته بأحجار بطرف ثيابي فوضعتها إلى جنبه وأعرضت عنه فلما قضى أتبعه بهن

باب ١٦ لا يستنجى بروث

١٥٦ - حدثنا أبو نعيم قال حدثنا زهير عن أبي إسحاق قال ليس أبو عبيدة ذكره ولكن عبد الرحمن بن الأسود عن أبيه أنه سمع عبد الله يقول أتى النبي صلى الله عليه وسلم الغائط فأمرني أن آتيه بثلاثة أحجار فوجدت حجرين والتمست الثالث فلم أجده فأخذت روثة فأتيته بها فأخذ الحجرين وألقى الروثة وقال هذا ركس وقال إبراهيم بن يوسف عن أبيه عن أبي إسحاق حدثني عبد الرحمن

باب ١٧ الوضوء مرة مرة

١٥٧ - حدثنا محمد بن يوسف قال حدثنا سفيان عن زيد بن أسلم عن عطاء بن يسار عن ابن عباس قال توضأ النبي صلى الله عليه وسلم مرة مرة

باب ١٨ الوضوء مرتين مرتين

١٥٨ - حدثنا حسين بن عيسى قال حدثنا يونس بن محمد قال حدثنا فليح بن سليمان عن عبد الله بن أبي بكر بن محمد بن عمرو بن حزم عن عباد بن تميم عن عبد الله بن زيد أن النبي صلى الله عليه وسلم توضأ مرتين مرتين

باب ١٩ الوضوء ثلاثا ثلاثا

١٥٩ - حدثنا عبد العزيز بن عبد الله الأويسي قال حدثني إبراهيم بن سعد عن ابن شهاب أن عطاء بن يزيد أخبره أن حمران مولى عثمان أخبره أنه رأى عثمان بن عفان دعا بإناء فأفرغ على كفيه ثلاث مرار فغسلهما ثم أدخل يمينه في الإناء فمضمض واستنشق ثم غسل وجهه ثلاثا ويديه إلى المرفقين ثلاث مرار ثم مسح برأسه ثم غسل رجليه ثلاث مرار إلى الكعبين ثم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من توضأ نحو وضوئي هذا ثم صلى ركعتين لا يحدث فيهما نفسه غفر له ما تقدم من ذنبه وعن إبراهيم قال قال صالح بن كيسان قال ابن شهاب ولكن عروة يحدث عن حمران فلما توضأ عثمان قال ألا أحدثكم

دیا میں کسی شئی کو نہ لانا (یعنی منع فرمایا)، اور ہڈی نہ لانا اور نہ گوبر، چنانچہ میں آپ کے لئے کپڑے میں پتھر رکھ کر آپ کے پاس لے گیا اور ان کو میں نے آپ کے پہلو میں رکھ دیا، اور میں آپ کے پاس سے ہٹ آیا، پس جب آپ قضائے حاجت کر چکے تو ان پتھروں کو استعمال کیا۔

گوبر سے استنجا نہ کرے۔

ابو نعیم، زہیر، ابو اسحاق، عبدالرحمن بن اسود، عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لئے گئے۔ مجھے حکم دیا کہ میں تین پتھر آپ کے پاس لے آؤں دو پتھر تو میں نے پائے، اور تیسرے کو تلاش کیا مگر نہ پایا۔ میں نے ایک ٹکڑہ خشک گوبر کا لے لیا اور وہ آپ لے آیا۔ آپ نے دونوں پتھر لے لئے، اور گوبر پھینک کر فرمایا یہ نجس ہے۔

وضو میں اعضاء کو ایک ایک مرتبہ دھونے کا بیان

محمد بن یوسف، سفیان، زید بن اسلم، عطاء بن یسار، ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے وضو میں ہر عضو کو ایک ایک مرتبہ دھویا ہے۔

وضو میں اعضاء کو دو دو مرتبہ دھونے کا بیان

حسین بن عیسیٰ، یونس بن محمد، فلیح بن سلیمان، عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم، عباد بن تمیم، عبداللہ بن زید سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا (اور ہر عضو کو) دو دو مرتبہ دھویا۔

وضو میں اعضاء کو تین تین بار دھونے کا بیان۔

عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی، ابراہیم بن سعد، ابن شہاب، عطاء بن یزید، حمران (حضرت عثمان کے آزاد کردہ غلام) سے روایت ہے، انہوں نے حضرت عثمان بن عفان کو دیکھا کہ انہوں نے پانی کا ایک برتن مانگا، اور اپنی ہتھیلیوں پر تین بار پانی ڈالا، پھر کلی کی اور ناک صاف کی، پھر اپنے چہرہ کو تین مرتبہ اور دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک تین مرتبہ دھویا، پھر اپنے سر کا مسح کر کے اپنے دونوں پیر ٹخنوں تک تین بار دھوئے اور کہا، کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، کہ جو کوئی میرے اس وضو کی مثل وضو کرے اور اس کے بعد دو رکعت نماز خلوص نیت سے پڑھے تو اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

کی جوتیاں تھیں اور تکیہ بھی تھا، اور وہ، آپؐ کے وضو کے لئے اکثر پانی لایا کرتے تھے، اس لئے وہ اس خاص لقب سے مشہور ہوئے۔

١٥١ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ لِحَاجَتِهِ تَبِعْتُهُ أَنَا وَغُلَامٌ مِنَّا مَعَنَا إِدَاوَةٌ مِنْ مَاءٍ ؛

سلیمان بن حرب، شعبہ، عطاء بن ابی میمونہ، انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب اپنی حاجت کے لئے نکلتے تھے تو میں اور ایک ہمیں میں کا لڑکا (دونوں) آپؐ کے پیچھے جاتے تھے، ہمارے ساتھ پانی کا ایک برتن ہوتا تھا۔

بَابٌ ١١٢ حَمْلِ الْعَنَزَةِ مَعَ الْمَاءِ فِي الْاِسْتِنْجَاءِ

استنجاء کے لئے پانی کے ساتھ لے جانے کا بیان

١٥٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْخَلَاءَ فَأَحْمِلُ أَنَا وَغُلَامٌ إِدَاوَةً مِنْ مَاءٍ وَعَنَزَةً يَسْتَنْجِي بِالْمَاءِ تَابَعَهُ النَّضْرُ وَشَاذَانُ عَنْ شُعْبَةَ الْعَنَزَةُ عَصًا عَلَيْهِ زُجٌّ ؛

محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، عطاء بن ابی میمونہ، انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاخانہ میں داخل ہوتے تھے تو میں اور ایک لڑکا دونوں مل کر پانی کا ایک ظرف اور بوری دار لکڑی اٹھاتے تھے پانی سے آپؐ استنجاء فرماتے تھے، نضر اور شاذان نے اس کے متابع حدیث شعبہ سے روایت کی ہے، اور عنزہ سے مراد وہ لکڑی ہے، جس پر پھل لگا ہو۔

بَابٌ ١١٣ النَّهْيِ عَنِ الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْيَمِيْنِ

داہنے ہاتھ سے استنجاء کرنے کی ممانعت کا بیان،

١٥٣ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ هُوَ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْإِنَاءِ وَإِذَا أَتَى الْخَلَاءَ فَلَا يَمَسَّ ذَكَرَهُ بِيَمِيْنِهِ وَلَا يَتَمَسَّحْ بِيَمِيْنِهِ

معاذ بن فضالہ، ہشام، دستوائی، یحییٰ بن ابی کثیر، عبد اللہ بن ابی قتادہ، ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ جب کوئی پانی پئے تو برتن میں سانس نہ لے اور جب پاخانہ جائے تو شرمگاہ کو اپنے داہنے ہاتھ سے نہ چھوئے، اور نہ اپنے داہنے ہاتھ سے استنجاء کرے ؛

بَابٌ ١١٤ لَا يُمْسِكُ ذَكَرَهُ بِيَمِيْنِهِ إِذَا بَالَ ؛

پیشاب کرتے وقت اپنے عضو خاص کو اپنے داہنے ہاتھ سے نہ پکڑے ؛

١٥٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا بَالَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَأْخُذَنَّ ذَكَرَهُ بِيَمِيْنِهِ وَلَا يَسْتَنْجِي بِيَمِيْنِهِ وَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْإِنَاءِ

محمد بن یوسف، اوزاعی، یحییٰ بن ابی کثیر، عبد اللہ بن ابی قتادہ، ابو قتادہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ جب کوئی پیشاب کرے، تو اپنے عضو خاص کو داہنے ہاتھ سے نہ پکڑے، اور نہ داہنے ہاتھ سے استنجاء کرے، اور نہ پانی پیتے وقت برتن میں سانس لے

بَابٌ ١١٥ الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْحِجَارَةِ

پتھروں سے استنجاء کرنے کا بیان،

١٥٥ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَكِّيُّ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدِ بْنِ عَمْرٍو الْمَكِّيُّ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اتَّبَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَرَجَ لِحَاجَتِهِ وَكَانَ لَا يَلْتَفِتُ فَدَنَوْتُ مِنْهُ فَقَالَ ابْغِنِي أَحْجَارًا

احمد بن محمد مکی، عمرو بن یحییٰ بن سعید بن عمرو مکی، سعید بن عمرو، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم حاجت (رفع کرنے) کے لئے نکلے اور آپؐ کی عادت تھی کہ ادھر ادھر نہ دیکھتے تھے تو میں بھی آپؐ کے پیچھے پیچھے ہو کر قریب پہونچ گیا، آپؐ نے فرمایا مجھے پتھر تلاش کر دو، تاکہ میں ان سے پاکی حاصل کروں

إِلَى الْمَنَاصِعِ وَهِيَ صَعِيدٌ أَفْيَحُ وَكَانَ عُمَرُ يَقُولُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْجُبْ نِسَاءَكَ فَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ فَخَرَجَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً مِنَ اللَّيَالِي عِشَاءً وَكَانَتِ امْرَأَةً طَوِيلَةً فَنَادَاهَا عُمَرُ أَلَا قَدْ عَرَفْنَاكِ يَا سَوْدَةُ حِرْصًا عَلَى أَن

نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا کرتے تھے، آپ اپنی بی بیوں کو پردہ میں بٹھلایئے مگر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم (ایسا نہ) کرتے تھے، ایک شب عشاء کے وقت سودہ بنت زمعہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی بی بی نکلیں اور وہ دراز قد عورت تھیں تو انہیں عمرؓ نے اس خواہش سے کہ پردہ (کا حکم) نازل ہو جائے پکارا کہ اے سودہ ہم نے تمہیں پہچان لیا، تب اللہ نے پردہ (کا حکم) نازل فرمایا،

۱۴۷ - حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ قَالَ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ أُذِنَ لَكُنَّ أَنْ تَخْرُجْنَ فِي حَاجَتِكُنَّ قَالَ هِشَامٌ يَعْنِي الْبَرَازَ:

زکریا، ابو اسامہ، ہشام بن عروہ، عروہ حضرت عائشہؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں، کہ آپ نے (اپنی بی بیوں سے) فرمادیا تھا کہ تم کو قضائے حاجت کے لئے باہر نکلنے کی اجازت ہے (ہشام نے کہا حاجت سے مراد براز ہے)

بَابُ ۱۰۹ التَّبَرُّزِ فِي الْبُيُوتِ:

گھروں میں پاخانہ پھرنے کا بیان،

۱۴۸ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ ثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ ارْتَقَيْتُ عَلَى ظَهْرِ بَيْتِ حَفْصَةَ لِبَعْضِ حَاجَتِي فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِي حَاجَتَهُ مُسْتَدْبِرَ الْقِبْلَةِ مُسْتَقْبِلَ الشَّامِ

ابراہیم بن منذر، انس بن عیاض، عبید اللہ بن عمر، محمد بن یحییٰ بن حبان واسع بن حبان، عبد اللہ بن عمرؓ کہتے ہیں، کہ میں اپنی کسی ضرورت سے حفصہ کی چھت پر چڑھا، تو میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو قضائے حاجت کرتے وقت قبلہ کی طرف پشت اور شام کی طرف منہ کئے ہوئے دیکھا،

۱۴۹ - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَنَا يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ أَنَّ عَمَّهُ وَاسِعَ بْنَ حَبَّانَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ قَالَ لَقَدْ ظَهَرْتُ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى ظَهْرِ بَيْتِنَا فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدًا عَلَى

یعقوب بن ابراہیم، یزید بن ہارون یحییٰ، محمد بن یحییٰ بن حبان واسع بن حبان، عبد اللہ بن عمرؓ کہتے ہیں، کہ ایک دن میں اپنے گھر کی چھت پر چڑھا، تو میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو (قضائے حاجت کے لئے) دو اینٹوں پر بیت المقدس کی طرف منہ کئے ہوئے دیکھا،

بَابُ ۱۱۰ الِاسْتِنْجَاءِ بِالْمَاءِ

پانی سے استنجاء کرنے کا بیان،

۱۵۰ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي مُعَاذٍ وَاسْمُهُ عَطَاءُ بْنُ أَبِي مَيْمُونَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ لِحَاجَتِهِ أَجِيءُ أَنَا وَغُلَامٌ وَمَعَنَا إِدَاوَةٌ مِنْ مَاءٍ يَعْنِي يَسْتَنْجِي

ابو الولید، ہشام بن عبد الملک، شعبہ، ابو معاذ (عطاء بن ابی میمونہ) انس بن مالکؓ کہتے ہیں، کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب اپنی حاجت کے لئے نکلتے تھے، تو میں اور ایک لڑکا (دونوں مل کر) اپنے ہمراہ پانی کا ایک برتن لے آتے تھے جس سے آپ استنجاء کرتے تھے،

بَابُ ۱۱۱ مَنْ حُمِلَ مَعَهُ الْمَاءُ لِطُهُورِهِ وَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ أَلَيْسَ فِيكُمْ صَاحِبُ النَّعْلَيْنِ وَالطَّهُورِ وَالْوِسَادِ:

کسی شخص کے ہمراہ اس کی طہارت کے لئے پانی لے جانا جائز ہے، ابو درداءؓ نے (عراق والوں سے) کہا کیا تم میں صاحب النعلین والطہور والوسادۃ (یعنی عبد اللہ بن مسعودؓ) نہیں ہیں (پھر تم انہیں چھوڑ کر مجھ سے کیوں مسائل پوچھتے ہو)،

ف: نعلین جوتیوں کو کہتے ہیں اور طہور وضو کے پانی کو اور سادہ تکیہ کو، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس چونکہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم

بْنِ صُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ

بَابُ وَضْعِ الْمَاءِ عِنْدَ الْخَلَاءِ

۱۴۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ ثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ اَبِيْ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْخَلَاءَ فَوَضَعْتُ لَهٗ وَضُوْءًا قَالَ مَنْ وَضَعَ هٰذَا فَاُخْبِرَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ۔

بَابٌ لَا يَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ اِلَّا عِنْدَ الْبِنَاءِ جِدَارٍ اَوْ نَحْوِهٖ

۱۴۴ - حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ قَالَ ثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتٰى اَحَدُكُمُ الْغَائِطَ فَلَا يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا يُوَلِّهَا ظَهْرَهٗ شَرِّقُوْا اَوْ غَرِّبُوْا

بَابُ مَنْ تَبَرَّزَ عَلٰى لَبِنَتَيْنِ

۱۴۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمِّهٖ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ اِنَّ نَاسًا يَقُوْلُوْنَ اِذَا قَعَدْتَ عَلٰى حَاجَتِكَ فَلَا تَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ لَقَدِ ارْتَقَيْتُ يَوْمًا عَلٰى ظَهْرِ بَيْتٍ لَنَا فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى لَبِنَتَيْنِ مُسْتَقْبِلًا بَيْتَ الْمَقْدِسِ لِحَاجَتِهٖ وَقَالَ لَعَلَّكَ مِنَ الَّذِيْنَ يُصَلُّوْنَ عَلٰى اَوْرَاكِهِمْ فَقُلْتُ لَا اَدْرِيْ وَاللهِ قَالَ مَالِكٌ يَعْنِي الَّذِيْ يُصَلِّيْ وَلَا يَرْتَفِعُ عَنِ الْاَرْضِ يَسْجُدُ وَهُوَ لَاصِقٌ بِالْاَرْضِ

بَابُ خُرُوْجِ النِّسَاءِ اِلَى الْبَرَازِ

۱۴۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ اَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ يَخْرُجْنَ بِاللَّيْلِ اِذَا تَبَرَّزْنَ

وسلم پاخانہ میں داخل ہوتے تو یہ کہتے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ (اے اللہ میں ناپاک چیزوں اور ناپاکیوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں)

پاخانہ (جانے) کے وقت پانی رکھ دینے کا بیان،

عبداللہ بن محمد، ہاشم بن قاسم، ورقاء، عبیداللہ بن ابی زید، ابن عباس رض کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) نبی صلے اللہ علیہ وسلم پاخانے میں داخل ہوئے تو میں نے آپ کے لئے وضو کا پانی رکھ دیا، جب آپ وہاں سے نکلے تو فرمایا یہ پانی کس نے رکھا ہے، آپ کو بتلا دیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اے اللہ اسے دین میں سمجھ عنایت فرما۔

پاخانہ میں یا پیشاب میں قبلہ کی طرف منہ نہ کرے، البتہ عمارت یا دیوار ہو یا اس کے مثل کوئی (اور چیز آڑ) کی ہو تو کوئی مضائقہ نہیں۔

آدم ابن ابی ذئب، زہری، عطاء بن یزید لیثی، ابوایوب انصاری رض کہتے ہیں، کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی پاخانے میں جائے تو قبلہ کی طرف منہ نہ کرے اور نہ اس کی طرف اپنی پشت کرے مشرق کی طرف منہ نہ کرے یا مغرب کی طرف"۔

اس شخص کا بیان جو دو اینٹوں پر (بیٹھ کر) پاخانہ پھرے،

عبداللہ بن یوسف، مالک، یحییٰ بن سعید، محمد بن یحییٰ بن حبان، واسع بن حبان، عبداللہ بن عمر رض کہا کرتے تھے، کہ لوگ کہتے ہیں کہ جب تم اپنی (قضائے) حاجت کے لئے بیٹھو، تو نہ قبلہ کی طرف منہ کرو، اور نہ بیت المقدس کی طرف، مگر میں ایک دن اپنے گھر کی چھت پر چڑھا، تو میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو (قضائے) حاجت کے لئے دو اینٹوں پر بیٹھے ہوئے بیت المقدس کی جانب منہ کئے ہوئے دیکھا اور ابن عمر رض نے (یہ کہہ کر واسع سے) کہا کہ شاید تم ان لوگوں میں سے ہو، جو اپنی رانوں پر (سینہ رکھ کر سجدہ کرکے) نماز پڑھتے ہیں (واسع کہتے ہیں) میں نے کہا واللہ میں نہیں جانتا امام مالک رح نے کہا (رانوں پر سجدہ کرنے کا) مطلب یہ ہے کہ سجدہ کرتے کے وقت اپنی رانوں کو پیٹ سے ملا ہوا رکھے۔

عورتوں کا پاخانہ پھرنے کے لئے باہر نکلنے کا بیان

یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی بیبیاں رات کو جب پاخانہ پھرتی تھیں مناصع کی طرف نکل جاتی تھیں (اور مناصع کے معنی فراخ ٹیلہ کے ہیں)، عمر رض

موسیٰ بن عقبۃ عن کریب مولی ابن عباس عن اسامۃ بن زید انہ سمعہ یقول دفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عرفۃ حتی اذا کان بالشعب نزل فبال ثم توضأ ولم یسبغ الوضوء فقلت الصلوۃ یا رسول اللہ قال الصلوۃ امامک فرکب فلما جاء مزدلفۃ نزل فتوضأ فاسبغ الوضوء ثم اقیمت الصلوۃ فصلی المغرب ثم اناخ کل انسان بعیرہ فی منزلہ ثم اقیمت العشاء فصلی ولم یصل بینہما:

آزاد کردہ غلام) اسامہ بن زید کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم عرفہ سے چلے، یہاں تک کہ جب شعب میں پہونچے، تو اترے اور پیشاب کیا، پھر وضو کیا، مگر وضو پورا نہیں کیا، تو میں نے کہا، کہ یا رسول اللہ نماز کا وقت آگیا، آپؐ نے فرمایا، کہ نماز تمہارے آگے (یعنی مزدلفہ میں پڑھیں گے، پھر جب مزدلفہ آگیا، تو آپؐ اترے، اور پورا وضو کیا، پھر نماز قائم کی گئی اور آپؐ نے مغرب کی نماز پڑھی، بعد اس کے ہر شخص نے اپنے اونٹ کو اپنے مقام میں بٹھلا دیا، پھر عشار کی نماز قائم کی گئی، اور آپؐ نے پڑھی اور دونوں کے درمیان میں کوئی نفل نماز نہیں پڑھی:

باب ۱۰۲ غسل الوجہ بالیدین من غرفۃ واحدۃ:

۱۴۰ - حدثنا محمد بن عبد الرحیم قال انا ابو سلمۃ الخزاعی منصور بن سلمۃ قال انا ابن بلال یعنی سلیمان عن زید بن اسلم عن عطاء بن یسار عن ابن عباس انہ توضأ فغسل وجہہ اخذ غرفۃ من ماء فتمضمض بہا واستنشق ثم اخذ غرفۃ من ماء فجعل بہا ہکذا اضافہا الی یدہ الاخری فغسل بہا وجہہ ثم اخذ غرفۃ من ماء فغسل بہا یدہ الیمنی ثم اخذ غرفۃ من ماء فغسل بہا یدہ الیسری ثم مسح براسہ ثم اخذ غرفۃ من ماء فرش علی رجلہ الیمنی حتی غسلہا ثم اخذ غرفۃ اخری فغسل بہا یعنی رجلہ الیسری ثم قال ہکذا رأیت رسول

اعضار وضو کو صرف ایک ایک چلو سے دھونا بھی (منقول ہے)

محمد بن عبد الرحیم، ابو سلمہ خزاعی، منصور بن سلمہ، بلال یعنی سلیمان، زید بن اسلم، عطار بن یسار، ابن عباس رضہ سے روایت ہے کہ انہوں نے وضو کیا پانی کا ایک چلو لے کر اور اسی سے کلی کی، اور ناک میں پانی ڈالا، پھر ایک چلو پانی لیا اور اس سے اسی طرح کیا، یعنی دوسرے ہاتھ کو ملا اس سے منہ دھویا پھر ایک چلو پانی لیا اور اپنا داہنا ہاتھ دھویا، پھر ایک چلو پانی لیا اور اپنا بایاں ہاتھ دھویا، پھر ایک چلو پانی لیا اور اپنے داہنے پیر پر ڈالا، یہاں تک کہ اسے دھو ڈالا، پھر دوسرا چلو پانی لیا اور اس سے دھویا، یعنی اپنے بائیں پیر کو، پھر کہا کہ میں نے رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح وضو کرتے دیکھا ہے:

باب ۱۰۳ التسمیۃ علی کل حال وعند الوقاع:

۱۴۱ - حدثنا علی بن عبد اللہ قال ثنا جریر عن منصور عن سالم بن ابی الجعد عن کریب عن ابن عباس یبلغ بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لو ان احدکم اذا اتی اہلہ قال بسم اللہ اللہم جنبنا الشیطن وجنب الشیطان ما رزقتنا فقضی بینہما ولد لم یضرہ:

بسم اللہ ہر حال میں کہنا چاہیئے، یہاں تک کہ صحبت کرتے وقت بھی:

علی ابن عبد اللہ، جریر، منصور، سالم بن ابی الجعد، کریب ابن عباس رضہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم تک اس حدیث کو پہونچاتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا تم میں سے جب کوئی اپنی بی بی کے پاس آئے بسم اللہ اللہم جنبنا الشیطان وجنب الشیطان ما رزقتنا کہہ لے پھر ان دونوں کے درمیان کوئی لڑکا مقدر کیا جائے تو اس کو شیطان ضرر نہ پہونچا سکے گا:

ف ۱ - (ترجمہ) اللہ کے نام سے اے اللہ ہم کو شیطان سے بچا اور جو (اولاد) ہمیں دے اس سے شیطان کو دور رکھ:

باب ۱۰۴ ما یقول عند الخلاء:

۱۴۲ - حدثنا آدم قال ثنا شعبۃ عن عبد العزیز

پاخانہ (جاتے) کے وقت کیا پڑھے

آدم، شعبہ، عبد العزیز بن صہیب، انس رضہ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ

لَا يَنْفَتِلُ أَوْ لَا يَنْصَرِفُ حَتّٰى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيحًا:

وہ نماز اس وقت تک نہ توڑے، جب تک کہ (خروج ریح کی) آواز نہ سن لے، یا بو نہ پائے:

بَابُ التَّخْفِيفِ فِي الْوُضُوءِ:

وضو میں تخفیف کرنے کا بیان،

۱۳۸ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ ثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَامَ حَتّٰى نَفَخَ ثُمَّ صَلّٰى وَرُبَّمَا قَالَ اضْطَجَعَ حَتّٰى نَفَخَ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى ثُمَّ حَدَّثَنَا بِهِ سُفْيٰنُ مَرَّةً بَعْدَ مَرَّةٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ لَيْلَةً فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا كَانَ فِي بَعْضِ اللَّيْلِ قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّأَ مِنْ شَنٍّ مُعَلَّقٍ وُضُوءًا خَفِيفًا يُخَفِّفُهُ عَمْرٌو وَيُقَلِّلُهُ وَقَامَ يُصَلِّي فَتَوَضَّأْتُ نَحْوًا مِمَّا تَوَضَّأَ ثُمَّ جِئْتُ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيٰنُ عَنْ شِمَالِهِ فَحَوَّلَنِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ ثُمَّ صَلّٰى مَا شَاءَ اللهُ ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتّٰى نَفَخَ ثُمَّ أَتَاهُ الْمُنَادِي فَآذَنَهُ بِالصَّلٰوةِ فَقَامَ مَعَهُ إِلَى الصَّلٰوةِ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ قُلْنَا لِعَمْرٍو إِنَّ نَاسًا يَقُولُونَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَامُ عَيْنُهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ رُؤْيَا الْأَنْبِيَاءِ وَحْيٌ ثُمَّ قَرَأَ إِنِّي أَرٰى فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ:

علی بن عبداللہ، سفیان، عمرو، کریب، ابن عباس رض سے روایت ہے، کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سوئے، یہاں تک کہ سانس کی آواز آئی، پھر آپ نے نماز پڑھی، اور کبھی کہتے تھے کہ آپ لیٹے، یہاں تک کہ سانس کی آواز آئی، پھر آپ بیدار ہوئے اور آپ نے نماز پڑھی (علی بن عبداللہ کی) روایت کے یہ الفاظ ہیں کہ ابن عباس نے کہا کہ میں ایک شب اپنی خالہ میمونہ رض کے گھر میں رہا تو میں نے دیکھا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم رات کو اٹھے یعنی تھوڑی کا رات رہ گئی، رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اٹھے، اور آپ نے ایک لٹکی ہوئی مشک سے خفیف وضو فرمایا (عمرو اس وضو کو بہت خفیف اور قلیل بتاتے تھے) اور نماز پڑھنے کھڑے ہو گئے، پس میں نے بھی وضو کیا اسی کے قریب جیسا کہ آپ نے کیا تھا، پھر میں آیا، اور آپ کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا (اور کبھی سفیان کہتے تھے کہ آپ کی شمال کی جانب کھڑا ہو گیا) پس آپ نے مجھے پھیر لیا اور اپنی داہنی جانب کر لیا جس قدر اللہ نے چاہا آپ نے نماز پڑھی پھر آپ لیٹ رہے اور سو گئے یہاں تک کہ سانس کی آواز آئی اتنے میں آپ کے پاس موذن آیا اور اس نے آپ کو نماز کی اطلاع دی، آپ اس کے ہمراہ نماز کے لئے اٹھ گئے، پھر آپ نے نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا (سفیان کہتے ہیں) ہم نے عمرو رض سے کہا، کہ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی آنکھ سو جاتی تھی، اور آپ کا دل نہ سوتا تھا، تو عمرو رض نے کہا کہ میں نے عبید بن عمیر کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے، کہ انبیاء کا خواب وحی ہے، پھر انہوں نے إِنِّي أَرٰى فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ کی تلاوت کی:

ف ۱۔ چونکہ یہاں یہ شبہ واقع ہوتا تھا کہ سونے سے وضو جاتا رہتا ہے، پھر حدیث میں حضور انور صلعم کا بغیر نیا وضو کئے نماز ادا فرمانا کیسے ممکن ہے اس لئے سفیان نے اس عبارت سے اپنا تاویلی خیال ظاہر کر کے اس کی تصدیق چاہی:

بَابُ إِسْبَاغِ الْوُضُوءِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ الْإِنْقَاءُ:

وضو میں اعضاء کو پورا دھونے کا بیان، اور ابن عمر رض نے کہا کہ وضو کا پورا کرنا (اس کا مطلب یہ ہے کہ) صاف کرنا ضروری ہے:

۱۳۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ

عبداللہ بن مسلمہ، مالک، موسیٰ بن عقبہ، کریب (ابن عباس رض) کے

قَالَ اَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ وَبَيَّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فَرْضَ الْوُضُوْءِ مَرَّةً مَرَّةً وَتَوَضَّاَ اَيْضًا مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَثَلٰثًا وَلَمْ يَزِدْ عَلٰى ثَلَاثٍ وَكَرِهَ اَهْلُ الْعِلْمِ الْاِسْرَافَ فِيْهِ اَنْ يُّجَاوِزُوْا فِعْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

نے بیان کر دیا ہے، کہ وضو میں ایک ایک مرتبہ (ہر عضو کا دھونا) فرض ہے، اور آپؐ نے وضو کیا ہے (اور اس میں) دو، دو مرتبہ اور تین تین مرتبہ (بھی اعضاء کو دھویا ہے) اور تین پر زیادہ نہیں کیا اور اہل علم نے وضو میں، پانی حد سے زیادہ صرف کرنے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے فعل سے بڑھ جانے کو مکروہ سمجھا ہے،

بَابٌ ۹۷ لَا يُقْبَلُ صَلٰوةٌ بِغَيْرِ طُهُوْرٍ

کوئی نماز بغیر طہارت کے مقبول نہیں ہوتی،

۱۳۵ - حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ اَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةُ مَنْ اَحْدَثَ حَتّٰى يَتَوَضَّاَ قَالَ رَجُلٌ مِّنْ حَضْرَمَوْتَ مَا الْحَدَثُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ فُسَاءٌ اَوْ ضُرَاطٌ

اسحاق بن ابراہیم حنظلی، عبد الرزاق، معمر، ہمام بن منبہ ابو ہریرہؓ کہتے ہیں، کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص بے وضو ہو جائے اس کی نماز اس وقت تک قبول نہیں ہوتی جب تک وضو نہ کرلے، حضر موت کے ایک شخص نے کہا، کہ اے ابو ہریرہؓ حدث کیا چیز ہے، انہوں نے کہا کہ فساء یا ضراط ؛

ف :- فساء یا ضراط اس ہوا کو کہتے ہیں جو پاخانہ کے مقام سے نکلے، بغیر آواز کے فساء اور آواز کے ساتھ ضراط ؛

بَابٌ ۹۸ فَضْلِ الْوُضُوْءِ وَالْغُرُّ الْمُحَجَّلُوْنَ مِنْ اٰثَارِ الْوُضُوْءِ ؛

وضو کی فضیلت (کا بیان) اور (یہ کہ قیامت کے دن لوگ) وضو کے نشانات کے سبب سے سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں والے ہوں گے،

۱۳۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِلَالٍ عَنْ نُعَيْمٍ الْمُجْمِرِ قَالَ رَقِيْتُ مَعَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَلٰى ظَهْرِ الْمَسْجِدِ فَتَوَضَّاَ فَقَالَ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اُمَّتِيْ يُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ غُرًّا مُّحَجَّلِيْنَ مِنْ اٰثَارِ الْوُضُوْءِ فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يُّطِيْلَ غُرَّتَهٗ فَلْيَفْعَلْ ،

یحییٰ بن بکیر، لیث، خالد، سعید بن ابی ہلال، نعیم مجمر رحمہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں میں (ایک مرتبہ) ابو ہریرہؓ کے ہمراہ مسجد کی چھت پر چڑھا تو انہوں نے (وہاں) وضو کیا (اور) کہا کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت کے لوگ قیامت کے دن وضو کے نشانات کے سبب سے غر محجلون (کہہ کر) پکارے جائیں گے تو تم میں سے جو کوئی یہ چاہتا ہے کہ وہ اپنی چمک میں زیادتی حاصل کرے تو (وضو کی تکمیل کرکے) ایسا کرلے،

ف وضو میں جو اعضاء دھوئے جاتے ہیں وہ قیامت میں چمکنے لگیں گے اسی واسطے فرشتے ان کو غر محجلون کہہ کر پکاریں گے ؛

بَابٌ ۹۹ لَا يَتَوَضَّاُ مِنَ الشَّكِّ حَتّٰى يَسْتَيْقِنَ ؛

اگر بے وضو ہو جانے کا شک ہو تو محض شک کی بنا پر وضو کرنا ضروری نہیں، جب تک یقین حاصل نہ ہو،

۱۳۷ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ ثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ ثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهٖ اَنَّهٗ شَكَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ الَّذِيْ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهٗ يَجِدُ الشَّيْءَ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ

علی، سفیان، زہری، سعید بن مسیب، و عباد بن تمیم، عباد بن تمیم اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک ایسے شخص کی حالت بیان کی گئی، جس کو خیال بندھ جاتا ہے کہ نماز میں وہ کسی چیز (یعنی ہوا) کو (نکلتے ہوئے) محسوس کرتا ہے، تو آپؐ نے فرمایا کہ

۱۳۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاؤدَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُنْذِرِنِ الثَّوْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَاَمَرْتُ الْمِقْدَادَ اَنْ يَّسْاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ فِيْهِ الْوُضُوْءُ ؞

عبد اللہ بن داؤد، اعمش، منذر، ثوری، محمد بن حنفیہ علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں، کہ مجھے جریان کا مرض تھا، جس سے مذی نکلا کرتی تھی، میں نے مقداد سے کہا کہ وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے (اس کا حکم) پوچھیں، چنانچہ انہوں نے پوچھا، تو آپؐ نے فرمایا کہ اس (کے نکلنے) میں (وضو (فرض ہوتا) ہے ؞

بَابٌ ۹۴ ذِكْرِ الْعِلْمِ وَالْفُتْيَا فِي الْمَسْجِدِ

مسجد میں مسائل علمی کا بتانا جائز ہے،

۱۳۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ مَوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا قَامَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِنْ اَيْنَ تَاْمُرُنَا اَنْ نُّهِلَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَيُهِلُّ اَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَيُهِلُّ اَهْلُ نَجْدٍ مِّنْ قَرْنٍ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَيَزْعُمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيُهِلُّ اَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَّلَمْلَمَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ لَمْ اَفْقَهْ هٰذِهٖ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

قتیبہ بن سعید، لیث بن سعد، نافع (عبد اللہ بن عمرؓ کے آزاد کردہ غلام) عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے، کہ ایک شخص مسجد میں کھڑا ہوا، اور اس نے کہا کہ یا رسول اللہ آپ ہمیں احرام باندھنے کا کس مقام سے حکم دیتے ہیں آپؐ نے فرمایا کہ مدینہ کے لوگ ذو الحلیفہ سے احرام باندھیں، اور شام کے لوگ جحفہ سے احرام باندھیں، اور نجد کے لوگ قرن سے احرام باندھیں (اور ابن عمرؓ نے کہا) اور کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، کہ یمن کے لوگ یلملم سے احرام باندھیں، لیکن مجھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ یاد نہیں،،

بَابٌ ۹۵ مَنْ اَجَابَ السَّائِلَ بِاَكْثَرَ مِمَّا سَاَلَهٗ ؞

سائل کو اس کے سوال سے زیادہ بتانے کا بیان،

۱۳۴۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَعَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَهٗ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ فَقَالَ لَا يَلْبَسُ الْقَمِيْصَ وَلَا الْعِمَامَةَ وَلَا السَّرَاوِيْلَ وَلَا الْبُرْنُسَ وَلَا ثَوْبًا مَّسَّهُ الْوَرْسُ اَوِ الزَّعْفَرَانُ فَاِنْ لَّمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا حَتّٰى

آدم، ابن ابی ذئب، نافع، ابن عمرؓ (ح) زہری، سالم، ابن عمرؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ ایک شخص نے آپؐ سے پوچھا کہ محرم کیا پہنے؟ آپؐ نے فرمایا، نہ کرتا پہنے اور نہ عمامہ، اور نہ پائجامہ اور نہ برقع، اور نہ کوئی ایسا کپڑا جس میں ورس یا زعفران لگ گئی ہو پھر اگر نعلین نہ ملیں تو موزے پہن لے اور انہیں کاٹ دے تاکہ ٹخنوں سے نیچے ہو جائیں،

ف :- عا حج کا احرام باندھنے کے بعد انسان محرم کہلاتا ہے عا ورس ایک قسم کی خوشبودار گھاس ہے اس سے کپڑے رنگے جاتے ہیں ؞

كِتَابُ الْوُضُوْءِ

وضو کا بیان

بَابٌ ۹۶ مَا جَاءَ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ

اللہ تعالیٰ کا قول اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ [1] (کی تفسیر) امام بخاری رح کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم

[1] جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو تو اپنے چہروں کو اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں تک دھوؤ، اور اپنے سروں کا مسح کرو، اور اپنے پیروں کو ٹخنوں تک دھوؤ، ؞

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِمُعَاذٍ مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قَالَ أَلَا أُبَشِّرُ بِهِ النَّاسَ قَالَ لَا إِنِّي أَخَافُ أَنْ يَتَّكِلُوا۔

میں سے، کہ وہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا معاذ رض نے کہا کیا میں لوگوں کو اس کی بشارت نہ دیدوں آپ نے فرمایا نہیں، میں ڈرتا ہوں کہ لوگ اس پر بھروسہ کر لیں گے (اور اعمال صالحہ چھوڑ دیں گے)،

بَابُ ۹۲ الْحَيَاءِ فِي الْعِلْمِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ لَا يَتَعَلَّمُ الْعِلْمَ مُسْتَحْيٍ وَلَا مُسْتَكْبِرٌ وَقَالَتْ عَائِشَةُ نِعْمَ النِّسَاءُ نِسَاءُ الْأَنْصَارِ لَمْ يَمْنَعْهُنَّ الْحَيَاءُ أَنْ يَتَفَقَّهْنَ فِي الدِّينِ۔

علم کے حصول میں شرمانے کا بیان، مجاہد نے کہا نہ تو شرمانے والا علم حاصل کر سکتا ہے اور نہ غرور کرنے والا، اور عائشہ رض نے کہا ہے کہ انصار کی عورتیں کیا اچھی عورتیں ہیں، انہیں دین میں سمجھ حاصل کرنے سے حیا مانع نہیں آتی،،

۱۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ جَاءَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ فَهَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ مِنْ غُسْلٍ إِذَا احْتَلَمَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَتِ الْمَاءَ فَغَطَّتْ أُمُّ سَلَمَةَ تَعْنِي وَجْهَهَا وَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَوَتَحْتَلِمُ الْمَرْأَةُ قَالَ نَعَمْ تَرِبَتْ يَمِينُكِ فَبِمَ يُشْبِهُهَا وَلَدُهَا

محمد بن سلام، ابو معاویہ، ہشام، عروہ، زینب بنت ام سلمہ، ام سلمہ رض کہتی ہیں کہ ام سلیم رض نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور کہنے لگیں، کہ یارسول اللہ ﷺ اللہ حق بات سے نہیں شرماتا (تو کیا بتائیے کہ) کیا عورت پر جب کہ وہ محتلم ہو غسل (فرض) ہے؟ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (ہاں) جب کہ وہ پانی (یعنی منی) کو (اپنے کپڑے) پر دیکھے تو ام سلمہ رض نے اپنا منہ چھپالیا اور کہا کہ یارسول اللہ ﷺ کیا عورت بھی محتلم ہوتی ہے؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں، تمہارا داہنا ہاتھ خاک آلود ہو جائے (اگر عورت کے منی خارج نہیں ہوتی) تو اس کا لڑکا اس کے مشابہ کیوں ہوتا ہے،

۱۳۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا وَهِيَ مَثَلُ الْمُسْلِمِ حَدِّثُونِي مَا هِيَ فَوَقَعَ النَّاسُ فِي شَجَرِ الْبَادِيَةِ وَوَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَاسْتَحْيَيْتُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَخْبِرْنَا بِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ النَّخْلَةُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَحَدَّثْتُ أَبِي بِمَا وَقَعَ فِي نَفْسِي فَقَالَ لَأَنْ تَكُونَ قُلْتَهَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَكُونَ لِي كَذَا وَكَذَا

اسمٰعیل، مالک، عبداللہ بن دینار، عبداللہ بن عمر رض سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے (ایک مرتبہ) فرمایا، درختوں میں ایک درخت ایسا ہے کہ اس میں پت جھڑ نہیں ہوتی اور وہ مومن کے مشابہ ہے مجھے بتاؤ کہ وہ کون درخت ہے، لوگوں کے خیال جنگل کے درختوں میں جا پڑے اور میرے دل میں یہ آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے، مگر میں (کہتے ہوئے) شرما گیا (بالآخر) سب لوگوں نے عرض کیا، کہ یارسول اللہ ﷺ ہماری سمجھ میں نہیں آیا، آپ ہمیں وہ درخت بتا دیجئے، رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ کھجور کا درخت ہے، عبداللہ رض کہتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ (عمر فاروق رض) سے جو میرے دل میں آیا تھا، بیان کیا، تو وہ بولے اگر تو نے یہ کہہ دیا ہوتا تو مجھے اس سے اور اس سے زیادہ محبوب تھا۔

ف:۔ یعنی مجھے اس مال سے جو عرب کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہے، تیرا یہ جواب زیادہ پسند ہوتا،

بَابُ ۹۳ مَنِ اسْتَحْيَا فَأَمَرَ غَيْرَهُ بِالسُّؤَالِ۔

اس شخص کا بیان جو خود شرمائے اور دوسرے کو (مسئلہ) پوچھنے کا حکم دے۔

قُلْتُ قَالَتْ لِي قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ لَوْلَا أَنَّ قَوْمَكِ حَدِيثٌ عَهْدُهُمْ قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ بِكُفْرٍ لَنَقَضْتُ الْكَعْبَةَ فَجَعَلْتُ لَهَا بَابَيْنِ، بَابًا يَدْخُلُ النَّاسُ وَبَابًا يَخْرُجُونَ مِنْهُ فَفَعَلَهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ ؛

انہوں نے کہا تھا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عائشہؓ! اگر تمہاری قوم (جاہلیت) سے قریب العہد نہ ہوتی (ابن زبیر کہتے ہیں، کہ کفر سے (قریب العہد ہونا مراد ہے) تو میں بے شک کعبہ کو توڑ کر اس کے لئے دو دروازے بناتا، ایک دروازہ کہ جس سے لوگ (کعبہ) کے اندر داخل ہوتے اور ایک وہ دروازہ کہ جس سے لوگ باہر نکلتے تو ابن زبیر رضؓ نے (یہ سنکر) ایسا کردیا،

ف ۱- ابن زبیر نے اس شکل پر یہ ترمیم اس وقت کی تھی کہ جب حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد ان کو مکہ پر تسلط حاصل ہوا تھا ۱۲ منہ ؛

بَابٌ ۹۱ مَنْ خَصَّ بِالْعِلْمِ قَوْمًا دُونَ قَوْمٍ كَرَاهِيَةَ أَنْ لَا يَفْهَمُوا وَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدِّثُوا النَّاسَ بِمَا يَعْرِفُونَ أَتُحِبُّونَ أَنْ يُكَذَّبَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ

جس شخص نے ایک قوم کو چھوڑ کر دوسری قوم کو علم (کی تعلیم کے لئے مخصوص کرلیا، یہ خیال کرکے کہ یہ لوگ بغیر تخصیص کے پورے طور سے نہ سمجھیں گے تو اس مصلحت سے اس کا یہ فعل مستحسن فعل ہے) اور علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگوں سے وہی حدیث بیان کرو جس کو وہ سمجھ سکیں کیا تم اس بات کو اچھا سمجھتے ہو کہ اللہ اور اس کے رسولؐ کی تکذیب کی جائے،

۱۲۷- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى عَنْ مَعْرُوفٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِذَلِكَ

ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے بواسطہ معروف، ابو الطفیل، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس کو روایت کیا ہے"

۱۲۸- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ قَالَ أَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُعَاذٌ رَدِيفُهُ عَلَى الرَّحْلِ قَالَ يَا مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ يَا مُعَاذُ قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ يَا مُعَاذُ قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ ثَلَاثًا قَالَ مَا مِنْ أَحَدٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ صِدْقًا مِنْ قَلْبِهِ إِلَّا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَفَلَا أُخْبِرُ بِهِ النَّاسَ فَيَسْتَبْشِرُوا قَالَ إِذًا يَتَّكِلُوا وَأَخْبَرَ بِهَا مُعَاذٌ عِنْدَ مَوْتِهِ تَأَثُّمًا ؛

اسحاق بن ابراہیم، معاذ بن ہشام، ہشام، قتادہ، انس بن مالک کہتے ہیں کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ (ایک مرتبہ) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ آپؐ کی سواری پر آپؐ کے پیچھے سوار تھے، حضورؐ نے ان سے فرمایا اے معاذ بن جبل! انہوں نے عرض کیا، لبیک یا رسول اللہ وسعدیک، آپؐ نے فرمایا، اے معاذؓ، انہوں نے عرض کیا کہ لبیک یا رسول اللہ وسعدیک، آپؐ نے فرمایا اے معاذؓ! انہوں نے عرض کیا کہ لبیک یا رسول اللہ وسعدیک تین مرتبہ ایسا ہی ہوا، آپؐ نے فرمایا کہ جو کوئی اپنے سچے دل سے اس بات کی گواہی دے کہ سوا خدا کے کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں اللہ اس پر (دوزخ) کی آگ حرام کردیتا ہے، معاذ رضؓ نے کہا یارسول اللہ کیا میں لوگوں کو اس کی خبر کردوں تاکہ وہ خوش ہو جائیں، آپؐ نے فرمایا کہ اس وقت (جب کہ تم خبر کردوگے) لوگ (اسی پر) بھروسہ کرلیں گے (اور عمل سے باز رہیں گے) معاذ رضؓ نے یہ حدیث اپنی موت کے وقت اس خوف سے بیان کردی کہ کہیں حدیث کے چھپانے پر ان سے مواخذہ نہ ہو جائے)

۱۲۹- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ ذُكِرَ لِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

مسدد، معتمر، معتمر کے والد انس رضؓ کہتے ہیں، مجھ سے بیان کیا گیا ہے کہ معاذؓ سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جو کوئی اللہ تعالیٰ سے اس حال

١٢٤ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْجَمْرَةِ وَهُوَ يُسْأَلُ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ نَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ قَالَ آخَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَنْحَرَ قَالَ انْحَرْ وَلَا حَرَجَ فَمَا سُئِلَ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ وَلَا أُخِّرَ إِلَّا قَالَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ

ابو نعیم، عبدالعزیز بن ابی سلمہ، زہری، عیسیٰ بن طلحہ، عبداللہ بن عمرو رض کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو جمرہ کے پاس دیکھا، اس وقت آپ سے مسائل پوچھے جاتے تھے، ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ میں نے رمی کرنے سے پہلے قربانی کرلی ہے، آپ نے فرمایا (اب) رمی کرلے، کچھ حرج نہیں دوسرے نے کہا، یا رسول اللہ میں نے قربانی کرنے سے پہلے سر منڈا لیا، آپ نے فرمایا، اب قربانی کرلے کچھ حرج نہیں (اس وقت) آپ سے جس چیز کی بابت پوچھا گیا خواہ وہ مقدم کی گئی ہو، یا مؤخر کی گئی ہو، تو آپ نے یہی فرمایا کہ (اب) کرلو، اور کچھ حرج نہیں۔

باب ٨٩ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا

اللہ تعالیٰ کا فرمان کہ تمہیں صرف تھوڑا علم دیا گیا ہے،

١٢٥ - حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ ثَنَا الْأَعْمَشُ سُلَيْمَانُ بْنُ مِهْرَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَيْنَا أَنَا أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَرِبِ الْمَدِينَةِ وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلَى عَسِيبٍ مَعَهُ فَمَرَّ بِنَفَرٍ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ سَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا تَسْأَلُوهُ لَا يَجِيءُ فِيهِ بِشَيْءٍ تَكْرَهُونَهُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَنَسْأَلَنَّهُ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ مَا الرُّوحُ فَسَكَتَ فَقُلْتُ إِنَّهُ يُوحَى إِلَيْهِ فَقُمْتُ فَلَمَّا انْجَلَى عَنْهُ فَقَالَ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا قَالَ الْأَعْمَشُ هِيَ كَذَا فِي قِرَاءَتِنَا وَمَا أُوتُوا

قیس بن حفص، عبدالواحد، اعمش، سلیمان بن مہران، ابراہیم، علقمہ، عبداللہ (ابن مسعود رض) کہتے ہیں کہ میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ کے کھنڈروں میں چل رہا تھا اور آپ کھجور کی ایک چھڑی کو (زمین پر) ٹیکا کر چلتے تھے، کہ یہود کے کچھ لوگوں پر آپ گذرے تو ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ آپ سے روح کی بابت سوال کرو، اس پر بعض نے کہا کہ نہ پوچھو مبادا اس میں کوئی ایسی بات نہ کہہ دیں، جو تم کو بری معلوم ہو، پھر بعض نے کہا کہ ہم ضرور آپ سے پوچھیں گے، چنانچہ ان میں سے ایک شخص کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا کہ اے ابوالقاسم! روح کیا چیز ہے، آپ نے سکوت فرمایا (ابن مسعود رض کہتے ہیں) میں نے (اپنے دل میں) کہا کہ آپ پر وحی آرہی ہے، لہٰذا میں کھڑا ہو گیا، پھر جب وہ حالت آپ سے دور ہوئی، تو آپ نے فرمایا (ترجمہ) (اے نبی) یہ لوگ تم سے روح کی بابت سوال کرتے ہیں، کہہ دو کہ روح میرے پروردگار کے حکم سے (پیدا ہوئی) ہے اور اس کی اصل حقیقت تم نہیں جان سکتے کیونکہ) تمہیں کم ہی علم دیا گیا ہے (اعمش کہتے ہیں، ہماری قرأت میں "وما اوتوا ہے (وما اوتیتم) نہیں ہے،

باب ٩٠ مَنْ تَرَكَ بَعْضَ الِاخْتِيَارِ مَخَافَةَ أَنْ يَقْصُرَ فَهْمُ بَعْضِ النَّاسِ فَيَقَعُوا فِي أَشَدَّ مِنْهُ

اس شخص کا بیان جس نے بعض جائز چیزوں کو اس خوف سے ترک کردیا، بعض ناسمجھ لوگ اس سے زیادہ سخت بات میں مبتلا ہوجائیں گے،،

١٢٦ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ الزُّبَيْرِ كَانَتْ عَائِشَةُ تُسِرُّ إِلَيْكَ كَثِيرًا فَمَا حَدَّثَتْكَ فِي الْكَعْبَةِ

عبیداللہ بن موسیٰ، اسرائیل، ابواسحاق، اسود رض کہتے ہیں کہ مجھ سے ابن زبیر نے کہا کہ عائشہ رض اکثر تم سے راز کی باتیں کہا کرتی تھیں تو بتاؤ کہ کعبہ کے بارہ میں تم سے انہوں نے کیا حدیث بیان کی میں نے کہا کہ مجھ سے

السفینۃ فنزعہ فقال موسیٰ حملونا بغیر
نول عمدت الی سفینتہم فخرقتہا لتغرق
اہلہا قال الم اقل انک لن تستطیع معی
صبرا قال لا تؤاخذنی بما نسیت ولا ترہقنی
من امری عسرا قال فکانت الاولیٰ من موسیٰ
نسیانا فانطلقا فاذا غلام یلعب مع
الغلمان فاخذ الخضر برأسہ من اعلاہ
فاقتلع رأسہ بیدہ فقال موسیٰ اقتلت
نفسا زکیۃ بغیر نفس قال الم اقل لک
انک لن تستطیع معی صبرا قال ابن عیینۃ
وہذا اوکد فانطلقا حتیٰ اذا اتیا اہل
قریۃ استطعما اہلہا فابوا ان یضیفوہما
فوجدا فیہا جدارا یرید ان ینقض قال
الخضر بیدہ فاقامہ فقال لہ موسیٰ لو شئت
لاتخذت علیہ اجرا قال ہذا فراق بینی و
بینک قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یرحم اللہ
موسیٰ لوددنا لو صبر حتیٰ یقص علینا من امرہما
قال محمد بن یوسف ثنا بہ علی بن خشرم قال
ثنا سفیان بن عیینۃ بطولہ،

باب من سأل وھو قائم عالما جالسا،

۱۲ حدثنا عثمان قال ثنا جریر عن منصور
عن ابی وائل عن ابی موسیٰ قال جاء رجل
الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول
اللہ ما القتال فی سبیل اللہ فان احدنا یقاتل
غضبا ویقاتل حمیۃ فرفع الیہ رأسہ قال وما رفع
الیہ رأسہ الا انہ کان قائما فقال من قاتل لتکون
کلمۃ اللہ ہی العلیا فہو فی سبیل اللہ،

باب السؤال والفتیا عند رمی الجمار،

کی طرف قصد کیا اور اسے اکھیڑ ڈالا موسیٰ ؑ کہنے لگے کہ ان لوگوں نے ہم کو
بے کرایہ لئے ہوئے بٹھا لیا اور تم نے ان کی کشتی کے ساتھ یہ ان کا قصد
اسے توڑ دیا تاکہ اس کے لوگوں کو غرق کرو، خضر نے کہا کیا میں نے تم سے یہ
نہیں کہا تھا کہ تم میرے ہمراہ رہ کر میری باتوں پر صبر نہ کر سکو گے، موسیٰ نے کہا
میں بھول گیا اس کا مجھ سے مواخذہ مجھ سے نہ کرو اور میرے کام میں مجھ پر
تنگی نہ کرو، راوی کہتا ہے کہ پہلی بار موسیٰ ؑ سے بھول کر یہ بات اعتراض کی ہو گئی
پھر وہ دونوں کشتی سے اتر کر چلے تو ایک لڑکا لا تھا اور لڑکوں کے ساتھ کھیل
رہا تھا خضر نے اس کا سر اوپر سے پکڑ لیا اور اپنے ہاتھ سے اس کو اکھیڑ ڈالا
موسیٰ ؑ نے کہا کہ ایک بے گناہ بچے کو بے وجہ تم نے قتل کر دیا، خضر نے کہا، کیا
میں نے تم سے نہ کہا تھا کہ تم میرے ہمراہ رہ کر میری باتوں پر ہرگز صبر نہ
کر سکو گے، پھر وہ دونوں چلے یہاں تک کہ ایک گاؤں کے لوگوں کے پاس
پہونچے، وہاں کے رہنے والوں سے انہوں نے کھانا مانگا مگر ان لوگوں نے
ان کی مہمانی کرنے سے انکار کر دیا، پھر وہاں ایک دیوار ایسی دیکھی، جو گرا
چاہتی تھی، خضر نے اپنے ہاتھ سے اس کو سہارا دیا اور ان کو درست کر دیا
موسیٰ ؑ نے ان سے کہا کہ اگر تم چاہتے، تو اس پر کچھ اجرت لے لیتے خضر ؑ
بولے کہ دبس اب یہی ہمارے اور تمہارے درمیان میں جدائی ہے نبی صلے
اللہ علیہ وسلم نے یہ اس قدر بیان فرما کر ارشاد کیا کہ اللہ تعالیٰ موسیٰ ؑ پر رحم
کرے ہم یہ چاہتے تھے کہ کاش موسیٰ ؑ صبر کرتے تو اللہ تعالیٰ ان کا زیادہ
قصہ ہم سے بیان فرماتا،

اس شخص کا بیان جو کھڑے کھڑے کسی بیٹھے ہوئے عالم سے سوال کرے

عثمان، جریر، منصور، ابووائل، ابوموسیٰ رضہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نبی
صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے کہا یا رسول اللہ ؐ اللہ کی راہ
میں لڑنے کی کیا صورت ہے، اس لئے کہ کوئی ہم میں سے غصہ کے سبب سے
لڑتا ہے، اور کوئی حمیت کے سبب سے جنگ کرتا ہے، پس آپ نے اپنا سر
مبارک اس کی طرف اٹھا لیا اور آپ نے سر اسی سبب سے اٹھایا کہ وہ
کھڑا ہوا تھا، پھر آپ نے فرمایا، جو شخص اس سے لڑے کہ اللہ کا کلمہ بلند
ہو جائے، تو وہ اللہ کی راہ میں لڑتا ہے،

رمی جمار کے وقت مسئلہ پوچھنے کا بیان،

فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقَ مَعَهُ بِفَتَاهُ يُوشَعَ بْنِ نُونٍ وَ
حَمَلَا حُوتًا فِي مِكْتَلٍ حَتَّى كَانَا عِنْدَ الصَّخْرَةِ
وَضَعَا رُءُوسَهُمَا فَنَامَا فَانْسَلَّ الْحُوتُ مِنَ
الْمِكْتَلِ فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا وَكَانَ
لِمُوسَى وَفَتَاهُ عَجَبًا فَانْطَلَقَا بَقِيَّةَ لَيْلَتِهِمَا
وَيَوْمِهِمَا فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ مُوسَى لِفَتَاهُ آتِنَا
غَدَاءَنَا لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هَذَا نَصَبًا وَ
لَمْ يَجِدْ مُوسَى مَسًّا مِنَ النَّصَبِ حَتَّى جَاوَزَ
الْمَكَانَ الَّذِي أُمِرَ بِهِ فَقَالَ لَهُ فَتَاهُ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا
إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ قَالَ مُوسَى
ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصًا
فَلَمَّا انْتَهَيَا إِلَى الصَّخْرَةِ إِذَا رَجُلٌ مُسَجًّى
بِثَوْبٍ أَوْ قَالَ تَسَجَّى بِثَوْبِهِ فَسَلَّمَ مُوسَى
فَقَالَ الْخَضِرُ وَأَنَّى بِأَرْضِكَ السَّلَامُ فَقَالَ
أَنَا مُوسَى فَقَالَ مُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ قَالَ
نَعَمْ قَالَ هَلْ أَتَّبِعُكَ عَلَى أَنْ تُعَلِّمَنِي مِمَّا
عُلِّمْتَ رُشْدًا قَالَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ
صَبْرًا يَا مُوسَى إِنِّي عَلَى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ
عَلَّمَنِيهِ لَا تَعْلَمُهُ أَنْتَ وَأَنْتَ عَلَى عِلْمٍ عَلَّمَكَهُ
اللَّهُ لَا أَعْلَمُهُ قَالَ سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ
صَابِرًا وَلَا أَعْصِي لَكَ أَمْرًا فَانْطَلَقَا يَمْشِيَانِ
عَلَى سَاحِلِ الْبَحْرِ لَيْسَ لَهُمَا سَفِينَةٌ فَمَرَّتْ
بِهِمَا سَفِينَةٌ فَكَلَّمُوهُمْ أَنْ يَحْمِلُوهُمَا
فَعُرِفَ الْخَضِرُ فَحَمَلُوهُمَا بِغَيْرِ نَوْلٍ فَجَاءَ
عُصْفُورٌ فَوَقَعَ عَلَى حَرْفِ السَّفِينَةِ فَنَقَرَ
نَقْرَةً أَوْ نَقْرَتَيْنِ فِي الْبَحْرِ فَقَالَ
الْخَضِرُ يَا مُوسَى مَا نَقَصَ عِلْمِي وَعِلْمُكَ مِنْ
عِلْمِ اللَّهِ تَعَالَى إِلَّا كَنَقْرَةِ هَذَا الْعُصْفُورِ
فِي الْبَحْرِ فَعَمَدَ الْخَضِرُ إِلَى لَوْحٍ مِنْ أَلْوَاحِ

موسیٰ علیہ السلام چلے اور اپنے ہمراہ اپنے خادم یوشع بن نون کو بھی لے چلے، اور دونوں نے ایک مچھلی زنبیل میں رکھ لی، یہاں تک کہ جب پتھر کے پاس پہونچے تو دونوں نے اپنے سر اس پر رکھ لئے اور سو گئے، مچھلی زنبیل سے نکل گئی اور دریا میں اس نے ایک راستہ بنالیا، بعد میں (مچھلی کے زندہ ہو جانے سے) موسیٰ اور ان کے خادم کو تعجب ہوا، پھر وہ دونوں باقی رات اور ایک دن چلتے رہے، جب صبح ہوئی تو موسیٰ نے اپنے خادم سے کہا کہ ہمارا ناشتہ لاؤ بے شک ہم نے اپنے اس سفر سے تکلیف اٹھائی ہے اور موسیٰ جب تک کہ اس جگہ سے آگے نہیں نکل گئے، جس کا انہیں حکم دیا گیا تھا اس وقت تک انہوں نے کچھ تکلیف محسوس نہیں کی، ان کے خادم نے دیکھا تو مچھلی غائب تھی انہوں نے کہا کہ کیا آپ نے دیکھا کہ جب ہم پتھر کے پاس بیٹھے تھے، تو میں مچھلی (کا واقعہ کہنا) بھول گیا، موسیٰ نے کہا یہی وہ (مقام) ہے جس کی ہم تلاش کرتے تھے، پھر وہ دونوں اپنے قدموں پر لوٹ گئے، پس جب اس پتھر تک پہونچے (تو کیا دیکھتے ہیں کہ) ایک آدمی کپڑا اوڑھے ہوئے (یا یہ کہا کہ اس نے کپڑا اوڑھ لیا تھا، بیٹھا ہوا ہے) موسیٰ نے سلام کیا تو خضر نے کہا اس مقام میں سلام کہاں، موسیٰ نے کہا میں (یہاں کا رہنے والا نہیں ہوں میں) موسیٰ ہوں، خضر نے کہا بنی اسرائیل کے موسیٰ! انہوں نے کہا ہاں، موسیٰ نے کہا کیا میں اس (امید) پر تمہارے ہمراہ رہوں کہ جو کچھ ہدایت تمہیں سکھائی گئی ہے، مجھے بھی سکھا دو، انہوں نے کہا کہ میرے ساتھ رہ کر میری باتوں پر ہرگز صبر نہ کر سکو گے، اے موسیٰ! میں اللہ کے علم میں سے ایک ایسے علم پر (حاوی) ہوں کہ تم اسے نہیں جانتے، وہ خدا نے مجھے سکھایا ہے، اور تم ایسے علم پر (حاوی) ہو جو خدا نے تمہیں تلقین کیا ہے، کہ میں اسے نہیں جانتا، موسیٰ نے کہا انشاء اللہ تم مجھے صبر کرنے والا پاؤ گے اور میں کسی بات میں تمہاری نافرمانی نہ کروں گا پھر وہ دونوں دریا کے کنارے (کنارے) چلے ان کے پاس کوئی کشتی نہ تھی، ان میں ایک کشتی ان کے پاس سے ہو کر گذری تو کشتی والوں سے انہوں نے کہا کہ ہمیں بٹھا لو، خضر پہچان لئے گئے، اور کشتی والوں نے انہیں بے اجرت بٹھا لیا، پھر (اسی اثنا میں) ایک چڑیا آئی اور کشتی کے کنارے پر بیٹھ گئی، اور اس نے ایک چونچ یا دو چونچیں دریا میں ماریں خضر نے کہا کہ اے موسیٰ میرے علم اور تمہارے علم نے خدا کے علم سے اس چڑیا کی چونچ کی بقدر بھی کم نہیں کیا ہے پھر خضر نے کشتی کے تختوں میں سے ایک تختہ

رسول الله صلى الله عليه وسلم وعاءين فأما أحدهما فبثثته وأما الآخر فلو بثثته قطع هذا البلعوم. قال أبو عبد الله البلعوم مجرى الطعام.

سے ایک تو میں نے کھول دیا اور دوسرے کو کھولوں تو یہ گلا کاٹ ڈالا جائے۔ ابو عبداللہ نے کہا بلعوم گلے میں کھانا جانے کی جگہ ہے۔

ف: [illegible]

باب الإنصات للعلماء.

علماء کی باتیں سننے کے لئے خاموش رہنے کا بیان۔

حدثنا حجاج قال حدثنا شعبة قال أخبرني علي بن مدرك عن أبي زرعة عن جرير أن النبي صلى الله عليه وسلم قال له في حجة الوداع استنصت الناس فقال لا ترجعوا بعدي كفارا يضرب بعضكم رقاب بعض.

ہم سے حجاج نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا مجھ کو علی بن مدرک نے ابو زرعہ سے انہوں نے جریر سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں ان سے فرمایا لوگوں کو خاموش کرو پھر فرمایا میرے بعد کافر نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔

باب ما يستحب للعالم إذا سئل أي الناس أعلم فيكل العلم إلى الله تعالى:

جب کسی عالم سے پوچھا جائے کہ تمام لوگوں میں زیادہ جاننے والا کون ہے تو اس کے لئے یہ مستحب ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف اس کے علم کو حوالہ کر دے۔

ف: یعنی یہ کہے کہ میں نہیں جانتا یہ بات خدا تعالیٰ کو معلوم ہے یا یوں کہہ دے کہ سب سے زیادہ جاننے والا خدا تعالیٰ ہے۔

حدثنا عبد الله بن محمد المسندي قال حدثنا سفيان قال حدثنا عمرو قال أخبرني سعيد بن جبير قال قلت لابن عباس إن نوفا البكالي يزعم أن موسى ليس بموسى بني إسرائيل إنما هو موسى آخر فقال كذب عدو الله حدثنا أبي بن كعب عن النبي صلى الله عليه وسلم قال قام موسى النبي خطيبا في بني إسرائيل فسئل أي الناس أعلم فقال أنا أعلم فعتب الله عز وجل عليه إذ لم يرد العلم إليه فأوحى الله إليه أن عبدا من عبادي بمجمع البحرين هو أعلم منك قال يا رب وكيف به فقيل له احمل حوتا في مكتل فإذا فقدته فهو ثم

عبداللہ بن محمد مسندی نے ہم سے بیان کیا کہا ہم سے سفیان نے کہا ہم سے عمرو نے کہا مجھ کو سعید بن جبیر نے خبر دی کہا میں نے ابن عباس سے کہا کہ نوف بکالی کہتے ہیں کہ موسیٰ جو خضر سے ملے تھے وہ بنی اسرائیل کے موسیٰ نہیں ہیں وہ کوئی اور موسیٰ ہیں۔ تو ابن عباس بولے کہ دشمن خدا نے جھوٹ کہا ہے ہم سے ابی بن کعب نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ موسیٰ نبی ایک دن بنی اسرائیل میں خطبہ پڑھنے کھڑے ہوئے تو ان سے پوچھا گیا کہ سب سے زیادہ جاننے والا کون ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ زیادہ جاننے والا میں ہوں اللہ تعالیٰ نے ان پر عتاب فرمایا کیونکہ انہوں نے علم کو خدا کے حوالہ نہ کیا پھر اللہ نے ان کی طرف وحی بھیجی کہ میرے بندوں میں سے ایک بندہ مجمع البحرین میں ہے وہ تم سے زیادہ جاننے والا ہے۔ موسیٰ کہنے لگے اے میرے رب میری ان سے کیسے ملاقات ہو گی؟ ان سے کہا گیا کہ مچھلی کو زنبیل میں رکھو اور مجمع البحرین کی طرف چلے جاؤ جہاں اس مچھلی کو نہ پاؤ تو سمجھ لینا کہ وہ بندہ وہیں ہے۔

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا فِي لَيْلَتِهَا فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ جَاءَ إِلَى مَنْزِلِهِ فَصَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ ثُمَّ قَالَ نَامَ الْغُلَيِّمُ أَوْ كَلِمَةً تُشْبِهُهَا ثُمَّ قَامَ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَصَلَّى خَمْسَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ نَامَ حَتَّى سَمِعْتُ غَطِيطَهُ أَوْ خَطِيطَهُ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ۔

تھے۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز (مسجد میں) پڑھی پھر اپنے گھر میں آئے، اور چار رکعتیں پڑھ کر سو رہے، پھر بیدار ہوئے اور فرمایا کہ لڑکا سو رہا ہے یا کوئی اسی کے مشابہ لفظ فرمایا پھر (نماز پڑھنے) کھڑے ہو گئے، اور میں وضو کر کے آپ کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ تو آپ نے مجھے اپنی داہنی جانب کر لیا اور پانچ رکعتیں پڑھیں۔ اس کے بعد دو رکعتیں (سنت فجر) پڑھیں پھر سو رہے یہاں تک کہ آپ کے سانس کی آواز میں نے سنی پھر آپ نماز (فجر) کے لئے مسجد تشریف لے گئے۔

ف۔ یعنی دو رکعات نفل اور تین رکعات وتر، یہ پانچ رکعت ہوئیں۔ اس کے بعد اتنا عرصہ ٹھیرے رہے کہ صبح صادق طلوع ہو جائے، بعد طلوع دو رکعت سنت فجر کی پڑھ کر آرام فرمایا۔ جب اندھیرا کم ہو گیا، اور روشنی اس قدر پھیل گئی، تو مسجد میں تشریف لے گئے۔

بَابُ حِفْظِ الْعِلْمِ

۱۱۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِنَّ النَّاسَ يَقُولُونَ أَكْثَرَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَلَوْلَا آيَتَانِ فِي كِتَابِ اللَّهِ مَا حَدَّثْتُ حَدِيثًا ثُمَّ يَتْلُو إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ إِلَى قَوْلِهِ الرَّحِيمُ إِنَّ إِخْوَانَنَا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ كَانَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ وَإِنَّ إِخْوَانَنَا مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَ يَشْغَلُهُمُ الْعَمَلُ فِي أَمْوَالِهِمْ وَإِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَلْزَمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِبَعِ بَطْنِهِ وَيَحْضُرُ مَا لَا يَحْضُرُونَ وَيَحْفَظُ مَا لَا يَحْفَظُونَ۔

علم کی باتوں کو یاد کرنے کا بیان۔

عبدالعزیز بن عبداللہ، مالک، ابن شہاب، اعرج، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے، کہ لوگ کہتے ہیں کہ ابوہریرہ نے بہت حدیثیں بیان کیں ہیں، مگر کتاب اللہ میں دو آیتیں نہ ہوتیں، تو میں ایک حدیث بھی بیان نہ کرتا، پھر پڑھتے تھے إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَىٰ سے الرَّحِيمُ تک۔ یہ امر یقینی ہے کہ ہمارے مہاجرین بھائیوں کو بازاروں میں خرید و فروخت کرنے کا شغل رہتا تھا اور ابوہریرہ اپنا پیٹ بھر کے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رہتا تھا اور ایسے اوقات میں حاضر رہتا تھا کہ لوگ حاضر نہ رہتے تھے اور وہ باتیں یاد کر لیتا تھا جو وہ لوگ یاد نہ کرتے تھے۔

۱۱۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَسْمَعُ مِنْكَ حَدِيثًا كَثِيرًا أَنْسَاهُ قَالَ ابْسُطْ رِدَاءَكَ فَبَسَطْتُهُ فَغَرَفَ بِيَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ ضُمَّهُ فَضَمَمْتُهُ فَمَا نَسِيتُ شَيْئًا بَعْدَهُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ بِهَذَا وَقَالَ فَغَرَفَ بِيَدِهِ فِيهِ۔

ابو مصعب، احمد بن ابی بکر، محمد بن ابراہیم بن دینار، ابن ابی ذئب، سعید مقبری، ابوہریرہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ میں آپ سے بہت سی حدیثیں سنتا ہوں، مگر انہیں بھول جاتا ہوں۔ آپ نے فرمایا اپنی چادر پھیلاؤ، چنانچہ میں نے چادر پھیلائی، تو آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں سے چلو بنا کر اس چادر میں ڈال دیا، پھر فرمایا کہ اس چادر کو اپنے اوپر لپیٹ لو، چنانچہ میں نے لپیٹ لیا پھر اس کے بعد میں کچھ نہیں بھولا۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے اس حدیث کو ابن ابی فدیک سے روایت کیا اور کہا کہ اپنے ہاتھ سے ایک چلو اس میں ڈال دیا۔

۱۲۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ حَفِظْتُ

اسمٰعیل برادر اسمٰعیل (عبدالحمید) ابن ابی ذئب، سعید مقبری، ابوہریرہ رضی کہتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے دو ظرف (علم کے) یاد کر لئے

كِتَابًا لَا تَضِلُّوا بَعْدَهُ قَالَ عُمَرُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَلَبَهُ الْوَجَعُ وَعِنْدَنَا كِتَابُ اللَّهِ حَسْبُنَا فَاخْتَلَفُوا وَكَثُرَ اللَّغَطُ قَالَ قُومُوا عَنِّي وَلَا يَنْبَغِي عِنْدِي التَّنَازُعُ فَخَرَجَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ إِنَّ الرَّزِيَّةَ كُلَّ الرَّزِيَّةِ مَا حَالَ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ كِتَابِهِ ؛؛

نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر مرض غالب ہے اور ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے وہ ہمیں کافی ہے، پھر صحابہ رضؓ نے اختلاف کیا، یہاں تک کہ شور بہت ہو گیا، تو آپ نے فرمایا کہ میرے پاس سے اٹھ جاؤ، اور میرے پاس تم کو جھگڑنا نہ چاہیئے (یہاں تک بیان کر کے) ابن عباسؓ (اپنی جگہ سے) یہ کہتے ہوئے باہر آ گئے، کہ بیشک مصیبت (ہے) اور بڑی (سخت) مصیبت، کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی تحریر کے درمیان میں یہ چیز حائل ہو گئی،

ف :- حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مقصود یہ تھا کہ اس شدت مرض میں آپ کو تکلیف نہ دینا چاہیئے، اور احادیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ حضرت ابوبکرؓ کی خلافت لکھوانا چاہتے تھے،

بَابُ ۲۸ الْعِلْمِ وَالْعِظَةِ بِاللَّيْلِ ؛

رات کو علم اور نصیحت کرنے کا بیان ؛

۱۱۵ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ هِنْدٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ وَعَمْرٍو وَيَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ امْرَأَةٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتِ اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ مَاذَا أُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْفِتَنِ وَمَاذَا فُتِحَ مِنَ الْخَزَائِنِ أَيْقِظُوا صَوَاحِبَ الْحُجَرِ فَرُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٌ فِي الْآخِرَةِ

صدقہ، ابن عیینہ، معمر، زہری، ہند، ام سلمہ، ح عمرو یحییٰ ابن سعید، زہری ام سلمہؓ کہتی ہیں، کہ ایک رات نبی صلے اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ سبحان اللہ! آج کی رات کس قدر فتنے نازل کیے گئے ہیں اور کس قدر خزانے کھولے گئے ہیں (لوگو) ان حجرہ والیوں کو جگا دو (کہ کچھ عبادت کریں) کیونکہ بہت سی دنیا میں پہننے والی ایسی ہیں جو آخرت میں برہنہ ہوں گی،

ف یعنی عورتیں ایسا لباس استعمال کریں گی، کہ جس کو وہ خیال کریں گی کہ ہمارا جسم برہنہ نہیں ہے، لباس میں چھپا ہوا ہے، لیکن وہ لباس نہ ہونے کی طرح خیال کیا جائے گا

بَابُ ۴۳ السَّمَرِ بِالْعِلْمِ ؛

رات کی علمی گفتگو کا بیان

۱۱۶ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ مُسَافِرٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ وَأَبِي بَكْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ صَلَّى لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ فِي آخِرِ حَيَاتِهِ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ قَالَ أَرَأَيْتَكُمْ لَيْلَتَكُمْ هَذِهِ فَإِنَّ رَأْسَ مِائَةِ سَنَةٍ مِنْهَا لَا يَبْقَى مِمَّنْ

سعید بن عفیر، لیث، عبدالرحمن بن خالد بن مسافر، ابن شہاب سالم و ابوبکر بن سلیمان بن ابی حثمہ، عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے (ایک مرتبہ) اپنی آخر عمر میں عشاء کی نماز پڑھائی، پھر جب سلام پھیر چکے، تو کھڑے ہو گئے اور فرمایا (دیکھو! آج کی رات سے سو برس کے آخر تک کوئی شخص جو زمین پر ہے زندہ نہ رہے گا،

ف :- محدثین اس حدیث کے مختلف مطالب بیان کرتے ہیں، منجملہ ان کے ایک یہ ہے کہ ایک سو سال گذرنے پر دوسری صدی شروع ہو جاتی ہے، جس میں پہلی صدی کا کوئی شخص زندہ نہیں پایا جاتا، کیونکہ اس امت میں سو سال سے زاید عمر شاذ و نادر ہی ہوتی ہے،

۱۱۷ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ فِي بَيْتِ خَالَتِي مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ

آدم، شعبہ، حکم، سعید بن جبیر، ابن عباس رضؓ کہتے ہیں، کہ میں ایک شب اپنی خالہ میمونہؓ بنت حارث زوجہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے گھر میں سو رہا اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم (اس دن) ان کی شب میں ان ہی کے ہاں

۱۱۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ قَالَ ثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ خُزَاعَةَ قَتَلُوا رَجُلًا مِنْ بَنِي لَيْثٍ عَامَ فَتْحِ مَكَّةَ بِقَتِيلٍ مِنْهُمْ قَتَلُوهُ فَأُخْبِرَ بِذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَكِبَ رَاحِلَتَهُ فَخَطَبَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الْقَتْلَ أَوِ الْفِيلَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَاجْعَلُوهُ عَلَى الشَّكِّ كَذَا قَالَ أَبُو نُعَيْمٍ الْقَتْلَ أَوِ الْفِيلَ وَغَيْرُهُ يَقُولُ الْفِيلَ وَسُلِّطَ عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ أَلَا وَإِنَّهَا لَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَا تَحِلُّ لِأَحَدٍ بَعْدِي أَلَا وَإِنَّهَا حَلَّتْ لِي سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ أَلَا وَإِنَّهَا سَاعَتِي هَذِهِ حَرَامٌ لَا يُخْتَلَى شَوْكُهَا وَلَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا تُلْتَقَطُ سَاقِطَتُهَا إِلَّا لِمُنْشِدٍ فَمَنْ قُتِلَ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ إِمَّا أَنْ يُعْقَلَ وَإِمَّا أَنْ يُقَادَ أَهْلُ الْقَتِيلِ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ اكْتُبْ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ اكْتُبُوا لِأَبِي فُلَانٍ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ إِلَّا الْإِذْخِرَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنَّا نَجْعَلُهُ فِي بُيُوتِنَا وَقُبُورِنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا الْإِذْخِرَ إِلَّا الْإِذْخِرَ

ابونعیم، فضل بن دکین، شیبان، یحیٰی، ابو سلمہ، ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ (قبیلہ) خزاعہ (کے لوگوں) نے (قبیلہ) بنی لیث کے ایک مرد کو فتح مکہ کے سال میں اپنے ایک مقتول کے عوض جسے بنی لیث نے قتل کیا تھا مار ڈالا، اس کی خبر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو کی گئی، تو آپؐ اپنی سواری پر چڑھ گئے، اور فرمایا اللہ نے مکہ سے فیل کو یا قتل کو روک لیا (ابو عبداللہ کہتے ہیں کہ ابو نعیم نے کہا کہ یحییٰ شک کرتے ہیں (اور) یا قتل (کا لفظ کہتے ہیں، مگر) ان کے سوا سب لوگ فیل کہتے ہیں (قتل کا لفظ نہیں کہتے) اپنے رسولؐ اور مسلمانوں کو ان پر غالب کردیا، آگاہ رہو، کہ مکہ (میں قتال کرنا) نہ مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال ہوا ہے، اور نہ میرے بعد کسی کے لئے حلال ہوگا، میرے لئے بھی صرف دن کے تھوڑے حصے کے لئے حلال کیا گیا تھا، آگاہ رہو کہ وہ اس وقت حرام ہے اس کا کانٹا نہ توڑا جائے، اور اس کا درخت نہ کاٹا جائے اور اس کی گری ہوئی چیز صرف وہ شخص اٹھائے جس کا مقصد یہ ہو کہ وہ اس کا اعلان کرکے مالک تک پہونچا دے گا، اور جس کا کوئی (عزیز) قتل کیا جائے تو وہ مختار ہے، کہ ان (دونوں) دو صورتوں میں سے ایک صورت پر عمل کرے، یا تو دیت لے لے یا قصاص لے لے، اتنے میں ایک شخص اہل یمن سے آگیا، اور اس نے کہا یارسول اللہؐ (یہ مسائل) میرے لئے لکھ دیجئے، آپؐ نے فرمایا، کہ ابو فلاں کے لئے لکھدو، پھر قریش کے ایک شخص نے کہا کہ (یارسول اللہؐ) اذخر کے سوا اور چیزوں کے کاٹنے کی ممانعت فرمائیے، اور اذخر کی ممانعت نہ فرمائیے اس لئے کہ ہم اس کو اپنے گھروں میں اور قبروں میں استعمال کرتے ہیں تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (ہاں) اذخر کے سوا، اذخر کے سوا (اور اشیاء کے کاٹنے کی ممانعت ہے)،

۱۱۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنَا عَمْرٌو قَالَ أَخْبَرَنِي وَهْبُ بْنُ مُنَبِّهٍ عَنْ أَخِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ مَا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدٌ أَكْثَرَ حَدِيثًا عَنْهُ مِنِّي إِلَّا مَا كَانَ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو فَإِنَّهُ كَانَ يَكْتُبُ وَلَا أَكْتُبُ تَابَعَهُ مَعْمَرٌ عَنْ

علی بن عبداللہ، سفیان، عمر، وہب ابن منبہ، ہمام بن منبہ، ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں عبداللہ بن عمروؓ کے علاوہ مجھ سے زیادہ کوئی شخص حدیث کی روایت نہیں کرتا، مجھ میں اور عبداللہؓ میں فرق ہے کہ وہ حضورؐ کی حدیث لکھ لیا کرتے تھے، اور میں زبانی یاد کرلیا کرتا تھا،

۱۱۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا اشْتَدَّ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُهُ قَالَ ائْتُونِي بِكِتَابٍ أَكْتُبْ لَكُمْ

یحییٰ بن سلیمان، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عبیداللہ بن عبداللہ ابن عباسؓ سے روایت ہے، کہ جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے مرض میں شدت ہوگئی، تو آپؐ نے فرمایا میرے پاس لکھنے کی چیزیں لاؤ، تاکہ میں تمہارے لئے ایک نوشتہ لکھدوں کہ اس کے بعد تم گمراہ نہ ہو سکے، حضرت عمرؓ

شَدَّادٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ لِلزُّبَيْرِ إِنِّي لَا أَسْمَعُكَ تُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا يُحَدِّثُ فُلَانٌ وَفُلَانٌ قَالَ أَمَا إِنِّي لَمْ أُفَارِقْهُ وَلٰكِنْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

ابن زبیر روایت کرتے ہیں، کہ ایک دن اپنے والد حضرت زبیر رض سے کہنے لگے، جس طرح فلاں فلاں صحابی حضور م کی حدیثیں کثرت سے نقل کرتے ہیں آپ کو میں نے اس طرح روایت کرتے نہیں سنا، زبیر رض بولے کہ آگاہ رہو میں رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے جدا نہیں ہوا اور مجھے بھی بہت حدیثیں معلوم ہیں، لیکن میں نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص میرے اوپر جھوٹ تو اسے چاہیئے کہ اپنا ٹھکانا آگ میں تلاش کرے لہذا اس لئے بہت حدیث بیان کرتے ہوئے ڈرتا ہوں،

۱۰۸ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ أَنَسٌ إِنَّهُ لَيَمْنَعُنِي أَنْ أُحَدِّثَكُمْ حَدِيثًا كَثِيرًا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَعَمَّدَ عَلَيَّ كَذِبًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ؛

ابو معمر، عبدالوارث، عبدالعزیز رح سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رض نے فرمایا کہ مجھے بہت حدیثیں بیان کرنے سے یہ امر منع کرتا ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص مجھ پر عمداً جھوٹ بولے تو اسے چاہیئے کہ اپنا ٹھکانا آگ میں تلاش کرے۔

۱۰۹ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ هُوَ ابْنُ الْأَكْوَعِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ يَقُلْ عَلَيَّ مَا لَمْ أَقُلْ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

مکی بن ابراہیم، یزید بن ابی عبید، سلمہ بن اکوع سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو کوئی میری نسبت وہ بات بیان کرے جو میں نے نہیں کہی تو اسے چاہیئے کہ اپنا ٹھکانا آگ میں تلاش کرے۔

۱۱۰ حَدَّثَنَا مُوسٰى قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَسَمَّوْا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي وَمَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ فِي صُورَتِي وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

موسیٰ، ابو عوانہ، ابو حصین، ابو صالح، ابو ہریرہ رض نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا میرا نام رکھ لو مگر میری کنیت (جو ابوالقاسم ہے) نہ رکھو، اور یقین کر لو کہ جس شخص نے مجھے خواب میں دیکھا تو یقیناً اس نے مجھے دیکھ لیا، اس لئے کہ شیطان میری صورت نہیں بن سکتا اور جو شخص عمداً میرے اوپر جھوٹ بولے تو اسے چاہیئے، کہ اپنا ٹھکانا آگ میں تلاش کرے،

بَابُ كِتَابَةِ الْعِلْمِ؛

علم کی باتوں کے لکھنے کا بیان،

۱۱۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ أَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هَلْ عِنْدَكُمْ كِتَابٌ قَالَ لَا إِلَّا كِتَابُ اللّٰهِ أَوْ فَهْمٌ أُعْطِيَهُ رَجُلٌ مُسْلِمٌ أَوْ مَا فِي هٰذِهِ الصَّحِيفَةِ قَالَ قُلْتُ وَمَا فِي هٰذِهِ الصَّحِيفَةِ قَالَ الْعَقْلُ وَفَكَاكُ الْأَسِيرِ وَلَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ؛

محمد بن سلام، وکیع، سفیان، مطرف، شعبی، ابو جحیفہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رض سے دریافت کیا کہ آپ کے پاس قرآن کے علاوہ اور کوئی کتاب بھی ہے، حضرت علی رض فرمانے لگے نہیں مگر خدا کی کتاب ہے، یا وہ سمجھ ہے جو ایک مرد مسلمان کو دی جاتی ہے، یا وہ (چند مسائل ہیں) جو اس صحیفہ میں (لکھے ہوئے) ہیں، ابو جحیفہ رح کہتے ہیں، میں نے کہا اس صحیفہ میں کیا لکھا ہے کہا کہ دیت اور قیدی کے رہا کرنے کے احکام، اور (یہ کہ) کوئی مسلمان کسی کافر کے عوض میں مارا جائے،،

وَاَبْصَرَتْہُ عَیْنَایَ حِیْنَ تَکَلَّمَ بِہٖ حَمِدَ اللّٰہَ وَاَثْنٰی عَلَیْہِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ مَکَّۃَ حَرَّمَہَا اللّٰہُ وَلَمْ یُحَرِّمْہَا النَّاسُ فَلَا یَحِلُّ لِامْرِیءٍ یُّؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ یَّسْفِکَ بِہَا دَمًا وَّلَا یَعْضِدَ بِہَا شَجَرَۃً فَاِنْ اَحَدٌ تَرَخَّصَ لِقِتَالِ رَسُوْلِ اللّٰہِ فِیْہَا فَقُوْلُوْا اِنَّ اللّٰہَ قَدْ اَذِنَ لِرَسُوْلِہٖ وَلَمْ یَاْذَنْ لَّکُمْ وَاِنَّمَا اَذِنَ لِیْ فِیْہَا سَاعَۃً مِّنْ نَّہَارٍ ثُمَّ عَادَتْ حُرْمَتُہَا الْیَوْمَ کَحُرْمَتِہَا بِالْاَمْسِ وَلْیُبَلِّغِ الشَّاہِدُ الْغَائِبَ فَقِیْلَ لِاَبِیْ شُرَیْحٍ مَّا قَالَ لَکَ عَمْرٌو قَالَ اَنَا اَعْلَمُ مِنْکَ یَا اَبَا شُرَیْحٍ لَا یُعِیْذُ عَاصِیًا وَّلَا فَارًّا بِدَمٍ وَّلَا فَارًّا بِخَرْبَۃٍ"

یاد رکھا ہے، اور جب آپؐ اس کو بیان فرماتے تھے، تو میری آنکھیں آپؐ کو دیکھ رہی تھیں، آپؐ نے اللہ کی حمد وثنا بیان فرمائی، پھر فرمایا کہ مکہ (میں جدال وقتال وغیرہ) کو خدا نے حرام کیا ہے، اسے آدمیوں نے نہیں حرام کیا پس جو شخص اللہ پر اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو، اس کو جائز نہیں، کہ مکہ میں خونریزی کرے اور نہ یہ جائز ہے، کہ وہاں کوئی درخت کاٹا جائے پھر اگر کوئی شخص رسول اللہؐ کے لڑنے سے (ان چیزوں کا) جواز بیان کرے تو اس سے کہدینا کہ اللہ نے اپنے رسولؐ کو اجازت دی تھی اور تمہیں اجازت نہیں دی، اور مجھے بھی ایک گھڑی بھر دن کی وہاں اجازت دی تھی پھر آج اس کی حرمت ویسی ہی ہو گئی، جیسی کل تھی، پھر حاضر کو چاہیئے کہ وہ غائب کو (یہ خبر) پہونچادے، ابو شریح رض سے کہا گیا کہ (اس حدیث کو سن کر) عمرو نے کیا جواب دیا؟ انہوں نے کہا کہ (یہ جواب دیا کہ) اے ابو شریح میں تم سے زیادہ جانتا ہوں، حرم کسی باغی کو اور خون کرکے بھاگ جانیوالے کو پناہ نہیں دیتا

۱۰۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَبْدِ الْوَہَّابِ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ مُّحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ ذُکِرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاِنَّ دِمَاءَکُمْ وَاَمْوَالَکُمْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّاَحْسِبُہٗ قَالَ وَاَعْرَاضَکُمْ عَلَیْکُمْ حَرَامٌ کَحُرْمَۃِ یَوْمِکُمْ ہٰذَا فِیْ شَہْرِکُمْ ہٰذَا اَلَا لِیُبَلِّغِ الشَّاہِدُ مِنْکُمُ الْغَائِبَ وَکَانَ مُحَمَّدٌ یَقُوْلُ صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ ذٰلِکَ اَلَا ہَلْ بَلَّغْتُ مَرَّتَیْنِ:

عبداللہ بن عبدالوہاب، حماد، ایوب، محمد، ابوبکرہ نے ایک مرتبہ، نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا، آپؐ نے فرمایا ہے، تمہارے خون اور تمہارے مال (محمد رض جو اس حدیث کے ایک راوی ہیں، کہتے ہیں، مجھے خیال ہوتا ہے کہ یہ بھی کہا) اور تمہاری آبروئیں تم لوگوں پر (ہمیشہ) ایسے حرام ہیں، جیسے ان کی حرمت تمہارے اس دن میں تمہارے اس مہینہ میں ہے، آگاہ رہو تم میں سے حاضر کو چاہیئے کہ غائب کو یہ (خبر) پہونچادے اور محمد کہا کرتے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا، ایسا ہی ہے، (پھر) دو مرتبہ (حضرت نے فرمایا) آگاہ رہو، کیا میں نے پہونچا دیا،

ف) یہ واقعہ حجۃ الوداع کے خطبہ کا ہے، اس دن سے مراد یوم عرفہ ہے اور اس مہینہ سے مراد ماہ ذی الحجۃ الحرام ہے دوسری حدیث میں اس سے زیادہ تفصیل آئی ہے"

بَابُ اِثْمِ مَنْ کَذَبَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

اس شخص پر کتنا گناہ ہے، جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ بولے"

۱۰۶۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ اَنَا شُعْبَۃُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَنْصُوْرٌ قَالَ سَمِعْتُ رِبْعِیَّ بْنَ حِرَاشٍ یَقُوْلُ سَمِعْتُ عَلِیًّا یَقُوْلُ قَالَ النَّبِیُّ صَلْعَمْ لَا تَکْذِبُوْا عَلَیَّ فَاِنَّہٗ مَنْ کَذَبَ عَلَیَّ فَلْیَلِجِ النَّارَ

علی بن جعد، شعبہ، منصور، ربعی بن خراش، علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے اوپر جھوٹ نہ بولنا کیونکہ جو شخص مجھ پر جھوٹ بولے اس کا ٹھکانا جہنم ہے،

۱۰۷۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ جَامِعِ بْنِ

ابوالولید، شعبہ، جامع بن شداد، عامر بن عبداللہ بن زبیر، عبداللہ

وَلَدِهَا إِلَّا كَانَ لَهَا حِجَابًا مِنَ النَّارِ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ وَاثْنَيْنِ فَقَالَ وَاثْنَيْنِ:

تین لڑکے اس کے سامنے مرجائیں گے، تو وہ اس کے لئے (دوزخ کی) آگ سے حجاب ہوجائیں گے، ایک عورت بولی، اور (اگر کوئی) دو لڑکے آگے بھیجے، تو آپ نے فرمایا، اور دو کا بھی یہی حکم ہے،

۱۰۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ:

محمد بن بشار، غندر، شعبہ، عبدالرحمٰن اصبہانی، ذکوان، ابوسعید نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کو روایت کیا، اور عبدالرحمٰن بن اصبہانی سے روایت ہے، بیان کیا کہ میں نے ابوحازم کو حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے سنا، انہوں نے فرمایا کہ ایسے تین لڑکے جو ابھی تک بالغ نہ ہوئے ہوں

بَابُ مَنْ سَمِعَ شَيْئًا فَلَمْ يَفْهَمْهُ فَرَاجَعَهُ حَتّٰى يَعْرِفَهُ:

اس شخص کا بیان جو کوئی بات سنے اور اس کو نہ سمجھے پھر اس سے دوبارہ پوچھے، یہاں تک کہ سمجھ لے۔

۱۰۳ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَنَا نَافِعُ ابْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَا تَسْمَعُ شَيْئًا لَا تَعْرِفُهُ إِلَّا رَاجَعَتْ فِيهِ حَتّٰى تَعْرِفَهُ وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حُوسِبَ عُذِّبَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ أَوَلَيْسَ يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا قَالَتْ فَقَالَ إِنَّمَا ذٰلِكِ الْعَرْضُ وَلٰكِنْ مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ يَهْلِكْ:

سعید بن ابی مریم، نافع، ابن عمر، ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں، کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی زوجہ عائشہ (رضی اللہ عنہا) جب کسی ایسی بات کو سنتیں جس کو نہ سمجھتیں تو پھر دوبارہ اس میں تفتیش کرتیں تاکہ اس کو سمجھ لیں، چنانچہ (ایک مرتبہ) نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (قیامت میں) جس کا حساب لیا گیا، اس پر (ضرور) عذاب کیا جائے گا، عائشہؓ کہتی ہیں (یہ سن کر) میں نے کہا کہ اللہ پاک تو یہ فرماتا ہے، فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا (ترجمہ) پس عنقریب اس سے آسان حساب لیا جائے گا (معلوم ہوا کہ حساب کے بعد عذاب کچھ ضرور نہیں) آپ نے فرمایا یہ (حساب جس کا ذکر اس آیت میں ہے دراصل حساب نہیں ہے بلکہ) صرف پیش کر دینا ہے، لیکن جس شخص سے حساب میں جانچ کی گئی وہ (یقیناً) ہلاک ہوگا،

بَابٌ لِيُبَلِّغِ الْعِلْمَ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ قَالَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

جو لوگ حاضر ہیں وہ ایسے لوگوں کو (علم) پہونچائیں جو غائب ہیں اس مضمون کو حضرت ابن عباسؓ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے،

۱۰۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدٌ هُوَ ابْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ أَنَّهُ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ وَهُوَ يَبْعَثُ الْبُعُوثَ إِلَى مَكَّةَ ائْذَنْ لِي أَيُّهَا الْأَمِيرُ أُحَدِّثْكَ قَوْلًا قَامَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَدَ مِنْ يَوْمِ الْفَتْحِ سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي

عبداللہ بن یوسف، لیث، سعید بن ابی سعید، ابوشریحؓ سے روایت کرتے ہیں کہ عمرو بن سعید بن عاص (والی مدینہ) جب (ابن زبیرؓ سے لڑنے کے لئے) لشکروں کو مکہ کی طرف روانہ کر رہا تھا، تو میں نے اس سے کہا اے امیر! مجھے اجازت دے تو میں تجھ سے ایک ایسی بات کہوں جس کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فتح کے دوسرے دن کھڑے ہو کر فرمایا تھا، اس کو میرے دونوں کانوں نے سنا ہے اور اس کو میرے دل نے

عَلَى الْحَدِيْثِ اَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَنْ قَالَ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ خَالِصًا مِّنْ قَلْبِهٖ اَوْ نَفْسِهٖ ؛

دن وہ شخص ہوگا، جو صدقِ دل سے یا اپنے خالص جی سے لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہہ دے،

بابٌ۷۶ كَيْفَ يُقْبَضُ الْعِلْمُ وَ كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اِلٰى اَبِيْ بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ اُنْظُرْ مَا كَانَ مِنْ حَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاكْتُبْهُ فَاِنِّيْ خِفْتُ دُرُوْسَ الْعِلْمِ وَذَهَابَ الْعُلَمَآءِ وَلَا تَقْبَلْ اِلَّا حَدِيْثَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلْيُفْشُوا الْعِلْمَ وَلْيَجْلِسُوْا حَتّٰى يُعَلَّمَ مَنْ لَّا يَعْلَمُ فَاِنَّ الْعِلْمَ لَا يَهْلِكُ حَتّٰى يَكُوْنَ سِرًّا ؛

علم کس طرح اٹھا لیا جائے گا اور عمر بن عبد العزیز رح نے اپنے نائب (ابوبکر بن حزم) کو (مدینہ میں) یہ لکھ بھیجا کہ دیکھو تمہارے پاس رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں جس قدر بھی ہیں ان کو لکھ لو اس لئے کہ مجھے علم کے مٹ جانے اور علماء کے معدوم ہو جانے کا خوف ہے، اور ایک وقت ایسا آئے گا، کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے اور کوئی چیز مقبول نہ ہوگی اور چاہیئے کہ سب لوگ علم کی اشاعت کریں، اور (علماء عام مجلسوں میں) بیٹھیں (اور علم کی اشاعت کریں) تاکہ جو نہیں جانتا وہ جان لے کیوں کہ علم چھپانے ہی سے گم ہوتا ہے،

۹۹ حَدَّثَنَا الْعَلَاۤءُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ بِذٰلِكَ يَعْنِيْ حَدِيْثَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اِلٰى قَوْلِهٖ ذَهَابَ الْعُلَمَآءِ .

علاء بن عبد الجبار، عبد العزیز بن مسلم نے عبد اللہ بن دینار سے اس کو یعنی عمر بن عبد العزیز رح کو ذھاب العلماء تک روایت کیا ہے،

۱۰۰ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ اُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَّنْتَزِعُهٗ مِنَ الْعِبَادِ وَلٰكِنْ يَّقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَآءِ حَتّٰى اِذَا لَمْ يُبْقِ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ رُءُوْسًا جُهَّالًا فَسُئِلُوْا فَاَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوْا وَاَضَلُّوْا قَالَ الْفِرَبْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ قَالَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ هِشَامٍ نَحْوَهٗ

اسمٰعیل بن ابی اویس، مالک، ہشام بن عروہ، عروہ عبد اللہ بن عمرو بن عاص کہتے ہیں کہ میں نے رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ علم کو اس طرح نہیں اٹھائے گا کہ بندوں (کے سینوں) سے نکال لے، بلکہ علماء کو موت دے کر علم کو اٹھائے گا، یہاں تک کہ جب کوئی عالم باقی نہ رہے گا تو لوگ جاہلوں کو سردار بنالیں گے اور ان سے (دینی مسائل) پوچھے جائیں گے اور وہ بغیر علم کے فتوے دیں گے (خود بھی) گمراہ ہوں گے، اور (دوسروں کو بھی) گمراہ کریں گے،،

بابٌ هَلْ يُجْعَلُ لِلنِّسَآءِ يَوْمٌ عَلٰى حِدَةٍ فِي الْعِلْمِ

کیا عورتوں کی تعلیم کے لئے کوئی دن خاص مقرر کر دیا جائے

۱۰۱ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْاَصْبَهَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا صَالِحٍ ذَكْوَانَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ النِّسَآءُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَلَبَنَا عَلَيْكَ الرِّجَالُ فَاجْعَلْ لَّنَا يَوْمًا مِّنْ نَّفْسِكَ فَوَعَدَهُنَّ يَوْمًا لَقِيَهُنَّ فِيْهِ فَوَعَظَهُنَّ وَاَمَرَهُنَّ فَكَانَ فِيْمَا قَالَ لَهُنَّ مَا مِنْكُنَّ امْرَاَةٌ تُقَدِّمُ ثَلٰثَةً مِّنْ

آدم، شعبہ، ابن اصبہانی، ابو صالح ذکوان حضرت ابو سعید خدری رض سے روایت کرتے ہیں، فرمایا کہ عورتوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ (آپ سے فائدہ اٹھانے میں) مرد ہم سے بڑھ گئے ہیں، آپ ہمارے لئے اپنی طرف سے کوئی دن مقرر فرما دیجئے تو آپ نے ان سے کسی دن کا وعدہ کر لیا اس دن آپ ان سے ملے اور انہیں نصیحت فرمائی اور ان کے مناسب حال عبادت کا انہیں حکم دیا منجملہ اس کے جو آپ نے ان سے فرمایا یہ تھا کہ جو عورت تم سے اپنے تین لڑکے آگے بھیج دیگی (یعنی اس کے

الأعقاب من النار مرتين أو ثلاثا.

ويل للأعقاب من النار

ف ١- (ترجمہ) آگ کے (عذاب) سے (ان) ٹخنوں کی خرابی (ہونے والی) ہے (جو وضو میں دھوئے نہ جائیں بلکہ یا) خشک رہ جائیں)

باب تعليم الرجل أمته وأهله

حدثنا محمد هو ابن سلام قال أنا المحاربي قال نا صالح بن حيان قال قال عامر الشعبي حدثني أبو بردة عن أبيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاثة لهم أجران رجل من أهل الكتاب آمن بنبيه وآمن بمحمد والعبد المملوك إذا أدى حق الله وحق مواليه ورجل كانت عنده أمة يطأها فأدبها فأحسن تأديبها وعلمها فأحسن تعليمها ثم أعتقها فتزوجها فله أجران ثم قال عامر أعطيناكها بغير شيء قد كان يركب فيما دونها إلى المدينة.

مرد کا اپنی لونڈی اور اپنے گھر والوں کو تعلیم کرنے کا بیان۔

محمد بن سلام محاربی، صالح بن حیان، عامر شعبی، ابوبردہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخص ایسے ہیں جن کے لئے دوگنا ثواب ہے (ایک) وہ شخص جو اہل کتاب میں سے ہو اپنے نبی پر ایمان لایا ہو اور محمد پر بھی ایمان لائے (اور دوسرے) مملوک غلام جب کہ وہ اللہ کے حق کو اور اپنے مالکوں کے حق کو ادا کرتا رہے اور (تیسرے) وہ شخص جس کے پاس اس کی لونڈی ہو جس سے وہ ہمبستری کرتا ہے، اس نے اسے ادب دیا اور عمدہ ادب دیا اور اسے تعلیم کی اور عمدہ تعلیم کی، پھر اسے آزاد کر دیا اور اس سے نکاح کر لیا اس کے لئے دوگنا ثواب ہے، پھر عامر نے (جو اس حدیث کے ایک راوی ہیں) ابوصالح سے کہا کہ یہ حدیث ہم نے تمہیں بغیر کسی قسم کے رنج و تعب کے دیدی ہے، ورنہ اس سے کم حدیث کے لئے مدینہ تک سفر کیا جاتا تھا۔

باب عظة الإمام النساء وتعليمهن

حدثنا سليمان بن حرب قال نا شعبة عن أيوب قال سمعت عطاء بن أبي رباح قال سمعت ابن عباس قال أشهد على النبي صلى الله عليه وسلم أو قال عطاء أشهد على ابن عباس أن النبي صلى الله عليه وسلم خرج ومعه بلال فظن أنه لم يسمع النساء فوعظهن وأمرهن بالصدقة فجعلت المرأة تلقي القرط والخاتم وبلال يأخذ في طرف ثوبه وقال إسماعيل عن أيوب عن عطاء قال ابن عباس أشهد على

امام کا عورتوں کو نصیحت کرنے اور ان کی تعلیم کا بیان

سلیمان بن حرب، شعبہ، ایوب، عطاء بن ابی رباح رضی کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے قسم کھا کر بیان کیا کہ (ایک مرتبہ عید کے موقعہ پر) جب حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم مردوں کی صف سے گذر کر عورتوں کی صفوں میں پہونچے (اس وقت) آپ کے ہمراہ بلال رضی تھے، آپ نے یہ گمان کیا کہ (شاید) عورتوں نے (خطبہ) نہیں سنا، تو آپ نے انہیں نصیحت فرمائی اور انہیں صدقہ دینے کا حکم دیا، پس کوئی عورت بالی اور انگوٹھی اتارنے لگی (کوئی کچھ) اور بلال (رضی) اپنے کپڑے کے کنارے میں لینے لگے۔

باب الحرص على الحديث

حدثنا عبد العزيز بن عبد الله قال حدثني سليمان عن عمرو بن أبي عمرو عن سعيد بن أبي سعيد المقبري عن أبي هريرة أنه قال قيل يا رسول الله من أسعد الناس بشفاعتك يوم القيامة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لقد ظننت يا أبا هريرة أن لا يسألني عن هذا الحديث أحد أول منك لما رأيت من حرصك

حدیث (نبوی کے سننے) پر حرص کا بیان۔

عبدالعزیز بن عبداللہ، سلیمان بن عمرو بن ابی عمرو، سعید بن ابی سعید مقبری، ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا یا رسول اللہ قیامت کے دن سب لوگوں سے زیادہ حصہ آپ کی شفاعت سے کس کو ملے گا؟ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے یقینی طور پر خیال تھا کہ ابوہریرہ رضی تم سے پہلے کوئی یہ بات مجھ سے نہ پوچھے گا کیونکہ میں نے تمہاری حرص حدیث پر دیکھ لی تھی سب سے زیادہ فیضیاب میری شفاعت سے قیامت کے

سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَشْيَاءَ كَرِهَهَا فَلَمَّا أُكْثِرَ عَلَيْهِ غَضِبَ ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ سَلُونِي عَمَّا شِئْتُمْ فَقَالَ رَجُلٌ مَنْ أَبِي قَالَ أَبُوكَ حُذَافَةُ فَقَامَ آخَرُ فَقَالَ مَنْ أَبِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ أَبُوكَ سَالِمٌ مَوْلَى شَيْبَةَ فَلَمَّا رَأَى عُمَرُ مَا فِي وَجْهِهِ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا نَتُوبُ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ.

کے خلافِ مزاج تھیں، جب آپؐ کے سامنے کثرت کی گئی تو آپؐ کو غصہ آگیا، اور آپؐ نے لوگوں سے فرمایا، کہ جو کچھ چاہو، مجھ سے پوچھو، ایک شخص نے کہا میرا باپ کون ہے؟ آپؐ نے فرمایا، کہ تیرا باپ حذافہ ہے، پھر دوسرا شخص کھڑا ہوا اور اس نے پوچھا یا رسول اللہؐ میرا باپ کون ہے؟ آپؐ نے فرمایا تیرا باپ سالم ہے شیبہ کا مولیٰ، پھر جب عمرؓ نے آپؐ کے چہرہ میں آثارِ غضب دیکھے، تو انہوں نے عرض کیا، یا رسول اللہؐ ہم اللہ تعالیٰ کی طرف توبہ کرتے ہیں،

بَابُ مَنْ بَرَكَ عَلَى رُكْبَتَيْهِ عِنْدَ الْإِمَامِ أَوِ الْمُحَدِّثِ

امام یا محدث کے پاس (ادب سے) دوزانو بیٹھنے کا بیان،

۹۳ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فَقَامَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُذَافَةَ فَقَالَ مَنْ أَبِي قَالَ أَبُوكَ حُذَافَةُ ثُمَّ أَكْثَرَ أَنْ يَقُولَ سَلُونِي فَبَرَكَ عُمَرُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ رَضِينَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا ثَلَاثًا فَسَكَتَ.

ابوالیمان، شعیب، زہری، انس بن مالک رضؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم (ایک دن) نکلے، تو عبداللہ بن حذافہ کھڑے ہو گئے اور انہوں نے کہا، کہ یا رسول اللہؐ میرا باپ کون ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ تمہارا باپ حذافہ ہے، پھر آپؐ بار بار فرمانے لگے، کہ (جو چاہو) مجھ سے پوچھو، عمر رضی اللہ عنہ یہ حالت دیکھ کر دوزانو بیٹھ گئے اور کہا کہ ہم راضی ہیں اللہ سے جو (ہمارا) پروردگار ہے، اور اسلام سے جو (ہمارا) دین ہے اور محمدؐ سے جو ہمارے نبی ہیں تو آپؐ کا غصہ ٹھنڈا ہو گیا اور (آپؐ) خاموش ہو گئے،

بَابُ مَنْ أَعَادَ الْحَدِيثَ ثَلَاثًا لِيُفْهَمَ عَنْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا وَقَوْلُ الزُّورِ فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ بَلَّغْتُ ثَلَاثًا

اس شخص کا بیان، جو خوب سمجھنے کے لئے ایک بات کو تین بار کہے، رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے أَلَا وَقَوْلُ الزُّورِ فرمایا، اور برابر اس کی تکرار کرتے رہے، اور ابنِ عمرؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے هَلْ بَلَّغْتُ تین مرتبہ فرمایا،

۹۴ - حَدَّثَنَا عَبْدَةُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ ثَنَا ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ أَعَادَهَا ثَلَاثًا حَتَّى تُفْهَمَ عَنْهُ وَإِذَا أَتَى عَلَى قَوْمٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثَلَاثًا

عبدہ، عبدالصمد، عبداللہ بن مثنیٰ، ثمامہ بن عبداللہ بن انس، انس نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپؐ جب کوئی بات کہتے تو تین مرتبہ اس کو کہتے، تاکہ اچھی طرح سمجھ لیا جائے اور جب چند لوگوں کے پاس تشریف لاتے اور ان کو سلام کرتے تو تین مرتبہ سلام کرتے،

۹۵ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ تَخَلَّفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ سَافَرْنَاهُ فَأَدْرَكَنَا وَقَدْ أَرْهَقَتْنَا الصَّلَاةُ صَلَاةُ الْعَصْرِ وَنَحْنُ نَتَوَضَّأُ فَجَعَلْنَا نَمْسَحُ عَلَى أَرْجُلِنَا فَنَادَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ وَيْلٌ

مسدد، ابوعوانہ، ابوبشر، یوسف بن ماہک، عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ ایک سفر میں ہم سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پیچھے رہ گئے، پھر جب آپؐ ہمارے قریب پہونچے، تو نمازِ عصر کا وقت چونکہ تنگ ہو گیا تھا اور ہم وضو کر رہے تھے تو (جلدی کے مارے) ہم اپنے پیروں پر پانی چھڑکنے لگے تو آپؐ نے اپنی بلند آواز سے دو یا تین مرتبہ پکارا کہ وَيْلٌ

بَنَاءً لَكَ قَالَ لَا فَقُلْتُ اللّٰهُ اَكْبَرُ۔۔

طلاق دے دی؟ آپؐ نے فرمایا نہیں. میں نے کہا اللہ اکبر.

بَابُ الْغَضَبِ فِي الْمَوْعِظَةِ وَالتَّعْلِيمِ إِذَا رَأَى مَا يَكْرَهُ۔۔

نصیحت اور تعلیم میں جب کوئی بری بات دیکھے تو غصہ کرنے کا بیان۔۔

۹۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سُفْيَانُ عَنْ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَا أَكَادُ أُدْرِكُ الصَّلٰوةَ مِمَّا يُطَوِّلُ بِنَا فُلَانٌ فَمَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَوْعِظَةٍ أَشَدَّ غَضَبًا مِنْ يَوْمَئِذٍ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ مُنَفِّرُونَ فَمَنْ صَلّٰى بِالنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِيهِمُ الْمَرِيضَ وَالضَّعِيفَ وَذَا الْحَاجَةِ۔۔

محمد بن کثیر، سفیان، ابو خالد قیس بن ابی حازم، ابو مسعود انصاریؓ سے منقول ہے، وہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے (آکر) کہا یا رسول اللہؐ ہو سکتا ہے کہ میں (نماز) جماعت کے ساتھ نہ پا سکوں، کیونکہ فلاں شخص ہمیں بہت طول (طویل نماز) پڑھایا کرتا ہے، ابو مسعودؓ کہتے ہیں کہ میں نے نصیحت کرنے میں اس دن سے زیادہ کبھی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو غصہ میں نہیں دیکھا، آپ نے فرمایا کہ اے لوگو، تم (ایسی سختیاں کر کر کے لوگوں کو دین سے) نفرت دلاتے ہو، (دیکھو) جو کوئی لوگوں کو نماز پڑھائے، اسے چاہیئے کہ (ہر رکن کے ادا کرنے میں) تخفیف کرے اس لئے کہ مقتدیوں میں مریض بھی ہوتے ہیں، اور کمزور بھی ہوتے ہیں اور ضرورت والے بھی ہوتے ہیں،

۹۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ الْمَدِينِيُّ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَهُ رَجُلٌ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ اعْرِفْ وِكَاءَهَا أَوْ قَالَ وِعَاءَهَا وَعِفَاصَهَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً ثُمَّ اسْتَمْتِعْ بِهَا فَإِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَأَدِّهَا إِلَيْهِ قَالَ فَضَالَّةُ الْإِبِلِ فَغَضِبَ حَتّٰى احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ أَوْ قَالَ احْمَرَّ وَجْهُهُ فَقَالَ مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَحِذَاؤُهَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَرْعَى الشَّجَرَ فَذَرْهَا حَتّٰى يَلْقَاهَا رَبُّهَا قَالَ فَضَالَّةُ الْغَنَمِ قَالَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ۔۔

عبد اللہ بن محمد، ابو عامر عقدی، سلیمان بن بلال مدنی، ربیعہ بن ابو عبد الرحمن، یزید (منبعث کے آزاد کردہ غلام) زید بن خالد جہنیؓ سے روایت ہے، کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے گری پڑی چیز کا حکم پوچھا، آپؐ نے فرمایا کہ اس کی بندش کو پہچان لے، یا یہ فرمایا کہ اس کے ظرف کو اور اس کی تھیلی کو پہچان لے، پھر سال بھر اس کی تعریف کرے بعد اس کے (اگر کوئی مالک اس کا نہ ملے تو) اس سے فائدہ اٹھائے، اور اگر اس کا مالک آجائے تو اسے اس کے حوالہ کر دے، پھر اس شخص نے کہا کہ کھویا ہوا اونٹ (مل جائے)؟ تو آپؐ غضبناک ہو گئے، یہاں تک کہ آپؐ کے دونوں رخسار سرخ ہو گئے (یا راوی نے کہا کہ آپؐ کا چہرہ سرخ ہو گیا) اور آپؐ نے فرمایا کہ تجھے اس اونٹ سے کیا مطلب، اس کی مشک اور اس کا سم (اس کے پاؤں) اس کے ساتھ ہیں، پانی پر پہنچے گا پانی پی لے گا اور درخت کھائے گا لہٰذا اسے چھوڑ دے، یہاں تک کہ اس کا مالک مل جائے پھر اس شخص نے کہا کہ کھوئی (ہوئی) بکری کا پکڑ لینا کیسا ہے، آپؐ نے فرمایا کہ (اس کو پکڑ لو کیونکہ وہ) تمہاری ہے یا تمہارے بھائی کی، یا (اگر کسی کے) ہاتھ نہ لگی تو بھیڑیے کی۔۔

۹۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ

محمد بن علاء، ابو اسامہ، برید، ابو بردہ، ابو موسیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے چند باتیں پوچھی گئیں جو آپؐ

۸۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ قَالَ أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّهُ تَزَوَّجَ ابْنَةً لِأَبِي إِهَابِ بْنِ عَزِيزٍ فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُ عُقْبَةَ وَالَّتِي تَزَوَّجَ بِهَا فَقَالَ لَهَا عُقْبَةُ مَا أَعْلَمُ أَنَّكِ أَرْضَعْتِنِي وَلَا أَخْبَرْتِنِي فَرَكِبَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ فَسَأَلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ وَقَدْ قِيلَ فَفَارَقَهَا عُقْبَةُ وَنَكَحَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ

محمد بن مقاتل، ابوالحسن، عبداللہ، عمر بن سعید بن ابی حسین، عبداللہ بن ابی ملیکہ، عقبہ بن حارث کہتے ہیں کہ انہوں نے ابو اہاب بن عزیز کی لڑکی سے نکاح کیا، اس کے بعد ایک عورت نے بیان کیا کہ میں نے عقبہ کو اور اس عورت کو جس سے عقبہ نے نکاح کیا ہے دودھ پلایا ہے (پس یہ دونوں رضاعی بہن بھائی ہیں ان میں نکاح درست نہیں، عقبہ نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ تو نے مجھے دودھ پلایا ہے اور نہ تو نے (اس سے) پہلے کبھی مجھ (اس بات کی) اطلاع دی، پھر عقبہ (مکہ سے) سوار ہو کر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس مدینہ گئے اور آپ سے (یہ مسئلہ) پوچھا تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (اب) کس طرح تم اس سے مصاحبت کرو گے حالانکہ (یہ جو) بیان کیا گیا اس سے حرمت کا شبہ پیدا ہوتا ہے) پس عقبہ نے اس عورت کو چھوڑ دیا اس نے دوسرے شخص سے نکاح کر لیا،

ف:- اس حدیث سے ثابت ہوا کہ رضاعت ثابت ہونے کے لئے دیگر معاملات کی طرح دو گواہوں کی ضرورت نہیں بلکہ صرف ایک عورت کے کہنے سے بھی رضاعت ثابت ہو جاتی ہے،،

بَابُ التَّنَاوُبِ فِي الْعِلْمِ،،

علم (کے حاصل کرنے) میں باری مقرر کرنے کا بیان،

۸۹ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح قَالَ وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ أَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رض عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَجَارٌ لِي مِنَ الْأَنْصَارِ فِي بَنِي أُمَيَّةَ بْنِ زَيْدٍ وَهِيَ مِنْ عَوَالِي الْمَدِينَةِ وَكُنَّا نَتَنَاوَبُ النُّزُولَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ يَوْمًا وَأَنْزِلُ يَوْمًا فَإِذَا نَزَلْتُ جِئْتُهُ بِخَبَرِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ مِنَ الْوَحْيِ وَغَيْرِهِ وَإِذَا نَزَلَ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ فَنَزَلَ صَاحِبِي الْأَنْصَارِيُّ يَوْمَ نَوْبَتِهِ فَضَرَبَ بَابِي ضَرْبًا شَدِيدًا فَقَالَ أَثَمَّ هُوَ فَفَزِعْتُ فَخَرَجْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ حَدَثَ أَمْرٌ عَظِيمٌ قَالَ فَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَإِذَا هِيَ تَبْكِي فَقُلْتُ أَطَلَّقَكُنَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَا أَدْرِي ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ وَأَنَا قَائِمٌ أَطَلَّقْتَ

ابوالیمان، شعیب، زہری، ح ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عبیداللہ بن عبداللہ بن ابی ثور، عبداللہ بن عباس، حضرت عمرؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ میں اور ایک انصاری میرا پڑوسی بنی امیہ بن زید (کے محلہ) میں رہتے تھے، اور یہ (مقام) مدینہ کی بلندی پر تھا اور ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس باری باری آتے تھے ایک دن وہ آتا تھا اور ایک دن میں، جس دن میں آتا تھا اس دن کی خبر (یعنی وحی وغیرہ کے حالات) میں اس کو پہنچا دیتا اور جس دن وہ آتا تھا وہ بھی ایسا ہی کرتا تھا، ایک دن اپنی باری سے میرا انصاری دوست (حضور کی خدمت میں آیا) اور جب وہاں سے واپس ہوا تو میرے دروازے کو بہت زور سے کھٹکھٹایا اور (میرا نام لے کر) کہا کہ وہ یہاں ہیں، میں ڈر گیا اور ان کے پاس نکل (کر) آیا، تو وہ بولے کہ (آج) بڑا واقعہ ہو گیا (رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی) میں حفصہؓ کے پاس گیا تو وہ رو رہی تھیں، میں نے ان سے کہا کہ کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تم کو طلاق دے دی؟ وہ بولی کہ مجھے معلوم نہیں بعد اس کے میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور کھڑے کھڑے میں نے عرض کیا کہ آپ نے اپنی بیویوں کو

آپؑ مردے کو زندہ کر دیتے تھے، اور دجال اس وجہ سے کہ وہ مکار فریبی اور سخت کافر ہوگا،

بابٌ ۶۷ تَحْرِيضِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى أَنْ يَحْفَظُوا الْإِيْمَانَ وَالْعِلْمَ وَيُخْبِرُوا مَنْ وَرَاءَهُمْ وَقَالَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ قَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعُوا إِلَى أَهْلِيكُمْ فَعَلِّمُوهُمْ،

۸۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ كُنْتُ أُتَرْجِمُ بَيْنَ ابْنِ عَبَّاسٍ رض وَبَيْنَ النَّاسِ فَقَالَ إِنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنِ الْوَفْدُ أَوْ مَنِ الْقَوْمُ قَالُوا رَبِيعَةُ قَالَ مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ أَوْ بِالْوَفْدِ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَدَامَى قَالُوا إِنَّا نَأْتِيكَ مِنْ شُقَّةٍ بَعِيدَةٍ وَبَيْنَنَا وَبَيْنَكَ هٰذَا الْحَيُّ مِنْ كُفَّارِ مُضَرَ وَلَا نَسْتَطِيعُ أَنْ نَأْتِيَكَ إِلَّا فِي شَهْرٍ حَرَامٍ فَمُرْنَا بِأَمْرٍ نُخْبِرُ بِهِ مَنْ وَرَاءَنَا نَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ فَأَمَرَهُمْ بِأَرْبَعٍ وَنَهَاهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ أَمَرَهُمْ بِالْإِيْمَانِ بِاللّٰهِ وَحْدَهُ قَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا الْإِيْمَانُ بِاللّٰهِ وَحْدَهُ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ وَإِقَامُ الصَّلٰوةِ وَإِيْتَاءُ الزَّكٰوةِ وَصَوْمُ رَمَضَانَ وَتُؤْتُوا الْخُمُسَ مِنَ الْمَغْنَمِ وَنَهَاهُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ قَالَ شُعْبَةُ وَرُبَّمَا قَالَ النَّقِيرِ وَرُبَّمَا قَالَ الْمُقَيَّرِ قَالَ احْفَظُوهُ وَأَخْبِرُوهُ مَنْ وَرَاءَكُمْ،

نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا قبیلہ عبد القیس کے وفد کو رغبت دلانا کہ ایمان اور علم کی حفاظت کریں، اور اپنے پیچھے والے لوگوں کو خبر کر دیں اور مالک بن حویرث نے کہا، کہ ہم سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا، کہ تم اپنے گھر والوں کے پاس لوٹ جاؤ اور انہیں (دین کی) تعلیم کرو،

محمد بن بشار، غندر، شعبہ ابو جمرہؓ کہتے ہیں کہ (ایک دن) ابن عباس (حدیث) بیان کر رہے تھے (اور) ان کے اور لوگوں کے درمیان میں مترجم تھا (یعنی جو ابن عباسؓ کہتے تھے اس کو میں باواز بلند لوگوں کو سنا دیتا تھا) ابن عباسؓ نے کہا کہ عبد القیس کے قاصد نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، آپؐ نے پوچھا کون قاصد ہیں، یا یہ پوچھا کہ کون لوگ ہیں، انہوں نے کہا کہ (قبیلہ) ربیعہ (کے ہیں) آپؐ نے فرمایا کہ مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ یا یہ فرمایا کہ مَرْحَبًا بِالْوَفْدِ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَدَامَى، ان لوگوں نے عرض کیا کہ ہم ایک دور جگہ سے آپؐ کے پاس آرہے ہیں، اور ہمارے اور آپؐ کے درمیان میں کفار مضر کا قبیلہ (حائل) ہے، اور (انہیں کے خوف سے) ہم بجز ماہِ حرام (کے اور کسی زمانہ) میں آپؐ کے پاس نہیں آسکتے لہٰذا ہم کو ایسے اعمال بتا دیجئے کہ ہم اپنے پیچھے والوں کو اس سے مطلع کر دیں، اور اس کے سبب سے ہم جنت میں داخل ہو جائیں، آپؐ نے ان کو چار باتوں کا حکم دیا (انہیں صرف ایک اللہ پر ایمان رکھنے کا (یہ حکم دیکر) آپؐ نے فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ ایک اللہ پر ایمان رکھنے کا کیا مطلب ہے، انہوں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کا رسولؐ (ہم سے) زیادہ جانتا ہے، آپؐ نے فرمایا (اس کا مطلب یہ ہے کہ) اس بات کی شہادت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، اور محمدؐ اللہ کے رسولؐ ہیں (اور حکم دیا ان کو) نماز پڑھنے کا اور زکوٰۃ دینے کا اور رمضان کے روزے رکھنے کا اور یہ (بھی) انہیں حکم دیا کہ مال غنیمت کا پانچواں حصہ (خدا کی راہ میں دیں) اور انہیں منع فرمایا دبا اور حنتم اور مزفت (کے استعمال) سے (شعبہ کہتے ہیں کہ ابو جمرہ اکثر نقیر بھی کہا کرتے تھے، اور اکثر (بجائے مزفت کے) مقیر بھی کہتے تھے (یہ فرما کر) آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ (ان باتوں کو) تم یاد کر لو اور اپنے پیچھے والوں کو (ان سے) مطلع کر دو،

بابٌ ۶۸ الرِّحْلَةِ فِي الْمَسْأَلَةِ النَّازِلَةِ

پیش آنے والے مسئلہ کے لئے سفر کرنے کا بیان،

۸۵ — حدثنا المكي بن ابراهيم قال انا حنظلة عن سالم قال سمعت ابا هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يقبض العلم ويظهر الجهل والفتن ويكثر الهرج قيل يا رسول الله وما الهرج فقال هكذا بيده فحرفها كانه يريد القتل،،

مکی بن ابراہیم، حنظلہ، سالم، ابوہریرہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا (آئندہ زمانہ میں) علم اٹھا لیا جائے گا، اور جہل، اور فتنے غالب ہو جائیں گے، اور ہرج بہت ہوگا، عرض کیا، یا رسول اللہ ہرج کیا چیز ہے آپؐ نے اپنے ہاتھ سے ترچھا اشارہ کرکے فرمایا اس طرح، گویا آپؐ کی مراد (ہرج سے) قتل تھی،

۸۶ — حدثنا موسى بن اسمعيل قال ثنا وهيب قال ثنا هشام عن فاطمة عن اسماء قالت اتيت عائشة وهي تصلي فقلت ما شان الناس فاشارت الى السماء فاذا الناس قيام فقالت سبحان الله قلت اية فاشارت براسها اى نعم فقمت حتى علاني الغشي فجعلت اصب على راسي الماء فحمد الله النبي صلى الله عليه وسلم واثنى عليه ثم قال ما من شيء لم اكن اريته الا رايته في مقامي هذا حتى الجنة والنار فاوحي الي انكم تفتنون في قبوركم مثل او قريب لا ادري اى ذلك قالت اسماء من فتنة المسيح الدجال يقال ما علمك بهذا الرجل فاما المؤمن او الموقن لا ادري ايهما قالت اسماء فيقول هو محمد رسول الله جاءنا بالبينات والهدى فاجبناه واتبعناه هو محمد ثلثا فيقال نم صالحا قد علمنا ان كنت لموقنا به واما المنافق او المرتاب لا ادري اى ذلك قالت اسماء فيقول لا ادري سمعت الناس يقولون شيئا فقلته،،

موسیٰ بن اسماعیل، وہیب، ہشام، فاطمہ، اسمار کہتی ہیں، میں عائشہؓ کے پاس آئی اور وہ نماز پڑھ رہی تھیں تو میں نے (ان سے) کہا کہ لوگوں کا کیا حال ہے (کیوں اس قدر گھبرا رہے ہیں) انہوں نے آسمان کی طرف اشارہ کیا کہ دیکھو آفتاب میں گہن ہو رہا ہے، پھر اتنے میں سب لوگ (نماز کسوف کے لئے) کھڑے ہو گئے، عائشہؓ نے کہا سبحان اللہ! میں نے پوچھا کہ (یہ کسوف کیا) کوئی نشانی ہے، عائشہ نے اپنے سر سے اشارہ کیا کہ ہاں! پھر میں بھی (نماز کے لئے) کھڑی ہو گئی (نماز اتنی طویل تھی کہ) مجھ پر غشی طاری ہو گئی، تو میں اپنے سر پر پانی ڈالنے لگی، پھر جب نماز ہو چکی (اور گہن جاتا رہا) تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے خدا کی حمد و ثنا بیان کی، اور فرمایا کہ جو چیز (اب تک) مجھے نہ دکھائی گئی تھی اسے میں نے (اس وقت) اپنی اسی جگہ میں (کھڑے کھڑے) دیکھ لیا، یہاں تک کہ جنت اور دوزخ کو (بھی) اور میری طرف یہ وحی بھیجی گئی ہے کہ تمہاری قبروں میں تمہاری آزمائش ہوگی، فتنۂ دجال کی طرح (سخت) یا اس کے قریب قریب (فاطمہؓ) کہتی ہیں کہ مجھے یاد نہیں، کہ اسمارؓ نے کیا کہا تھا (مثل کا لفظ یا قریب کا لفظ) قبر میں سوال ہوگا، اور کہا جائے گا کہ تجھے اس شخص سے کیا واقفیت ہے، تو جو مومن ہے یا موقن (فاطمہ کہتی ہیں کہ مجھے یاد نہیں کہ اسمار نے کیا کہا تھا مومن کا لفظ یا موقن کا لفظ) میت کہے گی کہ یہ محمد ہیں اور یہ اللہ کے پیغمبر ہیں ہمارے پاس معجزات اور ہدایت لے کر آئے تھے، لہٰذا ہم نے ان کی بات مانی اور ان کی پیروی کی اور یہ محمد ہیں (یہ کلمہ تین مرتبہ کہے گا) تب اس سے کہدیا جائے گا تو آرام سے سورہ، بے شک ہم نے جان لیا کہ تو محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان رکھتا ہے، ولیکن منافق یا شک کرنے والا، فاطمہ کہتی ہیں کہ مجھے یاد نہیں اسمارؓ نے ان دو لفظوں میں سے کیا کہا تھا، منافق کہا تھا، یا شک کرنے والا کہا تھا، کہے گا میں (اصل حقیقت تو) نہیں جانتا (مگر) میں نے لوگوں کو ان کی نسبت کچھ کہتے ہوئے سنا وہی میں نے بھی کہدیا،

ف: — دجال کو مسیح دو معانی اس وجہ سے کہتے ہیں کہ یہ معجزہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک نبی برحق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مرحمت فرمایا تھا کہ بحکم خداوندی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يَقِلَّ الْعِلْمُ وَيَظْهَرَ الْجَهْلُ وَيَظْهَرَ الزِّنَا وَتَكْثُرَ النِّسَاءُ وَيَقِلَّ الرِّجَالُ حَتّٰى يَكُوْنَ لِخَمْسِيْنَ امْرَاَةً اَلْقَيِّمُ الْوَاحِدُ

سے سنا ہے، آپؐ فرماتے تھے، قیامت کی علامتوں میں سے ایک علامت یہ بھی ہے کہ علم کم ہو جائے، اور جہل غالب آ جائے، اور زنا علانیہ ہونے لگے اور عورتوں کی کثرت ہو جائے اور مردوں کی قلت یہاں تک پہونچے کہ پچاس عورتوں کا تعلق صرف ایک مرد سے ہو،

باب ٦٤ فَضْلِ الْعِلْمِ،

علم کی فضیلت کا بیان،

٨٢ ـ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ اُتِيْتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ حَتّٰى اِنِّيْ لَاَرَى الرِّيَّ يَخْرُجُ فِيْ اَظْفَارِيْ ثُمَّ اَعْطَيْتُ فَضْلِيْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالُوْا فَمَا اَوَّلْتَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْعِلْمَ،

سعید بن عفیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، حمزہ بن عبد اللہ بن عمر، ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں، کہ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا، کہ آپؐ نے فرمایا کہ میں سو رہا تھا (خواب میں) مجھے ایک پیالہ دودھ کا دیا گیا، تو میں نے پی لیا، یہاں تک کہ میں یہ سمجھنے لگا کہ سیری کے سبب سے رطوبت میرے ناخنوں سے نکل رہی ہے، پھر میں نے اپنا بچا ہوا عمر بن خطابؓ کو دے دیا، صحابہؓ نے عرض کیا، یا رسول اللہ آپؐ نے اس کی کیا تعبیر لی ہے، آپؐ نے فرمایا کہ علم،

باب ٦٥ اَلْفُتْيَا وَهُوَ وَاقِفٌ عَلٰى ظَهْرِ الدَّابَّةِ اَوْ غَيْرِهَا،

سواری یا کسی چیز پر کھڑے ہو کر فتویٰ دینا یا دین کا مسئلہ بتلانا جائز ہے،

٨٣ ـ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِمِنًى لِلنَّاسِ يَسْاَلُوْنَهُ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ لَمْ اَشْعُرْ فَحَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَذْبَحَ قَالَ اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ فَجَاءَ اٰخَرُ فَقَالَ لَمْ اَشْعُرْ فَنَحَرْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ قَالَ فَمَا سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ وَلَا اُخِّرَ اِلَّا قَالَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ،

اسمٰعیل، مالک، ابن شہاب، عیسیٰ بن طلحہ بن عبید اللہ، عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع میں لوگوں کے لئے منیٰ میں ٹھہر گئے، اتنے میں ایک شخص آیا اور اس نے کہا کہ نادانستگی کی وجہ سے میں نے ذبح کرنے سے پہلے سر منڈا لیا، آپؐ نے فرمایا (اب) ذبح کر لے کچھ حرج نہیں، پھر ایک اور شخص آیا اور اس نے کہا کہ نادانستگی میں میں نے رمی کرنے سے پہلے قربانی کر لی، آپؐ نے فرمایا (اب) رمی کر لے کچھ حرج نہیں، عبد اللہ بن عمرؓ کہتے ہیں، کہ (اس دن) آپؐ سے جس چیز کی بابت پوچھا گیا، خواہ مقدم کر دی گئی ہو، یا مؤخر کر دی گئی ہو تو آپؐ نے یہی فرمایا کہ کر لے کچھ حرج نہیں،،

باب ٦٦ مَنْ اَجَابَ الْفُتْيَا بِاِشَارَةِ الْيَدِ وَالرَّاْسِ،

اس شخص کا بیان، جو ہاتھ یا سر کے اشارے سے فتویٰ کا جواب دے،،

٨٤ ـ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ فِيْ حَجَّتِهِ فَقَالَ ذَبَحْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ قَالَ فَاَوْمَاَ بِيَدِهِ قَالَ وَلَا حَرَجَ قَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَذْبَحَ فَاَوْمَاَ

موسیٰ بن اسمٰعیل، وہیب، ایوب، عکرمہ، ابن عباسؓ سے روایت ہے، کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے آپؐ کے (آخری) حج میں سوالات کئے گئے (کسی نے) کہا کہ میں نے رمی کرنے سے پہلے ذبح کر لیا، تو آپؐ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا اور فرمایا کہ کچھ حرج نہیں،،

باب ۶۲ فَضْلِ مَنْ عَلِمَ وَعَلَّمَ

۷۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ مَا بَعَثَنِي اللّٰهُ بِهِ مِنَ الْهُدَى وَالْعِلْمِ كَمَثَلِ الْغَيْثِ الْكَثِيرِ أَصَابَ أَرْضًا فَكَانَ مِنْهَا نَقِيَّةٌ قَبِلَتِ الْمَاءَ فَأَنْبَتَتِ الْكَلَأَ وَالْعُشْبَ الْكَثِيرَ فَكَانَتْ مِنْهَا أَجَادِبُ أَمْسَكَتِ الْمَاءَ فَنَفَعَ اللّٰهُ بِهَا النَّاسَ فَشَرِبُوا وَسَقَوْا وَزَرَعُوا وَأَصَابَ مِنْهَا طَائِفَةً أُخْرَى إِنَّمَا هِيَ قِيعَانٌ لَا تُمْسِكُ مَاءً وَلَا تُنْبِتُ كَلَأً فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ فَقُهَ فِي الدِّينِ وَنَفَعَهُ بِمَا بَعَثَنِي اللّٰهُ بِهِ فَعَلِمَ وَعَلَّمَ وَمَثَلُ مَنْ لَمْ يَرْفَعْ بِذٰلِكَ رَأْسًا وَلَمْ يَقْبَلْ هُدَى اللّٰهِ الَّذِي أُرْسِلْتُ بِهِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ إِسْحَاقُ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ وَكَانَ مِنْهَا طَائِفَةٌ قَيَّلَتِ الْمَاءَ قَاعٌ يَعْلُوهُ الْمَاءُ وَالصَّفْصَفُ الْمُسْتَوِي مِنَ الْأَرْضِ

اس شخص کی فضیلت کا بیان جو خود پڑھے اور دوسروں کو پڑھائے،،

محمد بن علاء، حماد بن اسامہ، برید بن عبداللہ، ابو بردہ، ابو موسیٰ رضہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ جو علم اور ہدایت اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا فرما کر مبعوث فرمایا ہے اس کی مثال اس بارش کی طرح ہے، جو زور کے ساتھ زمین پر برسے، جو زمین صاف ہوتی ہے وہ پانی کو پی لیتی ہے، اور بہت گھاس اور سبزہ اگاتی ہے اور جو زمین سخت ہوتی ہے وہ پانی کو روک لیتی ہے، پھر اللہ تعالیٰ اس سے لوگوں کو فائدہ پہونچاتا ہے وہ (اسکو) پیتے ہیں، اور (اپنے جانوروں کو) پلاتے ہیں، اور زراعت (کو سیراب) کرتے ہیں اور کچھ مینہ (زمین کے) دوسرے حصہ کو پہونچا جو بالکل چٹیل میدان ہے نہ پانی کو روکتا ہے اور نہ سبزی اگاتا ہے، پس یہی مثال ہے اس شخص کی جو اللہ کے دین میں فقیہ ہو جائے، اور اس کو پڑھے اور پڑھائے، اور مثال ہے اس شخص کی جس نے اس کی طرف سر تک نہ اٹھایا، اور اللہ کی اس ہدایت کو جس کے ساتھ میں بھیجا گیا ہوں قبول نہ کیا،

ف :- یعنی جو علم وحکمت مجھے عطا گیا ہے وہ رحمتِ پروردگار ہے اور اس کے قبول کرنے میں بنی نوعِ آدم کی مثال زمین کے ان تین حصوں کی طرف ہے، جو زمین کا حصہ سرسبز شاداب ہونے کی صلاحیت رکھتا ہے اس بارش سے سرسبز ہوتا ہے خود بھی پھلتا معلوم ہوتا ہے دوسروں کو بھی فائدہ پہونچاتا ہے، اور جس حصہ میں سرسبز ہونے کی صلاحیت نہیں ہوتی، بلکہ صرف پانی کو اپنے اندر ٹھہرانے کی صلاحیت رکھتا ہے، وہ پانی کو روک لیتا ہے اور جھیل تالاب ہو کر دوسروں کو فائدہ پہونچاتا ہے، اگرچہ خود کوئی فائدہ نہیں اٹھاتا، لیکن ایک حصہ ہوتا ہے کہ مذکورہ بالا دونوں صلاحیتیں نہیں رکھتا وہ اس نعمت سے محروم رہ جاتا ہے،

باب ۶۳ رَفْعِ الْعِلْمِ وَظُهُورِ الْجَهْلِ وَقَالَ رَبِيعَةُ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ عِنْدَهُ شَيْءٌ مِنَ الْعِلْمِ أَنْ يُضَيِّعَ نَفْسَهُ.

علم اٹھ جانے اور جہل ظاہر ہونے کا بیان اور ربیعہ نے کہا کہ جس کے پاس کچھ علم ہو اس کو یہ زیبا نہیں ہے کہ اپنے آپ کو (کسی دوسرے کام میں مشغول کر کے) ضائع کردے

۸۰ - حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَثْبُتَ الْجَهْلُ وَيُشْرَبَ الْخَمْرُ وَيَظْهَرَ الزِّنَا

عمران بن میسرہ، عبدالوارث، ابو التیاح، انس رضہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ قیامت کی علامتوں میں سے ایک علامت یہ بھی ہے کہ علم اٹھ جائے گا اور جہل قائم ہو جائے گا اور شراب نوشی ہونے لگے گی اور زنا علانیہ ہونے لگے گا،

۸۱ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَأُحَدِّثَنَّكُمْ حَدِيثًا لَا يُحَدِّثُكُمْ أَحَدٌ بَعْدِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ

مسدد، یحییٰ بن سعید، شعبہ، قتادہ، انس رضہ سے روایت ہے کہ انہوں نے (قتادہ) سے کہا (آج) میں تم سے ایک ایسی حدیث بیان کروں گا کہ میرے بعد کوئی تم سے بیان نہیں کرے گا، میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم

حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنِی الزُّبَیْدِیُّ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِیْعِ قَالَ عَقَلْتُ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَجَّةً مَجَّهَا فِیْ وَجْهِیْ وَاَنَا ابْنُ خَمْسِ سِنِیْنَ مِنْ دَلْوٍ

سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ مجھے یاد ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈول سے منہ میں پانی لے کر میرے منہ میں کلی کی تھی،

بَابُ ۶۱ الْخُرُوْجِ فِیْ طَلَبِ الْعِلْمِ وَرَحَلَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ مَسِیْرَةَ شَهْرٍ اِلٰی عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُنَیْسٍ فِیْ حَدِیْثٍ وَّاحِدٍ:

علم کی طلب میں (گھر سے) باہر نکلنے کا بیان جابر بن عبداللہ ایک مہینہ کی مسافت پر سفر کر کے، ایک حدیث کے لئے عبداللہ بن انیس کے پاس گئے تھے،

۷۸۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ خَالِدُ بْنُ خَلِیٍّ قَاضِیْ حِمْصَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ الْاَوْزَاعِیُّ اَخْبَرَنَا الزُّهْرِیُّ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ تَمَارٰی هُوَ وَالْحُرُّ بْنُ قَیْسِ بْنِ حِصْنٍ الْفَزَارِیُّ فِیْ صَاحِبِ مُوْسٰی فَمَرَّ بِهِمَا اُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ فَدَعَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ اِنِّیْ تَمَارَیْتُ اَنَا وَصَاحِبِیْ هٰذَا فِیْ صَاحِبِ مُوْسٰی الَّذِیْ سَاَلَ السَّبِیْلَ اِلٰی لُقِیِّهٖ هَلْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَذْکُرُ شَاْنَهٗ فَقَالَ اُبَیٌّ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَذْکُرُ شَاْنَهٗ یَقُوْلُ بَیْنَمَا مُوْسٰی فِیْ مَلَاٍ مِّنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ اِذْ جَاءَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ هَلْ تَعْلَمُ اَحَدًا اَعْلَمَ مِنْكَ قَالَ مُوْسٰی لَا فَاَوْحَی اللّٰهُ اِلٰی مُوْسٰی بَلٰی عَبْدُنَا خَضِرٌ فَسَاَلَ السَّبِیْلَ اِلٰی لُقِیِّهٖ فَجَعَلَ اللّٰهُ لَهُ الْحُوْتَ اٰیَةً وَقِیْلَ لَهٗ اِذَا فَقَدْتَ الْحُوْتَ فَارْجِعْ فَاِنَّكَ سَتَلْقَاهُ فَکَانَ مُوْسٰی یَتَّبِعُ اَثَرَ الْحُوْتِ فِی الْبَحْرِ فَقَالَ فَتٰی مُوْسٰی لِمُوْسٰی اَرَاَیْتَ اِذْ اَوَیْنَا اِلَی الصَّخْرَةِ فَاِنِّیْ نَسِیْتُ الْحُوْتَ وَمَا اَنْسٰنِیْهُ اِلَّا الشَّیْطٰنُ اَنْ اَذْکُرَهٗ قَالَ مُوْسٰی ذٰلِكَ مَا کُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلٰی اٰثَارِهِمَا قَصَصًا فَوَجَدَا خَضِرًا فَکَانَ مِنْ شَاْنِهِمَا مَا قَصَّ اللّٰهُ فِیْ کِتَابِهٖ

ابوالقاسم، خالد بن خلی قاضی حمص، محمد بن حرب، اوزاعی، زہری عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود ابن عباس رض سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حر بن قیس فزاری نے موسیٰ کے ہم صحبت کے بارہ میں اختلاف کیا اتفاق سے ابی بن کعب ان دونوں کے پاس سے گذرے تو ان کو ابن عباس رض نے بلایا اور کہا کہ (اس وقت) میں نے اور میرے اس دوست نے موسیٰ ع کے ہم صحبت کے بارہ میں اختلاف کیا ہے، جن سے ملنے کا راستہ موسیٰ نے (اللہ تعالیٰ سے) پوچھا تھا کیا تم نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو ان کا کچھ حال بیان فرماتے سنا ہے، ابی بولے کہ ہاں میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو ان کا حال بیان فرماتے سنا ہے، آپ فرماتے تھے کہ ایک دن موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کی ایک جماعت میں (وعظ فرما رہے) تھے کہ ناگاہ ایک شخص ان کے پاس آیا اور اس نے (ان سے) کہا کہ کیا آپ کو معلوم ہے کہ آپ سے زیادہ بڑا عالم بھی کوئی ہے، موسیٰ نے کہا نہیں، آپ فرماتے ہیں، پس اللہ تعالے نے موسیٰ ع پر وحی بھیجی کہ ہاں! ہمارا بندہ خضر (تم سے زیادہ جانتا ہے) تب موسیٰ نے ان سے ملنے کا راستہ پوچھا، تو اللہ تعالیٰ نے مچھلی (کے غائب ہو جانے) کو ان کے لئے علامت قرار دیا اور ان سے کہہ دیا گیا کہ جب تم مچھلی کو نہ پاؤ (تو سمجھ لینا کہ وہی جگہ تمہاری ملاقات کی ہے) اگر (آگے بڑھ گئے تو) پیچھے لوٹ پڑنا (اس کے بعد) تم ان سے مل جاؤ گے، پس موسیٰ (چلے اور راستہ بھر) دریا میں مچھلی کی علامت کا انتظار کرتے رہے، اتنے میں موسیٰ ع کے خادم نے موسیٰ سے کہا، کیا آپ نے دیکھا ہے کہ جب ہم پتھر کے پاس بیٹھے تھے تو میں مچھلی کو بھول گیا اور اس کا یاد رکھنا مجھے شیطان ہی نے بھلا دیا، موسیٰ نے کہا کہ یہی مقام ہے کہ جس کی ہم تلاش کرتے تھے، پس وہ دونوں اپنے قدموں کے نشان پر لوٹ چلے تو انہوں نے خضر ع کو پا لیا (پھر آگے) ان دونوں کا حال وہی ہے، جو اللہ نے اپنی کتاب میں بیان فرمایا ہے،

إلى لقيه هل سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يذكر شأنه قال نعم سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول بينما موسى في ملا من بني إسرائيل إذ جاءه رجل فقال هل تعلم أحدا أعلم منك قال موسى لا فأوحى الله إلى موسى بلى عبدنا خضر فسأل موسى السبيل إليه فجعل الله له الحوت آية وقيل له إذا فقدت الحوت فارجع فإنك ستلقاه فكان يتبع أثر الحوت في البحر فقال لموسى فتاه أرأيت إذ أوينا إلى الصخرة فإني نسيت الحوت وما أنسانيه إلا الشيطان أن أذكره قال ذلك ما كنا نبغ فارتدا على آثارهما قصصا فوجدا خضرا فكان من شأنهما ما قص الله تعالى في كتابه،،

باب ٥٩ قول النبي صلى الله عليه وسلم اللهم علمه الكتاب،،

٧٥ حدثنا أبو معمر قال حدثنا عبد الوارث قال ثنا خالد عن عكرمة عن ابن عباس قال ضمني رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال اللهم علمه الكتاب

باب ٦٠ متى يصح سماع الصغير،

٧٦ حدثنا إسمعيل قال حدثني مالك عن ابن شهاب عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة عن عبد الله بن عباس قال أقبلت راكبا على حمار أتان وأنا يومئذ قد ناهزت الاحتلام ورسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي بمنى إلى غير جدار فمررت بين يدي بعض الصف وأرسلت الأتان ترتع ودخلت في الصف فلم ينكر ذلك علي،،

٧٧ حدثنا محمد بن يوسف قال حدثنا أبو مسهر قال

سنا ہے؟ ابی بن کعب بولے، کہ ہاں میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ موسیٰ ع ایک مرتبہ بنی اسرائیل کی جماعت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اتفاق سے ایک شخص ان کے پاس آیا، اور اس نے (ان سے) کہا، کہ آپ کسی ایسے شخص کو بھی جانتے ہیں جو آپ سے زیادہ عالم ہو، موسیٰ ع بولے کہ نہیں، پس اللہ تعالیٰ نے موسیٰ ع پر وحی بھیجی، کہ ہاں ہمارا بندہ خضر (تم سے) زیادہ جانتا ہے، لہٰذا موسیٰ ع نے اپنے پروردگار سے ان سے ملنے کا راستہ معلوم کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے مچھلی کو نشانی قرار دیا اور ان سے کہدیا گیا کہ جب تم مچھلی کو نہ پانا، تو (آگے بڑھ جانے پر) لوٹ آنا، اس لئے کہ (اسی کے بعد تم) ان سے مل جاؤ گے، پس موسیٰ (علیہ السلام) ان کے ملنے کے لئے چلے اور راستہ بھر (دریا میں) مچھلی کی علامت کا انتظار کرتے رہے، (ایک مقام پر پہونچکر) موسیٰ علیہ السلام سے ان کے خادم نے کہا کہ کیا آپ نے دیکھا ہے جب ہم پتھر کے پاس بیٹھے تھے، تو (اس وقت) میں مچھلی کو بھول گیا اور مجھے اس کا یاد کرنا شیطان ہی نے بھلایا، موسیٰ علیہ السلام بولے کہ وہی مقام ہے جس کی ہم جستجو کرتے تھے، لہٰذا وہ دونوں اپنے قدموں کے نشانوں پر لوٹ پڑے، تب انہوں نے خضر ع کو پایا، پھر ان دونوں کی حالت وہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں بیان فرمائی،،

نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد کہ اے میرے اللہ اس کو قرآن کا علم عطا فرما،،

ابو معمر، عبد الوارث، خالد، عکرمہ، ابن عباس رض کہتے ہیں کہ مجھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے (ایک مرتبہ) لپٹا لیا، اور فرمایا کہ اے اللہ اس کو (اپنی) کتاب کا علم عطا فرما،،

بچے کا کس عمر میں سننا صحیح ہے،

اسمٰعیل، مالک، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ، عبد اللہ بن عباس رض کہتے ہیں کہ میں (ایک مرتبہ) ایک گدھی پر سوار ہو کر چلا اور اس وقت میں قریب بلوغ کے تھا اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم منیٰ میں بغیر کسی دیوار کے نماز پڑھ رہے تھے، میں کسی صف کے آگے سے گذرا اور میں نے گدھی کو چھوڑ دیا کہ وہ چرنے لگی اور میں صف میں داخل ہو گیا، مجھے (کسی نے) اس بات سے منع نہیں کیا،،

محمد بن یوسف، ابو مسہر، محمد بن حرب، زبیدی، زہری، محمود بن ربیع

فَأَرَدْتُ أَنْ أَقُولَ هِيَ النَّخْلَةُ فَإِذَا أَنَا أَصْغَرُ الْقَوْمِ فَسَكَتُّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ النَّخْلَةُ.

میں نے بھی ارادہ کیا کہ کہہ دوں کہ وہ کھجور کا درخت ہے مگر میں سب سے چھوٹا تھا اس لئے چپ رہا جب کسی نے نہ بتلایا تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے (خود) بتایا کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔

بَابُ الْاِغْتِبَاطِ فِي الْعِلْمِ وَالْحِكْمَةِ وَقَالَ عُمَرُ تَفَقَّهُوا قَبْلَ أَنْ تُسَوَّدُوا وَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ وَبَعْدَ أَنْ تُسَوَّدُوا وَقَدْ تَعَلَّمَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ كِبَرِ سِنِّهِمْ.

علم اور حکمت میں رشک کرنے کا بیان۔ اور عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سردار بنائے جانے سے پہلے علم حاصل کرلو اور ابو عبداللہ کہتے ہیں کہ سردار بنائے جانے کے بعد بھی (علم) حاصل کرو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے بوڑھے ہو جانے کے بعد بھی علم حاصل کیا تھا۔

ف:- ۱ یہ امام بخاری رح کا قول ہے۔ مقصود ان کا اس عبارت کے بڑھانے سے یہ ہے کہ حضرت عمر رض کے کلام سے یہ مطلب نکالو کہ سردار بن جانے کے بعد علم نہ حاصل کرنا چاہیے۔

۲ یہ اس وجہ سے کہ اکثر صحابہ رض اسلام لاتے وقت بوڑھے تھے۔ اور جو کچھ علم دین صحابہ رض نے حاصل کیا وہ اسلام کے بعد ہی حاصل کیا تھا۔ اور جو نو عمر تھے وہ مسلسل حاصل کرتے رہے۔

۷۳ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَلَى غَيْرِ مَا حَدَّثَنَاهُ الزُّهْرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَسُلِّطَ عَلَى هَلَكَتِهِ فِي الْحَقِّ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا.

حمیدی، سفیان، اسمٰعیل بن ابی خالد، زہری، قیس بن ابی حازم، عبداللہ بن مسعود رض کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رشک (جائز) نہیں مگر دو شخصوں کی (عادتوں پر) اس شخص (کی عادت) پر جس کو اللہ نے مال دیا ہو اور وہ اس مال پر ان لوگوں کو قدرت دے جو اسے (راہِ) حق میں صرف کریں، اور اس شخص (کی عادت) پر، جس کو اللہ نے علم عنایت کیا ہو اور وہ اس کے ذریعہ سے حکم کرتا ہو، اور (لوگوں کو) اس کی تعلیم دیتا ہو۔

بَابُ مَا ذُكِرَ فِي ذَهَابِ مُوسٰى فِي الْبَحْرِ إِلَى الْخَضِرِ وَقَوْلِهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى هَلْ أَتَّبِعُكَ عَلٰى أَنْ تُعَلِّمَنِ الْآيَةَ.

موسیٰ (علیہ السلام) کے دریا کے اندر خضر ع کے پاس جانے کا جو واقعہ ہے اس کا بیان۔ اور اللہ تعالیٰ کا فرمانا، کیا میں تمہارے ساتھ رہوں تاکہ مجھے اپنا علم سکھا دو۔

۷۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غُرَيْرٍ الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ يَعْنِي ابْنَ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَهُ أَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ تَمَارٰى هُوَ وَالْحُرُّ بْنُ قَيْسِ بْنِ حِصْنٍ الْفَزَارِيُّ فِي صَاحِبِ مُوسٰى قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هُوَ خَضِرٌ فَمَرَّ بِهِمَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ فَدَعَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ إِنِّي تَمَارَيْتُ أَنَا وَصَاحِبِي هٰذَا فِي صَاحِبِ مُوسٰى الَّذِي سَأَلَ مُوسٰى السَّبِيلَ

محمد بن غریر زہری، یعقوب بن ابراہیم، ابراہیم، صالح بن کیسان ابن شہاب، عبیداللہ بن عبداللہ، عبداللہ بن عباس رض سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عباس رض اور حر بن قیس فزاری نے موسیٰ (علیہ السلام) کے ہم صحبت کے بارہ میں اختلاف کیا، ابن عباس رض کہتے تھے کہ وہ خضر ہیں۔ ناگاہ ابی بن کعب ان دونوں کے پاس سے ہو کر گذرے تو ابن عباس رض نے ان کو بلایا اور کہا کہ بے شک میں نے اور میرے اس رفیق (یعنی حر بن قیس) نے موسیٰ کے ہم نشین کے بارہ میں (جن سے ملنے کا راستہ موسیٰ ع نے (اللہ تعالیٰ) سے پوچھا تھا) اختلاف کیا ہے کیا تم نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو ان کی کیفیت بیان فرماتے ہوئے

٦٩۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا وَبَشِّرُوا وَلَا تُنَفِّرُوا۔

محمد بن بشار، یحییٰ بن سعید، شعبہ، ابوالتیاح، انس نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا (دین میں) آسانی کرو، اور سختی نہ کرو، لوگوں کو خوشخبری سناؤ، اور (زیادہ تر ڈرا ڈرا کر انہیں) متنفر نہ کرو،

بَابٌ ٥٤ مَنْ جَعَلَ لِأَهْلِ الْعِلْمِ أَيَّامًا مَعْلُومَةً۔

اس شخص کا بیان جس نے علم (حاصل کرنے) والوں کی تعلیم کے لئے کچھ دن مقرر کر دیئے،،

٧٠۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يُذَكِّرُ النَّاسَ فِي كُلِّ خَمِيسٍ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَوَدِدْتُ أَنَّكَ ذَكَّرْتَنَا كُلَّ يَوْمٍ قَالَ أَمَا إِنَّهُ يَمْنَعُنِي مِنْ ذٰلِكَ أَنِّي أَكْرَهُ أَنْ أُمِلَّكُمْ وَإِنِّي أَتَخَوَّلُكُمْ بِالْمَوْعِظَةِ كَمَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَوَّلُنَا بِهَا مَخَافَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا۔

عثمان بن ابی شیبہ، جریر، منصور، ابووائل کہتے ہیں، کہ عبداللہ بن مسعودؓ لوگوں کو پنج شنبہ میں وعظ سنایا کرتے تھے، تو ان سے ایک شخص نے کہا کہ اے ابوعبدالرحمٰن میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ ہمیں ہر روز وعظ سنایا کریں، وہ بولے کہ (روز روز کے وعظ سے) مجھے صرف یہ امر مانع ہے کہ کہیں تم لوگ رنجیدہ نہ ہو جاؤ، اور میں تمہاری نصیحت کے لئے اسی طرح وقت معین رکھتا ہوں، جس طرح نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کو نصیحت کے لئے وقت مقرر رکھتے تھے، ہماری پریشانی کے خوف سے (ہر روز وعظ نہ کہتے تھے،

بَابٌ ٥٥ مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ۔

اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے، اسے دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے۔

٧١۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ خَطِيبًا يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ وَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰهُ يُعْطِي وَلَنْ تَزَالَ هٰذِهِ الْأُمَّةُ قَائِمَةً عَلَى أَمْرِ اللّٰهِ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَأْتِيَ أَمْرُ اللّٰهِ۔

سعید بن عفیر، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، حمید بن عبدالرحمٰنؓ کہتے ہیں کہ میں نے (ایک مرتبہ) معاویہؓ کو خطبہ پڑھتے میں یہ کہتے سنا کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ جس کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے، اس کو دین کی سمجھ عنایت فرماتا ہے، اور میں تو تقسیم کرنے والا ہوں اور دیتا تو اللہ ہی ہے (یاد رکھو کہ) یہ امت ہمیشہ اللہ کے حکم پر قائم رہے گی، جو شخص ان کا مخالف ہوگا ان کو نقصان نہ پہونچا سکے گا یہاں تک کہ قیامت آجائے،

بَابٌ ٥٦ الْفَهْمِ فِي الْعِلْمِ۔

علم میں سمجھ کا بیان،

٧٢۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَلَمْ أَسْمَعْهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا حَدِيثًا وَاحِدًا قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُتِيَ بِجُمَّارٍ فَقَالَ إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً مَثَلُهَا كَمَثَلِ الْمُسْلِمِ

علی بن عبداللہ، سفیان، ابن ابی نجیح، مجاہدؒ کہتے ہیں کہ میں مدینہ تک ابن عمرؓ کے ہمراہ رہا (اس عرصہ میں) ایک حدیث کے سوائے میں نے ان کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث بیان کرتے ہوئے نہیں سنا انہوں نے کہا کہ ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے، کہ آپ کے حضور میں جمار (ایک خاص درخت) لایا گیا تو آپ نے فرمایا درختوں میں سے ایک درخت ایسا ہے کہ اس کی کیفیت مسلمان کی کیفیت کے مثل ہے (ابن عمرؓ کہتے

ف :- مقصود یہ ہے کہ باہم خوں ریزی اور ایک دوسرے کا مال ناحق لے لینا، ہمیشہ کے لئے قطعی حرام سمجھو، مکہ میں اور پھر حج کے مہینوں میں اور پھر خاص حج کے دن خوں ریزی اور لوٹ مار زمانہ جاہلیت سے سخت گناہ سمجھے جاتے تھے، اس لئے آپؐ نے اس کو مثال میں بیان فرمایا۔

باب ۵۲ العِلْمُ قَبْلَ الْقَوْلِ وَالْعَمَلِ

لِقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَبَدَأَ بِالْعِلْمِ وَأَنَّ الْعُلَمَاءَ هُمْ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ وَرَّثُوا الْعِلْمَ مَنْ أَخَذَهُ أَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ وَمَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَطْلُبُ بِهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ وَقَالَ إِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ وَقَالَ وَمَا يَعْقِلُهَا إِلَّا الْعَالِمُوْنَ وَقَالَ وَقَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِيْ أَصْحٰبِ السَّعِيْرِ وَقَالَ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ وَإِنَّمَا الْعِلْمُ بِالتَّعَلُّمِ وَقَالَ أَبُوْ ذَرٍّ لَوْ وَضَعْتُمُ الصَّمْصَامَةَ عَلٰى هٰذِهِ وَأَشَارَ إِلٰى قَفَاهُ ثُمَّ ظَنَنْتُ أَنِّي أُنْفِذُ كَلِمَةً سَمِعْتُهَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ تُجِيْزُوْا عَلَيَّ لَأَنْفَذْتُهَا وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُوْنُوْا رَبَّانِيِّيْنَ حُلَمَاءَ عُلَمَاءَ فُقَهَاءَ وَيُقَالُ الرَّبَّانِيُّ الَّذِيْ يُرَبِّي النَّاسَ بِصِغَارِ الْعِلْمِ قَبْلَ كِبَارِهِ،

قول اور عمل سے پہلے علم کا بیان، اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اس لئے کہ اللہ نے علم سے ابتدا فرمائی ہے۔ اور علماء ہی انبیاء ع کے وارث ہیں، انہوں نے بڑی دولت حاصل کی اور جو شخص کسی راستے پر تحصیل علم کے لئے قدم رکھتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے۔ اور اللہ نے فرمایا ہے، کہ اللہ کے وہی بندے اللہ سے ڈرتے ہیں، جو عالم ہیں، اور فرمایا ہے کہ اس کو علماء کے سوا کوئی نہیں سمجھتا، اور فرمایا ہے کہ ان لوگوں نے کہا، کاش! ہم سنتے ہوتے اور سمجھتے ہوتے۔ تو ہم دوزخ والوں میں نہ ہوتے، اور فرمایا، کہ کیا وہ لوگ جو علم رکھتے ہیں، اور وہ جو علم نہیں رکھتے برابر ہیں، اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، جس کے ساتھ اللہ بھلائی کرنا چاہتا ہے اس کو دین کی سمجھ عنایت کرتا ہے، علم تو سیکھنے سے ہی (آتا) ہے اور ابو ذر رض نے (اپنی گردن کی طرف اشارہ کیا) اور فرمایا کہ اگر تم اس پر تلوار کر دو، لیکن پھر بھی میں سمجھوں کہ اس سے پہلے کہ تم میرے اوپر (تلوار) چلاؤ ایک کلمہ جو میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہہ سکوں گا تو ضرور اس کو کہدوں گا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ بھی علم کے ظاہر کرنے کا حکم دے رہا ہے، ابن عباس رض نے کہا ہے، كُوْنُوْا رَبَّانِيِّيْنَ (میں ربانیین سے حکماء علماء فقہاء مراد ہیں) اور بیان کیا جاتا ہے، کہ ربانی وہ شخص ہے، جو لوگوں کو علم کی چھوٹی چھوٹی باتیں بڑی بڑی باتوں سے پہلے تعلیم کرے!

باب ۵۳ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَوَّلُهُمْ بِالْمَوْعِظَةِ وَالْعِلْمِ كَيْ لَا يَنْفِرُوْا

بنی صلے اللہ علیہ وسلم کا لوگوں کو موقع اور مناسب وقت پر نصیحت کرنے کا بیان تاکہ وہ گھبرا نہ جائیں،،

٦٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ أَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ فِي الْأَيَّامِ كَرَاهَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا

محمد بن یوسف، سفیان، اعمش، ابو وائل، ابن مسعود رض سے روایت کرتے ہیں، فرمایا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نصیحت کرنے کے لئے کچھ دن مقرر کر دیئے تھے، ہمارے پریشان حال ہونے کی وجہ سے (ہر روز وعظ نہ فرماتے تھے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَالنَّاسُ مَعَهُ إِذْ أَقْبَلَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ فَأَقْبَلَ اثْنَانِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَهَبَ وَاحِدٌ قَالَ فَوَقَفَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَرَأَى فُرْجَةً فِي الْحَلْقَةِ فَجَلَسَ فِيهَا وَأَمَّا الْآخَرُ فَجَلَسَ خَلْفَهُمْ وَأَمَّا الثَّالِثُ فَأَدْبَرَ ذَاهِبًا فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ عَنِ النَّفَرِ الثَّلَاثَةِ أَمَّا أَحَدُهُمْ فَأَوَى إِلَى اللّٰهِ فَآوَاهُ اللّٰهُ وَأَمَّا الْآخَرُ فَاسْتَحْيَى فَاسْتَحْيَى اللّٰهُ مِنْهُ وَأَمَّا الْآخَرُ فَأَعْرَضَ فَأَعْرَضَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

بیٹھے ہوئے تھے، کہ تین شخص آئے، تو (ان میں سے) دو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے آگئے اور ایک چلا گیا (ابو واقد) کہتے ہیں کہ وہ دونوں (کچھ دیر) رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کھڑے رہے، پھر ان میں سے ایک نے حلقہ میں گنجائش دیکھی اور وہ اس کے اندر بیٹھ گیا، اور دوسرا سب سے پیچھے (جہاں مجلس ختم ہوتی تھی) بیٹھ گیا اور تیسرا واپس چلا گیا، پس جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے (وعظ سے) فراغت پائی تو (صحابہ رضی سے مخاطب ہوکر) فرمایا، کہ کیا میں تمہیں ان تین آدمیوں کی حالت نہ بتا دوں کہ ان میں سے ایک نے اللہ کی طرف رجوع کیا اور اللہ نے اس کو جگہ دی، دوسرا شرمایا، تو اللہ نے (بھی) اس سے حیا کی، اور تیسرے نے منہ پھیرا تو اللہ نے (بھی) اس سے اعراض فرمایا،

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُبَّ مُبَلَّغٍ أَوْعَى مِنْ سَامِعٍ۔

ارشادِ نبوی کہ بسا اوقات وہ شخص جسے (حدیث) پہونچائی جائے سننے والے سے زیادہ یاد رکھنے والا ہوتا ہے،

ف:۔ حدیث کے سننے والوں سے مراد وہ صحابہ رضی ہیں جنہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے احادیث سنیں، اور جنہیں حدیث پہنچائی جائے ان سے مراد وہ لوگ ہیں، جن کو صحابہ رضی کے ذریعہ سے احادیث پہونچیں ان کو تابعین کہتے ہیں، مقصود آپ کا یہ ہے کہ میری احادیث کی اشاعت میں کوتاہی نہ کرنا کیونکہ آئندہ نسلوں میں کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو شاید تم سے زیادہ میری احادیث کی حقیقت کو سمجھیں گے،

٦٧۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَعَدَ عَلَى بَعِيرِهِ وَأَمْسَكَ إِنْسَانٌ بِخِطَامِهِ أَوْ بِزِمَامِهِ قَالَ أَيُّ يَوْمٍ هٰذَا فَسَكَتْنَا حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ قُلْنَا بَلٰى قَالَ فَأَيُّ شَهْرٍ هٰذَا فَسَكَتْنَا حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ فَقَالَ أَلَيْسَ بِذِي الْحِجَّةِ قُلْنَا بَلٰى قَالَ فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ بَيْنَكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَإِنَّ الشَّاهِدَ عَسٰى أَنْ يُبَلِّغَ مَنْ هُوَ أَوْعَى لَهُ مِنْهُ۔

مسدد، ابن عون بن سیرین، عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، کہ (ایک مرتبہ) نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرنے لگے کہ آپ اپنے اونٹ پر بیٹھے تھے، اور ایک شخص اس کی نکیل پکڑے ہوئے تھا آپ نے (صحابہ رضی سے مخاطب ہوکر) فرمایا کہ یہ کون سا دن ہے، ہم لوگ خاموش رہے یہاں تک کہ ہم نے خیال کیا، کہ آپ عنقریب اس کے (اصلی) نام کے سوا کچھ اور نام بتائیں گے، آپ نے فرمایا، کیا یہ قربانی کا دن نہیں ہے، ہم نے عرض کیا کہ ہاں (پھر آپ نے پوچھا یہ کون سا مہینہ ہے، ہم نے پھر سکوت کیا، یہاں تک کہ ہم نے خیال کیا کہ شاید آپ اس کا نام دوسرا بتائیں گے، آپ نے فرمایا کیا یہ ذی الحجہ نہیں ہے، ہم نے عرض کیا کہ ہاں (اس کے بعد) آپ نے فرمایا، کہ تمہارے خون، اور تمہارے مال آپس میں تمہارے لئے ایسے ہی حرام ہیں جیسے تمہارے اس دن میں، تمہارے اس مہینے میں، تمہارے اس شہر میں حرام (سمجھے جاتے) ہیں، چاہیئے کہ حاضر غائب کو (یہ خبر) پہونچا دے، اس لئے کہ شاید حاضر ایسے شخص کو (یہ حدیث) پہونچائے، جو اس سے زیادہ اس کو محفوظ رکھنے والا ہو،

ذٰلِکَ الْمَکَانِ قَرَأَهُ عَلَی النَّاسِ وَقَالَ أَخْبَرَهُمْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

اس مقام پر پہنچ گئے [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible]

حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي
إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ
عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ عَبْدَ
اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِكِتَابِهِ رَجُلًا وَأَمَرَهُ
أَنْ يَدْفَعَهُ إِلٰى عَظِيمِ الْبَحْرَيْنِ فَدَفَعَهُ
عَظِيمُ الْبَحْرَيْنِ إِلٰى كِسْرٰى فَلَمَّا قَرَأَهُ
مَزَّقَهُ فَحَسِبْتُ أَنَّ ابْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ فَدَعَا عَلَيْهِمْ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُمَزَّقُوا
كُلَّ مُمَزَّقٍ.

[illegible]

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ
أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَتَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كِتَابًا أَوْ أَرَادَ أَنْ يَكْتُبَ فَقِيلَ لَهُ إِنَّهُمْ
لَا يَقْرَءُونَ كِتَابًا إِلَّا مَخْتُومًا فَاتَّخَذَ خَاتَمًا
مِنْ فِضَّةٍ نَقْشُهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ كَأَنِّي
أَنْظُرُ إِلٰى بَيَاضِهِ فِي يَدِهِ فَقُلْتُ لِقَتَادَةَ
مَنْ قَالَ نَقْشُهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ
قَالَ أَنَسٌ.

[illegible] محمد رسول اللہ [illegible] انس نے کہا

بَابُ مَنْ قَعَدَ حَيْثُ يَنْتَهِي بِهِ الْمَجْلِسُ وَمَنْ رَأَى فُرْجَةً فِي الْحَلْقَةِ فَجَلَسَ فِيهَا

اس شخص کا بیان جو مجلس کے آخر میں بیٹھ جائے اور [illegible]
بیان جو بیچ مجلس میں جگہ پائے اور بیٹھ جائے۔

حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ
بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ أَبَا مُرَّةَ مَوْلٰى عَقِيلِ بْنِ
أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ

[illegible] مسجد میں [illegible]

يَزْعُمُ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَرْسَلَكَ قَالَ صَدَقَ
قَالَ فَمَنْ خَلَقَ السَّمَاءَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ
فَمَنْ خَلَقَ الْأَرْضَ وَالْجِبَالَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
قَالَ فَمَنْ جَعَلَ فِيهَا الْمَنَافِعَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
قَالَ فَبِالَّذِي خَلَقَ السَّمَاءَ وَخَلَقَ الْأَرْضَ وَنَصَبَ
الْجِبَالَ وَجَعَلَ فِيهَا الْمَنَافِعَ آللَّهُ أَرْسَلَكَ قَالَ
نَعَمْ قَالَ وَزَعَمَ رَسُولُكَ أَنَّ عَلَيْنَا خَمْسَ صَلَوَاتٍ
وَزَكَاةً فِي أَمْوَالِنَا قَالَ صَدَقَ قَالَ
فَبِالَّذِي أَرْسَلَكَ آللَّهُ أَمَرَكَ بِهَذَا قَالَ
نَعَمْ قَالَ وَزَعَمَ رَسُولُكَ أَنَّ عَلَيْنَا صَوْمَ
شَهْرٍ فِي سَنَتِنَا قَالَ صَدَقَ قَالَ فَبِالَّذِي
أَرْسَلَكَ آللَّهُ أَمَرَكَ بِهَذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ
وَزَعَمَ رَسُولُكَ أَنَّ عَلَيْنَا حَجَّ الْبَيْتِ مَنِ
اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا قَالَ صَدَقَ قَالَ
فَبِالَّذِي أَرْسَلَكَ آللَّهُ أَمَرَكَ بِهَذَا قَالَ
نَعَمْ قَالَ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَزِيدُ
عَلَيْهِنَّ شَيْئًا وَلَا أَنْقُصُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ صَدَقَ لَيَدْخُلَنَّ
الْجَنَّةَ.

کہ آپ فرماتے ہیں کہ آپ کو اللہ بزرگ و برتر نے پیغمبر بنایا ہے؟ آپ نے فرمایا اس نے سچ کہا، پھر اس شخص نے کہا کہ آسمان کو کس نے پیدا کیا ہے؟ آپ نے فرمایا اللہ بزرگ و برتر نے۔ اس نے کہا زمین کو اور پہاڑوں کو کس نے پیدا کیا ہے؟ آپ نے فرمایا اللہ بزرگ و برتر نے، اس نے کہا کہ یہ پہاڑ اور فائدے کس نے رکھے ہیں؟ آپ نے فرمایا اللہ بزرگ و برتر نے۔ پھر وہ کہنے لگا تو آپ کو اسی کی قسم! جس نے آسمان کو پیدا کیا اور زمین کو پیدا کیا اور زمین میں پہاڑوں کو نصب کیا اور ان میں فائدے رکھے، کیا اللہ نے آپ کو پیغمبر بنایا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں، پھر اس نے کہا، آپ کے قاصد نے ہم سے یہ بھی کہا تھا کہ ہمارے اوپر پانچ نمازیں فرض کی ہیں اور ہمارے مالوں میں زکوٰۃ فرض ہے، آپ نے فرمایا اس نے سچ کہا، وہ بولا کہ آپ کو اسی کی قسم جس نے آپ کو پیغمبر بنایا ہے، سچ بتلائیے کیا اللہ نے آپ کو اس کا حکم دیا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ پھر اس نے کہا آپ کے قاصد نے ہم سے یہ بھی کہا تھا کہ ہمارے اوپر سال بھر میں مہینے کے روزے فرض ہیں، آپ نے فرمایا اس نے سچ کہا، وہ بولا کہ اسی کی قسم جس نے آپ کو پیغمبر بنایا ہے، سچ بتلائیے، کیا اللہ نے آپ کو اس کا حکم دیا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں، اس نے کہا تو اسی کی قسم جس نے آپ کو سچائی کے ساتھ بھیجا ہے، میں ان باتوں میں نہ کچھ زیادتی کروں گا اور نہ کمی کروں گا، یہ سن کر صحابہ رضی اللہ عنہم نے (کہا) نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ سچ کہتا ہے تو یقیناً بلاشبہ جنت میں داخل ہوگا۔

ف:- پہاڑوں کے فائدے سے مراد میوہ جات ہیں، جو کہ پہاڑوں میں خود رو پیدا ہوتے ہیں، علاوہ اس کے شہد بھی پیدا ہوتا ہے اور کبھی کبھی جواہرات بھی مل جاتے ہیں۔

بَابُ مَا يُذْكَرُ فِي الْمُنَاوَلَةِ وَكِتَابِ أَهْلِ
الْعِلْمِ بِالْعِلْمِ إِلَى الْبُلْدَانِ وَقَالَ أَنَسٌ نَسَخَ
عُثْمَانُ الْمَصَاحِفَ فَبَعَثَ بِهَا إِلَى الْآفَاقِ وَرَأَى
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَمَالِكٌ
ذَلِكَ جَائِزًا وَاحْتَجَّ بَعْضُ أَهْلِ الْحِجَازِ فِي الْمُنَاوَلَةِ
بِحَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ
كَتَبَ لِأَمِيرِ السَّرِيَّةِ كِتَابًا وَقَالَ لَا تَقْرَأْهُ
حَتَّى تَبْلُغَ مَكَانَ كَذَا وَكَذَا فَلَمَّا

مناولہ کا بیان اور اہل علم کا علم کی باتیں لکھ کر شہروں میں بھیجنا اور انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے مصاحف لکھوائے، اور ان کو اطراف و جوانب بھیجا اور عبداللہ بن عمر اور یحییٰ بن سعید اور مالک نے بھی اس کو جائز سمجھا ہے، اور بعض اہل حجاز نے مناولہ کے قابل اعتبار ہونے میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے استدلال کیا ہے جب کہ آپ نے سردار لشکر کے لیے ایک تحریر بطور مناولہ کے لکھی اور ان سے کہہ دیا کہ جب تک تم فلاں مقام پر نہ پہنچ جاؤ اس تحریر کو نہ پڑھنا، پس جب

بینما نحن جلوس مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المسجد دخل رجل علی جمل فاناخہ فی المسجد ثم عقلہ ثم قال ایکم محمد والنبی صلی اللہ علیہ وسلم متکیء بین ظہرانیہم فقلنا ہذا الرجل الابیض المتکیء فقال لہ الرجل یا ابن عبد المطلب فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد اجبتک فقال الرجل انی سائلک فمشدد علیک فی المسئلۃ فلا تجد علی فی نفسک فقال سل عما بدا لک فقال اسئلک بربک ورب من قبلک اللہ ارسلک الی الناس کلہم فقال اللہم نعم فقال انشدک باللہ آللہ امرک ان تصلی الصلوت الخمس فی الیوم واللیلۃ قال اللہم نعم قال انشدک باللہ آللہ امرک ان تصوم ہذا الشہر من السنۃ قال اللہم نعم قال انشدک باللہ آللہ امرک ان تاخذ ہذہ الصدقۃ من اغنیائنا فتقسمہا علی فقرائنا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللہم نعم فقال الرجل امنت بما جئت بہ وانا رسول من ورائی من قومی وانا ضمام بن ثعلبۃ اخو بنی سعد بن بکر رواہ موسی وعلی بن عبد الحمید عن سلیمان عن ثابت عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بہذا۔

اونٹ پر سوار آیا اور اس نے اپنے اونٹ کو مسجد میں (لاکر) بٹھلایا اور اس کے پیر باندھ دیئے، پھر اس نے صحابہ رض سے کہا کہ تم میں محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کون ہیں؟ اور اس وقت نبی صلے اللہ علیہ وسلم صحابہ رض کے درمیان تکیہ لگائے بیٹھے تھے، تو ہم لوگوں نے کہا، کہ یہ مرد صاف رنگ، تکیہ لگائے ہوئے (جو بیٹھے ہیں ان ہی کا نام نامی محمد ہے)، پھر اس شخص نے آپ سے کہا کہ اے عبدالمطلب کے بیٹے، نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہو میں موجود ہوں، اس نے آپ سے کہا میں آپ سے (کچھ) پوچھنے والا ہوں، اور (پوچھنے میں) آپ پر سختی کروں گا آپ اپنے دل میں میرے اوپر ناخوش نہ ہوں، آپ نے فرمایا کہ جو تیری سمجھ میں آئے پوچھ، وہ بولا میں آپ کو آپ کے پروردگار اور آپ سے پہلے لوگوں کے پروردگار کی قسم دیتا ہوں (سچ بتایئے)، کیا اللہ نے آپ کو تمام آدمیوں کی طرف (پیغمبر بنا کر) بھیجا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ خدا جانتا ہے کہ یہی بات ہے، پھر اس نے کہا کہ میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں (سچ بتایئے) کیا دن رات میں پانچ نمازوں کے پڑھنے کا اللہ نے آپ کو حکم دیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ خدا جانتا ہے کہ یہی بات ہے، پھر اس نے کہا میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں (سچ بتایئے)، کیا اس مہینے (یعنی رمضان) کے روزے رکھنے کا اللہ نے آپ کو حکم دیا ہے، آپ نے فرمایا کہ خدا جانتا ہے کہ یہی بات ہے، پھر اس نے کہا کہ میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں (سچ بتایئے)، کیا اللہ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ آپ یہ صدقہ ہمارے مالداروں سے لیں اور اسے ہمارے فقیروں پر تقسیم کریں؟ تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا جانتا ہے ...... کہ یہی بات ہے، اس کے بعد وہ شخص کہنے لگا کہ میں اس (شریعت) پر ایمان لایا جو آپ لائے اور میں اپنی قوم کے ان لوگوں کا جو میرے پیچھے ہیں بھیجا ہوا ہوں اور میں ضمام بن ثعلبہ ہوں، قبیلہ سعد بن بکر کے بھائیوں میں سے۔

۶۳ - حدثنا موسی بن اسمعیل قال ثنا سلیمان بن المغیرۃ قال ثنا ثابت عن انس رض قال نہینا فی القران ان نسئال النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکان یعجبنا ان یجیء الرجل من اہل البادیۃ فیسالہ ونحن نسمع فجاء رجل من اہل البادیۃ فقال اتانا رسولک فاخبرنا

موسیٰ بن اسمٰعیل، سلیمان بن مغیرہ، ثابت، انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (چونکہ) ہم کو قرآن میں اس امر کی ممانعت کر دی گئی تھی کہ ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے (مسائل دینیہ) پوچھیں (اس لئے ہم خود نہ پوچھتے تھے) اور ہم کو یہ خواہش رہتی تھی کہ کوئی سمجھدار دیہاتی آئے اور وہ آپ سے پوچھے اور ہم خود نہ معلوم کریں (ایک دن) ایک دیہاتی شخص آیا اور اس نے (آپ سے) کہا، کہ ہمارے پاس آپ کا قاصد پہونچا اور اس نے ہمیں اس بات کی اطلاع دی

فَوَقَعَ فِيْ نَفْسِيْ اَنَّهَا النَّخْلَةُ فَاسْتَحْيَيْتُ ثُمَّ قَالُوْا حَدِّثْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا هِيَ قَالَ هِيَ النَّخْلَةُ:

کھجور کا درخت ہے، مگر میں کہتے ہوئے شرما گیا، بالآخر صحابہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ ہی ہمیں بتایئے، کہ وہ کون سا درخت ہے؟ آپ نے فرمایا، کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔

بَابُ ۴۵ الْقِرَاءَةِ وَالْعَرْضِ عَلَى الْمُحَدِّثِ وَرَاَى الْحَسَنُ وَالثَّوْرِيُّ وَمَالِكٌ الْقِرَاءَةَ جَائِزَةً وَاحْتَجَّ بَعْضُهُمْ فِي الْقِرَاءَةِ عَلَى الْعَالِمِ بِحَدِيْثِ ضِمَامِ بْنِ ثَعْلَبَةَ اَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آللّٰهُ اَمَرَكَ اَنْ تُصَلِّيَ الصَّلٰوةَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَهٰذِهٖ قِرَاءَةٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَ ضِمَامٌ قَوْمَهُ بِذٰلِكَ فَاَجَازُوْهُ وَاحْتَجَّ مَالِكٌ بِالصَّكِّ يُقْرَاُ عَلَى الْقَوْمِ فَيَقُوْلُوْنَ اَشْهَدَنَا فُلَانٌ وَيُقْرَاُ عَلَى الْمُقْرِئِ فَيَقُوْلُ الْقَارِئُ اَقْرَاَنِيْ فُلَانٌ

حدیث پڑھنے اور محدث کے سامنے پیش کرنے (پڑھنے) کا بیان۔ اور حسن (بصری) اور (سفیان) ثوری اور (امام) مالک نے (بھی خود) پڑھ لینا کافی سمجھا ہے، اور بعض محدثین نے عالم کے سامنے قرات (کے کافی ہونے) میں ضمام بن ثعلبہ کی حدیث سے استدلال کیا ہے، انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تھا کہ کیا اللہ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ ہم نماز پڑھیں، آپ نے فرمایا ہاں، پس وہ محدثین کہتے ہیں، کہ (ضمام بن ثعلبہؓ کا) یہ قول نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے پڑھنا ہے (اور) ضمام نے اپنی قوم کو اس کی اطلاع کی، اور قوم کے لوگوں نے اس کو کافی سمجھا اور (امام) مالک نے صک[2] سے استدلال کیا ہے کہ وہ لوگوں کے سامنے پڑھی جاتی ہے تو حاضرین کہتے ہیں کہ ہم کو فلاں شخص نے سنایا اور معلم کے سامنے پڑھی جاتی ہے، تو پڑھنے والا کہتا ہے کہ مجھے فلاں شخص نے پڑھایا،

ف :۔ [1] محدثین کا اس میں اختلاف ہے، کہ آیا استاد کے سامنے شاگرد پڑھے تو وہ زیادہ قابل اعتبار ہے، یا استاد پڑھ کر شاگردوں کو سنائے اس کا زیادہ اعتبار ہے، اس اختلاف کو امام بخاری یہاں بیان کر رہے ہیں، اور قرینہ سے معلوم ہوتا ہے کہ امام بخاری دونوں کو برابر سمجھتے ہیں، اگرچہ سلف میں زیادہ تر یہی مروج تھا کہ استاد پڑھ کر شاگردوں کو سنا دیتے تھے اور شاگرد استاد سے سن کر یاد کرتے تھے،

[2] صک، ایک خاص قسم کی تحریر کو کہتے ہیں، جیسے شاہی فرمان وغیرہ، جس کو آج کل دستاویز کہا جا سکتا ہے،

۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْوَاسِطِيُّ عَنْ عَوْفٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ لَا بَاْسَ بِالْقِرَاءَةِ عَلَى الْعَالِمِ وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ اِذَا قُرِئَ عَلَى الْمُحَدِّثِ فَلَا بَاْسَ اَنْ يَّقُوْلَ حَدَّثَنِيْ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَاصِمٍ يَقُوْلُ عَنْ مَالِكٍ وَسُفْيَانَ الْقِرَاءَةُ عَلَى الْعَالِمِ وَقِرَاءَتُهُ سَوَاءٌ:

محمد بن سلام، محمد بن حسن واسطی، عوف حضرت حسن بصریؒ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ عالم کے سامنے پڑھنے میں کوئی مضائقہ نہیں اور عبید اللہ بن موسیٰ نے سفیان سے روایت کیا وہ کہتے تھے کہ جب محدث کے سامنے پڑھ چکا ہو تو حدثنی کہنے میں کوئی حرج نہیں محمد بن سلام کا بیان ہے کہ میں نے ابو عاصم سے سنا وہ مالک اور سفیان سے نقل کرتے تھے کہ عالم کے سامنے پڑھنا اور عالم کا پڑھنا دونوں برابر ہیں

۶۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدٍ هُوَ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ شَرِيْكِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ نَمِرٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ

عبد اللہ بن یوسف لیث، سعید مقبری، سعید بن عبد اللہ بن ابی نمر سے روایت ہے، کہ انہوں نے حضرت انس بن مالک کو کہتے ہوئے سنا کہ ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص

عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا وَأَخْبَرَنَا وَأَنْبَأَنَا وَسَمِعْتُ
وَاحِدًا وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ
وَقَالَ شَقِيقٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ... كَلِمَةً كَذَا وَقَالَ حُذَيْفَةُ حَدَّثَنَا
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَيْنِ وَقَالَ
أَبُو الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِيمَا يَرْوِي عَنْ رَبِّهِ وَقَالَ أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْوِيهِ عَنْ رَبِّهِ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْوِيهِ عَنْ رَبِّكُمْ تَبَارَكَ وَتَعَالَى

اور انبانا اور سمعت ایک ہی تھے۔ اور ابن مسعود نے کہا کہ حدثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو الصادق المصدوق۔ اور شقیق نے عبداللہ بن مسعود سے نقل کیا کہ سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کلمۃ کذا اور حذیفہ نے کہا ہے کہ حدثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیثین اور ابو العالیہ نے ابن عباس سے نقل کیا کہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیما یروی عن ربہ اور انس نے کہا ہے کہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم یرویہ عن ربہ اور ابو ہریرہ نے کہا ہے کہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم یرویہ عن ربکم عز وجل۔

۱۔ یہ اصول حدیث کا مسئلہ ہے بعض محدثین کے نزدیک حدثنا اور اخبرنا وغیرہ کے مواقع استعمال جدا جدا ہیں۔ امام بخاری ان کے نزدیک ایک ہیں لہٰذا وہ اس بات کو ثابت کرتے ہیں کہ صحابہ ان تمام الفاظ کو بلا تفریق استعمال کرتے تھے۔ کبھی حدثنا کہہ کر حدیث بیان کرتے کبھی سمعت کہتے اور کبھی عن کہہ کر۔

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا
إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ
ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً لَا يَسْقُطُ
وَرَقُهَا وَإِنَّهَا مَثَلُ الْمُسْلِمِ فَحَدِّثُونِي مَا هِيَ
فَوَقَعَ النَّاسُ فِي شَجَرِ الْبَوَادِي قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ
وَوَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ فَاسْتَحْيَيْتُ
ثُمَّ قَالُوا حَدِّثْنَا مَا هِيَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ
قَالَ هِيَ النَّخْلَةُ۔

قتیبہ بن سعید، اسماعیل بن جعفر، عبداللہ بن دینار، ابن عمر سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ درختوں میں ایک درخت ایسا ہے جس کے پتے خزاں کے سبب سے نہیں گرتے اور وہ مومن کی مثل ہے۔ فحدثونی ما ھی (تم مجھ سے بیان کرو کہ وہ کون درخت ہے) تو لوگ جنگلی درختوں کے خیال میں پڑ گئے (عبداللہ بن عمر) کہتے ہیں کہ میرے خیال میں آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے مگر میں (اپنے بزرگوں کے سامنے پیش قدمی کرنے سے) شرم گیا۔ بالآخر صحابہ نے عرض کیا حدثنا ما ھی یا رسول اللہ (یا رسول اللہ آپ ہم سے بیان فرمائیے) تو آپ نے فرمایا کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔

بَابُ طَرْحِ الْإِمَامِ الْمَسْأَلَةَ عَلَى أَصْحَابِهِ
لِيَخْتَبِرَ مَا عِنْدَهُمْ مِنَ الْعِلْمِ۔

امام کا اپنے ساتھیوں کے سامنے ان کے علم کے امتحان کے لیے سوال کرنے کا بیان۔

حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ
بِلَالٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ
شَجَرَةً لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا وَإِنَّهَا مَثَلُ الْمُسْلِمِ حَدِّثُونِي
مَا هِيَ قَالَ فَوَقَعَ النَّاسُ فِي شَجَرِ الْبَوَادِي قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ

خالد بن مخلد، سلیمان بن بلال، عبداللہ بن دینار، ابن عمر، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا درختوں میں سے ایک درخت ایسا ہے کہ اس کا پتہ نہیں جھڑتا، اور وہ مسلمان کے مشابہ ہے۔ تم مجھے بتاؤ کہ وہ کونسا درخت ہے۔ ابن عمر کہتے ہیں کہ لوگ جنگل کے درختوں کے خیال میں پڑ گئے۔ عبداللہ (ابن عمر) کہتے ہیں کہ میرے دل میں آیا کہ وہ

۵۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ ح وَحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَجْلِسٍ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ جَاءَهُ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ مَتَى السَّاعَةُ فَمَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ سَمِعَ مَا قَالَ فَكَرِهَ مَا قَالَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَمْ يَسْمَعْ حَتَّى إِذَا قَضَى حَدِيثَهُ قَالَ أَيْنَ أُرَاهُ السَّائِلُ عَنِ السَّاعَةِ قَالَ هَا أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَإِذَا ضُيِّعَتِ الْأَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ فَقَالَ كَيْفَ إِضَاعَتُهَا قَالَ إِذَا وُسِّدَ الْأَمْرُ إِلَى غَيْرِ أَهْلِهِ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ ۔

محمد بن سنان، فلیح، ح ابراہیم بن منذر، محمد بن فلیح، فلیح، ہلال بن علی، عطاء بن یسار، ابوہریرہ رض کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم مجلس میں لوگوں سے کچھ بیان کر رہے تھے کہ اسی حالت میں ایک اعرابی آپ کے پاس آیا اور اس نے پوچھا کہ قیامت کب ہوگی تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ جواب نہ دیا اور اپنی بات بیان کرتے رہے اس پر کچھ لوگوں نے کہا کہ آپ نے اس کا کہنا سن لیا مگر چونکہ اس کی بات آپ کو بری معلوم ہوئی اس سبب سے آپ نے جواب نہیں دیا اور کچھ لوگوں نے کہا کہ یہ بات نہیں ہے بلکہ آپ نے سنا ہی نہیں یہاں تک کہ جب اپنی بات ختم کر چکے تو فرمایا کہ کہاں ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس کے یہ لفظ تھے قیامت کا پوچھنے والا، سائل نے کہا کہ یا رسول اللہ میں ہوں، آپ نے فرمایا جس وقت امانت ضائع کر دی جائے تو قیامت کا انتظار کرنا۔ اس نے پوچھا کہ امانت ضائع کرنا کس طرح ہوگا؟ آپ نے فرمایا جب کام نااہل لوگوں کے سپرد کیا جائے تو قیامت کا انتظار کرنا۔

ف: یہاں سے یہ ثابت ہوا کہ جب سلسلہ کلام جاری ہو تو کسی شخص کے درمیان میں سوال کرنے سے سلسلہ کلام کو منقطع نہ کرنا چاہیے بلکہ اس کلام کو ایک حد تک پہنچا کر اس کے بعد سائل کا جواب دے اور اس میں سوال کرنے والے کو بھی تعلیم دی گئی ہے کہ وہ بھی ایسے موقع پر گفتگو کے درمیان سوال نہ کرے جب تک کہ متکلم اپنی تقریر کی ایک حد تک نہ پہنچ جائے۔

بَابُ مَنْ رَفَعَ صَوْتَهُ بِالْعِلْمِ

اس شخص کا بیان جو علم کے بیان کرنے میں اپنی آواز بلند کرے

۵۸ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ تَخَلَّفَ عَنَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفْرَةٍ سَافَرْنَاهَا فَأَدْرَكَنَا وَقَدْ أَرْهَقَتْنَا الصَّلَاةُ وَنَحْنُ نَتَوَضَّأُ فَجَعَلْنَا نَمْسَحُ عَلَى أَرْجُلِنَا فَنَادَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ۔

ابو النعمان، ابوعوانہ، ابی بشر، یوسف بن ماہک، عبداللہ بن عمرو رض کہتے ہیں کہ ایک سفر میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے ہم پیچھے رہ گئے جب آپ ہمارے قریب پہنچے تو نماز میں تاخیر ہونے کی وجہ سے ہم جلد جلد وضو کر رہے تھے اسی وجہ سے ہم اپنے پیروں پر پانی سے مسح کرنے لگے (کیونکہ دھونے میں دیر ہوتی) پس آپ نے بلند آواز سے دو مرتبہ یا تین مرتبہ فرمایا کہ ایڑیوں کو آگ کے عذاب سے خرابی ہونے والی ہے۔

ف: صحابہ پیروں کے دھونے میں استعجالت کمی کر رہے تھے آپ نے بطور تہدید کے فرمایا ایسا نہ کرو کیونکہ جو پیر وضو میں خشک رہ جائیں گے وہ آگ میں جلیں گے۔

بَابُ قَوْلِ الْمُحَدِّثِ حَدَّثَنَا وَأَخْبَرَنَا وَأَنْبَأَنَا وَقَالَ الْحُمَيْدِيُّ كَانَ عِنْدَ

محدث کا حدثنا اور اخبرنا اور انبانا کہنا اور حمیدی نے کہا کہ ابن عیینہ کے نزدیک حدثنا اور اخبرنا

قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ قَالَ بَايَعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى إِقَامِ الصَّلٰوةِ وَإِيتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ،

روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے اور ہر مسلمان کی خیر خواہی کرنے (کے اقرار) پر بیعت کی،

٥٦ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَوْمَ مَاتَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ قَامَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَقَالَ عَلَيْكُمْ بِاتِّقَاءِ اللّٰهِ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَالْوَقَارِ وَالسَّكِينَةِ حَتّٰى يَأْتِيَكُمْ أَمِيرٌ فَإِنَّمَا يَأْتِيكُمُ الْآنَ ثُمَّ قَالَ اسْتَعْفُوا لِأَمِيرِكُمْ فَإِنَّهُ كَانَ يُحِبُّ الْعَفْوَ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ أُبَايِعُكَ عَلَى الْإِسْلَامِ فَشَرَطَ عَلَيَّ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ فَبَايَعْتُهُ عَلٰى هٰذَا وَرَبِّ هٰذَا الْمَسْجِدِ إِنِّي لَنَاصِحٌ لَكُمْ ثُمَّ اسْتَغْفَرَ وَنَزَلَ،

ابو النعمان ابو عوانہ حضرت زیاد بن علاقہ کہتے ہیں، کہ جس دن مغیرہ بن شعبہ کا انتقال ہوا اس دن میں نے جریر بن عبداللہ سے سنا (پہلے) وہ کھڑے ہو گئے اور اللہ کی حمد و ثنا بیان کی، پھر (لوگوں سے مخاطب ہو کر) کہا کہ اللہ وحدہ لاشریک کے خوف اور وقار، اور آستگی کو اپنے اوپر لازم رکھو، یہاں تک کہ امیر تمہارے پاس آجائے اس لئے کہ امیر تمہارے پاس ابھی آتا ہے، پھر کہا تم لوگ اپنے امیر (متوفی) کے لئے (خدا سے) معافی مانگو کیونکہ وہ (خود بھی اپنے مجرموں کے قصور) معاف کر دینے کو پسند کرتے تھے پھر کہا کہ اما بعد میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ آپ سے اسلام پر بیعت کرتا ہوں، تو آپ نے مجھ سے مسلمان رہنے اور ہر مسلمان کی خیر خواہی کرنے کی شرط لگائی پس اسی پر میں نے آپ سے بیعت کی، قسم اس مسجد کے پروردگار کی بے شک میں تم لوگوں کا خیر خواہ ہوں اس کے بعد انہوں نے استغفار کیا، اور منبر سے اتر آئے،

ف:- چونکہ متوفی (مغیرہ ابن شعبہ رض) لوگوں کے تقصیر معاف کرنے کو پسند کرتے تھے ان کے حق میں خیر خواہی یہ تھی کہ ان کے انتقال کے بعد لوگوں سے ان کی معافی کی درخواست کی جائے اور جریر بن عبداللہ رض اسی امر پر آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بیعت کر چکے تھے کہ وہ ہر مسلمان کے حق میں خیر خواہی کریں گے چنانچہ اس بیعت کا حق اس موقعہ پر ادا کر کے آپ نے لوگوں کو بتلایا، کہ حضور کے اس فرمان پر اس طرح عمل کیا جاتا ہے،

كِتَابُ الْعِلْمِ

علم کا بیان!

بَابٌ ١ فَضْلِ الْعِلْمِ وَقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ط وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ وَقَوْلِهِ رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا،

علم کی فضیلت کا بیان، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے، جو لوگ تم میں سے ایمان لے آئے ہیں اور انہیں علم دیا گیا ہے، اللہ ان کے مراتب بلند کر دے گا اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے، اور اللہ تعالیٰ کا فرمانا کہ اے میرے پروردگار میرا علم زیادہ کر،

بَابٌ ٢ مَنْ سُئِلَ عِلْمًا وَهُوَ مُشْتَغِلٌ فِي حَدِيثِهِ فَأَتَمَّ الْحَدِيثَ ثُمَّ أَجَابَ السَّائِلَ،

جس شخص سے کوئی مسئلہ دریافت کیا جائے اور وہ کسی بات میں مشغول ہو، تو وہ اپنی پہلی، بات کو پورا کرے پھر سائل کو جواب دے

ہو گی دوسرے یہ بھی احتمال تھا کہ کچھ اثر شراب کا ان میں باقی رہ گیا ہو۔

بَابُ مَا جَاءَ اَنَّ الْاَعْمَالَ بِالنِّيَّةِ

وَالْحِسْبَةِ وَلِكُلِّ امْرِءٍ مَا نَوٰى فَدَخَلَ فِيْهِ الْاِيْمَانُ وَالْوُضُوْءُ وَالصَّلٰوةُ وَالزَّكٰوةُ وَالْحَجُّ وَالصَّوْمُ وَالْاَحْكَامُ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ عَلٰى نِيَّتِهٖ نَفَقَةُ الرَّجُلِ عَلٰى اَهْلِهٖ يَحْتَسِبُهَا صَدَقَةٌ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَّنِيَّةٌ ؛

٥٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ عَنْ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَلِكُلِّ امْرِءٍ مَا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ لِدُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِ امْرَاَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ

٥٣ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَنْفَقَ الرَّجُلُ عَلٰى اَهْلِهٖ يَحْتَسِبُهَا فَهِيَ لَهٗ صَدَقَةٌ

٥٤ - حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِيْ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا اُجِرْتَ عَلَيْهَا حَتّٰى مَا تَجْعَلُ فِيْ فَمِ امْرَاَتِكَ

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَعَامَّتِهِمْ

وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى اِذَا نَصَحُوْا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ،

٥٥ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ اِسْمٰعِيْلَ

(حدیث میں) جو آیا ہے، کہ اعمال نیت اور خیال کے مطابق (ہوتے) ہیں، اور ہر آدمی کو وہی ملے گا جس کی نیت اس نے کی ہو، اس بنا پر اعمال میں ایمان اور وضو اور نماز اور زکوٰۃ اور حج اور صوم اور (تمام) احکام (شرعیہ) داخل ہو گئے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے، کہ اے نبی آپ کہہ دیجئے، کہ ہر شخص اپنے طریق، یعنی اپنی نیت کے مطابق عمل کرتا ہے، اور آدمی کا اپنی بیوی پر خرچ کرنا، اگر وہ ثواب سمجھے تو صدقہ ہے، اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ و لیکن (اب صرف) جہاد و نیت باقی ہے،

عبداللہ بن مسلمہ، مالک، یحییٰ بن سعید، محمد بن ابراہیم، علقمہ بن وقاص حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ اعمال (کے نتیجے) نیت کے موافق (ہوتے) ہیں اور ہر شخص کے لئے وہی ہے جو وہ نیت کرے، لہٰذا جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسولؐ کے لئے ہو گی تو (خدا کے یہاں) اس کی ہجرت اسی (کام) کے لئے (لکھی جاتی) ہے جس کے لئے اس نے ہجرت کی ہو،

حجاج بن منہال، شعبہ، عدی بن ثابت، عبداللہ بن یزیدؓ، ابو مسعودؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی پر ثواب سمجھ کر خرچ کرے تو وہ اس کے حق میں صدقہ کا حکم رکھتا ہے،

حکم بن نافع، شعیب زہری، عامر بن سعد، حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے (ان سے) فرمایا کہ تم اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے جو کچھ خرچ کرو گے (قلیل یا کثیر) اس کا ثواب تمہیں ضرور دیا جائے گا یہاں تک کہ جو (لقمہ) تم اپنی بی بی کے منہ میں رکھو (اس کا ثواب بھی ملے گا)

نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ اور اس کے رسولؐ اور ائمہ مسلمین، اور عامہ مسلمین کے لئے مخلص رہنا دین ہے اور اللہ پاک کا قول اِذَا نَصَحُوْا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ.

مسدد، یحییٰ، اسمٰعیل قیس بن ابی حازم، حضرت جریر بن عبداللہؓ سے

إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ ؛

بَابٌ أَدَاءُ الْخُمُسِ مِنَ الْإِيمَانِ .

٥١ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ كُنْتُ أَقْعُدُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَيُجْلِسُنِي عَلَى سَرِيرِهِ فَقَالَ أَقِمْ عِنْدِي حَتَّى أَجْعَلَ لَكَ سَهْمًا مِنْ مَالِي فَأَقَمْتُ مَعَهُ شَهْرَيْنِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ لَمَّا أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ الْقَوْمُ أَوْ مَنِ الْوَفْدُ قَالُوا رَبِيعَةُ قَالَ مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ أَوْ بِالْوَفْدِ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَدَامَى فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا لَا نَسْتَطِيعُ أَنْ نَأْتِيَكَ إِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ هٰذَا الْحَيُّ مِنْ كُفَّارِ مُضَرَ فَمُرْنَا بِأَمْرٍ فَصْلٍ نُخْبِرُ بِهِ مَنْ وَرَاءَنَا وَنَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ وَسَأَلُوهُ عَنِ الْأَشْرِبَةِ فَأَمَرَهُمْ بِأَرْبَعٍ وَنَهَاهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ أَمَرَهُمْ بِالْإِيمَانِ بِاللّٰهِ وَحْدَهُ قَالَ أَتَدْرُونَ مَا الْإِيمَانُ بِاللّٰهِ وَحْدَهُ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ وَإِقَامُ الصَّلٰوةِ وَإِيتَاءُ الزَّكٰوةِ وَصِيَامُ رَمَضَانَ وَأَنْ تُعْطُوا مِنَ الْمَغْنَمِ الْخُمُسَ وَنَهَاهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ عَنِ الْحَنْتَمِ وَالدُّبَّاءِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُزَفَّتِ وَرُبَّمَا قَالَ الْمُقَيَّرِ وَقَالَ احْفَظُوهُنَّ وَأَخْبِرُوا بِهِنَّ مَنْ وَرَاءَكُمْ ؛

کا ہے جب وہ سنور جاتا ہے تو تمام بدن سنور جاتا ہے اور جب وہ خراب ہے تو تمام بدن خراب ہو جاتا ہے، سنو وہ ٹکڑا دل ہے،

خمس کا ادا کرنا ایمان میں داخل ہے،

علی بن جعد، شعبہ، ابو جمرہ کہتے ہیں کہ میں ابنِ عباسؓ کے پاس بیٹھتا تھا تو وہ مجھے اپنے تخت پر بٹھا لیتے تھے (ایک مرتبہ) انہوں نے مجھ سے کہا کہ تم میرے پاس رہو، میں تمہیں اپنے مال سے کچھ حصہ دیدوں گا، تو میں دو مہینے ان کے پاس رہا بعد ازاں انہوں نے (ایک روز) مجھ سے کہا کہ (قبیلہ) عبد القیس کے لوگ جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، تو آپؐ نے ان سے، کہا کہ (تم) کس قوم کے ہو، یا یہ پوچھا کہ (تم) کس جماعت سے ہو وہ بولے کہ (ہم) ربیعہ (کے خاندان سے ہیں) آپؐ نے فرمایا کہ مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ یا بجائے بالقوم کے (بِالْوَفْدِ فرمایا) غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَدَامٰى پھر ان لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ ہم سوا ماہ حرام کے (کسی اور زمانہ میں) آپؐ کے پاس نہیں آسکتے (اس لئے کہ) ہمارے اور آپؐ کے درمیان کفار مضر کا قبیلہ رہتا ہے (ان سے ہمیں اندیشہ ہے) لہٰذا آپؐ ہم کو کوئی ایسی بات بتا دیجئے کہ ہم اپنے پیچھے والوں کو اس کی اطلاع کر دیں اور ہم سب اس پر عمل کرنے سے جنت میں داخل ہو جائیں اور ان لوگوں نے آپؐ سے پینے کی چیزوں کی بابت (بھی) پوچھا کہ کونسی حلال ہیں اور کونسی حرام، تو آپؐ نے انہیں چار چیزوں کا حکم دیا اور چار باتوں سے منع کیا، ان کو حکم دیا صرف اللہ پر ایمان لانے کا، آپؐ نے فرمایا کہ تم لوگ جانتے ہو کہ صرف اللہ پر ایمان لانا کس طرح ہوتا ہے انہوں نے کہا اللہ اور اس کا رسولؐ خوب واقف ہے آپؐ نے فرمایا اس بات کی گواہی دینا کہ سوا خدا کے کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمدؐ خدا کے رسولؐ ہیں اور (ان کو حکم دیا) نماز پڑھنے کا اور زکوٰۃ دینے کا اور رمضان کے روزے رکھنے کا، اور (حکم دیا) اس بات کا کہ مالِ غنیمت کا پانچواں حصہ (بیت المال میں) دیدیا کرو، اور چار چیزوں (میں پانی یا اور کوئی چیز پینے) سے ان کو منع کیا حنتم سے، اور دبا سے اور نقیر سے اور مزفت سے (اور کبھی ابن عباسؓ مزفت کی جگہ مقیر کہا کرتے تھے) اور آپؐ نے فرمایا کہ ان باتوں کو یاد کر لو اور باقی لوگوں کو (جو اپنی جگہ رہ گئے ہیں) ان کی تعلیم دو،

ف:- حنتم اور دبا اور نقیر اور مزفت اور مقیر ایک خاص قسم کے ظروف کے نام ہیں ان ظروف میں قبلِ حرام ہونے شراب کے شراب نوشی ہوا کرتی تھی لہٰذا ان کے استعمال سے بالکل ممانعت فرما دی اس میں چند مصلحتیں تھیں، اول یہ کہ ان ظروف کے استعمال سے اندیشہ تھا کہ شراب نوشی کی خواہش کو تحریک

فَقَالَ هٰذَا جِبْرِئِيلُ جَآءَ يُعَلِّمُ النَّاسَ دِيْنَهُمْ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ جَعَلَ ذٰلِكَ كُلَّهٗ مِنَ الْاِيْمَانِ ۔

تو آپ نے فرمایا کہ جبریل ؑ تھے. لوگوں کو ان کے دین کی تعلیم کرنے آئے تھے ابو عبداللہ کہتے ہیں، کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سب باتوں کو ایمان کا جزو قرار دیا ہے،

ف :۔ اس عبارت کا ایک مطلب تو یہ ہو سکتا ہے کہ قربِ قیامت میں عورت سے جو اولاد پیدا ہو گی اس کا رویہ اپنی ماں کے ساتھ وہ نہیں ہو گا جو ایک بیٹے کا اپنی ماں کے ساتھ ہونا چاہیئے. بلکہ اس کے برخلاف وہ رویہ ہو گا جو ایک آقا کا اپنی باندی کے ساتھ ہوا کرتا ہے دوسرا مطلب ہو سکتا ہے کہ شریف النسب نجیب الطرفین لوگ ایسی عورتوں سے نکاح کریں گے، جو نسبی اعتبار سے لونڈی بننے کے قابل ہوں گی اور ان عورتوں سے ان کی جو اولاد ہو گی وہ ماں کے حق میں مالک کا درجہ رکھتی ہوں گی، کیوں کہ بچہ باپ کی طرف منسوب ہوتا ہے جب باپ شریف النسب ہے اور آقا بننے کے قابل ہے تو اس کی اولاد بھی یہی حیثیت رکھتی ہے گویا بچہ ماں کا آقا متصور ہو گا،

بَابٌ

(یہ باب ترجمۃ الباب سے خالی ہے)

٤٩۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهٗ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ اَنَّ هِرَقْلَ قَالَ لَهٗ سَاَلْتُكَ هَلْ يَزِيْدُوْنَ اَمْ يَنْقُصُوْنَ فَزَعَمْتَ اَنَّهُمْ يَزِيْدُوْنَ وَكَذٰلِكَ الْاِيْمَانُ حَتّٰى يَتِمَّ وَسَاَلْتُكَ هَلْ يَرْتَدُّ اَحَدٌ سَخْطَةً لِّدِيْنِهٖ بَعْدَ اَنْ يَّدْخُلَ فِيْهِ فَزَعَمْتَ اَنْ لَّا وَكَذٰلِكَ الْاِيْمَانُ حِيْنَ تُخَالِطُ بَشَاشَتُهُ الْقُلُوْبَ لَا يَسْخَطُهٗ اَحَدٌ ۔

ابراہیم بن حمزہ، ابراہیم بن سعد، صالح، ابن شہاب، عبیداللہ بن عبداللہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھ سے ابوسفیان بن حرب نے بیان کیا، کہ ان سے ہرقل نے کہا، کہ میں نے تم سے پوچھا کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے پیرو زیادہ ہوتے جاتے ہیں یا کم. تو تم نے کہا زیادہ ہوتے جاتے ہیں، اور ایمان جب تک اعلیٰ درجہ تک نہ پہنچے اس وقت تک اس کی یہی صورت ہوتی ہے میں نے تم سے یہ بھی سوال کیا تھا، کہ ان میں سے کوئی اس دین میں داخل ہونے کے بعد دین سے پھر بھی جاتا ہے تو تم نے کہا کہ نہیں، اور ایمان کی حالت اسی طرح ہے، جب کہ اس کی بشاشت دلوں میں مل جائے، کہ پھر کوئی شخص اس سے ناخوش نہیں ہو سکتا،

بَابُ ٣٩ فَضْلِ مَنِ اسْتَبْرَاَ لِدِيْنِهٖ

اس شخص کی فضیلت (کا بیان) جو اپنے دین کے قائم رکھنے کے لئے گناہوں سے بچے،

٥٠۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ وَبَيْنَهُمَا مُشَبَّهَاتٌ لَا يَعْلَمُهَا كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ فَمَنِ اتَّقَى الْمُشَبَّهَاتِ اسْتَبْرَاَ لِدِيْنِهٖ وَعِرْضِهٖ وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ كَرَاعٍ يَرْعٰى حَوْلَ الْحِمٰى يُوْشِكُ اَنْ يُّوَاقِعَهٗ اَلَا وَاِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى اَلَا اِنَّ حِمَى اللّٰهِ فِيْ اَرْضِهٖ مَحَارِمُهٗ اَلَا وَاِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً

ابونعیم، زکریا، عامر، نعمان بن بشیر کہتے ہیں، کہ میں نے رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا. آپ فرماتے تھے کہ حلال ظاہر ہے، اور حرام (بھی) ظاہر ہے اور ان دونوں کے درمیان شبہ کی چیزیں ہیں، کہ جن کو بہت سے لوگ نہیں جانتے، پس جو شخص شبہ کی چیزوں سے بچے، اس نے اپنے دین اور اپنی آبرو کو بچا لیا، اور جو شخص شبہوں (کی چیزوں) میں مبتلا ہو جائے (اس کی) ایسی مثال ہے، جیسے کہ جانور شاہی چراگاہ کے قریب چر رہا ہو، جس کے متعلق اندیشہ ہوتا ہے کہ (ایک دن) اس کے اندر بھی داخل ہو جائے گا: لوگو، آگاہ رہو کہ ہر بادشاہ کی ایک چراگاہ ہے. آگاہ ہو جاؤ کہ اللہ کی چراگاہ اس کی زمین میں اس کی حرام کی ہوئی چیزیں ہیں، خبردار ہو جاؤ کہ بدن میں ایک ٹکڑا گوشت

وَفُلَانٌ فَرُفِعَتْ وَعَسٰى اَنْ يَّكُوْنَ خَيْرًا لَّكُمْ فَالْتَمِسُوْهَا فِي السَّبْعِ وَالتِّسْعِ وَالْخَمْسِ؛

بَابُ ٣٧ سُؤَالِ جِبْرِيْلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاِيْمَانِ وَالْاِسْلَامِ وَالْاِحْسَانِ وَعِلْمِ السَّاعَةِ وَبَيَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهٗ ثُمَّ قَالَ جَآءَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يُعَلِّمُكُمْ دِيْنَكُمْ فَجَعَلَ ذٰلِكَ كُلَّهٗ دِيْنًا وَّمَا بَيَّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِوَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ مِنَ الْاِيْمَانِ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ؛

۴۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَيَّانَ التَّيْمِيُّ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَارِزًا يَّوْمًا لِّلنَّاسِ فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ مَا الْاِيْمَانُ قَالَ الْاِيْمَانُ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَبِلِقَآئِهٖ وَرُسُلِهٖ وَتُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ قَالَ مَا الْاِسْلَامُ قَالَ الْاِسْلَامُ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكَ بِهٖ وَتُقِيْمَ الصَّلٰوةَ وَتُؤَدِّيَ الزَّكٰوةَ الْمَفْرُوْضَةَ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ قَالَ مَا الْاِحْسَانُ قَالَ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ قَالَ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ بِاَعْلَمَ مِنَ السَّآئِلِ وَسَاُخْبِرُكَ عَنْ اَشْرَاطِهَا اِذَا وَلَدَتِ الْاَمَةُ رَبَّهَا وَاِذَا تَطَاوَلَ رُعَاةُ الْاِبِلِ الْبُهْمُ فِي الْبُنْيَانِ فِيْ خَمْسٍ لَّا يَعْلَمُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ تَلَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ الْاٰيَةَ ثُمَّ اَدْبَرَ فَقَالَ رُدُّوْهُ فَلَمْ يَرَوْا شَيْئًا

دنیا سے) اٹھالی گئی، اور شاید یہی تمہارے حق میں مفید ہو (اب تم شب قدر کو رمضان کی ستائیسویں اور انتیسویں اور پچیسویں (تاریخوں میں) تلاش کرو،

جبریل ع کا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ایمان و اسلام اور احسان و علم قیامت کے متعلق پوچھنا، اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا ان سے بیان کرنا، پھر آپ نے (صحابہ رض سے) فرمایا کہ جبریل علیہ السلام تمہیں تمہارا دین سکھانے آئے تھے، آپ نے ان سب کو دین قرار دیا، اور جو دین کی باتیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم (قبیلہ) عبد القیس کے لوگوں کو بیان فرمائیں، اور اللہ تعالیٰ کا یہ قول کہ جو شخص اسلام کے سوا کسی اور دین کو چاہے تو وہ قبول نہ کیا جائے گا،

مسدد، اسمعیل بن ابراہیم، ابو حیان التیمی، ابو زرعہ ابو ہریرہ رض کہتے ہیں کہ ایک دن نبی صلے اللہ علیہ وسلم لوگوں کے سامنے بیٹھے ہوئے تھے، یکایک آپ کے سامنے ایک شخص آیا اور اس نے (آپ سے) پوچھا کہ ایمان کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا کہ ایمان یہ ہے کہ تم اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور (آخرت میں) اللہ کے ملنے پر، اور اللہ کے پیغمبروں پر ایمان لاؤ اور قیامت کا یقین کرو، پھر اس شخص نے کہا کہ اسلام کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اسلام یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ شرک نہ کرو اور نماز پڑھو، اور زکوٰۃ مفروضہ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو، اس شخص نے کہا کہ احسان کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا یہ ہے کہ تم اللہ کی عبادت (اس خشوع اور خلوص سے) کرو کہ گویا تم اسے دیکھ رہے ہو، اور اگر یہ حالت نہ حاصل ہو کہ تم اس کو دیکھتے ہو تو یہ خیال رہے کہ وہ تمہیں دیکھتا ہے (پھر) اس شخص نے کہا کہ قیامت کب ہوگی آپ نے فرمایا کہ جس سے یہ بات پوچھی جا رہی ہے (وہ خود) سائل سے زیادہ (اس کو) نہیں جانتا (بلکہ ناواقفی میں دونوں برابر ہیں) اور میں تم کو اس کی نشانیاں بتلائے دیتا ہوں، جب لونڈی اپنے سردار کو جنے، اور جب سیاہ اونٹوں کو چرانے والے عمارتوں میں رہنے لگیں تو سمجھ لینا کہ قیامت قریب ہے اور قیامت کا علم تو ان پانچ چیزوں میں ہے کہ جن کو خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا، پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ اللّٰہَ عِنْدَہٗ عِلْمُ السَّاعَۃِ پوری آیت تلاوت فرمائی، اس کے بعد وہ شخص واپس چلا، تو آپ نے (صحابہ رض سے) فرمایا کہ اس کو میرے پاس واپس لاؤ (چنانچہ لوگ اس کو واپس لانے کو گئے) مگر (وہاں) کسی کو نہ دیکھا

اَنْ تُدْفَنَ فَاِنَّهٗ يَرْجِعُ مِنَ الْاَجْرِ بِقِيْرَاطٍ تَابَعَهٗ عُثْمَانُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ:

اور دفن کئے جانے سے قبل لوٹ آئے تو وہ ایک قیراط ثواب لے کر لوٹتا ہے، عثمان مؤذن نے اس کے متابع حدیث روایت کی ہے اور بیان کیا کہ ہم سے بروایت عوف، محمد ابوہریرہ رض نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم روایت کیا ہے

ف :- قیراط ایک خاص وزن ہے، یہاں وہ وزن خاص مراد نہیں ہے، بلکہ ایک مقدار معین مقصود ہے،

بَابُ ۳۶ خَوْفِ الْمُؤْمِنِ اَنْ يَّحْبَطَ عَمَلُهٗ

وَهُوَ لَا يَشْعُرُ وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ التَّيْمِيُّ مَا عَرَضْتُ قَوْلِيْ عَلٰى عَمَلِيْ اِلَّا خَشِيْتُ اَنْ اَكُوْنَ مُكَذِّبًا وَقَالَ ابْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ اَدْرَكْتُ ثَلٰثِيْنَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ يَخَافُ النِّفَاقَ عَلٰى نَفْسِهٖ مَا مِنْهُمْ اَحَدٌ يَّقُوْلُ اِنَّهٗ عَلٰى اِيْمَانِ جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَيُذْكَرُ عَنِ الْحَسَنِ مَا خَافَهٗ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَّلَا اَمِنَهٗ اِلَّا مُنَافِقٌ وَّمَا يُحْذَرُ مِنَ الْاِصْرَارِ عَلَى التَّقَاتُلِ وَالْعِصْيَانِ مِنْ غَيْرِ تَوْبَةٍ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ:

مومن کا اس بات سے ڈرنا کہ اس کا عمل اکارت کر دیا جائے اور اسے خبر نہ ہو، ابراہیم تیمی نے کہا کہ جب میں اپنے گفتار اور کردار کو ملاتا ہوں، تو مجھے اس امر کا خوف ہوتا ہے کہ (کہیں) میں جھٹلانے والوں میں نہ ہو جاؤں، ابن ابی ملیکہ نے کہا کہ میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے تیس صحابہ رض سے ملا ان میں سب اپنے منافق ہونے کا خوف کرتے تھے، ان میں کوئی شخص یہ نہ کہتا تھا کہ میں جبرئیل ع اور میکائیل ع کے ایمان پر ہوں حسن بصری رح سے منقول ہے کہ نفاق کا خوف اسی کو ہوگا جو مومن ہوا اور اس سے بے خوف وہی شخص ہوگا جو منافق ہو، اور باہم قتال (وجدال)، اور گناہ پر اصرار کرنے سے اور پھر توبہ نہ کرنے سے لوگوں کو منع کرنا (ضروری) ہے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ:

۴۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زُبَيْدٍ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا وَائِلٍ عَنِ الْمُرْجِئَةِ فَقَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَّقِتَالُهٗ كُفْرٌ:

محمد بن عرعرہ، شعبہ، زبید کہتے ہیں، کہ میں نے ابووائل سے مرجیہ (فرقہ) کی بابت پوچھا تو انہوں نے کہا کہ مجھ سے عبداللہ ابن مسعود رض نے بیان کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مسلمانوں کو گالی دینا فسق ہے اور ان سے لڑنا کفر ہے،

(ف) اس جواب کا ایک مطلب تو یہ ہے کہ مرجیہ فرقہ مومنوں کو گالیاں دیتا ہے، اور ایمان سے خارج بتلاتا ہے، اور آپ نے فرمایا، کہ مسلم و مومن کو گالی دینا فسق ہے، لہٰذا وہ فاسق ہے، اور اگر مرجیہ مسلمانوں سے جنگ کرنا جائز اور ثواب سمجھتا ہے تو حضور ص نے فرمایا کہ مومن سے جنگ کرنے (حلال سمجھنا) کفر ہے، اور دوسرا مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ چونکہ مجھے اس فرقہ کے متعلق تفصیلی حالات کا علم نہیں اس لئے میں کچھ نہیں کہہ سکتا کیونکہ اگر وہ مومن ہوئے اور میں نے ان کو کافر کہدیا تو حضور ص یہ ارشاد فرما گئے ہیں،

۴۷ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يُخْبِرُ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاحٰى رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ اِنِّيْ خَرَجْتُ لِاُخْبِرَكُمْ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ وَاِنَّهٗ تَلَاحٰى فُلَانٌ

قتیبہ بن سعید، اسمٰعیل بن جعفر حمید، حضرت انس رض سے روایت ہے کہ مجھ کو عبادہ بن صامت نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ لوگوں کو شب قدر بتانے کے لئے نکلے، مگر اتفاق سے اس وقت دو مسلمان باہم لڑ رہے تھے، آپ نے فرمایا کہ (اس وقت) میں اس واسطے نکلا تھا، کہ تمہیں شب قدر بتادوں مگر چونکہ فلاں اور فلاں باہم لڑے، اس لئے (اس کی خبر

ع۲ مقصود حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ ہے کہ اس دن تو دہری عید تھی، ایک جمعہ کے سبب سے دوسرے عرفہ کے سبب سے اس سے زیادہ اور عید کی کیا صورت ہو سکتی ہے اگر تیری سمجھ میں نہ آئے تو اس کا کیا علاج ہے،

بَابٌ ٣٤ الزَّكٰوةُ مِنَ الْاِسْلَامِ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ۔

زکوٰۃ کا ادا کرنا اسلام ہے اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ انہیں صرف اس بات کا حکم دیا گیا، کہ اللہ کی عبادت کریں. خالص اسی کے عبادت گذار ہو کر اور سیدھے ہو کر اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں، یہی سیدھی راہ ہے

٤٤ - حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ عَمِّهٖ اَبِيْ سُهَيْلِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ سَمِعَ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَهْلِ نَجْدٍ ثَائِرُ الرَّاْسِ نَسْمَعُ دَوِيَّ صَوْتِهٖ وَلَا نَفْقَهُ مَا يَقُوْلُ حَتّٰى دَنَا فَاِذَا هُوَ يَسْاَلُ عَنِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسُ صَلَوٰتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا قَالَ لَا اِلَّآ اَنْ تَطَوَّعَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصِيَامُ رَمَضَانَ قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهٗ قَالَ لَا اِلَّآ اَنْ تَطَوَّعَ قَالَ وَذَكَرَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّكٰوةَ قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا قَالَ لَا اِلَّآ اَنْ تَطَوَّعَ قَالَ فَاَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَا اَزِيْدُ عَلٰى هٰذَا وَلَا اَنْقُصُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْلَحَ اِنْ صَدَقَ.

اسمٰعیل، مالک بن انس رضؓ، ابو سہیل بن مالک، مالک، طلحہ بن عبید اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نجد کا رہنے والا جس کے سر کے بال بکھرے ہوئے تھے. رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، اس کی آواز کی گنگناہٹ تو سنی جا رہی تھی لیکن یہ سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ کیا کہہ رہا ہے، لیکن جب قریب ہوا تو معلوم ہوا کہ وہ اسلام کی بابت آپؐ سے پوچھتا ہے، رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دن رات میں پانچ نمازیں ہیں. وہ شخص بولا کہ کیا ان کے علاوہ بھی کوئی نماز میرے اوپر (فرض) ہے؟ آپؐ نے فرمایا نہیں. مگر یہ کہ تو اپنی خوشی سے پڑھے (پھر) رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان کے روزے، اس نے عرض کیا کہ اس کے علاوہ (اور روزے بھی) میرے اوپر فرض ہیں؟ آپؐ نے فرمایا نہیں، مگر یہ کہ تو اپنی خوشی سے رکھے (طلحہ) کہتے ہیں، کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے زکوٰۃ کا بھی ذکر کیا، اس نے کہا کہ کیا میرے اوپر اس کے علاوہ (اور کوئی صدقہ بھی) فرض ہے؟ آپؐ نے فرمایا نہیں مگر یہ کہ تو اپنی خوشی سے دے، طلحہ کہتے ہیں کہ پھر وہ شخص یہ کہتا ہوا چلا کہ اللہ کی قسم! نہ میں (اس عبادت) میں (اپنی طرف سے) زیادتی کروں گا اور نہ کمی کروں گا، رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ سچ کہہ رہا ہے تو کامیاب ہو گیا،

بَابٌ ٣٥ - اِتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ مِنَ الْاِيْمَانِ ؛

جنازوں کے ساتھ جانا ایمان ہے

٤٥ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلِيٍّ الْمَنْجُوْفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اتَّبَعَ جَنَازَةَ مُسْلِمٍ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا وَّكَانَ مَعَهٗ حَتّٰى يُصَلّٰى عَلَيْهَا وَيَفْرُغَ مِنْ دَفْنِهَا فَاِنَّهٗ يَرْجِعُ مِنَ الْاَجْرِ بِقِيْرَاطَيْنِ كُلُّ قِيْرَاطٍ مِّثْلُ اُحُدٍ وَّمَنْ صَلّٰى عَلَيْهَا ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ

احمد بن عبد اللہ بن علی منجوفی، روح، عوف، حسن و محمد، ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی شخص کسی مسلمان کے جنازے کے ہمراہ ایمان کا کام اور ثواب سمجھ کر جاتا ہے اور جب تک اس پر نماز نہ پڑھ لی جائے اور اس کے دفن سے فراغت نہ کر لی جائے اس کے ہمراہ رہتا ہے تو وہ دو حصہ ثواب کے لے کر لوٹتا ہے (ان میں) ہر حصہ احد (پہاڑ) کے برابر ہوتا ہے، اور جو شخص جنازہ پر نماز پڑھتے

اَحَبُّ الدِّیْنِ اِلَیْہِ مَا دَاوَمَ عَلَیْہِ صَاحِبُہٗ،

(عبادت کرنے سے) تھک جاؤ، اور اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب وہ دین (کا کام) ہے جس کو کرنے والا ہمیشہ کر سکے،

باب ۳۳ زِیَادَۃِ الْاِیْمَانِ وَنُقْصَانِہٖ

وَقَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَزِدْنٰھُمْ ھُدًی وَیَزْدَادُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِیْمَانًا وَقَالَ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ فَاِذَا تَرَکَ شَیْئًا مِّنَ الْکَمَالِ فَھُوَ نَاقِصٌ،

ایمان کی کمی زیادتی اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد سے بھی ثابت ہے وَزِدْنٰھُمْ (ترجمہ) اور ہم نے ان کی ہدایت زیادہ کر دی، اور یَزْدَادُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا (ترجمہ) اور ایمان والوں کا ایمان بڑھ جائے (یہ بھی فرمایا ہے) "اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ" کیونکہ کامل چیز میں سے کمی کی جائے گی تو اس کا نام نقصان ہے،

۴۲۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا ھِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَۃُ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَفِیْ قَلْبِہٖ وَزْنُ شَعِیْرَۃٍ مِّنْ خَیْرٍ وَیَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَفِیْ قَلْبِہٖ وَزْنُ بُرَّۃٍ مِّنْ خَیْرٍ وَیَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَفِیْ قَلْبِہٖ وَزْنُ ذَرَّۃٍ مِّنْ خَیْرٍ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ اَبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَۃُ حَدَّثَنَا اَنَسٌ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاِیْمَانِ مَکَانَ خَیْرٍ۔

مسلم بن ابراہیم، ہشام، قتادہ، حضرت انسؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ جو شخص لا الٰہ الا اللہ کہہ دے اور اس کے دل میں ایک جو برابر نیکی (یعنی ایمان) ہو، وہ دوزخ سے نکالا جائے گا اور جو شخص لا الٰہ الا اللہ کہے اور اس کے دل میں گیہوں کے ایک دانہ کی برابر نیکی (یعنی ایمان ہو) وہ (بھی) دوزخ سے نکالا جائے گا اور جو شخص لا الٰہ الا اللہ کہے اور اس کے دل میں ایک ذرہ برابر نیکی (یعنی ایمان) ہو وہ (بھی) دوزخ سے نکالا جائے گا، ابوعبداللہ نے کہا کہ ابان نے بروایت قتادہ انسؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بجائے خیر کے ایمان کا لفظ روایت کیا ہے،

ف:- اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ اصل ایمان لا الٰہ الا اللہ سے حاصل ہو جاتا ہے، اس کے بعد اگر کوئی شخص گناہ کبائر یا صغائر کے ذریعہ مستحق سزا ہو، اور اللہ نے اسے معاف نہ کیا تو وہ اپنے جرم کی سزا پانے کے بعد دوزخ سے نکال کر جنت میں لے جایا جائے گا، جو اس کے ایمان لا الٰہ الا اللہ کا نتیجہ ہوگا، نہ کہ اعمال کا کیونکہ عملی حیثیت سے وہ معدوم العمل تھا۔

۴۳۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ سَمِعَ جَعْفَرَ بْنَ عَوْنٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْعُمَیْسِ اَخْبَرَنَا قَیْسُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِھَابٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْیَھُوْدِ قَالَ لَہٗ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اٰیَۃٌ فِیْ کِتَابِکُمْ تَقْرَءُوْنَھَا لَوْ عَلَیْنَا مَعْشَرَ الْیَھُوْدِ نَزَلَتْ لَاتَّخَذْنَا ذٰلِکَ الْیَوْمَ عِیْدًا قَالَ اَیُّ اٰیَۃٍ قَالَ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا قَالَ عُمَرُ قَدْ عَرَفْنَا ذٰلِکَ الْیَوْمَ وَالْمَکَانَ الَّذِیْ نَزَلَتْ فِیْہِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ قَائِمٌ بِعَرَفَۃَ یَوْمَ جُمُعَۃٍ۔

حسن بن صباح، جعفر بن عون، ابوالعمیس، قیس بن مسلم، طارق بن شہاب، عمر بن الخطابؓ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے ان سے کہا کہ اے امیر المومنین تمہاری کتاب (یعنی قرآن) میں ایک ایسی آیت ہے اگر ہم (یعنی یہودیوں) پر وہ آیت نازل ہوتی تو ہم اس دن کو (جس دن وہ نازل ہوئی) عید منا لیتے، امیر المومنین نے پوچھا کہ وہ کون سی آیت ہے، یہودی بولا اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا عمرؓ یہ سن کر کہنے لگے، کہ بیشک ہم نے اس دن کو اور اس مقام کو یاد کر لیا ہے جس میں یہ آیت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی آپ (اس وقت) عرفہ میں قیام تھے، اور جمعہ کا دن تھا۔

ف:- (ترجمہ) میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی، اور دین اسلام کو تمہارے لئے پسند کیا،

أَنَّهُ مَاتَ عَلَى الْقِبْلَةِ قَبْلَ أَنْ تُحَوَّلَ رِجَالٌ وَقُتِلُوا فَلَمْ نَدْرِ مَا نَقُولُ فِيهِمْ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ۔

تحویل (قبلہ) کے (اسی) قدیم قبلہ پر کچھ لوگ مر چکے تھے ہم یہ نہ سمجھ سکے کہ ان کے متعلق کیا خیال کیا جائے، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت وما کان اللہ لیضیع ایمانکم نازل فرمائی

ف۔ ۱ اس حدیث سے حنفیہ کے یہاں اس مسئلہ کا استخراج کیا گیا، کہ اگر کوئی شخص ایسے مقام پر پہونچے جہاں اس کو قبلہ کی سمت نہ معلوم ہو تو اپنی عقل پر زور ڈالکر معلوم کرے کہ قبلہ کس طرف ہونا چاہیئے، اس کو (تحری) کہتے ہیں اس کے بعد جس طرف اس کا غالب گمان ہو، اسی طرف نماز پڑھنا شروع کردے، اب اگر نماز کے درمیان کوئی ایسا شخص اسا(جس کو قبلہ معلوم ہے) خبر دے کہ قبلہ فلاں جانب ہے تو نماز ہی میں اس طرف گھوم جائے،

۲ یعنی اخیر وقت تک وہ اسی بیت المقدس کی طرف نماز ادا کرتے رہے، چنانچہ اس آیت میں ان لوگوں کی نماز کے متعلق فرمادیا کہ اس وقت چونکہ وہی قبلہ تھا اس لئے ان کی نمازیں قبلہ ہی کی طرف ایسی ہی سمجھی جائیں گی، جیسے تحویل کے بعد کعبہ کی طرف،

باب ۳۱ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ:

آدمی کے اسلام کی خوبی کا بیان،

قَالَ مَالِكٌ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا أَسْلَمَ الْعَبْدُ فَحَسُنَ إِسْلَامُهُ يُكَفِّرُ اللّٰهُ عَنْهُ كُلَّ سَيِّئَةٍ كَانَ زَلَفَهَا وَكَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ الْقِصَاصُ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ وَالسَّيِّئَةُ بِمِثْلِهَا إِلَّا أَنْ يَتَجَاوَزَ اللّٰهُ عَنْهَا:

امام مالک رح نے بروایت زید بن اسلم، عطاء بن یسار بیان کیا، کہ ابو سعید خدری رض نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے، کہ جب آدمی مسلمان ہو جاتا ہے اور اس کا اسلام اچھا ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہوں کو جن کا اس نے (پہلے) ارتکاب کیا تھا معاف کر دیتا ہے، اور اس کے بعد پھر معاوضہ (شروع) ہوتا ہے، کہ نیکی کا بدلہ اس کے دس گنے سے سات سو گنے تک، اور برائی کا اسی کے موافق (دیا جاتا ہے) مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ معاف فرمائے،

۴۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَحْسَنَ أَحَدُكُمْ إِسْلَامَهُ فَكُلُّ حَسَنَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ لَهُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ وَكُلُّ سَيِّئَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ لَهُ بِمِثْلِهَا،

اسحٰق بن منصور، عبدالرزاق، معمر، ہمام ابوہریرہ رض کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص اپنے اسلام کی خوبی پیدا کر لیتا ہے، تو جو نیکی وہ کرتا ہے وہ اس کے لئے دس گنے سے لے کر سات سو گنے تک لکھی جاتی ہے، اور جو برائی وہ کرتا ہے وہ اس کے لئے اتنی ہی لکھی جاتی ہے:

باب ۳۲ أَحَبُّ الدِّينِ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ أَدْوَمُهُ،

خدا کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب وہ کام ہے جو ہمیشہ کیا جائے،

۴۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا امْرَأَةٌ قَالَ مَنْ هٰذِهِ قَالَتْ فُلَانَةُ تَذْكُرُ مِنْ صَلَاتِهَا قَالَ مَهْ عَلَيْكُمْ بِمَا تُطِيقُونَ فَوَاللّٰهِ لَا يَمَلُّ اللّٰهُ حَتَّى تَمَلُّوا وَكَانَ

محمد بن مثنیٰ، یحییٰ، ہشام، عروہ، عائشہ کہتی ہیں، کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم (ایک مرتبہ) ان کے پاس آئے اور ان کے پاس (اس وقت) کوئی عورت (بیٹھی ہوئی) تھیں آپ نے پوچھا یہ کون ہے، عائشہ رض بولیں یہ فلاں عورت ہے (اور) اس کی نماز (کی کثرت) کا حال بیان کرنے لگیں آپ نے فرمایا ٹھہرو (دیکھو) تم اتنے اعمال کی ذمہ داری اپنے اوپر لو جن کی (ہمیشہ کرنے کی) تم کو طاقت ہو، اس لئے کہ اللہ (ثواب دینے سے) نہیں تھکتا تا وقتیکہ تم

رَمَضَانَ إِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ ؛

جائیں گے،

باب ۲۹ اَلدِّيْنُ يُسْرٌ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ الدِّيْنِ إِلَى اللّٰهِ الْحَنِيْفِيَّةُ السَّمْحَةُ ؛

دین بہت آسان ہے۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خدا تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب وہ دین ہے جو سچا ہے، اور سیدھا ہے،

۳۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ مُطَهَّرٍ قَالَ نَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ مَعْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ نِ الْغِفَارِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الدِّيْنَ يُسْرٌ وَّلَنْ يُّشَادَّ الدِّيْنَ اَحَدٌ اِلَّا غَلَبَهٗ فَسَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا وَاَبْشِرُوْا وَاسْتَعِيْنُوْا بِالْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ وَشَيْءٍ مِّنَ الدُّلْجَةِ ؛

عبدالسلام بن مطہر، عمر بن علی، معن بن محمد غفاری، سعید بن ابی سعید مقبری ابو ہریرہ رض نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے راوی ہیں، کہ آپ نے فرمایا دین بہت آسان ہے، اور جو شخص دین میں سختی کرے گا، وہ اس پر غالب آجائے گا پس تم لوگ میانہ روی کرو، اور (اعتدال سے) قریب رہو اور خوش ہو جاؤ (کہ تمہیں ایسا آسان دین ملا) اور صبح اور دوپہر کے بعد اور کچھ رات میں عبادت کرنے سے دینی قوت حاصل کرو،

باب ۳۰ اَلصَّلٰوةُ مِنَ الْاِيْمَانِ وَقَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ يَعْنِيْ صَلٰوتَكُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ ؛

نماز ایمان میں داخل ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ (ترجمہ) اللہ تعالیٰ ایسا نہیں ہے، کہ تمہارا ایمان، یعنی تمہاری نمازیں جو تم نے بیت المقدس کی طرف پڑھی تھیں ضائع کر دے (اس آیت میں نماز کو ایمان فرمایا گیا ہے ؛

۳۹۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ نَا زُهَيْرٌ قَالَ اَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اَوَّلَ مَا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ نَزَلَ عَلٰى اَجْدَادِهٖ اَوْ قَالَ اَخْوَالِهٖ مِنَ الْاَنْصَارِ وَاَنَّهٗ صَلّٰى قِبَلَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا اَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا وَّكَانَ يُعْجِبُهٗ اَنْ تَكُوْنَ قِبْلَتُهٗ قِبَلَ الْبَيْتِ وَاَنَّهٗ صَلّٰى اَوَّلَ صَلٰوةٍ صَلَّاهَا صَلٰوةَ الْعَصْرِ وَصَلّٰى مَعَهٗ قَوْمٌ فَخَرَجَ رَجُلٌ مِّمَّنْ صَلّٰى مَعَهٗ فَمَرَّ عَلٰى اَهْلِ مَسْجِدٍ وَّهُمْ رَاكِعُوْنَ فَقَالَ اَشْهَدُ بِاللّٰهِ لَقَدْ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ مَكَّةَ فَدَارُوْا كَمَا هُمْ قِبَلَ الْبَيْتِ وَكَانَتِ الْيَهُوْدُ قَدْ اَعْجَبَهُمْ اِذْ كَانَ يُصَلِّيْ قِبَلَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ وَاَهْلُ الْكِتَابِ فَلَمَّا وَلّٰى وَجْهَهٗ قِبَلَ الْبَيْتِ اَنْكَرُوْا ذٰلِكَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ فِيْ حَدِيْثِهٖ هٰذَا

عمرو بن خالد، زہیر، ابو اسحاق (براء بن عازب) سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب (ہجرت کر کے) مدینہ تشریف لائے، تو پہلے اپنے ننہال میں جو انصار تھے، ان کے ہاں اترے، اور آپ نے (مدینہ آنے کے بعد) سولہ مہینے یا سترہ مہینے بیت المقدس کی طرف نماز پڑھی مگر آپ کو یہ اچھا معلوم ہوتا تھا کہ آپ کا قبلہ کعبہ کی طرف ہو جائے (چنانچہ ہو گیا) اور سب سے پہلی نماز جو آپ نے (کعبہ کی طرف) پڑھی عصر کی نماز تھی، اور آپ کے ہمراہ کچھ لوگ نماز میں تھے، ان میں سے ایک شخص نکلا، اور کسی مسجد کے لوگوں پر اس کا گذر ہوا اور وہ (بیت المقدس کی طرف) نماز پڑھ رہے تھے، تو اس نے کہا میں اللہ تعالیٰ کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ میں نے رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مکہ کی طرف نماز پڑھی ہے (یہ سنتے ہی) وہ لوگ جس حالت میں تھے، اسی حالت میں کعبہ کی طرف گھوم گئے، اور جب آپ بیت المقدس کی طرف نماز پڑھتے تھے، یہود اور جملہ اہلِ کتاب بہت خوش ہوتے تھے، مگر آپ نے جب اپنا منہ کعبہ کی طرف پھیر لیا تو یہ ان کو ناگوار ہوا، زہیر (جو اس حدیث کے ایک راوی ہیں) کہتے ہیں کہ ہم سے ابو اسحاق نے براء سے اسی حدیث میں یہ بھی نقل کیا کہ قبل

بن عمرو ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اربع من کن فیہ کان منافقا خالصا ومن کانت فیہ خصلۃ منھن کانت فیہ خصلۃ من النفاق حتی یدعھا اذا اؤتمن خان واذا حدث کذب واذا عاھد غدر واذا خاصم فجر تابعہ شعبۃ عن الاعمش

ہیں ہوں گی وہ خالص منافق ہے اور جس میں ان چار کی ایک بات ہو اسمیں ایک بات نفاق کی ہے، تاوقتیکہ اس کو چھوڑ نہ دے (وہ چار باتیں یہ ہیں) جب امین بنایا جائے تو خیانت کرے اور جب بات کرے تو جھوٹ بولے اور جب وعدہ کرے تو خلاف کرے، اور جب لڑے تو بیہودہ گوئی کرے

باب ۲۵ قیام لیلۃ القدر من الایمان

۳۴ - حدثنا ابو الیمان قال اخبرنا شعیب قال حدثنا ابو الزناد عن الاعرج عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یقم لیلۃ القدر ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ

شب قدر میں جاگنا ایمان میں داخل ہے

ابوالیمان، شعیب، ابوالزناد، اعرج، ابوہریرہ رض کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو کوئی ایماندار ہو کر ثواب جان کر شب قدر میں بیدار رہے، تو اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے،

باب ۲۶ الجھاد من الایمان

۳۵ - حدثنا حرمی بن حفص قال حدثنا عبد الواحد قال حدثنا عمارۃ قال حدثنا ابو زرعۃ بن عمرو بن جریر قال سمعت ابا ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انتدب اللہ عز وجل لمن خرج فی سبیلہ لا یخرجہ الا ایمان بی او تصدیق برسلی ان ارجعہ بما نال من اجر او غنیمۃ او ادخلہ الجنۃ ولولا ان اشق علی امتی ما قعدت خلف سریۃ ولوددت انی اقتل فی سبیل اللہ ثم احیی ثم اقتل ثم احیی ثم اقتل

جہاد کرنا ایمان کا جزو ہے،

حرمی بن حفص، عبدالواحد، عمارہ، ابوزرعہ بن عمرو بن جریر، ابوہریرہ رض نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے راوی ہیں کہ آپ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ اس شخص کے لئے جو اسکی راہ میں (جہاد کرنے کو) نکلے، اور اس کو اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنے اور اس کے پیغمبروں کی تصدیق ہی نے (جہاد پر آمادہ کر کے گھر سے) نکالا ہو اس امر کا ذمہ دار ہو گیا ہے، کہ یا تو میں اسے اس ثواب یا (مال غنیمت) کے ساتھ واپس کروں گا جو اس نے جہاد میں پایا ہے، یا اسے (شہید بنا کر) جنت میں داخل کر دوں گا، اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ، اگر میں اپنی امت پر دشوار نہ سمجھتا تو کبھی (چھوٹے لشکر کے ہمراہ جانے سے بھی) دریغ نہ کرتا کیونکہ میں یقیناً اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں مارا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں، پھر مارا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر مارا جاؤں،

باب ۲۷ تطوع قیام رمضان من الایمان

۳۶ - حدثنا اسمعیل قال حدثنی مالک عن ابن شہاب عن حمید بن عبد الرحمن عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من قام رمضان ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ

رمضان کی راتوں میں نفل پڑھنا ایمان میں داخل ہے،

اسماعیل، مالک، ابن شہاب، حمید بن عبدالرحمن، ابوہریرہ سے روایت ہے، کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص رمضان میں ایمان اور ثواب کا کام سمجھ کر عبادت کرے، تو اس کے اگلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے،

باب ۲۸ صوم رمضان احتسابا من الایمان

۳۷ - حدثنا ابن سلام قال اخبرنا محمد بن فضیل قال حدثنا یحیی بن سعید عن ابی سلمۃ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صام

ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھنا ایمان میں داخل ہے،

ابن سلام، محمد بن فضیل، یحییٰ بن سعید، ابوسلمہ، ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص رمضان میں ایمان اور ثواب کا کام سمجھ کر روزے رکھے، اس کے اگلے گناہ معاف کر دیئے

عَنْ وَاصِلِ الْاَحْدَبِ عَنِ الْمَعْرُوْرِ قَالَ لَقِيْتُ اَبَا ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ وَّعَلٰى غُلَامِهٖ حُلَّةٌ فَسَاَلْتُهٗ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنِّيْ سَابَبْتُ رَجُلًا فَعَيَّرْتُهٗ بِاُمِّهٖ فَقَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا ذَرٍّ اَعَيَّرْتَهٗ بِاُمِّهٖ اِنَّكَ امْرُؤٌ فِيْكَ جَاهِلِيَّةٌ اِخْوَانُكُمْ خَوَلُكُمْ جَعَلَهُمُ اللّٰهُ تَحْتَ اَيْدِيْكُمْ فَمَنْ كَانَ اَخُوْهُ تَحْتَ يَدِهٖ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَاْكُلُ وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا تُكَلِّفُوْهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَاِنْ كَلَّفْتُمُوْهُمْ فَاَعِيْنُوْهُمْ ؛

نے ابوذر رضؓ سے (مقام) ربذہ میں ملاقات کی اور ان کے جسم پر جس قسم کا تہ بند اور چادر تھی اسی قسم کی چادر اور تہ بند ان کے غلام کے جسم پر تھی، میں نے ابوذرؓ سے اس کا سبب پوچھا؟ وہ کہنے لگے کہ میں نے ایک شخص کو (جو میرا غلام تھا) گالی دی یعنی اس کو اس کی ماں سے غیرت دلائی (یہ خبر) نبی صلے اللہ علیہ وسلم (کو پہونچی) تو آپ نے (مجھ سے) فرمایا، کہ اے ابوذر؟ کیا تم نے اسے اس کی ماں سے غیرت دلائی ہے، تم یقیناً ایسے آدمی ہو کہ (ابھی) تم میں جاہلیت (کا اثر باقی) ہے تمہارے غلام تمہارے بھائی ہیں ان کو اللہ نے تمہارے قبضہ میں دیا ہے، جس شخص کا بھائی اس کے قبضہ میں ہو اسے چاہیئے کہ جو خود کھائے اس کو بھی کھلائے اور جو خود پہنے وہی اس کو پہنائے اور (دیکھو) اپنے غلاموں سے اس کام کو نہ کہو جو ان پر شاق ہو اور جو ایسے کام کی ان کو تکلیف دو تو خود بھی ان کی مدد کرو ؛

بَابٌ ۲۳ ظُلْمٌ دُوْنَ ظُلْمٍ ؛

ایک ظلم دوسرے ظلم سے کم ہے ؛

۳۱۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح قَالَ وَحَدَّثَنِيْ بِشْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ لَمَّا نَزَلَتْ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ قَالَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّنَا لَمْ يَظْلِمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ؛

ابوالولید، شعبہ ح بشر، محمد، شعبہ، سلیمان، ابراہیم، علقمہ، عبداللہ (ابن مسعود) سے روایت ہے کہ جب (آیۃ) اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ (ترجمہ) جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان کو ظلم کے ساتھ نہیں ملایا، نازل ہوئی، تو رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحابؓ (بہت گھبرائے) کہنے لگے کہ ہم میں کون ہے جس نے ظلم نہیں کیا؟ تو اللہ بزرگ و برتر نے اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ (ترجمہ) بے شک یقیناً شرک بڑا ظلم ہے نازل فرمایا ؛

ف:- صحابہؓ کے گھبرانے کی یہ وجہ تھی، کہ ظلم سے مراد اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہے خواہ چھوٹے درجہ کی ہو خواہ بڑے درجہ کی اور ایسا کوئی انسان نہیں ہے کہ جس سے سہواً خطاً چھوٹا موٹا قصور نہ ہو جاتا ہو بلکہ بعض موقعو نیز معمولی قسم کے قصور قصداً بھی ہو جاتے ہیں تو ہر قسم کے قصور سے بچ جانا انسانی طاقت سے بعید ہے اس گھبراہٹ کے دور کرنے لئے مزید توضیح فرمادی گئی اور یہ آیت نازل ہوئی ان الشرك لظلم عظيم ؛

بَابٌ ۲۴ عَلَامَةِ الْمُنَافِقِ :-

منافق کی علامت کا بیان

۳۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ اَبُو الرَّبِيْعِ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ مَالِكِ بْنِ اَبِيْ عَامِرٍ اَبُوْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اٰيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلٰثٌ اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ ؛

سلیمان ابوالربیع، اسماعیل بن جعفر، نافع بن مالک بن ابی عامر ابو سہیل مالک بن ابی عامر، ابوہریرہ رضؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا، منافق کی تین پہچانیں ہیں، جب بولے تو جھوٹ بولے اور جب وعدہ کرے تو خلاف کرے جب امین بنایا جائے تو خیانت کرے

۳۳۔ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

قبیصہ بن عقبہ، سفیان، اعمش، عبیداللہ بن مرہ، مسروق، عبداللہ بن عمر رضؓ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار باتیں جس

بَابٌ ۲۱ كُفْرَانِ الْعَشِيرِ وَكُفْرٌ دُونَ كُفْرٍ فِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

شوہر کی ناشکری کا بیان اور کفر کے مراتب مختلف ہیں، ایک کفر دوسرے کفر سے کم ہوتا ہے، اس (مضمون) میں ابوسعید کی روایت نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے ہے۔

۲۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيتُ النَّارَ فَإِذَا أَكْثَرُ أَهْلِهَا النِّسَاءُ يَكْفُرْنَ قِيلَ أَيَكْفُرْنَ بِاللّٰهِ قَالَ يَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ وَيَكْفُرْنَ الْإِحْسَانَ لَوْ أَحْسَنْتَ إِلَى إِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ ؛

عبداللہ بن مسلمہ، مالک، زید بن اسلم، عطاء بن یسار، ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (ایک مرتبہ) مجھے دوزخ دکھلائی گئی تو اس کی رہنے والی زیادہ تر میں نے عورتوں کو پایا، وجہ یہ ہے کہ وہ کفر کرتی ہیں عرض کیا گیا، کیا اللہ کا کفر کرتی ہیں، تو آپ نے فرمایا کہ شوہر کا کفر کرتی ہیں اور احسان نہیں مانتیں (اے شخص) اگر تو کسی عورت کے ساتھ ایک زمانہ دراز تک احسان کرتا ہے، بعد اس کے کوئی (خلاف) بات تجھ سے دیکھ لے تو (فوراً) کہہ دے گی کہ میں نے تجھ سے کبھی آرام نہیں پایا:

بَابٌ ۲۲ اَلْمَعَاصِي مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ وَلَا يُكَفَّرُ صَاحِبُهَا بِارْتِكَابِهَا إِلَّا بِالشِّرْكِ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ امْرُؤٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا فَسَمَّاهُمُ الْمُؤْمِنِينَ ؛

گناہ جاہلیت کے کام ہیں اور ان کا کرنے والا بجز شرک کے ان کے ارتکاب سے کافر نہ کہا جائے. کیونکہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ بیشک تو ایسا آدمی ہے کہ تجھ میں جاہلیت (کا اثر باقی) ہے اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ اللہ تعالیٰ اس بات کو نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے، اور اس کے علاوہ جسے چاہے بخشدے، اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ باہم لڑیں تو ان دونوں کے درمیان صلح کرادو (دیکھو) تو اللہ تعالیٰ نے ان کو مسلمان کہا:

۲۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ ثَنَا أَيُّوبُ وَيُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ الْأَحْنَفِ ابْنِ قَيْسٍ قَالَ ذَهَبْتُ لِأَنْصُرَ هٰذَا الرَّجُلَ فَلَقِيَنِي أَبُو بَكْرَةَ فَقَالَ أَيْنَ تُرِيدُ قُلْتُ أَنْصُرُ هٰذَا الرَّجُلَ قَالَ ارْجِعْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُولِ قَالَ إِنَّهُ كَانَ حَرِيصًا عَلٰى قَتْلِ صَاحِبِهِ ؛

عبدالرحمٰن بن مبارک، حماد بن زید، ایوب و یونس، حسن، احنف بن قیس رضؓ کہتے ہیں کہ (جنگ صفین کے وقت) میں اس مرد (یعنی علی مرتضیٰؓ) کی مدد کرنے چلا تو (اثنائے راہ میں) مجھے ابوبکرہ مل گئے، انہوں نے مجھ سے پوچھا (کہ تم کہاں جانے کا) ارادہ رکھتے ہو، میں نے کہا اس مرد (علی مرتضیٰ) کی مدد کروں گا وہ بولے، کہ لوٹ جاؤ، اس لئے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے، کہ جب دو مسلمان اپنی تلواروں کے ساتھ مقابلہ کریں، تو قاتل اور مقتول (دونوں) دوزخ میں ہیں، میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلعم یہ قاتل (کی نسبت جو آپ نے فرمایا، اس کی وجہ تو ظاہر) ہے مگر مقتول کا کیا (وہ کیوں دوزخ میں جائے گا، آپ نے فرمایا (اس وجہ سے کہ) وہ اپنے حریف کے قتل کا شائق تھا (حالانکہ) وہ حریف مسلمان تھا،

۳۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

سلیمان بن حرب، شعبہ، واصل، احدب معرور کہتے ہیں، کہ میں

اَلْآيَةَ ؛

گیا ہے ؛

۲۶ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَى رَهْطًا وَسَعْدٌ جَالِسٌ فَتَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا هُوَ أَعْجَبُهُمْ إِلَيَّ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ فَوَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا فَقَالَ أَوْ مُسْلِمًا فَسَكَتُّ قَلِيلًا ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَعْلَمُ مِنْهُ فَعُدْتُ لِمَقَالَتِي فَقُلْتُ مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ فَوَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا فَقَالَ أَوْ مُسْلِمًا فَسَكَتُّ قَلِيلًا ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَعْلَمُ مِنْهُ فَعُدْتُ لِمَقَالَتِي وَعَادَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا سَعْدُ إِنِّي لَأُعْطِي الرَّجُلَ وَغَيْرُهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ خَشْيَةَ أَنْ يَكُبَّهُ اللَّهُ فِي النَّارِ رَوَاهُ يُونُسُ وَصَالِحٌ وَمَعْمَرٌ وَابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛

ابوالیمان، شعیب، زہری، عامر بن سعد بن ابی وقاص، سعد بن ابی وقاص، سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو مال دیا، اور سعد بھی وہاں بیٹھے ہوئے تھے، رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسے شخص کو چھوڑ دیا (یعنی نہیں دیا) جو مجھے سب سے اچھا معلوم ہوتا تھا، تو میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا وجہ ہے کہ آپ نے فلاں شخص سے اعراض کیا، اللہ کی قسم میں اسے مومن سمجھتا ہوں، آپ نے فرمایا کہ (مومن سمجھتے ہو) یا مسلم! تو میں نے تھوڑی دیر سکوت کیا، پھر جو کچھ مجھے اس شخص کی طرف سے معلوم تھا اس نے مجھے مجبور کر دیا اور میں نے پھر اپنی وہی بات کہی، یعنی یہ کہا کہ کیا وجہ ہے کہ آپ نے فلاں شخص سے اعراض کیا، اللہ کی قسم میں اسے مومن جانتا ہوں، تو آپ نے فرمایا کہ (مومن جانتے ہو) یا مسلم! پھر میں کچھ دیر چپ رہا، بعد اس کے جو کچھ میں اس شخص کی طرف سے جانتا تھا، اس نے مجھے مجبور کر دیا اور میں نے پھر وہی اپنی بات کہی اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی پھر وہی فرمایا بالآخر آپ نے فرمایا کہ اے سعد میں ایک شخص کو اس خوف سے کہ کہیں (ایسا نہ ہو کہ اگر اس کو نہ دیا جائے تو وہ کافر ہو جائے) اور اللہ تعالیٰ اس کو آگ میں سرنگوں نہ ڈال دے دیتا ہوں، حالاں کہ دوسرا شخص مجھے اس سے زیادہ محبوب ہوتا ہے (اس کو نہیں دیتا) کیونکہ اس کی نسبت ایسا خیال نہیں ہوتا

بَابٌ إِفْشَاءُ السَّلَامِ مِنَ الْإِسْلَامِ وَقَالَ عَمَّارٌ ثَلَاثٌ مَنْ جَمَعَهُنَّ فَقَدْ جَمَعَ الْإِيمَانَ الْإِنْصَافُ مِنْ نَفْسِكَ وَبَذْلُ السَّلَامِ لِلْعَالَمِ وَالْإِنْفَاقُ مِنَ الْإِقْتَارِ ؛

سلام کا رواج دینا اسلام میں داخل ہے اور عمارؓ نے کہا ہے کہ تین باتوں کو جس شخص نے جمع کر لیا تو یقیناً اس نے ایمان کے تمام شعبوں کو، جمع کر لیا، اپنی ذات کے مقابلہ میں انصاف کرنا اور تمام لوگوں کو (آشنا ہوں یا غیر آشنا) سلام کرنا، اور تنگدستی کے وقت خرچ کرنا ؛

ف ۱: یعنی اگر اپنی ذات کا کسی دوسرے پر کوئی حق ہوتا تو جو کچھ اپنے حق کی وصول یابی کے لئے کرتا وہی اس وقت بھی کرے جب کہ کسی دوسرے کا تیرے اوپر حق ہو ؛

ع۱ یعنی سلام کرنے کے لئے یہ خیال نہ کرے کہ صرف شناسا ہی آدمی کو سلام کروں، بلکہ ہر مومن و مسلم کو جانا پہچانا ہوا تصور کر کے سلام کئے جاء

۲۷ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ قَالَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ

قتیبہ، لیث، یزید ابن ابی حبیب، ابوالخیر، عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے، کہ ایک شخص نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، کہ کونسا اسلام بہتر ہے، آپ نے فرمایا، کہ لوگوں کو کھانا کھلاؤ، اور جسے جانتے ہو اور جسے نہ جانتے ہو (سب کو) سلام کرو ؛

۲۴ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُسْنَدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا
اَبُوْ رَوْحٍ الْحَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاقِدِ
بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى
يَشْهَدُوْا اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَيُقِيْمُوا
الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ عَصَمُوْا مِنِّيْ
دِمَاءَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّ الْاِسْلَامِ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ

عبداللہ بن محمد مسندی، ابوروح حرمی بن عمارہ، شعبہ واقد بن محمد
ابن عمر (رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مجھے
یہ حکم دیا گیا کہ میں لوگوں سے اس وقت تک جنگ کروں کہ وہ اس بات کی
گواہی دینے لگیں کہ سوا اللہ کے کوئی معبود نہیں اور اس بات کی، کہ
محمد اللہ کے رسول ہیں اور نماز پڑھنے لگیں اور زکوٰۃ دیں پس جب یہ باتیں
کرنے لگیں تو مجھ سے ان کے جان اور مال محفوظ ہو جائیں گے علاوہ اس
سزا کے جو اسلام نے کسی جرم میں ان پر مقرر کردی ہے۔

ف ۱:- یعنی اسلام نے جس جرم کی سزا قتل مقرر کی ہے اسمیں قتل کیا جائے گا جس جرم کی سزا مال کا صرف کرنا مقرر کیا ہے، اس میں مال لیا جائے گا،

بَابُ ۱۸ مَنْ قَالَ اِنَّ الْاِيْمَانَ هُوَ الْعَمَلُ
لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى، وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْٓ اُوْ
رِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ وَقَالَ عِدَّةٌ
مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى فَوَرَبِّكَ
لَنَسْئَلَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ عَنْ
قَوْلِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَقَالَ لِمِثْلِ هٰذَا فَلْيَعْمَلِ
الْعَامِلُوْنَ ؕ

بعض کا قول ہے کہ ایمان عمل ہے، جس کی دلیل یہ آیت
ہے وتلک الجنۃ (ترجمہ) اور یہ جنت ہے، جس کے تم
وارث بنائے گئے ہو، اس کے عوض جو تم کیا کرتے تھے اور چند اہل
علم نے اللہ تعالیٰ کے قول فوربک لنسئلنھم اجمعین عما کانوا
یعملون میں کہا ہے کہ اس سے مراد لا الٰہ الا اللہ کہنا ہے
اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے لمثل ھذا (ترجمہ) اسی کے مثل
عمل کرنے والوں کو عمل کرنا چاہیئے۔

ف :- یہ وہی ایمان کی کمی زیادتی کا مسئلہ ہے، جس کو اب مصنف دوسرے عنوان سے ثابت کرنا چاہتے ہیں،

۲۵ ـ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ وَمُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ
قَالَا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ
سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سُئِلَ اَيُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ فَقَالَ اِيْمَانٌ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ قِيْلَ ثُمَّ
مَاذَا قَالَ الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قِيْلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ حَجٌّ مَّبْرُوْرٌ

احمد بن یونس، موسیٰ بن اسمٰعیل، ابراہیم بن سعد ابن شہاب، سعید بن مسیب
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا
گیا کہ کون سا عمل افضل ہے تو آپ نے فرمایا کہ اللہ اور اس کے رسول پر
ایمان لانا، کہا گیا کہ پھر کون، آپ نے فرمایا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا، کہا گیا
کہ اس کے بعد کون، آپ نے فرمایا کہ حج خالص۔

بَابُ ۱۹ ـ اِذَا لَمْ يَكُنِ الْاِسْلَامُ
عَلَى الْحَقِيْقَةِ وَكَانَ عَلَى الْاِسْتِسْلَامِ
اَوِ الْخَوْفِ مِنَ الْقَتْلِ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى
قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا قُلْ لَّمْ
تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا
فَاِذَا كَانَ عَلَى الْحَقِيْقَةِ فَهُوَ
عَلٰى قَوْلِهٖ جَلَّ ذِكْرُهٗ
اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ

اگر (کوئی شخص) صدقِ دل سے اسلام نہ لایا ہو، بلکہ (کسی کے
زبردستی) مسلمان کرلینے سے یا قتل کے خوف سے مسلمان
ہوگیا ہو (تو وہ شخص مومن نہیں ہے) کیونکہ اللہ تعالیٰ ارشاد
فرماتے ہیں، کہ دیہاتی عرب کہتے ہیں، آمنا ہم ایمان لائے (اے
نبی) تم کہہ دو کہ تم ایمان نہیں لائے (پس آمنا نہ کہو) ولکن اسلمنا
(ہم اسلام لائے کہو) اور اگر (کوئی شخص) سچ مچ (اسلام لے آیا)
ہو، تو وہ (مومن ہے) کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے اِن الدین
عند اللہ الاسلام (ترجمہ) اللہ کے نزدیک دین مقبول

قَالَ يَدْخُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَأَهْلُ النَّارِ النَّارَ ثُمَّ يَقُولُ اللّٰهُ أَخْرِجُوا مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ فَيُخْرَجُونَ مِنْهَا قَدِ اسْوَدُّوا فَيُلْقَوْنَ فِي نَهَرِ الْحَيَا أَوِ الْحَيَاةِ شَكَّ مَالِكٌ فَيَنْبُتُونَ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِي جَانِبِ السَّيْلِ أَلَمْ تَرَ أَنَّهَا تَخْرُجُ صَفْرَاءَ مُلْتَوِيَةً قَالَ وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَمْرٌو الْحَيَاةِ وَقَالَ خَرْدَلٍ مِنْ خَيْرٍ ؞

جنت میں اور دوزخ والے دوزخ میں داخل ہو چکیں گے، اس کے بعد اللہ تعالیٰ (فرشتوں سے) فرمائے گا، کہ جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر (بھی) ایمان ہو اس کو (دوزخ سے) نکال لو، پس وہ دوزخ سے نکالے جائیں گے اور وہ (جلکر) سیاہ ہو گئے ہوں گے، پھر وہ نہر حیا یا (نہر) حیاۃ میں ڈال دیئے جائیں گے تب وہ تر و تازہ ہو جائیں گے جس طرح دانہ (تر و تازگی کے ساتھ پانی کی روانی کی طرف لگتا ہے (اے شخص) کیا تو نے نہیں دیکھا کہ دانہ کیسا سبز کنجل زردی مائل نکلتا ہے، اس حدیث کے ایک راوی عمرو نے اپنی روایت میں لفظ حیا کی جگہ حیات کا لفظ اور من ایمان کی بجائے من خیر روایت کیا ہے ؞

۲۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُونَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ وَمِنْهَا مَا دُونَ ذٰلِكَ وَعُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ يَجُرُّهُ قَالُوا فَمَا أَوَّلْتَ ذٰلِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الدِّينَ ؞

محمد بن عبید اللہ، ابراہیم بن سعد، صالح، ابن شہاب، ابوالامامہ بن سہیل بن حنیف، ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں سونے کی حالت میں تھا کہ میں نے (یہ خواب) دیکھا کہ لوگ میرے سامنے پیش کئے جاتے ہیں، اور ان (کے بدن) پر قمیص ہیں، بعضے قمیص تو صرف پستانوں (ہی) تک ہیں اور بعضے ان سے نیچے ہیں) اور عمرؓ بن خطاب (بھی) میرے آگے پیش کئے گئے اور ان (کے بدن) پر (جو) قمیص ہے (وہ اتنا نیچا ہے) کہ وہ اس کو کھینچتے ہوئے چلتے ہیں، صحابہ رضؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ آپ نے اس کیا تعبیر لی، آپ نے فرمایا کہ (اس کی تعبیر) دین ہے،

ف :- یعنی جس کا قمیص جتنا بڑا تھا اتنا ہی بڑا میں نے اس کے دین کو سمجھا، عمر بن خطابؓ کا قمیص سب سے بڑا تھا، معلوم ہوا کہ وہ سب سے زیادہ دین دار ہیں، جس کو خواب میں حضورؐ نے دیکھا ؞

بَابٌ ۱۶ اَلْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ ؞

حیا جزو ایمان ہے ؞

۲۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَهُوَ يَعِظُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُ فَإِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْإِيمَانِ ؞

عبداللہ بن یوسف، مالک بن انس، ابن شہاب، سالم بن عبداللہ عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہما) کہتے ہیں، کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم (ایک مرتبہ) کسی انصاری مرد کی طرف گذرے اور ان کو دیکھا کہ وہ اپنے بیٹے کو حیا کے بارہ میں نصیحت کر رہے تھے، تو رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (حیا کے بارہ میں اس کو) نصیحت کرنا چھوڑ دو، اس لئے کہ حیا ایمان میں سے ہے ؞

یعنی وہ اپنے بیٹے سے کہہ رہے تھے کہ تو اس قدر شرم و حیا نہ کیا کر، ان کے بیٹے غالباً بہت شرمگیں ہوں گے ؞

بَابٌ ۱۷ فَإِنْ تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَآتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوا سَبِيلَهُمْ ؞

اللہ تعالیٰ کا قول کہ اگر وہ توبہ کرلیں اور نماز پڑھنے لگیں اور زکوٰۃ دیں، تو ان کے (قتل کا) عمل ترک کر دو،

بَابٌ ۱۲ مِنَ الدِّينِ الْفِرَارُ مِنَ الْفِتَنِ.

۱۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي صَعْصَعَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ اَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْشِكُ اَنْ يَّكُوْنَ خَيْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَّتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَفِرُّ بِدِيْنِهٖ مِنَ الْفِتَنِ ؛

فتنوں سے بھاگنا دین داری ہے۔

عبدالرحمٰن بن مسلمہ ، مالک ، عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی صعصعہ بن اللہ بن عبدالرحمٰن ، ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہے کہ مسلمان کا اچھا مال بکریاں ہونگی جن کو لے کر وہ پہاڑ کی چوٹیوں اور چٹیل میدانوں میں چلا جائے ، تاکہ اپنے دین کو فتنوں سے بچائے ؛

بَابٌ ۱۳ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَعْلَمُكُمْ بِاللّٰهِ وَاَنَّ الْمَعْرِفَةَ فِعْلُ الْقَلْبِ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ ؛

۱۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ اَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَمَرَهُمْ مِنَ الْاَعْمَالِ بِمَا يُطِيْقُوْنَ قَالُوْا اِنَّا لَسْنَا كَهَيْئَتِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ غَفَرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ فَيَغْضَبُ حَتّٰى يُعْرَفَ الْغَضَبُ فِيْ وَجْهِهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ اِنَّ اَتْقَاكُمْ وَاَعْلَمَكُمْ بِاللّٰهِ اَنَا ؛

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا قول کہ میں تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو جانتا ہوں اور اس بات کا ثبوت کہ معرفت دل کا فعل ہے۔ بقول اللہ تعالیٰ کہ لیکن اللہ تم سے مواخذہ کرے گا جو تمہارے دلوں نے کیا ہو ؛

محمد بن سلام ، عبدہ ، ہشام حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب لوگوں کو ایسے اعمال کا حکم دیتے جو وہ ہمیشہ کر سکیں (یعنی ادا تا کی کبھی ترغیب ان کو نہ دیتے تھے) صحابہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم آپ کے مثل نہیں ہیں بے شک اللہ نے آپ کے اگلے اور پچھلے گناہ معاف کر دیے ہیں ، اس پر آپ غضبناک ہوئے ، حتیٰ کہ آپ کے چہرۂ (مبارک) سے غضب (کا اثر) ظاہر ہونے لگا پھر آپ نے فرمایا کہ تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا جاننے والا میں ہوں ؛

بَابٌ ۱۴ مَنْ كَرِهَ اَنْ يَّعُوْدَ فِي الْكُفْرِ كَمَا يَكْرَهُ اَنْ يُّلْقٰى فِي النَّارِ مِنَ الْاِيْمَانِ ؛

۲۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثٌ مَّنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْاِيْمَانِ مَنْ كَانَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَمَنْ اَحَبَّ عَبْدًا لَّا يُحِبُّهٗ اِلَّا لِلّٰهِ وَمَنْ يَّكْرَهُ اَنْ يَّعُوْدَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْقَذَهُ اللّٰهُ كَمَا يَكْرَهُ اَنْ يُّلْقٰى فِي النَّارِ ؛

یہ بات بھی ایمان میں داخل ہے کہ کفر میں واپس جانے کو ایسا برا سمجھے ، جیسے (کوئی) آگ میں ڈالے جانے کو برا سمجھتا ہے ؛

سلیمان بن حرب ، شعبہ ، قتادہ ، انس نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے (روایت) کرتے ہیں ، کہ آپ نے فرمایا کہ جس کسی میں تین باتیں ہوں گی وہ ایمان کی شیرینی (کا مزہ) پائے گا ، وہ شخص جس کے نزدیک اللہ اور اس کا رسول تمام ماسوا سے محبوب ہو اور وہ شخص جو کسی بندہ سے محبت کرے تو اللہ ہی کے لئے اس سے محبت کرے اور وہ شخص جو ایمان نصیب ہونے کے بعد کفر اختیار کرنے کو ایسا برا سمجھے ، جیسے کوئی آگ میں ڈالے جانے کو برا جانتا ہے ؛

بَابٌ ۱۵ تَفَاضُلِ اَهْلِ الْاِيْمَانِ فِي الْاَعْمَالِ ؛

حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اہلِ ایمان کا اعمال میں ایک دوسرے سے زیادہ ہونے کا بیان ؛

اسمٰعیل ، مالک ، عمرو بن یحییٰ مازنی ، یحییٰ مازنی ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا ، کہ جب (جنت والے

وحدثنا آدم بن أبي إياس قال ثنا شعبة عن قتادة عن أنس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يؤمن أحدكم حتى أكون أحب إليه من والده وولده والناس أجمعين ؛

علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی مومن (کامل) نہیں ہو سکتا، جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے والد اور اس کی اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں ؛

باب ۹ حلاوة الإيمان ؛

۱۵ حدثنا محمد بن المثنى قال ثنا عبد الوهاب الثقفي قال ثنا أيوب عن أبي قلابة عن أنس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ثلاث من كن فيه وجد حلاوة الإيمان أن يكون الله ورسوله أحب إليه مما سواهما وأن يحب المرء لا يحبه إلا لله وأن يكره أن يعود في الكفر كما يكره أن يقذف في النار ؛

حلاوت ایمان کا بیان

محمد بن مثنیٰ، عبدالوہاب ثقفی، ایوب، ابو قلابہ، انس نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے (روایت کرتے ہیں) کہ آپ نے فرمایا، یہ تین باتیں جس کسی میں ہوں گی وہ ایمان کی شیرینی (کا مزہ) پائے گا (۱) اللہ اور اس کا رسول اس کے نزدیک تمام ماسوا سے زیادہ محبوب ہوں (۲) اور جس کسی سے محبت کرے تو اللہ ہی کے لئے محبت کرے (۳) اور کفر میں واپس جانے کو ایسا برا سمجھے جیسے آگ میں ڈالے جانے کو ہر کوئی برا سمجھتا ہے ؛

باب علامة الإيمان حب الأنصار ؛

۱۶ حدثنا أبو الوليد قال ثنا شعبة قال أخبرني عبد الله بن جبر قال سمعت أنس بن مالك عن النبي صلى الله عليه وسلم قال آية الإيمان حب الأنصار وآية النفاق بغض الأنصار

انصار سے محبت رکھنا ایمان کی نشانی ہے،

ابوالولید، شعبہ، عبداللہ بن جبیر، انس بن مالکؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے (نقل کرتے ہیں) کہ آپ نے فرمایا کہ انصارؓ سے محبت کرنا ایماندار ہونے کی نشانی ہے اور انصار سے دشمنی رکھنا منافق ہونے کی علامت ہے

باب

۱۷ حدثنا ...... أبو اليمان قال حدثنا شعيب عن الزهري قال أنا أبو إدريس عائذ الله بن عبد الله أن عبادة بن الصامت وكان شهد بدرا وهو أحد النقباء ليلة العقبة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال وحوله عصابة من أصحابه بايعوني على أن لا تشركوا بالله شيئا ولا تسرقوا ولا تزنوا ولا تقتلوا أولادكم ولا تأتوا ببهتان تفترونه بين أيديكم وأرجلكم ولا تعصوا في معروف فمن وفى منكم فأجره على الله ومن أصاب من ذلك شيئا فعوقب في الدنيا فهو كفارة له ومن أصاب من ذلك شيئا ثم ستره الله فهو إلى الله إن شاء عفا عنه وإن شاء عاقبه فبايعناه على ذلك ؛

(ترجمۃ الباب سے خالی ہے)

ابوالیمان، شعیب، زہری، ابو ادریس، عائذ اللہ بن عبداللہ نے بیان کیا کہ عبادہ بن صامت رضؓ جو جنگ بدر میں شریک تھے اور شب عقبہ میں ایک نقیب تھے، کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اس وقت فرمایا جب کہ آپ کے گرد ایک جماعت آپ کے اصحابؓ کی بیٹھی ہوئی تھی کہ تم لوگ مجھ سے اس بات پر بیعت کرو، کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا اور چوری نہ کرنا، اور زنا نہ کرنا، اور اپنی اولاد کو قتل نہ کرنا، اور نہ ایسا بہتان (کسی پر) باندھنا جس کو تم (دیدہ و دانستہ) بناؤ، اور کسی اچھی بات میں (خدا اور رسولؐ کی) نافرمانی نہ کرنا پس جو کوئی تم میں سے (اس عہد) کو پورا کریگا تو اس کا ثواب اللہ کے ذمے ہے اور جو کوئی (ان) بری باتوں میں سے کسی میں مبتلا ہو جائے گا اور دنیا میں اس کی سزا اس کو مل جائے گی، تو یہ سزا اس کا کفارہ ہو جائے گی اور جو ان (بری) باتوں میں سے کسی میں مبتلا ہو جائے گا، اور اللہ اس کو دنیا میں پوشیدہ رکھے گا تو وہ اللہ کے حوالے ہے، اگر چاہے تو اس سے درگذر کرے، اور چاہے تو اسے عذاب دے (عبادہ بن صامت کہتے ہیں) کہ ہم سب لوگوں نے آپ سے (اس شرط پر) بیعت کر لی،

وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَقَالَ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ ثَنَا دَاؤُدُ هُوَ ابْنُ اَبِيْ هِنْدٍ عَنْ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَبْدُ الْاَعْلٰى عَنْ دَاؤُدَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابٌ اَيُّ الْاِسْلَامِ اَفْضَلُ

۱۰- حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاُمَوِيُّ الْقُرَشِيُّ قَالَ ثَنَا اَبِيْ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الْاِسْلَامِ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ:

بَابٌ اِطْعَامُ الطَّعَامِ مِنَ الْاِسْلَامِ:

۱۱- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْاِسْلَامِ خَيْرٌ قَالَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَءُ السَّلَامَ عَلٰى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَّمْ تَعْرِفْ

بَابٌ مِنَ الْاِيْمَانِ اَنْ يُّحِبَّ لِاَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ:

۱۲- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ وَعَنْ حُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ قَالَ ثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِاَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ

بَابٌ حُبُّ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاِيْمَانِ:

۱۳- حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ ثَنَا شُعَيْبٌ قَالَ ثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ:

۱۴- حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح

جو ان چیزوں کو چھوڑ دے، جن سے اللہ نے ممانعت فرمائی ہے بخاری رحمہ نے کہا کہ ابو معاویہ بروایت داؤد، عامر، عبداللہ، نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا، اور عبدالاعلیٰ نے بروایت داؤد، عامر، عبداللہ، نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا:

کونسا اسلام افضل ہے:

سعید بن یحییٰ بن سعید اموی قرشی، یحییٰ بن سعید، ابوبردہ بن عبداللہ بن ابی بردہ، ابوبردہ، ابوموسیٰ رضہ کہتے ہیں، کہ (ایکمرتبہ) صحابہ رضہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کونسا اسلام افضل ہے، تو آپ نے فرمایا کہ (اس شخص کا اسلام جس کی زبان اور جس کے ہاتھ سے مسلمان ایذا نہ پائیں،

(بھوکے) کو کھانا کھلانا بھی اسلام ہے،

عمر بن خالد، لیث، یزید، ابوالخیر، عبداللہ بن عمر رضہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کس قسم کا اسلام بہتر ہے، تو آپ نے فرمایا کہ کھانا کھلاؤ، اور جس کو جانتے ہو، اور جس کو نہ جانتے ہو (سب) کو سلام کرو:

اپنے بھائی کے لئے وہی بات چاہنا جو اپنے لئے چاہے ایمان میں داخل ہے:

مسدد، یحییٰ، شعبہ، قتادہ، انس نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں، کہ آپ نے فرمایا، تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں بن سکتا جب تک کہ اپنے بھائی مسلمان کے لئے وہی نہ چاہے، جو اپنے لئے چاہتا ہے:

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھنا ایمان کا ایک جزء ہے:

ابوالیمان، شعیب، ابوالزناد، اعرج ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ اس (پاک ذات) کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ تم میں سے کوئی ایماندار نہیں ہو سکتا، جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے باپ اور اس کی اولاد سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں:

یعقوب بن ابراہیم، ابن علیہ، عبدالعزیز بن صہیب انس ح، آدم بن ابی ایاس، شعبہ، قتادہ، انس رضہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ

؎ دینِ محمدیؐ اور نوح علیہ السلام کے دین میں بہت کچھ کمی بیشی ہے، پھر بھی اللہ تعالیٰ نے دونوں کو ایک فرمایا، اس سے معلوم ہوا کہ دین میں کمی زیادتی ہوتی ہے،

؎۵ - دعا کا لفظ ایک آیت میں وارد ہوا ہے، ابن عباسؓ کا مقصود یہ ہے، کہ اس آیت میں دعا سے ایمان مراد ہے، مصنف نے ایمان کی کمی زیادتی ثابت کرنے کے لئے بہت سی آیتیں اور صحابہ رضؓ اور تابعین کے اقوال پیش فرمائے، جن سے ان کے خیال میں ان کا دعویٰ ثابت ہوتا ہے، چنانچہ ایک آیت میں دعا کا لفظ آیا ہے، اس کی تفسیر ابن عباس رضؓ نے ایمان کے لفظ سے کی ہے، اس سے امام بخاری رحؒ اپنے مقصد میں استدلال کر رہے ہیں، لیکن جو علماء اس امر کے قائل ہیں کہ ایمان میں کمی زیادتی نہیں ہوتی، ان کی طرف سے ان تمام استدلالات کے شافی جواب دیئے گئے ہیں ان لوگوں کے نزدیک ایمان ان امور پر تصدیقِ قلبی کا نام ہے، جو سورۂ بقرہ کی آخری آیتوں "آمن الرسول بما انزل الیہ" میں بیان کئے گئے ہیں اور دیگر احادیث میں بھی ان امور کو ایمان بیان فرمایا گیا ہے، اور جن احادیث سے امام بخاری رحؒ ایمان کی کمی زیادتی پر استدلال کر رہے ہیں حقیقت میں یہ تمام اعمال ایمان بالکتاب کی تفصیل ہے ؛

۷ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى قَالَ أَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ وَإِقَامُ الصَّلٰوةِ وَإِيْتَاءُ الزَّكٰوةِ وَالْحَجُّ وَصَوْمُ رَمَضَانَ ؛

عبید اللہ بن موسیٰ، حنظلہ بن ابی سفیان، عکرمہ بن خالد، ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا، کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اسلام کا قصر (پانچ ستونوں) پر بنایا گیا ہے (۱) اس بات کی شہادت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، اور اس بات کی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں (۲) نماز پڑھنا (۳) زکوٰۃ دینا (۴) حج کرنا (۵) رمضان کے روزے رکھنا،

بَابُ ۳ أُمُورِ الْإِيْمَانِ وَقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُوَلُّوا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ إِلٰى قَوْلِهِ الْمُتَّقُوْنَ قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاٰيَةَ ؛

ان امور کا بیان جو ایمان میں داخل ہیں، اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ یہ نیکی نہیں ہے کہ تم اپنے چہروں کو مشرق اور مغرب کی طرف پھیرو، بلکہ نیکی وہ ہے جو خدا پر ایمان لائے المتقون تک (اور) یقیناً ایمان دار کامیاب ہوں گے (الآیۃ) ؛

۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِنِ الْجُعْفِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرِنِ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْإِيْمَانُ بِضْعٌ وَّسِتُّوْنَ شُعْبَةً وَّالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْإِيْمَانِ

عبداللہ بن محمد جعفی، ابو عامر عقدی، سلیمان بن ہلال، عبداللہ بن دینار، ابو صالح، ابو ہریرہؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ ایمان ساٹھ سے کچھ اوپر شاخیں رکھتا ہے، اور حیاء بھی ایمان کی (شاخوں میں سے) ایک شاخ ہے،

ف :- اس عدد سے یہ مقصود نہیں ہے کہ صرف اتنے حصے یا شاخیں ہیں بلکہ کثرت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے، چنانچہ دیگر احادیث میں اس سے زیادہ ستتر کی تعداد بیان کی گئی ہے ؛

بَابُ ۴ الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ ؛

مسلمان وہ ہے، جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں ؛

۹ - حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ وَإِسْمَاعِيْلَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ

آدم بن ابی ایاس، شعبہ، عبداللہ بن ابی السفر و اسماعیل، شعبی عبداللہ بن عمرو نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا (کہ) مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور جس کے ہاتھ سے مسلمان ایذا نہ پائیں (پورا مہاجر وہ

وَيَزْدَادَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِيْمَانًا وَقَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ
اَيُّكُمْ زَادَتْهُ هٰذِهٖٓ اِيْمَانًا فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
فَزَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَقَوْلِهٖ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ
اِيْمَانًا وَقَوْلِهٖ وَمَا زَادَهُمْ اِلَّآ اِيْمَانًا وَّ
تَسْلِيْمًا وَالْحُبُّ فِي اللّٰهِ وَالْبُغْضُ فِي اللّٰهِ مِنَ
الْاِيْمَانِ وَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اِلٰى عَدِيِّ
بْنِ عَدِيٍّ اَنَّ لِلْاِيْمَانِ فَرَائِضَ وَشَرَائِعَ وَ
حُدُوْدًا وَّسُنَنًا فَمَنِ اسْتَكْمَلَهَا اسْتَكْمَلَ الْاِيْمَانَ
وَمَنْ لَّمْ يَسْتَكْمِلْهَا لَمْ يَسْتَكْمِلِ الْاِيْمَانَ فَاِنْ اَعِشْ
فَسَاُبَيِّنُهَا لَكُمْ حَتّٰى تَعْمَلُوْا بِهَا وَاِنْ اَمُتْ فَمَا اَنَا عَلٰى
صُحْبَتِكُمْ بِحَرِيْصٍ وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ وَقَالَ مُعَاذٌ اِجْلِسْ
بِنَا نُؤْمِنْ سَاعَةً وَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ
اَلْيَقِيْنُ الْاِيْمَانُ كُلُّهٗ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ
لَا يَبْلُغُ الْعَبْدُ حَقِيْقَةَ التَّقْوٰى حَتّٰى
يَدَعَ مَا حَاكَ فِي الصَّدْرِ وَقَالَ
مُجَاهِدٌ شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى
بِهٖ نُوْحًا اَوْصَيْنَاكَ يَا مُحَمَّدُ وَاِيَّاهُ
دِيْنًا وَّاحِدًا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ شِرْعَةً
وَّمِنْهَاجًا سَبِيْلًا وَّسُنَّةً دُعَاؤُكُمْ
اِيْمَانُكُمْ:

عنایت کردیا، اور ایمان دار کا ایمان بڑھ جائے، اور اللہ بزرگ و برتر کا ارشاد ہے، کہ تم میں سے کسی کے ایمان کو اس نے بڑھا دیا، سو جو لوگ ایمان دار ہیں ان کا ایمان اس نے بڑھا دیا ہے اور اللہ تعالیٰ کا قول ہے، کہ ان کو ایمان اور تسلیم ہی زیادہ کی اور اللہ کے لئے کسی سے محبت کرنا اور خدا کے لئے کسی سے بغض رکھنا داخل ایمان ہے، اور عمر بن عبدالعزیزؒ نے عدی بن عدی کو یہ لکھ بھیجا کہ ایمان کے چند فرائض ہیں، اور چند شرائع ہیں، اور چند سنتیں ہیں، پھر جو ان سب کو کامل کرے تو اس نے ایمان کو کامل کرلیا، اور جو کوئی ان کو کامل نہ کرے، تو اس نے ایمان کو نامکمل رکھا، اور اگر میں زندہ رہا، تو ان کو تم لوگوں سے بیان کردوں گا تاکہ تم ان پر عمل کرو، اور اگر میں مرگیا تو میں تمہارے پاس رہنے کا خواہشمند نہیں ہوں، اور ابراہیم علیہ السلام نے کہا تھا کہ وہ لیکن تاکہ میرا دل مطمئن ہو جائے، اور معاذ بن جبلؓ نے (ایک مرتبہ) اسود سے کہا کہ ہمارے پاس بیٹھو تاکہ کچھ دیر ہم ایمان دار ہو جائیں اور ابن مسعودؓ نے فرمایا کہ یقین کل کا کل ایمان ہے اور ابن عمرؓ نے فرمایا کہ بندہ تقویٰ کی حقیقت کو اس وقت حاصل کر لیتا ہے، کہ جب دل میں شبہ و شک پیدا کرنے والی باتوں کو بھی اس خوف سے چھوڑ دے کہ کہیں یہ بھی شریعت میں ممنوع نہ ہوں اور مجاہدؒ نے کہا ہے کہ شرع لکم من الدین ما وصی بہ نوحًا (کا مطلب یہ ہے) کہ ہم نے تم کو اور نوح ع کو اے محمد ﷺ ایک ہی دین کی تعلیم دی ہے، اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا ہے کہ شرعۃ اور منہاج کے معنی راہ اور طریقے کے ہیں اور تمہارا دعا کرنا تمہارا ایمان ہے،

ف:- اس میں علماء کا اختلاف ہے، بعض علماء کہتے ہیں کہ اعمال اور افعال کا نام ایمان نہیں ہے، لیکن امام بخاری و دیگر محدثین قول و عمل دونوں کو ایمان کا جز قرار دیتے ہیں،

ع۲ آیات کے ترجمہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایمان میں کمی زیادتی ہوتی ہے، بعض حضرات کا قول ہے کہ یہ کمی زیادتی صرف حضور پر نور ﷺ کی حیات تک محدود تھی کیونکہ آیاتِ قرآنیہ کا نزول ہو رہا تھا، چنانچہ جو نیا حکم نازل ہوتا اس کی تصدیق سے ایمان کی زیادتی ہوتی،

ع۳ یہ اس آیت کا ترجمہ ہے جس میں حضرت ابراہیم ع نے اللہ تعالیٰ سے یہ درخواست کی کہ مجھے مردہ کا زندہ ہونا مشاہدہ کرایا جائے تو ارشادِ الٰہی ہوا کہ ابراہیم! کیا تمہارا اس پر ایمان نہیں ہے، تب عرض کیا اے رب ایمان تو ہے، لیکن عین الیقین حاصل کرنا چاہتا ہوں، قلب میں جو کچھ ہے وہ حق الیقین ہے، اور ایک درجہ سے دوسرے درجہ کی طرف جانا ہی زیادتی ایمان ہے۔۔

رُومِيَةَ كَتَبَ هِرَقْلُ إِلَى صَاحِبٍ لَهُ بِرُومِيَةَ وَكَانَ نَظِيرَهُ فِي الْعِلْمِ وَسَارَ هِرَقْلُ إِلَى حِمْصَ فَلَمْ يَرِمْ حِمْصَ حَتَّى أَتَاهُ كِتَابٌ مِنْ صَاحِبِهِ يُوَافِقُ رَأْيَ هِرَقْلَ عَلَى خُرُوجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَّهُ نَبِيٌّ فَأَذِنَ هِرَقْلُ لِعُظَمَاءِ الرُّومِ فِي دَسْكَرَةٍ لَهُ بِحِمْصَ ثُمَّ أَمَرَ بِأَبْوَابِهَا فَغُلِّقَتْ ثُمَّ اطَّلَعَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الرُّومِ هَلْ لَكُمْ فِي الْفَلَاحِ وَالرُّشْدِ وَأَنْ يَثْبُتَ مُلْكُكُمْ فَتُبَايِعُوا هَذَا النَّبِيَّ فَحَاصُوا حَيْصَةَ حُمُرِ الْوَحْشِ إِلَى الْأَبْوَابِ فَوَجَدُوهَا قَدْ غُلِّقَتْ فَلَمَّا رَأَى هِرَقْلُ نَفْرَتَهُمْ وَأَيِسَ مِنَ الْإِيمَانِ قَالَ رُدُّوهُمْ عَلَيَّ وَقَالَ إِنِّي قُلْتُ مَقَالَتِي آنِفًا أَخْتَبِرُ بِهَا شِدَّتَكُمْ عَلَى دِينِكُمْ فَقَدْ رَأَيْتُ فَسَجَدُوا لَهُ وَرَضُوا عَنْهُ وَكَانَ ذَلِكَ آخِرَ شَأْنِ هِرَقْلَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ رَوَاهُ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ وَيُونُسُ وَمَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛

رومیہ کو (یہ حال) لکھ بھیجا اور وہ علم (نجوم) میں اس کا ہم پایہ تھا اور یہ لکھ کر ہرقل حمص کی طرف چلا گیا، پھر حمص سے باہر جانے نہیں پایا کہ اس کے دوست کا خط اس کے جواب میں، آگیا اور وہ بھی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ظہور کے بارے میں ہرقل کی رائے کی موافقت کرتا تھا اور یہ (اس نے لکھا تھا، کہ وہ نبی ہیں) اس کے بعد ہرقل کے سرداران روم کو اپنے محل میں جو حمص میں تھا طلب کیا اور حکم دیا کہ محل کے دروازے بند کر لئے جائیں تو وہ بند کر دیئے گئے اور ہرقل اپنے گھر سے باہر آیا، اور کہا اے روم والو، کیا ہدایت اور کامیابی میں کچھ حصہ تمہارا بھی ہے اور (تمہیں یہ منظور ہے)، کہ تمہاری سلطنت قائم رہے (اگر ایسا چاہتے ہو) تو اس نبی کی بیعت کر لو، تو (اس کے سنتے ہی) وہ لوگ وحشی گدھوں کی طرح دروازوں کی طرف بھاگے، کواڑوں کو بند پایا بالآخر جب ہرقل نے اس درجہ ان کی نفرت دیکھی اور (ان کے) ایمان لانے سے مایوس ہو گیا تو بولا ان لوگوں کو میرے پاس واپس لاؤ (جب وہ) آئے تو ان سے کہا میں نے یہ بات ابھی جو کہی تو اس سے تمہارے دین کی مضبوطی کا امتحان لیتا تھا وہ مجھے معلوم ہو گئی تب لوگوں نے اسے سجدہ کیا اور اس سے خوش ہو گئے ہرقل کی آخری حالت یہی رہی، ابو عبد اللہ کہتا ہے کہ اس حدیث کو (شعیب کے علاوہ)، صالح بن کیسان اور یونس اور معمر نے (بھی) زہری سے روایت کیا ہے ؛

ف :- اس امر میں علماء کا اختلاف ہے کہ ہرقل ایمان لے آیا تھا یا نہیں، جو لوگ اسکے ایمان کے قائل ہیں وہ اس حدیث کے اس جملہ سے استدلال کرتے ہیں، "اگر میں وہاں ہوتا تو ان کے پاؤں دھو کر پیتا"، کیونکہ یہ اس کی اس قلبی کیفیت کا اظہار ہے جو آنحضرت کے نبوت کے سلسلہ میں پیدا ہو چکی تھی، جس کی بنا پر وہ مومن ہوا، لیکن ایک گروہ کا یہ خیال ہے کہ وہ مومن نہ تھا، کیونکہ صرف دل میں نبوت کا اعتقاد بغیر اقرار لسانی و اظہار علی الاعلان کے ایمان نہیں کہلاتا،

كِتَابُ الْإِيمَانِ

ایمان کا بیان

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ وَهُوَ قَوْلٌ وَفِعْلٌ وَيَزِيدُ وَيَنْقُصُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِيَزْدَادُوا إِيمَانًا مَعَ إِيمَانِهِمْ وَزِدْنَاهُمْ هُدًى وَيَزِيدُ اللَّهُ الَّذِينَ اهْتَدَوْا هُدًى وَالَّذِينَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَآتَاهُمْ تَقْوَاهُمْ

ارشاد نبوی کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے اور ایمان قول و فعل دونوں چیزوں کو کہا جاتا ہے اور کم و بیش ہوتا ہے اللہ تعالی نے متعدد مقامات پر فرمایا ہے تاکہ ایمان والوں کے ایمان پر ایمان بڑھ جائے اور ہم نے ان لوگوں کو ہدایت زیادہ کر دی اور اللہ ہدایت یافتہ لوگوں کی ہدایت کو بڑھا دیتا ہے، اور جو لوگ ہدایت یافتہ ہیں ان کی ہدایت اللہ تعالی نے زیادہ کر دی اور انہیں ان کا تقوی

بِدِعَايَةِ الْإِسْلَامِ أَسْلِمْ تَسْلَمْ يُؤْتِكَ اللّٰهُ أَجْرَ
مَرَّتَيْنِ فَإِنْ تَوَلَّيْتَ فَإِنَّ عَلَيْكَ إِثْمَ الْيَرِيْسِيِّيْنَ
وَيَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا
وَبَيْنَكُمْ أَنْ لَا نَعْبُدَ إِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ
بِهٖ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ
دُوْنِ اللّٰهِ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا
بِأَنَّا مُسْلِمُوْنَ قَالَ أَبُوْ سُفْيَانَ فَلَمَّا
قَالَ مَا قَالَ وَفَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ الْكِتَابِ
كَثُرَ عِنْدَهُ الصَّخَبُ فَارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ
وَأُخْرِجْنَا فَقُلْتُ لِأَصْحَابِيْ حِيْنَ أُخْرِجْنَا
لَقَدْ أَمِرَ أَمْرُ ابْنِ أَبِيْ كَبْشَةَ إِنَّهٗ يَخَافُهٗ
مَلِكُ بَنِي الْأَصْفَرِ فَمَا زِلْتُ مُوْقِنًا أَنَّهٗ سَيَظْهَرُ
حَتّٰى أَدْخَلَ اللّٰهُ عَلَيَّ الْإِسْلَامَ وَكَانَ ابْنُ
النَّاطُوْرِ صَاحِبُ إِيْلِيَاءَ وَهِرَقْلَ سُقُفًّا
عَلٰى نَصَارَى الشَّامِ يُحَدِّثُ أَنَّ هِرَقْلَ حِيْنَ
قَدِمَ إِيْلِيَاءَ أَصْبَحَ يَوْمًا خَبِيْثَ النَّفْسِ
فَقَالَ بَعْضُ بَطَارِقَتِهٖ قَدِ اسْتَنْكَرْنَا هَيْئَتَكَ
قَالَ ابْنُ النَّاطُوْرِ وَكَانَ هِرَقْلُ حَزَّاءً يَنْظُرُ
فِي النُّجُوْمِ فَقَالَ لَهُمْ حِيْنَ سَأَلُوْهُ إِنِّيْ رَأَيْتُ
اللَّيْلَةَ حِيْنَ نَظَرْتُ فِي النُّجُوْمِ مَلِكَ الْخِتَانِ
قَدْ ظَهَرَ فَمَنْ يَخْتَتِنُ مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ قَالُوْا
لَيْسَ يَخْتَتِنُ إِلَّا الْيَهُوْدُ فَلَا يُهِمَّنَّكَ شَأْنُهُمْ
وَاكْتُبْ إِلٰى مَدَائِنِ مُلْكِكَ فَلْيَقْتُلُوْا مَنْ فِيْهِمْ
مِنَ الْيَهُوْدِ فَبَيْنَمَا هُمْ عَلٰى أَمْرِهِمْ أُتِيَ هِرَقْلُ بِرَجُلٍ
أَرْسَلَ بِهٖ مَلِكُ غَسَّانَ يُخْبِرُ عَنْ خَبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اسْتَخْبَرَهٗ هِرَقْلُ قَالَ اذْهَبُوْا
فَانْظُرُوْا أَمُخْتَتِنٌ هُوَ أَمْ لَا فَنَظَرُوْا إِلَيْهِ فَحَدَّثُوْهُ
أَنَّهٗ مُخْتَتِنٌ وَسَأَلَهٗ عَنِ الْعَرَبِ فَقَالَ هُمْ يَخْتَتِنُوْنَ
فَقَالَ هِرَقْلُ هٰذَا مُلْكُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ قَدْ ظَهَرَ

اسلام لاؤ گے تو (قہر الٰہی) سے بچ جاؤ گے اور اللہ تمہیں تمہارا دوگنا ثواب دیگا اور اگر تم (میری دعوت) سے منہ پھیر گو تو بلاشبہ تم پر تمہاری، تمام رعیت (کے ایمان نہ لانے کا) گناہ ہوگا۔ اور اے اہل کتاب ایسی بات کی طرف آؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے، یعنی یہ کہ ہم اور تم سب خدا کے سوا کسی کی بندگی نہ کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائیں اور نہ ہم میں سے کوئی کسی کو خدا کے سوا پروردگار بنائے (خدا فرماتا ہے کہ) پھر اگر اہل کتاب اس سے اعراض کریں تو تم کہہ دینا کہ اس بات کے گواہ رہو کہ ہم خدا کی اطاعت کرنے والے ہیں۔ ابو سفیان کہتے ہیں کہ جب ہرقل جو کچھ کہا کہہ چکا اور (آپ کا) خط پڑھنے سے فارغ ہوا تو اس کے ہاں شور زیادہ ہوا آوازیں بلند ہوئیں اور ہم لوگ (وہاں سے) نکال دیئے گئے تو میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ دیکھو تو ابو کبشہ کے بیٹے (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کا کام ایسا بڑھ گیا کہ اس سے بنی اصفر (روم) کا بادشاہ خوف رکھتا ہے، پس اس وقت سے مجھے ہمیشہ کے لئے اس کا یقین ہو گیا کہ آنحضرتؐ ضرور غالب ہو جائیں گے یہاں تک کہ اللہ نے مجھے اسلام میں داخل فرمایا اور ابن ناطور ایلیا کا حاکم تھا اور ہرقل شام کے نصرانیوں کا سردار تھا بیان کیا جاتا ہے کہ جب ہرقل ایلیا میں آیا، تو ایک دن صبح کو بہت پریشان خاطر اٹھا، تو اس کے بعض خواص نے کہا کہ ہم (اس وقت) آپ کی حالت خراب پاتے ہیں، (ابن ناطور کہتے ہیں کہ) ہرقل کاہن تھا نجوم میں مہارت رکھتا تھا اس نے اپنے خواص سے جب کہ انہوں نے پوچھا یہ کہا، کہ میں نے رات کو جب کہ نجوم میں نظر کی تو دیکھا، کہ ختنہ کرنے والا بادشاہ غالب ہو گیا تو دیکھو کہ اس زمانہ کے لوگوں میں ختنہ کون کرتا ہے لوگوں نے کہا کہ سوائے یہود کے کوئی ختنہ نہیں کرتا، سو یہود کی طرف سے آپ اندیشہ نہ کریں اور اپنے ملک کے بڑے بڑے شہروں میں لکھ بھیجئے کہ جتنے یہود وہاں ہیں سب قتل کر دیئے جائیں پس وہ لوگ اپنی اس تدبیر میں تھے کہ ہرقل کے پاس ایک آدمی لایا گیا جسے غسان کے بادشاہ نے بھیجا تھا اس نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خبر بیان کی جب ہرقل نے اس سے یہ خبر معلوم کی تو کہا کہ جاؤ اور دیکھو کہ وہ ختنہ کئے ہوئے ہے، کہ نہیں لوگوں نے اس کو دیکھا تو بیان کیا کہ وہ ختنہ کئے ہوئے ہے اور ہرقل نے اس سے عرب کا حال پوچھا تو اس نے کہا کہ وہ ختنہ کرتے ہیں تب ہرقل نے کہا کہ یہی نبی (صلے اللہ علیہ وسلم) اس زمانہ کے لوگوں کا بادشاہ ہے جو ظاہر ہو گیا، پھر ہرقل نے اپنے ایک دوست کو

مَلِكٍ قُلْتُ رَجُلٌ يَطْلُبُ مُلْكَ أَبِيهِ وَسَأَلْتُكَ
هَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ
أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ فَذَكَرْتَ أَنْ لَا فَقَدْ
أَعْرِفُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِيَذَرَ الْكَذِبَ
عَلَى النَّاسِ وَيَكْذِبَ عَلَى اللّٰهِ وَسَأَلْتُكَ
أَشْرَافُ النَّاسِ اتَّبَعُوهُ أَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ
فَذَكَرْتَ أَنَّ ضُعَفَاءَهُمُ اتَّبَعُوهُ وَهُمْ
أَتْبَاعُ الرُّسُلِ وَسَأَلْتُكَ أَيَزِيدُونَ أَمْ
يَنْقُصُونَ فَذَكَرْتَ أَنَّهُمْ يَزِيدُونَ
وَكَذٰلِكَ أَمْرُ الْإِيمَانِ حَتّٰى يَتِمَّ
وَسَأَلْتُكَ أَيَرْتَدُّ أَحَدٌ سَخْطَةً لِدِينِهِ
بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ فَذَكَرْتَ أَنْ لَا
وَكَذٰلِكَ الْإِيمَانُ حِينَ تُخَالِطُ بَشَاشَتُهُ
الْقُلُوبَ وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَغْدِرُ فَذَكَرْتَ
أَنْ لَا وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ لَا تَغْدِرُ وَسَأَلْتُكَ
بِمَا يَأْمُرُكُمْ فَذَكَرْتَ أَنَّهُ يَأْمُرُكُمْ
أَنْ تَعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَ
يَنْهَاكُمْ عَنْ عِبَادَةِ الْأَوْثَانِ وَيَأْمُرُكُمْ بِا
الصَّلٰوةِ وَالصِّدْقِ وَالْعَفَافِ فَإِنْ كَانَ مَا تَقُولُ
حَقًّا فَسَيَمْلِكُ مَوْضِعَ قَدَمَيَّ هَاتَيْنِ وَقَدْ
كُنْتُ أَعْلَمُ أَنَّهُ خَارِجٌ وَلَمْ أَكُنْ أَظُنُّ أَنَّهُ
مِنْكُمْ فَلَوْ أَنِّي أَعْلَمُ أَنِّي أَخْلُصُ إِلَيْهِ لَتَجَشَّمْتُ
لِقَاءَهُ وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهُ لَغَسَلْتُ عَنْ قَدَمَيْهِ
ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الَّذِي بَعَثَ بِهِ مَعَ دِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ إِلٰى عَظِيمِ
بُصْرٰى فَدَفَعَهُ عَظِيمُ بُصْرٰى إِلٰى هِرَقْلَ فَقَرَأَهُ
فَإِذَا فِيهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰهِ
وَرَسُولِهِ إِلٰى هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ سَلَامٌ عَلٰى مَنِ
اتَّبَعَ الْهُدٰى أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي أَدْعُوكَ

میں نے (اپنے دل میں) سمجھ لیا کہ ان کے باپ دادا میں کوئی بادشاہ ہوا ہوگا تو میں کہہ دوں گا، کہ وہ ایک شخص ہیں، جو اپنے باپ دادا کا ملک (حاصل کرنا) چاہتے ہیں، اور میں نے تم سے پوچھا کہ آیا اس سے پہلے انہوں نے یہ بات جو کہی ہے، کبھی جھوٹ کی تہمت لگائی ہے، تو تم نے کہا کہ نہیں، پس (اب) میں یقیناً جانتا ہوں کہ (کوئی شخص) ایسا نہیں ہو سکتا کہ لوگوں پر جھوٹ نہ بولے اور اللہ پر جھوٹ بولے، اور میں نے تم سے پوچھا کہ آیا بڑے لوگوں نے ان کی پیروی کی ہے یا کمزور لوگوں نے تو تم نے کہا کہ کمزور لوگوں نے ان کی پیروی کی ہے (در اصل، تمام پیغمبروں کے پیرو یہی لوگ (ہوتے رہے) ہیں اور میں نے تم سے پوچھا کہ ان کے پیرو زیادہ ہوتے جاتے ہیں، یا کم ہوتے جاتے ہیں، تو تم نے بیان کیا کہ وہ زیادہ ہوتے جاتے ہیں (در حقیقت) ایمان کا کمال کو پہونچنے تک یہی حال ہوتا ہے اور میں نے تم سے پوچھا کہ کوئی شخص بعد اس کے کہ ان کے دین میں داخل ہو جائے ان کے دین سے ناخوش ہو کر (دین سے) پھر بھی جاتا ہے تو تم نے بیان کیا کہ نہیں اور ایمان کی یہی صورت ہے جبکہ اس کی بشاشت دلوں میں بیٹھ جائے اور میں نے تم سے پوچھا کہ آیا وہ وعدہ خلافی کرتے ہیں تو تم نے بیان کیا کہ نہیں (بات یہ ہے کہ) اسی طرح تمام پیغمبر وعدہ خلافی نہیں کرتے اور میں نے تم سے پوچھا کہ وہ تمہیں کس بات کا حکم دیتے ہیں، تو تم نے بیان کیا کہ وہ تمہیں یہ حکم دیتے ہیں کہ اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، اور تمہیں بتوں کی پرستش سے منع کرتے ہیں اور تمہیں نماز (پڑھنے)، سچ بولنے اور پرہیزگاری کا حکم دیتے ہیں، پس اگر تمہاری کہی ہوئی بات سچ ہے تو وہ عنقریب میرے دونوں قدموں کی جگہ کے مالک ہو جائیں گے اور بیشک میں (کتب سابقہ سے) جانتا تھا کہ وہ ظاہر ہونے والے ہیں مگر میں یہ نہ جانتا تھا کہ وہ تم میں سے ہوں گے پس اگر میں جانتا کہ ان تک پہونچ سکوں گا تو میں ان سے ملنے کا بڑا اہتمام کرتا اور اگر میں ان کے پاس ہوتا تو یقیناً میں ان کے پیروں کو دھوتا، پھر ہرقل نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا (مقدس) خط جو آپ نے دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ امیر بصریٰ کے پاس بھیجا تھا اور امیر بصریٰ نے اس کو ہرقل کے پاس بھیج دیا تھا منگایا (اور اس کو پڑھوایا)، تو اس میں یہ مضمون تھا۔ اللہ نہایت مہربان رحم والے کے نام سے (یہ خط ہے) اللہ کے بندے اور اس کے پیغمبر محمد کی طرف سے بادشاہِ روم کی طرف۔ اس شخص پر سلام ہو جو ہدایت کی پیروی کرے۔ اسکے بعد (واضح ہو کہ) میں تم کو اسلام کی طرف بلاتا ہوں

كَانَ أَوَّلَ مَا سَأَلَنِي عَنْهُ أَنْ قَالَ كَيْفَ نَسَبُهُ
فِيكُمْ قُلْتُ هُوَ فِينَا ذُو نَسَبٍ قَالَ فَهَلْ قَالَ
هٰذَا الْقَوْلَ مِنْكُمْ أَحَدٌ قَطُّ قَبْلَهُ قُلْتُ لَا
قَالَ فَهَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مِنْ مَلِكٍ قُلْتُ لَا
قَالَ فَأَشْرَافُ النَّاسِ اتَّبَعُوهُ أَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ
قُلْتُ بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ قَالَ أَيَزِيدُونَ أَمْ
يَنْقُصُونَ قُلْتُ بَلْ يَزِيدُونَ قَالَ فَهَلْ
يَرْتَدُّ أَحَدٌ مِنْهُمْ سَخْطَةً لِدِينِهِ
بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ كُنْتُمْ
تَتَّهِمُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ
قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ يَغْدِرُ قُلْتُ لَا وَنَحْنُ
مِنْهُ فِي مُدَّةٍ لَا نَدْرِي مَا هُوَ فَاعِلٌ
فِيهَا قَالَ وَلَمْ تُمْكِنِّي كَلِمَةٌ أُدْخِلُ
فِيهَا شَيْئًا غَيْرُ هٰذِهِ الْكَلِمَةِ قَالَ فَهَلْ
قَاتَلْتُمُوهُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ كَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ
إِيَّاهُ قُلْتُ الْحَرْبُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ سِجَالٌ يَنَالُ
مِنَّا وَنَنَالُ مِنْهُ قَالَ مَاذَا يَأْمُرُكُمْ قُلْتُ
يَقُولُ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَحْدَهُ وَلَا تُشْرِكُوا
بِهِ شَيْئًا وَاتْرُكُوا مَا يَقُولُ آبَاؤُكُمْ وَيَأْمُرُنَا
بِالصَّلٰوةِ وَالصِّدْقِ وَالْعَفَافِ
وَالصِّلَةِ فَقَالَ لِلتَّرْجُمَانِ قُلْ لَهُ سَأَلْتُكَ
عَنْ نَسَبِهِ فَذَكَرْتَ أَنَّهُ فِيكُمْ ذُو نَسَبٍ
وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ فِي نَسَبِ قَوْمِهَا
وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَالَ أَحَدٌ مِنْكُمْ هٰذَا
الْقَوْلَ فَذَكَرْتَ أَنْ لَا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ
أَحَدٌ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ قَبْلَهُ لَقُلْتُ رَجُلٌ
يَأْتَسِي بِقَوْلٍ قِيلَ قَبْلَهُ وَسَأَلْتُكَ
هَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مِنْ مَلِكٍ فَذَكَرْتَ
أَنْ لَا فَقُلْتُ فَلَوْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مِنْ

آپ کی نسبت غلط باتیں بیان کر دیتا۔ غرض سب سے پہلے جو ہرقل نے مجھ سے پوچھا وہ یہ تھا کہ اس نے کہا کہ ان کا حسب نسب تم لوگوں میں کیسا ہے؟ میں نے کہا وہ ہم میں بڑے حسب والے ہیں۔ پھر ہرقل نے کہا کہ کیا تم میں سے کسی نے ان سے پہلے بھی اس بات یعنی نبوت کا دعویٰ کیا ہے؟ میں نے کہا نہیں۔ پھر ہرقل نے کہا کہ کیا ان کے باپ دادوں میں کوئی بادشاہ گذرا ہے؟ میں نے کہا نہیں۔ پھر ہرقل نے کہا کہ امیر لوگ ان کی پیروی کرتے ہیں، یا غریب؟ میں نے کہا نہیں، بلکہ غریب۔ پھر ہرقل نے کہا کیا ان کے پیرو دن بدن زیادہ بڑھتے جاتے ہیں یا گھٹتے جاتے ہیں؟ میں نے کہا کم نہیں ہوتے بلکہ زیادہ ہوتے جاتے ہیں۔ ہرقل نے پوچھا آیا ان میں سے کوئی شخص ان کے دین میں داخل ہونے کے بعد اس دین سے خفا ہو کر پھر جاتا ہے؟ میں نے کہا کہ نہیں۔ پھر ہرقل نے کہا کہ کیا وہ کبھی وعدہ خلافی بھی کرتے ہیں؟ میں نے کہا نہیں۔ اور اب ہم ان کی صحبت میں ہیں ہم نہیں جانتے کہ وہ اس مہلت کے زمانہ میں کیا کریں گے (وعدہ خلافی یا وعدہ وفائی)۔ ابوسفیان کہتے ہیں کہ سوا اس کلمہ کے مجھے اور کوئی موقع ایسا نہیں ملا کہ کوئی بات اپنی طرف سے داخل کر دیتا۔ ہرقل نے کہا کیا تم نے کبھی ان سے جنگ کی ہے؟ میں نے کہا ہاں تو وہ تمہاری جنگ ان سے کیسی رہتی ہے؟ میں نے کہا ہماری ان کی لڑائی ڈول کے مثل رہتی ہے کہ کبھی وہ ہم سے لے لیتے ہیں اور کبھی ہم ان سے لے لیتے ہیں (یعنی کبھی ہم جیت جاتے ہیں اور کبھی وہ)۔ ہرقل نے پوچھا کہ وہ تم کو کیا حکم دیتے ہیں؟ میں نے کہا کہ وہ کہتے ہیں صرف اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور (شرک کی باتیں) جو تمہارے باپ دادا کیا کرتے تھے چھوڑ دو۔ اور ہم کو نماز پڑھنے اور سچ بولنے اور پرہیزگاری اور صلہ رحم کا حکم دیتے ہیں۔ بعد اس کے ہرقل نے ترجمان سے کہا کہ ابوسفیان سے کہہ دے کہ میں نے تم سے ان کا حسب پوچھا تو تم نے بیان کیا کہ وہ تمہارے درمیان میں اعلیٰ نسب والے ہیں۔ اور تمام پیغمبر اپنی قوم کے نسب میں اسی طرح اعلیٰ نسب مبعوث ہوا کرتے ہیں۔ اور میں نے تم سے پوچھا کہ آیا یہ بات یعنی اپنی نبوت کا دعویٰ تم میں سے کسی اور نے بھی کیا تو تم نے بیان کیا کہ نہیں میں نے اپنے دل میں سمجھ لیا کہ اگر یہ بات ان سے پہلے کوئی کہہ چکا ہے تو میں کہہ دوں گا کہ وہ ایک شخص ہیں جو اس قول کی تقلید کرتے ہیں جو ان سے پہلے کہا جا چکا ہے اور میں نے تم سے پوچھا کہ ان کے باپ دادوں میں کوئی بادشاہ تھا تو تم نے بیان کیا کہ نہیں

جَمْعَهُ لَكَ صَدْرُكَ وَتَقْرَأَهُ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ قَالَ فَاسْتَمِعْ لَهُ وَأَنْصِتْ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا أَنْ تَقْرَأَهُ فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ إِذَا أَتَاهُ جِبْرِيلُ اسْتَمَعَ فَإِذَا انْطَلَقَ جِبْرِيلُ قَرَأَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا قَرَأَهُ ‎؏

٥ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَحَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ وَمَعْمَرٌ نَحْوَهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ وَكَانَ أَجْوَدُ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ وَكَانَ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْآنَ فَلَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ

٦ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ هِرَقْلَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ فِي رَكْبٍ مِنْ قُرَيْشٍ وَكَانُوا تُجَّارًا بِالشَّامِ فِي الْمُدَّةِ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَادَّ فِيهَا أَبَا سُفْيَانَ وَكُفَّارَ قُرَيْشٍ فَأَتَوْهُ وَهُمْ بِإِيلِيَاءَ فَدَعَاهُمْ فِي مَجْلِسِهِ وَحَوْلَهُ عُظَمَاءُ الرُّومِ ثُمَّ دَعَاهُمْ وَدَعَا تَرْجُمَانَهُ فَقَالَ أَيُّكُمْ أَقْرَبُ نَسَبًا بِهٰذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ قَالَ أَبُو سُفْيَانَ فَقُلْتُ أَنَا أَقْرَبُهُمْ نَسَبًا فَقَالَ أَدْنُوهُ مِنِّي وَقَرِّبُوا أَصْحَابَهُ فَاجْعَلُوهُمْ عِنْدَ ظَهْرِهِ ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ قُلْ لَهُمْ إِنِّي سَائِلٌ هٰذَا عَنْ هٰذَا الرَّجُلِ فَإِنْ كَذَبَنِي فَكَذِّبُوهُ فَوَاللّٰهِ لَوْلَا الْحَيَاءُ مِنْ أَنْ يَأْثِرُوا عَلَيَّ كَذِبًا لَكَذَبْتُ عَنْهُ ثُمَّ كَانَ

ابن عباس کہتے ہیں کہ قرآن کا تمہارے سینے میں جمع کر دینا اور اس کو تمہارا پڑھنا پھر جب ہم اس کو پڑھ لیں تو اس کے پڑھنے کی پیروی کرو، ابن عباسؓ فرماتے ہیں یعنی اس کو سنو اور چپ رہو، پھر یقیناً اس کا مطلب سمجھا دینا ہمارے ذمہ ہے، پھر بلاشبہ یہ میرے ذمہ ہے کہ تم اس کو پڑھو، چنانچہ اس کے بعد جب جبریلؑ آپکے پاس آتے، تو آپ (غور سے) سنتے، پھر جب جبریلؑ چلے جاتے، تو اس کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے، جس طرح جبریلؑ نے پڑھا تھا،

عبدان، عبداللہ، یونس، زہری، ح، بشر بن محمد، عبداللہ، یونس و معمر، زہری، عبیداللہ بن عبداللہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم رمضان میں جب جبریل علیہ السلام آپ سے ملتے تو سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور جبریلؑ آپ سے رمضان کی ہر رات میں ملتے اور قرآن کا دور کرتے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بھلائی پہونچانے میں ہوا سے بھی زیادہ سخی تھے،

ابوالیمان حکم بن نافع، شعیب، زہری، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ابن عباس نے سفیان بن حرب سے بیان کیا کہ ہرقل نے ان کے پاس ایک شخص کو بھیجا، اور وہ اس وقت قریش کے چند سرداروں میں بیٹھے ہوئے تھے، اور وہ لوگ شام میں تاجر کی حیثیت سے گئے تھے (یہ واقعہ اس زمانہ میں ہوا ہے) جب کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ابوسفیان اور (نیز دیگر) کفار قریش سے ایک محدود عہد کیا تھا، غرض سب قریش ہرقل کے پاس آئے وہ لوگ (اس وقت) ایلیا میں تھے تو ہرقل نے ان کو اپنے دربار میں طلب کیا اور اس کے گرد سرداران روم (بیٹھے ہوئے) تھے پھر ان سب قریشیوں کو اس نے (اپنے قریب) بلایا، اپنے ترجمان کو طلب کیا (قریشیوں سے مخاطب ہو کر) کہا کہ تم میں سب سے زیادہ اس شخص کا قریب النسب کون ہے جو اپنے کو نبی کہتا ہے ابوسفیان کہتے ہیں میں نے کہا میں ان سب سے زیادہ ان کا قرابتدار ہوں (یہ سنکر) ہرقل نے کہا کہ ابوسفیان کو میرے قریب کر دو اور اسکے ساتھیوں کو (بھی اس کے) قریب رکھو اور ان کو ابوسفیان کی پس پشت کھڑا کرو، پھر اپنے ترجمان سے کہا کہ ان لوگوں سے کہو کہ میں (ابوسفیان) سے اس شخص کا حال پوچھتا ہوں (جو اپنے کو نبی کہتا ہے) اگر یہ مجھ سے جھوٹ بیان کرے تو تم (فوراً) اس کی تکذیب کر دینا (ابوسفیان کہتے ہیں کہ) اللہ کی قسم اگر مجھے اس بات کی غیرت نہ ہوتی کہ لوگ میرا اوپر جھوٹ بولنے کا الزام لگائیں گے تو یقیناً میں

أخي ماذا ترى فأخبره رسول الله صلى الله عليه وسلم خبر ما
رأى فقال له ورقة هذا الناموس الذي نزل الله على موسى
يا ليتني فيها جذعا ليتني أكون حيا إذ يخرجك
قومك فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أومخرجي
هم قال نعم لم يأت رجل قط بمثل ما جئت به إلا عودي
وإن يدركني يومك أنصرك نصرا مؤزرا
ثم لم ينشب ورقة أن توفي وفتر الوحي قال
ابن شهاب وأخبرني أبو سلمة بن عبد الرحمن
أن جابر بن عبد الله الأنصاري قال وهو
يحدث عن فترة الوحي فقال في حديثه بينا أنا
أمشي إذ سمعت صوتا من السماء فرفعت بصري
فإذا الملك جاءني بحراء جالس على كرسي
بين السماء والأرض فرعبت منه فرجعت
فقلت زملوني زملوني فأنزل الله تعالى
يا أيها المدثر قم فأنذر وربك فكبر وثيابك
فطهر والرجز فاهجر فحمي الوحي وتتابع تابعه
عبد الله بن يوسف وأبو صالح وتابعه
هلال بن رداد عن الزهري وقال يونس
ومعمر بوادره

۴ — حدثنا موسى بن إسمعيل قال أخبرنا
أبو عوانة قال حدثنا موسى بن أبي عائشة قال حدثنا
سعيد بن جبير عن ابن عباس رضي الله عنهما في قوله تعالى
لا تحرك به لسانك لتعجل به قال كان رسول الله صلى الله
عليه وسلم يعالج من التنزيل شدة وكان مما يحرك شفتيه
فقال ابن عباس رضي الله عنهما فأنا أحركهما لك كما
كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يحركهما وقال سعيد
أنا أحركهما كما رأيت ابن عباس رضي الله تعالى عنهما
يحركهما فحرك شفتيه فأنزل الله تعالى لا تحرك به
لسانك لتعجل به إن علينا جمعه وقرآنه قال

بھتیجے تم کیا دیکھتے ہو؟ آنحضرت نے جو کچھ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تھا بیان کر دیا، ورقہ نے آپ سے کہا کہ یہی وہ ناموس ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ پر نازل فرمایا تھا، کاش میں جوان ہوتا، کاش میں اس وقت تک زندہ رہتا جب تمہاری قوم تمہیں نکال دے گی، تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا وہ مجھے نکال دیں گے، ورقہ نے جواب دیا ہاں، جو چیز تو لے کر آیا ہے، اس طرح کی چیز جو بھی لے کر آیا اس سے دشمنی کی گئی، اگر مجھے تیرا زمانہ پا لے تو میں تیری پوری مدد کروں گا، پھر زیادہ زمانہ نہیں گزرا کہ ورقہ کا انتقال ہو گیا اور وحی کا آنا کچھ زمانہ کے لئے بند ہو گیا، ابن شہاب نے کہا کہ مجھ سے ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے بیان کیا کہ جابر بن عبد اللہ انصاری وحی کے رکنے کی حدیث بیان کر رہے تھے، تو اس حدیث میں بیان کیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ ایک بار میں جا رہا تھا تو آسمان سے ایک آواز سنی نظر اٹھا کر دیکھا تو وہی فرشتہ تھا جو میرے پاس حرا میں آیا تھا، آسمان و زمین کے درمیان کرسی پر بیٹھا ہوا تھا، مجھ پر رعب طاری ہو گیا اور واپس لوٹ کر میں نے کہا مجھے کمبل اوڑھا دو، مجھے کمبل اوڑھا دو، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اے کمبل اوڑھنے والے اٹھ، اور لوگوں کو ڈرا اور اپنے رب کی بڑائی بیان کر اور اپنے کپڑوں کو پاک رکھ اور ناپاکی کو چھوڑ دے پھر وحی کا سلسلہ گرم ہو گیا اور لگاتار آنے لگی، عبد اللہ بن یوسف اور ابو صالح نے اس کے متابع حدیث بیان کی اور ہلال بن رداد نے زہری سے متابعت کی ہے یونس اور معمر نے فوادہ کی جگہ بوادرہ بیان کیا،

موسیٰ بن اسماعیل، ابو عوانہ، موسیٰ بن ابی عائشہ، سعید بن جبیر اللہ تعالیٰ کے قول لا تحرک بہ لسانک لتعجل بہ (جلدی یاد کر لینے کے لئے اپنی زبان کو نہ ہلائیے) کے متعلق حضرت ابن عباس رض سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا، کہ قرآن اترتے وقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سخت محنت اٹھاتے تھے منجملہ ان کے ایک یہ تھا، کہ آپ اپنے دونوں ہونٹ ہلاتے تھے حضرت ابن عباس رض نے فرمایا کہ میں ان دونوں کو ہلاتا ہوں جس طرح آپ ہلاتے تھے اور سعید نے بیان کیا کہ میں (دونوں ہونٹ) ہلاتا ہوں جس طرح میں نے حضرت ابن عباس رض کو جنبش دیتے ہوئے دیکھا، چنانچہ انہوں نے دونوں ہونٹ ہلا کر دکھائے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ اے محمد قرآن کو جلد یاد کرنے کے لئے اپنی زبان کو نہ ہلاؤ اس کا جمع کرنا اور پڑھانا ہمارے ذمہ ہے حضرت

عَقِيلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ أَوَّلُ مَا بُدِئَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ فِي النَّوْمِ فَكَانَ لَا يَرَى رُؤْيَا إِلَّا جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ ثُمَّ حُبِّبَ إِلَيْهِ الْخَلَاءُ وَكَانَ يَخْلُو بِغَارِ حِرَاءٍ فَيَتَحَنَّثُ فِيهِ وَهُوَ التَّعَبُّدُ اللَّيَالِيَ ذَوَاتِ الْعَدَدِ قَبْلَ أَنْ يَنْزِعَ إِلَى أَهْلِهِ وَيَتَزَوَّدُ لِذَلِكَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى خَدِيجَةَ فَيَتَزَوَّدُ لِمِثْلِهَا حَتَّى جَاءَهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِي غَارِ حِرَاءٍ فَجَاءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ اقْرَأْ قَالَ قُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِئٍ قَالَ فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ فَقُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِئٍ فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّانِيَةَ حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ فَقُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِئٍ قَالَ فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّالِثَةَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ فَرَجَعَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْجُفُ فُؤَادُهُ فَدَخَلَ عَلَى خَدِيجَةَ بِنْتِ خُوَيْلِدٍ فَقَالَ زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي فَزَمَّلُوهُ حَتَّى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ فَقَالَ لِخَدِيجَةَ وَأَخْبَرَهَا الْخَبَرَ لَقَدْ خَشِيتُ عَلَى نَفْسِي فَقَالَتْ خَدِيجَةُ كَلَّا وَاللَّهِ مَا يُخْزِيكَ اللَّهُ أَبَدًا إِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَكْسِبُ الْمَعْدُومَ وَتَقْرِي الضَّيْفَ وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ فَانْطَلَقَتْ بِهِ خَدِيجَةُ حَتَّى أَتَتْ بِهِ وَرَقَةَ بْنَ نَوْفَلِ بْنِ أَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزَّى ابْنَ عَمِّ خَدِيجَةَ وَكَانَ امْرَأً تَنَصَّرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ يَكْتُبُ الْكِتَابَ الْعِبْرَانِيَّ فَيَكْتُبُ مِنَ الْإِنْجِيلِ بِالْعِبْرَانِيَّةِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَكْتُبَ وَكَانَ شَيْخًا كَبِيرًا قَدْ عَمِيَ فَقَالَتْ لَهُ خَدِيجَةُ ابْنَ عَمِّ اسْمَعْ مِنَ ابْنِ أَخِيكَ فَقَالَ لَهُ وَرَقَةُ يَا ابْنَ

حضرت عائشہ رض سے روایت کرتے ہیں، حضرت عائشہ رض نے فرمایا کہ سب سے پہلی وحی جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر اترنی شروع ہوئی وہ اچھے خواب تھے جو حالت نیند آپؐ دیکھتے تھے چنانچہ جب بھی آپؐ خواب دیکھتے تو وہ صبح کی روشنی کی طرح ظاہر ہو جاتا، پھر تنہائی سے آپؐ کو محبت ہونے لگی اور غار حرا میں تنہا رہنے لگے اور قبل اس کے کہ گھر والوں کے پاس آنے کا شوق ہو وہاں تحنث کیا کرتے تھے اور تحنث سے مراد ہے کئی راتیں عبادت کرنا اور اس کے لئے توشہ لیتے، پھر حضرت خدیجہؓ کے پاس واپس آتے اور اسی طرح توشہ لیتے یہاں تک کہ جب وہ غار حرا میں تھے، حق آیا، چنانچہ ان کے پاس فرشتہ آیا اور کہا پڑھ، آپؐ نے فرمایا کہ میں نے کہا کہ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں، آپؐ بیان کرتے ہیں کہ مجھے فرشتے نے پکڑا اور مجھے زور سے دبایا یہاں تک کہ مجھے تکلیف محسوس ہوئی، پھر مجھ کو چھوڑ دیا اور کہا پڑھ میں نے کہا میں پڑھا ہوا نہیں ہوں، پھر دوسری بار مجھے پکڑا اور زور دبایا یہاں تک کہ میری طاقت جواب دینے لگی، پھر مجھے چھوڑا اور کہا پڑھ، میں نے کہا میں پڑھا ہوا نہیں ہوں، آپؐ فرماتے ہیں کہ پھر تیسری بار پکڑ کر مجھے زور سے دبایا پھر چھوڑ دیا، اور کہا پڑھ اپنے رب کے نام سے جس نے انسان کو بستہ خون سے پیدا کیا، پڑھ اور تیرا رب سب سے بزرگ ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دوہرایا اس حال میں کہ آپؐ کا دل کانپ رہا تھا چنانچہ حضرت خدیجہ بنت خویلد کے پاس آئے اور فرمایا کہ مجھے کمبل اڑھا دو مجھے کمبل اڑھا دو، تو لوگوں نے کمبل اڑھا دیا، یہاں تک کہ آپؐ کا ڈر جاتا رہا، حضرت خدیجہؓ سے سارا واقعہ بیان کرکے فرمایا کہ مجھے اپنی جان کا ڈر ہے حضرت خدیجہؓ نے کہا ہرگز نہیں، خدا کی قسم اللہ تعالیٰ آپؐ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا، آپؐ تو صلہ رحمی کرتے ہیں، ناتوانوں کا بوجھ اپنے اوپر لیتے ہیں، محتاجوں کے لئے کماتے ہیں، مہمان کی مہمان نوازی کرتے ہیں، اور حق کی راہ میں مصیبتیں اٹھاتے ہیں، پھر خدیجہ آپؐ کو لے کر ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبد العزیٰ کے پاس گئیں، جو حضرت خدیجہ کے چچا زاد بھائی تھے، ایام جاہلیت میں نصرانی ہو گئے تھے، اور عبرانی کتاب لکھا کرتے تھے چنانچہ انجیل کو عبرانی زبان میں لکھا کرتے تھے، جس قدر اللہ چاہتا، نابینا اور بوڑھے ہو گئے تھے، ان سے حضرت خدیجہ نے کہا اے میرے چچا زاد بھائی اپنے بھتیجے کی بات سنو، آپؐ سے ورقہ نے کہا اے میرے

(۱)

پارہ اوّل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب الوحی

باب (۱) کیف کان بدء الوحی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقول اللہ عز وجل انا اوحینا الیک کما اوحینا الی نوح والنبیین من بعدہ ۔

۱۔ حدثنا الحمیدی قال حدثنا سفیان قال حدثنی یحیی بن سعید الانصاری قال اخبرنی محمد بن ابراہیم التیمی انہ سمع علقمۃ بن وقاص اللیثی یقول سمعت عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ علی المنبر یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انما الاعمال بالنیات وانما لکل امرئ ما نوی فمن کانت ہجرتہ الی دنیا یصیبہا او الی امرأۃ ینکحہا فہجرتہ الی ما ہاجر الیہ ؛

۲۔ حدثنا عبد اللہ بن یوسف قال اخبرنا مالک عن ہشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا ان الحارث بن ہشام سأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ کیف یاتیک الوحی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احیانا یاتینی مثل صلصلۃ الجرس وہو اشدہ علی فیفصم عنی وقد وعیت عنہ ما قال واحیانا یتمثل لی الملک رجلا فیکلمنی فاعی ما یقول قالت عائشۃ ولقد رأیتہ ینزل علیہ الوحی فی الیوم الشدید البرد فیفصم عنہ وان جبینہ لیتفصد عرقا ۔

۳۔ حدثنا یحیی بن بکیر قال اخبرنا اللیث عن

وحی کا بیان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نزول وحی کس طرح شروع ہوئی؟ اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ ہم نے تم پر وحی بھیجی، جس طرح حضرت نوح اور اُن کے بعد پیغمبروں پر وحی بھیجی ؛

حمیدی، سفیان، یحیٰی بن سعید انصاری، محمد بن ابراہیم تیمی، علقمہ بن وقاص لیثی سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتے ہیں، میں نے حضرت عمر بن خطاب کو منبر پر فرماتے ہوئے سُنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ اعمال کے نتائج نیتوں پر موقوف ہیں، اور ہر آدمی کو وہی ملے گا جس کی نیت کی ہو۔ چنانچہ جس کی ہجرت دُنیا کے لئے ہو کہ وہ اسے پائے۔ یا کسی عورت کے لئے ہو کہ اُس سے نکاح کرے، تو اُس کی ہجرت اسی چیز کی طرف شمار ہوگی، جس کے لئے ہجرت کی ہو ؛

عبداللہ بن یوسف، مالک، ہشام بن عروہ، عروہ، ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں، کہ حارث بن ہشام نے رسول اللہ سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ آپ کے پاس وحی کس طرح آتی ہے، تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کبھی میرے پاس گھنٹے کی آواز کی طرح آتی ہے اور وہ مجھ پر بہت سخت ہوتی ہے اور جب میں اس کو یاد کر لیتا ہوں جو اس نے کہا تو وہ حالت مجھ سے دور ہو جاتی ہے۔ اور کبھی فرشتہ آدمی کی صورت میں میرے پاس آتا ہے اور مجھ سے کلام کرتا ہے۔ اور جو وہ کہتا ہے اسے میں یاد کر لیتا ہوں۔ حضرت عائشہ نے بیان کیا کہ میں نے سخت سردی کے دنوں میں آپ پر وحی نازل ہوتے ہوئے دیکھا، پھر جب وحی موقوف ہو جاتی تو آپ کی پیشانی سے پسینہ بہنے لگتا،

یحییٰ بن بکیر، لیث عقیل، ابن شہاب، عروہ بن زبیر ام المومنین

सहीह बुखारी जिल्द (1)

पारः १-५ तक